قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 1

By clicking this logo on the top row of each page, will bring you back to Page2

یہ کتابچہ اللہ جل شانہ کی محبت کا ایک شاخسانہ ہے۔ جسے اپنے بچوں و عزیزوں کے لئے اور ان سب لوگوں کے لئے بھی جو اللہ تعالیٰ کی قدر و قیمت کو جانتے ہوئے صرف اسی سے مضبوط تعلق بناتے ہیں۔اس میں اللہ کے ذاتی نام اور اسماء الحسنیٰ والی آیات کو یکجا کرکے اس کی شان و عظمت اور آن بان سمجھانے ایک ہلکی پھلکی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی صفات مستقل ہیں اور ان میں استدلال کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔اور ہم سب پر یہ بھی لازم ہے کہ اللہ جل شانہ کی معرفت حاصل کی جائے۔جو اللہ کے اسمائے حسنہ کے بغیر ناممکن ہے۔دنیا میں کسی بھی چیز کو سمجھنے کے لیے اس کا نام کافی نہیں ہوتا۔بلکہ اس کی خصوصیات کے ذریعے سے اس کو سمجھا جاتا ہے۔ایسے ہی اللہ جل جلالہ کو سمجھنے کے لیے اس کے ایسے خواص جو اس نے خود بتائے ہیں۔اور جو اس کے ناموں اور ان کی صفات پر مشتمل ہیں۔ان کی روشنی میں ہی اگر غور کیا جائے۔تو اس کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے اس بنا پر ضروری ہے کہ کتاب و سنت میں جو آیا ہے اس پر توجہ دی جائے اور اس میں نہ کچھ مزید جوڑا جائے اور نہ اسے گھٹایا جائے۔ کیونکہ انسانی عقل محدود ہے۔ اس کا دماغ سمجھ نہیں سکتا کہ اسمائے اعلیٰ کے استحقاق کیا کیا ہیں۔ لہٰذا متن پر توجہ دیتے ہوئے یہ بات مدِ نظر رہے کہ اللہ کے بارے سب کچھ مثبت ہے۔ منفی کا شائبہ تک بھی اس کی شان کے منافی ہے۔اور ہمارا علم بہت محدود ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پکڑ میں آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۚ إِنَّ ٱلسَّمْعَ وَٱلْبَصَرَ وَٱلْفُؤَادَ كُلُّ أُو۟لَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ
مَسْـُٔولًا ﴿36﴾

سورۃ الاسراء آیت 36

اور جس بات کا تجھے کوئی بھی علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ جایا کرو۔ بیشک کان۔ اور آنکھ۔ اور دل و دماغ۔ ہر ایک سے ضرور بازپرس ہو گی۔

اور یہ بھی فرمایا کہ

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّىَ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَٱلْإِثْمَ وَٱلْبَغْىَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ
وَأَن تُشْرِكُوا۟ بِٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا وَأَن تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا
تَعْلَمُونَ ﴿33﴾

سورۃ الاعراف آیت 33

کہہ دو (سن رکھو)۔ بس یقینی طور پر میرے رب نے بے حیائی کی باتوں کو خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ اور ہر گناہ کی بات کو۔ اور ناحق ظلم زیادتی کرنے کو۔ اور یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بنالو جس کی اس نے کوئی بھی دلیل و سند نازل نہیں کی۔ بالکل حرام قرار دیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو۔ جن کا تمہیں بالکل علم نہیں۔

قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 3

اور چونکہ اللہ کو کسی ایسی چیز کے ساتھ نام دینا جس سے اس نے خود کو نہیں پکارا۔ یا جس سے اس نے اپنے آپ کو پکارا ہے اس پر انکار ہو جائے۔ دونوں طرح سے اس کے خلاف ایک جرم بن جاتا ہے۔ اس لیے کہ اس کا رتبہ نہایت بلند و بالا ہے۔ جس پر سب کے لیے مناسب آداب کا لحاظ رکھنا واجب الوجوب ہے۔ اور کوشش بھی یہی ہونی چاہیئے کہ اپنے آپ کو وہیں تک محدود رکھیں جس کا عربی متن اور اس کے معانی و مطالب اجازت دیتے ہیں۔ ان سے باہر نہ جائیں۔ اور پھر اللہ رب العزت سے معافی بھی مانگتے رہیں کہ مبادا کوئی لغزش ہو گئی ہو تو معاف کر دے۔ کہ صرف وہی معاف کرنے اور درگزر کرنے والا ہے۔ یہاں پر اسی بات کی کوشش کی گئی ہے اور کسی بات کو سمجھانے کے لیے مختلف پیرائے میں بار بار دھرایا بھی گیا ہے۔ تاکہ ایک طرح نہیں تو دوسری طرز سے بات سمجھ میں آ جائے۔ اللہ عزو جل سے التماس ہے کہ اس کاوش پر نا سمجھی سے جو غلطیاں و کوتاہیاں سرزد ہوئی ہوں تو اپنے رحم و کرم سے معاف فرمادے۔ اللہ جل شانہ سے دعا و التجا ہے کہ پہلے مجھے اور پھر اس کے پڑھنے والے کو قرآن کریم سے تازندگی تعلق رکھنے اور اسے خلوصِ دل سے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور نبی ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے صحیح و معتبر اور ثابت شدہ احادیث سے استفادہ تاکہ سب کو اللہ کی قربت و رضا نصیب ہو جائے۔ اور اخروی حیات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثمہ آمین۔ یارب العالمین!۔ ابدی میں جنت الفردوس حاصل ہونے کا باعث بن سکے۔

This is only for the sake of Allah(SWT). May Almighty ALLAH Accept this effort from me. Please pray for me and for my parents, in case if you find any mistake, contact by mail address. I will correct it as early as possible

Prepared by:- Muhammad Arshad Naseem
arshedmn@gmail.com

اللہ تعالیٰ کی بے پناہ حمد و ثنا کہ اس کی توفیق سے مذکورہ معلومات جمع کرنا میسر ہو سکا۔ استدعا ہے کہ اللہ رب العزت میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے، اور اسے سب مسلمانوں کے لیے مفید بنائے۔

دعاؤں کا متمنی:۔ محمد ارشد نسیم

قرآن پاک سے اللہ تعالی کے ذاتی و صفاتی نام۔ نیچے دی گئی فہرست میں ایک سو چوراسی نام لکھے ہیں۔ اسمائے الحسنی کو شمار کرنا اور انہیں خاص تعداد متعین کرنا درست نہیں کیوں کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے اسماء و صفات ایسے ہیں جن کی معرفت اللہ نے اپنے پاس علم غیب میں مخفی رکھی ہے۔ ان کے بارے کسی کو کچھ نہیں بتایا گیا۔ اللہ کے قریب ترین فرشتے کو بھی ان کا علم نہیں اور نہ ہی کسی نبی و رسول کو ان کے بارے بتایا گیا۔ علماء کرام نے اللہ تعالی کے اسمائے حسنی کے لاتعداد و بے شمار ہونے کے لئے دلیل مسند احمد ۳۷۰۴ کی روایت سے لی ہے جسے عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ جب کسی شخص کو کوئی دکھ۔ یا غم لاحق ہو تو وہ یوں کہے۔

أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ ، أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي ، وَنُورَ صَدْرِي ، وَجِلَاءَ حُزْنِي ، وَذَهَابَ هَمِّي

ترجمہ:۔ میں تیرے سامنے ہر اس نام کے ذریعے سے گزارش کرتا ہوں۔ جو تو نے اپنے لیے خود تجویز کیا۔ یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا۔ یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا۔ یا اپنے پاس علم غیب میں ہی اس کو محفوظ رکھا۔ کہ تو قرآن کریم کو میرے دل کی بہار۔ سینے کا نور۔ غموں کے لئے مداوے کا باعث اور پریشانیوں کے لئے نجات کا ذریعہ بنا دے۔

مسند احمد ۳۷۰۴ کا کچھ حصہ

[اسے طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں بھی روایت کیا ہے]

تو اللہ تعالی اس کے سارے دکھڑے اور غم مٹا دیتا ہے۔ اور اس کی مشکل حل فرمادیتا ہے۔ تو کسی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔! کیا ہم یہ دعا سیکھ نہ لیں؟۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ کیوں نہیں!۔ جو بھی اسے سنے اسے چاہیئے کہ اس دعا کو سیکھ لے۔

البانی نے اسے سلسلۃ صحیحۃ (۱۹۹) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اس حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان۔ کہ اے اللہ! تیرا نام جو تو نے اپنے لیے خود تجویز کیا۔ یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا۔ یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا۔ یا اپنے پاس علم غیب میں ہی اسے محفوظ رکھا۔ یہاں علم غیب میں محفوظ رکھنے والے جملے کی طرف دھیان دیں۔ اور غور کریں کہ جو چیز اللہ کے علم غیب میں محفوظ ہو۔ اس کے بارے میں جاننا بالکل ناممکنات میں سے ہے۔ اور جو چیز غیر معلوم ہو اس کو شمار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کچھ اسمائے حسنی ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمادیا ہے اور بہت ایسے بھی ہیں جو ہمیں نہیں بتائے گئے۔ اللہ نے انہیں پوشیدہ اور اپنے پاس غیب میں محفوظ رکھا ہے۔ ان کا علم اللہ کی مخلوقات میں سے کسی کو بھی نہیں ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے نام کسی خاص مصلحت و حکمت کے تحت اپنے بندوں کو ان کا علم نہیں دیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اسمائے حسنیٰ کی تعداد صرف ننانوے نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ واللہ اعلم

احادیث میں جو ننانوے کا ذکر ملتا ہے وہ صرف اجمالی ہے۔ اور یاد کرنے کے بارے ہے: کہ

اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں۔ یعنی سو سے ایک کم ہے۔ جس شخص نے ان کو شمار کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا

[بخاری و مسلم]

علاوہ ازیں قرآن کریم میں بھی سمجھا دیا گیا کہ افعال اور صفات باری تعالیٰ کی کوئی انتہا نہیں ہے۔اس لئے ان کا احصاء و شمار محال اور ناممکن ہے۔ بندہ کی یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ تمام صفات و افعالِ باری تعالی کا احاطہ کرلے۔ اسی لئے باری تعالیٰ نے اپنے کلام میں واضح طور پر فرمادیا۔

قُل لَّوْ كَانَ ٱلْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّى لَنَفِدَ ٱلْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَٰتُ رَبِّى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِۦ مَدَدًا ﴿109﴾

سورة الكهف آیت 109

کہہ دو کہ اگر میرے رب کی صفات و کلمات لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بنالیا جائے تو میرے رب کے اوصاف و کلمات پورے ہونے سے پہلے ہی سمندر ختم ہو جائے۔ اور اگرچہ اس کی مدد کے لئے ہم ویسا ہی سمندر اور لے آئیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں اس حقیقت کا ذکر دوسری جگہ اس انداز سے فرمایا گیا ہے۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿27﴾

سورۃ لقمان آیت 27

اور اگر زمین میں جتنے بھی درخت ہیں سب کی قلمیں بنالی جائیں اور سمندر کو سیاہی (اور) اس کے بعد سات سمندر اور اس سیاہی میں لا کے ملا لیے جائیں تو بھی اللہ کے اوصاف و کلمات ختم نہ ہوں گے۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

اسماء الحسنٰی کی معرفت ایک نہایت قیمتی اور بڑا خزانہ ہے۔اس بارے چند گذارشات درج ذیل ہیں۔ جن میں تعطیل۔ تمثیل۔ تحریف اور تکییف کا خیال رکھنا نہایت اہم ہے۔

تعطیل کا مطلب یہ کہ کسی نام اور صفت کو بے معنی نہیں قرار دینا چاہیئے۔

تمثیل کا مطلب یہ کہ اللہ کے کسی نام اور صفت کو مخلوق کی صفت سے تشبیہ نہیں دینا چاہیئے۔

تحریف کا مطلب یہ کہ اللہ کے کسی نام اور صفت کو ان کے حقیقی معانی سے آگے پیچھے نہیں کرنا چاہیئے۔

اور تکییف کا مطلب یہ کہ اللہ کے کسی نام اور صفت کی کیفیت بیان کرنے میں معتمد مکیف ہونا چاہیئے۔تاکہ لوگ ان کو سیکھنے کی طرف راغب ہوں۔

علاوہ ازیں علماء کرام کی طرف سے کچھ مزید وضاحت درج ذیل ہے۔

اللہ رب العزت کے سارے اسمائے گرامی توقیفی ہیں۔اس کی ہر صفت میں ابدیت اور بقاہے۔یہ سب صفات شرعی نصوص پر مبنی ہیں۔ عقل کا ان میں کوئی دخل نہیں اسی لیے ان کے تعلق سے کتاب وسنت میں وارد نصوص پر توقف کرنا ضروری ہے۔ان میں کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اللہ جل شانہ کے اسمائے گرامی میں کوئی ایسا اسم نہیں جو شر پر مبنی۔برائی پر مشتمل۔ نقص کی طرف مائل۔اور کسی قسم کی کمی پر دلالت کرتا ہو۔ کیونکہ شر نہ تو اس کی صفت میں داخل ہو سکتا ہے۔ نہ اس کی ذات سے ملحق ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس کے کسی فعل میں اس کی دخل اندازی ہو سکتی ہے۔لہٰذا شر کی طرف اس کی نسبت نہ تو فعل کی شکل میں کی جاسکتی ہے اور نہ ہی صفت کے طور پر۔

اسمائے حسنی کے تفصیلی ذکر سے متعلق نبی ﷺ سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔اس سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی قرآن وسنت سے ہی اخذ کئے جائیں۔

اللہ بزرگ وبرتر کے تمام افعال رحم وکرم۔ حکمت ومصلحت اور عدل وانصاف پر مبنی ہوتے ہیں۔اس کی ساری صفات کمال سے متصف ہیں۔اس کے تمام تر اوصاف عظمت وجلال پر فائز ومحکم ہیں۔اس کی ہر صفت رفعت کی بلندیوں پر ہے۔ان صفات کا حسن وجمال۔ عظمت وجلال۔ قدرت وکمال ۔ کسی بھی بیان کا محتاج نہیں۔اللہ کے سارے نام وصفات اس کی عمدہ ترین ذات اور عظیم ترین ہستی پر دلالت کرتے ہیں۔ان کو گہرائی میں سمجھنے کے لیے بہت ساری قسموں میں بیان کیا سکتا ہے۔مگر علماء کرام نے بلحاظ معنی ان کی چار قسمیں۔اسمائے جمال۔اسمائے جلال۔اسمائے ربوبیت اور اسمائے الوہیت۔بیان کی ہیں۔جن کی تعریف درج ذیل ہے۔

اسمائے جمال۔ یہ ایسے اسماء ہیں۔ جو بندے کے دل میں اللہ جل شانہ کی محبت۔ اس کی انسیت۔ امید و وثوق۔ اس سے ملاقات کا شوق۔ اور اس کے دین کی رغبت پیدا کرتے ہیں۔ یہ راحت و اطمینان کا احساس دلاتے ہیں۔ انسان اللہ رب العزت کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔ مثال طور پر۔ الرحمٰن۔ الرحیم۔ الکریم۔ العظیم۔ الحلیم۔ الغفور۔ الودود۔ العفُوّ۔ التواب۔ وغیرہ۔

اسمائے جلال۔ یہ ایسے نام ہیں۔ جو اللہ جل جلالہ کی ہیبت۔ خوف۔ دبدبہ اور خشیت کا باعث ہوتے ہیں۔ اور اللہ کی تعظیم اور توقیر کا جذبہ اجاگر کرتے ہیں۔ جیسے العزیز۔ الکبیر۔ الجبار۔

کچھ ایسے ہیں جن کے اندر غلبہ و قہر۔ قوت و قدرت اور عظمت و جبروت کے معانی پائے جاتے ہیں۔ یہ اس کے ڈر سے تقویٰ اختیار کرنے کی طرف مائل کرتے ہیں۔ جیسے کہ القہار۔ القوی۔ المتکبر۔

اسمائے ربوبیت۔ یہ ایسے اسمائے گرامی ہیں جو انسان کے اندر عاجزی و انکساری پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ شعور جگاتے ہیں۔ کہ وہ اللہ رب العالمین کی ساری مخلوق اس کی سرپرستی و نگہبانی میں پرورش کی محتاج ہے۔

یہ نام اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے الرب۔ المالک۔ الوارث۔ الخالق۔ الباریٔ۔ الرزاق۔ الرازق وغیرہ

اسمائے الوہیت۔ یہ ایسے اسماء و صفات ہیں جو انسان کے اندر یہ شعور پیدا کرتے ہیں کہ اللہ بزرگ و برتر واحد و یکتا۔ اکیلا ہی۔ ہر طرح کی عبادت کا مستحق ہے۔ اور یہ کہ بندہ اس کی بندگی کے لیے ہے۔ یہ

ایسے نام ہیں جن کے اندر الوہیت کے معانی پائے جاتے ہیں۔ جیسے کہ۔اللہ۔الالہ۔الصمد۔القادر۔المقتدر وغیرہ۔

ان سب چیزوں کا خیال کرتے ہوئے مومن کو چاہیئے کہ اللہ تعالی کے صفاتی ناموں اور اس کی وسیع العمل قدرت کے ذریعہ اللہ کی معرفت حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرتا رہے۔تاکہ اس کی صفات واختیار کا حسن وجمال۔ولایت وربوبیت۔الوہیت وحاکمیت اور جاہ وجلال دل ودماغ میں راسخ ہو کر رہ جائے۔

اور اس پر کتاب وسنت۔انبیاءؑ۔صحابہ کرامؓ۔اور صالحین کے مستند حصار سے باہر نہ جائے۔اس میں رہتے ہوئے اللہ کی معرفت حاصل کرے۔

آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق جس شخص نے ان کو شمار کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص انہیں یاد کرے۔ان کے معانی کو سمجھے۔اور ان کے ذریعہ اللہ کی بڑائی بیان کرے۔جس شخص کو ان تین میں سے کوئی ایک رتبہ حاصل ہوگیا۔اس کی نیت درستگی کی طرف مائل ہوئی۔اور ان کے تقاضوں کو عمل جامہ پہنانے لگ گیا۔تو وہ ان کو شمار کرنے والا قرار پائے گا۔

یوں تو قرآن کریم کی ساری آیات اللہ جل شانہ کی عظمت وشان کی گواہی دیتی ہیں۔لیکن درج ذیل آیت ایسی ہے جس کو خاص طور پر عظیم آیت کا شرف حاصل ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِيُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کرسکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کرسکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

درج ذیل آیت میں اللہ جل شانہ نے اپنی شان کو ایسی مثال سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو اس دنیا کی زندگی میں ہماری محدود عقل کے مطابق ہمیں سمجھ میں آسکے۔ حقیقی شان کا عقدہ تو اس وقت ظاہر ہوگا جب اللہ تعالیٰ کو سامنے دیکھیں گے اور عقل و شعور کے پردے کھلتے چلے جائیں گے اور کتنے ہی خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جن کو جنت میں اللہ جل شانہ کا دیدار نصیب ہوگا۔

۞ ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِۦ كَمِشْكَوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ ٱلْمِصْبَاحُ
فِى زُجَاجَةٍ ۖ ٱلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا

شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ
يَهْدِى ٱللَّهُ لِنُورِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَٰلَ لِلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ
عَلِيمٌ ﴿35﴾ لا فِى بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا
بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْءَاصَالِ ﴿36﴾ لا

سورۃالنور آیت ۳۵-۳۶

اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق میں چراغ ہے۔ چراغ شیشے کے فانوس میں ہے فانوس (اتنا صاف شفاف۔ کہ) گویا کہ موتی کی طرح شاندار چمکتا ہوا تارا ہے۔ زیتون کے ایک مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ ایسا لگتا ہے کہ اس تیل کو خواہ آگ نہ بھی چھوئے تو بھی جلنے و نور بکھیرنے کو تیار ہے۔ یہ نور بالائے نور ہے۔ اللہ اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ اور اللہ بنی نوع انسان کے (سمجھانے کے) لئے ہی مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ ہی ہر چیز کو اچھی طرح سے جاننے والا ہے۔ (یہ فانوس) ایسے (اللہ کے) گھروں میں ہیں جن کے بارے میں اللہ کا حکم ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اللہ ہی کا نام لیا جائے ان (گھروں) میں لوگ صبح و شام اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرزّاق کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔

البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف صرف اس حد تک کروایا ہے۔ جس پر اس کے بندے بآسانی متحمل ہو سکیں۔ اور ان میں سے کچھ کو اپنے کلام میں اسماء و صفات کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ اللہ جل شانہ کا تعارفِ قرآن کریم میں توحید پر ہی مشتمل ہے تو قطعاً مبالغہ نہیں ہوگا۔

اللہ کے وہ **اسماءِ الحسنیٰ** جو **صریح الفاظ** یا **صفت** یا **صفت کے مشتق** یا پھر وہ **اسماء** جو **اضافت کے ساتھ** آئے ہیں وہ درج ذیل چارٹ کی صورت میں لکھے ہیں۔ اور ان پر کلک کرکے قرآن کریم کی متعلقہ آیت یا آیات یا اس کے مشتقات دیکھ سکتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا کوئی صفاتی نام جو قرآن میں مذکور ہو اور یہاں درج ہونے سے رہ گیا ہو تو لازمی بتائیں تاکہ اسے بھی شامل کیا جاسکے۔ ان صفاتی ناموں سے اللہ رب العزت کا اس کی حکمتوں پر مبنی سچا تعارف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات تو لا محدود ہیں۔ یہاں صرف قرآن تک محدود رکھا ہے۔ یہ ایسا موضوع ہے۔ جس کے لئے دنیا کی ساری زبانوں کے الفاظ کے ذخیروں میں سے اعلیٰ سے اعلیٰ تسلیم شدہ الفاظ بھی اکٹھے کر لیے جائیں تو بھی صفات کا بیان ادھورا ہی رہے گا۔ کیونکہ ایک تو اللہ کی شان ان سب الفاظ کے جوڑ توڑ سے کہیں بالا و برتر ہے۔ اور دوسرے صفات کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ دلی جذبات کی عکاسی بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ الفاظ کا ذخیرہ ڈھونڈے سے بھی کم پڑنے لگتا ہے۔ ایسے جذبات کی ہو بہو الفاظ سے ادائیگی ناممکن ہو جاتی ہے۔ جو محسوس تو ہو ہوتے ہیں مگر زبان پر نہیں آتے۔ کئی بار خیال آتا ہے کہ کاش !۔ اس سے بھی کوئی اچھے اور آسان الفاظ ہوتے جو سب کی سمجھ میں آتے اور ان اعلیٰ و ارفع صفات کی پوری طرح عکاسی کر سکتے۔ کہ پڑھنے والا مسحور ہو کر رہ جاتا۔ مگر پھر گمان ہوتا ہے کہ وہ بھی شاید کسی نہ کسی پہلو سے ادھورے ہی ہوتے۔ اور اللہ جل

جلالہ کی عالی شان کو بہترین انداز میں بیان کرنے سے قاصر رہتے۔ اللہ تعالیٰ سے خالص محبت کرنے والوں کو اس کے صفاتی ناموں سے اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ جن سے وہ سیر نہیں ہو پاتے۔ بلکہ ایک حد کے اندر رہتے ہوئے اس تلاش میں رہتے ہیں۔ کہ اس کے ناموں سے کوئی نیا معنی ظاہر ہوا۔ کسی نئی بات کا پتہ چلے۔ اسی محبت۔ ذوق شوق میں پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اسی چاہت کی نسبت سے ان کے درجات مرتب ہوتے ہیں جس قدر اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گی۔ اسی قدر اس کے ساتھ محبت بھی ہو گی۔

ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ

تمام تعریفیں اللہ جل شانہ کے لئے ہیں جو کبریائی والا ہے۔ جس کی عظمت کا ہر کوئی معترف ہے۔ وہ بزرگ و برتر اور بے بہا اوصاف والا ہے۔ جس کا وصف الوہیت و ربوبیت ہے۔ جو سب کا معبود ہے۔ وہ سارے کمالات پر عالی اوصاف سے متصف ہے۔ سب اچھے نام اسی کے ہیں۔

اس کی صفات ان گنت ہیں۔ جن کو شمار کرنا انسانی دائرے سے باہر ہے۔ اللہ کا ذاتی نام "اللہ" ہے۔ اور عام طور پر مسلمانوں میں اسمائے الٰہیہ کی ایک تعداد ننانوے مشہور ہے۔ ان میں سے زیادہ تر قرآن میں موجود ہیں اگرچہ قرآن میں تین چار کا ذکر نہیں ملتا۔ ان کے علاوہ بھی قرآن مجید سے کئی نام اخذ کیے گئے ہیں۔ پھر نبی ﷺ کی روایت سے بھی دیگر بہت سے نام ملتے ہیں۔ ان سب کو ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ کہا جاتا ہے۔ اگر قرآن میں مذکور سارے نام بمعہ اسماء اضافت کے لکھے جائیں تو یہ پونے دو سو

سے بھی زیادہ ہیں۔ان کے بارے ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اللہ کے نام سب سے خوبصورت اور بہترین ہیں۔اللہ کو ان اچھے ناموں سے پکارا کرو۔اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ ان اسمائے گرامی کے ذریعہ اس سے دعا کیا کریں۔اور اسی کی صفات کی وساطت سے مانگا کریں۔اس میں دعائے عبادت اور دعائے حاجت دونوں شامل ہے۔اس پر عمل ایک عظیم ترین اطاعت بھی ہے اور اس میں اللہ کی قرابت کا احساس بھی ہے۔اور جو اس کے ناموں سے انحراف کرتے ہیں۔ایسے لوگوں سے بالکل تعلق نہ رکھنے کا کہا گیا ہے۔کہ وہ لوگ سزا کے مستحق ہیں۔

وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ
سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿180﴾

سورۃ الأعراف آیت 180

اور سب سے زیادہ خوبصورت نام تو اللہ ہی کے لئے ہیں پس ان ہی (اعلیٰ) ناموں سے اس کے حضور دعائیں کیا کرو۔اور ایسے لوگوں سے بالکل تعلق نہ رکھو جو اس کے ناموں سے انحراف کرتے ہیں۔وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پا کر رہیں گے۔

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱللَّهَ أَوِ ٱدْعُوا۟ ٱلرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا۟ فَلَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا
تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿110﴾

سورۃ الاسراء آیت 110

کہہ دو کہ (اللہ جل شانہ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جس نام سے بھی پکارو سارے عمدہ واعلیٰ نام اسی کے ہیں۔ اور اپنی نماز نہ تو بلند اور نہ بالکل دھیمی آواز سے پڑھو بلکہ اس کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ﴿8﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 8

اللہ (وہ جلیل القدر رب) ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ سارے بہترین نام اسی کے لئے ہیں۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿24﴾ ع3

سورۃ الحشر آیت 24

وہی اللہ جو (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد واختراع کرنے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ سب اچھے سے اچھے نام اسی کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آسمانوں وزمین میں ہے۔ سب اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القوِیُ کے اوصاف وکلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بہت ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

اسماء الحسنیٰ کے بہت سارے فوائد و ثمرات ہیں جن میں سے اہم درج ذیل ہیں۔

۱۔ لذت ایمان کا حصول

۲۔ اس کے حضور فرمانبرداری اور عاجزی وانکساری کے جذبے میں اضافہ

۳۔ عبادت میں بھرپور لذت کا حصول

۴۔ صرف اسی سے دعاؤں کا تعلق یقینی۔

۵۔ سب سے بڑھ کر اللہ کے ساتھ محبت اور اس پر بھروسے واعتماد میں اضافہ۔

۶۔ اس کے رسولوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ قرآن اور جد و جہد و جہاد سے محبت۔

۷۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی شوق

۸۔ اللہ کی خشیت اور اس کے تقویٰ میں اضافہ

۹۔ اللہ کی رحمت پر آس اور ناامیدی کا خاتمہ۔

۱۰۔ اللہ جل شانہ کی عظمت و تعظیم میں اضافہ

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن اور اس پر یقین واعتماد

۱۲۔ خود پسندی اور تکبر سے چھٹکارا۔

۱۳۔ اللہ تعالیٰ کے علو اور اس کے قہر و جبروت کا احساس ہونا۔

۱۴۔ اللہ کی معرفت کا حصول

ابتدائیہ پڑھنے کے لیے یہاں کلک کریں!

قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 18

اسماء الحسنیٰ

حروف ابجد کی ترتیب کے مطابق انڈکس دیکھئے

اللہ					اللہ
الرحمٰن	الرحیم	الملک	المالک	الملیک	القدّوس
السّلام	المؤمن	المھیمن	العزیز	الجبار	المتکبّر
الخلّاق	الخالق	الباریٔ	المصوّر	الغفار	القاہر
القہار	الوہاب	الرازق	الرّزاق	الفتاح	العالم
العلیم	القابض	الباسط	المحیط	الرافع	المعزّ
المذل	السمیع	البصیر	الحکم	اللطیف	الخبیر
الحلیم	العظیم	الغفور	الشاکر	الشکور	الاعلیٰ
العلی	الکبیر	الحافظ	الحفیظ	المُقیت	الحسیب
الجلیل	الکریم	الرّقیب	المجیب	الواسع	الحکیم
الودود	الماجد	المجید	الباعث	الشّھید	الحق
الوکیل	الکافی	الکفیل	القوی	المتین	المولیٰ
الولی	الحمید	الحیّ	القیوم	المحصی	المبدیٔ
المبین	المحیی	الممیت	الواجد	الالہ	الواحد
الاحد	الصمد	القدیر	القادر	المقتدر	المقدّم

قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 19

المؤخّر	الاوّل	الآخر	الظاہر	الباطن	الوالی
المتعال	البرّ	التواب	المنتقم	العفوّ	الرؤوف
الاکرام	المقسط	الجامع	الغنیّ	المغنی	المانع
الضّار	المستعان	المسخر	النافع	النور	الہادی
البدیع	الباقی	الوارث	الرشید	الصّبور	السبوح
النصیر	القریب	عالم الغیب	الآخذ	الاسرع	الاصدق
الاعلم	الاقرب	الجاعل	الحاسب	الحفی	الراد
العاصم	الغافر	الغالب	الفاطر	الفالق	القائم
الکاشف	المتم	المرشد	الممسک	الموہن	الواق
علّام الغیوب	غافر الذنب	رفیع الدراجات	احسن الخالقین	جامع الناس	اسرع الحاسبین
سریع الحساب	سریع العقاب	احکم مایرید	فعال لمایرید	قابل التوب	احکم الحاکمین
خیر الحاکمین	خیر الراحمین	خیر الفاتحین	خیر الغافرین	خیر الفاصلین	خیر الماکرین
خیر الناصرین	خیر المنزلین	خیر الوارثین	ارحم الراحمین	رب العالمین	رب العرش العظیم
رب العرش الکریم	ذوالفضل	ذی المعارج	ذوالرّحمہ	ذوالعرش	ذوالجلال
ذی الطول	ذوانتقام	ذوالعقاب	ذوالقوۃ المتین	غوث الاعظم	شدید العذاب
شدید العقاب	شدید المحال	مالک الملک	مالک یوم الدین	واسع المغفرۃ	اہل التقوی
اہل المغفرۃ	یدبر الامر	صفت الارادہ	صفت البطش		مزید صفات

الرّب الرّب الرّب الرّب الرّب الرّب الرّب الرّب الرّب

اللہ

اللہ رب العزت پر کچھ لکھنے اور کہنے کے لیے حضرتِ انسان کے پاس الفاظ کا ذخیرہ ہی ناکافی ہے۔ یہاں صرف چند باتوں کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ اللہ اس ہستی کا نام ہے جو ہمیشہ سے قائم و دائم ہے۔ جس پر فنا نہیں۔ جو ساری موجودات کا خالق ہے۔ جو انہیں قوانین دیتا۔ سنبھالتا و برقرار رکھتا ہے۔ پھر قیامت برپا کرے گا۔ اچھے برے کو چھانٹ کر الگ کرے گا۔ اعمال کی بنا پر جنت و دوزخ کا فیصلہ کرے گا۔ وہی سارے عالمین کا رب ہے۔ اس کا ذاتی نام اللہ ہے۔

اللہ کا نام ہی صرف اور صرف قادر مطلق کے لیے خاص ہے۔ اور اس کا حق بھی ہے۔ کیونکہ یہ واحد لفظ ہے جو اس کی تمام جملہ صفات کا حامل ہے۔ اور یہ اتنا معروف ہے کہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس کے بعد آنے والا کوئی بھی نام اس کی صفات سے پہچانا جاتا ہے اور اس کی کسی صفت کو اجاگر کرتا ہے۔ جب کہ یہ نام سب صفاتِ کمالیہ کا مجموعہ ہے۔ یہ نام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی کے لیے نہیں استعمال کیا گیا۔ نہ ہوا ہے۔ اور نہ ہی کسی کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔

مختلف زبانوں میں اللہ کے لیے مختلف نام ہیں۔ اللہ صرف عربی زبان کا لفظ ہے۔ اور یہ اتنی خصوصیات کا حامل ہے کہ اس کے مقابل ومتبادل دنیا کی ساری زبانوں میں اس جیسی آن بان اور شان و شوکت والا لفظ موجود نہیں ہے۔ اور لفظ اللہ کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں ایک منفرد لفظ سے ممکن نہیں۔ یہ اعزاز بھی صرف عربی کو حاصل ہے کہ قرآن کی وجہ سے دوسری بہت سی زبانوں میں بھی اللہ کا لفظ

مقبول ہے۔اللہ کا لفظ مسلمانوں کی زبانوں تک محدود نہیں بلکہ مشرق وسطی اور دیگر اسلامی ممالک میں رہنے والے مسیحی۔یہودی اور بعض اوقات دیگر مذاہب کے ماننے والے بھی رب العالین کے لیے اللہ کا لفظ ہی استعمال کرتے ہیں۔

کچھ ایسی زبانیں ہیں جن میں اللہ کے لیے خدا کا لفظ بولا جاتا ہے۔جبکہ یہ لفظ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے ایک۔خود۔دوسرا۔آ۔تو معنی یہ ہوئے۔کہ وہ ہستی جو بغیر کسی احتیاج کے خود بخود ہو گئی۔اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ہے اور یہ لفظ اسی کی ترجمانی کرتا ہے اور اللہ کے لیے اس کا بولنا جائز ہے۔

اللہ کا لفظ انگریزی زبان کے لفظ گوڈ کا عربی متبادل ہے۔اور بائبل کے عربی تراجم میں اللہ کے لیے گوڈ کا لفظ ہی استعمال کیا گیا ہے۔جبکہ گوڈ کا لفظ کسی بھی خاصیت کو ظاہر نہیں کر پاتا۔کیونکہ اس کا لغوی و اصطلاحی معنی کسی کو معلوم نہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ کے کون سے صفاتی معنی اس کے لیے خاص ہیں۔بس یونہی کوئی مبہم و نامعلوم ہے جسے گوڈ کہا جاتا ہے۔اس لفظ سے بھی صاحب اللسان کا اللہ ہی کو پکارنا ہوتا ہے۔اس لیے جائز تو ہے۔مگر کفار کا اسے اپنا شعار بنا لینے اور مطلب معین نہ ہونے کی بنا پر اللہ کو اس لفظ کے ساتھ پکارنے سے احتراز کرنا بہتر کہا گیا ہے۔

واضح رہے کہ کسی بھی زبان سے تعلق رکھنے والا شخص اگر کوئی ایسا لفظ بولے جو معبود حقیقی کی نشاندہی کرتا ہو اس لفظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارنا درست ہے۔مگر وہ سارے الفاظ مل کر بھی اللہ کے لفظ جیسے وسیع المعانی نہیں ہو سکتے۔

عربی زبان کا سب سے خوبصورت لفظ **اللہ** ہے۔اس میں کوئی نقطے والا کوئی حرف نہیں ہے۔ یہ نام قرآن کی زینت ہے جو اس میں سب ناموں سے زیادہ بیان ہوا ہے۔ یہ نام اس وَحْدَهُ لَا شَرِيْک کی وحدانیت کا منہُ بولتا ثبوت ہے کیونکہ اللہ کی ذات کی طرح اس نام میں بھی وحدانیت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی جمع نہیں ہوتی۔

یہ نام بلحاظ تلفظ بولنے پر انسان کے لیے نہایت موزوں و منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کی ادائیگی کے لیے ہونٹ استعمال نہیں ہوتے۔ اس کے حروف زبان اور تالو کے ساتھ حلق کے پچھلے حصے یعنی دل سے ادا ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بغیر ہونٹوں کو حرکت دیے **اللہ** کا ذکر کرنا چاہے تو آس پاس کے لوگ اسے محسوس بھی نہیں کر سکتے۔اس میں اس طرح سے بھی پوشیدگی ہے۔ کہ کسی کو بھنک بھی نہ لگے اور کوئی مرنے کے قریب شخص ہونٹوں یا دانتوں کو حرکت دیے بغیر آسانی سے اللہ کا ورد کرتا ہوا دنیا سے جائے۔

اس نام کا ایک اور معجزاتی پہلو یہ ہے کہ اگر اس کے کچھ حروف نکال دیے جائیں۔ تب بھی اس کا تعلق اللہ کے ساتھ ہی رہتا ہے۔درج ذیل چند مثالوں سے اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اللہ کے لفظ میں صرف چار حروف ہیں۔ جو حروف میں لکھے جائیں تو۔ا۔ل۔ل۔ھ۔ ہیں۔ مگر آگے اس بارے اس طرح کے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ **الف۔لام۔لام۔ھا۔**

اس کا پہلا حرف اگر نکال دیا جائے تو لام۔لام۔ھا سے لِلّٰہِ بنتا ہے۔جس کا مطلب ہے اللہ کے لیے۔

اس کا دوسرا حرف اگر نکال دیا جائے تو الف۔لام۔ھا سے اِلَٰہ بنتا ہے۔جس کا مطلب ہے عبادت کے لائق ہستی جو صرف اللہ ہی ہے۔اسی طرح کا تیسرا حرف نکال دینے سے جواب اِلَٰہ ہی آتا ہے

اگر پہلا دوسرا حرف دونوں ہٹا دیے جائیں تو صرف لام۔ھا سے لَہُ بن جاتا ہے۔اور قرآن میں لَہُ اکثر اللہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔جیسے کہ درج ذیل دو آیات۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ﴿8﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 8

اللہ (وہ جلیل القدر رب) ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔سارے بہترین نام اسی کے لئے ہیں۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿24﴾ ع3

سورۃ الحشر آیت 24

وہی اللہ جو (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد واختراع کرنے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آسمانوں وزمین میں ہے۔ سب اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القوِیُ کے اوصاف وکلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بہت ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

اگر پہلا دوسرا تیسرا حرف تینوں ہٹا دیے جائیں تو صرف ھا سے ھُ رہ جاتا ہے۔ اور قرآن میں ھُ بھی اللہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں ھُ سے ھُوَ اللہ کے لیے وہی ہے کے معنی دیتا ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾

سورۃ الحشر آیت 22

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اس لیے ذات باری تعالیٰ کے لیے اللہ کا لفظ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ اور اس کے استعمال پر ثواب بھی بہت ملتا ہے۔ اور یہ نام اللہ کا پسندیدہ بھی ہے۔ اور قرآن پاک میں سب سے زیادہ مستعمل ہے۔

یہ بات بھی پلے باندھ لیں کہ جیسے ہم نبی ﷺ کا نام لیتے ہیں یا سنتے ہیں تو درود پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔اور چھوٹے سے چھوٹا درود ﷺ ہے۔اسی طرح جب اللہ کریم کا نام لیں یا سنیں تو کوئی نہ کوئی تعریفی شان بیان کرنا مسلمان کا شیوہ ہونا چاہیئے۔جس مہربان اللہ نے ہم پر درود پڑھنے کی مہربانی فرمائی ہے۔اس کی شان رحیمی بھی یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کے نام کے ساتھ بھی کوئی نہ کوئی ایسا لفظ بولا جائے جو اس کی تعریفی شان کو مزید نمایاں کردے۔کیوں کہ اللہ تعالی کی شان نہایت اعلیٰ وارفع ہے۔اس کے لئے الفاظ کا ذخیرہ بھی ہو تو بھی بیان ادھورا ہی رہے گا۔اسی لئے جب اللہ رب العزت کا نام لیا جائے تو وہ نام لینا زیادہ مناسب ہے۔جسے اللہ نے خود پسند کیا ہے۔اور ساتھ میں کوئی بھی تعریفی شان بھی بیان کردینا نہایت ہی پسندیدہ عمل ہے۔

جیسے اللہ جل شانہ۔یا اللہ جل جلالہ۔یا اللہ باری تعالیٰ۔یا اللہ الصمد۔یا اللہ عزوجل۔اللہ وحدہُ لاشریک۔یا کوئی اور موزوں تعریف جو اللہ رحیم و رحمان کے شایان شان ہو۔

اور ہر ایسا نام سے احتراز کرنا چاہیئے جو کسی بھی طرح سے اس عظیم المرتبت اللہ کے عظمت و وقار کے ساتھ مناسبت نہ رکھتا ہو۔

اللہ کا ذاتی نام قرآن کی کن کن سورتوں میں کس کس جگہ پر ہے۔یہ دیکھنے کے لیے صرف سورۃ کے نام پر کلک کریں اسماء الحسنیٰ

قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 26

1	الفاتحة	24	النور	47	محمد	70	المعارج	93	الضحى
2	البقرة	25	الفرقان	48	الفتح	71	نوح	94	الشرح
3	آل عمران	26	الشعراء	49	الحجرات	72	الجن	95	التين
4	النساء	27	النمل	50	ق	73	المزمل	96	العلق
5	المائدة	28	القصص	51	الذاريات	74	المدثر	97	القدر
6	الأنعام	29	العنكبوت	52	الطور	75	القيامة	98	البينة
7	الأعراف	30	الروم	53	النجم	76	الإنسان	99	الزلزلة
8	الأنفال	31	لقمان	54	القمر	77	المرسلات	100	العاديات
9	التوبة	32	السجدة	55	الرحمن	78	النبأ	101	القارعة
10	يونس	33	الأحزاب	56	الواقعة	79	النازعات	102	التكاثر
11	هود	34	سبأ	57	الحديد	80	عبس	103	العصر
12	يوسف	35	فاطر	58	المجادلة	81	التكوير	104	الهمزة
13	الرعد	36	يس	59	الحشر	82	الإنفطار	105	الفيل
14	إبراهيم	37	الصافات	60	الممتحنة	83	المطففين	106	قريش
15	الحجر	38	ص	61	الصف	84	الانشقاق	107	الماعون
16	النحل	39	الزمر	62	الجمعة	85	البروج	108	الكوثر
17	الإسراء	40	غافر	63	المنافقون	86	الطارق	109	الكافرون
18	الكهف	41	فصلت	64	التغابن	87	الأعلى	110	النصر
19	مريم	42	الشورى	65	الطلاق	88	الغاشية	111	المسد
20	طه	43	الزخرف	66	التحريم	89	الفجر	112	الإخلاص
21	الأنبياء	44	الدخان	67	الملك	90	البلد	113	الفلق
22	الحج	45	الجاثية	68	القلم	91	الشمس	114	الناس
23	المؤمنون	46	الأحقاف	69	الحاقة	92	الليل	1	الفاتحة

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الفاتحۃ آیت 1

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿2﴾ لا

سورۃ الفاتحۃ آیت 2

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

خَتَمَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

عَظِيمٌ ﴿7﴾ ع1

سورۃ البقرۃ آیت 7

اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگ جانے دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر ایک پردہ پڑا ہے۔

اور ان کے لئے بڑا سخت عذاب ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَبِٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿8﴾ م

سورۃ البقرۃ آیت 8

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے ہیں لیکن وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿9﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 9

وہ (اپنی بساط میں) اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنے آپ کے علاوہ کسی کو بھی دھوکہ نہیں دیتے مگر ان کو شعور و احساس تک نہیں۔

فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ ٱللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُواْ يَكْذِبُونَ ﴿10﴾

سورۃ البقرۃ آیت 10

ان کے دلوں میں روگ ہے۔ پس اللہ نے ان کا یہ روگ اور بڑھ جانے دیا ہے۔ اور ان کے جھوٹ بولنے کی بنا پر ان کے لئے بڑا المناک عذاب ہے۔

ٱللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِى طُغْيَٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿15﴾

سورۃ البقرۃ آیت 15

اللہ ہنسی کرتا ہے ان پر اور انہیں ڈھیل دیئے جاتا ہے کہ اپنی شرارت و سرکشی میں پڑے بھٹکتے رہیں۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ ٱلَّذِى ٱسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهُۥ ذَهَبَ ٱللَّهُ بِنُورِهِمْ
وَتَرَكَهُمْ فِى ظُلُمَٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿17﴾

سورۃ البقرۃ آیت 17

ان کی مثال اس (شخص) کی سی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب ارد گرد کا سارا ماحول روشن کر دیا تو اللہ نے ان کا نورِ بصارت ہی سلب کر لیا اور انہیں اندھیروں میں ایسے چھوڑ دیا کہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھ پاتے۔

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمَٰتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَٰبِعَهُمْ فِىٓ ءَاذَانِهِم
مِّنَ ٱلصَّوَٰعِقِ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ ۚ وَٱللَّهُ مُحِيطٌۢ بِٱلْكَٰفِرِينَ ﴿19﴾

سورۃ البقرۃ آیت 19

یا (ان کی مثال) اس زوردار آسمانی بارش کی سی ہے جس میں اندھیرے اور گرج وچمک بھی ہے اور وہ ان گرنے والی بجلیوں پر موت کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے ڈالتے ہیں اور اللہ ان کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

يَكَادُ ٱلْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَٰرَهُمْ ۖ كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم مَّشَوْا۟ فِيهِ وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا۟ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَٰرِهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿20﴾ 2ع

سورۃ البقرۃ آیت 20

قریب ہوتا ہے کہ بجلی ان کی بصارت اچک لے جائے جب بھی یہ ان پر چمکتی ہے تو چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو رک جاتے ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت کو سلب کر لیتا بیشک اللہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔

ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ فِرَٰشًا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿22﴾

سورۃ البقرۃ آیت 22

وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو ایک چھت بنادیا اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے بطور رزق تمہارے لئے میوے پیدا کردیئے۔ پس کسی کو بھی اللہ کا ہمسر و ہم پلہ نہ بناؤ جب کہ تم جانتے بھی ہو۔

وَإِن كُنتُمْ فِى رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُوا۟ شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿23﴾

سورۃ البقرۃ آیت 23

اور اگر تمہیں اس میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے پھر بلالو اللہ کے علاوہ اپنے سارے حمایتیوں کو (جو تمہارے مددگار ہوں) اور اس جیسی ایک سورت لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَسْتَحْىِۦٓ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَيَقُولُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِۦ كَثِيرًا وَيَهْدِى بِهِۦ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿26﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 26

بیشک اللہ نہیں عار کرتا کہ کوئی سی بھی مثال بیان کرے خواہ مچھر کی یا اس سے بڑھ کر (کسی حقیر چیز کی) ہو۔ پس جو لوگ ایمان لائے وہ جان لیتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے۔ اور وہ

لوگ جو کافر ہوئے وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کا کیا مطلب تھا ؟۔اس سے وہ بہتوں کو گمراہ ہونے دیتا ہے اور بہتوں کی اس سے رہنمائی بھی کر دیتا ہے مگر اس سے صرف فاسق لوگ ہی گمراہ ہوا کرتے ہیں۔

ٱلَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مِيثَٰقِهِۦ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿27﴾

سورۃ البقرۃ آیت 27

وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور (رشتۂ قرابت کو) کاٹتے ہیں جس کے بارے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے جوڑا جائے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِٱللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَٰتًا فَأَحْيَٰكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿28﴾

سورۃ البقرۃ آیت 28

کیسے تم اللہ کا انکار کرسکتے ہو جبکہ تم مُردہ (بے جان شے) تھے تو اس نے تم کو زندگی دی؟۔پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ وَأَنتُمْ
تَنظُرُونَ ﴿55﴾

سورة البقرة آیت 55

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰؑ! ۔ہم تجھ پر ہر گز ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ کو اپنے سامنے نہ دیکھ لیں پھر تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے بجلی کے صاعقے نے تم کو آلیا۔

۞ وَإِذِ ٱسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ فَقُلْنَا ٱضْرِب بِّعَصَاكَ ٱلْحَجَرَ ۖ فَٱنفَجَرَتْ مِنْهُ
ٱثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ مِن رِّزْقِ ٱللَّهِ وَلَا
تَعْثَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿60﴾

سورة البقرة آیت 60

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ پتھر پر اپنی لاٹھی مارو۔ پس اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ یقیناً ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا (اور کہہ دیا گیا) اللہ کا رزق کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

وَإِذۡ قُلۡتُمۡ يَٰمُوسَىٰ لَن نَّصۡبِرَ عَلَىٰ طَعَامٖ وَٰحِدٖ فَٱدۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۢبِتُ
ٱلۡأَرۡضُ مِنۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَاۖ قَالَ أَتَسۡتَبۡدِلُونَ ٱلَّذِي
هُوَ أَدۡنَىٰ بِٱلَّذِي هُوَ خَيۡرٌۚ ٱهۡبِطُواْ مِصۡرٗا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلۡتُمۡۗ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ
ٱلذِّلَّةُ وَٱلۡمَسۡكَنَةُ وَبَآءُو بِغَضَبٖ مِّنَ ٱللَّهِۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمۡ كَانُواْ يَكۡفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ
وَيَقۡتُلُونَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ بِغَيۡرِ ٱلۡحَقِّۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَواْ وَّكَانُواْ يَعۡتَدُونَ ﴿61﴾ ع7

سورۃ البقرۃ آیت 61

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰؑ ! ۔ ہم ہرگز ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کریں گے پس اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو کہ پیدا کردے۔ وہ (چیزیں) جو زمین سے اُگتی ہیں۔ (یعنی) ترکاری ۔اور ککڑی۔ اور گندم۔ اور (دال) مسور۔ اور پیاز وغیرہ۔ ارشاد ہوا کہ کیا تم بہتر کی جگہ ناقص چیز لینا چاہتے ہو پھر شہر میں جا اترو بلاشبہ تمہارے لئے وہ کچھ (ہوگا) جو تم مانگتے ہو؟۔ اور ذلت اور بدحالی ان پر مسلط کردی گئی اور یہ اللہ کے غضب میں گھر گئے۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور ناحق نبیوں کو قتل کیا کرتے تھے۔ یہ اس لئے بھی کہ وہ حد سے نکلے جاتے تھے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱلَّذِينَ هَادُواْ وَٱلنَّصَٰرَىٰ وَٱلصَّٰبِـِٔينَ مَنۡ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ
ٱلۡأٓخِرِ وَعَمِلَ صَٰلِحٗا فَلَهُمۡ أَجۡرُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ
يَحۡزَنُونَ ﴿62﴾

سورۃ البقرۃ آیت 62

بیشک وہ جو ایمان لائے۔اور جو یہودی ہوئے۔اور عیسائی۔اور صابی۔جو کوئی بھی اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتا رہے تو ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ لَكُنتُم مِّنَ
ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿64﴾

سورۃ البقرۃ آیت 64

پھر تم (پختہ عہد کرلینے) کے بعد اس سے پھر گئے۔پس اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً تم خسارہ پانے والوں میں ہو جاتے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا۟ بَقَرَةً ۖ قَالُوٓا۟ أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ
قَالَ أَعُوذُ بِٱللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿67﴾

سورۃ البقرۃ آیت 67

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کردو۔ وہ کہنے لگے کیا تم ہم سے ہنسی مذاق کرتے ہو؟ (موسیٰؑ نے) کہا میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔

قَالُوا۟ ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِىَ إِنَّ ٱلْبَقَرَ تَشَٰبَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّآ إِن شَآءَ ٱللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿70﴾

سورۃ البقرۃ آیت 70

وہ کہنے لگے اپنے رب سے ہمارے لئے درخواست کرو بلاشبہ ہم پر سب گائے مشتبہ ہو گئی ہیں ہم پر صاف واضح کردے کہ وہ کیسی ہے؟۔ اور بیشک اگر اللہ نے چاہا تو ہم ضرور اس کا پتہ پالیں گے۔

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَٱدَّٰرَْٔتُمْ فِيهَا ۖ وَٱللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿72﴾ ج

سورۃ البقرۃ آیت 72

اور جب تم لوگوں نے ایک شخص کو قتل کیا پھر تم اس بارے میں جھگڑنے لگ گئے لیکن اللہ اس کو ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپاتے تھے۔

فَقُلْنَا ٱضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِ ٱللَّهُ ٱلْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ ﴿73﴾

سورۃ البقرۃ آیت 73

پھر ہم نے کہا اس (مقتول کی لاش) کو اس (گائے) کے کسی ٹکڑے کے ساتھ ایک ضرب مارو اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِىَ كَٱلْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ ٱلْحِجَارَةِ
لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ ٱلْمَآءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا
يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿74﴾

سورۃ البقرۃ آیت 74

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا کہ وہ پتھروں کی طرح ہوں یا ان سے بھی زیادہ سخت۔ اور یقینی طور پر پتھروں میں البتہ ایسے ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں۔ اور بلاشبہ ان میں کچھ ایسے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں پھر ان سے پانی نکلنے لگتا ہے۔ اور بیشک ان میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ اور اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۞ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا۟ لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَـٰمَ ٱللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُۥ مِنۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿75﴾

سورۃ البقرۃ آیت 75

کیا تم امید رکھتے ہو کہ وہ تمہارے کہنے پر ایمان لے آئیں گے ؟۔ جبکہ یقیناً ان میں ایک فریق ایسا بھی گزرا ہے کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے پھر اسے سمجھ لینے کے بعد تحریف کر دیتے تھے اور وہ (اسے) جانتے بھی تھے۔

وَإِذَا لَقُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوٓا۟ أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوكُم بِهِۦ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿76﴾

سورۃ البقرۃ آیت 76

اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہم ایمان لے آئے لیکن جب آپس میں تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم انہیں وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے صرف تم پر ظاہر کی ہیں ؟۔ تاکہ وہ اس کے ذریعے تمہارے رب کے سامنے بحث کریں۔ کیا پھر تم سمجھتے نہیں ہو؟۔

أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿77﴾

سورۃ البقرۃ آیت 77

کیا وہ نہیں جانتے کہ جو وہ چھپاتے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اللہ کو سب معلوم ہے؟۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ ٱلْكِتَٰبَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ لِيَشْتَرُوا۟ بِهِۦ
ثَمَنًا قَلِيلًاۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿79﴾

سورۃ البقرۃ آیت 79

پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے تھوڑی سی قیمت حاصل کرلیں۔ پھر افسوس ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کی لکھائی پر اور ہلاکت ہے ان کے لئے اس پر جو کہ وہ کماتے ہیں۔

وَقَالُوا۟ لَن تَمَسَّنَا ٱلنَّارُ إِلَّآ أَيَّامًا مَّعْدُودَةًۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ ٱللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ
ٱللَّهُ عَهْدَهُۥٓۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿80﴾

سورۃ البقرۃ آیت 80

اور کہتے ہیں کہ گنتی کے چند روز کے علاوہ آگ ہمیں ہر گز نہیں چھو پائے گی۔ پوچھو کہ کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے جو اللہ اپنے عہد کے خلاف ہر گز نہیں کرے گا؟۔ یا تم اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَقُولُوا۟ لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ ﴿83﴾

سورۃ البقرۃ آیت 83

اور جب ہم نے اولادِ اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ اللہ کے علاوہ تم کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اور والدین۔ اور رشتہ داروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ اور لوگوں سے اچھی بات کہنا ۔ اور نماز قائم کرنا۔ اور زکوۃ دیتے رہنا مگر سوائے چند ایک کے تم سب (اس عہد سے) پھر گئے اور تم ہو ہی اعراض کرنے والے۔

ثُمَّ أَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم مِّن دِيَٰرِهِمْ تَظَٰهَرُونَ عَلَيْهِم بِٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ وَإِن يَأْتُوكُمْ أُسَٰرَىٰ تُفَٰدُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ ٱلْكِتَٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا

خِزْيٌ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰٓ أَشَدِّ ٱلْعَذَابِ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿85﴾

سورۃ البقرۃ آیت 85

پھر تم ہی وہ لوگ ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ایک فریق کو انکے گھروں سے بے دخل کر دیتے ہو تم ان کے خلاف گناہ میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس قید ہو کر آتے ہیں تم تاوان دے کر انکو چھڑا لیتے ہو جبکہ ان کو بے دخل کرنا ہی تمہارے لئے حرام تھا۔ کیا تم کتاب کے ایک حصے کو تو مانتے ہو اور دوسرے میں انکار کرتے ہو ؟۔ پھر کیا سزا ہے اس کی جو تم میں سے ایسے کام کریں سوائے اس کے کہ دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی ملے۔ اور آخرت میں شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں۔ اور اللہ اس سے غافل نہیں ہے جو عمل تم کرتے ہو۔

وَقَالُوا۟ قُلُوبُنَا غُلْفٌۢ ۚ بَل لَّعَنَهُمُ ٱللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿88﴾

سورۃ البقرۃ آیت 88

اور کہتے ہیں ہمارے دل غلاف و پردے میں ہیں۔ (نہیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے پس بہت ہی کم لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتَٰبٌ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا۟ مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ
عَلَى ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَلَمَّا جَآءَهُم مَّا عَرَفُوا۟ كَفَرُوا۟ بِهِۦ ۚ فَلَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى
ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿89﴾

سورۃ البقرۃ آیت 89

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک کتاب آ گئی جو ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والی ہے اوراس سے پہلے تووہ کافروں پر فتح کی دعائیں مانگا کرتے تھے پھر جب (وہ حق) ان کے پاس آگیا جسے انہوں نے پہچان بھی لیا تو اس کے منکر ہو گئے۔ پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

بِئْسَمَا ٱشْتَرَوْا۟ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا۟ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ ٱللَّهُ مِن
فَضْلِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ فَبَآءُو بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَٰفِرِينَ
عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿90﴾

سورۃ البقرۃ آیت 90

کیا ہی بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا محض ضد و حسد کی بنا پر اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کا انکار کرنے لگے کہ (کیوں ؟) اللہ نے اپنا فضل جس پر چاہا اپنے بندوں میں سے نازل کر دیا۔ لہٰذا غضب بالائے غضب کے مستحق ہو گئے۔ اور کافروں کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُواْ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ قَالُواْ نُؤْمِنُ بِمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا
وَرَآءَهُۥ وَهُوَ ٱلْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنۢبِيَآءَ ٱللَّهِ مِن قَبْلُ إِن
كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿91﴾

سورۃ البقرۃ آیت 91

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس پر ایمان لاؤ جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے اور جو بھی اس کے علاوہ ہے اس کا انکار کرتے ہیں حالانکہ یہ (قرآن) برحق ہے تصدیق کرنے والا اس (کتاب) کی جو ان کے پاس موجود ہے۔ پوچھو کہ اگر تم ایمان والے تھے تو پھر اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے قتل کیوں کرتے رہے؟۔

قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ ٱلدَّارُ ٱلْءَاخِرَةُ عِندَ ٱللَّهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُاْ ٱلْمَوْتَ
إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿94﴾

سورۃ البقرۃ آیت 94

پوچھو کہ اگر اللہ کے ہاں آخرت کا گھر دوسرے تمام لوگوں کو چھوڑ کر خاص طور پر تمہارے ہی لئے ہے تو پھر موت کی تمنا کرو اگر تم (اپنے خیالی دعوے میں) سچے ہو۔

وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ﴿95﴾

سورۃ البقرۃ آیت 95

اور کبھی ہر گز اس کی تمنا نہیں کریں گے ان (بداعمالیوں) کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں
۔اور اللہ ظالم لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ ٱلنَّاسِ عَلَىٰ حَيَوٰةٍ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ
أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِۦ مِنَ ٱلْعَذَابِ أَن يُعَمَّرَ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا
يَعْمَلُونَ ﴿96﴾ 11ع

سورۃ البقرۃ آیت 96

اور بیشک تم ضرور انہیں انسانوں میں سب سے زیادہ دنیا کی زندگی کا حریص پاؤ گے بلکہ یہ حرصِ زندگی میں مشرکوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔ ان میں کا ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ کاش وہ ہزار برس عمر دیا جائے۔ لیکن اتنی لمبی عمر دیا جانا بھی عذاب سے نہیں چھڑا سکتا۔اور اللہ ان کے اعمال کو نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُۥ نَزَّلَهُۥ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿97﴾

سورۃ البقرۃ آیت 97

کہہ دو کہ جو کوئی جبرائیلؑ کا دشمن ہے تو بلاشبہ اسی نے اس (قرآن) کو اللہ کے حکم سے تیرے دل پر اتارا ہے جو ان کی کتاب کی بھی تصدیق کرتا ہے اور سرچشمۂ ہدایت ہے اور مومنوں کے لئے خوش خبری ہے ۔

مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَىٰلَ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿98﴾

سورۃ البقرۃ آیت 98

جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیلؑ اور میکائیلؑ کا دشمن ہے تو بیشک اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ كِتَٰبَ ٱللَّهِ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿101﴾ ز

سورۃ البقرۃ آیت 101

اور جب بھی اللہ کی طرف سے ان کے پاس کوئی رسول ان کی (کتاب) کی تصدیق کرنے والا آیا تو ان اہل کتاب کے ایک فریق نے اس کو ایسے پیٹھ پیچھے ڈال دیا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں۔

وَٱتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ ٱلشَّيَٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَٰنَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَٰنُ وَلَٰكِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ
كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَٰرُوتَ وَمَٰرُوتَ ۚ
وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا
يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَزَوْجِهِۦ ۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ
وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ ٱشْتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ
مِنْ خَلَٰقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْاْ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿102﴾

سورۃ البقرۃ آیت 102

اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے جو شیاطین سلیمانؑ کے عہدِ سلطنت کا نام لے کر پیش کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا بلکہ ان شیطانوں نے ہی کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔ جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر پر اتارا گیا تھا۔ اور وہ کسی کو بھی کچھ نہیں سکھلاتے تھے جب تک کہ یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو البتہ صرف آزمائش ہیں للذا تم کافر مت بنو۔ لیکن وہ پھر بھی ان سے سیکھتے تھے تا کہ اس کے ذریعہ سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور بغیر اذنِ الٰہی وہ کسی کو کچھ بھی نہیں نقصان پہنچا سکتے تھے۔ اور وہ ایسا کچھ سیکھتے ہیں جو انہیں ذرا بھی فائدہ نہ دے بلکہ (الٹا) نقصان ہی پہنچائے۔ اور البتہ یقیناً وہ یہ سب کچھ جانتے بھی تھے کہ جس کسی نے اسے خریدا اس کا آخرت میں کچھ

بھی حصہ نہیں ہوگا۔اور یقیناً برا ہے وہ جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔کاش !۔ کہ وہ
جانتے ہوتے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ وَٱتَّقَوْا۟ لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَّوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ﴿103﴾ع12

سورۃالبقرۃ آیت 103

اور اگرچہ وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کی طرف سے البتہ بہترین ثواب پاتے ۔کاش ! کہ وہ
جانتے ہوتے۔

مَّا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَلَا ٱلْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ
مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ﴿105﴾

سورۃالبقرۃ آیت 105

اہلِ کتاب میں سے کافر اور مشرکین نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی خیر و برکت
نازل ہو۔اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا اور اللہ ہی عظیم فضل کا مالک ہے۔

۞ مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَآ ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ
عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ﴿106﴾

سورۃ البقرۃ آیت 106

جو آیت ہم منسوخ کردیں یا فراموش کرادیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا
کہ اللہ ہی ہر چیز پر خوب قادر ہے؟۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ
وَلَا نَصِيرٍ ﴿107﴾

سورۃ البقرۃ آیت 107

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمان وزمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے؟۔ اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی تمہارا ولی
اور مددگار نہیں۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ
أَنفُسِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ ٱلْحَقُّ ۖ فَٱعْفُوا۟ وَٱصْفَحُوا۟ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ
إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿109﴾

سورۃ البقرۃ آیت 109

حق واضح ہو جانے کے باوجود بہت سے اہل کتاب محض ذاتی حسد کی بنا پر چاہتے ہیں کہ کاش تجھے ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف واپس پھیر سکیں۔ پس معاف کردو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔

وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَۚ وَمَا تُقَدِّمُواْ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٖ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٞ ﴿110﴾

سورۃ البقرۃ آیت 110

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور جو بھلائی بھی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔ بیشک اللہ اس پر جو عمل تم کرتے ہو گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُۥ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٞ فَلَهُۥٓ أَجْرُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿112﴾ع13

سورۃ البقرۃ آیت 112

(کیوں نہیں) ہاں۔ جس نے بھی اپنا سر اللہ کے سامنے جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہوا تو اس کے لئے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور نہ تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ لَيْسَتِ ٱلنَّصَٰرَىٰ عَلَىٰ شَىْءٍ وَقَالَتِ ٱلنَّصَٰرَىٰ لَيْسَتِ ٱلْيَهُودُ عَلَىٰ
شَىْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ ٱلْكِتَٰبَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَٱللَّهُ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُوا۟ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿113﴾

سورۃ البقرۃ آیت 113

اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی راستے پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کسی راہ پر نہیں حالانکہ وہ سب کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔ اسی طرح کہتے ہیں وہ لوگ بھی جو بے علم ہیں۔ پس اللہ ہی ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ وَسَعَىٰ فِى خَرَابِهَآ ۚ
أُو۟لَٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَآ إِلَّا خَآئِفِينَ ۚ لَهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ وَلَهُمْ فِى
ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿114﴾

سورۃ البقرۃ آیت 114

اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام ذکر کرنے سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو جائے؟۔ ایسے لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ اس میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔

وَلِلَّهِ ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا۟ فَثَمَّ وَجْهُ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿115﴾

سورۃ البقرۃ آیت 115

اور مشرق و مغرب کا مالک اللہ ہی ہے پس تم جدھر بھی رخ کرو ادھر اللہ کی رضا شامل ہے۔ بیشک اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

وَقَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ بَل لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ ﴿116﴾

سورۃ البقرۃ آیت 116

اور کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ وہ تو (اس سے) بالکل پاک ہے بلکہ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اس کے حضور سارے عاجزو فرمانبردار ہیں۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا ٱللَّهُ أَوْ تَأْتِينَآ ءَايَةٌ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۘ تَشَٰبَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۗ قَدْ بَيَّنَّا ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿118﴾

سورۃ البقرۃ آیت 118

اور بے علم کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی آیت کیوں نہیں آجاتی ؟۔ان سے پہلے لوگ بھی اسی طرح کہہ چکے ہیں ان کے دل مشابہت رکھتے ہیں۔ بلاشبہ یقین کرنے والوں کے لئے تو ہم اپنی آیات واضح کر چکے ہیں۔

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ ٱلْيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ
ٱلْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ ٱلَّذِى جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن
وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿120﴾

سورة البقرة آیت 120

اور یہودی و عیسائی تم سے ہر گز نہ راضی ہوں گے جب تک تم ان کی پیروی نہ کرنے لگ جاؤ۔ کہہ دو بیشک حقیقی ہدایت بس وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔اور اگر (اللہ کی طرف سے) علم آ جانے کے بعد تم بھی اُن کی خواہشات پہ چلے تو تمہارے لئے بھی اللہ کی پکڑ سے بچانے والا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی مدد گار۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا ءَامِنًا وَٱرْزُقْ أَهْلَهُۥ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ مَنْ ءَامَنَ
مِنْهُم بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُۥ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُۥٓ إِلَىٰ عَذَابِ
ٱلنَّارِ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿126﴾

سورۃ البقرۃ آیت 126

اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب ! ۔اس شہر کو امن کا گہوارا بنادے اور اس کے رہنے والے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں سب کو پھلوں کے رزق عطا کر۔ارشاد فرمایا اور جو کفر کرے گا پس اس کو بھی تھوڑا سا فائدہ اٹھانے دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جاؤں گا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

وَوَصَّىٰ بِهَآ إِبْرَٰهِـۧمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَـٰبَنِىَّ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰ لَكُمُ ٱلدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿132﴾ط

سورۃ البقرۃ آیت 132

اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے بھی اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو ! ۔بیشک اللہ نے تمہارے لئے یہ دین چن لیا ہے۔پس تم مرنا تو ہرگز مسلمان ہی مرنا۔

قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَـٰعِيلَ وَإِسْحَـٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِىَ ٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿136﴾

سورۃ البقرۃ آیت 136

(مسلمانو) سب کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس (قرآن) پر جو ہماری طرف اتارا گیا۔ اور جو کچھ ابراہیمؑ۔ اور اسماعیلؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ اور اس کی اولاد پر اتارا گیا۔ اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا۔ اور جو سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ ان میں سے کسی کے درمیان بھی ہم فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (اللہ جل شانہ) کے مسلمان ہیں۔

فَإِنْ ءَامَنُوا۟ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَوا۟ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ **ٱللَّهُ** ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿137﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 137

پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم سب ایمان لائے ہو تو یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔ اور اگر رو گردانی کریں تو البتہ وہ صرف کھلی مخالفت میں ہیں پس ان کے مقابلے میں اللہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔ اور وہ خوب سننے والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔

صِبْغَةَ **ٱللَّهِ** ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ **ٱللَّهِ** صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُۥ عَٰبِدُونَ ﴿138﴾

سورۃ البقرۃ آیت 138

اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ کے رنگ (یعنی دین اسلام) سے بہتر کس کا رنگ ہے؟۔ اور ہم اسی (اللہ جل شانہ) کی عبادت کرنے والے ہیں۔

قُلْ أَتُحَآجُّونَنَا فِى ٱللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُخْلِصُونَ ﴿139﴾ۙ

سورۃ البقرۃ آیت 139

کہہ دو کہ کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو؟۔ حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہے۔ اور ہم کو ہمارے اعمال (کا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا بدلہ ملے گا)۔ اور ہم تو خالص اسی (اللہ جل شانہ) کی عبادت کرنے والے ہیں۔

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطَ كَانُوا۟ هُودًا أَوْ نَصَٰرَىٰ ۗ قُلْ ءَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ ٱللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَٰدَةً عِندَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿140﴾

سورۃ البقرۃ آیت 140

یا (کیا) تم کہتے ہو۔ البتہ ابراہیمؑ۔ اور اسماعیلؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ اور اس کی اولاد یہودی تھے یا عیسائی؟۔ کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو گواہی کو چھپائے جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے (امانت) ہے اور اللہ غافل نہیں اس سے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۞ سَيَقُولُ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَ ٱلنَّاسِ مَا وَلَّىٰهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ ٱلَّتِى كَانُوا۟ عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلَّهِ
ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿142﴾

سورۃ البقرۃ آیت 142

نادان لوگ کہیں گے کہ کس چیز نے ان (مسلمانوں) کو ان کے قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ تھے؟۔ کہہ دو کہ مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے وہ جس کی چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ
شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ مِمَّن
يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ
لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿143﴾

سورۃ البقرۃ آیت 143

اور اِسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنادیا ہے تاکہ تم بنی نوع انسان پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہے۔ اور جس قبلے پر تم پہلے تھے اس کو ہم نے صرف اس لئے (عارضی طور پر) مقرر کیا تھا کہ ہم پرکھ لیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں کے بل واپس پھر جاتا ہے۔ یہ معاملہ تو البتہ بڑا

مشکل تھا سوائے اُن لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دے رکھی ہے۔اور اللہ تمہارے ایمان کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔وہ بنی نوع انسان کے حق میں یقیناً بڑا شفیق نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى ٱلسَّمَآءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَىٰهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ ۗ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿144﴾

سورۃ البقرۃ آیت 144

(اے نبیؐ) یقیناً ہم تیرے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں پس ہم واقعی تجھے اس قبلہ کی طرف پھیرے دیتے ہیں جس سے تو خوش ہو جائے۔ تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں بھی ہو اپنا منہ اسی طرف کیا کرو۔اور یقیناً اہل کتاب اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ (یہ تحویل قبلہ)ان کے رب کی طرف سے برحق ہے اور جو عمل یہ کرتے ہیں اللہ اس پر غافل نہیں ہے۔

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَٱسْتَبِقُوا۟ ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا۟ يَأْتِ بِكُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿148﴾

سورۃ البقرۃ آیت 148

اور ہر ایک (فرقے) کے لئے کوئی نہ کوئی سمت (مقرر) ہے جس طرف وہ متوجہ ہوتا ہے۔ پس تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ سب کو جمع کرلے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُۥ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿149﴾

سورۃ البقرۃ آیت 149

تم جہاں سے بھی گزرو اپنا رخ (نماز کے لئے) مسجد حرام کی طرف کرلیا کرو اور بلاشبہ تمہارے رب کی طرف سے حق بھی یہی ہے۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿153﴾

سورۃ البقرۃ آیت 153

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَن يُقْتَلُ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتٌۢ ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿154﴾

سورۃ البقرۃ آیت 154

اللہ کی راہ میں مرنے والوں کو مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی (کی حقیقت) کا بالکل شعور نہیں۔

ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتۡهُم مُّصِيبَةٞ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَ﴿156﴾ط

سورۃ البقرۃ آیت 156

وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ بیشک ہم تو اللہ کے ہیں اور بلاشبہ اسی کی طرف ہم لوٹ کر جانے والے ہیں۔

۞ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلۡمَرۡوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِۖ فَمَنۡ حَجَّ ٱلۡبَيۡتَ أَوِ ٱعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَاۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيۡرٗا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴿158﴾

سورۃ البقرۃ آیت 158

بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔ پس جو بھی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان سعی کر لے۔ اور جو کوئی بھی اپنی خوشی سے مزید نیکی کرے تو بیشک اللہ قدردان ہے خوب جاننے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِى
ٱلْكِتَٰبِ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ ٱللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ ٱللَّٰعِنُونَ ﴿159﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 159

بیشک جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح دلیلوں اور صاف ہدایات کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ ہم بنی نوع انسان کے لئے اپنی کتاب میں ان کی بھرپور وضاحت کر چکے ہیں۔ ان لوگوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ كُفَّارٌ أُو۟لَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ ٱللَّهِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلنَّاسِ
أَجْمَعِينَ ﴿161﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 161

بلاشبہ جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں ہی مر گئے۔ ایسوں پر اللہ کی اور فرشتوں اور بنی نوع انسان کی مجموعی لعنت ہے۔

إِنَّ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱلْفُلْكِ ٱلَّتِى تَجْرِى فِى
ٱلْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ ٱلنَّاسَ وَمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ

بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ ٱلرِّيَٰحِ وَٱلسَّحَابِ ٱلْمُسَخَّرِ بَيْنَ
ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿164﴾

سورۃ البقرۃ آیت 164

بیشک آسمانوں وزمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادل بدل کر آنے میں اور ان جہازوں میں جو دریاو سمندر میں لوگوں کو منافع دینے کے لئے چلتے ہیں اور اس پانی میں جو اللہ آسمان سے برساتا ہے پھر اس سے مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اس میں ہر قسم کے چلنے پھرنے والے جانور پھیلا دیتا ہے۔اور ہواؤں کے رخ بدلتے رہنے میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان پابندِ فرمان رہتے ہیں ۔البتہ عقل والوں کے لئے واضح نشانیاں موجود ہیں۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟
أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ إِذْ يَرَوْنَ ٱلْعَذَابَ أَنَّ ٱلْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ
ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعَذَابِ ﴿165﴾

سورۃ البقرۃ آیت 165

اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کا ہمسر ومدِ مقابل ٹھہرا لیتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی کہ اللہ سے کرنی چاہیے۔اور ایمان والے توسب سے بڑھ کر اللہ ہی سے

محبت کرتے ہیں۔اوراے کاش کہ !۔ظالم لوگ پہلے ہی وہ حقیقت جان لیتے جو عذاب دیکھتے ہی سمجھ میں آجائے گی کہ ساری کی ساری طاقت و قوت تواللہ ہی کے قبضہ ٔ قدرت میں ہے اور یہ کہ اللہ عذاب دینے میں بھی بڑا سخت ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُواْ لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُواْ مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ ٱللَّهُ أَعْمَٰلَهُمْ حَسَرَٰتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُم بِخَٰرِجِينَ مِنَ ٱلنَّارِ ﴿167﴾ 20ع

سورۃالبقرۃ آیت 167

اور تابع لوگ کہیں گے۔اے کاش !۔ہماری دنیا کی طرف ایک بار واپسی ہو جاتی تو ہم بھی ان سے ایسے ہی لاتعلق ہو جاتے جیسے یہ ہم سے ہوئے ہیں اسی طرح اللہ ان کے اعمال انہیں حسرت بنا کر دکھائے گا۔اور وہ دوزخ سے نکل نہیں سکیں گے۔

إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِٱلسُّوٓءِ وَٱلْفَحْشَآءِ وَأَن تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿169﴾

سورۃالبقرۃ آیت 169

بلاشبہ وہ تو صرف تمہیں برائی اور بے حیائی بدکاری کا حکم دیتا ہے اور (یہ بھی) کہ تم اللہ پر ایسی (جھوٹی) باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ٱتَّبِعُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ قَالُوا۟ بَلْ نَتَّبِعُ مَآ أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۗ أَوَلَوْ
كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿170﴾

سورۃ البقرۃ آیت 170

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ (نہیں) بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا (تب بھی) اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہی وہ ہدایت یافتہ ہوں؟۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ وَٱشْكُرُوا۟ لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ
تَعْبُدُونَ ﴿172﴾

سورۃ البقرۃ آیت 172

اے ایمان والو!۔ ہم نے تمہیں بطور رزق جو عمدہ و پاکیزہ چیزیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہو۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيْرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنِ
ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿173﴾

سورۃ البقرۃ آیت 173

اس نے تم پر البتہ صرف۔ مردار۔ اور خون۔ اور سور کا گوشت۔ اور ہر وہ شے (یا جانور) جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا گیا ہو حرام کر دیا ہے۔ پھر جو کوئی مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے اور زیادتی کرنے والا بھی نہ ہو تو اس پر (بقدرِ ضرورت کھا لینے میں) کوئی گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَيَشْتَرُونَ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ إِلَّا ٱلنَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ ٱللَّهُ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿174﴾

سورۃ البقرۃ آیت 174

اللہ نے جو احکام اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں جو لوگ ان کو البتہ چھپا لیتے ہیں اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لیتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور قیامت کے دن اللہ ان سے ہرگز کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ نَزَّلَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ ۗ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا۟ فِى ٱلْكِتَٰبِ لَفِى شِقَاقٍۭ بَعِيدٍ ﴿176﴾ ع21

سورۃ البقرۃ آیت 176

یہ اس لئے کہ اللہ نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کر دی ہے۔ اور بیشک جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کر لیا بلاشبہ وہ پرلے درجے کے مخالفت میں پڑے ہیں۔

۞ لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَـٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَـٰبِ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَـٰمَىٰ وَٱلْمَسَـٰكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَـٰهَدُوا۟ ۖ وَٱلصَّـٰبِرِينَ فِى ٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلْبَأْسِ ۗ أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ ۖ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ ﴿177﴾

سورۃ البقرۃ آیت 177

نیکی یہ نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کر لو بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ اللہ پر۔ قیامت کے دن پر۔ فرشتوں پر۔ اللہ کی کتابوں پر۔ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کے باوجود قرابت داروں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ مسافروں۔ اور سوال کرنے والوں کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرانے پر خرچ کرے۔ اور نماز کی پابندی کرے۔ اور زکوۃ دیتا رہے۔ جب وعدہ کرے تو پورا کرے۔ تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

فَمَنۢ بَدَّلَهُۥ بَعۡدَمَا سَمِعَهُۥ فَإِنَّمَآ إِثۡمُهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُۥٓۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ
عَلِيمٞ ﴿181﴾ط

سورۃ البقرۃ آیت 181

پھر جو کوئی وصیت کو سننے کے بعد بدل ڈالے تو بلاشبہ اس کا گناہ صرف انہی لوگوں پر ہے جو اسے بدلتے ہیں۔ بیشک اللہ سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے۔

فَمَنۡ خَافَ مِن مُّوصٖ جَنَفًا أَوۡ إِثۡمٗا فَأَصۡلَحَ بَيۡنَهُمۡ فَلَآ إِثۡمَ عَلَيۡهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ
غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿182﴾22ع

سورۃ البقرۃ آیت 182

پس جو کوئی وصیت کرنے والے کی طرف سے کسی طرفداری یا حق تلفی کا خوف (محسوس) کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ (وصیت بدل کر) وارثوں میں صلح کرادے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ هُدٗى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٖ مِّنَ ٱلۡهُدَىٰ
وَٱلۡفُرۡقَانِۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوۡ عَلَىٰ سَفَرٖ

فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا۟ ٱلْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا۟ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿185﴾

سورۃ البقرۃ آیت 185

رمضان وہ (مقدس) مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو بنی نوع انسان کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اوراس میں رہنمائی کی وضاحت بھری دلیلیں ہیں اور یہ حق و باطل میں فرق کردینے والا ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے تو چاہیئے کہ اس کے پورے روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار ہو۔ یا سفر پر ہو۔ تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرلے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے وہ تم پر سختی نہیں چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کرلو۔ اوراس (احسان) پر کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی ہے اس کی کبریائی و بڑائی بیان کرتے رہو اوراس لئے بھی کہ تم (اللہ کے) شکر گزار بن جاؤ۔

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ
عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَٱلْـَٔـٰنَ بَـٰشِرُوهُنَّ
وَٱبْتَغُوا۟ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ
ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا۟ ٱلصِّيَامَ إِلَى ٱلَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَـٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ
عَـٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَـٰجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ ءَايَـٰتِهِۦ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿187﴾

سورۃ البقرۃ آیت 187

روزوں کی راتوں میں تمہارا اپنی عورتوں سے مباشرت کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اپنی ذات کے ساتھ خیانت کر رہے تھے تو اس نے تم پر مہربانی کر دی اور تمہیں معاف کر دیا۔ پس اب تم ان سے (رمضان کی راتوں میں) مباشرت کر سکتے ہو۔ اور جو (اولاد) اللہ نے تمہارا مقدر کر دی ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ پھر رات تک روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو جاؤ تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں ان کے قریب تک نہ جانا۔ اس طرح اللہ اپنی آیات بنی نوع انسان کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

۞ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِىَ مَوَٰقِيتُ لِلنَّاسِ وَٱلْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ ٱلْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنِ ٱتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَٰبِهَا ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿189﴾

سورۃ البقرۃ آیت 189

لوگ تجھ سے نئے چاندوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ یہ بنی نوع انسان کے (روزمرہ معاملات) کی تاریخیں اور حج کے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ (احرام کی حالت میں) تم گھروں میں پچھواڑے کی طرف سے (دیوار پھاند کر) اندر آؤ بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ تقویٰ کی

روش اختیار کرو اور گھروں میں ان کے دروازوں سے ہی آیا کرو۔ اور اللہ (کی ناراضی سے) سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

وَقَٰتِلُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ يُقَٰتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ﴿190﴾

سورة البقرة آيت 190

اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں اور بالکل زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

فَإِنِ ٱنتَهَوْاْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴿192﴾

سورة البقرة آيت 192

پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ ٱنتَهَوْاْ فَلَا عُدْوَٰنَ إِلَّا عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ﴿193﴾

سورة البقرة آيت 193

اوران سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ فساد باقی نہ رہنے پائے اور دین صرف اللہ کا ہی ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو ظالم لوگوں کے علاوہ اور کسی پر زیادتی جائز نہیں۔

ٱلشَّهْرُ ٱلْحَرَامُ بِٱلشَّهْرِ ٱلْحَرَامِ وَٱلْحُرُمَٰتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ ٱعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَٱعْتَدُوا۟ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا ٱعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿194﴾

سورۃ البقرۃ آیت 194

حرمت والے مہینے (میں زیادتی) کا بدلہ حرمت والے مہینے میں (ہی چکایا جانا بہتر) ہے۔ (اگر کفار احترام نہ کریں تو) حرمتوں میں بھی قصاص (واجب الادا) ہے۔ لہٰذا جو شخص تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ ویسی ہی زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر کی۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

وَأَنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا تُلْقُوا۟ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى ٱلتَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوٓا۟ ۛ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿195﴾

سورۃ البقرۃ آیت 195

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَأَتِمُّواْ ٱلْحَجَّ وَٱلْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْىِ ۖ وَلَا تَحْلِقُواْ
رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْهَدْىُ مَحِلَّهُۥ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن
رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِٱلْعُمْرَةِ إِلَى
ٱلْحَجِّ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْىِ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِى ٱلْحَجِّ
وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُۥ حَاضِرِى
ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿196﴾ 24ع

سورۃ البقرۃ آیت 196

اور اللہ (کی رضا) کے لئے حج وعمرہ کو پورا کرو اور اگر کسی مجبوری کے تحت روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو کر دو۔ اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے (جہاں اس نے ذبح ہونا ہے)۔ البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس بنا پر سر منڈالے) تو اس پر فدیہ۔ روزہ۔ صدقہ۔ یا قربانی ہے۔ پھر جب تمہیں امن واطمینان حاصل ہو جائے تو جو کوئی (حج تمتع کا) عمرہ کرکے حج کے موقع تک فائدہ اٹھانا چاہے تو جیسی قربانی میسر ہو کر دے۔ اور جس کو (قربانی) نہ ملے تو وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس جائے یہ پورے دس ہوئے۔ یہ (حج تمتع) اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل وعیال حدود مکہ میں نہ رہتے ہوں۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

ٱلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَٰتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ ٱلْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ
فِى ٱلْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا۟ فَإِنَّ خَيْرَ ٱلزَّادِ ٱلتَّقْوَىٰ ۚ
وَٱتَّقُونِ يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿197﴾

سورۃ البقرۃ آیت 197

حج کے چند مہینے مقررہ ہیں تو جو کوئی ان میں حج کی ادائیگی لازم کر لے تو پھر حج کے دوران نہ (بیوی سے) مباشرت کرے نہ کوئی گناہ کا کام کرے اور نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرے۔ اور جو نیک کام تم کرو گے وہ سب اللہ کے علم میں ہیں۔ اور زادِ راہ ساتھ لیتے جاؤ اور بہترین زادِ راہ تو بلاشبہ تقویٰ ہے۔ اور اے عقل رکھنے والو! مجھی سے ڈرتے رہو۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا۟ فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟
ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِۦ لَمِنَ
ٱلضَّآلِّينَ ﴿198﴾

سورۃ البقرۃ آیت 198

تم پر کوئی الزام نہیں ہے کہ تم حج کے دوران (بذریعہ تجارت) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ تو جب عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس (مزدلفہ میں) اللہ کو یاد کرو۔ اور ایسے یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت کی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم محض بھٹکے ہوئے تھے۔

ثُمَّ أَفِيضُواْ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ وَٱسْتَغْفِرُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿199﴾

سورۃ البقرۃ آیت 199

پھر تم لوٹو جہاں سے سارے لوٹ کر آتے ہیں اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَٰسِكَكُمْ فَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ كَذِكْرِكُمْ ءَابَآءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا وَمَا لَهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ ﴿200﴾

سورۃ البقرۃ آیت 200

پھر جب حج کے پورے ارکان ادا کر چکو تو پھر اللہ کو ایسے یاد کرو جیسے اپنے باپ داداؤں کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ (اللہ کو) اس سے بھی کہیں بڑھ کر یاد کرو۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ! ۔ ہمیں (جو کچھ دینا ہے) اسی دنیا ہی میں دے دے ایسے شخص کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہے۔

أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُواْ ۚ وَٱللَّهُ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿202﴾

سورة البقرة آیت 202

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی کمائی کا حصہ (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) ملے گا اور اللہ بہت جلد (ان کا) حساب چکتا کرنے والا ہے۔

۞ وَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْدُودَٰتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ ٱتَّقَىٰ ۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿203﴾

سورة البقرة آیت 203

اور گنتی کے ان چند دنوں میں اللہ کو یاد کرو پھر جو جلدی کرے اور (منیٰ سے) دو ہی دن میں چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور جو دیر کرے (تیسرے دن تک) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ سب اس کے لئے ہے جو نافرمانی سے بچتا رہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کے حضور محشر میں جمع کیے جاؤ گے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُۥ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَيُشْهِدُ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا فِى قَلْبِهِۦ وَهُوَ أَلَدُّ ٱلْخِصَامِ ﴿204﴾

سورۃ البقرۃ آیت 204

اور بعض ایسے بھی ہیں جس کی گفتگو تمہیں دنیا کی زندگی میں بہت بھلی لگتی ہے اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہوتا ہے۔

وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِى ٱلْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ ٱلْحَرْثَ وَٱلنَّسْلَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْفَسَادَ ﴿205﴾

سورۃ البقرۃ آیت 205

اور جب وہ لوٹ کے جاتا ہے تو زمین میں فساد ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے جبکہ اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُ ٱتَّقِ ٱللَّهَ أَخَذَتْهُ ٱلْعِزَّةُ بِٱلْإِثْمِ ۚ فَحَسْبُهُۥ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ ٱلْمِهَادُ ﴿206﴾

سورۃ البقرۃ آیت 206

اور جب کہا جاتا ہے کہ اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو تو تکبر اور تعصب اسے مزید گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے۔ پس ایسے (بدبخت) کے لئے دوزخ ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشْرِى نَفْسَهُ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ رَءُوفٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿207﴾

سورۃالبقرۃ آیت 207

اور انسانوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ ایسے بندوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

فَإِن زَلَلْتُم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ فَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴿209﴾

سورۃالبقرۃ آیت 209

پھر صاف صاف ہدایات آجانے کے بعد بھی تم پھسل جاؤ تو خوب جان لو کہ اللہ غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ﴿210﴾ع25

سورۃالبقرۃ آیت 210

کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس خود اللہ بادل کے سائبانوں میں سے آجائے اور فرشتے بھی اور قضیہ ہی چکا دیا جائے؟۔ آخرکار سب امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

سَلْ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ كَمْ ءَاتَيْنَٰهُم مِّنْ ءَايَةٍۭ بَيِّنَةٍۗ وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ﴿211﴾

سورۃ البقرۃ آیت 211

اولادِ اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کتنی ہی واضح نشانیاں دیں۔ اور جو کوئی اللہ کی نعمت کو اس کے پاس آجانے کے بعد بدل ڈالے تو بلاشبہ اللہ بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۘ وَٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟
فَوْقَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴿212﴾

سورۃ البقرۃ آیت 212

کافروں کے لئے دنیا کی زندگی سجادی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن متقی لوگ قیامت کے دن ان سے بہت بالاتر ہوں گے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

كَانَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً فَبَعَثَ ٱللَّهُ ٱلنَّبِيِّۦنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ
بِٱلْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ فِيمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ ۚ وَمَا ٱخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا ٱلَّذِينَ أُوتُوهُ

مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ ٱلۡبَيِّنَٰتُ بَغۡيَۢا بَيۡنَهُمۡۖ فَهَدَى ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِمَا ٱخۡتَلَفُواْ
فِيهِ مِنَ ٱلۡحَقِّ بِإِذۡنِهِۦۗ وَٱللَّهُ يَهۡدِي مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٍ﴿213﴾

سورۃ البقرۃ آیت 213

سب بنی نوع انسان ایک ہی دین پر تھے (پھر اختلاف پیدا ہوتے گئے) تو اللہ نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے نبی بھیجے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی۔ اس لئے کہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کردیا جائے۔ اور واضح دلائل آجانے کے بعد باہمی بغض وعناد کی وجہ سے یہ اختلاف بھی (محض) انہی لوگوں نے کیا جنہیں وہ (کتاب) دی گئی تھی۔ اللہ نے مومنوں کو اپنی مہربانی سے اس امر حق کی راہ دکھادی جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اور اللہ جس کی چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی فرمادیتا ہے۔

أَمۡ حَسِبۡتُمۡ أَن تَدۡخُلُواْ ٱلۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَأۡتِكُم مَّثَلُ ٱلَّذِينَ خَلَوۡاْ مِن قَبۡلِكُمۖ مَّسَّتۡهُمُ
ٱلۡبَأۡسَآءُ وَٱلضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُواْ حَتَّىٰ يَقُولَ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥ مَتَىٰ نَصۡرُ
ٱللَّهِۗ أَلَآ إِنَّ نَصۡرَ ٱللَّهِ قَرِيبٞ﴿214﴾

سورۃ البقرۃ آیت 214

یا (کیا) تمہیں لگتا ہے کہ تم یوں ہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تمہیں وہ (حالات) پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو پیش آئے تھے جنہیں (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (مصیبتوں میں) ہلاہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ خود رسول اور ایمان والے پکار اٹھے کہ آخر اللہ کی مدد کب آئے گی؟۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی مدد یقیناً نزدیک ہی ہے۔

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَآ أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿215﴾

سورۃ البقرۃ آیت 215

تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟۔ کہہ دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر۔ رشتے داروں پر۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں پر خرچ کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم کرو گے تو بلاشبہ اللہ اسے بخوبی جانتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰٓ أَن تُحِبُّوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿216﴾ ع26

سورۃ البقرۃ آیت 216

تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے جب کہ وہ تمہیں طبعاً ناگوار ہے۔ اور ممکن ہے کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بھلی ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں اچھی لگے اور وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہو۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلشَّهْرِ ٱلْحَرَامِ قِتَالٍۢ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌۭ فِيهِ كَبِيرٌۭ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ
ٱللَّهِ وَكُفْرٌۢ بِهِۦ وَٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِۦ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ ٱللَّهِ ۚ وَٱلْفِتْنَةُ أَكْبَرُ
مِنَ ٱلْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَـٰتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ ٱسْتَطَـٰعُوا۟ ۚ وَمَن
يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌۭ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَـٰلُهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا
وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ أَصْحَـٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَـٰلِدُونَ ﴿217﴾

سورۃ البقرۃ آیت 217

تجھ سے حرمت والے مہینے میں لڑائی کے بارے پوچھتے ہیں کہہ دو کہ اس میں جنگ کرنا بڑا گناہ ہے (مگر) اللہ کی راہ سے روکنا۔ اور اس سے کفر کرنا۔ ور مسجد حرام سے باز رکھنا۔ اور اس کے رہنے والوں کو اس میں سے نکالنا۔ اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑے گناہ ہے اور فتنہ انگیزی قتل سے بھی بڑا جرم ہے۔ اور وہ لوگ برابر تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو وہ تمہیں تمہارے دین سے ہی پھیر دیں۔ (مگر یاد رکھو) کہ تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھرے اور کفر کی حالت میں مر جائے۔ تو یہ وہ

لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا وآخرت میں ضائع ہوگئے یہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱلَّذِينَ هَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أُوْلَٰٓئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿218﴾

سورۃ البقرۃ آیت 218

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ ٱلْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿219﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 219

تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور بنی نوع انسان کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ

میں) کیا خرچ کریں؟۔ کہہ دو جو (ضرورت سے) زیادہ ہو۔ایسے ہی اللہ تمہارے لئے آیات کھول کھول
کر واضح کرتا ہے تاکہ تم (دنیا اور آخرت میں) غور و فکر کرو۔

فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْيَتَـٰمَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن
تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ ٱلْمُفْسِدَ مِنَ ٱلْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ
إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿220﴾

سورۃ البقرۃ آیت 220

دنیا اور آخرت میں (غور کیا کرو) اور تجھ سے یتیموں کے بارے پوچھتے ہیں کہہ دو کہ ان کی اصلاح کرنا
بہتر ہے اگر تم ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی بند ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ
فساد کرنے والا اور اصلاح کرنے والا کون کون ہے۔اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں (اس بارے) مشقت میں
ڈال دیتا۔ بیشک اللہ بڑا غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَا تَنكِحُوا۟ ٱلْمُشْرِكَـٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ
أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا۟ ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ
وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُو۟لَـٰٓئِكَ يَدْعُونَ إِلَى ٱلنَّارِ ۖ وَٱللَّهُ يَدْعُوٓا۟ إِلَى ٱلْجَنَّةِ وَٱلْمَغْفِرَةِ
بِإِذْنِهِۦ ۖ وَيُبَيِّنُ ءَايَـٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿221﴾ ع27

سورۃ البقرۃ آیت 221

اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی ہی بھلی لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے۔ اور مومن عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں اس وقت تک نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں کیونکہ مشرک (مرد) خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے اس سے مومن غلام بہتر ہے۔ یہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنی مہربانی سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کرلیں۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَٱعْتَزِلُوا۟ ٱلنِّسَآءَ فِى ٱلْمَحِيضِ ۖ وَلَا
تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ ٱللَّهُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ
يُحِبُّ ٱلتَّوَّٰبِينَ وَيُحِبُّ ٱلْمُتَطَهِّرِينَ ﴿222﴾

سورۃ البقرۃ آیت 222

اور تجھ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ وہ ایک ناپاکی ہے پس حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو جس طریق سے اللہ نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ۔ بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟
أَنَّكُم مُّلَٰقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿223﴾

سورۃ البقرۃ آیت 223

تمہاری عورتیں تمہاری (بیج بونے والی) کھیتی ہیں جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔ اور اپنے لئے (نیک اعمال) آگے بھیجو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے روبرو حاضری دینی ہے۔ اور (اے نبیؐ) ایمان والوں کو بشارت سنا دو۔

وَلَا تَجْعَلُوا۟ ٱللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَٰنِكُمْ أَن تَبَرُّوا۟ وَتَتَّقُوا۟ وَتُصْلِحُوا۟ بَيْنَ ٱلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿224﴾

سورۃ البقرۃ آیت 224

اور اللہ کو اپنی قسموں کا (ایسے) نشانہ نہ بناؤ کہ اچھا سلوک کرنے۔ اور تقویٰ اختیار کرنے۔ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے سے رک جاؤ۔ اور اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

لَّا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَٱللَّهُ
غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿225﴾

سورۃ البقرۃ آیت 225

اللہ تمہاری (غیر ارادی) قسموں پر نہیں پکڑتا لیکن تمہاری ان قسموں پر مؤاخذہ ضرور کرے گا جو تمہارے دلوں کے ارادے سے ہوں گی۔ اللہ بہت بخشنے والا نہایت حلیم و بردبار ہے۔

لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍۖ فَإِن فَآءُو فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿226﴾

سورۃ البقرۃ آیت 226

جو لوگ اپنی بیویوں سے الگ رہنے کی قسم کھا لیتے ہیں وہ چار مہینے انتظار کریں۔ پھر اگر رجوع کر لیں تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِنْ عَزَمُوا۟ ٱلطَّلَٰقَ فَإِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿227﴾

سورۃ البقرۃ آیت 227

اور اگر وہ طلاق کا عزم کر لیں تو بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

وَٱلْمُطَلَّقَٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَٰثَةَ قُرُوٓءٍۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ
فِىٓ أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِى

ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوٓاْ إِصْلَٰحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ ٱلَّذِى عَلَيْهِنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿228﴾ 28ع

سورۃ البقرۃ آیت 228

اور طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ اور اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے جائز نہیں کہ جو اللہ نے ان کے ارحام میں پیدا کیا ہے اسے چھپائیں۔ اور ان کے خاوند اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر وہ مفاہمت چاہیں۔ اور مناسب انداز میں ان (عورتوں) کا ویسا ہی حق ہے جیسا (مردوں کا) ان پر ہے۔ البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت ہے۔ اور اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

ٱلطَّلَٰقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌۢ بِإِحْسَٰنٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُواْ مِمَّآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ شَيْـًٔا إِلَّآ أَن يَخَافَآ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا ٱفْتَدَتْ بِهِۦ ۗ تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ ٱللَّهِ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿229﴾

سورۃ البقرۃ آیت 229

طلاق (صرف) دو بار ہے۔ پس (تیسری سے پہلے) مناسب انداز سے روک لینا یا (تیسری کے بعد) احسان کے ساتھ چھوڑ دنیا ہے۔اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو سوائے اس کے کہ دونوں پر اللہ کی حدیں قائم نہ رکھنے کا ڈر ہو۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ معاوضہ دے دلا کر پیچھا چھڑا لے۔ یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرنا۔اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کریں گے وہی ظالم ہیں۔

فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُۥ مِنۢ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُۥ ۗ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَن يَتَرَاجَعَآ إِن ظَنَّآ أَن يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿230﴾

سورۃ البقرۃ آیت 230

پھر اگر اسے طلاق دے دی تو اس کے بعد اس کے لئے وہ حلال نہ ہو گی یہاں تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے۔ پھر اگر (جب کبھی اپنی مرضی سے۔نہ کہ حلالہ کی غرض سے) وہ اسے طلاق دیدے۔ تو ان دونوں پر (یعنی پرانے جوڑے پر) کوئی گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں رجوع کر لیں بشر طیکہ یقین کر لیں کہ دونوں اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے۔اور اللہ کی بیان کردہ یہ حدیں علم رکھنے والوں کے لئے ہیں ۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ
وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا۟ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوٓا۟
ءَايَٰتِ ٱللَّهِ هُزُوًا ۚ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ
وَٱلْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِۦ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿231﴾ ع29

سورۃ البقرۃ آیت 231

اور جب عورتوں کو طلاق دے چکو پھر وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں مناسب انداز سے روک لو یا منصفانہ طریقے سے چھوڑ دو۔ اور انہیں ستانے کی غرض سے نہ روکے رکھو کہ تم زیادتی کرنے لگ جاؤ۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا تو یقیناً وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ اور تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ۔ اور اللہ کی وہ نعمتیں یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہیں اور جو کتاب و حکمت اس نے تم پر نازل کی ہے اسی کے ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَٰجَهُنَّ إِذَا تَرَٰضَوْا۟
بَيْنَهُم بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۗ
ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿232﴾

سورۃ البقرۃ آیت 232

اور جب تم عورتوں کو (تین سے کم) طلاق دے چکو پس وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو اب انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالو جب کہ وہ آپس میں موزوں انداز سے راضی ہو جائیں۔ یہ نصیحت انہیں کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ تمہارے لئے بھی بہت اچھی اور نہایت پاکیزگی کی بات ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۞ وَٱلْوَٰلِدَٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى ٱلْمَوْلُودِ لَهُۥ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَٰلِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُۥ بِوَلَدِهِۦ ۚ وَعَلَى ٱلْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوٓا۟ أَوْلَٰدَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّآ ءَاتَيْتُم بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿233﴾

سورۃ البقرۃ آیت 233

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں یہ اس کے لئے ہے جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے۔ اور دودھ پلانے والیوں کا کھانا اور کپڑا منصفانہ طریقے سے باپ کے ذمے ہوگا۔ مگر کسی پر اس کی

وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالا جائے۔ نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ ہی باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔ اور (اگر باپ نہ ہو تو) وارث پر بھی ویسا ہی نان نفقہ ہے۔ پھر اگر دونوں باہمی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اگر کسی اور سے اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہیں تو اس میں بھی تم پر کوئی الزام نہیں بشرطیکہ جو تم نے دینا ٹھہرایا ہے منصفانہ طریقے سے دیتے رہو۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ
فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِىٓ أَنفُسِهِنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ وَٱللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿234﴾

سورۃ البقرۃ آیت 234

اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن روکے رکھیں۔ اور جب عدت پوری کر چکیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے حق میں مناسب کام (کا فیصلہ یعنی نکاح) کر لیں۔ اور اللہ تمہارے ہر عمل سے خبردار ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ ٱلنِّسَآءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ
عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّآ أَن تَقُولُوا۟ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ
وَلَا تَعْزِمُوا۟ عُقْدَةَ ٱلنِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْكِتَٰبُ أَجَلَهُۥ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِىٓ
أَنفُسِكُمْ فَٱحْذَرُوهُ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿235﴾ 30ع

سورۃ البقرۃ آیت 235

اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم اشارے کنائے سے عورتوں کو نکاح کا پیغام دے و یا اسے اپنے دلوں میں مخفی رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم ان سے (اس کا) ذکر کرو گے مگر (ایام عدت میں) ان سے پوشیدہ طور پر قول واقرار نہ کرو سوا اس کے کہ کوئی معقول سی کوئی بات کہہ دو۔ نکاح کا پختہ عزم نہ کرو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔ اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے۔ پس اسی سے ڈرتے رہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ بڑا بخشنے والا ہے نہایت حلیم و بردبار ہے۔

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا
فَرَضْتُمْ إِلَّآ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا۟ ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ عُقْدَةُ ٱلنِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوٓا۟ أَقْرَبُ
لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنسَوُا۟ ٱلْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿237﴾

سورۃ البقرۃ آیت 237

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دو لیکن تم ان کے لئے مہر مقرر کر چکے ہو تو مقرر کردہ کا آدھا مہر دینا ہوگا مگر یہ کہ وہ معاف کردیں یا وہ شخص معاف کردے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور تمہارا معاف کردینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو کیوں کہ بلاشبہ اللہ تمہارے سب کاموں کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ وَقُومُواْ لِلَّهِ قَٰنِتِينَ ﴿238﴾

سورۃ البقرۃ آیت 238

(عام طور پر) سب نمازوں کی اور (خاص طور پر) درمیانی نماز کی (یعنی نماز عصر کی لازمی) حفاظت کیا کرو اور اللہ کے لئے باادب کھڑے رہا کرو۔

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ ﴿239﴾

سورۃ البقرۃ آیت 239

اگر تم حالت خوف میں ہو تو پیادے یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو)۔ پھر جب امن ہو جائے تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح کہ اس نے تمہیں اس کی تعلیم دی تھی جسے تم بالکل نہیں جانتے تھے۔

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَٰجِهِم مَّتَٰعًا إِلَى ٱلْحَوْلِ غَيْرَ
إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِى مَا فَعَلْنَ فِىٓ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ
وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿240﴾

سورۃ البقرۃ آیت 240

جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ انہیں سال بھر تک نان و نفقہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔ پھر اگر وہ خود سے نکل جائیں اور اپنے حق میں مناسب کام (کا فیصلہ یعنی نکاح) کرلیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿242﴾ 31ع

سورۃ البقرۃ آیت 242

اسی طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ خَرَجُوا۟ مِن دِيَـٰرِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ ٱللَّهُ مُوتُوا۟ ثُمَّ أَحْيَـٰهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿243﴾

سورۃ البقرۃ آیت 243

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے تو اللہ نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ پھر (نبی کی دعا سے یا بطور نشانی) ان کو زندہ کر دیا؟۔ بیشک اللہ بنی نوع انسان پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن بہت سارے لوگ شکرادا نہیں کرتے۔

وَقَـٰتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿244﴾

سورۃ البقرۃ آیت 244

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ اللہ خوب سننے والا بڑا علم والا ہے۔

مَّن ذَا ٱلَّذِى يُقْرِضُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَـٰعِفَهُۥ لَهُۥٓ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَٱللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿245﴾

سورۃ البقرۃ آیت 245

ہے کوئی جو قرض دے اللہ کو قرضِ حسنہ پھر اللہ اسے بہت بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟۔ اور اللہ ہی روزی کو تنگ کرتا اور وہی کشادہ کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلْمَلَإِ مِنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ مِنۢ بَعْدِ مُوسَىٰٓ إِذْ قَالُوا۟ لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ٱبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِتَالُ أَلَّا تُقَٰتِلُوا۟ ۖ قَالُوا۟ وَمَا لَنَآ أَلَّا نُقَٰتِلَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَٰرِنَا وَأَبْنَآئِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقِتَالُ تَوَلَّوْا۟ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ﴿246﴾

سورۃ البقرۃ آیت 246

کیا تم نے اولادِ اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰؑ کے بعد اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دو تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں؟۔ اس نے کہا کہیں ایسا نہ ہو کہ جب لڑنا تم پر واجب ہو جائے تو پھر تم نہ لڑو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کی راہ میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے اور بال بچوں سے دور کر دیئے گئے؟۔ پھر جب انہیں لڑائی کا حکم ہوا تو چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوٓا۟ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ ٱلْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِٱلْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ ٱلْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰهُ

عَلَيْكُمْ وَزَادَهُۥ بَسْطَةً فِى ٱلْعِلْمِ وَٱلْجِسْمِ ۖ وَٱللَّهُ يُؤْتِى مُلْكَهُۥ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ
وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿247﴾

سورۃ البقرۃ آیت 247

اوران کے نبی نے ان سے کہا کہ بیشک اللہ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کردیا ہے۔ وہ بولے کہ اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے اس سے زیادہ تو ہم ہی بادشاہت کے حقدار ہیں اور اس کے پاس تو اتنی مال و دولت بھی نہیں؟۔ نبی نے کہا کہ بلاشبہ اللہ نے اس کو تم پر فوقیت دی ہے اور (بادشاہت کے لئے) چن لیا ہے اور اسے علمی و جسمانی لحاظ سے بھی برتری عطا کی ہے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنا ملک عطا کرتا ہے ۔اوراللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِٱلْجُنُودِ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ
مِنِّى وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُۥ مِنِّىٓ إِلَّا مَنِ ٱغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهِۦ ۚ فَشَرِبُوا۟ مِنْهُ إِلَّا
قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُۥ هُوَ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ قَالُوا۟ لَا طَاقَةَ لَنَا ٱلْيَوْمَ
بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِۦ ۚ قَالَ ٱلَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَٰقُوا۟ ٱللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً كَثِيرَةًۢ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿249﴾

سورۃ البقرۃ آیت 249

جب طالوت لشکروں کے ساتھ نکلا تو (سب سے) کہا کہ بیشک اللہ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے جو کوئی اس میں سے پانی پی لے گا وہ میرا نہیں اور جو نہ پیئے گا تو بلاشبہ وہ میرا ہے مگر یہ کہ اپنے ہاتھ سے چلو بھر پی لے۔(جب وہ نہر پر پہنچے) تو چند ایک کے سوا سب نے پانی پی لیا پھر جب وہ اور ان کے ساتھ ایمان والے نہر پار کر چکے تو (پانی پینے والے) کہنے لگے کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کرنے کی طاقت وسکت نہیں۔ لیکن جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ انہیں بہر حال اللہ سے ملاقات کرنی ہے وہ کہنے لگے کہ بارہا چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے۔اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ ٱللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُۥدُ جَالُوتَ وَءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُۥ مِمَّا يَشَآءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ ٱلْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿251﴾

سورۃ البقرۃ آیت 251

پس طالوت کے لشکر نے اللہ کے حکم سے ان کو شکست دی اور داؤدؑ نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور اللہ نے اس (داؤدؑ) کو بادشاہی اور دانائی عطا فرمائی اور جو جو چاہا سکھایا۔ اور اگر اللہ ایک کو دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ جہان والوں پر بہت ہی مہربان ہے۔

تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِٱلْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿252﴾

سورۃ البقرۃ آیت 252

یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم حقائق کے ساتھ تجھے سنا رہے ہیں۔ اور تم یقیناً البتہ رسولوں میں سے ہو۔

۞ تِلْكَ ٱلرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ ٱللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ
دَرَجَٰتٍ ۚ وَءَاتَيْنَا عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَيَّدْنَٰهُ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ
مَا ٱقْتَتَلَ ٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ وَلَٰكِنِ ٱخْتَلَفُوا۟ فَمِنْهُم
مَّنْ ءَامَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا ٱقْتَتَلُوا۟ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا
يُرِيدُ ﴿253﴾ ع33

سورۃ البقرۃ آیت 253

یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔ اور بعض کے درجے بلند کیے ہیں۔ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو ہم نے واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے لوگ ان کے پاس کھلی دلیلیں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے باہمی اختلاف کر لیا تو ان میں سے بعض تو ایمان

لے آئے اور بعض کافر ہی رہے۔اور اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

لَآ إِكْرَاهَ فِى ٱلدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشْدُ مِنَ ٱلْغَىِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ
فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَا ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿256﴾

سورۃ البقرۃ آیت 256

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یقینی طور پر ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔ پس جو کوئی طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) کا انکار کر دے اور اللہ پر ہی ایمان لائے تو اس نے ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

ٱللَّهُ وَلِىُّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ يُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَوْلِيَآؤُهُمُ
ٱلطَّٰغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ ٱلنُّورِ إِلَى ٱلظُّلُمَٰتِ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
خَٰلِدُونَ ﴿257﴾ 34ع

سورۃ البقرۃ آیت 257

ایمان والوں کا ولی تو اللہ ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو کفار ہیں ان کے ولی اولیاء طاغوت (یعنی معبودانِ باطل) ہیں وہ انہیں نورِ ہدایت سے نکال کر ظلمت کے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ جہنمی ہیں۔ جو ہمیشہ ہمیش اسی میں پڑے رہیں گے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِى حَآجَّ إِبْرَٰهِۦمَ فِى رَبِّهِۦٓ أَنْ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَٰهِۦمُ رَبِّىَ
ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا۠ أُحْىِۦ وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَٰهِۦمُ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَأْتِى بِٱلشَّمْسِ
مِنَ ٱلْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ ٱلْمَغْرِبِ فَبُهِتَ ٱلَّذِى كَفَرَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ
ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿258﴾ ج

سورۃ البقرۃ آیت 258

کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے جھگڑنے لگا؟۔ اس لئے کہ اللہ نے اسے سلطنت دے رکھی تھی جب ابراہیمؑ نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ کہنے لگا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا پھر یقیناً سورج کو اللہ مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال کر لے آ۔ پس وہ کافر مبہوت و ہکا بکا رہ گیا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔

أَوْ كَٱلَّذِى مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْىِۦ هَٰذِهِ ٱللَّهُ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ ٱللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُۥ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ
بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَٱنظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ

وَٱنظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ ءَايَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَٱنظُرْ إِلَى ٱلْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿259﴾

سورۃ البقرۃ آیت 259

کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس کا گزر ایک گاؤں پر ہوا جو چھتوں کے بل گرا پڑا تھا وہ کہنے لگا کہ اللہ اسے مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟۔ تو اللہ نے اسے سو برس تک موت دے دی پھر اسے اٹھایا ۔(اور) پوچھا کہ تو یہاں کتنی دیر رہا؟۔ عرض کیا ایک دن یا اس سے کچھ کم۔ارشاد ہوا (نہیں) بلکہ تو سو برس تک رہا ہے پس دیکھ اپنی کھانے پینے کی چیزوں کو کہ ذرا بھی گلی سڑی نہیں اور دیکھ اپنے گدھے کی طرف (کہ بوسیدہ پڑا ہے)۔یہ اس لئے کیا ہے کہ تمھیں بنی نوع انسان کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنادیں۔اور دیکھ اس کی ہڈیوں کی طرف کہ ہم کس طرح اٹھاتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔پس جب یہ واقعات اس کے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ أَرِنِى كَيْفَ تُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِى ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ ٱلطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ ٱجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ٱدْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَٱعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿260﴾ 35ع

سورۃ البقرۃ آیت 260

اور جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے رب ! ۔ مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں یقین نہیں ؟۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس لئے کہ میرا دل کامل اطمینان حاصل کر لے ۔ارشادِ باری ہوا کہ تم چار پرندے لو پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لو پھر (ان کے ٹکڑے کر کے) ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر ان کو بلاؤ تو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے۔اور جان رکھو کہ بیشک اللہ بڑا زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

مَّثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِى كُلِّ سُنۢبُلَةٍ مِّاْئَةُ حَبَّةٍ ۗ وَٱللَّهُ يُضَٰعِفُ لِمَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿261﴾

سورۃ البقرۃ آیت 261

جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر ایک بالی میں سو سو دانے ہوں۔اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَآ أَنفَقُوا۟ مَنًّا وَلَآ أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿262﴾

سورۃ البقرۃ آیت 262

قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 104

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ہی ستاتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان کو نہ تو کچھ خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۞ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَآ أَذًى ۗ وَٱللَّهُ غَنِىٌّ حَلِيمٌ ﴿263﴾

سورۃ البقرۃ آیت 263

معقول بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس صدقے سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد ستایا جائے۔ اور اللہ بڑا بے پرواہ ہے نہایت تحمل والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُبْطِلُوا۟ صَدَقَٰتِكُم بِٱلْمَنِّ وَٱلْأَذَىٰ كَٱلَّذِى يُنفِقُ مَالَهُۥ رِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۖ فَمَثَلُهُۥ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُۥ وَابِلٌ فَتَرَكَهُۥ صَلْدًا ۖ لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿264﴾

سورۃ البقرۃ آیت 264

اے ایمان والو! ۔ احسان رکھ کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔ اس (کے مال) کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برستے ہوئے

اسے بالکل صاف کر ڈالے۔ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا بھی ہاتھ نہ لگے گی۔اور اللہ کافروں وناشکروں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

وَمَثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمُ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ
جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَـَٔاتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَٱللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿265﴾

سورۃ البقرۃ آیت 265

اور جو لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خلوص دل سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جس طرح اونچی زمین پر ایک باغ ہو اس پر زور کا مینہ برسے تو وہ باغ دگنا پھل لائے اور اگر اس پر مینہ نہ بھی برسے تو ہلکی پھوار بھی کافی ہو جائے۔اور اللہ تمہارے کاموں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُۥ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ لَهُۥ
فِيهَا مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ وَأَصَابَهُ ٱلْكِبَرُ وَلَهُۥ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَأَصَابَهَآ إِعْصَارٌ فِيهِ
نَارٌ فَٱحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿266﴾ 36ع

سورۃ البقرۃ آیت 266

کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے؟۔ کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس کے دامن میں نہریں بہتی ہوں اور اس میں اس کے لئے ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور اس کو بڑھاپا آ پکڑے اور ابھی اس کی اولاد بھی ناتواں ہو کہ (اچانک) اس باغ پر آگ کا ایک بگولہ پھر جائے جس سے وہ باغ (پوری طرح) جل جائے۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَنفِقُواْ مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُواْ ٱلْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِـَٔاخِذِيهِ إِلَّآ أَن تُغْمِضُواْ فِيهِ ۚ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿267﴾

سورۃ البقرۃ آیت 267

اے ایمان والو!۔ اپنی کمائی میں سے عمدہ اور پاکیزہ چیزیں اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہیں ان میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرو۔ اور بری اور ناپاک چیزیں خیرات میں دینے کا ارادہ نہ کرو کہ جو (اگر تم کو دی جائیں تو) تم کبھی نہ لو مگر یہ کہ چشم پوشی اختیار کر جاؤ۔ اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

ٱلشَّيْطَٰنُ يَعِدُكُمُ ٱلْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِٱلْفَحْشَآءِ ۖ وَٱللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿268﴾ لا صلے

سورۃ البقرۃ آیت 268

شیطان تمہیں تنگ دستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے۔ اور اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ اور اللہ بہت وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُهُۥ ۗ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿270﴾

سورۃ البقرۃ آیت 270

اور تم جو کچھ بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو یا نذر و منت مانو تو اللہ یقیناً اسے جانتا ہے۔ اور ظالم لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

إِن تُبْدُوا۟ ٱلصَّدَقَٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا ٱلْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّـَٔاتِكُمْ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿271﴾

سورۃ البقرۃ آیت 271

اگر تم علانیہ خیرات دو تو یہ اچھا ہے۔ اور اگر اسے چھپا کر فقیروں کو دیدو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور (یہ) تمہارے گناہوں کو بھی مٹا دے گا۔ اور اللہ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔

۞ لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَىٰهُمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا۟ مِنْ خَيْرٍ
فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ ٱللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا۟ مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ
وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿272﴾

سورۃ البقرۃ آیت 272

ان لوگوں کی ہدایت تمہارے ذمہ نہیں ہے بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جو مال تم خرچ کرو گے اس کا نفع تمہیں کو ہے۔ اور اللہ ہی کی خوشنودی کے لئے خرچ کیا کرو۔ اور جو بھی اچھی چیز تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو گے اس کا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

لِلْفُقَرَآءِ ٱلَّذِينَ أُحْصِرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِى ٱلْأَرْضِ
يَحْسَبُهُمُ ٱلْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ ٱلتَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ
إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿273﴾ 37ع

سورۃ البقرۃ آیت 273

خیرات ان حاجت مندوں کے لئے (بھی) ہے جو اللہ کے راستے میں گھر گئے (یعنی اللہ کے لئے ایسے مصروفِ عمل ہوئے کہ کمائی کے لئے) ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کے نہ مانگنے کی وجہ

سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لوگے وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگ سکتے۔اور تم جو مال بھی خرچ کروگے تو بلاشبہ اللہ اس کو جانتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰا۟ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ
ٱلْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوٓا۟ إِنَّمَا ٱلْبَيْعُ مِثْلُ ٱلرِّبَوٰا۟ ۗ وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰا۟ ۚ
فَمَن جَآءَهُۥ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ فَٱنتَهَىٰ فَلَهُۥ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ
فَأُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿275﴾

سورۃالبقرۃ آیت 275

سود کھانے والے لوگ (بروز قیامت) ایسے اٹھیں گے جیسے کہ وہ شخص اٹھتا ہے جسے کسی شیطان نے چھو کر خبطی بنادیا ہو۔یہ اس لئے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ البتہ تجارت بھی تو صرف سود کی طرح ہے۔حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔جو کوئی بھی اپنے رب کے پاس سے آئی ہوئی نصیحت سن کر باز آگیاتو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا ہے اس کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے۔اور جو پھر لینے لگے گا وہ جہنمی ہے ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

يَمْحَقُ ٱللَّهُ ٱلرِّبَوٰا۟ وَيُرْبِى ٱلصَّدَقَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿276﴾

سورۃالبقرۃ آیت 276

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَذَرُوا۟ مَا بَقِىَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓا۟ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿278﴾

سورۃ البقرۃ آیت 278

اے ایمان والو! ۔ اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جتنا سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا۟ فَأْذَنُوا۟ بِحَرْبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ
لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿279﴾

سورۃ البقرۃ آیت 279

اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر توبہ کرلو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

وَٱتَّقُوا۟ يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى ٱللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُونَ ﴿281﴾﴿38﴾ع

سورۃ البقرۃ آیت 281

اوراس دن سے ڈرو جس دن اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر ہر شخص کو اس کی (عملی) کمائی کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور کسی پر بھی ظلم نہ ہو گا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَٱكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ
كَاتِبٌۢ بِٱلْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ ٱللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ ٱلَّذِى
عَلَيْهِ ٱلْحَقُّ وَلْيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ فَإِن كَانَ ٱلَّذِى عَلَيْهِ ٱلْحَقُّ
سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُۥ بِٱلْعَدْلِ ۚ
وَٱسْتَشْهِدُواْ شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَٱمْرَأَتَانِ مِمَّن
تَرْضَوْنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَىٰهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَىٰهُمَا ٱلْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ
ٱلشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُواْ ۚ وَلَا تَسْـَٔمُوٓاْ أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰٓ أَجَلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ
أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَٰدَةِ وَأَدْنَىٰٓ أَلَّا تَرْتَابُوٓاْ ۖ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً حَاضِرَةً
تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوٓاْ إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا
يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُواْ فَإِنَّهُۥ فُسُوقٌۢ بِكُمْ ۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ
ٱللَّهُ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿282﴾

سورۃ البقرۃ آیت 282

اے ایمان والو ! ۔جب تم کسی وقت مقرر تک آپس میں ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔اور لکھنے والا
تم میں سے انصاف سے لکھے ۔اور کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ نے اس کو صلاحیت دی ہے
۔پس اسے چاہیے کہ لکھ دے اور قرض دار ہی املا کرائے اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرے جو اس کا رب
ہے اور لکھاتے ہوئے اس میں کچھ بھی کم نہ کرے۔اور اگر قرض دار بے عقل یا ضعیف ہو یا املا کرانے
کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو اس کا ولی (سرپرست) ہو وہ انصاف کے ساتھ املا کرائے۔اور اپنے مَردوں میں
سے دو گواہ کر لیا کرو۔پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ کے طور پر پسند کرو
تاکہ اگر ایک ان میں سے بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار
نہ کریں۔اور قرض (خواہ) تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے لکھنے میں کوتاہی نہ کرو۔یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک
نہایت قرین انصاف ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والا ہے اور اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم
کسی شبہ میں نہ پڑو۔ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں
تم (روزمرہ) لین دین کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔اور جب آپس میں خرید و فروخت
کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو۔نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو۔اگر ایسا کرو گے تو بلاشبہ یہ
تمہارے لئے گناہ کی بات ہے۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (یہ سب) اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔اور اللہ ہر
چیز کا جاننے والا ہے۔

۞ وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا۟ كَاتِبًا فَرِهَٰنٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم
بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ ٱلَّذِى ٱؤْتُمِنَ أَمَٰنَتَهُۥ وَلْيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ ۚ وَمَن
يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُۥٓ ءَاثِمٌ قَلْبُهُۥ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿283﴾ ع39

سورۃ البقرۃ آیت 283

اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو (کوئی چیز) رہن رکھ کر (قرض لے لو)۔ اور اگر تم ایک دوسرے پر اعتبار کرتے ہو تو جس پر اعتبار کیا گیا ہے اسے چاہیے کہ اس (صاحبِ امانت) کی امانت واپس کر دے اور اللہ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے۔ اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بلاشبہ اس کا دل گناہ گار ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ بخوبی جانتا ہے۔

لِّلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا۟ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ
يُحَاسِبْكُم بِهِ ٱللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيرٌ ﴿284﴾

سورۃ البقرۃ آیت 284

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اس کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر وہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ وَقَالُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿285﴾

سورۃ البقرۃ آیت 285

رسول ایمان رکھتا ہے اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوا۔ اور سارے مومن بھی۔ اللہ پر۔ اور اس کے فرشتوں پر۔ اور اس کی کتابوں پر۔ اور اس کے رسولوں پر۔ ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ)۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ اور وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کرلیا۔ اے ہمارے رب !۔ ہم تیری ہی بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى

ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا
وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿286﴾ 40ع

سورۃ البقرۃ آیت 286

اللہ کسی کو بھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جو (نیکی) کرے گا اس کا نفع اسی کو ہو گا۔ اور جو (برائی) کرے گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہو گا۔ اے ہمارے رب!۔ اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب!۔ ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب!۔ ہم پر وہ بار نہ رکھ جس کے اٹھانے کی ہم میں سکت نہیں ہے۔ اور ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ﴿2﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 2

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے جو زندہ جاوید نظام کائنات کو سنبھالنے والا ہے۔

مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ ٱلْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيدٌ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿4﴾

سورۃ آل عمران آیت 4

اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے (کتابیں نازل کیں) اور (اب یہ قرآن) حق اور باطل میں فرق کر دینے والا فیصلہ کن کلام نازل کر دیا۔ بلا شبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اللہ نہایت زبردست (اور ظلم کا) انتقام لینے والا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿5﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 5

بیشک زمین میں اور آسمان میں اللہ سے کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ مِنْهُ ءَايَـٰتٌ مُّحْكَمَـٰتٌ هُنَّ أُمُّ ٱلْكِتَـٰبِ وَأُخَرُ
مُتَشَـٰبِهَـٰتٌ ۖ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَـٰبَهَ مِنْهُ ٱبْتِغَآءَ ٱلْفِتْنَةِ
وَٱبْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِۦ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُ ۗ وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا
بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَـٰبِ ﴿7﴾

سورۃ آل عمران آیت 7

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں بڑی پکی و محکم آیات ہیں جو کتاب کی اصلی بنیاد ہیں اور کچھ آیات لوگوں کی سمجھ سے باہر بھی ہیں۔ پس جن کے دلوں میں فتور ہے وہ اس کی سمجھ نہ آنے والی آیات کے پیچھے لگ جاتے ہیں تاکہ کوئی نہ کوئی تاویل ڈھونڈ کر فتنہ و فساد برپا کردیں۔ حالانکہ ان کی تعبیر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جو راسخ و پختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ان پر ایمان ہے یہ ساری کی ساری ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔ اور نصیحت تو صرف عقل والے ہی قبول کیا کرتے ہیں۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ ٱلنَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿9﴾ع1

سورۃ آل عمران آیت 9

اے ہمارے رب ! ۔ بیشک تو بنی نوع انسان کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے۔ یقیناً اللہ کبھی وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَن تُغْنِىَ عَنْهُمْ أَمْوَٰلُهُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ وَقُودُ ٱلنَّارِ ﴿10﴾لا

سورۃ آل عمران آیت 10

بیشک جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے ان کے مال اور اولاد اللہ (کے عذاب) سے بچانے میں ہرگز کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ لوگ آتش (جہنم) کا ایندھن ہوں گے۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِنَا فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿11﴾

سورۃ آل عمران آیت 11

ان کا حال بھی آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیا تھا تو اللہ نے بھی ان کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا تھا۔ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ ءَايَةٌ فِى فِئَتَيْنِ ٱلْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَـٰتِلُ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْىَ ٱلْعَيْنِ ۚ وَٱللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِۦ مَن يَشَآءُ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُو۟لِى ٱلْأَبْصَـٰرِ ﴿13﴾

سورۃ آل عمران آیت 13

یقیناً تمہارے لئے ان دو جماعتوں میں واضح نشانی تھی جو (غزوۂ بدر کے دن) باہم لڑی گئی تھیں۔ ایک جماعت تو اللہ کی راہ میں لڑ رہی تھی اور دوسری کافروں کی تھی وہ ان کو اپنی آنکھوں سے اپنے آپ سے

دگنا دیکھ رہے تھے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی مدد سے قوت دیتا ہے۔ یقیناً اہلِ بصیرت کے لئے اس (واقعے) میں بڑی عبرت ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ ٱلشَّهَوَٰتِ مِنَ ٱلنِّسَآءِ وَٱلْبَنِينَ وَٱلْقَنَٰطِيرِ ٱلْمُقَنطَرَةِ مِنَ ٱلذَّهَبِ وَٱلْفِضَّةِ وَٱلْخَيْلِ ٱلْمُسَوَّمَةِ وَٱلْأَنْعَٰمِ وَٱلْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَٱللَّهُ عِندَهُۥ حُسْنُ ٱلْمَـَٔابِ ﴿14﴾

سورۃ آل عمران آیت 14

بنی نوع انسان کے لئے مرغوب چیزوں کی محبت۔ یعنی عورتیں۔ اور بیٹے۔ اور سونے۔ اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے۔ اور نشان زدہ گھوڑے۔ اور چوپائے۔ اور کھیتی۔ (یہ سب) بڑی مزین کردی گئی ہے۔ یہ سب تو دنیا کی زندگی کا سامان ہے۔ اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانہ تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

۞ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَٰجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿15﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 15

کہہ دو کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز بتاؤں ؟۔ متقی لوگوں کے لئے اللہ کے پاس ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) اللہ کی رضا ہے۔اور اللہ بندوں کو گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُوْلُواْ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴿18﴾ط

سورۃ آل عمران آیت 18

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔اور فرشتے اور علم والے لوگ بھی۔وہ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔(کہ) اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلْإِسْلَٰمُۗ وَمَا ٱخْتَلَفَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْۗ وَمَن يَكْفُرْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ﴿19﴾

سورۃ آل عمران آیت 19

بلاشبہ دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔اور اہل کتاب نے جو بھی اختلاف کیا تو صحیح علم ہو جانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے کیا۔اور جو کوئی بھی اللہ کی آیتوں کا انکار کردے تو یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

فَإِنْ حَآجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِىَ لِلَّهِ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْأُمِّيِّۦنَ ءَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا۟ فَقَدِ ٱهْتَدَوا۟ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ ٱلْبَلَٰغُ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿20﴾ع2

سورۃ آل عمران آیت 20

پھر بھی اگر تجھ سے جھگڑا کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں نے اور ان لوگوں نے جو میرے پیروکار ہیں اپنا آپ اللہ کے لئے مسلم کر لیا ہے۔اور اہل کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے بھی پوچھ لو کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟۔اگر یہ لوگ بھی مسلمان ہو جائیں تو بیشک ہدایت پا لیں۔اور اگر نہ مانیں تو البتہ تمہارا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔اور اللہ ہی بندوں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَيَقْتُلُونَ ٱلنَّبِيِّۦنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ ٱلَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِٱلْقِسْطِ مِنَ ٱلنَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿21﴾

سورۃ آل عمران آیت 21

البتہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ حکم کرنے والوں کو بھی مار ڈالتے ہیں تو انہیں المناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ نَصِيبًا مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَٰبِ ٱللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿23﴾

سورۃ آل عمران آیت 23

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ (تورات سے) ملا اور وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ یہ ان کے درمیان فیصلہ کردے پھر ان کی ایک جماعت منہ موڑتی ہوئی لوٹ جاتی ہے؟۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿26﴾

سورۃ آل عمران آیت 26

کہہ دو کہ اے اللہ ! ۔ حقیقی بادشاہت کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے حکومت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل ہونے دے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

لَّا يَتَّخِذِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ
مِنَ ٱللَّهِ فِى شَىْءٍ إِلَّآ أَن تَتَّقُوا۟ مِنْهُمْ تُقَىٰةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ
ٱلْمَصِيرُ ﴿28﴾

سورۃ آل عمران آیت 28

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنے ولی اولیاء (دوست) نہ بنائیں مگر اس صورت میں کہ تمہیں ان کے شر سے بچاؤ کرنا مقصود ہو۔ اور جو (بغیر مذکورہ مقصد کے) ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق اور سروکار نہیں ہوگا۔ اور اللہ تمہیں اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

قُلْ إِن تُخْفُوا۟ مَا فِى صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا
فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿29﴾

سورۃ آل عمران آیت 29

کہہ دو کہ کوئی بھی بات خواہ تم اپنے دلوں میں چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے بخوبی جانتا ہے۔ اور جو کچھ بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے اس کو سب معلوم ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوٓءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ
بَيْنَهَا وَبَيْنَهُۥٓ أَمَدًۢا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ رَءُوفٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿30﴾ ع3

سورۃ آل عمران آیت 30

جس دن ہر کوئی نفس اپنے اعمال کی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو سامنے موجود پالے گا۔ چاہے گا کہ اے کاش ! ۔اس کے اور اس کی برائیوں کے درمیان کوئی دور کا فاصلہ ہو جاتا۔ اور اللہ ہے کہ تمہیں اپنے (عذاب) سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر نہایت شفقت کرنے والا ہے۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿31﴾

سورۃ آل عمران آیت 31

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ ہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿32﴾

سورۃ آل عمران آیت 32

کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر رو گردانی کریں تو بلاشبہ اللہ بھی کافروں (ناشکروں) سے محبت نہیں کرتا۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰٓ ءَادَمَ وَنُوحًا وَءَالَ إِبْرَٰهِيمَ وَءَالَ عِمْرَٰنَ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿33﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 33

بلاشبہ اللہ نے آدمؑ۔ اور نوحؑ۔ اور آلِ ابراہیمؑ۔ اور آلِ عمرانؑ۔ کو تمام جہانوں میں چن لیا تھا۔

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنۢ بَعْضٍ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿34﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 34

ان میں سے بعضے اولاد تھے بعض کی۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّى وَضَعْتُهَآ أُنثَىٰ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ ٱلذَّكَرُ كَٱلْأُنثَىٰ ۖ وَإِنِّى سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّىٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴿36﴾

سورۃ آل عمران آیت 36

جب اس کے ہاں بچی پیدا ہوئی اور اللہ کو بخوبی معلوم تھا جو اس نے جنا تھا۔ تو (بچی کی پیدائش پر) وہ کہنے لگی کہ اے میرے رب! ۔ میرے ہاں تو لڑکی ہوئی ہے اور لڑکی (ہر لحاظ سے) لڑکے جیسی نہیں ہوتی۔ میں نے اس کا نام مریمؑ رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری ہی پناہ میں دیتی ہوں۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا
زَكَرِيَّا ٱلۡمِحۡرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزۡقًا ۖ قَالَ يَٰمَرۡيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِندِ
ٱللَّهِ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يَرۡزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿37﴾

سورۃ آل عمران آیت 37

تو رب نے اسے بخوشی قبول فرمالیا اور زکریا کو اس کا نگہبان بنادیا اور بہترین طریقے سے اس کی پرورش کی۔ جب زکریا اس کے پاس حجرے میں آتے تو اس کے پاس کچھ رزق پاتے۔ (ایک دن) پوچھا کہ اے مریمؑ! ۔ یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ ۔ وہ بولیں اللہ کے ہاں سے (آتا ہے)۔ بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

فَنَادَتۡهُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٞ يُصَلِّي فِي ٱلۡمِحۡرَابِ أَنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحۡيَىٰ مُصَدِّقَۢا
بِكَلِمَةٖ مِّنَ ٱللَّهِ وَسَيِّدٗا وَحَصُورٗا وَنَبِيّٗا مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿39﴾

سورۃ آل عمران آیت 39

اور جب وہ حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتوں نے اس کو آواز دی کہ بیشک اللہ تمہیں یحیٰی کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا۔ اور سیّد۔ اور عورتوں میں رغبت نہ رکھنے والا۔ اور صالحین لوگوں میں سے نبی ہوگا۔

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِى غُلَٰمٌ وَقَدْ بَلَغَنِىَ ٱلْكِبَرُ وَٱمْرَأَتِى عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ ٱللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿40﴾

سورۃ آل عمران آیت 40

زکریا نے پوچھا کہ اے میرے رب ! ۔ میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا کہ میں تو بوڑھا ہوگیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے؟ ۔ ارشاد فرمایا کہ اسی طرح اللہ جو چاہے کرتا ہے۔

وَإِذْ قَالَتِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰكِ وَطَهَّرَكِ وَٱصْطَفَىٰكِ عَلَىٰ نِسَآءِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿42﴾

سورۃ آل عمران آیت 42

اور جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ! ۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ نے تجھے چن لیا ہے اور تجھے طہارت و پاکیزگی عطا کی ہے اور سارے جہانوں کی عورتوں پر تجھے ترجیح دے دی ہے۔

إِذْ قَالَتِ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ يَـٰمَرْيَمُ إِنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍۢ مِّنْهُ ٱسْمُهُ ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ
مَرْيَمَ وَجِيهًۭا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ وَمِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ﴿45﴾

سورۃ آل عمران آیت 45

جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ! ۔ بیشک اللہ تم کو اپنی طرف سے ایک کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہوگا جو دنیا و آخرت میں عزت و آبرو والا ہوگا اور (اللہ کے) مقرب بندوں میں سے ہوگا۔

قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِى وَلَدٌۭ وَلَمْ يَمْسَسْنِى بَشَرٌۭ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ ٱللَّهُ يَخْلُقُ مَا
يَشَآءُ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًۭا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿47﴾

سورۃ آل عمران آیت 47

مریمؑ نے کہا کہ اے میرے رب! ۔ میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا ؟۔ فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو البتہ اسے بس یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنِّى قَدْ جِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّىٓ أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ
ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ
وَأُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِى بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِى
ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿49﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 49

اور وہ اولادِ اسرائیل کی طرف رسول بن کر جائے گا کہ بیشک میں تمہارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔ کہ تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی طرح کا مجسمہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اصلی پرندہ ہو جاتا ہے۔ اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں۔ اور اللہ کے حکم سے مردے کو بھی زندہ کر دیتا ہوں۔ اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کر لیتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں۔ اس میں تمہارے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ ٱلَّذِى حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ
وَجِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿50﴾

سورۃ آل عمران آیت 50

اور مجھ سے پہلی کتاب جو تورات ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور تاکہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لئے حلال کردوں۔اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کرآیا ہوں پس اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

إِنَّ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿51﴾

سورۃآل عمران آیت 51

بلاشبہ میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے۔پس اسی کی عبادت کرو یہی بالکل سیدھا رستہ ہے۔

۞ فَلَمَّآ أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ ٱلْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۖ قَالَ ٱلْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ ٱللَّهِ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَٱشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿52﴾

سورۃآل عمران آیت 52

جب عیسیٰؑ نے ان میں کفر محسوس کرلیا تو کہا کہ ہے کوئی جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہو؟۔حواری بولے کہ ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں اور ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور تم گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں۔

وَمَكَرُوا۟ وَمَكَرَ ٱللَّهُ ۖ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَٰكِرِينَ ﴿54﴾ 5ع

سورۃآل عمران آیت 54

اور انہوں نے چال چلی اور اللہ نے خفیہ تدبیر کردی۔ اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّى مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوْقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۖ ثُمَّ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿55﴾

سورۃ آل عمران آیت 55

اس وقت ارشادِ باری ہوا کہ اے عیسیٰؑ! ۔ بیشک میں تمہیں منتقل کرنے والا اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں (کی صحبت) سے پاک کرنے والا ہوں اور جو لوگ تیری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے پس میں ہی تمہارے آپس کے تمام تر اختلافات کا فیصلہ کردوں گا۔

وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿57﴾

سورۃ آل عمران آیت 57

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں وہ ان کا پورا پورا صلہ دے گا۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ ٱللَّهِ كَمَثَلِ ءَادَمَ ۖ خَلَقَهُۥ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُۥ كُن
فَيَكُونُ ﴿59﴾

سورۃ آل عمران آیت 59

بیشک عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے نزدیک آدمؑ کی سی ہے کہ اسے مٹی سے بنایا پھر اس کو کہا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا۟ نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ
وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَى
ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿61﴾

سورۃ آل عمران آیت 61

تیرے پاس صحیح علم آ چکنے کے بعد پھر بھی کوئی تجھ سے اس واقعہ میں جھگڑے تو کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں۔ تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ پھر سب کے سب اللہ کے سامنے گڑ گڑائیں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْقَصَصُ ٱلْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ
ٱلْحَكِيمُ ﴿62﴾

سورۃ آل عمران آیت 62

بلاشبہ یہ تمام واقعات حقیقت پر مبنی ہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔اور بیشک اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمُۢ بِٱلۡمُفۡسِدِينَ﴿63﴾6ع

سورۃ آل عمران آیت 63

پس اگر یہ لوگ روگردانی کرلیں تو بلاشبہ اللہ مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

قُلۡ يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ تَعَالَوۡاْ إِلَىٰ كَلِمَةٖ سَوَآءِۭ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ أَلَّا نَعۡبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشۡرِكَ
بِهِۦ شَيۡـٔٗا وَلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا أَرۡبَابٗا مِّن دُونِ ٱللَّهِۚ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُولُواْ ٱشۡهَدُواْ
بِأَنَّا مُسۡلِمُونَ﴿64﴾

سورۃ آل عمران آیت 64

کہہ دو کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے دونوں کے درمیان یکساں ہے اس کی طرف آجاؤوہ یہ کہ اللہ کے علاوہ ہم کسی کی عبادت نہ کریں۔اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم

میں سے کوئی کسی کو اللہ کے علاوہ اپنا رب نہ بنائے۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ حَٰجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿66﴾

سورۃ آل عمران آیت 66

خبردار! تم وہی لوگ ہو کہ جس بات کا تم علم رکھتے تھے اس میں جھگڑتے رہے مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں ذرا بھی علم نہیں؟۔ اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

إِنَّ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِإِبْرَٰهِيمَ لَلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا ٱلنَّبِىُّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ وَلِىُّ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿68﴾

سورۃ آل عمران آیت 68

بیشک لوگوں میں ابراہیمؑ کے سب سے زیادہ قریب تو یہ نبیؐ اور وہ لوگ ہیں جو اس پر ایمان لائے ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی مومنوں کا ولی ہے۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿70﴾

سورۃ آل عمران آیت 70

اے اہلِ کتاب !۔ تم کیوں دانستہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہو حالانکہ (ان کی صداقت کے) تم خود شاہد و گواہ ہو ؟۔

وَلَا تُؤْمِنُوٓاْ إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ ٱلْهُدَىٰ هُدَى ٱللَّهِ أَن يُؤْتَىٰٓ أَحَدٌ مِّثْلَ مَآ أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْفَضْلَ بِيَدِ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿73﴾ ج لا

سورۃ آل عمران آیت 73

اور (کہتے ہیں کہ) اپنے ہم مذہب کے علاوہ کسی کی بات نہ مانو (ان سے) کہہ دو کہ یقیناً حقیقی ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے یہ بھی (کہتے ہیں کہ بالکل نہ مانو) کہ کسی کو ویسی ہی چیز مل جائے جو (کبھی) تم کو دی گئی تھی یا (یہ بھی کہ) تمہارے خلاف رب کے حضور کوئی دلیل و حجت پیش کر سکے گا ؟۔ (ان سے یہ) کہہ دو کہ بیشک سارے کا سارا فضل و کرم اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِۦ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿74﴾

سورۃ آل عمران آیت 74

وہ اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے خاص کرلیتا ہے۔ اور اللہ بڑے ہی فضل کا مالک ہے۔

۞ وَمِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِۦٓ إِلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ
بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهِۦٓ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا۟ لَيْسَ عَلَيْنَا فِى
ٱلْأُمِّيِّۦنَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿75﴾

سورۃ آل عمران آیت 75

اور اہل کتاب میں بعض ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے پاس ڈھیر ساری امانت رکھ دو تو تجھے واپس کردیں۔ اور بعضے ان میں سے وہ ہیں کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو تو جب تک اس کے سرپر ہر وقت کھڑے نہ رہو وہ تمہیں واپس نہ کرے۔ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں امیّوں کے بارے ہم سے کوئی مواخذہ نہیں اور وہ اللہ پر محض جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ اسے جانتے بھی ہیں۔

بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ وَٱتَّقَىٰ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿76﴾

سورۃ آل عمران آیت 76

(کیوں نہیں) ہاں۔ جس کسی نے اپنا عہد پورا کیا اور اللہ (کی نافرمانی) سے بچتا رہا تو بلاشبہ اللہ (بھی ایسے) متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُو۟لَٰٓئِكَ لَا خَلَٰقَ لَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ ٱللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿77﴾

سورۃ آل عمران آیت 77

بیشک جو لوگ اللہ کے عہد و پیمان اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر سا معاوضہ لیتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اللہ ان سے بالکل کلام نہیں کرے گا اور نہ تو قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُۥنَ أَلْسِنَتَهُم بِٱلْكِتَٰبِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ
ٱلْكِتَٰبِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ
ٱلْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿78﴾

سورۃ آل عمران آیت 78

اور بیشک ان میں ایسا فریق ہے کہ کتاب کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ کتاب میں سے ہے جو وہ پڑھتے ہیں جبکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ پر سراسر جھوٹ بولتے ہیں اور (اس بات کو) جانتے بھی ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ ٱللَّهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا۟ عِبَادًا
لِّى مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا۟ رَبَّٰنِيِّۦنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ ٱلْكِتَٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ
تَدْرُسُونَ ﴿79﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 79

کسی بشر کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تو اسے۔کتاب۔اور حکمت۔اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ بنی نوع انسان سے کہتا پھرے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (اسے تو کہنا چاہیے کہ) مطلق ربّانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب اللہ سکھاتے بھی ہو اور اسے پڑھتے (پڑھاتے) بھی رہتے ہو۔

وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلنَّبِيِّۦنَ لَمَآ ءَاتَيْتُكُم مِّن كِتَٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِۦ وَلَتَنصُرُنَّهُۥ ۚ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ
إِصْرِى ۖ قَالُوٓا۟ أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَٱشْهَدُوا۟ وَأَنَا۠ مَعَكُم مِّنَ ٱلشَّٰهِدِينَ ﴿81﴾

سورۃ آل عمران آیت 81

اور جب اللہ نے سارے نبیوں سے عہد لیا کہ میں نے جو بھی تمہیں کتاب و حکمت عطا کی ہے پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہارے پاس موجود شے کی تصدیق کرتا ہو۔تو تمہیں لازمی اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ارشاد ہوا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا ذمہ

لیتے ہو؟۔سب کہنے لگے ہاں !۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ارشادِ باری ہوا کہ اچھا تو گواہ رہو اور میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

أَفَغَيْرَ دِينِ ٱللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُۥٓ أَسْلَمَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ
يُرْجَعُونَ ﴿83﴾

سورۃ آل عمران آیت 83

کیا یہ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ جو کوئی بھی آسمان وزمین میں ہیں چارو ناچار سب اسی کے مسلمان ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں؟۔

قُلْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ
وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ
أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿84﴾

سورۃ آل عمران آیت 84

کہہ دو کہ اللہ پر۔اور جو کچھ ہم پر نازل ہوا۔اور جو ابراہیمؑ پر۔اور اسماعیلؑ۔اور اسحاقؑ۔اور یعقوبؑ۔اور ان کی اولاد پر اترا۔اور جو کچھ موسیٰؑ۔اور عیسیٰؑ۔اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا۔ہم سب پر ایمان لائے۔ان نبیوں میں سے ہم کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے لئے مسلمان ہیں۔

كَيۡفَ يَهۡدِى ٱللَّهُ قَوۡمًا كَفَرُواْ بَعۡدَ إِيمَٰنِهِمۡ وَشَهِدُوٓاْ أَنَّ ٱلرَّسُولَ حَقٌّ وَجَآءَهُمُ
ٱلۡبَيِّنَٰتُۚ وَٱللَّهُ لَا يَهۡدِى ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿86﴾

سورۃ آل عمران آیت 86

اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر راہ دکھائے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور گواہی بھی دے چکے کہ یہ رسول برحق ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آچکے تھے؟۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

أُوْلَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ أَنَّ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ ٱللَّهِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلنَّاسِ أَجۡمَعِينَ﴿87﴾ۙ

سورۃ آل عمران آیت 87

ایسے لوگوں کی یہی سزا ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی مجموعی لعنت ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ مِنۢ بَعۡدِ ذَٰلِكَ وَأَصۡلَحُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمٌ﴿89﴾

سورۃ آل عمران آیت 89

مگر جو کہ اس کے بعد توبہ تائب ہوگئے اور اپنی اصلاح کرلی تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ ۚ وَمَا تُنفِقُوا۟ مِن شَىْءٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿92﴾

سورۃ آل عمران آیت 92

جب تک کہ اپنی من پسند چیزوں میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو گے بھلائی ہر گز نہ حاصل کر سکو گے۔اور جو چیز بھی تم خرچ کرو گے تو بلا شبہ اللہ اسے بخوبی جانتا ہے۔

فَمَنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَ ﴿94﴾ص

سورۃ آل عمران آیت 94

پھر اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ گھڑے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

قُلْ صَدَقَ ٱللَّهُ ۗ فَٱتَّبِعُوا۟ مِلَّةَ إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿95﴾

سورۃ آل عمران آیت 95

کہہ دو کہ اللہ نے سچ فرما دیا۔پس ملتِ ابراہیمی کے تابع ہو جاؤ جو صرف اور صرف ایک اللہ ہی کا ہو کر رہ گیا تھا اور مشرکوں میں سے بالکل نہ تھا۔

فِيهِ ءَايَٰتُۢ بَيِّنَٰتٌ مَّقَامُ إِبْرَٰهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُۥ كَانَ ءَامِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ
ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿97﴾

سورۃ آل عمران آیت 97

اس میں واضح نشانیاں ہیں (اور) مقام ابراہیمؑ ہے۔ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا اس نے امن پا لیا اور اللہ نے بنی نوع انسان پر جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی انکار کرے تو بیشک اللہ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿98﴾

سورۃ آل عمران آیت 98

کہہ دو کہ اے اہلِ کتاب! ۔ تم اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو؟ ۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس پر شاہد و گواہ ہے۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ
شُهَدَآءُ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿99﴾

سورۃ آل عمران آیت 99

پوچھو کہ اے اہلِ کتاب ! ۔تم ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو؟(جو)اس میں کجی وعیب تلاش کرتے ہو اور تم خود (اس کی سچائی پر) شاہد و گواہ بھی ہو۔اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُۥ ۗ وَمَن يَعْتَصِم بِٱللَّهِ فَقَدْ هُدِىَ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿101﴾ع10

سورۃآل عمران آیت 101

اور تم کیسے کفر کر سکتے ہو؟۔جب کہ تم پر اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول بھی موجود ہے۔اور جس کسی نے اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو اس نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا لی۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿102﴾

سورۃآل عمران آیت 102

اے ایمان والو ! ۔اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرنا تو ہرگز مسلمان ہی مرنا۔

وَٱعْتَصِمُوا۟ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۟ ۚ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ
أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ
ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿103﴾

سورۃ آل عمران آیت 103

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔ اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل و کرم سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے عین کنارے پر تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تم پر اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔

وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱبْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِى رَحْمَةِ ٱللَّهِ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿107﴾

سورۃ آل عمران آیت 107

اور جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِٱلْحَقِّ ۗ وَمَا ٱللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿108﴾

سورۃ آل عمران آیت 108

یہ اللہ کی آیات ہیں۔جو ہم تمہیں سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر کوئی ظلم نہیں کرنا چاہتا۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿109﴾ ع11

سورۃ آل عمران آیت 109

اور جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔اور اللہ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ
وَتُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ ۗ وَلَوْ ءَامَنَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ
وَأَكْثَرُهُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿110﴾

سورۃ آل عمران آیت 110

تم بنی نوع انسان (کی اصلاح) کے لئے بھیجی گئی سب امتوں سے بہترین امت ہو۔جو نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔کچھ تو ان میں سے ایمان والے ہیں مگر بہت سارے لوگ ان میں فاسق ہی ہیں۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوٓاْ إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ ٱلنَّاسِ وَبَآءُو
بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُواْ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ
وَيَقْتُلُونَ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَواْ وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ ﴿112﴾ ق

سورۃ آل عمران آیت 112

یہ جہاں کہیں بھی ہوں ان پر ذلت مسلط کردی گئی بجز اس کے کہ یہ اللہ اور لوگوں کی پناہ میں آ جائیں اور یہ اللہ کے غضب میں گِھر چکے ہیں اور پستی و بدحالی ان پر لازم کردی گئی ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ اس لئے بھی کہ یہ نافرمانیاں کیے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے۔

۞ لَيْسُواْ سَوَآءً ۗ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ ءَانَآءَ ٱلَّيْلِ وَهُمْ
يَسْجُدُونَ ﴿113﴾

سورۃ آل عمران آیت 113

یہ سب بھی ایک جیسے نہیں۔ ان اہلِ کتاب میں کچھ ایسے ثابت قدم لوگ بھی ہیں جو رات کے وقت اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور وہ سجدے بھی کیا کرتے ہیں۔

يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْخَيْرَٰتِ وَأُو۟لَٰٓئِكَ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿114﴾

سورۃ آل عمران آیت 114

اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اچھی بات کا حکم دیتے اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور نیکی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں یہی لوگ صالحین میں ہیں۔

وَمَا يَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُتَّقِينَ ﴿115﴾

سورۃ آل عمران آیت 115

اور یہ جیسی بھی نیکی کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔ اور اللہ متقی لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَن تُغْنِىَ عَنْهُمْ أَمْوَٰلُهُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿116﴾

سورۃ آل عمران آیت 116

بیشک جو لوگ کافرو ناشکرے ہیں ان کے مال اور اولاد اللہ کے مقابل کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔ اور یہ لوگ اہلِ دوزخ ہیں کہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِى هَٰذِهِ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ
ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ ٱللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿117﴾

سورۃ آل عمران آیت 117

یہ جو مال بھی اس دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی سی ہے جس میں سخت سردی ہے اور وہ ایسے لوگوں کی کھیتی پر پڑے جو اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے اور اسے تباہ و برباد کرکے رکھ دے۔ اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

هَٰٓأَنتُمْ أُو۟لَآءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِٱلْكِتَٰبِ كُلِّهِۦ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوٓا۟
ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوْا۟ عَضُّوا۟ عَلَيْكُمُ ٱلْأَنَامِلَ مِنَ ٱلْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا۟ بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ
عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿119﴾

سورۃ آل عمران آیت 119

خبردار! ۔ تم ان سے محبت کرتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں کرتے اور تم تو سب کتابوں کو مانتے ہو اور (ان کا حال ہے کہ) جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو

تم پر مارے غصے کے انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ کہہ دو تم اپنے غم وغصے میں ہی مر جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تمہارے دلوں کے رازوں تک کو بھی جانتا ہے۔

إِن تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٞ تَسُؤۡهُمۡ وَإِن تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٞ يَفۡرَحُواْ بِهَاۖ وَإِن تَصۡبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔاۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعۡمَلُونَ مُحِيطٞ﴿120﴾12ع

سورۃ آل عمران آیت 120

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی رنج پہنچے تو اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کیے رہو تو ان کی چالیں تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گی۔ بیشک جو بھی یہ کر رہے ہیں اللہ اس پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَإِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ أَهۡلِكَ تُبَوِّئُ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ مَقَٰعِدَ لِلۡقِتَالِۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴿121﴾لا

سورۃ آل عمران آیت 121

اور جب تم صبح کو اپنے گھر سے نکل کر ایمان والوں کو لڑائی کے ٹھکانوں پر جگہ جگہ بٹھا رہے تھے۔ اور اللہ بڑا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿122﴾

سورۃ آل عمران آیت 122

اس وقت تم میں سے دو جماعتوں نے ہمت ہار دینا چاہی مگر اللہ ہی ان دونوں کا ولی تھا۔ اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿123﴾

سورۃ آل عمران آیت 123

اور البتہ یقیناً اللہ نے غزوۂ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی جب کہ تم بہت کمزور تھے۔ پس اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو تا کہ شکر گزار بن جاؤ۔

وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِۦ ۗ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿126﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 126

اوراس مدد کو تو محض تمہارے لئے بشارت اور اطمینان قلب (کا ذریعہ) بنایا۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿129﴾ 13ع

سورۃ آل عمران آیت 129

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَٰفًا مُّضَٰعَفَةً ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿130﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 130

اے ایمان والو! ۔ دگنے پہ دگنا سود نہ کھاؤ۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات حاصل کرو۔

وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿132﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 132

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِى ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلْكَٰظِمِينَ ٱلْغَيْظَ وَٱلْعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ
يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿134﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 134

جو فراخی میں اور تنگی میں بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روک لیتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کردیتے ہیں اور اللہ ایسے احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا۟ فَٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا۟ ٱللَّهَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن
يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلُوا۟ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿135﴾

سورۃ آل عمران آیت 135

اور جب یہ لوگ اپنے حق میں کوئی فحش گناہ یا ظلم کرلیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے بخشش مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے علاوہ اور کون ہے جو گناہ بخش دے؟۔ اور وہ دیدہ ودانستہ اپنے کسی برے کام پر ڈٹ نہیں جاتے۔

إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ ٱلْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُۥ ۚ وَتِلْكَ ٱلْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ ٱلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿140﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 140

اگر تمہیں زخم لگے ہیں تو انہیں بھی ایسے ہی زخم لگ چکے ہیں۔ اور یہ دن ہم لوگوں میں باری باری بدلتے رہتے ہیں اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو جانچ لے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا رتبہ عطا کرے ۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَلِيُمَحِّصَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَمْحَقَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿141﴾

سورۃ آل عمران آیت 141

اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو بالکل چھانٹ کر الگ کر دے اور کافروں کو نابود کر دے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُوا۟ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿142﴾

سورۃ آل عمران آیت 142

کیا تم یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ جنت میں (یونہی) داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ نے تم میں سے (صحیح معنوں میں) جہاد کرنے والوں کو نہیں جانچا اور نہ ہی (حقیقی) صبر کرنے والوں کو پرکھا ہے؟۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ ۚ أَفَإِي۟ن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ ٱنقَلَبْتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَـٰبِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ ٱللَّهَ شَيْـًٔا ۗ وَسَيَجْزِى ٱللَّهُ ٱلشَّـٰكِرِينَ ﴿144﴾

سورۃ آل عمران آیت 144

محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم (دین اسلام سے) اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟۔ اور جو کوئی بھی الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ کا ہرگز کچھ نہ بگاڑے گا۔ اللہ عنقریب شکر گزاروں کو اچھا صلہ دے گا۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ كِتَـٰبًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا نُؤْتِهِۦ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلْـَٔاخِرَةِ نُؤْتِهِۦ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِى ٱلشَّـٰكِرِينَ ﴿145﴾

سورۃ آل عمران آیت 145

کوئی بھی اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا موت کا وقت لکھا ہوا ہے۔ اور جو کوئی دنیا میں بدلہ چاہے گا اسے ہم دنیا میں ہی دے دیں گے۔ اور جو آخرت میں بدلہ چاہے گا ہم اسے وہاں پر اجر عطا کریں گے۔ اور ہم عنقریب شکر گزاروں کو اچھا صلہ دیں گے۔

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَٰتَلَ مَعَهُۥ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَآ أَصَابَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا ٱسْتَكَانُواْ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿146﴾

سورۃ آل عمران آیت 146

اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کا ساتھ دیتے ہوئے بہت سارے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں انہیں بھی اللہ کی راہ میں بہت تکلیفیں پہنچیں مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری نہ تو بزدلی دکھائی اور نہ ہی وہ (باطل کے سامنے) جھکے۔ اور اللہ صابر و ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

فَـَٔاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ ٱلْـَٔاخِرَةِ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿148﴾ 15ع

سورۃ آل عمران آیت 148

پھر اللہ نے ان کو دنیا میں اچھا بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہترین و عمدہ صلہ (دے گا)۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

بَلِ ٱللَّهُ مَوۡلَىٰكُمۡۖ وَهُوَ خَيۡرُ ٱلنَّٰصِرِينَ ﴿150﴾

سورۃ آل عمران آیت 150

بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے۔اور وہ بہترین مددگار ہے۔

سَنُلۡقِي فِي قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلرُّعۡبَ بِمَآ أَشۡرَكُواْ بِٱللَّهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهِۦ سُلۡطَٰنٗاۖ
وَمَأۡوَىٰهُمُ ٱلنَّارُۚ وَبِئۡسَ مَثۡوَى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿151﴾

سورۃ آل عمران آیت 151

ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہاری ہیبت ڈال دیں گے اس لئے کہ یہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی بھی دلیل وسند نہیں نازل کی۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور ظالموں کا کیا ہی بڑا ٹھکانہ ہے۔

وَلَقَدۡ صَدَقَكُمُ ٱللَّهُ وَعۡدَهُۥٓ إِذۡ تَحُسُّونَهُم بِإِذۡنِهِۦۖ حَتَّىٰٓ إِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَٰزَعۡتُمۡ فِي
ٱلۡأَمۡرِ وَعَصَيۡتُم مِّنۢ بَعۡدِ مَآ أَرَىٰكُم مَّا تُحِبُّونَۚ مِنكُم مَّن يُرِيدُ ٱلدُّنۡيَا وَمِنكُم مَّن
يُرِيدُ ٱلۡأٓخِرَةَۚ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ عَنۡهُمۡ لِيَبۡتَلِيَكُمۡۖ وَلَقَدۡ عَفَا عَنكُمۡۗ وَٱللَّهُ ذُو فَضۡلٍ عَلَى
ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ﴿152﴾

سورۃ آل عمران آیت 152

اور البتہ یقینی طور پر اللہ تو نے اپنا وعدہ سچا کر دیا جب تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم لوگوں نے کمزوری دکھائی اور (نبیؐ کے) حکم میں باہم اختلاف کیا اور اس کی نافرمانی کر دی بعد اس کے کہ جو تم چاہتے تھے اللہ نے تم کو دکھا دیا تھا تم میں سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت کے طلب گار تھے پھر اس نے تمہیں ان کے مقابلے میں پسپا کر دیا تاکہ تمہارے ایمان و اخلاص کی آزمائش کر لے۔ اور البتہ یقیناً اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

۞ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُۥنَ عَلَىٰٓ أَحَدٍ وَٱلرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِىٓ أُخْرَىٰكُمْ فَأَثَٰبَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا۟ عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ أَصَٰبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿153﴾

سورۃ آل عمران آیت 153

یاد کرو کہ جب کہ تم بھاگے چلے جا رہے تھے کسی کی طرف پلٹ کر دیکھنے کا تمہیں ہوش تک نہیں تھا اور رسول تم کو تمہارے پیچھے سے بلا رہا تھا۔ پس اللہ نے اس کی پاداش میں تمہیں غم پر غم دیا تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر ملال نہ رہے۔ اور جو مصیبت درپیش ہوئی اس پر رنج بھی نہ کرو اور اللہ تمہارے سب اعمال سے اچھی طرح باخبر ہے۔

ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنۢ بَعْدِ ٱلْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَآئِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَآئِفَةٌ قَدْ
أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ ظَنَّ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ
ٱلْأَمْرِ مِن شَىْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْأَمْرَ كُلَّهُۥ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِىٓ أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ
يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَٰهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِى بُيُوتِكُمْ
لَبَرَزَ ٱلَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِىَ ٱللَّهُ مَا فِى صُدُورِكُمْ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿154﴾

سورة آل عمران آیت 154

پھر اللہ نے رنج و غم کے بعد تم پر امن نازل فرمایا کہ تم میں سے ایک فریق پر نیند طاری ہو گئی۔ اور کچھ لوگ جن کو جان کا فکر لاحق تھا اللہ کے بارے میں جاہلوں جیسے غیر حقیقی گمان کر رہے تھے۔ اور کہتے تھے بھلا اس معاملہ میں ہمیں بھی کچھ اختیار ہے؟۔ تم کہہ دو کہ بیشک سب کچھ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی باتیں چھپائے ہوئے ہیں جن کا تم سے اظہار نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ ہمارے بس میں ہوتا تو ہم یہاں قتل ہی نہ کیے جاتے۔ کہہ دو کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی جن کے لئے قتل ہونا لکھ دیا گیا تھا وہ ضرور اپنے مقتل کی طرف نکل آتے۔ (یہ سب کچھ اس لئے ہوا) کہ اللہ آزمائے جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اور بالکل پاک صاف کر دے اس بات کو جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اور اللہ ہی دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَلَّوۡاْ مِنكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡتَقَى ٱلۡجَمۡعَانِ إِنَّمَا ٱسۡتَزَلَّهُمُ ٱلشَّيۡطَٰنُ بِبَعۡضِ مَا كَسَبُواْۖ وَلَقَدۡ عَفَا ٱللَّهُ عَنۡهُمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٞ﴿155﴾ع16

سورۃ آل عمران آیت 155

بیشک تم میں سے جن لوگوں نے اس (غزوۂ اُحد کے) دن پیٹھ دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کا باہم سامنا ہوا تھا یہ لوگ اپنی بعض کمزوریوں کی وجہ سے بلاشبہ صرف شیطان کے پھسلاوے میں آ گئے تھے۔ لیکن البتہ یقینی طور پر کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ بیشک اللہ بہت در گزر کرنے والا نہایت بردبار ہے ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَقَالُواْ لِإِخۡوَٰنِهِمۡ إِذَا ضَرَبُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ أَوۡ كَانُواْ غُزّٗى لَّوۡ كَانُواْ عِندَنَا مَا مَاتُواْ وَمَا قُتِلُواْ لِيَجۡعَلَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ حَسۡرَةٗ فِي قُلُوبِهِمۡۗ وَٱللَّهُ يُحۡيِۦ وَيُمِيتُۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٞ﴿156﴾

سورۃ آل عمران آیت 156

اے ایمان والو! ۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے بھائیوں کے حق میں کفر کرتے ہیں جب کہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں ہوں اور کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے یہ

اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ ان (ایمان والوں) کے دلوں میں حسرت وملال ڈال دے۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔

وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿157﴾

سورۃ آل عمران آیت 157

اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور اس کی رحمت اس چیز سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى ٱللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿158﴾

سورۃ آل عمران آیت 158

اور اگر تم مر گئے یا مار دیئے گئے تو البتہ تم سب اللہ ہی کے حضور محشر میں اکٹھے کیے جاؤ گے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلْقَلْبِ لَٱنفَضُّوا۟ مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى ٱلْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَوَكِّلِينَ ﴿159﴾

سورۃ آل عمران آیت 159

اللہ کی رحمت سے تمہارا مزاج ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوا ہے۔ اور اگر تم تندخو اور سخت دل ہوتے تو
یہ سب تمہارے پاس سے چھٹ جاتے۔ پس انہیں معاف کردو اور ان کے لئے بخشش مانگو اور ان سے
اپنے کام کے بارے مشورہ کرلیا کرو۔ اور جب (کسی کام کے کرنے کا) پکا ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ رکھو۔
بیشک اللہ بھروسہ رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

إِن يَنصُرْكُمُ ٱللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا ٱلَّذِى يَنصُرُكُم مِّنۢ بَعْدِهِۦ ۗ
وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿160﴾

سورۃ آل عمران آیت 160

اور اگر اللہ تمہارا مددگار ہو تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو
تمہاری مدد کرے گا؟۔ اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

أَفَمَنِ ٱتَّبَعَ رِضْوَٰنَ ٱللَّهِ كَمَنۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَمَأْوَىٰهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ
ٱلْمَصِيرُ ﴿162﴾

سورۃ آل عمران آیت 162

کیا وہ شخص جو اللہ کی رضا پر چلنے والا ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو غضب الٰہی کا مستحق ہو چکا ہے اور اس کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے؟۔ اور وہ کیسی بری جگہ ہے۔

هُمْ دَرَجَٰتٌ عِندَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿163﴾

سورۃ آل عمران آیت 163

ان لوگوں کے اللہ کے ہاں مختلف درجے ہیں۔ اور اللہ ان کے سب اعمال کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿164﴾

سورۃ آل عمران آیت 164

البتہ یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا ہے جو ان کے درمیان ان ہی میں سے رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان کو پاک کرتا اور انہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

أَوَلَمَّآ أَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ
أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿165﴾

سورۃ آل عمران آیت 165

کیا جب (غزوۂ اُحد میں) تمہیں تکلیف پہنچی حالانکہ تم اس سے پہلے دو چند تکلیف انہیں پہنچا چکے تھے تو کہتے ہو یہ آفت کہاں سے آ گئی؟۔ کہہ دو کہ یہ تمہارے ہی اعمال کی شامت ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

وَمَآ أَصَٰبَكُمْ يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ وَلِيَعْلَمَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿166﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 166

اور تم پر جو تکلیف دونوں جماعتوں کے مقابلے (یعنی اُحد) کے دن واقع ہوئی پس وہ سب اللہ کے حکم سے تھی اور اس لئے بھی کہ اللہ (سچے) ایمان والوں کی جانچ کر لے۔

وَلِيَعْلَمَ ٱلَّذِينَ نَافَقُوا۟ ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا۟ قَٰتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَوِ ٱدْفَعُوا۟ ۖ قَالُوا۟ لَوْ
نَعْلَمُ قِتَالًا لَّٱتَّبَعْنَٰكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَٰنِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَٰهِهِم مَّا
لَيْسَ فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿167﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 167

اور منافقوں کو بھی جانچ لے۔ اور (جب) انہیں کہا گیا تھا کہ آؤ اللہ کے راستے میں لڑو یا (کفار کے) حملے روکو تو کہنے لگے کہ اگر ہم لڑنا جانتے ہوتے تو ضرور ساتھ دیتے۔ اس دن یہ ایمان کے مقابلے کفر سے زیادہ قریب تھے۔ اپنے منہ سے ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں اور جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتًۢا ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿169﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 169

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔

فَرِحِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِٱلَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا۟ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿170﴾ م

سورۃ آل عمران آیت 170

جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس میں شاداں وفرحاں ہیں اور ان لوگوں کی بابت خوش اور مطمئن ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں اب تک ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۞ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿171﴾ ج17ع

سورۃ آل عمران آیت 171

اور اللہ کی نعمتوں اور فضل سے مسرور وخوش باش ہیں اور اس پر بھی کہ بیشک اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ مِنْهُمْ وَٱتَّقَوْا۟ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿172﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 172

جن لوگوں نے زخم کھانے کے باوجود اللہ اور رسول (کے حکم) کو عملی طور پر قبول کرلیا۔ان میں جو کوئی بھی نیکوکار اور متقی ہوئے ان کے لئے اجر عظیم ہے۔

ٱلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ ٱلنَّاسُ إِنَّ ٱلنَّاسَ قَدْ جَمَعُوا۟ لَكُمْ فَٱخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَٰنًا وَقَالُوا۟ حَسْبُنَا ٱللَّهُ وَنِعْمَ ٱلْوَكِيلُ ﴿173﴾

سورۃ آل عمران آیت 173

(جب) ان سے لوگوں نے کہا کہ بلاشبہ کفار نے تمہارے مقابلے کے لئے سامان جمع کیا ہے پس تم ان سے ڈر جاؤ تو ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا اور کہنے لگے ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین وکیل و کارساز ہے۔

فَٱنقَلَبُوا۟ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوٓءٌ وَٱتَّبَعُوا۟ رِضْوَٰنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿174﴾

سورۃ آل عمران آیت 174

پھر انہیں کوئی بھی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے اور اللہ کی رضا کے تابع رہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

وَلَا يَحْزُنكَ ٱلَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا۟ ٱللَّهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى ٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿176﴾

سورۃ آل عمران آیت 176

اور جو لوگ کفر کی راہ میں بھاگ دوڑ کر رہے ہیں ان سے غمگین نہ ہو جانا۔ بیشک یہ اللہ کا ذرا بھی نقصان نہیں کر سکتے۔ اللہ آخرت میں ان کو کچھ حصہ نہیں دینا چاہتا۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱشْتَرَوُاْ ٱلْكُفْرَ بِٱلْإِيمَٰنِ لَن يَضُرُّواْ ٱللَّهَ شَيْـًٔا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿177﴾

سورۃ آل عمران آیت 177

بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور ان کے لئے ہی المناک عذاب ہے۔

مَّا كَانَ ٱللَّهُ لِيَذَرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ ٱلْخَبِيثَ مِنَ ٱلطَّيِّبِ ۗ
وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى ٱلْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَجْتَبِى مِن رُّسُلِهِۦ مَن يَشَآءُ ۖ
فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ وَإِن تُؤْمِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿179﴾

سورۃ آل عمران آیت 179

جس حال میں تم اب ہو اس میں اللہ ایمان والوں کو ہرگز نہیں رہنے دے گا جب تک کہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے۔ اور یہ اللہ کے شایانِ شان نہیں ہے کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کر دے لیکن اللہ

اپنے رسولوں میں جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔پس تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔اور اگر تم ایمان لاؤاور تقویٰ کی روش اختیار کروتو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا۟ بِهِۦ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿180﴾ 18ع

سورۃآل عمران آیت 180

اور جو لوگ اس مال پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے۔وہ ہر گز یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے۔بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے۔وہ جس میں بخل کرتے ہیں اس کا طوق بنا کر قیامت کے دن ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے۔اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

لَّقَدْ سَمِعَ ٱللَّهُ قَوْلَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا۟ وَقَتْلَهُمُ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ﴿181﴾

سورۃآل عمران آیت 181

البتہ یقیناً اللہ نے ان کی بات سن لی جن لوگوں نے یہ کہا کہ بیشک اللہ فقیر ہے اور ہم بڑے غنی ہیں ۔پس ان کا یہ کہنا ہم لکھ رکھیں گے اور اس کو بھی جو یہ نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں۔اور (بروزِ قیامت) ہم ان سے کہیں گے کہ لواب بھڑکتے ہوئے عذاب کے مزے چکھو۔

ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿182﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 182

یہ اس چیز کے بدلہ ہے جو تمہارے ہی ہاتھ آگے بھیجتے رہے اور اللہ تو بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَآ أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ ٱلنَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِى بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَبِٱلَّذِى قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿183﴾

سورۃ آل عمران آیت 183

وہ جو کہتے ہیں کہ بیشک اللہ نے ہمیں حکم بھیجا تھا کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک کہ وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لے آئے جسے آگ کھا جائے۔پوچھو کہ مجھ سے پہلے کتنے ہی رسول تمہارے پاس نشانیاں لے کر آئے تھے اور یہ نشانی بھی جو تم کہتے ہو (ان میں) تھی پھر تم نے انہیں قتل کیوں کیا اگر تم سچوں میں سے ہو؟۔

وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُۥ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُۥ فَنَبَذُوهُ وَرَآءَ
ظُهُورِهِمْ وَٱشْتَرَوْا۟ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿187﴾

سورۃ آل عمران آیت 187

اور جب اللہ نے اہلِ کتاب سے یہ عہد و پیمان لیا تھا کہ تم اسے بنی نوع انسان کے سامنے لازماً کھول کھول کر واضح کر دو گے اور کچھ بھی نہیں چھپاؤ گے۔ مگر انہوں نے اس (عہد کو) کو پس پشت ڈال دیا اور اس کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لی۔ پس کیا ہی برا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿189﴾ 19ع

سورۃ آل عمران آیت 189

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔

ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿191﴾

سورۃ آل عمران آیت 191

جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور ان کی کروٹوں کے بل (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان و زمین کی تخلیق پر غور و فکر کرتے ہوئے (دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ! ۔تو نے یہ سب بے فائدہ نہیں بنایا ۔تو بالکل پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لینا۔

فَٱسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّى لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۖ فَٱلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ وَأُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأُوذُوا۟ فِى سَبِيلِى وَقَٰتَلُوا۟ وَقُتِلُوا۟ لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عِندَهُۥ حُسْنُ ٱلثَّوَابِ ﴿195﴾

سورۃ آل عمران آیت 195

پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پس جو لوگ اپنے گھروں سے نکالے گئے اور وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور قتل کر دیئے گئے البتہ ان سے میں ان کی برائیاں ضرور دور کر دوں گا اور انہیں لازمی ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی یہ اللہ کے ہاں ان کی جزا ہے۔ اور بہترین صلہ تو اللہ کے پاس ہی ہے۔

لَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْاْ رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ
عِندِ ٱللَّهِ ۗ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ﴿198﴾

سورۃ آل عمران آیت 198

لیکن اپنے رب سے ڈرنے والوں کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے یہ اللہ کہ طرف سے مہمانی ہو گی۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیک بندوں کے لئے بدرجہا بہتر ہے۔

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَمَن يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَٰشِعِينَ
لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ
سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿199﴾

سورۃ آل عمران آیت 199

اور بلاشبہ بعض اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور تم پر نازل شدہ اوران کی طرف نازل کردہ (کتاب) پر بھی ایمان رکھتے ہیں اللہ کے آگے عاجزی کرتے رہتے ہیں اور اللہ کی آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿200﴾ع20

سورۃ آل عمران آیت 200

اے ایمان والو! ۔(کفار کے مقابلے میں) صبر و تحمل سے کام لو اور ثابت قدم رہو اور کمربستہ رہو اور اللہ (نافرمانی سے) سے ڈرتے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿1﴾

سورۃ النساء آیت 1

اے بنی نوع انسان! ۔اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے (روئے زمین پر) کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگا کرتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات بگاڑنے سے بچ جاؤ۔بیشک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔

وَلَا تُؤْتُواْ ٱلسُّفَهَآءَ أَمْوَٰلَكُمُ ٱلَّتِي جَعَلَ ٱللَّهُ لَكُمْ قِيَٰمًا وَٱرْزُقُوهُمْ فِيهَا وَٱكْسُوهُمْ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿5﴾

سورۃ النساء آیت 5

اور اپنے وہ اموال جنہیں اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے بے عقلوں کے حوالے نہ کرو۔ البتہ انہیں ان سے کھلاتے اور پہناتے رہو اور انہیں معقول بات کہتے رہو۔

وَٱبۡتَلُواْ ٱلۡيَتَٰمَىٰ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغُواْ ٱلنِّكَاحَ فَإِنۡ ءَانَسۡتُم مِّنۡهُمۡ رُشۡدٗا فَٱدۡفَعُوٓاْ إِلَيۡهِمۡ
أَمۡوَٰلَهُمۡۖ وَلَا تَأۡكُلُوهَآ إِسۡرَافٗا وَبِدَارًا أَن يَكۡبَرُواْۚ وَمَن كَانَ غَنِيّٗا فَلۡيَسۡتَعۡفِفۡۖ وَمَن
كَانَ فَقِيرٗا فَلۡيَأۡكُلۡ بِٱلۡمَعۡرُوفِۚ فَإِذَا دَفَعۡتُمۡ إِلَيۡهِمۡ أَمۡوَٰلَهُمۡ فَأَشۡهِدُواْ عَلَيۡهِمۡۚ وَكَفَىٰ
بِٱللَّهِ حَسِيبٗا ﴿6﴾

سورۃ النساء آیت 6

اور یتیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں ضائع نہ کر دو۔ جو (سرپرست) مالدار ہو وہ یتیم کے مال سے بچ جائے۔ اور جو حاجت مند ہو تو بقدرِ ضرورت کچھ لے لے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو اس پر گواہ کر لیا کرو۔ اور حساب لینے کے لئے تو اللہ ہی کافی ہے۔

وَلْيَخْشَ ٱلَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا۟ مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَٰفًا خَافُوا۟ عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا۟ ٱللَّهَ
وَلْيَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ﴿9﴾

سورۃ النساء آیت 9

اور چاہیے کہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ اپنے پیچھے ننھے ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو انہیں کس قدر ان کی فکر لاحق ہوتی (؟) پس چاہیے کہ (دوسرے یتیموں کے بارے میں) وہ اللہ کا خوف رکھیں اور سیدھی ومعقول بات کہیں۔

يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَٰدِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ ٱثْنَتَيْنِ
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَٰحِدَةً فَلَهَا ٱلنِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا
ٱلسُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُۥ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُۥ وَلَدٌ وَوَرِثَهُۥٓ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ
ٱلثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُۥٓ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ ٱلسُّدُسُ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ
ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ
عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿11﴾

سورۃ النساء آیت 11

اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت کرتا ہے۔ کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ اور اگر صرف (دو یا) دو سے اوپر لڑکیاں ہی وارث ہوں تو ان کو ترکہ کا دو تہائی دیا جائے گا۔ اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ آدھا ہے۔ اور اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کے لئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہوگا (اور باقی سب اولاد کا)۔ اور اگر بے اولاد ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا (باقی دو تہائی باپ کو ملے گا)۔ اور اگر اس (میت) کے (بہن) بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا (باقی سب بہن بھائیوں کا)۔ مگر یہ تقسیم اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہوگی جو مرنے والا کر گیا اور اس قرض کی ادائیگی کے بعد جو اس (میت) کے ذمے ہوگا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ یا تمہاری اولاد میں سے فائدے کے لحاظ سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصے ہیں۔ بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَٰجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ ٱلثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً أَوِ ٱمْرَأَةٌ وَلَهُۥٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا ٱلسُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوٓا۟ أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى ٱلثُّلُثِ ۚ

مِنۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوۡ دَيۡنٍ غَيۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿12﴾ ط

سورۃ النساء آیت 12

اور جو ترکہ تمہاری بیویاں چھوڑ مریں اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے آدھا تمہارا ہوگا۔ اور اگر ان کے اولاد ہو تو پھر تمہیں ان کے ترکہ کا چوتھا حصہ ملے گا۔ یہ تقسیم اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو اس نے کی ہو اور اس قرضہ کی ادائیگی کے بعد جو اس کے ذمہ ہو۔ اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرو اور اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو وہ (بیویاں) تمہارے ترکہ میں سے چوتھے حصہ کی حقدار ہوں گی۔ اور اگر تمہارے اولاد ہو تو پھر ان کا آٹھواں حصہ ہوگا۔ اور (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو تم نے کی ہو اور اس قرض کو ادا کرنے کے بعد جو تمہارے ذمے ہو۔ اور اگر میت کلالہ ہو یعنی بے اولاد مرد ہو یا عورت ہو اور اس کے ماں باپ نہ ہوں مگر بھائی بہن ہوں۔ تو اگر اس کا صرف ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو پھر وہ کل ترکہ کے ایک تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے۔ مگر (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد جو کی گئی اور واجب الادا قرض چکانے کے بعد ہوگی (جبکہ وصیت کرنے والا وارثوں کو) نقصان پہنچانے کے درپے نہ ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے لازمی ہدایت ہے۔ اور اللہ بڑے ہی علم و حلم والا ہے۔

تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ
خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿13﴾

سورۃالنساء آیت 13

یہ اللہ کی مقرر کردی گئی حدیں ہیں۔اور جو کوئی اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرے گااللہ اس کوایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔اور یہ ہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُۥ يُدْخِلْهُ نَارًا خَٰلِدًا فِيهَا وَلَهُۥ عَذَابٌ
مُّهِينٌ ﴿14﴾ ع2

سورۃالنساء آیت 14

اور جو کوئی اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کرے گااوراس کی مقررہ حدوں سے تجاوز کرجائے گاتواللہ اسے دوزخ میں ڈال دے گااسی میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گااوراس کوذلت کاعذاب ہوگا۔

وَٱلَّٰتِى يَأْتِينَ ٱلْفَٰحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَٱسْتَشْهِدُوا۟ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ ۖ فَإِن شَهِدُوا۟
فَأَمْسِكُوهُنَّ فِى ٱلْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّىٰهُنَّ ٱلْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ ٱللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ﴿15﴾

سورۃالنساء آیت 15

اور تمہاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری کر بیٹھے تو ان پر اپنوں میں سے چار شاہد و گواہ طلب کرو۔ پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو ان گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی اور راستہ نکال دے۔

وَٱلَّذَانِ يَأْتِيَٰنِهَا مِنكُمْ فَـَٔاذُوهُمَا ۖ فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا۟ عَنْهُمَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿16﴾

سورۃالنساء آیت 16

اور تم میں سے جو دو فرد (مرد یا عورت) ایسی بدکاری کریں تو ان دونوں کو تکلیف دو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

إِنَّمَا ٱلتَّوْبَةُ عَلَى ٱللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلسُّوٓءَ بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَتُوبُ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿17﴾

سورۃالنساء آیت 17

اللہ یقیناً صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی سے کوئی برائی کر لیتے ہیں پھر جلد ہی اس سے (باز آجاتے اور) رجوع کر لیتے ہیں پس اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًاۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُواْ
بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِۚ
فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُواْ شَيْـًٔا وَيَجْعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿19﴾

سورۃ النساء آیت 19

اے ایمان والو!۔ تمہارے لئے یہ حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو۔ اور جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لینے کے لئے ان کو روکے رکھو (یا تنگ کرو)۔ اور ان کے ساتھ عمدہ طریقہ سے زندگی گزارو مگر یہ کہ وہ واضع بے حیائی کر بیٹھیں۔ اگر وہ تمہیں اچھی نہ لگتی ہوں تو ممکن ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو مگر اللہ نے اس میں بہت سی بھلائی رکھی ہو۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَٰتُكُمْ وَعَمَّٰتُكُمْ وَخَٰلَٰتُكُمْ وَبَنَاتُ ٱلْأَخِ وَبَنَاتُ
ٱلْأُخْتِ وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَٰعَةِ وَأُمَّهَٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَٰٓئِبُكُمُ
ٱلَّٰتِى فِى حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ ٱلَّٰتِى دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُواْ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَٰٓئِلُ أَبْنَآئِكُمُ ٱلَّذِينَ مِنْ أَصْلَٰبِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا۟ بَيْنَ ٱلْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا
قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿23﴾ لا

سورة النساء آیت 23

تم پر تمہاری مائیں۔اور بیٹیاں۔اور بہنیں۔اور پھوپھیاں۔اور خالائیں۔اور بھتیجیاں۔اور بھانجیاں۔اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو۔اور رضاعی بہنیں۔اور ساسیں۔اور وہ لڑکیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے۔اور وہ ان عورتوں سے ہیں جن سے تم مباشرت کر چکے ہو۔اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں۔اور تمہارے سگے بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام کر دیا گیا ہے مگر جو پہلے ہو چکا (سو ہو چکا) ۔بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ ۖ كِتَٰبَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا
وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا۟ بِأَمْوَٰلِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ ۚ فَمَا ٱسْتَمْتَعْتُم بِهِۦ
مِنْهُنَّ فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَٰضَيْتُم بِهِۦ مِنۢ بَعْدِ
ٱلْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿24﴾

سورة النساء آیت 24

اور شوہر والی عورتیں بھی (حرام ہیں) مگر ایسی عورتیں جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہاری ملکیت میں ہوں۔ یہ اللہ کا قانون تم پر فرض ہے۔ اور ان کے علاوہ باقی سب عورتیں تم پر حلال ہیں ایسے کہ برائی سے بچنے کے لئے اپنے مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو نہ کہ شہوت رانی کرنے کے لئے۔ پس جن (منکوحہ) عورتوں سے تم نے فائدہ حاصل کیا ہے ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کرو۔ البتہ مہر مقرر ہو جانے کے بعد بھی اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس کی رضامندی سے جو طے کر لو۔ بیشک اللہ ہر طرح سے خبردار نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۚ فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ مُحْصَنَٰتٍ غَيْرَ مُسَٰفِحَٰتٍ وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى ٱلْمُحْصَنَٰتِ مِنَ ٱلْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ ٱلْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿25﴾ 4ع

سورۃ النساء آیت 25

اور جو شخص تم میں سے خاندانی مومن عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت و وسعت نہ رکھے تو مومن لونڈیوں سے ہی جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہارے قبضے میں آ گئی ہوں (نکاح کر لے)۔ اور اللہ

تمہارے ایمان سے اچھی طرح واقف ہے۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پس ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو اور مناسب طور پر ان کے مہر بھی ادا کردو کہ وہ پاک دامن رہیں نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں (اور) نہ کوئی خفیہ آشنائی لگانے والیاں۔ پھر اگر نکاح میں آجانے کے بعد کوئی بدکاری کر بیٹھیں تو جو سزا خاندانی مومن عورتوں کے لئے ہے ان کے لئے اس کی آدھی ہے۔ یہ (لونڈیوں سے) اجازت اس شخص کے لئے ہے جسے گناہ کا اندیشہ ہو۔ اور اگر صبر کرلو تو یہ تمہارے حق میں بہت اچھا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿26﴾

سورۃ النساء آیت 26

اللہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام) وضاحت سے بیان کردے اور تمہیں ان نیک لوگوں کی سنت پر چلائے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور تمہاری توبہ قبول کرے۔ اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلشَّهَوَٰتِ أَن تَمِيلُوا۟ مَيْلًا عَظِيمًا ﴿27﴾

سورۃ النساء آیت 27

اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں معاف کر دے اور جو لوگ اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے بھٹک کر بہت دور نکل جاؤ۔

يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ ٱلْإِنسَٰنُ ضَعِيفًا ﴿28﴾

سورۃ النساء آیت 28

اللہ چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کر دے کیوں کہ بنی نوع انسان (طبعًا) کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿29﴾

سورۃ النساء آیت 29

اے ایمان والو! ۔ایک دوسرے کے مال ناجائز طور پر مت کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو جائے (تو جائز ہے)۔اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بیشک اللہ تم پر نہایت مہربان ہے۔

وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَٰنًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿30﴾

سورۃ النساء آیت 30

اور جو کوئی سرکشی اور ظلم سے ایسا (گناہ) کرے گا تو ہم اس کو عنقریب جہنم میں داخل کریں گے۔ اور یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

وَلَا تَتَمَنَّوْاْ مَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بِهِۦ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبُواْ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبْنَ ۚ وَسْـَٔلُواْ ٱللَّهَ مِن فَضْلِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿32﴾

سورۃ النساء آیت 32

اور اس فضیلت میں آرزو مت کرو جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے۔ مردوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَٰلِىَ مِمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ ۚ وَٱلَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَـَٔاتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدًا ﴿33﴾ 5ع

سورۃ النساء آیت 33

اور ہر شخص کے ہم نے والی وارث مقرر کر دیئے ہیں اس مال میں جو ماں باپ یا رشتہ دار چھوڑ مریں۔ اور جن لوگوں سے تم عہد کر چکے ہو ان کو بھی ان کا حصہ دے دو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَآ أَنفَقُوا۟
مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ ۚ فَٱلصَّٰلِحَٰتُ قَٰنِتَٰتٌ حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ ۚ وَٱلَّٰتِى تَخَافُونَ
نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَٱهْجُرُوهُنَّ فِى ٱلْمَضَاجِعِ وَٱضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا
تَبْغُوا۟ عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴿34﴾

سورۃ النساء آیت 34

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر جو نیک عورتیں ہیں تابع فرمان رہتی ہیں مردوں کی پیٹھ پیچھے اللہ کی نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھانے کی کوشش کرو خواب گاہوں میں اُن سے علیحدگی اختیار کرلو اور (آخری حربے کے طور پر) انہیں مار کی سزا بھی دو۔ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو خواہ مخواہ ان کو تکلیف دینے کے بہانے تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند و بالا بڑائی میں سب سے بڑا ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَٱبْعَثُوا۟ حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِۦ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَآ إِن يُرِيدَآ
إِصْلَٰحًا يُوَفِّقِ ٱللَّهُ بَيْنَهُمَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ﴿35﴾

سورۃ النساء آیت 35

اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی ناچاقی کا خوف ہو تو ایک منصف مرد کے کنبے میں سے اور ایک منصف عورت کے کنبے میں سے مقرر کردو اگر وہ صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں میں موافقت پیدا کردے گا۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا خوب خبردار ہے۔

۞ وَٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا۟ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَـٰنًا وَبِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَـٰمَىٰ
وَٱلْمَسَـٰكِينِ وَٱلْجَارِ ذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْجَارِ ٱلْجُنُبِ وَٱلصَّاحِبِ بِٱلْجَنۢبِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ
وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿36﴾ لا

سورۃ النساء آیت 36

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اور رشتہ داروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور رشتہ دار ہمسائے۔ اور اجنبی ہمسائے۔ اور پہلو میں بیٹھنے والے رفیق۔ اور مسافروں۔ اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ بیشک اللہ تکبر کرنے والے شیخی خورے کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ
وَأَعْتَدْنَا لِلْكَـٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿37﴾ ج

سورۃ النساء آیت 37

جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل سکھاتے ہیں اور اللہ نے اپنے فضل سے انہیں جو کچھ دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔ اور ہم نے ایسے کافر ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ رِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَلَا بِٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۗ وَمَن يَكُنِ ٱلشَّيْطَٰنُ لَهُۥ قَرِينًا فَسَآءَ قَرِينًا ﴿38﴾

سورة النساء آیت 38

جو اپنے اموال (اللہ کے لئے نہیں بلکہ) لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور جس کا ساتھی شیطان ہو جائے اس کا بہت ہی بُرا ساتھی ہے۔

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَأَنفَقُوا۟ مِمَّا رَزَقَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ﴿39﴾

سورة النساء آیت 39

اور اگر یہ لوگ اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لے آتے اور جو کچھ اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ بھی کرتے تو ان کا کیا نقصان ہو جاتا؟۔ اور اللہ ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿40﴾

سورۃ النساء آیت 40

بلاشبہ اللہ کسی پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی نیکی ہو تو اس کو دگنا کردیتا ہے اور اپنے ہاں سے بے پناہ اجر بھی عطا کرتا ہے۔

يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَعَصَوُا۟ ٱلرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ ٱلْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ ٱللَّهَ حَدِيثًا ﴿42﴾ ع6

سورۃ النساء آیت 42

اس روز کافر اور رسول کے نافرمان آرزو کریں گے کہ اے کاش ! ۔انہیں زمین بوس کرکے مٹی برابر کردی جاتی اور اللہ سے کوئی بھی بات نہیں چھپا سکیں گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا۟ مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِى سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا۟ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ

أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا
فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43﴾

سورۃ النساء آیت 43

اے ایمان والو! ۔ نماز کے قریب مت جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو یہاں تک کہ تم جو تم کہہ رہے ہو (اسے) سمجھنے لگو اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز مت پڑھو) یہاں تک کہ غسل کر لو۔ مگر یہ کہ (تیمّم کرکے نماز پڑھ لو اگر) بحالت سفر راستے پر چلے جا رہے ہو۔ اور اگر تم بیمار ہو۔ یا سفر میں ہو۔ یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے آیا ہو۔ یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو۔ اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں پر مسح کر لو۔ بیشک اللہ ہی معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔

وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَآئِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ نَصِيرًا ﴿45﴾

سورۃ النساء آیت 45

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور اللہ ہی ولی کافی ہے اور اللہ ہی مددگار بھی کافی ہے۔

مِّنَ ٱلَّذِينَ هَادُوا۟ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِۦ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا
وَٱسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَٰعِنَا لَيًّۢا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى ٱلدِّينِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا۟

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَٱسْمَعْ وَٱنظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِن لَّعَنَهُمُ ٱللَّهُ بِكُفْرِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿46﴾

سورۃ النساء آیت 46

یہودیوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ لفظوں کو ان کی ٹھیک جگہ سے آگے پیچھے کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں "سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا" کہ (ہم نے سنا اور نہیں مانا) اور "وَٱسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٖ" (سنو نہ کہ سنوائے جاؤ) اور دین میں طعن کرنے کے خیال سے اور زبان کو مروڑ کر (تم سے گفتگو) کے وقت "رَٰعِنَا" کہتے ہیں۔ اور اگر (یوں) کہتے "سَمِعۡنَا وَأَطَعۡنَا" کہ (ہم نے سن لیا اور اطاعت کی) اور "وَٱسۡمَعۡ" اور (رَاعِنَا کی جگہ) "وَٱنظُرۡنَا" (اور ہماری طرف دیکھئے) کہتے تو بات بہت معقول اور ان کے حق میں زیادہ بہتر ہوتی لیکن اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے پس یہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ ءَامِنُواْ بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن
نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰٓ أَدْبَارِهَآ أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ أَصْحَٰبَ ٱلسَّبْتِ ۚ وَكَانَ
أَمْرُ ٱللَّهِ مَفْعُولًا ﴿47﴾

سورۃ النساء آیت 47

اے اہلِ کتاب !۔جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لے آؤ یہ اس کی بھی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے کہ ہم چہرے بگاڑ کر پیٹھ کی طرف پھیر دیں یا ان پر لعنت کر دیں جیسے کہ ہم نے اصحابِ سبت پر لعنت کی تھی۔اور اللہ کا حکم تو نافذ ہو کر ہی رہتا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱفْتَرَىٰٓ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿48﴾

سورة النساء آیت 48

بلاشک و شبہ اللہ اس گناہ کو معاف نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنادیا جائے اور اس کے علاوہ جس کے لئے چاہے وہ بخش دیتا ہے۔اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک بنالیا تو یقینی طور پر اس نے بہت بڑے گناہ کی بات گھڑ لی۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُم ۚ بَلِ ٱللَّهُ يُزَكِّى مَن يَشَآءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿49﴾

سورة النساء آیت 49

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو بہت پاکیزہ گردانتے ہیں؟۔(نہیں) بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کردیتا ہے اور وہ کسی پر سوت کے چھوٹے سے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

ٱنظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِۦٓ إِثْمًا مُّبِينًا ﴿50﴾ 7ع

سورۃ النساء آیت 50

دیکھ لو! ۔یہ لوگ اللہ پر کیسے کیسے جھوٹ گھڑ لیتے ہیں۔ان کے لئے یہ ایک ہی (گھناؤنا اور) کھلم کھلا گناہ کافی ہے۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ ٱللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ نَصِيرًا ﴿52﴾ ط

سورۃ النساء آیت 52

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے۔اور جس پر اللہ لعنت کر دے تم اس کا ہرگز کوئی مددگار نہیں پاؤ گے۔

أَمْ يَحْسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۖ فَقَدْ ءَاتَيْنَآ ءَالَ إِبْرَٰهِيمَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَءَاتَيْنَٰهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿54﴾

سورۃ النساء آیت 54

یا (کیا) وہ لوگوں پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے نواز دیا؟۔(اگر یوں ہے) تو یقیناً ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد کو بھی کتاب و حکمت دی تھی اور ان کو ملک عظیم بھی عطا کیا تھا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُواْ ٱلْعَذَابَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿56﴾

سورۃ النساء آیت 56

بلا شبہ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم انہیں آگ میں ڈالیں گے جب ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم دوسری کھالوں سے بدل دیں گے تاکہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّواْ ٱلْأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِٱلْعَدْلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ﴿58﴾

سورۃ النساء آیت 58

یقینی طور پر اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کردو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بلا شبہ اللہ تمہیں نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے۔ بیشک اللہ خوب سنتا اور نگاہِ بصیرت سے دیکھتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْۖ فَإِن تَنَٰزَعْتُمْ
فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِۚ ذَٰلِكَ
خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿59﴾ 8ع

سورۃ النساء آیت 59

اے ایمان والو! ۔اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں۔ پھر اگر آپس میں کوئی اختلاف رونما ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی رجوع کیا کرو اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان ویقین رکھتے ہو۔ یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہترین ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ إِلَىٰ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَإِلَى ٱلرَّسُولِ رَأَيْتَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ يَصُدُّونَ
عَنكَ صُدُودًا ﴿61﴾ ج

سورۃ النساء آیت 61

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ رسول کی طرف آؤ اور جو کچھ اللہ نے نازل کیا اس کی طرف آؤ تو تم ان منافقوں کو دیکھو گے کہ تجھ سے گریز کرتے اور کنی کتراتے ہیں۔

فَكَيْفَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآءُوكَ يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ إِنْ
أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَٰنًا وَتَوْفِيقًا ﴿62﴾

سورۃ النساء آیت 62

پھر کیا حال ہوتا ہے۔ جب ان پر ان کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو تمہارے پاس دوڑے چلے آتے ہیں اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا تو بھلائی اور موافقت کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہ تھا۔

أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَعْلَمُ ٱللَّهُ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِىٓ
أَنفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيغًا ﴿63﴾

سورۃ النساء آیت 63

ان لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ اس کو اچھی طرح جانتا ہے تم ان (کی باتوں) سے چشم پوشی کرو اور انہیں نصیحت کرتے رہو اور ان سے ایسی باتیں کہا کرو جو ان کے دلوں میں اثر کر جائیں۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ
جَآءُوكَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُوا۟ ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿64﴾

سورۃ النساء آیت 64

اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے (صرف) اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کی پیروی کی جائے۔ اور اگر یہ لوگ جب کہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اللہ سے معافی مانگتے اور تمہارے پاس آجاتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی درخواست کرتا تو (یہ لوگ) اللہ کو بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا پاتے۔

وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُوْلَٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿69﴾ ط

سورۃ النساء آیت 69

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ وہ نبیوں۔ اور صدیقوں۔ اور شہیدوں۔ اور صالح لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے بڑا فضل کیا ہے۔ اور ان لوگوں کی رفاقت تو کیا ہی بہترین ہے۔

ذَٰلِكَ ٱلْفَضْلُ مِنَ ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ عَلِيمًا ﴿70﴾ 9ع

سورۃ النساء آیت 70

یہی (رفاقت) تو اللہ کا خاص فضل ہے۔ اور اللہ ہی جاننے والا کافی ہے۔

وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَىَّ إِذْ لَمْ أَكُن
مَّعَهُمْ شَهِيدًا ﴿72﴾

سورة النساء آیت 72

اور بلاشبہ تم میں کوئی تو وہ ہے جو واقعی (جانتے بوجھتے) دیر لگا کے پیچھے رہتا ہے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت پڑ جائے تو کہتا ہے۔ اللہ نے مجھ پر بڑا انعام کیا کہ میں ان میں موجود نہ تھا۔

وَلَئِنْ أَصَٰبَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ ٱللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُنۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُۥ مَوَدَّةٌ يَٰلَيْتَنِى
كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿73﴾

سورة النساء آیت 73

اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم ہو (فتح سے مالِ غنیمت مل جائے)۔ تو ایسے (احساس دلاتا ہے) کہ اس کے اور تمہارے درمیان دوستی ہی نہیں (کہ اسے مالِ غنیمت سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن خود سے افسوس کرتے بڑبڑاتے ہوئے) ضرور کہتا ہے کہ اے کاش! میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پالیتا۔

۞ فَلْيُقَٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ يَشْرُونَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا بِٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَٰتِلْ فِى
سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿74﴾

سورۃ النساء آیت 74

جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچنا چاہتے ہیں تو چاہیے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔اور جو کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور شہید ہو جائے یا غالب رہے ہم عنقریب اس کو اجرِ عظیم عطا کریں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ وَٱلْوِلْدَٰنِ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةِ ٱلظَّالِمِ أَهْلُهَا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿75﴾ط

سورۃ النساء آیت 75

آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟۔کہ تم اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں۔اور عورتوں۔اور بچوں کے لئے۔جہاد نہیں کرتے جو دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ہم کو اس بستی سے نکال دے جس کے رہنے والے لوگ بہت ظالم ہیں اور اپنے پاس سے ہمارا کوئی ولی (حمایتی) اور اپنے پاس سے ہمارے لئے کوئی مددگار بنا دے۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱلطَّٰغُوتِ فَقَٰتِلُوٓا۟ أَوْلِيَآءَ ٱلشَّيْطَٰنِ ۖ إِنَّ كَيْدَ ٱلشَّيْطَٰنِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿76﴾10ع

سورۃ النساء آیت 76

جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافرو ناشکرے ہیں وہ شیطان کے لئے لڑتے ہیں پس تم شیطان کے ولی اولیاء (مددگاروں) سے لڑو بیشک شیطان کی چال بہت بودی و کمزور ہوتی ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوٓا۟ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ ٱلنَّاسَ كَخَشْيَةِ ٱللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا۟ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا ٱلْقِتَالَ لَوْلَآ أَخَّرْتَنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَٰعُ ٱلدُّنْيَا قَلِيلٌ وَٱلْءَاخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ ٱتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿77﴾

سورۃ النساء آیت 77

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ ؟ (جہاد سے فی الحال) روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو ان میں سے بعض لوگ ایسے ڈرنے لگے جیسا کہ اللہ کا ڈر یا اس سے بھی کہیں زیادہ خوف ہو؟۔اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب !۔تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی سی مدت اور ہمیں کیوں نہ مہلت دے دی ؟۔ان سے کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا سا ہے اور متقی لوگوں کے لئے آخرت ہی بہت بہتر ہے۔اور تم پر سوت کے ایک ادنی سے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

أَيْنَمَا تَكُونُواْ يُدْرِككُّمُ ٱلْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِى بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ
يَقُولُواْ هَٰذِهِۦ مِنْ عِندِ ٱللَّهِۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُواْ هَٰذِهِۦ مِنْ عِندِكَۚ قُلْ كُلٌّ
مِّنْ عِندِ ٱللَّهِۖ فَمَالِ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿78﴾

سورۃ النساء آیت 78

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں آ کر رہے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں بند ہو جاؤ۔ اور اگر ان لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تیری وجہ سے ہے۔ کہہ دو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہی ہے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟۔ کہ (اتنی سی) بات بھی نہیں سمجھتے۔

مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَۚ وَأَرْسَلْنَٰكَ
لِلنَّاسِ رَسُولًاۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿79﴾

سورۃ النساء آیت 79

(اے انسان!۔ یاد رکھ) تجھے جو بھی بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو برائی تجھے پہنچے وہ تیرے نفسانی کرتوتوں کی وجہ سے ہے۔ اور (اے نبیؐ) ہم نے تجھے بنی نوع انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿80﴾ ط

سورۃ النساء آیت 80

جو کوئی رسول کی اطاعت کرے گا تو بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس کسی نے منہ موڑ لیا تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ہے۔

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا۟ مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ ٱلَّذِى تَقُولُ ۖ وَٱللَّهُ
يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿81﴾

سورۃ النساء آیت 81

اور یہ لوگ منہ پر تو کہتے ہیں کہ اطاعت کر لی لیکن جب تیرے پاس سے باہر جاتے ہیں۔ تو ان میں سے ایک فریق رات بھر تیری باتوں کے خلاف مشورے کرتا ہے اور جو مشورے بھی یہ کرتے ہیں اللہ ان کو لکھ رکھتا ہے۔ پس ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو اور اللہ ہی وکیل و کارساز کافی ہے ۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُوا۟ فِيهِ ٱخْتِلَٰفًا كَثِيرًا ﴿82﴾

سورۃ النساء آیت 82

یہ لوگ قرآن میں غور و فکر کیوں نہیں کرتے۔اور اگر یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے ؟۔

وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ ٱلْأَمْنِ أَوِ ٱلْخَوْفِ أَذَاعُواْ بِهِۦ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى ٱلرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُوْلِى ٱلْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ ٱلَّذِينَ يَسْتَنۢبِطُونَهُۥ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ لَٱتَّبَعْتُمُ ٱلشَّيْطَٰنَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿83﴾

سورۃ النساء آیت 83

اور جب بھی ان کے پاس کوئی خبر امن یا خوف کی پہنچتی ہے تو اسے پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔اور اگر اس کو رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچاتے تا کہ ان کے محقق لوگ اس (خبر) کی حقیقت معلوم کر لیتے۔اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند ایک کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار ہو جاتے۔

فَقَٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ۚ وَٱللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ﴿84﴾

سورۃ النساء آیت 84

تم اپنے علاوہ کسی کے ذمہ دار نہیں پس تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور مومنوں کو بھی راغب کرو۔ بہت ممکن ہے کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے۔ اور اللہ زور کے اعتبار سے بہت زبردست اور سزا کے لحاظ سے بہت سخت ہے۔

مَّن يَشْفَعْ شَفَٰعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُۥ نَصِيبٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن يَشْفَعْ شَفَٰعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُۥ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيتًا ﴿85﴾

سورۃ النساء آیت 85

جو کوئی اچھی بات کی سفارش کرے تو اسے بھی اس میں سے حصہ ملے گا۔ اور جو بری بات کی سفارش کرے وہ بھی اس میں سے حصہ پائے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا۟ بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَسِيبًا ﴿86﴾

سورۃ النساء آیت 86

اور جب تمہیں کوئی دعا دے تو تم (جواب میں) اس سے بہتر (الفاظ میں) دعا دیا کرو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيهِ ۗ وَمَنۡ أَصۡدَقُ مِنَ
ٱللَّهِ حَدِيثٗا ﴿87﴾ ع11

سورۃ النساء آیت 87

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا۔ اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟۔

۞ فَمَا لَكُمۡ فِي ٱلۡمُنَٰفِقِينَ فِئَتَيۡنِ وَٱللَّهُ أَرۡكَسَهُم بِمَا كَسَبُوٓاْ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَهۡدُواْ
مَنۡ أَضَلَّ ٱللَّهُ ۖ وَمَن يُضۡلِلِ ٱللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ سَبِيلٗا ﴿88﴾

سورۃ النساء آیت 88

پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو حالانکہ اللہ انہیں ان کے کرتوتوں کی وجہ سے الٹا پھیر چکا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ جسے اللہ گمراہ ہونے دے تم اسے راستے پر لے آؤ ۔ حالانکہ جس کسی کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تم اس کے لئے کوئی بھی راستہ نہیں پاؤ گے؟۔

وَدُّواْ لَوۡ تَكۡفُرُونَ كَمَا كَفَرُواْ فَتَكُونُونَ سَوَآءٗۖ فَلَا تَتَّخِذُواْ مِنۡهُمۡ أَوۡلِيَآءَ حَتَّىٰ
يُهَاجِرُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِۚ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَخُذُوهُمۡ وَٱقۡتُلُوهُمۡ حَيۡثُ وَجَدتُّمُوهُمۡۖ وَلَا
تَتَّخِذُواْ مِنۡهُمۡ وَلِيّٗا وَلَا نَصِيرًا ﴿89﴾

سورۃ النساء آیت 89

یہی تو وہ چاہتے ہیں کہ جیسے وہ خود کافر ہیں (ایسے ہی) تم بھی کافر بن جاؤ تاکہ پھر (وہ اور) تم سب برابر ہو جاؤ۔ پس جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرکے نہ آجائیں ان میں سے کسی کو بھی ولی اولیاء (دوست) نہ بنانا۔ پھر اگر وہ اس بات کو قبول نہ کریں تو جہاں کہیں بھی پائے جائیں ان کو پکڑو اور قتل کردو۔ اور ان میں سے کسی کو بھی اپنا ولی (رفیق) اور مددگار نہ بناؤ۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوۡمِۭ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُم مِّيثَٰقٌ أَوۡ جَآءُوكُمۡ حَصِرَتۡ صُدُورُهُمۡ
أَن يُقَٰتِلُوكُمۡ أَوۡ يُقَٰتِلُواْ قَوۡمَهُمۡۚ وَلَوۡ شَآءَ ٱللَّهُ لَسَلَّطَهُمۡ عَلَيۡكُمۡ فَلَقَٰتَلُوكُمۡۚ فَإِنِ
ٱعۡتَزَلُوكُمۡ فَلَمۡ يُقَٰتِلُوكُمۡ وَأَلۡقَوۡاْ إِلَيۡكُمُ ٱلسَّلَمَ فَمَا جَعَلَ ٱللَّهُ لَكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سَبِيلٗا ﴿90﴾

سورۃ النساء آیت 90

مگر جو (منافق) کسی ایسی قوم سے جاملیں جن میں اور تم میں (صلح کا) معاہدہ ہو یا جو تمہارے پاس اس حالت میں آئیں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ جنگ سے تنگ آچکے ہوں (وہ قتال

سے مستثنٰی ہیں)۔اور اگر اللہ چاہتا توان کو تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ ضرور تم سے لڑتے۔پس اگر وہ لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار کریں اور نہ لڑنا چاہیں اور تمہاری طرف سلامتی کا پیغام بھیجیں تو اللہ نے تمہارے لئے ان پر (زبردستی لڑنے کا) کوئی راستہ مقرر نہیں کیا۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَصَّدَّقُوا۟ ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿92﴾

سورۃ النساء آیت 92

اور کسی ایمان والے کی شان نہیں کہ مومن کو قتل کر دے مگر غلطی سے۔اور جو کوئی بھول کر بھی کسی مومن کو مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی دے مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں۔پھر اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے ہو جس سے تمہاری دشمنی ہے تو صرف ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے۔اور اگر مقتول ایسے لوگوں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام بھی آزاد کرنا ہوگا۔اور پھر جسے غلام نہ

میسر ہو سکے۔ تو وہ اللہ سے گناہ بخشوانے کے لئے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ خَٰلِدًا فِيهَا وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُۥ
وَأَعَدَّ لَهُۥ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿93﴾

سورۃ النساء آیت 93

اور جو کوئی مومن کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور ایسے شخص کے لئے اس نے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَتَبَيَّنُوا۟ وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ
ٱلسَّلَٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَعِندَ ٱللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ
كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿94﴾

سورۃ النساء آیت 94

اے ایمان والو! ۔ جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو جو تمہیں سلام کہے اسے مت کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے پس تحقیق کر لیا کرو۔ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں

ہیں۔ تم بھی پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس (لازم ہے کہ) تحقیق کر لیا کرو۔ بیشک اللہ تمہارے کاموں سے ہر طرح باخبر ہے۔

لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُو۟لِى ٱلضَّرَرِ وَٱلْمُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَٰهِدِينَ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى ٱلْقَٰعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ ٱللَّهُ ٱلْمُجَٰهِدِينَ عَلَى ٱلْقَٰعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿95﴾ لا

سورۃ النساء آیت 95

اہلِ ایمان میں وہ لوگ جو بلاعذر گھر بیٹھ رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان ومال سے جہاد کرتے ہیں (یہ) دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے جان ومال سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر افضل درجہ دیا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لئے اللہ نے بھلائی کا ہی وعدہ کیا ہے۔ لیکن اجر کے لحاظ سے اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر کہیں زیادہ فضیلت دے رکھی ہے۔

دَرَجَٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿96﴾ 13ع

سورۃ النساء آیت 96

ان کے لئے اللہ کی طرف سے درجات ہیں اور مغفرت و رحمت ہے۔اور اللہ بڑا ہی معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَفَّىٰهُمُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنفُسِهِمۡ قَالُواْ فِيمَ كُنتُمۡۖ قَالُواْ كُنَّا
مُسۡتَضۡعَفِينَ فِي ٱلۡأَرۡضِۚ قَالُوٓاْ أَلَمۡ تَكُنۡ أَرۡضُ ٱللَّهِ وَٰسِعَةٗ فَتُهَاجِرُواْ فِيهَاۚ
فَأُوْلَٰٓئِكَ مَأۡوَىٰهُمۡ جَهَنَّمُۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا ﴿97﴾ لا

سورۃالنساء آیت 97

بیشک جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟۔وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور و بے بس تھے۔فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟۔ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

فَأُوْلَٰٓئِكَ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَعۡفُوَ عَنۡهُمۡۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَفُوًّا غَفُورٗا ﴿99﴾

سورۃالنساء آیت 99

پس امید ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمادے۔اور اللہ ہی معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔

۞ وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ يَجِدْ فِي ٱلْأَرْضِ مُرَٰغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَن يَخْرُجْ
مِنۢ بَيْتِهِۦ مُهَاجِرًا إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ يُدْرِكْهُ ٱلْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُۥ عَلَى
ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿100﴾ 14ع

سورة النساء آیت 100

اور جو کوئی اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور وسعت پائے گا۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول کے لئے ہجرت کی خاطر اپنے گھر سے نکل چکا پھر (راستے میں) اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ثابت ہو چکا۔ اور اللہ ہی بہت بخش دینے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓاْ أَسْلِحَتَهُمْ
فَإِذَا سَجَدُواْ فَلْيَكُونُواْ مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّواْ فَلْيُصَلُّواْ مَعَكَ
وَلْيَأْخُذُواْ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ
وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَٰحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن
مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَن تَضَعُوٓاْ أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُواْ حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ
لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿102﴾

سورة النساء آیت 102

اے نبیؐ جب تم اہلِ ایمان (کے لشکر) میں موجود ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو۔ تو چاہیے ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ مسلح رہتے ہوئے کھڑی رہے۔ پھر جب یہ سجدہ کرلیں تو تیرے پیچھے سے ہٹ جائیں۔ اور دوسری جماعت آجائے جس نے نماز نہ پڑھی ہو۔ اور وہ بھی ہوشیار اور مسلح رہتے ہوئے تمہارے ساتھ نماز ادا کریں۔ کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر تم بارش کی وجہ سے۔ تکلیف محسوس کرو یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار رکھو مگر تب بھی چوکنے رہو۔ بیشک اللہ نے کافروں کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ قِيَـٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا ٱطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَـٰبًا مَّوْقُوتًا ﴿103﴾

سورۃ النساء آیت 103

پھر جب نماز ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں کے بل بھی پس اللہ ہی کو یاد کرو۔ پھر جب تم اطمینان پاؤ تو پوری طرح نماز قائم کرو۔ بیشک نماز اپنے مقررہ وقتوں کے مطابق مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے۔

وَلَا تَهِنُوا۟ فِى ٱبْتِغَآءِ ٱلْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا۟ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ
وَتَرْجُونَ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿104﴾ ع15

سورۃ النساء آیت 104

اور ہمت نہ ہار ناخواہ تمہیں کفار کا تعاقب کرنے میں مشقت اٹھانی پڑے۔ پس جیسے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اسی طرح انہیں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اور تم تو البتہ اللہ سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ ہی سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ بِٱلْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن
لِّلْخَآئِنِينَ خَصِيمًا ﴿105﴾ لا

سورۃ النساء آیت 105

بیشک ہم نے تیری طرف سچی کتاب اتاری ہے تاکہ اللہ کی دکھائی و سجھائی ہدایت کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کرو۔ اور تم کبھی بددیانت و خائن لوگوں کی طرف سے بحث نہ کرنا۔

وَٱسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿106﴾ ج

سورۃ النساء آیت 106

اور اللہ سے بخشش طلب کرتے رہنا۔ بیشک اللہ ہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَلَا تُجَٰدِلۡ عَنِ ٱلَّذِينَ يَخۡتَانُونَ أَنفُسَهُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا
أَثِيمٗا ﴿107﴾ ج لا

سورۃ النساء آیت 107

اور ان لوگوں کی طرف سے بحث مت کرنا جو اپنوں سے (یا اپنی ہی) خیانت کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی بھی خیانت کرنے والے گناہ گار کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

يَسۡتَخۡفُونَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَلَا يَسۡتَخۡفُونَ مِنَ ٱللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمۡ إِذۡ يُبَيِّتُونَ مَا لَا
يَرۡضَىٰ مِنَ ٱلۡقَوۡلِۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا يَعۡمَلُونَ مُحِيطًا ﴿108﴾

سورۃ النساء آیت 108

یہ لوگوں سے تو (اپنی مکاریاں) چھپا لیتے ہیں مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے۔ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اس کی ناپسندیدہ باتوں کے خفیہ مشورے کرتے ہیں۔ اور اللہ ان کے سب کاموں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ جَٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَمَن يُجَٰدِلُ ٱللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿109﴾

سورة النساء آیت 109

ہاں یہ تم ہی ہو کہ دنیا میں تم ان کی طرف سے بحث کر لیتے ہو۔ لیکن قیامت کے دن اللہ کے سامنے ان کی حمایت کون کرے گا؟۔ اور کون ہوگا جو ان کا وکیل بن کر کھڑا ہو سکے گا؟۔

وَمَن يَعْمَلْ سُوٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُۥ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ يَجِدِ ٱللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿110﴾

سورة النساء آیت 110

اور جو کوئی بھی برائی کر لے یا اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بہت بخشنے والا نہایت مہربان پائے گا۔

وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُۥ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿111﴾

سورة النساء آیت 111

اور جو کوئی گناہ کماتا ہے تو البتہ اس کا وبال صرف اسی کی جان پر ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُۥ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ
إِلَّآ أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَىْءٍ ۚ وَأَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿113﴾

سورۃ النساء آیت 113

اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک فریق نے تو تمہیں بہکانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔ اور یہ اپنے علاوہ کسی کو نہیں بہکا سکتے اور تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔ اور اللہ نے ہی تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ باتیں سکھائی ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔ اور اللہ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔

۞ لَّا خَيْرَ فِى كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَىٰهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَٰحٍۭ
بَيْنَ ٱلنَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا
عَظِيمًا ﴿114﴾

سورۃ النساء آیت 114

ان لوگوں کے بہت سارے مشوروں میں بھلائی نہیں ہوتی بھلائی تو اس میں ہے کہ کوئی خیرات کرے یا اچھا کام کرے یا لوگوں میں صلح کرانے کو کہے۔اور جو ایسے کام خالص اللہ کی خوشنودی کے لئے کرے گا تو ہم اس کو اجر عظیم عطا کریں گے۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًۢا بَعِيدًا ﴿116﴾

سورۃ النساء آیت 116

کچھ شک نہیں کہ اللہ اس کے گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنادیا جائے۔اور اس کے علاوہ جس کے لئے چاہے وہ معاف کر دیتا ہے۔اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرالیا تو یقینی طور پر وہ گمراہی میں پرلے درجے کا گمراہ ہو گیا۔

لَّعَنَهُ ٱللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿118﴾ لا

سورۃ النساء آیت 118

جس پر اللہ نے لعنت کی ہے اور شیطان نے تو کہا تھا۔کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ ضرور لے کے رہوں گا۔

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَـَٔامُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ ءَاذَانَ ٱلْأَنْعَٰمِ وَلَـَٔامُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ
ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيْطَٰنَ وَلِيًّا مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ﴿119﴾ ط

سورۃ النساء آیت 119

اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کرتا اور انہیں نت (نئی) امیدیں دلاتا رہوں گا اور یہ بھی انہیں سکھلاتا رہوں گا کہ لازمی جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور یہ بھی انہیں حکم دیتا رہوں گا کہ ضرور اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بگاڑتے رہیں۔ اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیا تو یقیناً وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ
خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ ٱللَّهِ قِيلًا ﴿122﴾

سورۃ النساء آیت 122

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ہم انہیں جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرینگے جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہیں ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے۔

لَّيۡسَ بِأَمَانِيِّكُمۡ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِۗ مَن يَعۡمَلۡ سُوٓءًا يُجۡزَ بِهِۦ وَلَا يَجِدۡ لَهُۥ
مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا﴿123﴾

سورۃ النساء آیت 123

(مسلمانو!) نہ تو تمہاری تمناؤں پر اور نہ اہل کتاب کی امیدوں پر (نجات کا) دارومدار ہے (بلکہ) جو کوئی بھی برائی کرے گا اس کو اس کی سزا دی جائے گی اور وہ اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی ولی پائے گا اور نہ ہی مددگار۔

وَمَنۡ أَحۡسَنُ دِينًا مِّمَّنۡ أَسۡلَمَ وَجۡهَهُۥ لِلَّهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَٱتَّبَعَ مِلَّةَ إِبۡرَٰهِيمَ حَنِيفًاۗ
وَٱتَّخَذَ ٱللَّهُ إِبۡرَٰهِيمَ خَلِيلًا﴿125﴾

سورۃ النساء آیت 125

اور اس شخص سے بہتر کس کا دین ہو گا؟۔ جو اپنے آپ کو اللہ کی خوشنودی لئے مسلمان کرلے اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو اور یکسو رہنے والے ابراہیمؑ کے دین کا پیروکار ہو جائے۔ اور ابراہیمؑ کو تو اللہ نے اپنا دوست بنالیا تھا۔

وَلِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيۡءٖ مُّحِيطًا﴿126﴾ع18

سورۃ النساء آیت 126

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِى ٱلنِّسَآءِ ۖ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِى ٱلْكِتَٰبِ فِى
يَتَٰمَى ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِى لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ
وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلْوِلْدَٰنِ وَأَن تَقُومُوا۟ لِلْيَتَٰمَىٰ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ
فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِهِۦ عَلِيمًا ﴿127﴾

سورۃ النساء آیت 127

تم سے لوگ (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ تمہیں ان کے بارے فتویٰ دیتا ہے اور قرآن کی وہ آیات جو تم پر ان یتیم عورتوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں تم ان کا حق تو نہیں دیتے اور راغب ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کر لو اور (وہ آیات بھی جو) کمزور و بے بس بچوں کے متعلق ہیں کہ یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو۔ اور جو بھلائی تم کرو گے تو بلا شبہ اللہ اسے پوری طرح جانتا ہے۔

وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَن يُصْلِحَا
بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَٱلصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ ٱلْأَنفُسُ ٱلشُّحَّ ۚ وَإِن تُحْسِنُوا۟ وَتَتَّقُوا۟
فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿128﴾

سورۃ النساء آیت 128

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے کسی زیادتی یا بے رغبتی کا خدشہ ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی مناسب بات پر صلح کرلیں۔ اور یہ صلح بہتر ہے۔ اور نفس تو بخل کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور اگر تم احسان کروگے (یعنی اچھا سلوک کروگے) اور تقویٰ کی روش پر چلوگے تو بیشک اللہ تمہارے سب کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔

وَلَن تَسۡتَطِيعُوٓاْ أَن تَعۡدِلُواْ بَيۡنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡۖ فَلَا تَمِيلُواْ كُلَّ ٱلۡمَيۡلِ فَتَذَرُوهَا كَٱلۡمُعَلَّقَةِۚ وَإِن تُصۡلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورٗا رَّحِيمٗا ﴿129﴾

سورۃ النساء آیت 129

اور تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کرلو مگر اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح سے عدل نہیں کرسکتے۔ تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک کی طرف ہی جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی ہوئی چھوڑ دو۔ اور اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو تو بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغۡنِ ٱللَّهُ كُلّٗا مِّن سَعَتِهِۦۚ وَكَانَ ٱللَّهُ وَٰسِعًا حَكِيمٗا ﴿130﴾

سورۃ النساء آیت 130

اور اگر دونوں میاں بیوی (ناموافقت پر) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو غنی کردے گا۔اور اللہ بہت وسعت والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿131﴾

سورۃ النساء آیت 131

اور جو کچھ اسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔اور البتہ یقیناً تم نے پہلے دی گئی کتاب والوں کو اور تمہیں بھی یہی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔اور اگر تم ناشکری کروگے تو البتہ (جان رکھو کہ) آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک اللہ ہی ہے۔اور اللہ بڑا بے نیاز سب طرح کی تعریف کا حقدار ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿132﴾

سورۃ النساء آیت 132

اور (ذہن نشین کرلو کہ) آسمانوں کی اور زمین کی ساری چیزوں پر اللہ ہی کا اختیار ہے۔اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا ٱلنَّاسُ وَيَأْتِ بِـَٔاخَرِينَ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ﴿133﴾

سورۃ النساء آیت 133

اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور (تمہاری جگہ) دوسروں کو لے آئے۔ اور اللہ اس بات پر بخوبی قادر ہے۔

مَّن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا فَعِندَ ٱللَّهِ ثَوَابُ ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ﴿134﴾ع19

سورۃ النساء آیت 134

جو کوئی دنیا میں ہی جزا کا طالب ہو تو (مت بھولے کہ) اللہ کے پاس تو دنیا اور آخرت (دونوں) کا اجر ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

۞ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوا۟ قَوَّٰمِينَ بِٱلْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَوِ ٱلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَٱللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا۟ ٱلْهَوَىٰٓ أَن تَعْدِلُوا۟ ۚ وَإِن تَلْوُۥٓا۟ أَوْ تُعْرِضُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿135﴾

سورۃ النساء آیت 135

اے ایمان والو! ۔انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو اگرچہ اس پر خود تمہارا۔ یا تمہارے ماں باپ۔ اور رشتہ داروں کا۔ نقصان ہی ہوتا ہو۔ اگر کوئی مالدار ہے یا فقیر ہے تو اللہ ان کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے۔ پس تم خواہش نفس کی پیروی میں عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اور اگر تم گول مول بات کروگے یا پہلو تہی کروگے تو بلاشبہ اللہ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامِنُوٓاْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلَّذِى نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًۢا بَعِيدًا ﴿136﴾

سورۃ النساء آیت 136

اے ایمان والو! ۔اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور ان کتابوں پر بھی جو پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں۔ اور اس کی کتابوں۔ اور اس کے رسولوں۔ اور قیامت کے دن سے انکار کرے۔ تو یقیناً وہ بھٹکنے میں پرلے درجے کی گمراہی میں جا پڑا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ثُمَّ كَفَرُواْ ثُمَّ ءَامَنُواْ ثُمَّ كَفَرُواْ ثُمَّ ٱزْدَادُواْ كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ ٱللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًۢا ﴿137﴾ط

سورۃ النساء آیت 137

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کفر کیا پھر ایمان لے آئے پھر کفر کر لیا پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے تو
اللہ انہیں ہر گز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں راہ دکھائے گا۔

ٱلَّذِينَ يَتَّخِذُونَ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ ٱلْعِزَّةَ فَإِنَّ
ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ﴿139﴾ ط

سورۃ النساء آیت 139

جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ولی اولیاء (دوست) بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے ہاں سے عزت حاصل کرنا
چاہتے ہیں حالانکہ یقیناً عزت تو سب کی سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے؟۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلْكِتَٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا
تَقْعُدُوا۟ مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا۟ فِى حَدِيثٍ غَيْرِهِۦٓ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ جَامِعُ
ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْكَٰفِرِينَ فِى جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿140﴾ لا

سورۃ النساء آیت 140

قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 226

اور یقیناً اللہ نے تمہارے لئے کتاب میں حکم بھیجا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کے بارے سنو کہ ان کا انکار ہو رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جا رہی ہے تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ ورنہ تم بھی انہی جیسے شمار ہو گے۔ اور بلا شبہ اللہ منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں ایک ساتھ جمع کرنے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِن كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ ٱللَّهِ قَالُوٓا۟ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ وَإِن كَانَ لِلْكَٰفِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوٓا۟ أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ فَٱللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَلَن يَجْعَلَ ٱللَّهُ لِلْكَٰفِرِينَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿141﴾ ع20

سورۃ النساء آیت 141

وہ جو تمہارے بارے (آر یا پار کے) انتظار میں رہتے ہیں پھر اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح حاصل ہو جائے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟۔ اور اگر کافروں کو (فتح کا) کچھ حصہ مل جائے تو (ان سے) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں آنے والے تھے اور کیا ہم تمہیں مومنوں سے بچانے والے نہیں تھے؟۔ پس اللہ ہی قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور اللہ کافروں کو اہلِ ایمان پر غلبے کا راستہ ہرگز نہیں دے گا۔

إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَهُوَ خَٰدِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوٓا۟ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ قَامُوا۟ كُسَالَىٰ
يُرَآءُونَ ٱلنَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴿142﴾ز لا

سورۃ النساء آیت 142

بیشک منافق (اپنی بساط میں) اللہ کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ اللہ نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جب یہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست اور کاہل ہو کر محض لوگوں کے لئے دکھاوا کرتے ہیں۔اور اللہ کو تو بہت ہی کم یاد کرتے ہیں۔

مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَآ إِلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ
سَبِيلًا﴿143﴾

سورۃ النساء آیت 143

یہ نہ تو پورے اِس طرف اور نہ ہی پورے اُس طرف (بلکہ) کفر اور ایمان کے درمیان لٹک رہے ہیں۔اور جسے اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے تم اس کے لئے ہرگز کہیں بھی راستہ نہ پاؤ گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن
تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَٰنًا مُّبِينًا﴿144﴾

سورۃ النساء آیت 144

اے ایمان والو ! ۔ مومنوں کے علاوہ کافروں کو ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا کھلا الزام لے لو؟۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَٱعْتَصَمُواْ بِٱللَّهِ وَأَخْلَصُواْ دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿146﴾

سورۃ النساء آیت 146

مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے دین کو اللہ ہی کے لئے خالص کر لیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور اللہ عنقریب ایمان والوں کو عظیم اجر عطا کرے گا۔

مَّا يَفْعَلُ ٱللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَءَامَنتُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿147﴾

سورۃ النساء آیت 147

اگر تم ایمان لے آؤ اور شکر گزار بن جاؤ تو اللہ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟۔ اللہ تو بڑا قدر دان بھرپور علم رکھنے والا ہے۔

۞ لَّا يُحِبُّ ٱللَّهُ ٱلْجَهْرَ بِٱلسُّوٓءِ مِنَ ٱلْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ﴿148﴾

سورة النساء آیت 148

برائی کے ساتھ اعلانیہ بات کرنے کو اللہ بالکل پسند نہیں کرتا مگر مظلوم کو اجازت ہے۔اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

إِن تُبْدُوا۟ خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا۟ عَن سُوٓءٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ﴿149﴾

سورة النساء آیت 149

اور اگر تم اعلانیہ بھلائی کرو یا اسے خفیہ رکھو یا کسی برائی سے درگزر کرو تو بیشک اللہ بھی بڑا معاف کرنے والا نہایت قدرت رکھنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا۟ بَيْنَ ٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا۟ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿150﴾ لا

سورة النساء آیت 150

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے مابین کوئی اور راستہ نکال لیں۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَلَمۡ يُفَرِّقُواْ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّنۡهُمۡ أُوْلَٰٓئِكَ سَوۡفَ يُؤۡتِيهِمۡ أُجُورَهُمۡۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورٗا رَّحِيمٗا ﴿152﴾ع21

سورۃ النساء آیت 152

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کیا ایسے لوگوں کو وہ عنقریب ان کا اجر عطا کرے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَسۡـَٔلُكَ أَهۡلُ ٱلۡكِتَٰبِ أَن تُنَزِّلَ عَلَيۡهِمۡ كِتَٰبٗا مِّنَ ٱلسَّمَآءِۚ فَقَدۡ سَأَلُواْ مُوسَىٰٓ أَكۡبَرَ مِن ذَٰلِكَ فَقَالُوٓاْ أَرِنَا ٱللَّهَ جَهۡرَةٗ فَأَخَذَتۡهُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ بِظُلۡمِهِمۡۚ ثُمَّ ٱتَّخَذُواْ ٱلۡعِجۡلَ مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ ٱلۡبَيِّنَٰتُ فَعَفَوۡنَا عَن ذَٰلِكَۚ وَءَاتَيۡنَا مُوسَىٰ سُلۡطَٰنٗا مُّبِينٗا ﴿153﴾

سورۃ النساء آیت 153

اہل کتاب تجھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار لاؤ۔ یہ تو یقیناً موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑی چیز مانگ چکے ہیں پس کہتے تھے کہ اللہ کو علانیہ ہمارے سامنے لا کر دکھاؤ۔ سو ان کے گناہ کی

وجہ سے ان پر بجلی ٹوٹ پڑی۔ پھر بہت سی نشانیاں پا چکنے کے بعد بھی بچھڑے کو (معبود) بنالیا ہم نے اس پر بھی معاف کردیا۔ اور موسیٰؑ کو واضح غلبہ عطا کیا۔

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَٰقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَقَتْلِهِمُ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌۢ ۚ بَلْ طَبَعَ ٱللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿155﴾ص

سورۃ النساء آیت 155

پس ان کے عہد توڑ دینے اور اللہ کی آیتوں سے کفر کرنے اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر پردے ہیں۔ (پردے نہیں) بلکہ ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر مہر لگ جانے دی ہے پس یہ بہت کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا ٱلْمَسِيحَ عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًۢا ﴿157﴾لا

سورۃ النساء آیت 157

اور ان کے یہ کہنے پر کہ البتہ ہم نے مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو قتل کردیا جو اللہ کا رسول تھا حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا بلکہ ان پر اصل معاملہ ہی مشتبہ کردیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس

کے بارے اختلاف کیا ہے وہ بھی یقیناً اس کے متعلق شک میں ہیں۔ اور ظن کی پیروی کے علاوہ انہیں کچھ بھی علم نہیں۔ اور یہ تو یقینی ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا۔

بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيۡهِۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمٗا ﴿158﴾

سورۃ النساء آیت 158

بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ بخوبی غالب نہایت حکمت والا ہے۔

فَبِظُلۡمٖ مِّنَ ٱلَّذِينَ هَادُواْ حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ طَيِّبَٰتٍ أُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَبِصَدِّهِمۡ عَن سَبِيلِ
ٱللَّهِ كَثِيرٗا ﴿160﴾ لا

سورۃ النساء آیت 160

پس یہودیوں کے گناہوں کی وجہ سے بہت سی پاکیزہ چیزیں جو ان کو حلال تھیں ہم نے ان پر حرام کر دیں اور اس وجہ سے بھی کہ اللہ کی راہ سے کچھ زیادہ ہی روکا کرتے تھے۔

لَّٰكِنِ ٱلرَّٰسِخُونَ فِي ٱلۡعِلۡمِ مِنۡهُمۡ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَ يُؤۡمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡكَ وَمَآ أُنزِلَ
مِن قَبۡلِكَۚ وَٱلۡمُقِيمِينَ ٱلصَّلَوٰةَۚ وَٱلۡمُؤۡتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِ
أُوْلَٰٓئِكَ سَنُؤۡتِيهِمۡ أَجۡرًا عَظِيمًا ﴿162﴾ ع 22

سورۃ النساء آیت 162

لیکن ان میں سے جو علم میں پختہ اور ایمان والے ہیں وہ سب اس پر ایمان لاتے ہیں جو تجھ پر نازل ہوا اور جو تجھ سے پہلے نازل ہو چکا ہے۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکوۃ دیتے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَٰهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ ٱللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿164﴾ ج

سورۃ النساء آیت 164

اور بہت سے رسول ہیں جن کے حالات تم سے پہلے بیان کر دیئے ہیں اور بہت سے رسول ہیں جن کے حالات تم سے بیان نہیں کیے۔ اور موسیٰؑ سے تو اللہ نے خاص طور پر کلام بھی کیا۔

رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ ٱلرُّسُلِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿165﴾

سورۃ النساء آیت 165

(ہم نے) رسولوں کو خوشخبری سنانے والے اور خبردار کرنے والے بنا کر بھیجا تاکہ رسولوں کے آجانے کے بعد بنی نوع انسان کا اللہ پر کوئی الزام باقی نہ رہے۔ اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

لَّٰكِنِ ٱللَّهُ يَشْهَدُ بِمَآ أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُۥ بِعِلْمِهِۦ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿166﴾ ط

سورۃ النساء آیت 166

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو (قرآن) تم پر نازل کیا ہے۔ اس (اللہ) نے اپنے علم سے نازل کیا ہے۔ اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں۔ اور گواہ تو اللہ ہی کافی ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَصَدُّوا۟ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ قَدْ ضَلُّوا۟ ضَلَٰلًۢا بَعِيدًا ﴿167﴾

سورۃ النساء آیت 167

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) اللہ کی راہ سے روکا یقینی طور پر وہ بھٹک جانے میں پرلے درجے کے گمراہ میں ہو گئے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَظَلَمُوا۟ لَمْ يَكُنِ ٱللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿168﴾ لا

سورۃ النساء آیت 168

بیشک جو لوگ کافرونا شکرے ہو گئے اور ظلم کرتے رہے اللہ انہیں کبھی نہیں بخشے گا اور نہ ہی انہیں کوئی راستہ دکھائے گا۔

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿169﴾

سورۃ النساء آیت 169

مگر دوزخ کا راستہ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ اللہ پر بہت ہی آسان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلرَّسُولُ بِٱلْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا۟
فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿170﴾

سورۃ النساء آیت 170

اے بنی نوع انسان ! ۔ اللہ کا رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لے آؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر انکار کرو گے تو (مت بھولنا کہ) یقیناً اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں و زمین میں ہے۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ
عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ

وَرُسُلِهِۦۖ وَلَا تَقُولُواْ ثَلَٰثَةٌۚ ٱنتَهُواْ خَيۡرٗا لَّكُمۡۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۖ سُبۡحَٰنَهُۥٓ أَن
يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٞۘ لَّهُۥ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلٗا ﴿171﴾ ع23

سورۃ النساء آیت 171

اے اہل کتاب ! ۔ تم اپنے دین میں حد سے آگے نہ بڑھو اور اللہ کی شان میں سچ کے علاوہ کچھ نہ کہو۔ بلاشبہ مسیح عیسیٰؑ ابن مریم صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جسے مریمؑ کی طرف ڈال دیا گیا تھا اور اس کی جانب سے ایک روح ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور (یوں) نہ کہو کہ (عبادت کے لائق) تین ہیں۔ اس بات سے باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بیشک واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی صرف عبادت کے لائق ہے۔ وہ اس سے بالکل پاک ہے کہ اس کے کوئی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور اللہ ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

لَّن يَسۡتَنكِفَ ٱلۡمَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبۡدٗا لِّلَّهِ وَلَا ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ ٱلۡمُقَرَّبُونَۚ وَمَن يَسۡتَنكِفۡ
عَنۡ عِبَادَتِهِۦ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ إِلَيۡهِ جَمِيعٗا ﴿172﴾

سورۃ النساء آیت 172

مسیح اللہ کا بندہ ہونے سے ہرگز عار نہیں سمجھتے اور نہ ہی مقرب فرشتے (کوئی عار محسوس کرتے ہیں)۔ جو کوئی بھی اللہ کی بندگی کو اپنے لئے موجبِ عار سمجھے گا اور تکبر کرے گا تو اللہ ان سب کو اپنے پاس محشر میں اکٹھا کر لے گا۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۖ
وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱسْتَنكَفُوا۟ وَٱسْتَكْبَرُوا۟ فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ
ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿173﴾

سورۃ النساء آیت 173

پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور عمل صالح کیے ہوں گے انہیں تو ان کا اجر پورا پورا ملے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دیدے گا۔ اور جن لوگوں نے (اس کی بندگی سے) عار و انکار اور تکبر کیا ہوگا ان کو المناک عذاب ہوگا اور وہ اللہ کے علاوہ اپنے لئے کوئی بھی ولی نہیں پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَٱعْتَصَمُوا۟ بِهِۦ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِى رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ
وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿175﴾ ط

سورۃ النساء آیت 175

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھا وہ انہیں اپنی رحمت اور فضل و کرم میں داخل کرے گا اور ان کو اپنے تک (پہنچنے کا) سیدھا راستہ دکھادے گا۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِى ٱلْكَلَٰلَةِ ۚ إِنِ ٱمْرُؤٌا۟ هَلَكَ لَيْسَ لَهُۥ وَلَدٌ وَلَهُۥٓ أُخْتٌ
فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا ٱثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا
ٱلثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوٓا۟ إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۗ
يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا۟ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌۢ ﴿176﴾ ع24

سورۃ النساء آیت 176

تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے اس کے تمام ترکہ کا آدھا ملے گا۔ اور وہ شخص اس کی بہن کا وارث ہوگا اگر اس کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر دو بہنیں ہوں تو انہیں کل ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا۔ اور اگر مرد اور عورت دونوں (ملا کر) کئی بھائی بہن ہوں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا۔ اللہ تمہارے لئے کھول کھول کر احکام واضح کرتا ہے کہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوۡفُواْ بِٱلۡعُقُودِۚ أُحِلَّتۡ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلۡأَنۡعَٰمِ إِلَّا مَا يُتۡلَىٰ
عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ مُحِلِّي ٱلصَّيۡدِ وَأَنتُمۡ حُرُمٌۗ إِنَّ ٱللَّهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿1﴾

سورۃ المائدۃ آیت 1

اے ایمان والو! ۔اپنے عہد و پیمان پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے چوپائے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تم پر (آگے آیت 3 سے) پڑھا جائے گا۔جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ جانو۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحِلُّواْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهۡرَ ٱلۡحَرَامَ وَلَا ٱلۡهَدۡيَ وَلَا ٱلۡقَلَٰٓئِدَ
وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلۡبَيۡتَ ٱلۡحَرَامَ يَبۡتَغُونَ فَضۡلٗا مِّن رَّبِّهِمۡ وَرِضۡوَٰنٗاۚ وَإِذَا حَلَلۡتُمۡ
فَٱصۡطَادُواْۚ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَـَٔانُ قَوۡمٍ أَن صَدُّوكُمۡ عَنِ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ أَن
تَعۡتَدُواْۘ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡبِرِّ وَٱلتَّقۡوَىٰۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِۚ وَٱتَّقُواْ
ٱللَّهَۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِ ﴿2﴾

سورۃ المائدۃ آیت 2

اے ایمان والو! ۔اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔اور نہ حرمت والے مہینے کی۔اور نہ قربانی کے جانوروں کی۔اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں۔اور نہ ان لوگوں کی جو بیت الحرام

(یعنی بیت اللہ) کو جا رہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔ اور جب احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ اس نے تمہیں مسجد الحرام سے روک دیا تھا ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔ اور نیکی و تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ وَٱلْمُنْخَنِقَةُ وَٱلْمَوْقُوذَةُ وَٱلْمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى ٱلنُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا۟ بِٱلْأَزْلَٰمِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ ٱلْيَوْمَ يَئِسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِ ۚ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ المائدۃ آیت 3

تم پر حرام کر دیا گیا ہے۔ مرا ہوا جانور۔ اور خون۔ اور خنزیر کا گوشت۔ اور جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔ اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے۔ اور جو چوٹ لگنے سے مر جائے۔ یا بلندی سے گر کر مر جائے۔ یا سینگ لگنے سے مر جائے۔۔ اور (یہ بھی) جسے کوئی درندہ پھاڑ کھائے۔ مگر جس کو تم نے (قبل

از موت) ذبح کر لیا ہو۔ اور (یہ بھی) جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔ اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں سے قسمت کا حال معلوم کرو۔ یہ سب بد ترین گناہ ہیں۔ تمہارے دین سے آج کافروں کی (رہی سہی) آس بھی جاتی رہی تو ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے (یعنی کسی بھی کمی بیشی کی گنجائش نہیں چھوڑی)۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے ۔اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے۔ مگر جو بھوک کی شدت سے مجبور ہو کر (ان حرام چیزوں سے کچھ کھا لے) جبکہ گناہ کی طرف دلی میلان و رغبت نہ رکھتا ہو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ ٱلْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ ٱللَّهُ ۖ فَكُلُوا۟ مِمَّآ أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿4﴾

سورۃ المائدۃ آیت 4

تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ ان کے لئے حلال ہے۔ کہہ دو کہ تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور وہ (شکار) بھی حلال ہے۔ جو تمہارے لئے ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے اس طریقے سے جیسے اللہ نے تمہیں سکھایا ہے سدھار رکھا ہو۔ اور جو شکار تمہارے لئے وہ پکڑ کر رکھیں پس اس میں

سے کھاؤ۔اور (شکاری جانور چھوڑتے وقت) اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُواْ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَٱطَّهَّرُواْ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿6﴾

سورۃ المائدۃ آیت 6

اے ایمان والو! ۔جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنے منہ دھو لو۔اور اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت دھو لو۔اور اپنے سر کا مسح کرو۔اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھو لو۔اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے رفع حاجت کر کے آیا ہو یا عورتوں سے ہم بستری کر چکے ہو۔پھر تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی سے تیمّم کر لو۔اور اس سے اپنے منہٗ اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں چاہتا بلکہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔اور تاکہ تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دے اس لئے بھی کہ تم شکرادا کرو۔

وَٱذْكُرُواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَٰقَهُ ٱلَّذِى وَاثَقَكُم بِهِۦٓ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ
وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿7﴾

سورۃ المائدۃ آیت 7

اور یاد کرو وہ انعام جو اللہ نے جو تم پر کیے اور اس کے عہد و پیمان کو جو اس نے تم سے لیا جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سن لیا اور قبول کر لیا۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ دلوں کے رازوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ
عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُواْ ۚ ٱعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا
تَعْمَلُونَ ﴿8﴾

سورۃ المائدۃ آیت 8

اے ایمان والو! ۔ اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہ بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خوب خبردار ہے۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ۙ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿9﴾

سورۃ المائدۃ آیت 9

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ نے ان سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱذْكُرُواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوٓاْ إِلَيْكُمْ
أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿11﴾ ع2

سورۃ المائدۃ آیت 11

اے ایمان والو! ۔یاد کرو وہ احسان جو اللہ نے تم پر کیے جب ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کرے تو اس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔اور ایمان والوں کو صرف اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

۞ وَلَقَدْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ ٱثْنَىْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ ٱللَّهُ
إِنِّى مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَيْتُمُ ٱلزَّكَوٰةَ وَءَامَنتُم بِرُسُلِى وَعَزَّرْتُمُوهُمْ
وَأَقْرَضْتُمُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن
تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿12﴾

سورۃ المائدۃ آیت 12

اور البتہ یقیناً اللہ نے اولادِ اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے۔ اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کی پابندی کرتے رہو۔ اور زکوۃ دیتے رہو۔ اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد بھی کرو۔ اور اللہ کو قرض حسنہ دو۔ تو میں ضرور تم سے تمہارے گناہ مٹادوں گا اور لازمی تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ پھر تم میں سے جو کوئی اس کے بعد کافر ہو گیا تو یقیناً وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَٰقَهُمْ لَعَنَّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَٰسِيَةًۖ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ عَن
مَّوَاضِعِهِۦۙ وَنَسُوا۟ حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا
قَلِيلًا مِّنْهُمْۖ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱصْفَحْۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿13﴾

سورۃ المائدۃ آیت 13

پھر ان لوگوں کے عہد توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کر دی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ یہ لوگ (اللہ کے) کلمات کو اپنے اصل مقامات سے آگے پیچھے کر دیتے ہیں اور جو نصیحت انہیں کی گئ تھی اُس کا بڑا حصہ بھی بھول چکے ہیں۔ اور بہت تھوڑے آدمیوں کے علاوہ تم ہمشیہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتے رہتے ہو پس انہیں معاف کردو اور در گزر کرو۔ بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَمِنَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّا نَصَٰرَىٰٓ أَخَذۡنَا مِيثَٰقَهُمۡ فَنَسُواْ حَظّٗا مِّمَّا ذُكِّرُواْ بِهِۦ فَأَغۡرَيۡنَا
بَيۡنَهُمُ ٱلۡعَدَاوَةَ وَٱلۡبَغۡضَآءَ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِۚ وَسَوۡفَ يُنَبِّئُهُمُ ٱللَّهُ بِمَا كَانُواْ
يَصۡنَعُونَ ﴿14﴾

سورۃ المائدۃ آیت 14

اور جو لوگ اپنے آپ کو البتہ عیسائی کہتے ہیں ان سے بھی ہم نے عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی جو نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ بھلا دیا۔ پھر ہم نے بھی ان کے مابین بغض وعداوت ڈال دی جو قیامت تک رہے گی۔ اور جو کچھ (صناعی کرتے ہیں) یہ گھڑا کرتے ہیں عنقریب اللہ ان کو اس سے آگاہ کردے گا ۔

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيرٗا مِّمَّا كُنتُمۡ تُخۡفُونَ مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ
وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖۚ قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ ﴿15﴾ لا

سورۃ المائدۃ آیت 15

اے اہلِ کتاب ! ۔ یقینی طور پر تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو بہت سی ایسی باتیں تم پر کھول کھول کر واضح کرتا ہے جن کو تم (اپنی) کتاب میں سے چھپالیا کرتے تھے اور بہت سی چیزوں سے در گزر بھی کرتا ہے۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نورِ ایمان اور وضاحت بھری کتاب آچکی ہے۔

يَهْدِى بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضْوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ
بِإِذْنِهِۦ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿16﴾

سورۃ المائدۃ آیت 16

جو کوئی اس کی رضا کے تابع ہو جائے اللہ اس سے سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت بھی دیتا ہے۔

لَّقَدْ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ ٱللَّهِ
شَيْـًٔا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ ٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُۥ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ
مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيرٌ ﴿17﴾

سورۃ المائدۃ آیت 17

البتہ یقیناً وہ کافر ہوگئے۔ جنہوں نے کہا کہ اللہ تو البتہ وہی مسیح ابن مریمؑ ہے۔ کہہ دو کہ اگر اللہ عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو۔ اور ان کی ماں کو۔ اور جتنے لوگ بھی زمین میں آباد ہیں۔ سب کو ہلاک کرنا چاہے۔ تو اس کے آگے کسی کی بھی ذرا سی (بولنے کی) مجال ہے (؟)۔ اور آسمانوں اور زمین۔ اور جو کچھ ان دونوں کے

درمیان ہے۔سب پر اللہ ہی کی سلطنت ہے۔وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ وَٱلنَّصَٰرَىٰ نَحْنُ أَبْنَٰٓؤُا۟ ٱللَّهِ وَأَحِبَّٰٓؤُهُۥ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم ۖ بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿18﴾

سورۃ المائدۃ آیت 18

اور یہودی اور عیسائی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔پوچھو پھر تمہارے گناہوں کی پاداش میں وہ تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے ؟۔(نہیں) بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں سے ایک عام سے بشر ہو۔جسے چاہے وہ بخش دے اور جسے چاہے عذاب کرے۔اور آسمانوں وزمین اور جو کچھ بھی ان دونوں کے درمیان ہے سب پر اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ ٱلرُّسُلِ أَن تَقُولُوا۟ مَا جَآءَنَا مِنۢ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَآءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿19﴾ ع3

سورۃ المائدۃ آیت 19

اے اہلِ کتاب ! ۔ یقینی طور پر تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے ۔ جو (ہمارے احکام کو) تمہارے لئے صاف صاف واضح کردیتا ہے ۔ ایسے وقت میں تمہارے پاس آیا ہے کہ جب رسولوں کی آمد کا سلسلہ کچھ عرصہ سے موقوف تھا تاکہ تم یوں نہ کہنے لگ جاؤ کہ ہمارے پاس خوشخبری دینے والا اور آگاہ کرنے والا کوئی نہیں آیا ۔ پس تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا آچکا ہے ۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے ۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ يَٰقَوْمِ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا وَءَاتَىٰكُم مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿20﴾

سورۃ المائدۃ آیت 20

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم ! ۔ اپنے اوپر اللہ کے وہ احسان یاد کرو جب کہ تم میں نبی پیدا کیے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں اتنا کچھ دیدیا کہ اہل عالم میں کسی کو بھی نہیں دیا ۔

يَٰقَوْمِ ٱدْخُلُوا۟ ٱلْأَرْضَ ٱلْمُقَدَّسَةَ ٱلَّتِى كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا۟ عَلَىٰٓ أَدْبَارِكُمْ فَتَنقَلِبُوا۟ خَٰسِرِينَ ﴿21﴾

سورۃ المائدۃ آیت 21

اے میری قوم اس ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے۔اور پیٹھ دکھا کر نہ بھاگنا ورنہ خسارے میں لوٹو گے۔

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمَا ٱدْخُلُوا۟ عَلَيْهِمُ ٱلْبَابَ فَإِذَا
دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَٰلِبُونَ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَتَوَكَّلُوٓا۟ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿23﴾

سورۃ المائدۃ آیت 23

اللہ کا ڈر رکھنے والوں میں سے دو مردوں نے کہا جن پر اللہ کا فضل تھا کہ ان لوگوں پر دروازے کے راستے سے گھس جاؤ جب تم دروازے میں داخل ہو گئے تو بلاشبہ غلبہ تمہارا ہے۔اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو اگر تم ایمان والے ہو۔

۞ وَٱتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ٱبْنَىْ ءَادَمَ بِٱلْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ
يُتَقَبَّلْ مِنَ ٱلْءَاخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ ٱللَّهُ مِنَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿27﴾

سورۃ المائدۃ آیت 27

تم ان اہلِ کتاب کو آدمؑ کے دو بیٹوں کا سچا واقعہ پڑھ کر سنا دو جب ان دونوں نے قربانی کی ان میں سے ایک کی قربانی تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی نہ ہوئی۔(حسد کی بنا پر) اس (قابیل) نے کہا کہ میں تجھے ضرور قتل کردوں گا۔(ہابیل) کہنے لگا یقینی طور پر اللہ صرف تقویٰ والوں کا عمل ہی قبول کیا کرتا ہے۔

لَئِنۢ بَسَطتَ إِلَیَّ یَدَكَ لِتَقۡتُلَنِی مَاۤ أَنَا۠ بِبَاسِطࣲ یَدِیَ إِلَیۡكَ لِأَقۡتُلَكَۖ إِنِّیۤ أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ﴿28﴾

سورۃ المائدۃ آیت 28

اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ میں تو بلاشبہ اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

فَبَعَثَ ٱللَّهُ غُرَابࣰا یَبۡحَثُ فِی ٱلۡأَرۡضِ لِیُرِیَهُۥ كَیۡفَ یُوَ ٰرِی سَوۡءَةَ أَخِیهِۚ قَالَ یَـٰوَیۡلَتَىٰۤ أَعَجَزۡتُ أَنۡ أَكُونَ مِثۡلَ هَـٰذَا ٱلۡغُرَابِ فَأُوَ ٰرِیَ سَوۡءَةَ أَخِیۖ فَأَصۡبَحَ مِنَ ٱلنَّـٰدِمِینَ﴿31﴾ج لا

سورۃ المائدۃ آیت 31

پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اسے دکھلائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیسے چھپایا جائے؟۔ کہنے لگا کہ افسوس ہے مجھ پر میں تو اس کوّے بھی زیادہ گیا گزرا ہو گیا کہ اپنے بھائی کی لاش (اس طرح) چھپا دیتا۔ پھر وہ پشیمان ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسۡعَوۡنَ فِى ٱلۡأَرۡضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓاْ
أَوۡ يُصَلَّبُوٓاْ أَوۡ تُقَطَّعَ أَيۡدِيهِمۡ وَأَرۡجُلُهُم مِّنۡ خِلَٰفٍ أَوۡ يُنفَوۡاْ مِنَ ٱلۡأَرۡضِۚ ذَٰلِكَ لَهُمۡ
خِزۡىٌ فِى ٱلدُّنۡيَاۖ وَلَهُمۡ فِى ٱلۡأٓخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿33﴾ لا

سورۃ المائدۃ آیت 33

بیشک جو صرف اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے اور ملک میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں۔ یہ تو دنیا میں ان کی ذلت ورسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب بھی تیار ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ مِن قَبۡلِ أَن تَقۡدِرُواْ عَلَيۡهِمۡۖ فَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿34﴾ ع5

سورۃ المائدۃ آیت 34

مگر جنہوں نے تمہارے قابو پانے سے پہلے توبہ کرلی تو جان رکھو کہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱبۡتَغُوٓاْ إِلَيۡهِ ٱلۡوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُواْ فِى سَبِيلِهِۦ لَعَلَّكُمۡ
تُفۡلِحُونَ ﴿35﴾

سورۃ المائدۃ آیت 35

اے ایمان والو! ۔ اللہ ہی سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں کوشش وجدوجہد (جہاد) کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَٱلسَّارِقُ وَٱلسَّارِقَةُ فَٱقْطَعُوٓا۟ أَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَـٰلًا مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ ﴿38﴾

سورۃ المائدۃ آیت 38

اور جو چوری کرے خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے کرتوت کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے۔ اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

فَمَن تَابَ مِنۢ بَعْدِ ظُلْمِهِۦ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿39﴾

سورۃ المائدۃ آیت 39

اور جو کوئی ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو بیشک اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَن
يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿40﴾

سورۃ المائدۃ آیت 40

کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں وزمین میں اللہ ہی کی سلطنت ہے؟۔ وہ جسے چاہے عذاب کرے اور جسے چاہے بخش دے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ ٱلَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْكُفْرِ مِنَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا
بِأَفْوَٰهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ ٱلَّذِينَ هَادُوا۟ ۛ سَمَّٰعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّٰعُونَ لِقَوْمٍ
ءَاخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ مِنۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهِۦ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا
فَخُذُوهُ وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَٱحْذَرُوا۟ ۚ وَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ فِتْنَتَهُۥ فَلَن تَمْلِكَ لَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ
شَيْـًٔا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَمْ يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ ۖ وَلَهُمْ
فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿41﴾

سورۃ المائدۃ آیت 41

اے رسولؐ! یہ لوگ جو کفر میں جلدی کرتے ہیں ان کا غم نہ کرنا۔ وہ جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں لیکن ان کے دل مومن نہیں ہیں ان میں سے جو یہودی ہیں کہ جھوٹ سننے کے لئے کان

لگاتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی خاطر سنتے ہیں جو کبھی تمہارے پاس نہیں آتے۔ بات کو اس کے اصل مقام سے آگے پیچھے کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تمہیں ایسا (مرضی والا) حکم ملے تو قبول کر لینا اور اگر یہ نہ ملے تو احتراز کرنا۔ اور جس کے بارے اللہ چاہے کہ فتنے میں پڑا رہے تو اس کے لئے تم اللہ کے ہاں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پاک نہیں کرنا چاہا۔ ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔

سَمَّٰعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّٰلُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَآءُوكَ فَٱحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ شَيْـًٔا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿42﴾

سورۃ المائدۃ آیت 42

جو جھوٹ کے سننے والے ہیں اور بہت حرام کھانے والے ہیں۔ پس اگر یہ تیرے پاس آئیں تو ان میں (چاہو تو) فیصلہ کرنا یا اعراض کر لینا۔ اور اگر تم ان سے اعراض بھی کرو گے تو تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ ٱلتَّوْرَىٰةُ فِيهَا حُكْمُ ٱللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَآ أُو۟لَٰٓئِكَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿43﴾ع6

سورۃ المائدۃ آیت 43

اور وہ تجھے کس طرح منصف بنائیں گے؟۔ حالانکہ ان کے پاس تورات (موجود) ہے جس میں اللہ کا حکم (لکھا ہوا) ہے پھر اس کے (فیصلے کے) بعد اس سے منہ بھی موڑ لیتے ہیں۔ اور یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُوا۟ مِن كِتَٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا۟ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿44﴾

سورۃ المائدۃ آیت 44

بیشک ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نورِ ایمان تھا۔ اسی کے مطابق اللہ کے سارے مسلمان نبی اور مشائخ اور علماء بھی یہودیوں کے فیصلے کرتے تھے کیونکہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے۔

پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور میری آیتوں کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہ لو۔اور جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی لوگ کافر ہیں۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ ٱلنَّفْسَ بِٱلنَّفْسِ وَٱلْعَيْنَ بِٱلْعَيْنِ وَٱلْأَنفَ بِٱلْأَنفِ وَٱلْأُذُنَ بِٱلْأُذُنِ وَٱلسِّنَّ بِٱلسِّنِّ وَٱلْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِۦ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُۥ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿45﴾

سورۃ المائدۃ آیت 45

اور ہم نے ان کے لئے تورات میں یہ فرض کر دیا تھا۔کہ جان کے بدلے جان۔اور آنکھ کے بدلے آنکھ ۔اور ناک کے بدلے ناک۔اور کان کے بدلے کان۔اور دانت کے بدلے دانت۔اور سب زخموں کا بدلہ بھی ایسے ہی ہے۔پھر جس کسی نے اللہ کے لئے معاف کر دیا تو اس کے لئے صرف کفارہ ہوگا۔اور جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہ کریں تو ایسے ہی لوگ بے انصاف وظالم ہیں۔

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ ٱلْإِنجِيلِ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿47﴾

سورۃ المائدۃ آیت 47

اور اہل انجیل کو چاہیے تھا کہ جو کچھ اللہ نے اس میں نازل کیا ہے اسی کے مطابق فیصلے کرتے۔اور جو کوئی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے تو ایسے لوگ ہی فاسق ہیں۔

وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ ٱلْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۖ فَٱسْتَبِقُوا۟ ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿48﴾ لا

سورۃ المائدۃ آیت 48

ہم نے تجھ پر سچی کتاب اتاری ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان بھی ہے۔پس تم ان میں اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے کرو۔اور جو حق تیرے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو۔ہم نے تم میں سب کے لئے ایک شریعت اور واضح راستہ مقرر کر دیا ہے۔اور اگر اللہ چاہتا تو (جبراً) سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔مگر اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اسی میں تمہیں آزمائے۔لہٰذا نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت کیا کرو۔تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔پھر جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو وہ سب تم کو بتا دے گا۔

وَأَنِ ٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ وَٱحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَنۢ
بَعْضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَٱعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ
ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ لَفَٰسِقُونَ ﴿49﴾

سورۃ المائدۃ آیت 49

اور (تاکیداً) اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ہی ان میں فیصلہ کرو۔ اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ اور ان سے بچتے رہو کہ تجھے کسی ایسے حکم سے نہ بہکا دیں جو اللہ نے (خاص کر) تجھ پر اتارا ہے۔ پھر اگر یہ منہ موڑتے ہیں تو جان رکھو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ اور بلاشبہ ان میں بہت سارے لوگ تو فاسق ہیں۔

أَفَحُكْمَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ ٱللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿50﴾ 7ع

سورۃ المائدۃ آیت 50

تو کیا پھر یہ زمانۂ جاہلیت کا سا فیصلہ چاہتے ہیں ؟۔ حالانکہ جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے بہتر اور کوئی بھی فیصلہ کرنے والا نہیں۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ
بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿51﴾

سورۃ المائدۃ آیت 51

اے ایمان والو ! ۔یہودی اور عیسائی کو ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ہی ولی اولیاء (دوست) ہیں۔اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو بلاشبہ وہ ان ہی میں سے ہو گا ۔بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

فَتَرَى ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَٰرِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰٓ أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ ۚ فَعَسَى ٱللَّهُ أَن يَأْتِىَ بِٱلْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِۦ فَيُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَآ أَسَرُّوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ نَٰدِمِينَ ﴿52﴾ ط

سورۃ المائدۃ آیت 52

پھر تم ان لوگوں کو دیکھو گے جن کے دلوں میں روگ ہے کہ ان میں دوڑ دوڑ کر ملے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔پس قریب ہے کہ اللہ جلدی فتح بھیج دے یا کوئی اور حکم اپنے ہاں سے صادر کردے۔پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے نادم ہونے لگیں گے۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَهَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فَأَصْبَحُوا۟ خَٰسِرِينَ ﴿53﴾

سورۃ المائدۃ آیت 53

اور ایمان والے کہیں گے کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام کی مضبوط قسمیں کھایا کرتے تھے کہ یقیناً ہم تمہارے ساتھ ہیں؟۔ ان کے سارے اعمال برباد ہو گئے پس وہ نقصان اٹھانے والے ہو گئے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ المائدۃ آیت 54

اے ایمان والو!۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں کے حق میں بہت سخت ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بخوبی جاننے والا ہے۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُمْ رَٰكِعُونَ ﴿55﴾

سورۃ المائدۃ آیت 55

تمہارے لئے ولی تو البتہ صرف اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے اور وہ (اللہ کے سامنے) جھکتے ہیں۔

وَمَن يَتَوَلَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَإِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْغَٰلِبُونَ﴿56﴾8ع

سورۃ المائدۃ آیت 56

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو ولی بنائے گا تو یقینی طور پر اللہ کا گروہ ہی غلبہ پانے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَٱلْكُفَّارَ أَوْلِيَآءَ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴿57﴾

سورۃ المائدۃ آیت 57

اے ایمان والو! ۔ایسے لوگوں کو اپنے ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل تماشا بنائے ہوئے ہوں (خواہ) وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کافروں میں (سے ہوں) ۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو اگر تم ایمان والے ہو۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ
مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَٰسِقُونَ ﴿59﴾

سورۃ المائدۃ آیت 59

پوچھو کہ اے اہلِ کتاب ! ۔تم ہم میں کون سا عیب دیکھتے ہو سوائے اس کے کہ ہم اللہ پر اور اس (قرآن) پر ایمان لائے ہیں جو ہمارے پاس بھیجا گیا ہے اور ان پر بھی جو (کتابیں) پہلے بھیجی جا چکی ہیں ؟۔ اور بلاشبہ تم میں بہت سارے لوگ تو فاسق ہیں۔

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ ٱللَّهِ ۚ مَن لَّعَنَهُ ٱللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ
وَجَعَلَ مِنْهُمُ ٱلْقِرَدَةَ وَٱلْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ ٱلطَّٰغُوتَ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَن
سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ ﴿60﴾

سورۃ المائدۃ آیت 60

کہہ دو کہ میں تم کو بتلاؤں اس سے بھی زیادہ بری و بدتر جزا پانے والے اللہ کے نزدیک کون ہیں؟۔وہ جن پر اللہ نے لعنت کر دی اور ان پر غضب نازل کیا اور بعضوں کو ان میں سے بندر اور بعضوں کو خنزیر بنا دیا اور وہ طاغوت (باطل معبودوں و شیطان) کے بندے بن گئے۔یہی لوگ درجے میں برے و بدتر ہیں اور راہِ راست سے بھی بہت دور گمراہی میں ہیں۔

وَإِذَا جَآءُوكُمْ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا وَقَد دَّخَلُواْ بِٱلْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُواْ بِهِۦ ۚ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا
كَانُواْ يَكْتُمُونَ ﴿61﴾

سورۃ المائدۃ آیت 61

اور جب یہ تمہارے پاس آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ حالانکہ وہ کافر ہی آتے ہیں اور
اسی (کفر) کے ساتھ جاتے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ بھی وہ چھپاتے ہیں۔

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ يَدُ ٱللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُواْ بِمَا قَالُواْ ۘ بَلْ يَدَاهُ
مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ
طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَٰوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ كُلَّمَآ أَوْقَدُواْ نَارًا
لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا ٱللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿64﴾

سورۃ المائدۃ آیت 64

اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ انہیں کے ہاتھ بندھے ہوں اور ان کے ایسا کہنے پر لعنت ہے۔ بلکہ اس (اللہ جل شانہ) کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہیں جس طرح چاہتا ہے وہ خرچ کرتا ہے۔ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا وہ واقعی ان میں سے بہت سارے لوگوں کی سرکشی اور انکار ہی بڑھنے کا باعث بنتا ہے۔ ہم نے قیامت تک کے لئے ان کے درمیان بغض و باہمی عداوت ڈال دی

ہے۔جب کبھی یہ لڑائی کے لئے آگ سلگاتے ہیں تواللہ اس کو بجھا دیتا ہے۔یہ زمین میں فساد پھیلانے لئے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ
وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿67﴾

سورۃالمائدۃ آیت 67

اے رسولؐ !۔جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچادو۔اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔بیشک اللہ انکار کرنے والوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَٱلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلصَّٰبِـُٔونَ وَٱلنَّصَٰرَىٰ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ
ٱلْـَٔاخِرِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿69﴾

سورۃالمائدۃ آیت 69

بیشک جو ایمان والے۔اور جو یہودی۔اور صابی۔اور عیسائی ہیں۔جو کوئی بھی اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں گے اور عمل نیک کریں گے۔تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

وَحَسِبُوٓاْ أَلَّا تَكُونَ فِتۡنَةٞ فَعَمُواْ وَصَمُّواْ ثُمَّ تَابَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِمۡ ثُمَّ عَمُواْ وَصَمُّواْ
كَثِيرٞ مِّنۡهُمۡۚ وَٱللَّهُ بَصِيرُۢ بِمَا يَعۡمَلُونَ ﴿71﴾

سورۃ المائدۃ آیت 71

اور وہ (اپنے متعلق) یہی گمان کیے ہوئے تھے کہ کوئی آفت نہیں آئے گی۔ پھر اندھے اور بہرے ہو گئے۔ پھر توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی (لیکن نافرمان ہی رہے۔اور) پھر سے ان میں کے بہت سارے لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے۔اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس کو گہری نظر سے دیکھ رہا ہے۔

لَقَدۡ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡمَسِيحُ ٱبۡنُ مَرۡيَمَۖ وَقَالَ ٱلۡمَسِيحُ يَٰبَنِيٓ
إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمۡۖ إِنَّهُۥ مَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِ ٱلۡجَنَّةَ
وَمَأۡوَىٰهُ ٱلنَّارُۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنۡ أَنصَارٖ ﴿72﴾

سورۃ المائدۃ آیت 72

البتہ یقینی طور پر وہ لوگ کافر ہو گئے جو کہتے ہیں۔ بیشک اللہ جو ہے وہی مسیح ابن مریمؑ ہے۔ حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ اے اولادِ اسرائیل !۔اسی اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے۔ کچھ شک نہیں

جو بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا تو یقینی طور پر اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہو گیا۔ اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

لَّقَدْ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ ثَالِثُ ثَلَٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّآ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا۟ عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿73﴾

سورۃ المائدۃ آیت 73

البتہ یقینی طور پر وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ بیشک اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ حالانکہ اس واحد و یکتا اللہ کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ اگر یہ لوگ ایسا کہنے سے باز نہیں آئیں گے تو ان میں سے اس کفر پر قائم رہنے والوں کو دکھ دینے والا عذاب ضرور پہنچے گا۔

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى ٱللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿74﴾

سورۃ المائدۃ آیت 74

تو کیا پھر یہ لوگ اللہ کے آگے توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہ نہیں بخشواتے؟۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلسَّمِيعُ
ٱلْعَلِيمُ ﴿76﴾

سورۃ المائدۃ آیت 76

کہہ دو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسوں ایسوں کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نفع اور نقصان کا ذرا سا بھی اختیار نہیں رکھتے؟۔ اور وہ اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ
ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِى ٱلْعَذَابِ هُمْ خَٰلِدُونَ ﴿80﴾

سورۃ المائدۃ آیت 80

تم ان میں بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ بہت ہی برا ہے جو ان کے نفسوں نے اپنے لئے آگے بھیجا ہے اور یہ کہ ان پر اللہ کا غضب ہو گیا ہے اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔

وَلَوْ كَانُوا۟ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلنَّبِىِّ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا ٱتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا
مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿81﴾

سورۃ المائدۃ آیت 81

اور اگر وہ اللہ پر اور نبیؐ پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی ہے اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو کبھی بھی ولی اولیاء (دوست) نہ بناتے لیکن ان میں سے بہت سارے لوگ فاسق ہی ہیں۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ ٱلْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ ٱلْقَوْمِ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿84﴾

سورۃ المائدۃ آیت 84

اور ہمیں کیا ہے؟۔ کہ ہم اللہ پر اور اس حق پر جو ہمارے پاس آگیا ہے ایمان نہ لائیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ داخل کرے گا۔

فَأَثَٰبَهُمُ ٱللَّهُ بِمَا قَالُوا۟ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَآءُ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿85﴾

سورۃ المائدۃ آیت 85

پھر اللہ نے ان کے اس کہنے پر انہیں ایسے باغات عطا کر دیئے کہ جن کے دامن میں نہریں جاری وساری ہیں۔ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحَرِّمُواْ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ﴿87﴾

سورۃ المائدۃ آیت 87

اے ایمان والو ! ۔ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرلو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کردی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَكُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ حَلَٰلًا طَيِّبًا ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِىٓ أَنتُم بِهِۦ مُؤْمِنُونَ ﴿88﴾

سورۃ المائدۃ آیت 88

اور جو حلال و پاکیزہ رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ ٱلْأَيْمَٰنَ ۖ فَكَفَّٰرَتُهُۥٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَٰكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّٰرَةُ أَيْمَٰنِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَٱحْفَظُوٓاْ أَيْمَٰنَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿89﴾

سورۃ المائدۃ آیت 89

اللہ تمہیں تمہاری بے ارادہ قسموں پر نہیں پکڑے گا لیکن ان قسموں پر ضرور مواخذہ کرے گا جنہیں تم پختہ کر لیتے ہو۔ پس اس (قسم توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے۔ جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو۔ یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے پھر جو کوئی یہ نہ کر پائے تو تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھالو۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

إِنَّمَا يُرِيدُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ فِى ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ وَعَنِ ٱلصَّلَوٰةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ﴿91﴾

سورۃ المائدۃ آیت 91

شیطان تو یقیناً بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ کیا پھر تم ان چیزوں سے باز آنے والے ہو؟۔

وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَٱحْذَرُوا۟ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿92﴾

سورۃ المائدۃ آیت 92

اور اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو۔ اگر منہ پھیر لوگے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول پر تو صرف پیغام کا واضح طور پر پہنچا دینا ہی لازم ہے۔

لَيْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓا۟ إِذَا مَا ٱتَّقَوا۟
وَّءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ثُمَّ ٱتَّقَوا۟ وَّءَامَنُوا۟ ثُمَّ ٱتَّقَوا۟ وَّأَحْسَنُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ
ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿93﴾ ع12

سورۃ المائدۃ آیت 93

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو کہ پہلے وہ کھا پی چکے جب کہ آئندہ سے پرہیز کر لیا اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے پھر برائی سے بھی بچتے رہے اور ایمان پر ثابت قدم رہے پھر تقویٰ اور احسان کی روش اختیار کر لی۔ اور اللہ تو ایسے احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَيَبْلُوَنَّكُمُ ٱللَّهُ بِشَىْءٍ مِّنَ ٱلصَّيْدِ تَنَالُهُۥٓ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ
لِيَعْلَمَ ٱللَّهُ مَن يَخَافُهُۥ بِٱلْغَيْبِ ۚ فَمَنِ ٱعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُۥ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿94﴾

سورۃ المائدۃ آیت 94

اے ایمان والو ! ۔ البتہ ایک چیز سے اللہ تمہیں ضرور آزمائے گا کہ جس شکار پر (حالتِ احرام میں) تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے (باآسانی) پہنچ جائیں تاکہ اللہ جانچ پڑتال کرلے کہ بن دیکھے اللہ سے کون ڈرتا ہے۔ پھر جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لئے المناک عذاب ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقْتُلُواْ ٱلصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُۥ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ ٱلنَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِۦ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًۢا بَٰلِغَ ٱلْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّٰرَةٌ طَعَامُ مَسَٰكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِۦ ۗ عَفَا ٱللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ ٱللَّهُ مِنْهُ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿95﴾

سورۃ المائدۃ آیت 95

اے ایمان والو ! ۔ جس وقت تم حالتِ احرام میں ہو تو شکار نہ مارنا اور جو کوئی تم میں سے اس کو جان بوجھ کر مارے تو اس کی سزا اس کا کوئی ایسا ہم پلہ جانور فدیے میں دینا ہے جس کا فیصلہ تم میں دو معتبر شخص کریں بشرطیکہ یہ قربانی کعبے تک پہنچائی جائے۔ یا کفارہ (جانور کی قیمت کے برابر) مسکینوں کو (معمول کا) کھانا کھلانا ہے۔ یا (جتنے مسکینوں کے لئے حسبِ معمول کھانا کھلانا بنے گا) اس کے برابر روزے رکھنا ہے تاکہ اپنے کیے کا وبال چکھے۔ اللہ نے اس چیز کو معاف کیا جو پہلے گزر چکا۔ اور جو کوئی پھر کرے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے۔

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ ٱلْبَحْرِ وَطَعَامُهُۥ مَتَٰعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ ٱلْبَرِّ مَا
دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِىٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿96﴾

سورۃ المائدۃ آیت 96

تمہارے لئے دریا وسمندر کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے جو تمہارے اور مسافروں کے فائدے کے لئے ہے۔ اور جب تک کہ تم حالتِ احرام میں ہو تم پر خشکی کا شکار کرنا حرام کیا گیا ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم سب محشر میں جمع کیے جاؤ گے۔

۞ جَعَلَ ٱللَّهُ ٱلْكَعْبَةَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ قِيَٰمًا لِّلنَّاسِ وَٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَٱلْهَدْىَ وَٱلْقَلَٰٓئِدَ ۚ
ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ
عَلِيمٌ ﴿97﴾

سورۃ المائدۃ آیت 97

اللہ نے کعبے کو جو عزت والا گھر ہے بنی نوع انسان کے لئے قیام (امن) کا باعث قرار دیا ہے۔ اور عزت کے مہینوں کو۔ اور حرم میں قربانی والے جانوروں کو۔ اور جن کے گلے میں پٹے باندھ کر کعبہ کو لے جایا جائے۔ یہ اس لئے ہے کہ تم جان لو کہ بلاشبہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو کہ آسمانوں وزمین میں ہے اور بیشک اللہ ہر چیز کا بخوبی علم رکھنے والا ہے۔

ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ وَأَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴿98﴾ط

سورۃ المائدۃ آیت 98

جان رکھو کہ بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اور بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان بھی ہے۔

مَّا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ﴿99﴾

سورۃ المائدۃ آیت 99

رسول کے ذمے تو بس پیغام کا پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے اس کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور اسے بھی جو تم چھپاتے ہو۔

قُل لَّا يَسْتَوِى ٱلْخَبِيثُ وَٱلطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ ٱلْخَبِيثِ ۚ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ يَٰٓأُو۟لِى
ٱلْأَلْبَٰبِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴿100﴾ع13

سورۃ المائدۃ آیت 100

کہہ دو کہ خبیث اور طیّب برابر نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ خبیث کی کثرت اور بہتات تمہیں بہت اچھی لگتی ہو ۔تو اے عقل مندو! ۔اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پا سکو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَسْـَٔلُواْ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِن تَسْـَٔلُواْ عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ ٱلْقُرْءَانُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهَا ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿101﴾

سورۃ المائدۃ آیت 101

اے ایمان والو! ۔ایسی کچھ چیزیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر تم نزولِ قرآن کے وقت ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی گذشتہ سوالات تو اللہ نے معاف کر دیئے ہیں۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت بردبار ہے۔

مَا جَعَلَ ٱللَّهُ مِنۢ بَحِيرَةٍ وَلَا سَآئِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلَٰكِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿103﴾

سورۃ المائدۃ آیت 103

اللہ نے نہ تو بحیرہ بنایا ہے۔اور نہ سائبہ۔اور نہ وصیلہ۔اور نہ ہی حام۔بلکہ یہ کافر و ناشکرے لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہیں۔اور ان میں سے بہت سارے لوگ عقل سے عاری ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ إِلَىٰ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَإِلَى ٱلرَّسُولِ قَالُواْ حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۚ أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿104﴾

سورة المائدة آیت 104

اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی طرف آؤ جو اللہ نے رسول کی طرف نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ! ۔ان کے بڑے کچھ بھی سمجھ بوجھ نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت یافتہ ہوں ؟۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ عَلَيۡكُمۡ أَنفُسَكُمۡۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهۡتَدَيۡتُمۡۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيعٗا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ ﴿105﴾

سورة المائدة آیت 105

اے ایمان والو ! ۔تم پر اپنی جانوں کی فکر لازم ہے جب کہ تم ہدایت پر ہو تو جو کوئی گمراہ ہو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں جتلا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ شَهَٰدَةُ بَيۡنِكُمۡ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلۡمَوۡتُ حِينَ ٱلۡوَصِيَّةِ ٱثۡنَانِ ذَوَا عَدۡلٖ مِّنكُمۡ أَوۡ ءَاخَرَانِ مِنۡ غَيۡرِكُمۡ إِنۡ أَنتُمۡ ضَرَبۡتُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَأَصَٰبَتۡكُم مُّصِيبَةُ ٱلۡمَوۡتِۚ تَحۡبِسُونَهُمَا مِنۢ بَعۡدِ ٱلصَّلَوٰةِ فَيُقۡسِمَانِ بِٱللَّهِ إِنِ ٱرۡتَبۡتُمۡ لَا

نَشْتَرِى بِهِۦ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَٰدَةَ ٱللَّهِ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ
ٱلْءَاثِمِينَ ﴿106﴾

سورۃ المائدۃ آیت 106

اے ایمان والو! ۔جب تم میں سے کسی پر موت کا وقت آ پہنچے تو وصیت کے وقت تم میں سے دو معتبر دیندار آدمی گواہ بنا لئے جائیں خواہ دو شخص تم میں سے یا غیر لوگوں میں سے ہوں۔ یا اگر تم سفر کر رہے ہو اور تم پر موت کی مصیبت واقع ہو (اور مسلمان گواہ نہ مل سکیں) تو کسی دوسرے مذہب کے دو (شخص) گواہ بنا لو۔ اگر تمہیں ان گواہوں کے بارے کچھ شک ہو تو ان کو نماز کے بعد روک لو اور یہ دونوں اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اس گواہی کے بدلے مال وزر نہیں لینے والے اگرچہ رشتہ داری ہی کیوں نہ ہو۔ اور نہ ہی ہم اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو یقیناً ہم سخت گنہگاروں میں سے ہوں گے۔

فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰٓ أَنَّهُمَا ٱسْتَحَقَّآ إِثْمًا فَـَٔاخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ ٱلَّذِينَ ٱسْتَحَقَّ
عَلَيْهِمُ ٱلْأَوْلَيَٰنِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ لَشَهَٰدَتُنَآ أَحَقُّ مِن شَهَٰدَتِهِمَا وَمَا ٱعْتَدَيْنَآ إِنَّآ إِذًا
لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿107﴾

سورۃ المائدۃ آیت 107

پھر اگر پتہ چل جائے کہ وہ دونوں گواہ کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو پھر جن کی حق تلفی ہو رہی تھی ان میں سے ان دو کی جگہ دو اور گواہ کھڑے ہوں جو میت کے بہت زیادہ قریبی ہوں۔ پھر وہ اللہ کی قسمیں کھائیں کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے معتبر ہے اور ہم نے تجاوز نہیں کیا ورنہ ہم ظالم لوگوں میں سے ہوں گے۔

ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟ بِٱلشَّهَٰدَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَآ أَوْ يَخَافُوٓا۟ أَن تُرَدَّ أَيْمَٰنٌۢ بَعْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْمَعُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿108﴾

سورۃ المائدۃ آیت 108

یہ طریقہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ گواہ صحیح صحیح گواہی دیں گے یا کم از کم وہ اس بات کا خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے ان کا رد نہ ہو جائے۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو اور (غور و توجہ سے) سنا کرو۔ اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

۞ يَوْمَ يَجْمَعُ ٱللَّهُ ٱلرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا۟ لَا عِلْمَ لَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿108﴾14ع

سورۃ المائدۃ آیت 109

جن دن اللہ سب رسولوں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا؟۔ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ بھی خبر نہیں۔ بلاشبہ تو ہی ساری غیب کی باتوں کا پوری طرح علم رکھنے والا ہے۔

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱذْكُرْ نِعْمَتِى عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَٰلِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ
ٱلْقُدُسِ تُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ
وَٱلْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ بِإِذْنِى فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًۢا
بِإِذْنِى ۖ وَتُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ بِإِذْنِى ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِى ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ
بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ
مُّبِينٌ ﴿110﴾

سورۃ المائدۃ آیت 110

جب اللہ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ!۔ میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے تھے جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی تھی۔ تُو لوگوں سے گود میں اور ادھیڑ عمر میں بھی بات کرتا تھا۔ اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی تھی۔ اور جب تو میرے حکم سے مٹی کا جانور بناتا تھا پھر اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے (اصلی) پرندہ بن جاتا تھا۔ اور تو مادر زاد اندھے اور کوڑھ کو میرے حکم سے تندرست کر دیتا تھا۔ اور مُردوں کو میرے حکم سے (زندہ کرکے) نکال کھڑا کرتا تھا۔ اور جب میں نے اولادِ اسرائیل کو تجھ سے

روک دیا تھا۔جب تم ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تھے تو جو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ
اور کچھ نہیں مگر کھلا کھلا جادو ہے۔

قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ ٱللَّهُمَّ رَبَّنَآ أَنزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ ٱلسَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا
لِّأَوَّلِنَا وَءَاخِرِنَا وَءَايَةً مِّنكَ ۖ وَٱرْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿114﴾

سورۃ المائدۃ آیت 114

(تب) عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے دعا کی کہ اے اللہ۔اے ہمارے رب !۔ہم پر آسمان سے (کھانے) بھرا ہوا
خوان نازل فرما کہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی بھی
ہو جائے۔اور ہمیں رزق دے اور تو ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

قَالَ ٱللَّهُ إِنِّى مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ مِنكُمْ فَإِنِّىٓ أُعَذِّبُهُۥ عَذَابًا لَّآ أُعَذِّبُهُۥٓ
أَحَدًا مِّنَ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿115﴾ ع15

سورۃ المائدۃ آیت 115

اللہ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک میں تم پر وہ خوان اتار دیتا ہوں۔پھر اس کے بعد تم میں سے جو کوئی ناشکری
کرے گا تو بلاشبہ میں اسے ایسا عذاب دوں گا جو پورے عالم میں کسی کو نہ دیا ہوگا۔

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن
دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ
قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ
ٱلْغُيُوبِ ﴿116﴾

سورۃ المائدۃ آیت 116

اور جب اللہ ارشاد فرمائے گا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ! ۔ کیا تو نے بنی نوع انسان سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ عبادت کیے جانے والے (معبود) بنالو؟ ۔ وہ عرض کرے گا تو بالکل پاک ہے مجھے سراسر لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کچھ بھی حق حاصل نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو ضرور تیرے علم میں ہوگا۔ جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ اور تیرے اسرار و رموز کو میں (کیا کوئی بھی) نہیں جانتا۔ بیشک تو ہی تو ساری غیب کی باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِى بِهِۦٓ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ
شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ
شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿117﴾

سورۃ المائدۃ آیت 117

میں نے ان سے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان کی دیکھ ریکھ کرتا رہا پھر جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا۔ پھر تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہی ہر چیز پر شاہد و گواہ ہے۔

قَالَ ٱللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ ٱلصَّٰدِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿119﴾

سورۃ المائدۃ آیت 119

اللہ ارشاد فرمائے گا کہ آج ایسا دن ہے جس میں سچوں کی سچائی ہی ان فائدہ دے گی۔ان کے لئے جنت کے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس (اللہ) سے راضی ہو گئے۔ یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

لِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌۢ ﴿120﴾ع16

سورۃ المائدۃ آیت 120

آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان (دونوں) میں ہے۔ سب پر اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَجَعَلَ ٱلظُّلُمَٰتِ وَٱلنُّورَ ۖ ثُمَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟
بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿1﴾

سورۃ الانعام آیت 1

سب طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے آسمانوں وزمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اجالا بنایا۔ پھر بھی یہ کافرو ناشکرے لوگ اوروں کو اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

وَهُوَ ٱللَّهُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَفِى ٱلْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿3﴾

سورۃ الانعام آیت 3

اور وہی (ایک) اللہ آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی ہے۔ اس کو تمہارا ظاہر اور تمہارا باطن سب کچھ معلوم ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ خوب جانتا ہے۔

قُل لِّمَن مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ
إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿12﴾

سورۃ الانعام آیت 12

پوچھو کہ آسمانوں وزمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے ؟۔(خود جواب) بتادو سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔اس نے رحم کرنا اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔وہ تم سب کو قیامت کے دن جس میں کچھ بھی شک نہیں ضرور جمع کرے گا۔جو لوگ اپنے آپ کو خسارے میں ڈال چکے ہیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

قُلْ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّىٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿14﴾

سورۃ الانعام آیت 14

کہہ دو کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو ولی بناؤں ؟۔جو آسمانوں وزمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو کھلاتا ہے اور وہ (خود) نہیں کھلایا جاتا۔(یہ بھی) کہہ دو کہ یقیناً مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان بن کر رہوں۔اور یہ بھی کہ مشرکوں میں ہر گز نہ ہو جاؤں۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿17﴾

سورۃ الانعام آیت 17

اور اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے علاوہ کوئی بھی اس کا دور کرنے والا نہیں۔اور اگر کوئی خیر پہنچانا چاہے (تو کوئی بھی اسے روکنے والا نہیں؟) وہ تو ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

قُلْ أَىُّ شَىْءٍ أَكْبَرُ شَهَٰدَةً ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ شَهِيدٌۢ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِىَ إِلَىَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ ٱللَّهِ ءَالِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل لَّآ أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَإِنَّنِى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿19﴾

سورۃ الانعام آیت 19

پوچھو کہ سب سے بڑا گواہ کون ہے؟۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہے جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور یہ قرآن مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے تم سب کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو آگاہ کردوں۔ کیا تم لوگ البتہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی عبادت کے قابل ہے؟۔ کہو کہ میں تو گواہی نہیں دے سکتا۔ کہہ دو کہ یقیناً صرف وہ واحد و یکتا اکیلا (اللہ جل شانہ) ہی عبادت کے لائق ہے۔ اور جن جن کو بھی تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو بلاشبہ میں ان سے بالکل بریٔ الذمہ ہوں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۗ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿21﴾

سورۃ الانعام آیت 21

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑلے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا قرار دے؟۔ بلاشبہ ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّآ أَن قَالُوا۟ وَٱللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿23﴾

سورۃ الانعام آیت 23

اس وقت ان سے اس کے علاوہ اور کوئی عذر نہ بن پڑے گا کہ کہیں گے قسم ہے ہمارے رب کی کہ ہم تو مشرک نہ تھے۔

قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِلِقَآءِ ٱللَّهِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمُ ٱلسَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا۟ يَـٰحَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ﴿31﴾

سورۃ الانعام آیت 31

جن لوگوں نے اپنے رب سے ملاقات کو جھوٹا قرار دیا وہ بڑے خسارے میں پڑ گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ (موت کی) گھڑی ان پر اچانک آ جائے گی تو کہیں گے ہائے افسوس!۔ ہم پر کہ اس بارے کیسی بڑی کوتاہی ہو گئی؟۔ اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ کیا ہی برا بوجھ ہے جسے وہ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُۥ لَيَحْزُنُكَ ٱلَّذِى يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿33﴾

سورة الانعام آیت 33

یقیناً ہمیں معلوم ہے کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں بیشک وہ تمہیں رنجیدہ کرتی ہیں۔ مگر البتہ یہ تمہیں جھوٹا قرار نہیں دیتے۔ بلکہ یہ ظالم لوگ تو (حقیقت میں) اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا۟ عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا۟ وَأُوذُوا۟ حَتَّىٰٓ أَتَىٰهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِن نَّبَإِى۟ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿34﴾

سورة الانعام آیت 34

اور البتہ یقینی طور پر تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کو جھوٹا کہا گیا تو وہ اس جھوٹا قرار دیئے جانے اور ایذا رسانی پر صبر ہی کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد پہنچ گئی۔ اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور البتہ یقیناً ان رسولوں کے کچھ حالات تو تمہیں پہنچ ہی چکے ہیں (پس تم بھی صبر سے کام لو)۔

وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ ٱسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِىَ نَفَقًا فِى ٱلْأَرْضِ أَوْ
سُلَّمًا فِى ٱلسَّمَآءِ فَتَأْتِيَهُم بِـَٔايَةٍ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى ٱلْهُدَىٰ ۚ فَلَا
تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿35﴾

سورۃ الانعام آیت 35

اور (اے نبیؐ) اگر ان لوگوں کا (دینِ) حق سے منہ پھیرنا تم پر بہت گراں گزرتا ہے تو پھر اگر کرسکو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگالو پھر ان کے پاس (قبولِ حق کروانے کے لئے) کوئی معجزہ لے آو۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ پس تم نادانوں میں سے ہر گز مت ہو جاو۔

۞ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ ٱلَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَٱلْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿36﴾ص

سورۃ الانعام آیت 36

حق کو تو البتہ صرف وہی لوگ عملی طور پر قبول کرتے ہیں جو سنتے (سمجھتے) ہیں۔ اور جو مرے ہوئے ہیں ان کو تو اللہ (قیامت کے دن) اٹھائے گا پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

وَقَالُوا۟ لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ قُلْ إِنَّ ٱللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰٓ أَن يُنَزِّلَ ءَايَةً
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿37﴾

سورۃ الانعام آیت 37

اور کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نہیں آجاتا؟۔ کہہ دو کہ یقیناً اللہ اس پر قادر ہے کہ کوئی معجزہ اتار دے بلکہ ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

وَٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ ۗ مَن يَشَإِ ٱللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿39﴾

سورۃ الانعام آیت 39

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیا وہ بہرے اور گونگے ظلمت کے اندھیروں میں پڑے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ہی چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے (طلبِ حق کے باعث) سیدھے راستے پر آنے دیتا ہے۔

قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُ ٱللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ ٱلسَّاعَةُ أَغَيْرَ ٱللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿40﴾

سورۃ الانعام آیت 40

کہہ دو ذرا تم سب غور تو کرو کہ اگر اللہ کا عذاب تم پر آ جائے یا تم پر (اچانک) قیامت ہی آ جائے تو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر کسی اور سے دعائیں مانگو گے (بتاؤ تو) اگر تم سچے ہو؟۔

فَقُطِعَ دَابِرُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ۚ وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿45﴾

سورۃ الانعام آیت 45

پس ان ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور سب طرح کی تعریف تو اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ ٱللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَٰرَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿46﴾

سورۃ الانعام آیت 46

(ان سے) کہہ دو ذرا تم غور تو کرو اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگ جانے دے تو اللہ کے علاوہ کون سا ایسا معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس لا کر دیدے؟۔ دیکھو تو ہم کیسے طرح طرح سے اپنی آیات کی وضاحت کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ منہ موڑ لیتے ہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُ ٱللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا ٱلْقَوْمُ
ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿47﴾

سورۃ الانعام آیت 47

کہہ دو ذرا تم سب غور کرکے بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب بے خبری میں یا علانیہ طور پر آجائے تو کیا ظالم لوگوں کے علاوہ اور کون ہلاک و برباد ہوگا؟۔

قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ
أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿50﴾ ع5

سورۃ الانعام آیت 50

کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے۔ کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں؟۔ تو کیا پھر تم غور و فکر نہیں کرتے؟۔

وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوٓا۟ أَهَٰٓؤُلَآءِ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنۢ بَيْنِنَآ ۗ أَلَيْسَ ٱللَّهُ
بِأَعْلَمَ بِٱلشَّٰكِرِينَ ﴿53﴾

سورۃ الانعام آیت 53

اوراسی طرح ہم نے بعض کی بعض کے ذریعے سے آزمائش کی تاکہ یہ لوگ بھی کہہ دیں کہ۔ کیا یہی ہیں وہ ہم میں سے جن پر اللہ نے اپنا (خاص) فضل کیا ہے؟۔ کیا اللہ اپنے شکر گزاروں کو اچھی طرح نہیں جانتا ؟۔

قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۚ قُل لَّآ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ
ضَلَلْتُ إِذًا وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُهْتَدِينَ ﴿56﴾

سورۃ الانعام آیت 56

(اے نبیؐ ان سے) کہہ دو کہ یقیناً مجھے اس سے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو۔ کہہ دو میں تمہاری خواہشات کے پیچھے چلنے والا نہیں اس صورت میں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہوں گا۔

قُلْ إِنِّى عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَكَذَّبْتُم بِهِۦ ۚ مَا عِندِى مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِۦٓ ۚ إِنِ
ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْفَٰصِلِينَ ﴿57﴾

سورۃ الانعام آیت 57

کہہ دو کہ یقینی طور پر میں تو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھوٹا قرار دیتے ہو۔ جس (عذاب) کے لئے تم جلدی مچاتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے۔ (یہ) حکم وفیصلہ کرنے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہ حق ہی بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

قُل لَّوْ أَنَّ عِندِى مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِۦ لَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِٱلظَّٰلِمِينَ﴿58﴾

سورۃ الانعام آیت 58

کہہ دو کہ وہ (عذاب) جس پر تم جلدی چاہتے ہو اگر وہ میرے اختیار میں ہوتا تو مجھ میں اور تم میں (کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

ثُمَّ رُدُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِينَ﴿62﴾

سورۃ الانعام آیت 62

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آگاہ رہو کہ حکم وفیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

قُلِ ٱللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ﴿64﴾

سورۃ الانعام آیت 64

کہہ دو کہ اللہ ہی تمہیں اس سے اور ہر رنج و غم سے نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرنے لگ جاتے ہو۔

وَذَرِ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِۦٓ أَن
تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ
قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ
هَدَىٰنَا ٱللَّهُ كَٱلَّذِى ٱسْتَهْوَتْهُ ٱلشَّيَٰطِينُ فِى ٱلْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُۥٓ أَصْحَٰبٌ يَدْعُونَهُۥٓ
إِلَى ٱلْهُدَى ٱئْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿71﴾

سورۃ الانعام آیت 71

کہہ دو کہ کیا ہم اللہ کے علاوہ ایسوں کو پکاریں جو نہ تو ہمیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں سیدھی راہ دکھادی؟۔ کسی ایسے شخص کی طرح جسے صحرا میں شیطان نے راستہ بھلا دیا ہو اور وہ حیران و پریشان بھٹکتا پھرے اس کے کچھ ساتھی اسے صحیح راستے کی طرف بلاتے ہوں کہ آ جا ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دو کہ بلا شبہ جو راہ اللہ نے بتلائی ہے وہی بالکل سیدھی ہے۔ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے ہی مسلمان ہو جائیں۔

وَحَآجَّهُۥ قَوْمُهُۥ ۚ قَالَ أَتُحَٰٓجُّوٓنِّى فِى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِۦٓ
إِلَّآ أَن يَشَآءَ رَبِّى شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّى كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿80﴾

سورۃ الانعام آیت 80

اوراس کی قوم اس سے کج بحثی کرنے لگی۔ اس نے کہہ دیا کیا تم اللہ کے بارے مجھ سے بحث و تکرار کرتے ہو؟۔ حالانکہ اسی نے تو مجھے سیدھا رستہ دکھایا ہے۔ اور جن جن کو تم اس کا شریک بناتے ہو میں ان سے بالکل نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب ہی جو کچھ چاہے۔ میرا رب تو اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَكَيْفَ أَخَافُ مَآ أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ عَلَيْكُمْ
سُلْطَٰنًا ۚ فَأَىُّ ٱلْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِٱلْأَمْنِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿81﴾م

سورۃ الانعام آیت 81

اور میں تمہارے ان شریکوں سے کیوں ڈروں؟۔ جب کہ تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہوئے بالکل نہیں ڈرتے جس کی اللہ نے کوئی بھی دلیل و سند تم پر نہیں اتاری۔ اگر تم ذرا بھی علم رکھتے ہو تو (بتاؤ کہ) ان دونوں فریقوں میں سے کون امن و اطمینان کا زیادہ حقدار ہوگا؟۔

ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهْدِى بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا۟ لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿88﴾

سورۃ الانعام آیت 88

یہ ہے اللہ کی ہدایت اس سے وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے۔ اور اگر ان (منتخب) لوگوں نے بھی شرک کیا ہوتا تو یقینی طور پر ان کے بھی کیے کرائے سارے کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے۔

أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۖ فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ ۗ قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَٰلَمِينَ ﴿90﴾ع10

سورۃ الانعام آیت 90

یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ نے ہدایت دی تھی تو تم بھی انہی کی ہدایت کی پیروی کرو۔ کہہ دو کہ میں تم سے اس (قرآن) پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو سارے جہان والوں کے لئے محض نصیحت ہے۔

وَمَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَىْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ ٱلْكِتَٰبَ ٱلَّذِى جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ

تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓا۟ أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْ ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ ثُمَّ
ذَرْهُمْ فِى خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿91﴾

سورۃ الانعام آیت 91

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی جیسا کہ قدر جاننے کا حق تھا۔ جب انہوں نے کہہ دیا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں نازل کی۔ پوچھو تو جو کتاب موسیٰؑ لے کر آئے تھے وہ کس نے نازل کی تھی جو لوگوں کے لئے نورِ ایمان اور ہدایت تھی؟۔ اور جسے تم نے ورق ورق کرکے رکھا ہوا ہے۔ اس (کے کچھ حصے) کو تو تم ظاہر کرتے ہو اور بہت سارے کو چھپا لیتے ہو۔ اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بھی سکھائی گئی تھیں جن کو نہ تو تم اور نہ ہی تمہارے باپ دادا جانتے تھے۔ (بس اتنا) کہہ دو اللہ ہی نے (وہ کتاب نازل کی تھی)۔ پھر ان کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی بے ہودہ بحث و تکرار میں پڑے کھیلتے رہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِىَ إِلَىَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَىْءٌ
وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ
وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا۟ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا۟ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا
كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿93﴾

سورۃ الانعام آیت 93

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑ لے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو۔ اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی اللہ نے اتاری ہے۔ اور اے کاش! ۔ تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھ پاتے! ۔ جب موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔ اس لئے کہ تم اللہ کے بارے ناحق و سراسر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیات سے تکبر بھی کیا کرتے تھے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ فَالِقُ ٱلْحَبِّ وَٱلنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ ٱلْمَيِّتِ مِنَ ٱلْحَىِّ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿95﴾

سورۃ الانعام آیت 95

بیشک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے وہی مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور وہی زندہ سے مُردہ کو نکالنے والا ہے۔ یہی تو اللہ ہے پھر تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟۔

وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ ٱلْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ ۖ وَخَرَقُوا۟ لَهُۥ بَنِينَ وَبَنَٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿100﴾ ع12

سورۃ الانعام آیت 100

اوران لوگوں نے جِنّوں کو اللہ کا شریک بنادیا حالانکہ انہیں بھی اسی نے پیدا کیا ہے۔اورانہوں نے جہالت کی وجہ سے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑلئے۔یہ جو بھی باتیں (اللہ پر) بناتے بیان کرتے ہیں وہ ان سے بالکل پاک اور بلند و بالا ہے۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ فَٱعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿102﴾

سورۃالأنعام آیت 102

یہی اللہ تو تمہارارب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔وہی ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس اسی کی عبادت کرواور وہ ہر چیز کا وکیل و کفیل ہے۔

وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَآ أَشْرَكُوا۟ ۗ وَمَا جَعَلْنَٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿107﴾

سورۃالأنعام آیت 107

اوراگر اللہ (جبراً) چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے نہ تو تم کو ان پر نگہبان مقرر کیا ہےاور نہ ہی تم ان کے ذمہ دار ہو۔

وَلَا تَسُبُّوا۟ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ فَيَسُبُّوا۟ ٱللَّهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا
لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿108﴾

سورۃ الانعام آیت 108

اور (اے ایمان والو!۔) یہ لوگ (عظیم الشان) اللہ کو چھوڑ کر جن جن کو بھی پکارتے ہیں۔ تم ان کو گالی گلوچ مت دینا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بے علم لوگ دشمنی وزیادتی سے اللہ کی شان میں گستاخی کرنے لگ جائیں۔ اسی طرح سے ہم نے ہر گروہ وفرقے کے اعمال (ان کی نظروں میں) بڑے خوشنما بنا دیئے ہیں۔ پھر ان کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے تب وہ انہیں جتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

وَأَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَئِن جَآءَتْهُمْ ءَايَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا ٱلْءَايَٰتُ عِندَ
ٱللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَآ إِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿109﴾

سورۃ الانعام آیت 109

اور یہ لوگ اللہ کے نام کی پکی و مضبوط قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی معجزہ آگیا تو اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے۔ ان سے کہہ دو کہ معجزے تو البتہ سارے کے سارے صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ اور تمہیں (اس کی) کیا خبر کہ معجزے آ بھی گئے تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

۞ وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَآ إِلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ ٱلْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَىْءٍ قُبُلًا
مَّا كَانُوا۟ لِيُؤْمِنُوٓا۟ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿111﴾

سورۃ الانعام آیت 111

اور اگر ان پر ہم فرشتے بھی اتار دیں اور مُردے بھی ان سے باتیں کرنے لگ جائیں۔ اور دنیا بھر کی چیزوں کو ہم ان کی آنکھوں کے سامنے جمع بھی کر دیں تو بھی یہ ایمان لانے والے نہیں مگر یہ کہ جو اللہ چاہے۔ لیکن ان میں بہت سارے لوگ جاہل ہیں۔

أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْتَغِى حَكَمًا وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ إِلَيْكُمُ ٱلْكِتَٰبَ مُفَصَّلًا ۚ وَٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ
ٱلْكِتَٰبَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُۥ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِٱلْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُمْتَرِينَ ﴿114﴾

سورۃ الانعام آیت 114

کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور منصف تلاش کروں؟۔ حالانکہ وہ (اللہ جل شانہ) ہی تو ہے جس نے تمہاری طرف ایک مفصل وواضح کتاب اتار دی ہے۔ اور جنہیں ہم نے (پہلے) کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ تیرے رب کی طرف سے یہ برحق نازل ہوئی ہے۔ پس تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِى ٱلْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ
وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿116﴾

سورۃ الانعام آیت 116

اور دنیا میں آباد بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بہکادیں گے۔ وہ تو محض ظن پر چلتے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

فَكُلُوا۟ مِمَّا ذُكِرَ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِـَٔايَـٰتِهِۦ مُؤْمِنِينَ ﴿118﴾

سورۃ الانعام آیت 118

پس تم لوگ اس (صدقہ) میں سے کھالیا کرو جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھنے والے ہو۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا۟ مِمَّا ذُكِرَ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا ٱضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَآئِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُعْتَدِينَ ﴿119﴾

سورۃ الانعام آیت 119

اور تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم وہ (صدقہ کی) چیز نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ جو کچھ اس نے تم پر حرام کیا ہے اس کی تفصیل وہ واضح کر چکا ہے مگر ایسی صورت میں (بقدرِ ضرورت کھا سکتے ہو)۔ جب کہ تم لاچار ہو جاؤ۔ اور یقیناً بہت سارے لوگ بغیر کسی علم کے محض اپنی خواہشات کی بنا پر (دوسروں کو) گمراہ کرتے ہیں۔ بلاشبہ تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا۟ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُۥ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ ٱلشَّيَـٰطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَـٰدِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿121﴾ 14ع

سورۃ الانعام آیت 121

اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ اور یقیناً اس کا کھانا فسق و گناہ ہے۔ اور بلاشبہ شیطان اپنے ولی اولیاء (دوستوں) کے دلوں میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تم سے جھگڑا کریں۔ اور اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو بیشک تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

وَإِذَا جَآءَتْهُمْ ءَايَةٌ قَالُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَآ أُوتِىَ رُسُلُ ٱللَّهِ ۘ ٱللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُۥ ۗ سَيُصِيبُ ٱلَّذِينَ أَجْرَمُوا۟ صَغَارٌ عِندَ ٱللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَمْكُرُونَ ﴿124﴾

سورۃ الانعام آیت 124

جب ان کے پاس کوئی آیت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم ہر گز ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ایسی چیز جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے ہمیں بھی نہ مل جائے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ رسالت کا کام کس سے لینا ہے ۔ عنقریب یہ مجرم لوگ ان کی مکاریوں کی وجہ سے اللہ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب سے دوچار ہوں گے۔

فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهْدِيَهُۥ يَشْرَحْ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُۥ يَجْعَلْ صَدْرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى ٱلسَّمَآءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿125﴾

سورۃ الأنعام آیت 125

پس جب اللہ کسی کو ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور جس کے متعلق چاہتا ہے کہ گمراہی میں پڑا رہے تو اس کا سینہ بے حد تنگ ہونے دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان پر چڑھ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے (باطل کی) گندگی ڈال دیتا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُم مِّنَ ٱلْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ ٱلْإِنسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِىٓ أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَىٰكُمْ خَٰلِدِينَ فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿128﴾

سورۃ الانعام آیت 128

اور جس دن (اللہ جل شانہ) سارے (جِنّ وانس) کو محشر میں جمع کرے گا۔ کہ اے گروہ جِنّات !۔ یقیناً تم نے انسانوں میں سے بہت سارے لوگوں کو (گمراہی پر) قابو کرر کھا تھا۔ تو انسانوں میں سے ان کے ولی اولیاء کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم سب نے ایک دوسرے سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس معیاد تک آپہنچے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کرر کھی تھی۔ ارشادِ باری ہو گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے مگر (یہ کہ) جو اللہ چاہے۔ بیشک تیرا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ ٱلْحَرْثِ وَٱلْأَنْعَٰمِ نَصِيبًا فَقَالُوا۟ هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا
لِشُرَكَآئِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ
شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿136﴾

سورۃ الانعام آیت 136

اور اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشیوں میں سے اللہ کا حصہ بھی مقرر کرتے ہیں۔ اور اپنے مزعومہ خیال سے کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ حصہ ہمارے شریکوں کا ہے۔ پس جو حصہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں جا سکتا۔ اور جو حصہ اللہ کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ کیسا برا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَٰدِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا۟
عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿137﴾

سورۃ الأنعام آیت 137

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کو قتل کرنے کے (ذاتی) خیال کو خوشنما بنادیا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دے اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ بنادے۔ اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس انہیں اور جو کچھ یہ من گھڑت باتیں بناتے ہیں۔ یونہی پڑا رہنے دو۔

وَقَالُوا۟ هَٰذِهِۦٓ أَنْعَٰمٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ إِلَّا مَن نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَٰمٌ حُرِّمَتْ
ظُهُورُهَا وَأَنْعَٰمٌ لَّا يَذْكُرُونَ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهَا ٱفْتِرَآءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا۟
يَفْتَرُونَ ﴿138﴾

سورۃ الأنعام آیت 138

اور (اپنے ظن و گمان سے) کہتے ہیں کہ یہ جانور اور یہ کھیتی تو ممنوع ہے انہیں صرف وہی کھا سکتے ہیں جس کے بارے ہم چاہیں۔ اور کچھ چوپائے ایسے ہیں جن کی پشت پر سواری اور باربرداری کو حرام کر دیا ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ یہ سب (اللہ پر) جھوٹ گھڑنا ہی تو ہے۔ عنقریب اللہ انہیں اس جھوٹ بہتان لگانے کی سزا دے گا۔

قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ قَتَلُوٓاْ أَوْلَٰدَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُواْ مَا رَزَقَهُمُ ٱللَّهُ ٱفْتِرَآءً
عَلَى ٱللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّواْ وَمَا كَانُواْ مُهْتَدِينَ ﴿140﴾16ع

سورۃ الانعام آیت 140

یقینی طور پر خسارے میں پڑ گئے۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت اور نادانی کی بنا پر قتل کیا اور اللہ پر جھوٹ بہتان لگاتے ہوئے اس کے عطا کردہ رزق کو حرام کر لیا۔ یقیناً یہ لوگ گمراہ ہو گئے اور ہر گز ہدایت یافتہ ہونے والوں میں نہیں۔

وَمِنَ ٱلْأَنْعَٰمِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ
إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿142﴾لا

سورۃ الانعام آیت 142

اور مویشیوں میں بڑے قد والے اور چھوٹے قد والے بھی (پیدا کیے) کہ اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو۔ بلاشک و شبہ وہ تمہارا کھلا ہوا (جدّی) دشمن ہے۔

وَمِنَ ٱلْإِبِلِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْبَقَرِ ٱثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمَّا
ٱشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ وَصَّىٰكُمُ ٱللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ

أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ ٱلنَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى
ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿144﴾ 17ع

سورۃ الأنعام آیت 144

اور اسی طرح اونٹ سے دو اور گائے سے دو پیدا کیے ہیں۔ پوچھو کہ کیا اس (اللہ جل شانہ) نے دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں ماداؤں کو یا جو دونوں ماداؤں کے رحموں میں ہے؟۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ نے تمہیں وصیت کی تھی؟۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑلے تاکہ لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کرتا پھرے۔ بیشک اللہ ایسے ظالم لوگوں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ
دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ۚ فَمَنِ
ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿145﴾

سورۃ الأنعام آیت 145

کہہ دو کہ مجھ پر جو وحی نازل ہوئی ہے اس کے مطابق میں کسی چیز کو بھی کھانے والے پر حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ مرا ہوا جانور۔ یا بہتا خون۔ یا خنزیر کا گوشت۔ یہ سب تو یقیناً ناپاک ہیں۔ یا کوئی ناجائز چیز

کہ اس پر اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ لیکن اگر کوئی (بھوک سے) مجبور ہو جائے نہ تو نافرمانی کرنے والا اور نہ ہی حد سے باہر نکل جانے والا ہو تو تیرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

سَيَقُولُ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ لَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَآ أَشْرَكْنَا وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَىْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا۟ بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَآ ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿148﴾

سورۃ الأنعام آیت 148

شرک کرنے والے کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا نہ تو ہم اور نہ ہی ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہرا سکتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھوٹ کہا تھا جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کر ہی رہے۔ پوچھو کہ کیا تمہارے پاس کوئی علمی دلیل وسند ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو؟۔ تم تو محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور صرف انکلیں ہی دوڑاتے رہتے ہو۔

قُلْ فَلِلَّهِ ٱلْحُجَّةُ ٱلْبَٰلِغَةُ ۖ فَلَوْ شَآءَ لَهَدَىٰكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿149﴾

سورۃ الأنعام آیت 149

کہہ دو کہ اللہ ہی کی حجت قابلِ دلیل ہے۔ اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ ٱللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا۟ فَلَا تَشْهَدْ
مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ وَهُم
بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿150﴾ 18ع

سورۃ الانعام آیت 150

کہہ دو لاؤ اپنے ان گواہوں کو جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا ہے؟۔ اور اگر وہ (جھوٹی) گواہی دے بھی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور وہ دوسروں کو اپنے رب کا ہم پلہ ومدِمقابل ٹھہراتے ہیں۔

۞ قُلْ تَعَالَوْا۟ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا۟ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۖ
وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَوْلَٰدَكُم مِّنْ إِمْلَٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا۟ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا۟ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿151﴾

سورۃ الانعام آیت 151

کہہ دو آؤ میں تمہیں سناؤں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔ اور بے حیائی کے کام خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے قریب تک نہ جاؤ۔ اور جس کسی جان کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے بغیر (شرعی) حق کے قتل نہ کرو۔ یہ ہے وہ جس کی اس نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

وَلَا تَقۡرَبُواْ مَالَ ٱلۡيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ حَتَّىٰ يَبۡلُغَ أَشُدَّهُۥۖ وَأَوۡفُواْ ٱلۡكَيۡلَ وَٱلۡمِيزَانَ بِٱلۡقِسۡطِۖ لَا نُكَلِّفُ نَفۡسًا إِلَّا وُسۡعَهَاۖ وَإِذَا قُلۡتُمۡ فَٱعۡدِلُواْ وَلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبَىٰۖ وَبِعَهۡدِ ٱللَّهِ أَوۡفُواْۚ ذَٰلِكُمۡ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ ﴿152﴾ لا

سورۃ الانعام آیت 152

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکو مگر ایسے طریقے سے کہ بہترین ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور ناپ و تول کو انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو۔ اور اللہ کا عہد پورا کرو۔ ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم غور و فکر سے نصیحت حاصل کرو۔

أَوْ تَقُولُوٓاْ لَوْ أَنَّآ أُنزِلَ عَلَيْنَا ٱلْكِتَٰبُ لَكُنَّآ أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِى ٱلَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ ءَايَٰتِنَا سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ بِمَا كَانُواْ يَصْدِفُونَ ﴿157﴾

سورة الأنعام آیت 157

یا یہ کہہ دو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی تو ہم ان کی نسبت کہیں زیادہ سیدھے رستے پر ہوتے۔ پس یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بہت واضح کتاب اور سرچشمۂ ہدایت اور خصوصی رحمت آچکی ہے۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلادے اور ان سے سے روکتا رہے؟۔ عنقریب ہم ایسے لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے روکتے ہیں۔ ان کے اس روکنے کے سبب بہت سخت عذاب دیں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمْ وَكَانُواْ شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِى شَىْءٍ ۚ إِنَّمَآ أَمْرُهُمْ إِلَى ٱللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ ﴿159﴾

سورة الأنعام آیت 159

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقے بازی کی اور فرقہ فرقہ ہوگئے ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ بس البتہ اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہی انہیں جتلائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِى لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿162﴾ لا

سورة الأنعام آیت 162

(یہ بھی) کہہ دو کہ بلاشبہ میری نماز۔اور میری (ساری) عبادتیں۔اور میرا جینا۔اور میرا مرنا۔سب کچھ اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔

قُلْ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْغِى رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿164﴾

سورة الأنعام آیت 164

کہہ دو کیا اب میں اللہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا رب تلاش کروں؟۔حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے۔اور ہر نفس جو کچھ کماتا ہے اس کا وہ خود ہی ذمہ دار ہے۔اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کا جانا ہے پس جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ سب تمہیں جتلادے گا۔

يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَٰرِى سَوْءَٰتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ ٱلتَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿26﴾

سورۃ الأعراف آیت 26

اے اولادِ آدمؑ! ۔ ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے ستر ڈھانپتا ہے اور زیب وزینت کا باعث بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس تو بہترین ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تاکہ لوگ نصیحت قبول کریں۔

وَإِذَا فَعَلُواْ فَٰحِشَةً قَالُواْ وَجَدْنَا عَلَيْهَآ ءَابَآءَنَا وَٱللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِٱلْفَحْشَآءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿28﴾

سورۃ الأعراف آیت 28

اور جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طرح اپنے بڑوں کو کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ کہہ دو بیشک اللہ بے حیائی کا ہرگز حکم نہیں کرتا۔ کیا تم اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جو تم بالکل نہیں جانتے؟۔

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلضَّلَٰلَةُ ۗ إِنَّهُمُ ٱتَّخَذُواْ ٱلشَّيَٰطِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ الأعراف آیت 30

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی۔ بلاشبہ ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو ولی اولیاء بنا لیا ہے۔ اور (اپنے بارے میں) سمجھتے خیال کرتے ہیں کہ بیشک وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ ٱللَّهِ ٱلَّتِىٓ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِۦ وَٱلطَّيِّبَٰتِ مِنَ ٱلرِّزْقِ ۚ قُلْ هِىَ لِلَّذِينَ
ءَامَنُوا۟ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ﴿32﴾

سورۃ الأعراف آیت 32

پوچھو کہ اللہ کی زیب و آرائش اور حلال و پاکیزہ رزق جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے اس کو کس نے حرام کیا ہے؟۔ کہہ دو دنیا کی زندگی میں یہ نعمتیں ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن خالص انہی کے لئے مختص ہوں گی۔ اسی طرح ہم اپنی آیات سمجھنے والوں کے لئے کھول کھول کر واضح کرتے ہیں۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّىَ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَٱلْإِثْمَ وَٱلْبَغْىَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ
وَأَن تُشْرِكُوا۟ بِٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا وَأَن تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا
تَعْلَمُونَ ﴿33﴾

سورۃ الأعراف آیت 33

کہہ دو (سن رکھو)۔بس یقینی طور پر میرے رب نے بے حیائی کی باتوں کو خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔اور ہر گناہ کی بات کو۔اور ناحق ظلم زیادتی کرنے کو۔اور یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بنالو جس کی اس نے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی۔بالکل حرام قرار دیا ہے۔اور یہ بھی کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو۔جن کا تمہیں بالکل علم نہیں۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓا۟ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ﴿37﴾

سورۃ الأعراف آیت 37

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔جو اللہ پر جھوٹ وبہتان والی باتیں گھڑلے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا کہہ دے۔ان لوگوں کے نصیب کا ان کو مل کر ہی رہے گا۔یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ کہاں ہیں وہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے تھے؟۔وہ کہیں گے کہ (آج) سب ہم سے غائب ہوگئے۔اور اپنے آپ پر گواہی دینے لگیں گے کہ واقعی وہ ناشکرے ومنکرینِ حق تھے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِى صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِى مِن تَحْتِهِمُ ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ
ٱلَّذِى هَدَىٰنَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ أَنْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ ۖ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا
بِٱلْحَقِّ ۖ وَنُودُوٓا۟ أَن تِلْكُمُ ٱلْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿43﴾

سورۃ الأعراف آیت 43

اور جو بھی کدورتیں ان کے دلوں میں ہوں گی ہم سب نکال باہر کریں گے ان کے باغوں کے دامن میں نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں یہاں تک رسائی دی اور اگر اللہ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی بھی راہ نہ پا سکتے۔ البتہ یقیناً ہمارے رب کے رسول حق سچ لے کر آئے تھے۔ اور منادی کر دی جائے گی کہ تم اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے میں اس جنت کے وارث بنا دیئے گئے ہو۔

وَنَادَىٰٓ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ أَصْحَٰبَ ٱلنَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ
وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا۟ نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى
ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿44﴾ لا

سورۃ الأعراف آیت 44

اور جنتی لوگ دوزخیوں کو ندیٰ دیں گے کہ ہم نے تو اپنے رب کا ہم سے کیا ہوا وعدہ سچا پالیا۔ کیا تم بھی اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا؟۔ وہ کہیں گے کہ ہاں !۔ پھر (اسی وقت) ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

ٱلَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِٱلْـَٔاخِرَةِ كَٰفِرُونَ﴿45﴾

سورة الأعراف آیت 45

جو اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے رہے اور اس میں کجی و ٹیڑھا پن تلاش کرتے رہے اور وہ آخرت کا بھی انکار کرتے رہے۔

أَهَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ ٱللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ٱدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ أَنتُمْ تَحْزَنُونَ﴿49﴾

سورة الأعراف آیت 49

(پھر جنتی لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے) کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اللہ ان پر بالکل بھی اپنی رحمت نہیں کرے گا۔ (اس وقت ان کے لئے ارشاد ہو گا کہ) تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تم پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی تم مغموم ہو گے۔

وَنَادَىٰٓ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا۟ عَلَيْنَا مِنَ ٱلْمَآءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ
ٱللَّهُ ۚ قَالُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿50﴾ لا

سورۃ الأعراف آیت 50

اور وہ دوزخی لوگ جنتیوں کو (گڑگڑا کر) ندا دیں گے کہ تھوڑا سا پانی ہم پر بھی ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ (ہمیں بھی دے دو)۔ وہ کہیں گے کہ بیشک اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر حرام کردی ہیں۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى
ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ
بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿54﴾

سورۃ الأعراف آیت 54

یقیناً تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپ دیتا ہے کہ جو اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند اور ستارے سب پیدا کیے وہ اسی کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اسی (اللہ جل شانہ) کا خاصہ ہے۔ اللہ سارے جہانوں کا رب تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

وَلَا تُفۡسِدُواْ فِى ٱلۡأَرۡضِ بَعۡدَ إِصۡلَـٰحِهَا وَٱدۡعُوهُ خَوۡفًا وَطَمَعًاۚ إِنَّ رَحۡمَتَ ٱللَّهِ
قَرِيبٌ مِّنَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ﴿56﴾

سورۃالأعراف آیت 56

اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ برپا کرنا اور اللہ ہی سے خوف اور امید کے ساتھ دعائیں کرتے رہنا۔ بلا شبہ اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے بہت ہی قریب ہے۔

لَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوۡمِهِۦ فَقَالَ يَـٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَـٰهٍ غَيۡرُهُۥٓ إِنِّىٓ
أَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيمٍ﴿59﴾

سورۃالأعراف آیت 59

البتہ یقیناً ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ بیشک میں تمہارے بارے ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

أُبَلِّغُكُمۡ رِسَـٰلَـٰتِ رَبِّى وَأَنصَحُ لَكُمۡ وَأَعۡلَمُ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا تَعۡلَمُونَ﴿62﴾

سورۃالأعراف آیت 62

تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور (خیر خواہی چاہتے ہوئے) تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے ایسی باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۞ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿65﴾

سورۃ الأعراف آیت 65

اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ کیا پھر تم ڈرتے نہیں؟۔

أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ۚ وَٱذْكُرُوٓا۟ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِى ٱلْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۖ فَٱذْكُرُوٓا۟ ءَالَآءَ ٱللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿69﴾

سورۃ الأعراف آیت 69

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آ گئی ؟۔ تاکہ تمہیں آگاہ کردے۔ اور یاد کرو جب کہ تمہیں قوم نوحؑ کے بعد جانشین بنا دیا اور ڈیل ڈول میں تمہیں پھیلاؤ بھی زیادہ دیا۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح حاصل کرو۔

قَالُوٓاْ أَجِئۡتَنَا لِنَعۡبُدَ ٱللَّهَ وَحۡدَهُۥ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعۡبُدُ ءَابَآؤُنَا ۖ فَأۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن
كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿70﴾

سورۃ الأعراف آیت 70

وہ کہنے لگے کہ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں اور جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے چلے آئے ہیں ان سب کو چھوڑ دیں؟۔ پس جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

قَالَ قَدۡ وَقَعَ عَلَيۡكُم مِّن رَّبِّكُمۡ رِجۡسٞ وَغَضَبٌ ۖ أَتُجَٰدِلُونَنِي فِيٓ أَسۡمَآءٖ سَمَّيۡتُمُوهَآ
أَنتُمۡ وَءَابَآؤُكُم مَّا نَزَّلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلۡطَٰنٖ ۚ فَٱنتَظِرُوٓاْ إِنِّي مَعَكُم مِّنَ
ٱلۡمُنتَظِرِينَ ﴿71﴾

سورۃ الأعراف آیت 71

اس نے کہا تمہارے رب کی طرف سے تم پر غضب اور عذاب مقرر ہو چکا ہے۔ تم مجھ سے ایسے ناموں پر کیوں بحث کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود رکھ لئے ہیں؟۔ اللہ نے ان کے بارے کوئی بھی دلیل و سند نازل نہیں کی پس انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ قَدْ جَآءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِۦ نَاقَةُ ٱللَّهِ لَكُمْ ءَايَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِىٓ أَرْضِ ٱللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿73﴾

سورۃ الأعراف آیت 73

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزہ آ چکا ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے۔ پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے۔ اور اسے بری نیت سے ہاتھ بھی مت لگانا ورنہ تمہیں دردناک عذاب آ پکڑے گا۔

وَٱذْكُرُوٓا۟ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنۢ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ ٱلْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ فَٱذْكُرُوٓا۟ ءَالَآءَ ٱللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿74﴾

سورۃ الأعراف آیت 74

اور یاد کرو جب کہ (اللہ نے) تمہیں عاد کے بعد جانشین بنایا اور تمہیں زمین پر رہنے کو ٹھکانہ دیا۔ کہ نرم وہموار زمین میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں میں بھی گھر تراشتے ہو۔ پس اس کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ قَدْ جَآءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا۟ ٱلْكَيْلَ وَٱلْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا۟ ٱلنَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَٰحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿85﴾ ج

سورۃ الأعراف آیت 85

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آچکی ہے۔ پس ناپ اور تول پورا پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

وَلَا تَقْعُدُوا۟ بِكُلِّ صِرَٰطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ بِهِۦ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَٱذْكُرُوٓا۟ إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿86﴾

سورۃ الاعراف آیت 86

اور تم راستوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو۔ اور اس کی راہ میں کجی و ٹیڑھا پن تلاش کرتے رہو۔ اور وہ وقت یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے تو اللہ نے تمہیں بڑھا دیا۔ اور (یہ بھی) دیکھ لو کہ فساد پھیلانے والوں کا انجام کیسا ہوتا رہا۔

وَإِن كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنكُمْ ءَامَنُوا۟ بِٱلَّذِىٓ أُرْسِلْتُ بِهِۦ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا۟ فَٱصْبِرُوا۟
حَتَّىٰ يَحْكُمَ ٱللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿87﴾

سورۃ الاعراف آیت 87

اور اگر تم میں سے ایک جماعت میری رسالت پر ایمان لے آئی ہے اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی پس صبر کرتے رہو۔ یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَدِ ٱفْتَرَيْنَا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِى مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّىٰنَا ٱللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا
يَكُونُ لَنَآ أَن نَّعُودَ فِيهَآ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۚ
عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا ٱفْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِٱلْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْفَٰتِحِينَ ﴿89﴾

سورۃ الاعراف آیت 89

اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس (برائی) سے نجات دے دی۔ اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آ گئے تو ہم اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑنے والے ہو جائیں گے۔ اور ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو ہمارا رب ہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ۔ ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

أَفَأَمِنُوا۟ مَكْرَ ٱللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿99﴾ 12ع

سورۃ الأعراف آیت 99

کیا یہ لوگ اللہ کی خفیہ تدبیر (یعنی اچانک پکڑ) سے بے خوف ہو گئے ہیں حالانکہ اللہ کی خفیہ تدبیر سے وہی لوگ بے فکر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہوں؟۔

تِلْكَ ٱلْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَمَا كَانُوا۟
لِيُؤْمِنُوا۟ بِمَا كَذَّبُوا۟ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿101﴾

سورۃ الأعراف آیت 101

یہ بستیاں ہیں جن کے حالات ہم تمہیں سناتے ہیں اور البتہ یقیناً ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے تھے۔ پھر جس بات کو انہوں نے پہلے سے جھٹلادیا پھر کبھی نہ ہوا کہ اس پر ایمان لے آتے۔ اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر ثبت ہونے دیتا ہے۔

حَقِيقٌ عَلَىٰٓ أَن لَّآ أَقُولَ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍۢ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِىَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿105﴾ط

سورۃ الأعراف آیت 105

میرا فرض منصبی ہے کہ سچ کے علاوہ کوئی بھی بات اللہ کی طرف منسوب نہ کروں۔ بلاشبہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں پس اولادِ اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دو۔

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱللَّهِ وَٱصْبِرُوٓا۟ ۖ إِنَّ ٱلْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿128﴾

سورۃ الأعراف آیت 128

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ ہی سے مدد مانگو اور صبر و تحمل سے کام لو بیشک زمین تو اللہ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنادیتا ہے۔ اور اچھا انجام تو (اللہ سے) ڈرنے والوں کا ہی ہوتا ہے۔

فَإِذَا جَآءَتْهُمُ ٱلْحَسَنَةُ قَالُوا۟ لَنَا هَٰذِهِۦ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا۟ بِمُوسَىٰ وَمَن
مَّعَهُۥٓ ۗ أَلَآ إِنَّمَا طَٰٓئِرُهُمْ عِندَ ٱللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿131﴾

سورۃ الأعراف آیت 131

جب ان پر خوشحالی آتی تو کہتے کہ ہم تو اس کے مستحق ہیں۔ اور اگر انہیں کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے۔ آگاہ رہو۔ البتہ ان کی نحوست بس اللہ کے ہاں مقرر ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

قَالَ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿140﴾

سورۃ الأعراف آیت 140

موسیٰؑ نے کہا کہ کیا تمہارے لئے اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اسی نے تمہیں سارے جہان والوں پر فضیلت دی ہے؟۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ
لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ
بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿158﴾

سورۃ الأعراف آیت 158

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان !۔ یقینی طور پر میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے۔پس اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اس کے (نازل کردہ) سارے کلاموں پر یقین رکھتا ہے۔اور اسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

وَإِذۡ قَالَتۡ أُمَّةٞ مِّنۡهُمۡ لِمَ تَعِظُونَ قَوۡمًا ۙ ٱللَّهُ مُهۡلِكُهُمۡ أَوۡ مُعَذِّبُهُمۡ عَذَابٗا شَدِيدٗاۖ قَالُواْ مَعۡذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَّقُونَ ﴿164﴾

سورۃ الأعراف آیت 164

اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا ہے؟۔وہ کہنے لگے کہ تمہارے رب کے حضور اپنی عذر و معذرت کرنے کے لئے اور اس لئے بھی کہ شاید کہ وہ (اللہ کی نافرمانی سے) بچ جائیں۔

فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٞ وَرِثُواْ ٱلۡكِتَٰبَ يَأۡخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا ٱلۡأَدۡنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغۡفَرُ لَنَا وَإِن يَأۡتِهِمۡ عَرَضٞ مِّثۡلُهُۥ يَأۡخُذُوهُۚ أَلَمۡ يُؤۡخَذۡ عَلَيۡهِم مِّيثَٰقُ ٱلۡكِتَٰبِ أَن

لَّا يَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ وَدَرَسُوا۟ مَا فِيهِ ۗ وَٱلدَّارُ ٱلْـَٔاخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿169﴾

سورۃ الاعراف آیت 169

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین ہو گئے اور کتاب کے وارث بن بیٹھے۔ جو (دین فروش ہیں اور) وہ اس ادنیٰ زندگی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہم بخش دیئے جائیں گے۔ اور اگر ویسا ہی ساز و سامان اور بھی مل جائے تو اس کو بھی لپک کر لے لیں۔ کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ پر حق سچ کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہیں گے؟۔ اور انہوں نے جو کچھ اس (کتاب) میں لکھا ہے پڑھا ہوا بھی ہے۔ اور آخرت کا گھر تو متقیوں کے لئے بہت بہتر ہے۔ کیا پھر تم عقل نہیں رکھتے؟۔

مَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِى ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿178﴾

سورۃ الاعراف آیت 178

جسے اللہ ہدایت دے وہی راہ یاب ہے اور جسے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے پس وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ
سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿180﴾

سورۃ الاعراف آیت 180

اور سب سے زیادہ خوبصورت نام تو اللہ ہی کے لئے ہیں پس ان ہی (اعلیٰ) ناموں سے اس کے حضور دعائیں کیا کرو۔اور ایسے لوگوں سے بالکل تعلق نہ رکھو جو اس کے ناموں سے انحراف کرتے ہیں۔وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پا کر رہیں گے۔

أَوَلَمْ يَنظُرُواْ فِى مَلَكُوتِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ وَأَنْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ قَدِ ٱقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَىِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَهُۥ يُؤْمِنُونَ ﴿185﴾

سورۃ الاعراف آیت 185

اور کیا ان لوگوں نے آسمانوں و زمین کی بادشاہت اور ان چیزوں میں جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں کبھی غور سے نہیں دیکھا؟۔اور یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان کی موت بالکل قریب ہی ہو۔پھر یہ لوگ اس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام ہے جس پر ایمان لائیں گے؟۔

مَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَلَا هَادِىَ لَهُۥ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِى طُغْيَٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿186﴾

سورۃ الاعراف آیت 186

جس کسی کو اللہ گمراہ ہونے دے تو اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور اللہ بھی ایسے (غافل بے فکرے) لوگوں کو ان کی گمراہی میں بھٹکنے کے لئے ہی چھوڑ دیتا ہے۔

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَىٰهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّى ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَآ إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِىٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ ٱللَّهِ وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿187﴾

سورۃ الأعراف آیت 187

یہ لوگ تجھ سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ کب اس کے واقع ہونے کا وقت ہے؟۔ کہہ دو البتہ اس کا علم تو صرف میرے رب ہی کو ہے وہی اسے اپنے وقت پر ظاہر کردے گا۔ جو ایک دم سے تم پر آپڑے گی (اور) وہ گھڑی آسمانوں وزمین پر بہت ہی بھاری ہوگی۔ یہ تم سے ایسے پوچھتے ہیں جیسے کہ تم اس کی تحقیق کر چکے ہو۔ (پھر سے) کہہ دو کہ یقیناً اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِى نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ لَٱسْتَكْثَرْتُ مِنَ ٱلْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِىَ ٱلسُّوٓءُ ۚ إِنْ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿188﴾ 23ع

سورۃ الأعراف آیت 188

کہہ دو کہ میں تو اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سارے فائدے جمع کرلیتا اور کوئی بھی چیز مجھے تکلیف نہ پہنچا سکتی۔ میں تو محض ان لوگوں کو آگاہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں جو ایمان قبول کرنے والے ہیں۔

۞ هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَجَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِيَسۡكُنَ إِلَيۡهَاۖ فَلَمَّا
تَغَشَّىٰهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِيفٗا فَمَرَّتۡ بِهِۦۖ فَلَمَّآ أَثۡقَلَت دَّعَوَا ٱللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنۡ
ءَاتَيۡتَنَا صَٰلِحٗا لَّنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿189﴾

سورۃ الأعراف آیت 189

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے آرام و سکون حاصل کرے۔ پھر جب وہ اس کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل ٹھہر جاتا ہے۔ پھر وہ اسے لئے چلتی پھرتی ہے پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تب دونوں میاں بیوی اپنے رب اللہ سے التجا کرتے ہیں۔ اگر تو ہمیں صحیح سالم اولاد دے گا تو ہم ضرور شکر گزار ہو جائیں گے۔

فَلَمَّآ ءَاتَىٰهُمَا صَٰلِحٗا جَعَلَا لَهُۥ شُرَكَآءَ فِيمَآ ءَاتَىٰهُمَاۚ فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ عَمَّا
يُشۡرِكُونَ ﴿190﴾

سورۃ الأعراف آیت 190

پھر جب اللہ ان کو صحیح سالم اولاد دے دیتا ہے تو اللہ کی دی ہوئی اس چیز میں وہ دونوں اللہ کا شریک بنانے لگ جاتے ہیں۔ پس اللہ کا رتبہ بہت ہی بلند ہے اس شرک سے جو وہ کرتے ہیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَٱدْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿194﴾

سورۃ الأعراف آیت 194

بیشک جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں۔ اگر تم سچے ہو تو انہیں پکار کے دیکھو پھر تو انہیں بھی چاہیے کہ تمہاری دعا و پکار کا جواب دیں۔

إِنَّ وَلِـِّۧىَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى نَزَّلَ ٱلْكِتَٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى ٱلصَّٰلِحِينَ﴿196﴾

سورۃ الأعراف آیت 196

یقیناً میرا ولی تو اللہ ہی ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور نیک لوگوں کا ولی بھی وہی ہے۔

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ نَزْغٌ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴿200﴾

سورۃ الاعراف آیت 200

اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ ہی سے پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ ۖ قُلِ ٱلْأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَصْلِحُوا۟ ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿1﴾

سورۃ الانفال آیت 1

تجھ سے مالِ غنیمت کے بارے پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ مالِ غنیمت اللہ اور رسول کا ہے۔ پس اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس میں صلح صفائی رکھو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا ہی حکم مانو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿2﴾ ج صلے

سورۃ الانفال آیت 2

ایمان والے تو البتہ بس وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔اور جب اس کی آیات ان کے سامنے پڑھی جائیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔اور وہ تو اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

وَإِذْ يَعِدُكُمُ ٱللَّهُ إِحْدَى ٱلطَّآئِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ ٱلشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُحِقَّ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦ وَيَقْطَعَ دَابِرَ ٱلْكَٰفِرِينَ﴿7﴾لا

سورۃ الانفال آیت 7

اور جس وقت دو گروہوں میں سے ایک کا اللہ تم سے وعدہ کیا تھا کہ کوئی ایک تمہارے لئے ہے اور تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے ہاتھ لگ جائے۔اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے حکم سے حق کا حق ہونا ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِۦ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴿10﴾1ع

سورۃ الانفال آیت 10

اور اس مدد کو تو اللہ نے محض خوش خبری بنایا تھا تاکہ اس سے تمہارے دل مطمئن رہیں۔ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿13﴾

سورۃ الانفال آیت 13

یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا۔ تو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُۥٓ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَمَأْوَىٰهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿16﴾

سورۃ الانفال آیت 16

اور اس دن لڑائی کی کسی تدبیر کے لئے پیچھے ہٹنا پڑے یا اپنے کسی فوجی دستے کے ساتھ جا ملنے کو پیچھے ہٹو۔ سوائے اس کے جو کوئی ان سے پیٹھ پھیرے گا پس یقیناً وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِىَ ٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿17﴾

سورۃ الانفال آیت 17

پس تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کر دیا۔اور جس وقت تم نے مٹھی بھر کنکریاں پھینکی تھیں وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ وہ اللہ نے پھینکی تھیں۔ تاکہ ایمان والے اس بہترین (احسان کی آزمائش سے بھی آزمالئے جائیں۔ بیشک اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿18﴾

سورۃ الانفال آیت 18

یہ تو تھا تمہارا (معاملہ)۔اور بیشک اللہ کافروں کے مکروفریب کو کمزور کرنے والا ہے۔

إِن تَسْتَفْتِحُوا۟ فَقَدْ جَآءَكُمُ ٱلْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُوا۟ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُوا۟ نَعُدْ
وَلَن تُغْنِىَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الانفال آیت 19

اگر تم فتح چاہتے ہو تو (مسلمانوں کی یہ) فتح تمہارے سامنے آچکی۔اور (اے کافرو) اگر اب بھی تم باز آجاؤ تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔اور اگر پھر سے وہی کام کروگے تو ہم بھی ویسا ہی (حشر) کریں گے۔اور

تمہاری جمعیت چاہے کتنی بھی بڑی ہو ذرا بھی فائدہ نہیں دے گی اور بلاشبہ اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَوَلَّوۡاْ عَنۡهُ وَأَنتُمۡ تَسۡمَعُونَ﴿20﴾ج صلے

سورۃ الانفال آیت 20

اے ایمان والو! ۔اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس سے رو گردانی مت کرو اور تم سنتے جانتے ہو۔

۞ إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلۡبُكۡمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعۡقِلُونَ﴿22﴾

سورۃ الانفال آیت 22

بلاشبہ اللہ کے نزدیک بدترین وہ (انسان نما) جانور ہیں جو بہرے ہیں گونگے ہیں ذرا بھی عقل سے کام نہیں لیتے۔

وَلَوۡ عَلِمَ ٱللَّهُ فِيهِمۡ خَيۡرًا لَّأَسۡمَعَهُمۡۖ وَلَوۡ أَسۡمَعَهُمۡ لَتَوَلَّواْ وَّهُم مُّعۡرِضُونَ﴿23﴾

سورۃ الانفال آیت 23

اور اگر اللہ ان میں کوئی خوبی بھانپ لیتا تو ان کو سننے (سمجھنے) کی توفیق دے دیتا۔ اور اگر (بغیر کسی خوبی کے) انہیں سنوا دیا جاتا تو وہ بے رُخی کے ساتھ منہ پھیر لیتے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱسْتَجِيبُواْ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْۖ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَقَلْبِهِۦ وَأَنَّهُۥٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿24﴾

سورۃ الانفال آیت 24

اے ایمان والو! ۔ اللہ اور رسول کے حکم کو عملی طور پر قبول کرلو جب کہ رسول تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتا ہے جو تمہیں (روحانی جاودانی) زندگی ہی بخشنے والا ہے۔ اور جان رکھو کہ (نبی کے بلاوے پر پس و پیش کروگے تو) اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل (ایک آڑ) ہو جاتا ہے اور بیشک تم سب اسی کی طرف محشر میں جمع کیے جاؤ گے۔

وَٱتَّقُواْ فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةًۖ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿25﴾

سورۃ الانفال آیت 25

اور تم اس فتنہ سے بھی بچتے رہو جو تم میں سے صرف ظالم لوگوں پر نہ پڑے گا (بلکہ سب لپیٹ میں آجائیں گے)۔ اور جان رکھو کہ بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا بھی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَخُونُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ وَتَخُونُوٓا۟ أَمَٰنَٰتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴿27﴾

سورۃ الانفال آیت 27

اے ایمان والو! ۔اللہ اور اس کے رسول (کے دین) کی خیانت نہ کرو اور آپس کی امانتوں میں بھی تم خیانت (نہ کرو) اور تم تو جانتے بھی ہو۔

وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴿28﴾3ع

سورۃ الانفال آیت 28

اور جان رکھو کہ تمہارے مالوں اور تمہاری اولاد میں (تمہارے لئے) ایک بڑی آزمائش ہے۔اور بیشک اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن تَتَّقُوا۟ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ﴿29﴾

سورۃ الانفال آیت 29

اے ایمان والو! ۔اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہیں حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت دے گا۔تم سے تمہارے گناہ مٹادے گا اور تمہاری بخشش و مغفرت کردے گا۔اور اللہ بڑے ہی فضل والا ہے۔

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ
ٱللَّهُ ۖ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَٰكِرِينَ ﴿30﴾

سورۃ الانفال آیت 30

اور جب کافر تیرے بارے چالیں چل رہے تھے کہ تمہیں قید کر دیں یا قتل کر دیں یا دیس بدر کر دیں۔ وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر کر رہا تھا۔ اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

وَإِذْ قَالُوا۟ ٱللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ ٱلْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ
ٱلسَّمَآءِ أَوِ ٱئْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿32﴾

سورۃ الانفال آیت 32

اور جب انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ !۔ اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب بھیج دے۔

وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿33﴾

سورۃ الانفال آیت 33

اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ تیرے ہوتے ہوئے انہیں عذاب دے ڈالے۔اور اللہ ایسا بھی نہیں ہے کہ وہ تو بخشش مانگتے ہوں اور ان کو عذاب دے دیا جائے۔

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ ٱللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَمَا كَانُوٓا۟ أَوْلِيَآءَهُۥٓ ۚ إِنْ أَوْلِيَآؤُهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿34﴾

سورۃ الانفال آیت 34

اور اللہ ان (مکے والوں) کو کیوں کر عذاب نہ دے۔جب کہ وہ (مسلمانوں کو) مسجد حرام سے روکتے ہیں جب کہ وہ تو اس کے متولی بھی نہیں؟۔اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہی ہیں لیکن ان میں بہت سارے لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ لِيَصُدُّوا۟ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿36﴾ لا

سورۃ الانفال آیت 36

بیشک جو لوگ کافرو ناشکرے ہیں وہ اپنے مال (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکنے میں خرچ کرتے ہیں پس وہ تو اور بھی خرچ کرتے رہیں گے۔پھر آخر کار یہی (خرچ کرنا) ان کے لئے (موجبِ) حسرت و یاس بن جائے گا۔ بالآخر وہ مغلوب ہوں گے اور جو کافرو ناشکرے ہیں وہ دوزخ کی طرف محشر میں جمع جائیں گے۔

لِيَمِيزَ ٱللَّهُ ٱلْخَبِيثَ مِنَ ٱلطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ ٱلْخَبِيثَ بَعْضَهُۥ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُۥ
جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُۥ فِى جَهَنَّمَ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿37﴾ ع4

سورۃ الانفال آیت 37

تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ایک ناپاک کو دوسرے پر رکھ کر اک ڈھیر بنائے پھر اس ڈھیر کو جہنم میں جھونک دے۔ ایسے ہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ كُلُّهُۥ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ ٱنتَهَوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِمَا
يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿39﴾

سورۃ الانفال آیت 39

اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ۔ فتنہ (ظلم و زیادتی) بالکل باقی نہ رہے اور سارے کا سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ پھر اگر یہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ ان کے کاموں کو بخوبی دیکھ رہا ہے۔

وَإِن تَوَلَّوْا۟ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ مَوْلَىٰكُمْ ۚ نِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿40﴾

سورۃ الانفال آیت 40

اور اگر رو گردانی کریں تو جان رکھو کہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے۔ وہ بہترین مولیٰ ہے اور بہترین مددگار ہے۔

۞ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَىْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُۥ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ
وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ إِن كُنتُمْ ءَامَنتُم بِٱللَّهِ وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا
يَوْمَ ٱلْفُرْقَانِ يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿41﴾

سورة الانفال آیت 41

اور جان رکھو کہ جو چیز بھی تمہیں غنیمت میں ملے تو بلاشبہ اس میں پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول۔ اور رشتہ داروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں کے لئے ہے۔ اگر تم اللہ پر اور ہمارے بندے پر جو (غیبی نصرت) اتری تھی اس (فیصلہ کن) فرقانی دن پر ایمان رکھتے ہو جب (بدر کے) دن دو جماعتوں کی آپس میں مڈبھیڑ ہوئی تھی۔ اور اللہ ہر چیز پر بخوبی قدرت رکھنے والا ہے۔

إِذْ أَنتُم بِٱلْعُدْوَةِ ٱلدُّنْيَا وَهُم بِٱلْعُدْوَةِ ٱلْقُصْوَىٰ وَٱلرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ
لَٱخْتَلَفْتُمْ فِى ٱلْمِيعَٰدِ ۙ وَلَٰكِن لِّيَقْضِىَ ٱللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنۢ
بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَىَّ عَنۢ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿42﴾ لا

سورة الانفال آیت 42

جس وقت تم قریب کے ناکے پر تھے اور وہ دور کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے (ساحل) پر تھا۔ اگر تم کوئی باہمی اقرار بھی کر لیتے تو یقیناً تم وقت معین پر پہنچنے میں آگے پیچھے ہو جاتے۔ لیکن اللہ کو وہ کام کرنا

تھا جو مقرر ہو چکا تھا تاکہ جو ہلاک ہو تو کسی دلیل پر ہلاک ہو اور جو زندہ رہے تو وہ بھی کسی دلیل پر زندہ
رہے۔اور بیشک اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

إِذْ يُرِيكَهُمُ ٱللَّهُ فِى مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَىٰكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَٰزَعْتُمْ فِى ٱلْأَمْرِ
وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿43﴾

سورۃ الانفال آیت 43

جس وقت اللہ نے تیرے خواب میں تجھے ان کفار کی تعداد کم دکھائی۔اور اگر تجھے بہت دکھلا دیتا تو تم
لوگ جی چھوڑ دیتے اور (درپیش) معاملے پر آپس میں جھگڑنے لگتے بلکہ اللہ نے اس سے بچا لیا۔بیشک وہ
سینوں کی پوشیدہ باتوں تک کا علم رکھتا ہے۔

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ ٱلْتَقَيْتُمْ فِىٓ أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِىٓ أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِىَ ٱللَّهُ أَمْرًا
كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿44﴾ع5

سورۃ الانفال آیت 44

اور جب باہمی مقابلے کے وقت بھی کفار کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کرکے دکھایا اور تمہاری تعداد کو
ان کی آنکھوں میں کم ظاہر کر دیا تاکہ اللہ اس کام کو کر ہی ڈالے جو کرنا ضروری تھا۔اور سب کاموں کا
رجوع اللہ کی طرف ہی ہوتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَٱثْبُتُواْ وَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴿45﴾ج

سورۃ الأنفال آیت 45

اے ایمان والو! جب کسی (دشمن) جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت
زیادہ یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔

وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَٱصْبِرُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ
ٱلصَّٰبِرِينَ﴿46﴾ج

سورۃ الأنفال آیت 46

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو۔ ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری
ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر سے ہی کام لو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ خَرَجُواْ مِن دِيَٰرِهِم بَطَرًا وَرِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ
ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ﴿47﴾

سورۃ الأنفال آیت 47

اور ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو شان دکھاتے ہوئے گھروں سے نکلے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ ان کو گھیرے ہوئے ہے۔

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ ٱلْيَوْمَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَإِنِّى جَارٌ لَّكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَآءَتِ ٱلْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّنكُمْ إِنِّىٓ أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّىٓ أَخَافُ ٱللَّهَ ۚ وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿48﴾ 6ع

سورۃ الانفال آیت 48

اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال بڑے ہی اچھے کرکے ان کو دکھائے اور کہا کہ بلاشبہ میں جو تمہارا حمایتی ہوں۔آج کے دن لوگوں میں کوئی بھی تم پر غالب نہ آسکے گا۔پھر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہو گئیں تو وہ اپنی ایڑیوں کے بل الٹا پھر گیا اور کہنے لگا کہ بیشک میں تم سے بری الذمہ ہوں۔میں تو یقیناً وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے میں تو البتہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

إِذْ يَقُولُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿49﴾

سورۃ الانفال آیت 49

اس وقت منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا کہہ رہے تھے کہ ان (مسلمانوں) کے دین نے تو انہیں دھوکے و غرور میں ڈال رکھا ہے۔ اور جو کوئی بھی اللہ پر بھروسہ رکھے تو بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿51﴾ لا

سورۃ الانفال آیت 51

یہ ان ہی (اعمال) کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور بیشک اللہ بندوں پر کبھی ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ
إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿52﴾

سورۃ الانفال آیت 52

جیسا کہ آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا۔ کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے انکار کر دیا تو اللہ نے بھی انہیں ان کے گناہوں کی سزا میں پکڑ لیا۔ بیشک اللہ بہت زبردست شدید عذاب دینے والا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا۟ مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿53﴾لا

سورة الانفال آیت 53

یہ اس وجہ سے کہ اللہ جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے اسے (اس وقت تک) نہیں بدلا کرتا جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں۔ اور بلاشبہ اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿55﴾ج صلے

سورة الانفال آیت 55

بلاشبہ اللہ کے نزدیک بدترین وہ (انسان نما) جانور ہیں۔ جو کافرو ناشکرے ہیں پس وہ کسی طرح بھی ایمان لانے والے نہیں۔

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَٱنۢبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْخَآئِنِينَ ﴿58﴾7ع

سورة الانفال آیت 58

اور اگر کسی قوم سے تمہیں واقعی خیانت وعہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کے معاہدے برابری کی سطح پر ان کے آگے پھینک دو۔ بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا ٱسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ ٱلْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَءَاخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ ٱللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَىْءٍ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿60﴾

سورة الأنفال آیت 60

اور ان سے مقابلے کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے (عسکری) قوت وطاقت سے اور پلے بندھے گھوڑوں سے مستعد رہو۔ کہ اللہ کے دشمنوں۔ اور تمہارے دشمنوں۔ اور ان کے سوا کئی دوسرے دشمنوں جن کو تم نہیں جانتے صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ سب پر اس (تیاری) سے دھاک وہیبت بیٹھی رہے۔ اور اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے اس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہر گز ظلم نہ ہوگا۔

۞ وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلْمِ فَٱجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿61﴾

سورة الأنفال آیت 61

اور اگر وہ صلح کے لئے مائل ہوں تو تم بھی اس طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو۔ بیشک وہی سب کچھ سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَإِن يُرِيدُوٓاْ أَن يَخۡدَعُوكَ فَإِنَّ حَسۡبَكَ ٱللَّهُۚ هُوَ ٱلَّذِيٓ أَيَّدَكَ بِنَصۡرِهِۦ وَبِٱلۡمُؤۡمِنِينَ ﴿62﴾لا

سورة الانفال آیت 62

اور اگر ان کا یہ ارادہ ہو کہ تمہیں دھوکہ دے دیں تو بلا شبہ اللہ ہی تجھے کافی ہے۔ وہ (اللہ جل شانہ) ہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور ایمان والوں سے بھی قوت بخشی۔

وَأَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوبِهِمۡۚ لَوۡ أَنفَقۡتَ مَا فِي ٱلۡأَرۡضِ جَمِيعٗا مَّآ أَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوبِهِمۡ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ أَلَّفَ بَيۡنَهُمۡۚ إِنَّهُۥ عَزِيزٌ حَكِيمٞ ﴿63﴾

سورة الانفال آیت 63

اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دی۔ اور جو کچھ روئے زمین میں ہے اگر سارے کا سارا بھی تم خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے تھے مگر اللہ ہی نے ان کو آپس میں جوڑ دیا۔ بیشک وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ حَسْبُكَ ٱللَّهُ وَمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴿64﴾8ع

سورۃ الانفال آیت 64

اے نبیؐ ! ۔ تمہارے لئے تو اللہ اور تمہاری پیروی کرنے والے اہلِ ایمان ہی کافی ہیں ۔

ٱلْـَٔـٰنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّاْئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا۟
مِاْئَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوٓا۟ أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ﴿66﴾

سورۃ الانفال آیت 66

اب اللہ نے تم سے کچھ بوجھ ہلکا کر دیا اور بھانپ لیا کہ تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم سو ثابت قدم رہنے والے ہوئے تو دو سو پر غالب آئیں گے۔ اور اگر ہزار ہوئے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِىٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ
ٱلدُّنْيَا وَٱللَّهُ يُرِيدُ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴿67﴾

سورۃ الانفال آیت 67

کسی نبی کے شایانِ شان نہیں کہ اپنے پاس قیدیوں کو رکھے جب تک وہ (فتنے کو مکمل کچلنے کیلئے) زمین میں خوب خون ریزی نہ کرلے۔ تم لوگ دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو اور اللہ (تمہارے لئے) آخرت چاہتا ہے۔اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

لَّوۡلَا كِتَٰبٞ مِّنَ ٱللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمۡ فِيمَآ أَخَذۡتُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٞ ﴿68﴾

سورۃ الانفال آیت 68

اگر اللہ کا حکم پہلے سے طے نہ ہو چکا ہوتا تو جو کچھ تم نے (فدیہ وغیرہ) لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔

فَكُلُواْ مِمَّا غَنِمۡتُمۡ حَلَٰلٗا طَيِّبٗاۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿69﴾ 9ع

سورۃ الانفال آیت 69

تو جو بھی حلال اور پاکیزہ مالِ غنیمت تمہیں ملا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ سے ہی ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّمَن فِيٓ أَيۡدِيكُم مِّنَ ٱلۡأَسۡرَىٰٓ إِن يَعۡلَمِ ٱللَّهُ فِي قُلُوبِكُمۡ خَيۡرٗا يُؤۡتِكُمۡ خَيۡرٗا مِّمَّآ أُخِذَ مِنكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿70﴾

سورۃ الانفال آیت 70

اے نبیؐ ! ۔جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کوئی نیکی بھانپ لی تو جو کچھ تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دیدے گا اور تمہیں بخش بھی دے گا۔اور اللہ ہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِن يُرِيدُواْ خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُواْ ٱللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃ الانفال آیت 71

اور اگر یہ لوگ تم سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً یہ پہلے ہی اللہ سے خیانت کر چکے ہیں پھر اللہ نے انہیں (تمہارے ہاتھ) گرفتار کروادیا۔اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَواْ وَّنَصَرُوٓاْ أُوْلَٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمْ يُهَاجِرُواْ مَا لَكُم مِّن وَلَٰيَتِهِم مِّن شَىْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُواْ ۚ وَإِنِ ٱسْتَنصَرُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ فَعَلَيْكُمُ ٱلنَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿72﴾

سورۃ الانفال آیت 72

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے (ان مہاجروں کو) جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (رفیق) ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لے آئے مگر گھر بار نہیں چھوڑا تو جب تک وہ ہجرت نہ کرلیں تمہیں ان کی ولایت (رفاقت) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اگر وہ دینی معاملات میں تم سے مدد چاہیں تو ان کی مدد کرنا تم پر لازم ہو جائے گا مگر ان لوگوں کے خلاف (مدد کرنا جائز نہیں ہوگا) کہ جن میں اور تم میں کوئی آپسی معاہدہ ہو۔ اور جو بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَوا۟ وَّنَصَرُوٓا۟ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿74﴾

سورۃ الانفال آیت 74

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔ اور جن لوگوں نے ان (مہاجروں) کو جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں انہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ مَعَكُمْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مِنكُمْ ۚ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌۢ ﴿75﴾ ع10

سورۃ الانفال آیت 75

اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد بھی کرتے رہے۔ پس وہ تم میں سے ہی ہیں۔ اور رشتہ دار اللہ کے حکم کی رو سے آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔ بیشک اللہ ہر چیز سے خوب خبردار ہے۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦٓ إِلَى ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّم مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿1﴾ط

سورۃ التوبۃ آیت 1

(اے مسلمانو!۔) جن مشرکوں سے تم نے معاہدہ کر رکھا تھا (ان کی عہد شکنی کی بدولت) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان کے خلاف قطعی بیزاری کا اعلان ہے۔

فَسِيحُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى ٱللَّهِ ۙ وَأَنَّ ٱللَّهَ مُخْزِى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿2﴾

سورۃ التوبۃ آیت 2

(اے مشرکو!۔) اب تم صرف چار مہینے تک اس زمین پر چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے اور یہ بھی کہ اللہ کافروں کو ذلیل و رسوا کرنے والا ہے۔

۞ وَأَذَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦٓ إِلَى ٱلنَّاسِ يَوْمَ ٱلْحَجِّ ٱلْأَكْبَرِ أَنَّ ٱللَّهَ بَرِىٓءٌ مِّنَ
ٱلْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُۥ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّكُمْ غَيْرُ
مُعْجِزِى ٱللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿3﴾ ۙ

سورة التوبة آیت 3

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں کو حج اکبر والے دن آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان مشرکین سے قطعی بیزار ہیں۔ پس اگر اب بھی تم توبہ کرلو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر نہ مانو تو پھر جان رکھو کہ تم اللہ کو کبھی بھی ہرا نہیں سکو گے۔ اور (اے نبیؐ) ان کافروں کو المناک عذاب کی خوش خبری سنا دو۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّم مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْـًٔا وَلَمْ يُظَٰهِرُوا۟ عَلَيْكُمْ أَحَدًا
فَأَتِمُّوٓا۟ إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿4﴾

سورة التوبة آیت 4

البتہ جن مشرکوں سے تم نے عہد کر رکھا ہے پھر نہ تو انہوں نے تمہارا کسی طرح کا کوئی نقصان کیا اور نہ ہی تمہارے مقابلے میں کسی کی کوئی مدد کی۔ تو ان کے ساتھ جس مدت تک کا عہد کیا ہے اسے پورا کرو۔ بیشک اللہ متقی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

فَإِذَا ٱنسَلَخَ ٱلْأَشْهُرُ ٱلْحُرُمُ فَٱقْتُلُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ
وَٱحْصُرُوهُمْ وَٱقْعُدُوا۟ لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ
فَخَلُّوا۟ سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ التوبۃ آیت 5

پھر جب عزت وحرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کردو اور ان کی تاک میں جگہ جگہ بیٹھو اور ان کا خوب گھیراؤ کرو اور انہیں گرفتار کرلو۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ٱسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُۥ ۚ
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿6﴾ ع1

سورۃ التوبۃ آیت 6

اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو۔ یہاں تک کہ اللہ کا کلام سنے (اور سمجھے) پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ لوگ بہت نا سمجھ ہیں۔

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ ٱللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِۦٓ إِلَّا ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّمْ عِندَ
ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۖ فَمَا ٱسْتَقَٰمُوا۟ لَكُمْ فَٱسْتَقِيمُوا۟ لَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿7﴾

سورۃ التوبۃ آیت 7

اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکوں کے ساتھ کوئی عہد آخر کیسے رہ سکتا ہے سوائے اس کے کہ جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد کیا تھا؟۔ اگرچہ وہ قائم رہتے ہیں تو تم بھی قائم رہو۔ بیشک اللہ متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

ٱشْتَرَوْا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا۟ عَن سَبِيلِهِۦٓ ۚ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا۟
يَعْمَلُونَ ﴿9﴾

سورۃ التوبۃ آیت 9

اللہ کی آیتوں کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں پھر اللہ کے راستے سے روکتے بھی ہیں۔ بلاشبہ بہت برا ہے جو بھی وہ کرتے ہیں۔

أَلَا تُقَٰتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوٓا۟ أَيْمَٰنَهُمْ وَهَمُّوا۟ بِإِخْرَاجِ ٱلرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ
أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿13﴾

سورۃالتوبہ آیت 13

تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑوگے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالااور رسول کو جلاوطن کرنے کاتہیّہ کرلیااور عہد شکنی میں بھی انہوں نے پہل کرلی؟۔کیاتم ان سے ڈرتے ہو؟۔حالانکہ اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈراجائےاگرتم ایمان رکھتے ہو۔

قَٰتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ ٱللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ﴿14﴾لا

سورۃالتوبہ آیت 14

ان سے جنگ کروکہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے اورانہیں ذلیل ورسواکردے اوروہ تمہیں ان پرغلبہ عطاکرےگااورایمان والوں کے دلوں کو قدرے ٹھنڈو تسکین بخشے گا۔

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ ٱللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴿15﴾

سورۃالتوبہ آیت 15

اوران کے دلوں کاغصہ دورکردےگا۔اوراللہ جسے چاہتاہے توبہ کی توفیق دیتاہے۔اوراللہ سب کچھ جاننے والانہایت حکمت والاہے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا۟ وَلَمَّا يَعْلَمِ **ٱللَّهُ** ٱلَّذِينَ جَٰهَدُوا۟ مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا۟ مِن دُونِ
ٱللَّهِ وَلَا رَسُولِهِۦ وَلَا ٱلْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَ**ٱللَّهُ** خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿16﴾ ع2

سورۃ التوبۃ آیت 16

کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے ؟۔ حالانکہ اللہ نے تم میں سے ایسے لوگوں کو ابھی نہیں جانچا جو صحیح معنوں میں جہاد کرنے والے ہیں (یا جو دین پھیلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں)۔ اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی کو ولی (دوست) نہیں بنایا۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں سے خوب باخبر ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا۟ مَسَٰجِدَ **ٱللَّهِ** شَٰهِدِينَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِم بِٱلْكُفْرِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ
حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ وَفِى ٱلنَّارِ هُمْ خَٰلِدُونَ ﴿17﴾

سورۃ التوبۃ آیت 17

مشرکوں کو زیب نہیں دیتا کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جب کہ وہ اپنے آپ پر ہی کفر و ناشکری کی گواہی دے رہے ہوں۔ ان لوگوں کے سب اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ ہمیش آگ میں رہنے والے ہیں۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ
وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ فَعَسَىٰٓ أُو۟لَـٰٓئِكَ أَن يَكُونُوا۟ مِنَ ٱلْمُهْتَدِينَ ﴿18﴾

سورة التوبة آیت 18

اللہ کی مسجدیں البتہ صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ پس یہی لوگ امید ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں میں ہوں گے۔

۞ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ ٱلْحَآجِّ وَعِمَارَةَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ كَمَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ
وَجَٰهَدَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُۥنَ عِندَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿19﴾ م

سورة التوبة آیت 19

کیا تم (مشرکوں) نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام میں خدمت کر دینا؟۔ اس کے برابر کر دیا کہ جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لایا اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔ اللہ کے نزدیک تو یہ برابر نہیں۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً
عِندَ ٱللَّهِ ۚ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَآئِزُونَ ﴿20﴾

سورۃ التوبہ آیت 20

جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے رہے۔ اللہ کے پاس ان کے لئے بڑے بڑے درجے ہیں۔ اور وہی لوگ تو مراد پانے والے ہیں۔

خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿22﴾

سورۃ التوبہ آیت 22

ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ کے پاس عظمت والا اجر ہے۔

قُلْ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَٰنُكُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَٰلٌ ٱقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَجِهَادٍ فِى سَبِيلِهِۦ فَتَرَبَّصُوا۟ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿24﴾ ع3

سورۃ التوبہ آیت 24

کہہ دو کہ اگر۔ تمہارے باپ۔ اور تمہارے بیٹے۔ اور تمہارے بھائی۔ اور تمہاری بیویاں۔ اور تمہاری رشتہ داریاں۔ اور تمہارے کمائے ہوئے مال۔ اور تمہاری تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں اندیشہ رہتا

ہے۔اور تمہارے گھروندے جن کو تم بہت پسند کرتے ہو۔(یہ سارا کچھ) تمہیں اللہ اوراس کے رسول اوراس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں۔تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا(عتابی) فیصلہ بھیج دے۔اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ فِى مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍۢ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْـًٔا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ﴿25﴾ ج

سورۃالتوبہ آیت 25

البتہ یقیناً اللہ نے بہت سے موقعوں پر تمہاری مدد کی ہے۔اور حنین کے دن بھی جب تمہیں اپنی کثرت پر بڑا ناز تھا پھر وہ (کثرت) تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین باوجود اپنی فراخی کے تم پر تنگ ہو گئ پھر تم لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

ثُمَّ أَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَعَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَآءُ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿26﴾

سورۃالتوبہ آیت 26

پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول اور اہلِ ایمان پر سکون واطمینان نازل فرمایا اور ایسے لشکر بھیج دیئے جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کو سزا دے دی گئ۔اور کافروں کی یہی جزا ہے۔

ثُمَّ يَتُوبُ ٱللَّهُ مِنۢ بَعۡدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَآءُۗ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ﴿27﴾

سورۃ التوبۃ آیت 27

پھر اس کے بعد اللہ جس کو چاہتا ہے توبہ کی توفیق نصیب کر دیتا ہے۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡمُشۡرِكُونَ نَجَسٞ فَلَا يَقۡرَبُواْ ٱلۡمَسۡجِدَ ٱلۡحَرَامَ بَعۡدَ
عَامِهِمۡ هَٰذَاۚ وَإِنۡ خِفۡتُمۡ عَيۡلَةٗ فَسَوۡفَ يُغۡنِيكُمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦٓ إِن شَآءَۚ إِنَّ ٱللَّهَ
عَلِيمٌ حَكِيمٞ﴿28﴾

سورۃ التوبۃ آیت 28

اے ایمان والو!۔بس کچھ شک نہیں کہ مشرک لوگ پلید ہیں۔پس اس سال کے بعد مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ)کے نزدیک تک نہ آنے پائیں۔اور اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہو تو عنقریب اللہ نے چاہا تو تمہیں اپنے فضل سے مالا مال کر دے گا۔یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

قَٰتِلُوا۟ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَلَا بِٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ ٱلْحَقِّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حَتَّىٰ يُعْطُوا۟ ٱلْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَٰغِرُونَ ﴿29﴾ ع4

سورۃ التوبۃ آیت 29

جو لوگ بھی اہل کتاب میں سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اس کو حرام نہیں سمجھتے ہیں اور نہ ہی دین حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ عُزَيْرٌ ٱبْنُ ٱللَّهِ وَقَالَتِ ٱلنَّصَٰرَى ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ ٱللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَٰهِهِمْ ۖ يُضَٰهِـُٔونَ قَوْلَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَبْلُ ۚ قَٰتَلَهُمُ ٱللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿30﴾

سورۃ التوبۃ آیت 30

اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیرؑ اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں مسیحؑ اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ سب ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ بھی ایسے ہی باتیں کرنے لگے ہیں جیسے ان سے پہلے گزرے ہوئے کافر کر چکے ہیں۔ اللہ انہیں ہلاک کرے۔ یہ کہاں بہکے و بھٹکے پھرتے ہیں؟۔

ٱتَّخَذُوٓا۟ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوٓا۟ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿31﴾

سورۃ التوبۃ آیت 31

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں اور مسیح ابنِ مریمؑ کو عبادت کیے جانے والے رب بنالیا۔ حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ واحد و یکتا اکیلے اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ وہ توان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿32﴾

سورۃ التوبۃ آیت 32

یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ ہدایت کو اپنے مونہوں سے (پھونکیں مار کر) بجھادیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کیے بغیر نہیں رہے گا اور اگرچہ کافرو ناشکرے لوگوں کو برا ہی لگتا رہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلۡأَحۡبَارِ وَٱلرُّهۡبَانِ لَيَأۡكُلُونَ أَمۡوَٰلَ ٱلنَّاسِ
بِٱلۡبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۗ وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا
فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٖ ﴿34﴾ لا

سورۃالتوبۃ آیت 34

اے ایمان والو ! ۔ یقینی طور پر بہت سارے علماء اور درویش لوگوں کا مال ناحق طریقے سے کھاتے ہیں۔اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔پس انہیں المناک عذاب کی بشارت سنادو۔

إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثۡنَا عَشَرَ شَهۡرٗا فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ يَوۡمَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلۡأَرۡضَ مِنۡهَآ أَرۡبَعَةٌ حُرُمٞۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلۡقَيِّمُۚ فَلَا تَظۡلِمُواْ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمۡۚ وَقَٰتِلُواْ
ٱلۡمُشۡرِكِينَ كَآفَّةٗ كَمَا يُقَٰتِلُونَكُمۡ كَآفَّةٗۚ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلۡمُتَّقِينَ ﴿36﴾

سورۃالتوبۃ آیت 36

جس وقت سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے بیشک اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں مہینوں کی گنتی صرف بارہ ہے ان میں سے چار (مہینے) حرمت والے ہیں۔یہی سیدھا دین ہے۔پس ان میں اپنے آپ پر

ظلم نہ کرو۔اور تم سب مشرکوں سے ایسے ہی لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں۔اور جان رکھو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

إِنَّمَا ٱلنَّسِىٓءُ زِيَادَةٌ فِى ٱلْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يُحِلُّونَهُۥ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُۥ
عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوا۟ عِدَّةَ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُ فَيُحِلُّوا۟ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوٓءُ أَعْمَـٰلِهِمْ ۗ
وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَـٰفِرِينَ ﴿37﴾ 5ع

سورۃ التوبۃ آیت 37

بس بیشک کسی حرمت والے مہینے کو ہٹا کر اسے آگے پیچھے کر دینا کفر میں زیادتی کا موجب ہے۔اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں۔ایک سال تو اس مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے سال اسی کو حرام رہنے دیتے ہیں تاکہ اللہ کے مقرر کردہ حرمت والے مہینوں کی محض گنتی پوری کر لیں اور اللہ نے جس سے منع کیا ہے اس کو جائز کر لیا کریں۔ان کے برے اعمال انہیں بہت ہی بھلے دکھائی دیتے ہیں۔اور اللہ ایسے کافروں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ ٱنفِرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱثَّاقَلْتُمْ إِلَى
ٱلْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا مِنَ ٱلْـَٔاخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَـٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ
إِلَّا قَلِيلٌ ﴿38﴾

سورۃ التوبۃ آیت 38

اے ایمان والو ! ۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راستے میں (جہاد کے لئے) نکلو تو تم بوجھل ہوئے زمین سے لگے جاتے ہو کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو؟ ۔ دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت کے مقابلے میں بہت ہی معمولی سا ہے ۔

إِلَّا تَنفِرُواْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْـًٔا ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿39﴾

سورۃ التوبۃ آیت 39

اور اگر تم نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں المناک عذاب میں مبتلا کر دے گا اور تمہاری بجائے دوسرے لوگ بدل کر لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی نقصان نہ کر سکو گے ۔ اور اللہ ہی ہر چیز پر خوب قدرت رکھتا ہے ۔

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِى ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُۥ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلسُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ ٱللَّهِ هِىَ ٱلْعُلْيَا ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿40﴾

سورۃ التوبۃ آیت 40

اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو اللہ نے اس کی (ایسے وقت) مدد کی تھی جب کافروں نے ان کو گھر سے نکال دیا تھا۔ وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے جس وقت وہ (محمدؐ) اپنے ساتھی (ابو بکر صدیقؓ) سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اپنی طرف سے ان پر سکون واطمینان نازل فرمایا اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا۔ اور بات تو اللہ ہی کی بلند رہتی ہے۔ اور اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

ٱنفِرُواْ خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَٰهِدُواْ بِأَمۡوَٰلِكُمۡ وَأَنفُسِكُمۡ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿41﴾

سورۃ التوبۃ آیت 41

تم ہلکے ہو یا بوجھل (گھروں سے) نکل پڑو اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

لَوۡ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّٱتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنۢ بَعُدَتۡ عَلَيۡهِمُ ٱلشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحۡلِفُونَ بِٱللَّهِ لَوِ ٱسۡتَطَعۡنَا لَخَرَجۡنَا مَعَكُمۡ يُهۡلِكُونَ أَنفُسَهُمۡ وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ إِنَّهُمۡ لَكَٰذِبُونَ ﴿42﴾ ع6

سورۃ التوبۃ آیت 42

اگر مال غنیمت نزدیک ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تیرے ساتھ چل دیتے لیکن انہیں مسافت لمبی نظر آئی۔اور اب تو یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو تمہارے ساتھ ضرور نکلتے۔یہ اپنے آپ کو خود ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بلاشبہ وہ البتہ جھوٹے ہیں۔

عَفَا ٱللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ وَتَعْلَمَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿43﴾

سورۃ التوبہ آیت 43

اللہ تمہیں معاف کرے تم نے کیوں انہیں (پیچھے بیٹھ رہنے کی) اجازت دے دی جب تک تم پر واضح نہ ہو جاتا کہ کون سچے اور یہ نہ جان لیتے کہ کون جھوٹے ہیں؟۔

لَا يَسْتَـْٔذِنُكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ أَن يُجَٰهِدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُتَّقِينَ ﴿44﴾

سورۃ التوبہ آیت 44

جو لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو کبھی تم سے اجازت نہیں مانگتے کہ مالی اور جانی جہاد سے رک جائیں۔اور اللہ متقی لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

إِنَّمَا يَسْتَـْٔذِنُكَ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَٱرْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِى رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ﴿45﴾

سورۃ التوبۃ آیت 45

البتہ اجازت تو تم سے بس وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور ان کے دلوں میں شک و شبہ ہے۔ پس وہ اپنے شک میں ہی متردد پڑے ہیں۔

۞ وَلَوْ أَرَادُوا۟ ٱلْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا۟ لَهُۥ عُدَّةً وَلَـٰكِن كَرِهَ ٱللَّهُ ٱنۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ ٱقْعُدُوا۟ مَعَ ٱلْقَـٰعِدِينَ ﴿46﴾

سورۃ التوبۃ آیت 46

اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو اس کے لئے کوئی نہ کوئی سامان تو ضرور تیار کرتے۔ لیکن اللہ نے ان کا اٹھنا ہی پسند نہیں کیا پس انہیں ہلنے جلنے سے ہی رک جانے دیا اور کہہ دیا گیا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ ہی (پیچھے) بیٹھے رہو۔

لَوْ خَرَجُوا۟ فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا۟ خِلَـٰلَكُمْ يَبْغُونَكُمُ ٱلْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّـٰعُونَ لَهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿47﴾

سورۃ التوبۃ آیت 47

اگر وہ تمہارے ساتھ نکل بھی جاتے تو شر و فساد کے علاوہ کچھ اور نہ بڑھاتے اور تم میں فساد ڈلوانے کی غرض سے دوڑے دوڑے پھرتے اور تم میں ان کے جاسوس تو (موجود) ہیں۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو بخوبی جانتا ہے۔

لَقَدِ ٱبْتَغَوُا۟ ٱلْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُوا۟ لَكَ ٱلْأُمُورَ حَتَّىٰ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ ٱللَّهِ وَهُمْ كَٰرِهُونَ ﴿48﴾

سورۃ التوبۃ آیت 48

یقیناً یہ پہلے بھی فساد کے طالب رہے ہیں اور تمہارے لئے بہت سی باتوں میں الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ کا حکم غالب ہو گیا اور وہ برا مانتے ہی رہ گئے۔

قُل لَّن يُصِيبَنَآ إِلَّا مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَىٰنَا ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿51﴾

سورۃ التوبۃ آیت 51

کہہ دو ہمیں ہر گز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا مولیٰ ہے اور مومنوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَآ إِلَّآ إِحْدَى ٱلْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ ٱللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِۦٓ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوٓا۟ إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ ﴿52﴾

سورۃ التوبۃ آیت 52

کہہ دو تم ہمارے حق میں جس کسی بات کے منتظر رہتے ہو وہ تو دو بھلائیوں (فتح یا شہادت) میں سے ایک ہے۔ اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے تم پر کوئی عذاب نازل کردے۔ پس تم بھی انتظار کرو بیشک ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔

وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَٰتُهُمْ إِلَّآ أَنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَبِرَسُولِهِۦ وَلَا يَأْتُونَ ٱلصَّلَوٰةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَٰرِهُونَ ﴿54﴾

سورۃ التوبۃ آیت 54

اور ان کی خیرات قبول نہ ہونے کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کرلیا۔ اور نماز میں سست روی سے آتے ہیں اور ناگواری سے خرچ کرتے ہیں۔

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَٰلُهُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا
وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَٰفِرُونَ ﴿55﴾

سورۃ التوبۃ آیت 55

پس تم ان کے اموال اور ان کی اولاد سے تعجب نہ کرنا۔ بلاشبہ اللہ بس یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے باعث ہی انہیں دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور کفر کی حالت میں ہی ان کی جانیں کھینچ لی جائیں۔

وَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿56﴾

سورۃ التوبۃ آیت 56

اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بلاشبہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ تو (تم سے) خوف زدہ رہتے ہیں۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا۟ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَقَالُوا۟ حَسْبُنَا ٱللَّهُ سَيُؤْتِينَا ٱللَّهُ مِن
فَضْلِهِۦ وَرَسُولُهُۥٓ إِنَّآ إِلَى ٱللَّهِ رَٰغِبُونَ ﴿59﴾ ع7

سورۃ التوبۃ آیت 59

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی رہتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا اور کہہ دیتے کہ اللہ ہی ہمیں کافی ہے۔ عنقریب اللہ اور اس کا رسول ہمیں اپنے فضل سے (اور بھی) دیں گے یقیناً ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔

۞ إِنَّمَا ٱلصَّدَقَٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَٱلۡعَٰمِلِينَ عَلَيۡهَا وَٱلۡمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمۡ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَٱلۡغَٰرِمِينَ وَفِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱبۡنِ ٱلسَّبِيلِۖ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿60﴾

سورۃ التوبۃ آیت 60

بلاشبہ زکوۃ و صدقات صرف۔ مفلسوں۔ اور محتاجوں۔ اور اس پر مامور کام کرنے والوں کا حق ہے۔ اور جن کی (اسلام کے لئے) دلجوئی کرنا مقصود ہو۔ اور غلاموں کے آزاد کرانے میں۔ اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں۔ اور اللہ کی راہ میں۔ اور مسافروں (کی مدد) میں۔ یہ (سب حقوق) اللہ کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَمِنۡهُمُ ٱلَّذِينَ يُؤۡذُونَ ٱلنَّبِىَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌۚ قُلۡ أُذُنُ خَيۡرٍ لَّكُمۡ يُؤۡمِنُ بِٱللَّهِ وَيُؤۡمِنُ لِلۡمُؤۡمِنِينَ وَرَحۡمَةٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡۚ وَٱلَّذِينَ يُؤۡذُونَ رَسُولَ ٱللَّهِ لَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿61﴾

سورۃ التوبہ آیت 61

اوران میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ نبیؐ کو تکلیف دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو کان کا کچا ہے۔ کہہ دو کہ وہ تمہاری بھلائی کے لئے ہی کان کا کچا ہے اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی بات کا یقین کرلیتا ہے اور تم میں سے ایمان والوں کے حق میں سراسر رحمت ہے۔ اور جو لوگ بھی رسول اللہ کو رنج پہنچاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿62﴾

سورۃ التوبہ آیت 62

(مومنو! ۔یہ) تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کردیں۔ حالانکہ اللہ اوراس کا رسول راضی کئے جانے کے زیادہ مستحق ہیں اگر وہ ایمان رکھتے ہیں۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓا۟ أَنَّهُۥ مَن يُحَادِدِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَأَنَّ لَهُۥ نَارَ جَهَنَّمَ خَٰلِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْخِزْىُ ٱلْعَظِيمُ ﴿63﴾

سورۃ التوبہ آیت 63

کیا یہ نہیں جانتے کہ جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو اس کے لئے یقیناً دوزخ کی آگ تیار ہے اسی میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا؟۔ یہی تو بہت بڑی رسوائی ہے۔

يَحْذَرُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِى قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ ٱسْتَهْزِءُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ﴿64﴾

سورۃ التوبۃ آیت 64

منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کے بارے میں کوئی ایسی سورۃ نہ نازل ہو جائے جو ان کے دلوں کے بھید کھول کر رکھ دے۔ کہہ دو کہ تم مذاق اڑاتے رہو جس بات (کے کھل جانے) کا تم کو ڈر ہے اللہ اسے البتہ ظاہر کر دینے والا ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿65﴾

سورۃ التوبۃ آیت 65

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بلاتردد کہہ دیں گے کہ ہم تو البتہ یونہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہہ دو کیا اللہ اور اس کی آیات اور اس کا رسول ہی تمہارے تمسخر و دل لگی کے لئے رہ گئے ہیں؟۔

ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتُ بَعْضُهُم مِّنۢ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِٱلْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
ٱلْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا۟ ٱللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ هُمُ
ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿67﴾

سورۃ التوبہ آیت 67

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں۔ برے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں اور ہاتھ بند کیے رکھتے ہیں۔ وہ اللہ کو بھول چکے تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا۔ بیشک منافق لوگ ہی فاسق وبد کردار ہیں۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ
وَلَعَنَهُمُ ٱللَّهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿68﴾ لا

سورۃ التوبہ آیت 68

اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے لیے دوزخ کی آگ تیار کر رکھنے کا وعدہ کیا ہے اسی میں ہمیشہ پڑے رہیں گے۔ وہی ان کے لیے مناسب ہے۔ اور اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۔

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَٰهِيمَ وَأَصْحَٰبِ
مَدْيَنَ وَٱلْمُؤْتَفِكَٰتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ ۖ فَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوٓا۟
أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿70﴾

سورۃالتوبۃ آیت 70

کیاان کوان کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟۔ (جیسے کہ)۔نوحؑ۔اور عاد۔اور ثمود کی قوم۔
اور ابراہیمؑ کی قوم۔اور مدین والے۔ اور الٹائی گئی بستیوں والے۔ کہ ان کے پاس ان کے رسول صاف
صاف دلائل لے کر آئے تھے۔ اللہ تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم
کرنے والے تھے۔

وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
ٱلْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃالتوبۃ آیت 71

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (دوست) ہیں۔ نیکی کا حکم کرتے ہیں
اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت

کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنَّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿72﴾ 9ع

سورۃ التوبۃ آیت 72

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہوں گے اور عمدہ نفیس مکانات اور ہمیشہ ہمیش رہنے کی جنتیں ۔اور اللہ کی رضا تو ان سب سے بڑھ کر ہوگی۔ یہی تو سب سے بڑی کامیابی ہے۔

يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ مَا قَالُوا۟ وَلَقَدْ قَالُوا۟ كَلِمَةَ ٱلْكُفْرِ وَكَفَرُوا۟ بَعْدَ إِسْلَٰمِهِمْ وَهَمُّوا۟ بِمَا لَمْ يَنَالُوا۟ ۚ وَمَا نَقَمُوٓا۟ إِلَّآ أَنْ أَغْنَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ مِن فَضْلِهِۦ ۚ فَإِن يَتُوبُوا۟ يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْا۟ يُعَذِّبْهُمُ ٱللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿74﴾

سورۃ التوبۃ آیت 74

یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کچھ نہیں کہا کہ اور البتہ یقیناً انہوں نے کفر کا کلمہ کہہ دیا ہے اور وہ اسلام لانے کے بعد یہ کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایسا کچھ کرنے کا تہیّہ کیا تھا جو پورا نہ کرسکے۔ اور یہ سب کچھ اس بات کا بدلہ لے رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے دولتمند کر دیا ہے۔ پس وہ اگر اب بھی توبہ کرلیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور انہیں دنیا جہان میں کوئی ولی اور کوئی بھی مددگار نہیں ملے گا۔

۞ وَمِنْهُم مَّنْ عَٰهَدَ ٱللَّهَ لَئِنْ ءَاتَىٰنَا مِن فَضْلِهِۦ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿75﴾

سورۃ التوبۃ آیت 75

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کر رکھا تھا۔ کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے (مالا مال کر) دے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور لازمی صالحین میں سے ہو جائیں گے۔

فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِى قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُۥ بِمَآ أَخْلَفُوا۟ ٱللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا۟ يَكْذِبُونَ ﴿77﴾

سورۃ التوبۃ آیت 77

پس اس کی پاداش میں اس دن تک جس میں کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے ان کے دلوں میں نفاق ڈال جانے دیا۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کر دیا اور اس لئے بھی کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿78﴾ ج

سورۃ التوبۃ آیت 78

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھیدوں اور ان کے خفیہ مشوروں تک کو بخوبی جانتا ہے؟۔ اور یہ کہ صرف اللہ ہی ساری غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَلْمِزُونَ ٱلْمُطَّوِّعِينَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ فِى ٱلصَّدَقَٰتِ وَٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ ٱللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿79﴾

سورۃ التوبۃ آیت 79

وہ لوگ جو دل کھول کر خیرات کرنے والے مومنوں پر طعن و تشنیع کرتے (ریاکاری کا الزام لگاتے) ہیں۔ اور جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور کچھ میسر ہی نہیں (پھر بھی حسبِ استطاعت دیتے ہیں یہ) ان کا بھی مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ اللہ ان کا مذاق اڑانے والا ہے اور ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ
لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿80﴾ ع10

سورۃ التوبۃ آیت 80

تم ان کے لئے بخشش مانگو یا نہ مانگو۔ اگر تم ان کے لئے ستّر دفعہ بھی بخشش مانگوگے تو بھی اللہ انہیں ہر گز نہیں بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا۔ اور اللہ فاسقوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

فَرِحَ ٱلْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَٰفَ رَسُولِ ٱللَّهِ وَكَرِهُوٓا۟ أَن يُجَٰهِدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ
وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَقَالُوا۟ لَا تَنفِرُوا۟ فِى ٱلْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ
كَانُوا۟ يَفْقَهُونَ ﴿81﴾

سورۃ التوبۃ آیت 81

جو لوگ جو (غزوۂ تبوک سے) پیچھے رہ گئے تھے وہ رسول اللہؐ کی مرضی کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے۔ اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کریں اور کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلو۔ کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے کہیں شدید گرم ہے۔ کاش کہ وہ سمجھتے ہوتے۔

فَإِن رَّجَعَكَ ٱللَّهُ إِلَىٰ طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَٱسْتَـْٔذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُوا۟ مَعِىَ أَبَدًا
وَلَن تُقَـٰتِلُوا۟ مَعِىَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِٱلْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَٱقْعُدُوا۟ مَعَ ٱلْخَـٰلِفِينَ ﴿83﴾

سورۃ التوبہ آیت 83

پھر اگر اللہ تجھے ان میں سے کسی فریق کی طرف واپس لائے پھر وہ تجھ سے (جہاد پر) نکلنے کی اجازت مانگیں تو ان سے کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ ہر گز نہیں نکل سکتے اور کبھی بھی میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے نہیں لڑ سکتے۔ بلاشبہ تمہیں پہلی دفعہ بیٹھ رہنا اچھا لگا تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہو۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ
وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَـٰسِقُونَ ﴿84﴾

سورۃ التوبہ آیت 84

اور ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی بھی کسی پر نماز (جنازہ) نہ پڑھنا اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بلاشبہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور مرے بھی تو نافرمانی کی حالت میں ہی مرے۔

وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَٰلُهُمْ وَأَوْلَـٰدُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِى ٱلدُّنْيَا وَتَزْهَقَ
أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَـٰفِرُونَ ﴿85﴾

سورۃ التوبۃ آیت 85

اور ان کے اموال اور اولاد سے تعجب نہ کرنا۔ اللہ یقیناً بس یہ چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کے باعث ہی دنیا میں عذاب دے اور ان کی جان ایسی حالت میں ہی نکلے جبکہ وہ کافرو ناشکرے ہی ہوں۔

وَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ ءَامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَجَٰهِدُوا۟ مَعَ رَسُولِهِ ٱسْتَـْٔذَنَكَ أُو۟لُوا۟ ٱلطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا۟ ذَرْنَا نَكُن مَّعَ ٱلْقَٰعِدِينَ ﴿86﴾

سورۃ التوبۃ آیت 86

اور جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مند بھی تجھ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو بیٹھنے والوں کے ساتھ ہی رہنے دو۔

أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿89﴾ 11ع

سورۃ التوبۃ آیت 89

اللہ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

وَجَآءَ ٱلۡمُعَذِّرُونَ مِنَ ٱلۡأَعۡرَابِ لِيُؤۡذَنَ لَهُمۡ وَقَعَدَ ٱلَّذِينَ كَذَبُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥۚ
سَيُصِيبُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنۡهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٞ ﴿90﴾

سورۃ التوبۃ آیت 90

اور بادیہ نشینوں میں سے کچھ عذر کرنے والے (تمہارے پاس) آئے کہ انہیں بھی اجازت دے دی جائے۔ اور وہ بھی (گھر میں) بیٹھے رہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا۔ جو ان میں سے کافرو ناشکرے ہیں عنقریب انہیں دردناک عذاب پہنچے گا۔

لَّيۡسَ عَلَى ٱلضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى ٱلۡمَرۡضَىٰ وَلَا عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ
حَرَجٌ إِذَا نَصَحُواْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦۚ مَا عَلَى ٱلۡمُحۡسِنِينَ مِن سَبِيلٖۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ
رَّحِيمٞ ﴿91﴾ۙ

سورۃ التوبۃ آیت 91

کوئی گناہ نہیں ایسے ضعیفوں پر اور مریضوں پر اور ان لوگوں پر جو کچھ بھی نہیں پاتے کہ خرچ کر سکیں۔جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ مخلص وخیر خواہ ہیں۔ایسے احسان کرنے والوں پر کسی طرح کا الزام نہیں ہے۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ إِنَّمَا ٱلسَّبِيلُ عَلَى ٱلَّذِينَ يَسْتَـْٔذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوا۟ بِأَن يَكُونُوا۟ مَعَ ٱلْخَوَالِفِ وَطَبَعَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿93﴾

سورة التوبۃ آیت 93

الزام تو بس البتہ ان لوگوں پر ہے جو دولتمند ہیں اور تم سے اجازت مانگتے ہیں۔وہ اس بات سے خوش ہیں کہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ پیچھے رہ جائیں۔اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگ جانے دی ہے پس وہ کچھ بھی علم نہیں رکھتے۔

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا ٱللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَـٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَـٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿94﴾

سورة التوبۃ آیت 94

جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تم پر عذر پیش کریں گے۔ کہہ دینا کہ بہانے مت بناؤ ہم تمہاری بات کا ہرگز اعتبار نہیں کریں گے۔ اللہ ہمیں تمہاری پوری خبر دے چکا ہے۔ اور ابھی اللہ اور اس کا رسول تمہارا طرزِ عمل دیکھیں گے۔ پھر تم ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ جل شانہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر وہ تمہیں سب جتا دے گا جو تم کرتے رہے تھے۔

سَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ لَكُمْ إِذَا ٱنقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا۟ عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا۟ عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿95﴾

سورۃ التوبہ آیت 95

جب تم ان کی جانب لوٹو گے تو تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں بھی کھائیں گے۔ تاکہ تم ان سے در گزر کر لو پس انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ بیشک وہ پلید ہیں اور جو کام وہ کرتے رہے ہیں اس کے بدلے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا۟ عَنْهُمْ ۖ فَإِن تَرْضَوْا۟ عَنْهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿96﴾

سورۃ التوبہ آیت 96

یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو بھی البتہ اللہ ایسے فاسقوں سے راضی ہونے والا نہیں۔

ٱلْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا۟ حُدُودَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿97﴾

سورۃ التوبۃ آیت 97

دیہاتیوں میں کچھ کفر اور نفاق میں زیادہ ہی سخت ہیں۔ اور اسی قابل ہیں کہ ان حدود و احکام سے نابلد و جاہل ہی رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیے ہیں۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَمِنَ ٱلْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ ٱلدَّوَآئِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ ٱلسَّوْءِ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿98﴾

سورۃ التوبۃ آیت 98

اور دیہاتیوں میں بعض ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر زمانے کی گردشوں کے منتظر رہتے ہیں۔ انہی پر بری گردشیں پڑنے والی ہیں۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَمِنَ ٱلْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَٰتٍ عِندَ ٱللَّهِ
وَصَلَوَٰتِ ٱلرَّسُولِ ۚ أَلَآ إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ ٱللَّهُ فِى رَحْمَتِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿99﴾ 12ع

سورۃ التوبۃ آیت 99

اور دیہاتیوں میں بعض ایسے ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کی قُربت اور رسول کی دعاؤں کا ثمرہ سمجھتے ہیں۔ آگاہ رہو بلاشبہ وہ ان کے لئے باعثِ قربت ہی ہے عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَٱلسَّٰبِقُونَ ٱلْأَوَّلُونَ مِنَ ٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ وَٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُم بِإِحْسَٰنٍ رَّضِىَ
ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى تَحْتَهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ
ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿100﴾

سورۃ التوبۃ آیت 100

اور وہ مہاجر وانصار جو ایمان لانے میں پہل کرنے والے اور وہ لوگ جو اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اللہ ان سب سے راضی ہوا۔ اور وہ سب اس (اللہ جل شانہ) سے راضی ہوگئے۔ ان کے

لئے ایسے باغ تیار کیے گئے ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی
بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَءَاخَرُونَ ٱعْتَرَفُوا۟ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا۟ عَمَلًا صَـٰلِحًا وَءَاخَرَ سَيِّئًا عَسَى ٱللَّهُ أَن
يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿102﴾

سورۃ التوبۃ آیت 102

اور کچھ اور بھی ہیں کہ اپنے گناہوں کا (صاف طور پر) اقرار کرتے ہیں کہ انہوں نے اچھے اور برے عملوں
کو ملا جلا دیا تھا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرلے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت والا مہربان ہے۔

خُذْ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ
لَّهُمْ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿103﴾

سورۃ التوبۃ آیت 103

ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو کہ اس کے ذریعے سے ان کا ظاہر صاف اور ان کا باطن پاکیزہ ہو
جائے۔ ان کے حق میں دعا خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے لئے سکون واطمینان کا باعث ہے۔ اور اللہ
خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ ٱلتَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيَأْخُذُ ٱلصَّدَقَٰتِ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ
ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿104﴾

سورۃالتوبۃ آیت 104

کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کو معاف کرتا ہے اور صدقات بھی لیتا ہے؟۔ اور بیشک اللہ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَقُلِ ٱعْمَلُواْ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ
ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿105﴾ج

سورۃالتوبۃ آیت 105

اور کہہ دو کہ عمل کیے جاؤ پس عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور اہلِ ایمان تمہارے طرزِ عمل (کے معیار) کو دیکھ لیں گے۔ اور عنقریب تم ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ جل شانہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں جتا دے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

وَءَاخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ ٱللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ﴿106﴾

https://quranexcel.com

سورۃالتوبہ آیت 106

اور کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کا حکم آنے تک موقوف والتویٰ میں ہے۔وہ چاہے توانہیں عذاب دے اور چاہے توان کو معاف کردے۔اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًۢا بَيْنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّا ٱلْحُسْنَىٰ ۖ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿107﴾

سورۃالتوبہ آیت 107

اور (ان میں) وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے صرف اس غرض سے ایک مسجد تیار کی کہ نقصان پہنچائیں اور کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈال دیں اور ان لوگوں کے لئے کمین گاہ مہیا کریں جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کر چکے ہیں۔اور وہ یقیناً ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی کا تھا۔مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ بلا شبہ یہ جھوٹے ہیں۔

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى ٱلتَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُواْ ۚ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُطَّهِّرِينَ ﴿108﴾

سورۃالتوبہ آیت 108

تم اس (مسجد) میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا۔البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس کا حق کہیں زیادہ ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو محبوب رکھتے ہیں۔اور اللہ بھی پاک رہنے والوں سے ہی محبت کرتا ہے۔

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَٰنَهُۥ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَٰنَهُۥ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَٱنْهَارَ بِهِۦ فِى نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿109﴾

سورۃ التوبۃ آیت 109

بھلا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے ڈر اور اس کی رضامندی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے۔یا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو جو بس گرنے ہی والی ہو۔پھر وہ اسے آتشِ جہنم میں لے گری۔اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔

لَا يَزَالُ بُنْيَٰنُهُمُ ٱلَّذِى بَنَوْا۟ رِيبَةً فِى قُلُوبِهِمْ إِلَّآ أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿110﴾13ع

سورۃ التوبۃ آیت 110

یہ عمارت (یعنی مسجد) جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ (کانٹا بن کر) ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ ٱشْتَرَىٰ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ ٱلْجَنَّةَ ۚ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ وَٱلْقُرْءَانِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ مِنَ ٱللَّهِ ۚ فَٱسْتَبْشِرُوا۟ بِبَيْعِكُمُ ٱلَّذِى بَايَعْتُم بِهِۦ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿111﴾

سورۃ التوبۃ آیت 111

بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں (مذکور) سچا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا ہے؟۔ جو سودا تم نے اس سے کر لیا۔ اس سے خوش رہو اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

ٱلتَّٰٓئِبُونَ ٱلْعَٰبِدُونَ ٱلْحَٰمِدُونَ ٱلسَّٰٓئِحُونَ ٱلرَّٰكِعُونَ ٱلسَّٰجِدُونَ ٱلْءَامِرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَٱلنَّاهُونَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَٱلْحَٰفِظُونَ لِحُدُودِ ٱللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿112﴾

سورۃ التوبۃ آیت 112

جو توبہ کرنے والے۔ عبادت کرنے والے۔ تعریف وشکر کرنے والے۔ روزہ رکھنے والے۔ رکوع کرنے والے۔ سجدہ کرنے والے۔ نیک کاموں کا حکم کرنے والے۔ بری باتوں سے روکنے والے۔ اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور ایسے مومنوں کو (جنت کی) خوشخبری سنا دو۔

وَمَا كَانَ ٱسْتِغْفَارُ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَآ إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥٓ أَنَّهُۥ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَأَوَّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿114﴾

سورۃ التوبۃ آیت 114

اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا مانگنا تو ایک وعدے کے سبب تھا جو وہ اس سے کر چکا تھا۔ لیکن جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ بلا شبہ ابراہیمؑ بڑا ہی نرم دل بہت تحمل والا تھا۔

وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿115﴾

سورۃ التوبۃ آیت 115

اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ ہونے دے جب تک کہ ان پر اس بات کی وضاحت نہ کردے کہ کن (برائیوں) سے انہیں بچنا چاہیے۔ بیشک اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْيِۦ وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿116﴾

سورۃ التوبۃ آیت 116

یقیناً آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی بھی ولی اور مددگار نہیں ہے۔

لَّقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِيِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ فِى سَاعَةِ ٱلْعُسْرَةِ مِنۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُۥ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿117﴾ لا

سورۃ التوبۃ آیت 117

بلاشبہ یقینی طور پر اللہ نے نبیؐ کو اور ان مہاجرین وانصار کو معاف کر دیا جو مشکل کی گھڑی میں رسول کے ساتھ رہے۔ اگرچہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل کجروی کی طرف پھر جانے کے قریب تھے۔ پس اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوٓا۟ أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ ٱللَّهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿118﴾ ع14

سورۃ التوبۃ آیت 118

اور ان تینوں (کعب بن مالکؓ۔ ہلال بن امیہؓ۔ مرارہ بن ربیعؓ) پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے۔ اور انہوں نے یقین کر لیا کہ اب اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں پھر اس (اللہ جل شانہ) نے اپنی رحمت سے ان پر توجہ دی کہ وہ توبہ کر لیں۔ بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿119﴾

سورۃ التوبۃ آیت 119

اے ایمان والو! ۔ اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے بچتے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

مَا كَانَ لِأَهْلِ ٱلْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ ٱلْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُواْ عَن رَّسُولِ ٱللَّهِ وَلَا
يَرْغَبُواْ بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا
مَخْمَصَةٌ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَطَـُٔونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ ٱلْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ
نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِۦ عَمَلٌ صَٰلِحٌ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿120﴾ لا

سورۃ التوبہ آیت 120

اہل مدینہ اور اس کے آس پاس رہنے والے دیہاتیوں کو یہ مناسب نہیں تھا کہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہیں۔ اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے زیادہ عزیز سمجھ لیں۔ یہ اس لئے کہ ان (مجاہدین) کو اللہ کی راہ میں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ (خواہ) پیاس کی۔ یا محنت کی۔ یا بھوک کی۔ یا وہ ایسی جگہ چلتے ہیں جو کافروں کو غصہ دلائے۔ یا کافروں پر کوئی کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو ہر بات پر ان کے لئے عمل صالح لکھا جاتا ہے۔ بلا شبہ اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔

وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ ٱللَّهُ
أَحْسَنَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿121﴾

سورۃ التوبہ آیت 121

اور وہ تھوڑا یا زیادہ جو بھی خرچ کرتے ہیں یا کوئی میدان پار کر لیتے ہیں۔ تو یہ سب کچھ ان کے لئے (اعمال صالح میں) لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قَٰتِلُواْ ٱلَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ ٱلْكُفَّارِ وَلْيَجِدُواْ فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿123﴾

سورۃ التوبۃ آیت 123

اے ایمان والو! ۔اپنے آس پاس کے (رہنے والے) کافروں سے لڑو اور چاہیئے کہ وہ تم میں سختی پائیں ۔اور جان رکھو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَىٰكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ ٱنصَرَفُواْ ۚ صَرَفَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿127﴾

سورۃ التوبۃ آیت 127

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ کیا تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا؟۔ پھر (چپکے سے) کھسک جاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں کو پھر دیا ہے کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سوجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔

فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿129﴾ 16ع

سورۃالتوبۃ آیت 129

پھر اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃیونس آیت 3

بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان وزمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟۔

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُۥ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ لِيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ
ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ
أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ ﴿4﴾

سورۃ یونس آیت 4

تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ یقیناً وہی خلقت کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ دیدے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا اور ان کے کفر کی وجہ سے المناک عذاب ہوگا۔

هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ ٱلشَّمْسَ ضِيَآءً وَٱلْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُۥ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا۟ عَدَدَ ٱلسِّنِينَ
وَٱلْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿5﴾

سورۃ یونس آیت 5

وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور کردیا اور اس کی منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرسکو۔ یہ سب کچھ اللہ نے مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے۔ وہ سمجھنے والوں کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے۔

إِنَّ فِى ٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ﴿6﴾

سورۃ یونس آیت 6

یقیناً رات اور دن کے اختلافی رد و بدل میں اور جو چیزیں اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کی ہیں ان سب میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ یونس آیت 10

وہاں پر ان کی دعا ہوگی کہ اے اللہ تیری ذات بالکل پاک ہے۔ اور اس میں ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہوگا۔ اور ان کی دعا کا خاتمہ ہوگا کہ سب طرح کی تعریف (وشکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

۞ وَلَوْ يُعَجِّلُ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ ٱلشَّرَّ ٱسْتِعْجَالَهُم بِٱلْخَيْرِ لَقُضِىَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا فِى طُغْيَٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿11﴾

سورۃ یونس آیت 11

اور اگر اللہ بنی نوع انسان کے لئے نقصان میں جلدی کرتا جس طرح یہ لوگ ان کی بھلائی پر جلدی کرتے ہیں تو ان کی مدت پوری ہو چکی ہوتی۔ پس جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہم ان لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکتے رہیں۔

قُل لَّوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا تَلَوْتُهُۥ عَلَيْكُمْ وَلَآ أَدْرَىٰكُم بِهِۦ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِۦٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿16﴾

سورۃ یونس آیت 16

کہہ دو کہ اگر اللہ چاہتا تو اس بارے تم کو پڑھ کر نہ سناتا اور نہ ہی تمہیں اس سے خبردار کرتا۔ آخر اس سے پہلے بھی میں تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿17﴾

سورۃ یونس آیت 17

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑلے یا اس کی آیتوں کو جھٹلادے۔ بیشک مجرم لوگ کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّـُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿18﴾

سورۃ یونس آیت 18

اور اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکیں اور نہ ہی نفع دے سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ پوچھو تو کیا تم اللہ کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا وجود نہ تو اسے آسمانوں میں دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی زمین میں۔ وہ تو بالکل پاک اور بہت بلند و بالا ہے ان لوگوں کے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔

وَيَقُولُونَ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا ٱلْغَيْبُ لِلَّهِ فَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿20﴾ ع2

سورۃ یونس آیت 20

اور کہتے ہیں اس (رسول) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔ پس کہہ دو کہ یقینی طور پر غیب کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے پس تم انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿21﴾

سورۃ یونس آیت 21

اور جب ہم حضرتِ انسان کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں۔ تو وہ ہماری آیات میں حیلے بہانے و مکر و فریب کرنے لگتا ہے۔ کہہ دو کہ اللہ خفیہ تدبیر کرنے میں (تم سے کہیں) زیادہ تیز ہے ۔ بیشک ہمارے فرشتے تمہاری سب چالبازیاں لکھتے جاتے ہیں۔

هُوَ ٱلَّذِى يُسَيِّرُكُمْ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمْ فِى ٱلْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا۟ بِهَا جَآءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَآءَهُمُ ٱلْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِۦ لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿22﴾

سورۃ یونس آیت 22

وہی (اللہ جل شانہ) تو ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور وہ کشتیاں موافق ہوا کے ذریعے لوگوں کو لے کر چلتی ہیں۔ اور وہ ان سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ پھر ایک دم سے تیز ہوا چلنے لگتی ہے اور لہریں ہر طرف سے ان پر چھانے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بلاشبہ وہ لہروں میں گھِر چکے ہیں۔ اس وقت سبھی خالص اسی پر اعتقاد رکھتے ہوئے صرف اللہ سے دعا مانگنے لگتے ہیں کہ (اے اللہ) اگر تو ہمیں اس مصیبت سے نجات دیدے ۔ تو ہم ضرور شکر گزاروں میں ہو جائیں گے۔

وَٱللَّهُ يَدْعُوٓاْ إِلَىٰ دَارِ ٱلسَّلَٰمِ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿25﴾

سورۃ یونس آیت 25

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کا راستہ دکھا دیتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ كَسَبُواْ ٱلسَّيِّـَٔاتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَّا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَآ أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ ٱلَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿27﴾

سورۃ یونس آیت 27

اور جن لوگوں نے برے کام کیے تو برائی کا بدلہ بھی ویسا ہی ہوگا کہ ان پر ذلت چھا جائے گی۔ اور کوئی بھی انہیں اللہ سے بچانے والا نہ ہوگا۔ گویا کہ ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت لپیٹ دیئے گئے ہوں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

فَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَٰفِلِينَ ﴿29﴾

سورۃ یونس آیت 29

پس ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے کہ ہمیں تو تمہاری عبادت کے بارے پتہ بھی نہ تھا۔

هُنَالِكَ تَبْلُوا۟ كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿30﴾ ع3

سورۃ یونس آیت 30

وہاں ہر شخص اپنے سابقہ کئے ہوئے کاموں کی جانچ کر لے گا۔ اور یہ لوگ اللہ کی طرف ہی لوٹائے جائیں گے جو ان کا حقیقی مولیٰ ہے۔ اور جو جھوٹ بہتان وہ گھڑا کرتے تھے وہ سب ان سے جاتے رہیں گے۔

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿31﴾

سورۃ یونس آیت 31

پوچھو کہ آسمان وزمین میں کون تمہیں روزی دیتا ہے یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور باقی سارے کاموں کا (آخر) انتظام کون کرتا ہے۔ تو وہ کہہ دیں گے کہ اللہ ہی (سب کچھ کرتا ہے)۔ پھر پوچھو کہ تم (اللہ جل شانہ) کا ڈر وخوف کیوں نہیں رکھتے؟۔

فَذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمُ ٱلْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ ٱلْحَقِّ إِلَّا ٱلضَّلَٰلُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿32﴾

سورۃ یونس آیت 32

پس یہی اللہ تو تمہارا حقیقی رب ہے۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور کیا ہے۔ پس تم کدھر الٹے پھرے جاتے ہو؟۔

قُلْ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ ۚ قُلِ ٱللَّهُ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿34﴾

سورۃ یونس آیت 34

پوچھو کہ کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو مخلوقات کی شروعات کرے پھر اس کا اعادہ بھی کرے؟۔(خود جواب) بتادو کہ پیدائش کا آغاز بھی اللہ ہی کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ بھی کرے گا۔ پھر تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟۔

قُلْ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَهْدِىٓ إِلَى ٱلْحَقِّ ۚ قُلِ ٱللَّهُ يَهْدِى لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَن يَهْدِىٓ إِلَى ٱلْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّىٓ إِلَّآ أَن يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿35﴾

سورۃ یونس آیت 35

پوچھو کہ کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ہدایت کا راستہ بتلائے؟۔(خود جواب) بتادو اللہ ہی ہدایت کی راہ بتلاتا ہے۔ کیا پھر جو حق کی راہ دکھائے وہ پیروی کیے جانے کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو کہ بغیر بتائے اپنے آپ سے راستہ بھی نہ پاسکے۔ پس تمہیں کیا ہوگیا ہے کیسا انصاف کرتے ہو؟۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿36﴾

سورۃ یونس آیت 36

اور ان میں بہت سارے لوگ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں۔ بلا شبہ ظن و گمان حق کے مقابلے میں کچھ بھی کام آنے والا نہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ لوگ کر رہے ہیں۔

وَمَا كَانَ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ ٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿37﴾ قف

سورۃ یونس آیت 37

اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اسے اپنی طرف سے بنالائے بلکہ جو کچھ بھی پہلے نازل ہوا اس کی تصدیق کرتا ہے اور الکتاب کی جامع تفصیل ہے۔ اس میں ذرا سا بھی شائبہ نہیں (یقینی طور پر) یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُوا۟ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿38﴾

سورۃ یونس آیت 38

کیا یہ لوگ کہتے ہیں اس (رسول) نے اس کو خود بنالیا ہے؟۔ کہہ دو اگر سچے ہو تو تم بھی اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے علاوہ جسے بلا سکتے ہو بلالو۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَظْلِمُ ٱلنَّاسَ شَيْـًٔا وَلَٰكِنَّ ٱلنَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿44﴾

سورۃ یونس آیت 44

بلاشبہ اللہ لوگوں پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا سَاعَةً مِّنَ ٱلنَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِلِقَآءِ ٱللَّهِ وَمَا كَانُوا۟ مُهْتَدِينَ ﴿45﴾

سورۃ یونس آیت 45

اور جس دن اللہ ان سب کو محشر میں جمع کرے گا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لیں گے (گمان کریں گے کہ) گویا کہ گھڑی بھر دن سے زیادہ (دنیا میں) نہیں رہے۔ بیشک خسارے میں رہ گئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلا دیا۔ اور وہ ہدایت یاب نہ ہو پائے۔

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ ٱلَّذِى نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ ٱللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿46﴾

سورۃ یونس آیت 46

اور اگر ہم تمہیں ان کی کچھ باتوں کے (برے نتائج) تمہاری زندگی میں واقعی تجھے دکھا دیں جس کا ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے یا اس سے پہلے ہی تجھے وفات دے دیں۔ پھر ان کو بھی ہماری ہی طرف لوٹ کے آنا ہے۔ پس اللہ تو شاہد و گواہ ہے اس پر جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔

قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِى ضَرًّا وَلَا نَفۡعًا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌۚ إِذَا جَآءَ أَجَلُهُمۡ فَلَا يَسۡتَـٔۡخِرُونَ سَاعَةًۖ وَلَا يَسۡتَقۡدِمُونَ ﴿49﴾

سورۃ یونس آیت 49

کہہ دو کہ میں تو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر وہی جو صرف اللہ چاہے۔ ہر ایک امت کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آ جاتا ہے تو ایک لمحہ بھی نہ پیچھے ہٹ سکتا ہے اور نہ ہی آگے بڑھ سکتا ہے۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۗ أَلَآ إِنَّ وَعۡدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿55﴾

سورۃ یونس آیت 55

آگاہ رہو بلا شبہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سن رکھو بیشک اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ علم نہیں رکھتے۔

قُلْ بِفَضْلِ ٱللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُواْ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴿58﴾

سورۃ یونس آیت 58

کہہ دو کہ (یہ قرآن) اللہ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوا) ہے۔ پس اس پر انہیں خوش ہونا چاہیئے یہ ان سب چیزوں سے بہت بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَٰلًا قُلْ ءَآللَّهُ أَذِنَ
لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى ٱللَّهِ تَفْتَرُونَ﴿59﴾

سورۃ یونس آیت 59

کہہ دو بھلا غور تو کرو کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا ہے۔ اس میں سے تم نے (اپنے طور پر) بعض کو حرام اور بعض کو حلال کر لیا ہے۔ پوچھو کہ کیا اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہو؟۔

وَمَا ظَنُّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى
ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ﴿60﴾ع6

سورۃ یونس آیت 60

اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہیں وہ قیامت کے دن (سزا کے بارے) کیسے (برتاؤ) کا گمان رکھتے ہیں؟ ۔اللہ تو بیشک بنی نوع انسان پر بڑا مہربان ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ شکرادا نہیں کرتے۔

أَلَآ إِنَّ أَوۡلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُونَ ﴿62﴾ ج صلے

سورۃ یونس آیت 62

آگاہ رہو بیشک جو اللہ کے ولی اولیاء (دوست) ہیں ان پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

لَهُمُ ٱلۡبُشۡرَىٰ فِى ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَفِى ٱلۡأَخِرَةِ ج لَا تَبۡدِيلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ج ذَٰلِكَ هُوَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ ﴿64﴾ ط

سورۃ یونس آیت 64

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی بشارت ہے۔اللہ کی باتیں بدلتی نہیں یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَلَا يَحۡزُنكَ قَوۡلُهُمۡ م إِنَّ ٱلۡعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ج هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿65﴾

سورۃ یونس آیت 65

اور ان (کافرو ناشکرے لوگوں) کی باتوں سے غمزدہ نہ ہو جانا۔ بیشک عزت ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن
دُونِ ٱللَّهِ شُرَكَآءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿66﴾

سورۃ یونس آیت 66

آگاہ رہو البتہ جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ اور یہ جو اللہ کے علاوہ (مزعومہ) شریکوں سے دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے پیچھے نہیں چلتے مگر صرف ظن و گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکل پچو لگاتے ہیں۔

قَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ۖ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى
ٱلْأَرْضِ ۚ إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَٰنٍۭ بِهَٰذَآ ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿68﴾

سورۃ یونس آیت 68

کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنالیا ہے اس کی ذات بالکل پاک ہے (اور) وہ بے نیاز ہے۔ جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کیا تم اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جو جانتے تک نہیں ہو؟۔ تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل بھی نہیں ہوتی۔

قُلْ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿69﴾ط

سورۃ یونس آیت 69

کہہ دو کہ بلاشبہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑ لیتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔

۞ وَٱتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦ يَٰقَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِى
وَتَذْكِيرِى بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَعَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوٓا۟ أَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ
أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ ٱقْضُوٓا۟ إِلَىَّ وَلَا تُنظِرُونِ ﴿71﴾

سورۃ یونس آیت 71

اور انہیں نوحؑ کا حال سنا دو۔جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیات سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو میں اللہ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں۔پس تم سب مل کر اور اپنے خود ساختہ شریکوں کو بھی ساتھ ملا کر (میرے خلاف) کوئی متفقہ فیصلہ کر لو پھر تمہارا فیصلہ تم میں سے کسی پر پوشیدہ و مشکوک نہ رہ جائے۔پھر میرے ساتھ جو کچھ کرنا چاہو کر گزرو اور مجھے ذرا سی بھی مہلت نہ دو۔

فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ
ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿72﴾

سورۃ یونس آیت 72

پس اگر تم منہ پھیر لو (تو میرا کچھ نقصان نہیں)۔ میں نے تو تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمے ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے رہوں۔

فَلَمَّآ أَلْقَوْا۟ قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ ٱلسِّحْرُ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ سَيُبْطِلُهُۥٓ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُصْلِحُ
عَمَلَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿81﴾

سورۃ یونس آیت 81

پھر جب وہ (اپنی رسیاں اور لاٹھیاں) ڈال چکے تو موسیٰؑ نے کہا کہ جو کچھ تم لائے ہو وہ تو جادو ہے۔ بلاشبہ (میرا) اللہ ابھی اس کو نیست ونابود کر دے گا۔ بیشک اللہ مفسدوں کے کام نہیں سنوارا کرتا۔

وَيُحِقُّ ٱللَّهُ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿82﴾ 8ع

سورۃ یونس آیت 82

اور اللہ اپنے کلمات (کلام) سے حق بات کو سچا کر دے گا۔ اگرچہ مجرم لوگوں کو برا ہی لگتا ہے۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يَٰقَوْمِ إِن كُنتُمْ ءَامَنتُم بِٱللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوٓاْ إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ﴿84﴾

سورۃ یونس آیت 84

اور موسیٰؑ نے کہا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو پھر اسی پر بھروسہ کرو اگر تم (سچے) مسلمان ہو۔

فَقَالُواْ عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿85﴾لا

سورۃ یونس آیت 85

تو وہ بولے کہ ہم تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں (اور دعا کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب !۔ ہم کو ان ظالم لوگوں کے لئے فتنہ (یعنی موجبِ آزمائش) نہ بنا۔

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ﴿95﴾

سورۃ یونس آیت 95

اور ہر گز ان لوگوں میں نہ ہو جانا جو اللہ کی آیتوں کو جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿100﴾

سورۃ یونس آیت 100

اور کسی نفس کے بس کی بات نہیں کہ اللہ کے اذن کے بغیر ایمان لے آئے۔ اور اللہ (صرف) انہی لوگوں پر (کفر و شرک و بدعت کی) نجاست ڈالنے دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِن كُنتُمْ فِى شَكٍّ مِّن دِينِى فَلَآ أَعْبُدُ ٱلَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ ٱللَّهَ ٱلَّذِى يَتَوَفَّىٰكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿104﴾ لا

سورۃ یونس آیت 104

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان !۔ اگر تمہیں میرے دین میں کسی طرح بھی شک ہے تو (آگاہ ہو جاؤ کہ) جن لوگوں کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت بالکل نہیں کرتا۔ بلکہ میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جس کے قبضے میں تمہاری موت ہے۔ اور مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ ایمان والوں میں رہوں۔

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿106﴾

سورة یونس آیت 106

اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو کبھی نہ پکارو جو نہ تو تمہیں کچھ فائدہ دے سکے اور نہ ہی تمہیں کوئی نقصان۔ اگر تم نے ایسا کرلیا تو بیشک تم اسی لمحے ظالم لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔

وَإِن يَمۡسَسۡكَ ٱللَّهُ بِضُرّٖ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَۖ وَإِن يُرِدۡكَ بِخَيۡرٖ فَلَا رَآدَّ
لِفَضۡلِهِۦۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦۚ وَهُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿107﴾

سورة یونس آیت 107

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف دینا چاہے تو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اسے ہٹانے والا نہیں ۔اور اگر تمہارا بھلا کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ وہی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نچھاور کرتا ہے اور وہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَٱتَّبِعۡ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيۡكَ وَٱصۡبِرۡ حَتَّىٰ يَحۡكُمَ ٱللَّهُۚ وَهُوَ خَيۡرُ ٱلۡحَٰكِمِينَ ﴿109﴾ ع11

سورة یونس آیت 109

اور جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسی پر چلتے رہو اور صبر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کردے ۔اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّا ٱللَّهَ ۚ إِنَّنِى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ﴿2﴾

سورۃ ہود آیت 2

(وہ یہ) کہ اللہ کو چھوڑ کر کسی کی بھی عبادت نہ کرو بلاشبہ میں اس کی طرف سے تم سب کو آگاہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔

إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ ہود آیت 4

تم (سب) کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

۞ وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ
كُلٌّ فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿6﴾

سورۃ ہود آیت 6

اور روئے زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ کے ذمے ہے۔ اور وہ اس کے رہن سہن ٹھکانے اور اس کے سپرد کیے جانے کی جگہ کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ سب کچھ واضح کتاب میں (درج) ہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهِۦ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ
عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهُۥ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَآ أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿12﴾ ط

سورۃ ہود آیت 12

تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے تو شاید کہیں تم (کفار کی باتوں سے متاثر ہو کر) اس میں سے کچھ چھوڑ بیٹھو۔ ان کے صرف یہ کہنے پر تمہارا دل تنگ ہو کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہو گیا۔ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ چلا آیا۔ بلاشبہ تم تو محض آگاہی دینے والے ہو۔ اور اللہ ہی ہر چیز پر پوری طرح نگہبان ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا۟ بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِۦ مُفْتَرَيَٰتٍ وَٱدْعُوا۟ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم
مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿13﴾

سورۃ ہود آیت 13

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن خود سے بنالیا ہے؟۔ کہہ دو اگر تم سچے ہو تو اس جیسی گھڑی ہوئی کوئی دس سورتیں تم بھی بنالاؤ۔ اور اللہ کے علاوہ جس جس کو بھی بلاسکتے ہو بلالو۔

فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَكُمْ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَآ أُنزِلَ بِعِلْمِ ٱللَّهِ وَأَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم
مُّسْلِمُونَ ﴿14﴾

سورۃ ہود آیت 14

پھر اگر تمہاری بات عملی طور پر قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ (قرآن) اللہ کے علم سے ہی نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ کیا پھر تم (تسلیم کرتے ہوئے) مسلمان ہوتے ہو؟۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ ٱلْأَشْهَٰدُ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ﴿18﴾لا

سورۃ ہود آیت 18

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑ لے ؟۔ ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور شاہد و گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ سن رکھو کہ ایسے ظالم لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

ٱلَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ كَٰفِرُونَ﴿19﴾

سورۃ ہود آیت 19

جو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں بگاڑ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔

أُو۟لَٰٓئِكَ لَمْ يَكُونُوا۟ مُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ۘ يُضَٰعَفُ لَهُمُ ٱلْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا۟ يَسْتَطِيعُونَ ٱلسَّمْعَ وَمَا كَانُوا۟ يُبْصِرُونَ ﴿20﴾

سورۃ ہود آیت 20

یہ لوگ زمین میں (کسی صورت بھی اللہ کو) ہرا نہیں سکتے اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کوئی ان کا کوئی ولی اولیاء ہے۔ انہیں دگنا عذاب کیا جائے گا۔ (کیونکہ) نہ تو (حق) سن سکتے تھے۔ اور نہ ہی (حقیقت کو) نگاہ بصیرت سے دیکھ سکتے تھے۔

أَن لَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿26﴾

سورۃ ہود آیت 26

کہ اللہ کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہارے بارے میں المناک دن کے عذاب کا خوف ہے۔

وَيَٰقَوْمِ لَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًاۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِۚ وَمَآ أَنَا۠ بِطَارِدِ ٱلَّذِينَ
ءَامَنُوٓا۟ۚ إِنَّهُم مُّلَٰقُوا۟ رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّىٓ أَرَىٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿29﴾

سورۃ ہود آیت 29

اور اے میری قوم میں تم سے اس پر کچھ مال وزر تو نہیں مانگتا میرا صلہ تو اللہ کے ذمے ہے۔ اور میں ایمان والوں کو ہٹانے والا بھی نہیں ہوں بیشک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن تم لوگ ہو کہ نادانی کر رہے ہو۔

وَيَٰقَوْمِ مَن يَنصُرُنِى مِنَ ٱللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿30﴾

سورۃ ہود آیت 30

اور اے میری قوم اگر میں انہیں نکال دوں۔ تو کون ہے جو اللہ سے مجھے چھڑا سکتا ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ إِنِّى مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ
لِلَّذِينَ تَزْدَرِىٓ أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيْرًاۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِىٓ أَنفُسِهِمْۖ إِنِّىٓ إِذًا
لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿31﴾

سورۃ ہود آیت 31

اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی یہ کہ میں عالم الغیب ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور نہ ہی یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اللہ ان کو بھلائی نہ دے گا۔ اگر میں ایسا کہوں تو بیشک میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ ٱللَّهُ إِن شَآءَ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿33﴾

سورۃ ہود آیت 33

نوحؑ نے کہا کہ البتہ وہ (عذاب) تو بس اللہ ہی لائے گا جب چاہے گا اور تم اسے (کسی طرح بھی) عاجز نہیں کر سکتے۔

وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِىٓ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ ٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ
رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿34﴾ ط

سورۃ ہود آیت 34

خواہ میں تمہارے لئے کتنی ہی نصیحت کرنے کاارادہ کرلوں اگراللہ تمہیں گمراہ ہی رہنے دیناچاہے تو میری نصیحت تمہیں کچھ بھی نفع نہ دے گی۔ وہی تمہارارب ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

۞ وَقَالَ ٱرْكَبُوا۟ فِيهَا بِسْمِ ٱللَّهِ مَجْر۪ىٰهَا وَمُرْسَىٰهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿41﴾

سورۃ ہود آیت 41

اور (نوحؑ نے) کہا اللہ کے نام سے اس میں سوار ہو جاؤ کہ اسی (اللہ) کے سہارے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

قَالَ سَـَٔاوِىٓ إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِى مِنَ ٱلْمَآءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ ٱلْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا ٱلْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ ٱلْمُغْرَقِينَ ﴿43﴾

سورۃ ہود آیت 43

اس نے کہا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں جو مجھے پانی سے بچالے گا۔ (نوحؑ نے) کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی بھی بچانے والا نہیں مگر وہی جس پر اللہ رحم کردے۔ اتنے میں دونوں کے درمیان ایک لہر و موج حائل ہو گئی۔ پس وہ غرق ہو جانے والوں میں سے ہو گیا۔

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ إِنْ أَنتُمْ
إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿50﴾

سورۃ ہود آیت 50

اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں ہے۔ تم نے (شرک کرتے ہوئے۔ اللہ پر) محض جھوٹ بہتان گھڑ رکھے ہیں۔

إِن نَّقُولُ إِلَّا ٱعْتَرَىٰكَ بَعْضُ ءَالِهَتِنَا بِسُوٓءٍ ۗ قَالَ إِنِّىٓ أُشْهِدُ ٱللَّهَ وَٱشْهَدُوٓا۟ أَنِّى
بَرِىٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿54﴾ لا

سورۃ ہود آیت 54

ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تجھے بری طرح جکڑ کے (دیوانہ بنا کر) رکھ دیا ہے۔ (ہود نے) کہا بیشک میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم اس (اللہ جل شانہ) کا شریک بناتے ہو۔

إِنِّى تَوَكَّلْتُ عَلَى ٱللَّهِ رَبِّى وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ ءَاخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَآ ۚ إِنَّ
رَبِّى عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿56﴾

سورۃ ہود آیت 56

بلاشبہ میں نے تو اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا (سب کا) رب ہے۔ (کائنات میں) کوئی بھی چلنے پھرنے والا ایسا نہیں کہ جس کی چوٹی اس نے نہ پکڑ رکھی ہو۔ بیشک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

۞ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿61﴾

سورۃ ہود آیت 61

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تمہیں اس میں آباد کر دیا پس اس سے معافی مانگو پھر اسی کی آگے توبہ بھی کرو۔ بیشک میرا رب نزدیک ہے اور دعائیں قبول کرنے والا بھی ہے۔

قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَءَاتَىٰنِى مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِى مِنَ ٱللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُۥ ۖ فَمَا تَزِيدُونَنِى غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿63﴾

سورۃ ہود آیت 63

صالح نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح مضبوط دلیل پر ہوں اور اس کی طرف سے میرے پاس (نبوت جیسی) رحمت بھی آچکی ہو۔ پھر بھی اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون ہے جو مجھے اس سے بچا سکتا ہے؟۔ (اور اگر میں تمہاری بات مانتا ہوں) پھر تو تم میرا خسارہ ہی زیادہ کرنے کا باعث ہو جاؤ گے۔

وَيَٰقَوْمِ هَٰذِهِۦ نَاقَةُ ٱللَّهِ لَكُمْ ءَايَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِىٓ أَرْضِ ٱللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ﴿64﴾

سورۃ ہود آیت 64

اور اے میری قوم یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے ایک نشانی (یعنی معجزہ) ہے۔ پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں آزادانہ چرتی پھرے۔ اور اسے برائی سے ہاتھ بھی مت لگانا ورنہ تمہیں جلد ہی عذاب آ پکڑے گا۔

قَالُوٓاْ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ ۖ رَحْمَتُ ٱللَّهِ وَبَرَكَٰتُهُۥ عَلَيْكُمْ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ ۚ إِنَّهُۥ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ﴿73﴾

سورۃ ہود آیت 73

انہوں نے کہا کہ کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟۔ اے اہل بیت (ابراہیمؑ کی بیوی) !۔ تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔ بلاشبہ وہ بڑا قابل تعریف نہایت اونچی شان والا ہے۔

وَجَآءَهُۥ قَوۡمُهُۥ يُهۡرَعُونَ إِلَيۡهِ وَمِن قَبۡلُ كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِۚ قَالَ يَٰقَوۡمِ هَٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطۡهَرُ لَكُمۡۖ فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلَا تُخۡزُونِ فِي ضَيۡفِيٓۖ أَلَيۡسَ مِنكُمۡ رَجُلٞ رَّشِيدٞ ﴿78﴾

سورۃ ہود آیت 78

اور اس کی قوم اس کے پاس بے اختیار دوڑتی ہوئی آئی اور یہ لوگ پہلے سے ہی ایسی بدکاریوں کے عادی ہو رہے تھے۔ لوطؑ نے کہا کہ اے میری قوم یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے (جائز اور) پاک ہیں۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں (کے بارے) میں مجھے ذلیل ورسوانہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں ہے۔

۞ وَإِلَىٰ مَدۡيَنَ أَخَاهُمۡ شُعَيۡبٗاۚ قَالَ يَٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥۖ وَلَا تَنقُصُواْ ٱلۡمِكۡيَالَ وَٱلۡمِيزَانَۚ إِنِّيٓ أَرَىٰكُم بِخَيۡرٖ وَإِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٖ مُّحِيطٖ ﴿84﴾

سورۃ ہود آیت 84

اورمدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو۔اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں ہے۔اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔بیشک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور (اگر تم ایمان نہ لائے تو) بلاشبہ مجھے تمہارے بارے اک گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

بَقِيَّتُ ٱللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿86﴾

سورۃ ہود آیت 86

اللہ کی دی ہوئی بچت ہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔اور میں کوئی تمہارا محافظ ونگہبان نہیں ہوں۔

قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَرَزَقَنِى مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَآ أَنْهَىٰكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا ٱلْإِصْلَٰحَ مَا ٱسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِىٓ إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿88﴾

سورۃ ہود آیت 88

اس نے کہا کہ اے میری قوم دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے عمدہ روزی بھی دی ہے۔اور میں نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں خود اس کے خلاف

کرنے لگ جاؤں۔ میں تو اپنی ممکنہ حد تک اصلاح ہی چاہتا ہوں اور (اس کی) توفیق کا ملنا تو مجھے صرف اللہ کی طرف سے ہے۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَهْطِىٓ أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَٱتَّخَذْتُمُوهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّى بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿92﴾

سورۃ ہود آیت 92

شعیبؑ نے کہا کہ اے میری قوم کیا میرا قبیلہ۔ برادری تمہارے نزدیک اللہ سے بھی زیادہ معزز و معتبر ہے؟ کہ اس (اللہ کو ناقدری کرتے ہوئے) تم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَمَا ظَلَمْنَٰهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ ۖ فَمَآ أَغْنَتْ عَنْهُمْ ءَالِهَتُهُمُ ٱلَّتِى يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ لَّمَّا جَآءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ﴿101﴾

سورۃ ہود آیت 101

اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوگئے۔ پھر ان کے وہ معبود بھی کچھ کام نہ آسکے جن سے وہ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ جس وقت تیرے رب کا حکم آپہنچا تو ان معبودوں نے ان کی ہلاکت میں اضافے کے سوا اور کچھ نہ کیا۔

وَلَا تَرْكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ﴿113﴾

سورۃ ہود آیت 113

اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہو جانا ورنہ ان کی طرح تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ آ چھوئے گی۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ولی اولیاء نہیں ہوگا۔ پھر کہیں سے بھی تمہیں مدد نہ مل سکے گی۔

وَٱصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ﴿115﴾

سورۃ ہود آیت 115

اور صبر کیے رہو تو بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ ٱلْأَمْرُ كُلُّهُۥ فَٱعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴿123﴾ع10

سورۃ ہود آیت 123

اور آسمانوں اور زمین کی سب غائبانہ باتیں اللہ ہی جانتا ہے اور سب معاملات کا رجوع اسی کی طرف ہے۔ پس صرف اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور تیرا رب اس سے بالکل بے خبر نہیں جو کچھ تم کر رہے ہو۔

وَجَآءُو عَلَىٰ قَمِيصِهِۦ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿18﴾

سورۃ یوسف آیت 18

اور اس کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا کر لے آئے۔ اس (یعقوبؑ) نے کہا (نہیں) بلکہ تم نے اپنے دل سے (یونہی) ایک بات بنا لی ہے (حقیقت حال تو کچھ اور ہی ہے)۔ پس اب صبر ہی بہتر ہے۔ اور جو کچھ تم (جھوٹ) بناتے بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا۟ وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُۥ ۖ قَالَ يَٰبُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَٰمٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَٰعَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿19﴾

سورۃ یوسف آیت 19

اور (ادھر) ایک قافلہ آیا تو انہوں نے اپنا پانی بھرنے والا (نزدیکی کنویں پر) بھیجا۔ اس نے جونہی اپنا ڈول ڈالا تو (یوسفؑ کو دیکھ کر) پکار اٹھا واہ کیا خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اسے تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا۔ اور اللہ کو خوب معلوم تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔

وَقَالَ ٱلَّذِى ٱشْتَرَىٰهُ مِن مِّصْرَ لِٱمْرَأَتِهِۦٓ أَكْرِمِى مَثْوَىٰهُ عَسَىٰٓ أَن يَنفَعَنَآ أَوْ نَتَّخِذَهُۥ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُۥ مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ وَٱللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰٓ أَمْرِهِۦ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿21﴾

سورۃ یوسف آیت 21

اور جس نے اسے مصر میں خریدا۔ اس نے اپنی عورت سے کہہ دیا کہ اسے عزت واکرام سے رکھنا کہ شاید ہمارے کسی کام آئے یا ہم اسے بیٹا ہی بنالیں۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمین (مصر) میں جگہ دے دی۔ اور تاکہ ہم اسے (خواب کی) باتوں کی تعبیر سکھائیں۔ اور اللہ ہر طرح سے اپنے کام پر خوب غالب ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

وَرَٰوَدَتْهُ ٱلَّتِى هُوَ فِى بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِۦ وَغَلَّقَتِ ٱلْأَبْوَٰبَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ ٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ رَبِّىٓ أَحْسَنَ مَثْوَاىَ ۖ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿23﴾

سورۃ یوسف آیت 23

اور وہ جس عورت کے گھر میں رہتا تھا وہ اس پر ڈورے ڈالنے لگی۔ اور سارے دروازے بند کر لئے اور کہنے لگی بس تم آ جاؤ۔ اس (پر یوسفؑ) نے کہا کہ اللہ ہی کی پناہ ! ۔ وہ (تیرا شوہر) تو بلاشبہ میرا محسن و آقا ہے جس نے مجھے بڑی عزت سے رکھا ہوا ہے۔ بیشک ظالم لوگ فلاح نہیں پایا کرتے۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَـًٔا وَءَاتَتْ كُلَّ وَٰحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ ٱخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُۥٓ أَكْبَرْنَهُۥ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَٰشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَآ إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿31﴾

سورۃ یوسف آیت 31

پھر جب عزیز کی بیوی نے ان کی ملامت سنی تو ان سب کو بلا بھیجا اور ان کے لئے ایک محفل مرتب کی اور (پھل تراشنے کے لئے) ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری دے دی۔ اور (یوسفؑ سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آ جاؤ۔ پھر جب انہوں نے اس (یوسفؑ) کو دیکھا تو مارے حیرت کے (پھل تراشتے تراشتے) اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ اور بے ساختہ بول اٹھیں۔ پناہ اللہ پاک کی ! ۔ یہ بشر تو نہیں بلکہ کوئی معزز و مکرم فرشتہ ہے۔

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِۦٓ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِۦ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِى رَبِّىٓ ۚ إِنِّى تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَهُم بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ كَٰفِرُونَ ﴿37﴾

سورۃ یوسف آیت 37

یوسفؑ نے کہا کہ جو کھانا تم دونوں کو دیا جاتا ہے وہ ابھی آنے نہ پائے گا کہ اس سے پہلے ہی میں تم کو اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ تعبیریں ان (علوم) میں سے ہیں جو میرے رب نے مجھے سکھائے ہیں۔ بلاشبہ میں نے ایسی قوم کا مذہب ترک کر دیا ہے۔ جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور روزِ آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

وَٱتَّبَعْتُ مِلَّةَ ءَابَآءِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَآ أَن نُّشْرِكَ بِٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿38﴾

سورۃ یوسف آیت 38

اور میں اپنے باپ دادا۔ ابراہیمؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمیں یہ بالکل جائز نہیں کی اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک کر دیں۔ یہ (توحید تو) ہم پر اور سارے بنی نوع انسان پر اللہ کا فضل ہے لیکن بہت سارے لوگ شکرادا نہیں کرتے۔

يَٰصَٰحِبَىِ ٱلسِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿39﴾ ط

سورۃ یوسف آیت 39

اے میرے جیل خانے کے ساتھیو ! ۔کیا کئی جدا جدا عبادت کیے جانے والے اچھے ہیں یا واحد و یکتا اکیلا اللہ جو بڑا ہی زبردست ہے؟۔

مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ أَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿40﴾

سورۃ یوسف آیت 40

اللہ کو چھوڑ کر تم جن جن کی بھی عبادت کرتے ہو وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے اپنے طور پر رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی ہے۔ حکومت تو صرف اور صرف اللہ ہی کی ہے۔ یہ حکم بھی اسی کا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کی جائے یہی سیدھا دین ہے۔ لیکن بنی نوع انسان میں سے بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَٰوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ قُلْنَ حَٰشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوٓءٍ ۚ قَالَتِ ٱمْرَأَتُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْـَٰٔنَ حَصْحَصَ ٱلْحَقُّ أَنَا۠ رَٰوَدتُّهُۥ عَن نَّفْسِهِۦ وَإِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿51﴾

سورۃ یوسف آیت 51

بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ تمہارا کیا واقعہ تھا۔ جب تم نے یوسفؑ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔ سب بول اٹھیں کہ پناہ اللہ پاک کی ! ۔ ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں جانی۔ عزیز کی عورت بھی بول اٹھی کہ اب سچی بات ظاہر ہو چکی ہے۔ (اصل میں) میں نے ہی اسے پھسلانا چاہا تھا اور بیشک وہ سچوں میں سے ہے۔

ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّى لَمْ أَخُنْهُ بِٱلْغَيْبِ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى كَيْدَ ٱلْخَآئِنِينَ ﴿52﴾

سورۃ یوسف آیت 52

(یوسفؑ نے کہا) یہ (سب) اس لئے کرنا پڑا تاکہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے کوئی خیانت نہیں کی۔ اور یقیناً اللہ خیانت کرنے والوں کے مکروفریب کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

قَالَ هَلْ ءَامَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَآ أَمِنتُكُمْ عَلَىٰٓ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَٱللَّهُ خَيْرٌ حَٰفِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿64﴾

سورۃ یوسف آیت 64

(یعقوبؑ نے) کہا کہ میں اس کے بارے تمہارا کیسے اعتبار کروں مگر ویسا ہی جیسا اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔ پس اللہ ہی بہتر نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُۥ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ ٱللَّهِ لَتَأْتُنَّنِى بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يُحَاطَ
بِكُمْ ۖ فَلَمَّآ ءَاتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ ٱللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ﴿66﴾

سورۃ یوسف آیت 66

(یعقوبؑ نے) کہا کہ میں ہر گز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ مجھے اللہ کا عہد نہ دو کہ تم بلاشبہ اس کو میرے پاس ضرور لاؤ گے۔ مگر یہ کہ تم سب گھیر لئے جاؤ۔ پھر جب سب نے اسے عہد دے دیا تو (یعقوبؑ نے) کہا کہ جو قول وقرار ہم کر رہے ہیں اس پر اللہ ہی ضامن ہے۔

وَقَالَ يَٰبَنِىَّ لَا تَدْخُلُوا۟ مِنۢ بَابٍ وَٰحِدٍ وَٱدْخُلُوا۟ مِنْ أَبْوَٰبٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَآ أُغْنِى عَنكُم
مِّنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۖ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
ٱلْمُتَوَكِّلُونَ﴿67﴾

سورۃ یوسف آیت 67

اور کہا۔ اے میرے بیٹو! ۔ ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔ اور میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی شے کو تم پر سے بالکل ٹال نہیں سکتا۔ بلاشبہ حکم صرف اور صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

وَلَمَّا دَخَلُوا۟ مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِى عَنْهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ إِلَّا
حَاجَةً فِى نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَىٰهَا ۚ وَإِنَّهُۥ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَٰهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿68﴾ 8ع

سورۃ یوسف آیت 68

اور جب وہ اسی طرح داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے ان سے کہا تھا جو ان پر سے اللہ کے حکم کو ذرا بھی نہیں ٹال سکتا تھا۔ مگر یعقوبؑ کے دل میں ایک خواہش تھی جسے اس نے پورا کرلیا۔ اور بیشک وہ صاحبِ علم تھا کیونکہ ہم نے ہی اس کو علم سکھایا تھا لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

قَالُوا۟ تَٱللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَٰرِقِينَ ﴿73﴾

سورۃ یوسف آیت 73

وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم البتہ یقینی طور پر تمہیں معلوم ہے کہ ہم اس ملک میں فساد برپا کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں۔

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ أَخِيهِ ثُمَّ ٱسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَآءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِى دِينِ ٱلْمَلِكِ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِى عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿76﴾

سورۃ یوسف آیت 76

پھر یوسفؑ نے اپنے بھائی کے سامان سے پہلے ان سب کے اسباب دیکھنے شروع کیے پھر وہ کٹورا اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔اس طرح ہم (اللہ جل شانہ) نے یوسفؑ کے لئے تدبیر کردی۔(ورنہ) بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ اپنے بھائی کو اپنے پاس ہرگز نہ رکھ سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے۔ہم جس کے چاہیں درجے بلند کر دیتے ہیں۔اور ہر ایک علم والے سے بڑھ کر دوسرا علم والا موجود ہے۔

۞ قَالُوٓاْ إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُۥ مِن قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِى نَفْسِهِۦ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۖ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿77﴾

سورۃ یوسف آیت 77

ان (بھائیوں) نے کہا اگر اس نے چوری کی ہے تو (کوئی تعجب والی بات نہیں) اس سے پہلے اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے۔پس یوسفؑ نے اس بات کو اپنے دل میں مخفی رکھا اور حقیقت ان پر نہ کھولی۔

(بس زیر لب) اتنا ہی کہا کہ کہ تم مرتبے میں بدتر ہو اور جو کچھ تم (جھوٹ) بناتے بیان کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

قَالَ مَعَاذَ ٱللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن وَجَدْنَا مَتَٰعَنَا عِندَهُۥٓ إِنَّآ إِذًا لَّظَٰلِمُونَ ﴿79﴾ ع9

سورۃ یوسف آیت 79

(یوسفؑ نے) کہا کہ اللہ کی پناہ !۔جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اگر اس کے علاوہ کسی اور کو رکھ لیں تب تو بیشک ہم بڑے ظالم ہوں گے۔

فَلَمَّا ٱسْتَيْـَٔسُواْ مِنْهُ خَلَصُواْ نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوٓاْ أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ
عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ ٱللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِى يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ ٱلْأَرْضَ حَتَّىٰ
يَأْذَنَ لِىٓ أَبِىٓ أَوْ يَحْكُمَ ٱللَّهُ لِى ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿80﴾

سورۃ یوسف آیت 80

پس جب وہ اس سے ناامید ہو چکے تو صلاح مشورے کے لئے الگ ہو بیٹھے۔ان میں سے بڑے نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا پختہ عہد لیا ہے ؟۔اور اس سے پہلے بھی تم یوسفؑ کے بارے میں بھی قصور وار ہو۔پس میں تو اس سرزمین سے ہرگز نہیں ٹلوں گا جب تک کہ میرا باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ ہی میرے لئے کوئی فیصلہ کر دے۔اور وہ بہت بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَأْتِيَنِى بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿83﴾

سورۃ یوسف آیت 83

(یعقوبؑ نے) کہا کہ (نہیں) بلکہ تم نے اپنی طرف سے یہ بات بنالی ہے۔ پس اب صبر ہی بہتر ہے۔ امید تو صرف اللہ سے ہی ہے (جو) کہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے۔ بیشک وہی خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

قَالُوا۟ تَٱللَّهِ تَفْتَؤُا۟ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ ٱلْهَٰلِكِينَ ﴿85﴾

سورۃ یوسف آیت 85

(بیٹے) کہنے لگے کہ اللہ کی قسم تم یوسفؑ کی یاد نہیں چھوڑو گے یہاں تک کہ بیمار ہو جاؤ یا جان ہی دے دو۔

قَالَ إِنَّمَآ أَشْكُوا۟ بَثِّى وَحُزْنِىٓ إِلَى ٱللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿86﴾

سورۃ یوسف آیت 86

(یعقوبؑ نے) کہا البتہ میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد صرف اللہ ہی سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

يَٰبَنِيَّ ٱذْهَبُواْ فَتَحَسَّسُواْ مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَاْيْـَٔسُواْ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِۖ إِنَّهُۥ لَا
يَاْيْـَٔسُ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿87﴾

سورۃ یوسف آیت 87

اے میرے بیٹو! ۔(ایک دفعہ پھر) جاکے یوسفؑ اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ بیشک اللہ کی رحمت سے صرف کافرو ناشکرے لوگ ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔

فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَيْهِ قَالُواْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا ٱلضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَٰعَةٍ مُّزْجَىٰةٍ
فَأَوْفِ لَنَا ٱلْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَآۖ إِنَّ ٱللَّهَ يَجْزِى ٱلْمُتَصَدِّقِينَ ﴿88﴾

سورۃ یوسف آیت 88

پھر جب وہ اس (یوسفؑ) کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ۔ ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو (قحط کی وجہ سے) بڑی تکلیف پہنچی ہے اور ہم حقیر سی پونجی لائے ہیں۔ پس تم ہمیں بھرپور غلہ دینا اور صدقہ بھی کر دینا۔ بیشک اللہ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔

قَالُوٓاْ أَءِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُۖ قَالَ أَنَا۠ يُوسُفُ وَهَٰذَآ أَخِىۖ قَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَآۖ إِنَّهُۥ
مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿90﴾

سورۃ یوسف آیت 90

وہ بولے کیا البتہ تم یوسفؑ ہو؟۔ کہا (ہاں!) میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ یقیناً اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے۔ بیشک جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو بلاشبہ اللہ کبھی بھی احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

قَالُوا۟ تَٱللَّهِ لَقَدْ ءَاثَرَكَ ٱللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَـٰطِـِٔينَ ﴿91﴾

سورۃ یوسف آیت 91

وہ بولے کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ یقینی طور پر اللہ نے تمہیں ہم پر برتری دی ہے اور بیشک ہم ہی غلط کار تھے۔

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ ٱلْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ ٱللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿92﴾

سورۃ یوسف آیت 92

(یوسفؑ نے) کہا کہ آج کے دن تم پر کچھ بھی ملامت والزام نہیں۔ اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قَالُوا۟ تَٱللَّهِ إِنَّكَ لَفِى ضَلَـٰلِكَ ٱلْقَدِيمِ ﴿95﴾

سورۃ یوسف آیت 95

ان کے (گھر والے) بولے کہ اللہ کی قسم ہے! ۔ بلاشبہ آپ (ابھی تک) اپنے پرانے خبط میں ہی مبتلا ہیں۔

فَلَمَّآ أَن جَآءَ ٱلْبَشِيرُ أَلْقَىٰهُ عَلَىٰ وَجْهِهِۦ فَٱرْتَدَّ بَصِيرًاۖ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴿96﴾

سورۃ یوسف آیت 96

پھر جب خوشخبری دینے والا آ پہنچا اس نے وہ کرتہ اس کے منہ پر ڈالا تو اُس کی بینائی لوٹ آئی۔ (اور وہ بیٹوں سے) کہنے لگا کیا میں نہ تم سے کہتا تھا! ۔ کہ میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے؟۔

فَلَمَّا دَخَلُوا۟ عَلَىٰ يُوسُفَ ءَاوَىٰٓ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ٱدْخُلُوا۟ مِصْرَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ﴿99﴾ط

سورۃ یوسف آیت 99

پھر جب وہ (سب) یوسفؑ کے پاس آ گئے تو اس نے اپنے والدین کو (خاص کر) اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ مصر میں داخل ہو جاؤ۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہاں امن و اطمینان سے رہو گے۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ﴿106﴾

سورۃ یوسف آیت 106

اوران میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے بھی ہیں اور (پھر بھی) برابر شرک بھی کئے جاتے ہیں۔

أَفَأَمِنُوٓاْ أَن تَأْتِيَهُمْ غَٰشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ ٱللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ ٱلسَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿107﴾

سورۃ یوسف آیت 107

کیا یہ اس (بات) سے بے خوف ہو چکے ہیں کہ اللہ کا عذاب نازل ہو کر ایک آفت کی صورت میں ان پر چھا جائے؟۔ یا ناگہاں ان پر قیامت آن پڑے۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔

قُلْ هَٰذِهِۦ سَبِيلِىٓ أَدْعُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا۠ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِى ۖ وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿108﴾

سورۃ یوسف آیت 108

کہہ دو میرا اور میرے پیروکاروں کا تو یہی راستہ ہے کہ بصیرت کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے۔ اور میں بالکل شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿2﴾

سورۃ الرعد آیت 2

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ پھر عرش پر مستوی ہوا اور سورج و چاند کو کام پر لگا دیا۔ کہ ہر ایک وقت معین تک رواں دواں ہے۔ سارے نظام (کائنات) کا وہی (اکیلا) منتظم ہے۔ وہ اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کر لو۔

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿8﴾

سورۃ الرعد آیت 8

اللہ ہی جانتا ہے جو ہر مادہ اپنے پیٹ میں لئے ہوتی ہے اور پیٹ کے سکڑنے اور بڑھنے کو بھی (خوب جانتا ہے)۔ اور اس کے ہاں ہر چیز کا مناسب اندازہ مقرر ہے۔

لَهُۥ مُعَقِّبَٰتٞ مِّنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ يَحۡفَظُونَهُۥ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ
مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمۡۗ وَإِذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِقَوۡمٖ سُوٓءٗا فَلَا مَرَدَّ لَهُۥۚ وَمَا
لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَالٍ ﴿11﴾

سورۃ الرعد آیت 11

ہر شخص پر اس کے آگے اور پیچھے نگہبان فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں۔ اور جب اللہ کسی قوم کو (اس کے اعمال کی پاداش میں) عذاب دینا چاہے پھر اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ اور اللہ کے مقابل کوئی بھی ان کا ولی محافظ نہیں ہو سکتا۔

وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعۡدُ بِحَمۡدِهِۦ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ مِنۡ خِيفَتِهِۦ وَيُرۡسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن
يَشَآءُ وَهُمۡ يُجَٰدِلُونَ فِي ٱللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ ٱلۡمِحَالِ ﴿13﴾ ط

سورۃ الرعد آیت 13

اور برق (یعنی بجلیاں) اور سارے فرشتے بھی اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تعریف (یعنی شانِ ربِ القہّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ تو بڑی قوتوں والا ہے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَٰلُهُم بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْءَاصَالِ ۩ ﴿15﴾

سورۃ الرعد آیت 15

اور جتنی مخلوقات آسمانوں وزمین میں ہیں سب چاروناچار اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہیں اوران کے سائے بھی صبح اور شام (اُسی کے آگے جھکتے ہیں)۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ قُلِ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِى ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا۟ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿16﴾

سورۃ الرعد آیت 16

پوچھو کہ آسمانوں وزمین کارب کون ہے۔(ان ہی کا نپا تلا جواب) بتادو کہ اللہ۔ پوچھو کہ پھر کیوں تم اس (اللہ)کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنالیتے ہو جو اپنے آپ کے نفع ونقصان کے بھی مالک نہیں ہیں۔ کہہ دو کیا اندھا اور بصیرت والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں۔ بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہوا ہے کیا انہوں نے بھی اس (اللہ جل شانہ) جیسی کوئی مخلوقات

پیدا کی ہیں کہ مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئ۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہےاور وہ واحد ویکتا اکیلا ہی زبردست ہے۔

أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَٱحْتَمَلَ ٱلسَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِى ٱلنَّارِ ٱبْتِغَآءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَٰعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُۥ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْحَقَّ وَٱلْبَٰطِلَ ۚ فَأَمَّا ٱلزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ ٱلنَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَالَ ﴿17﴾ ط

سورۃ الرعد آیت 17

اسی نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے اپنے اپنے اندازے پر نالے بہہ نکلے پھر وہ سیلابی پھولا ہوا جھاگ اوپر آ گیا۔ اور جس چیز کو زیور یا کسی اور سامان بنانے کے لئے آگ میں پگھلا لیتے ہیں اس میں بھی ویسا ہی جھاگ آ جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے۔ پھر جھاگ تو سوکھ کر زائل ہو جاتا ہےاور جو (پانی) بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ (وضاحت کے لئے) مثالیں بیان فرماتا ہے (تاکہ تم سمجھو)۔

ٱلَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ ٱلْمِيثَٰقَ ﴿20﴾ لا

سورۃ الرعد آیت 20

وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے۔

وَٱلَّذِينَ يَصِلُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوٓءَ
ٱلْحِسَابِ ﴿21﴾ ط

سورة الرعد آیت 21

اور جن کو جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو جوڑ کر رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور برے حساب کا بھی خوف رکھتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مِيثَٰقِهِۦ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن
يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِى ٱلْأَرْضِ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوٓءُ ٱلدَّارِ ﴿25﴾

سورة الرعد آیت 25

اور جو لوگ اللہ سے عہد مضبوط کرنے کے بعد اسے توڑ دیتے ہیں۔ اور اس چیز کو بھی توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑ کر رکھنے کا حکم دیا ہے اور ملک میں فساد کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے گھر بھی بہت برا ہے۔

ٱللَّهُ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوا۟ بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا
فِى ٱلْءَاخِرَةِ إِلَّا مَتَٰعٌ ﴿26﴾ ع3

سورة الرعد آیت 26

اللہ ہی جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کی چاہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اور یہ دنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں مگر بہت معمولی سا فائدہ ہے۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۗ قُلْ إِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن
يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ﴿27﴾ ج صلے

سورة الرعد آیت 27

اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے کیوں نہیں اتری۔ کہہ دو کہ بلاشبہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے۔ اور جو اس کی طرف رجوعِ انابت کرتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ ٱللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ ٱللَّهِ تَطْمَئِنُّ ٱلْقُلُوبُ ﴿28﴾ ط

سورة الرعد آیت 28

وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کی تو اللہ کے ذکر سے ہی تسکین ہوتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

وَلَوْ أَنَّ قُرْءَانًا سُيِّرَتْ بِهِ ٱلْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ ٱلْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ ٱلْمَوْتَىٰ ۗ بَل
لِّلَّهِ ٱلْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَا۟يْـَٔسِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن لَّوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ لَهَدَى ٱلنَّاسَ
جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا۟ قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن
دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِىَ وَعْدُ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿31﴾ ع4

سورۃ الرعد آیت 31

اور (بالفرض) اگر یقیناً ایسا کوئی قرآن ہوتا۔ جس سے پہاڑ چل پڑتے یا اس سے زمین شق ہو جاتی یا اس سے مردے بولنے لگتے (تو یہی وہ قرآن ہوتا مگر تب بھی وہ ایمان نہ لاتے)۔ بلکہ یہ سارے کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ کیا پھر ایمان والے اس بات سے مطمئن نہیں ہیں کہ اللہ اگر (جبراً) چاہتا تو سارے بنی نوع انسان کو ہدایت دے دیتا۔ اور کافروں پر تو ہمیشہ ان کے اعمال کے وبال میں کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہے گی یا ان کے گھروں کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آپہنچے۔ بیشک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

أَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ
تُنَبِّـُٔونَهُۥ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلْأَرْضِ أَم بِظَـٰهِرٍ مِّنَ ٱلْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا۟ عَنِ ٱلسَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿33﴾

سورۃ الرعد آیت 33

کیا پھر جو (اللہ) ہر کسی کے اعمال کا نگران و نگہبان ہے۔ (وہ غیر اللہ کی طرح بے علم و بے خبر ہو سکتا ہے؟) اور ان لوگوں نے تو اللہ کے لئے شراکت دار بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو ذرا ان کے نام تو جتلاؤ۔ کیا تم اللہ کو ایسی (بات کی) خبر دیتے ہو۔ جس کا سراغ وہ زمین میں (کہیں بھی) نہیں پاتا یا (کیا) تم لوگ یونہی ایسی باتیں کہہ دیتے ہو۔ (نہیں) بلکہ کافروں (ناشکروں) کو ان کے فریب بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اور وہ (ہدایت کے) راستے سے روک دیئے گئے ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ ہونے کو چھوڑ دے تو اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

لَّهُمْ عَذَابٌ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ ٱلْـَٔاخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن
وَاقٍ ﴿34﴾

سورۃ الرعد آیت 34

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور البتہ آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔ اور انہیں اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔

وَٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يَفْرَحُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ ٱلْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ
بَعْضَهُۥ ۚ قُلْ إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱللَّهَ وَلَآ أُشْرِكَ بِهِۦٓ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُوا۟ وَإِلَيْهِ مَـَٔابِ ﴿36﴾

سورۃ الرعد آیت 36

اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جو تجھ پر نازل ہوا ہے۔ اور ان جماعتوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس (قرآن) کی بعض باتوں کو نہیں مانتے۔ کہہ دو البتہ مجھے تو بس یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤں۔ میں تو اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَمَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ مَا
لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿37﴾ ع5

سورۃ الرعد آیت 37

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا۔ اور (اللہ کی طرف سے) اس علم کے آجانے کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہشوں پر چلے تو اللہ کے سامنے نہ کوئی تمہارا ولی ہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَٰجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِىَ بِـَٔايَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿38﴾

سورۃ الرعد آیت 38

اور البتہ یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے بھی کئی رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں اور اولاد بھی دی تھی۔ اور کسی بھی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی قسم کا معجزہ لے آتا۔ ہر زمانے کے لئے ایک مناسب کتاب ہے۔

يَمْحُوا۟ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِندَهُۥٓ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ ﴿39﴾

سورۃ الرعد آیت 39

اللہ جو چاہتا ہے موقوف کر دیتا ہے اور (جو چاہے) باقی رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصلی کتاب ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا نَأْتِى ٱلْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَٱللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِۦ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿41﴾

سورۃ الرعد آیت 41

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ اور اللہ جو حکم کرتا ہے کوئی بھی اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتا۔ اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

وَقَدْ مَكَرَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ ٱلْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ
وَسَيَعْلَمُ ٱلْكُفَّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى ٱلدَّارِ ﴿42﴾

سورۃ الرعد آیت 42

اور ان سے پہلے بھی لوگ چالیں چلتے رہے ہیں پس اصل تدبیر تو اللہ ہی کی ہوتی ہے۔ ہر متنفس جو کچھ کرتا ہے اس کو ان سب کی خبر رہتی ہے۔ اور منکروں (ناشکروں) کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ عاقبت کا (عمدہ) گھر کس کے لئے ہے۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ
عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلْكِتَٰبِ ﴿43﴾ ع6

سورۃ الرعد آیت 43

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم (اللہ کے) رسول نہیں ہو۔ (بس اتنا) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی شاہد و گواہ کافی ہے اور وہ بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

ٱللَّهِ ٱلَّذِى لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَٰفِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿2﴾ لا

سورۃ إبراهيم آيت 2

وہ اللہ ہے کہ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور ان کافروں کے لئے تو سخت عذاب (کی وجہ) سے تباہی وبربادی ہی ہے۔

ٱلَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا عَلَى ٱلْءَاخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍۭ بَعِيدٍ ﴿3﴾

سورۃ إبراهيم آيت 3

جو دنیا کی زندگی کو آخرت کی نسبت پسند کرتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی وٹیڑھا پن تلاش کرتے رہتے ہیں۔ وہ لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِۦ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿4﴾

سورۃ إبراهيم آيت 4

اور ہم نے ہر رسول کو اس کی اپنی قومی زبان میں رسول بنا کر بھیجا تا کہ وہ ان کے لئے (اللہ کے احکام) تفصیل سے واضح کر سکے۔ پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دے دیتا ہے ۔اور وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَآ أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّىٰمِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿5﴾

سورۃ إبراهیم آیت 5

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی آیات دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤ اور انہیں اللہ کے خاص دن یاد دلاؤ۔ بیشک ان میں ہر صبر شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَىٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿6﴾ 1ع

سورۃ إبراهیم آیت 6

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے اوپر اللہ کی نعمتیں یاد کرو جب فرعون کی قوم سے تمہیں نجات دلادی۔ وہ تو تمہیں برے برے عذاب دیتے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی (سخت) آزمائش تھی۔

وَقَالَ مُوسَىٰٓ إِن تَكْفُرُوٓا۟ أَنتُمْ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ ٱللَّهَ لَغَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿8﴾

سورۃ إبراهيم آیت 8

اور موسیٰؑ نے کہہ دیا تھا کہ اگر تم اور روئے زمین میں سارے کے سارے لوگ انکار و ناشکری کرنے لگ جاؤ۔ تو بھی بلاشبہ اللہ بے نیاز (اور) حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا۟ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَرَدُّوٓا۟ أَيْدِيَهُمْ فِىٓ أَفْوَٰهِهِمْ وَقَالُوٓا۟ إِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ وَإِنَّا لَفِى شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَآ إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿9﴾

سورۃ إبراهيم آیت 9

کیا تمہیں ان لوگوں (کے واقعات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے؟۔ (یعنی) نوحؑ۔ اور عاد۔ اور ثمود کی قوم۔ اور وہ جو ان کے بعد ہوئے جن کو اللہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ (جب) ان کے پاس ان کے

رسول نشانیاں لے کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں دبا لئے اور کہنے لگے کہ ہم تو البتہ تمہاری رسالت کو سرے سے تسلیم نہیں کرتے۔اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس کے بارے تو بلاشبہ ہم بڑے شک میں ہیں۔

۞ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِى ٱللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوٓا۟ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿10﴾

سورۃ إبراهيم آیت 10

ان کے رسولوں نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ (کے بارے) میں کچھ شک ہے جو آسمانوں وزمین کا پیدا کرنے والا ہے ؟۔ وہ تو تمہیں اس لئے بلاتا ہے کہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے۔ وہ بولے کہ تم بھی تو ہمارے ہی جیسے بشر ہو۔ تم چاہتے ہو کہ جن کی ہمارے باپ عبادت کرتے رہے ہیں ان سے ہمیں روک دو پس ہمارے پاس کوئی واضح دلیل (یعنی معجزہ) لے کر آؤ۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَمَا كَانَ لَنَآ أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿11﴾

سورۃ إبراهيم آیت 11

ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ بلاشبہ ہم تمہارے ہی جیسے بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے (نبوت سے) نواز دیتا ہے۔ اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ (تمہاری فرمائش پر) اللہ کی اجازت کے بغیر ہم تمہیں کوئی معجزہ لا کر دکھا دیں۔ اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

وَمَا لَنَآ أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَآ ءَاذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿12﴾ ع2

سورۃ إبراهيم آیت 12

اور ہم کیوں اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اسی نے ہماری (سیدھے) راستوں پر راہ نمائی کی ہے۔ اور جو بھی تکلیفیں تم ہمیں دیتے ہو ہم ضرور ان پر صبر کریں گے۔ اور بھروسہ کرنے والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿19﴾ لا

سورۃ إبراهيم آیت 19

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے آسمانوں وزمین کو تدبیر وحکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے؟۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں نابود کردے اور کوئی نئی مخلوق لے آئے۔

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ بِعَزِيزٖ ﴿20﴾

سورة إبراهيم آیت 20

اور یہ کام اللہ پر کچھ بھی مشکل نہیں۔

وَبَرَزُواْ لِلَّهِ جَمِيعٗا فَقَالَ ٱلضُّعَفَٰٓؤُاْ لِلَّذِينَ ٱسۡتَكۡبَرُوٓاْ إِنَّا كُنَّا لَكُمۡ تَبَعٗا فَهَلۡ أَنتُم مُّغۡنُونَ عَنَّا مِنۡ عَذَابِ ٱللَّهِ مِن شَيۡءٖۚ قَالُواْ لَوۡ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ لَهَدَيۡنَٰكُمۡۖ سَوَآءٌ عَلَيۡنَآ أَجَزِعۡنَآ أَمۡ صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٖ ﴿21﴾ ع3

سورة إبراهيم آیت 21

اور (بروزِ قیامت) یہ سب کے سب اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ تب کمزور (متبع) لوگ (اپنے سرداروں) متکبرین سے کہیں گے کہ ہم تو البتہ تمہارے پیچھے چلنے والے تھے کیا تم اللہ کا کچھ عذاب ہم پر سے ہٹا سکتے ہو۔ وہ کہیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم تمہیں بھی ہدایت کردیتے اب تو ہمارے لئے برابر ہے کہ ہم چیخیں چلائیں یا صبر کریں ہمارے لئے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

وَقَالَ ٱلشَّيْطَٰنُ لَمَّا قُضِىَ ٱلْأَمْرُ إِنَّ ٱللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ ٱلْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِىَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّآ أَن دَعَوْتُكُمْ فَٱسْتَجَبْتُمْ لِى ۖ فَلَا تَلُومُونِى وَلُومُوٓا۟ أَنفُسَكُم ۖ مَّآ أَنَا۠ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنتُم بِمُصْرِخِىَّ ۖ إِنِّى كَفَرْتُ بِمَآ أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿22﴾

سورۃ إبراهيم آیت 22

اور جب (روزِ قیامت) فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان کہے گا بیشک اللہ نے تم سے بالکل سچا وعدہ کیا تھا۔ اور وعدہ تو میں نے بھی تم سے کیا تھا مگر میں تم سے وعدہ خلافی کر چکا۔ اور میرا تم پر کسی طرح کا بھی زور نہ تھا ہاں میں نے تمہیں (گمراہی اور کفر کی طرف) بلایا پھر تم نے (بغیر سوچے سمجھے) مجھے عملی طور پر قبول کیا۔ تو (آج) مجھے الزام نہ دو بلکہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریادرس ہوں اور نہ تم میری فریادرسی کر سکتے ہو۔ میں تو اس بات کا سرے سے ہی منکر ہوں کہ تم مجھے اس سے پہلے اس (اللہ جل شانہ) کا شریک مانتے رہے ہو۔ بلاشبہ ظالم لوگوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿24﴾ لا

سورۃ إبراهيم آیت 24

کیا تم نے نہیں غور کیا کہ کیسے اللہ نے طیب و پاک بات کی ایک مثال بیان کی ہے؟۔ جیسے کہ پاکیزہ (توحیدی) درخت جس کی جڑ (بہت گہری) ثابت قدم اور اس کی شاخیں آسمان میں (خوب پھلتی پھولتی) ہیں۔

تُؤْتِىٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍۭ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿25﴾

سورۃ إبراهيم آیت 25

(جو) اپنے رب کے حکم سے ہر وقت اپنا پھل (ثمرہ) لاتا رہتا ہے۔ اور اللہ بنی نوع انسان کے لئے (ایسی) مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کریں۔

يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ ٱللَّهُ ٱلظَّٰلِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ ﴿27﴾ ع4

سورۃ إبراهيم آیت 27

اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں پکی سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (رکھے گا)۔ اور ظالموں (بے انصافوں) کو گمراہ ہونے دیتا ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ بَدَّلُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا۟ قَوْمَهُمْ دَارَ ٱلْبَوَارِ﴿28﴾لا

سورۃ إبراهيم آیت 28

کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے میں ناشکری کر دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا؟۔

وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا۟ عَن سَبِيلِهِۦ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا۟ فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى ٱلنَّارِ﴿30﴾

سورۃ إبراهيم آیت 30

اور لوگوں نے اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے (ہٹانے) کے لئے شریک بنا رکھے ہیں۔ (ان سے) کہہ دو (دنیا کے وقتی) فائدے اٹھالو پھر البتہ تمہیں دوزخ کی طرف ہی لوٹنا ہے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلْفُلْكَ لِتَجْرِىَ فِى ٱلْبَحْرِ بِأَمْرِهِۦ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلْأَنْهَٰرَ﴿32﴾ج

سورۃ إبراهيم آیت 32

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمان وزمین بنائے اور آسمان سے بارش برسا کر اس سے تمہارے لئے بطورِ رزق
پھل پیدا کر دیئے۔اور کشتیوں (جہازوں) کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ دریا وسمندر میں اس (اللہ جل
شانہ) کے حکم سے چلیں۔اور نہریں بھی تمہارے تابع کر دیں۔

وَءَاتَىٰكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ
لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿34﴾ ع5

سورۃ إبراهيم آیت 34

اور اسی نے تمہیں وہ سب کچھ دیا جو تم نے مانگا۔اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو انہیں کبھی شمار نہ کر سکو
۔بلا شبہ انسان بڑا ہی ظالم ناشکرا (ثابت ہوا) ہے۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِى وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ فِى ٱلْأَرْضِ
وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿38﴾

سورۃ إبراهيم آیت 38

اے ہمارے رب !۔بیشک تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔اور اللہ سے زمین و
آسمان کی کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى وَهَبَ لِى عَلَى ٱلْكِبَرِ إِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبِّى لَسَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ ﴿39﴾

سورة إبراهيم آیت 39

سب طرح کی تعریف وشکراللہ کے لئے ہے جس نے مجھے بڑی عمر میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ بخشے۔ بلا شبہ میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ غَٰفِلًا عَمَّا يَعْمَلُ ٱلظَّٰلِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ ٱلْأَبْصَٰرُ ﴿42﴾ لا

سورة إبراهيم آیت 42

اور تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ اللہ ان ظالم لوگوں کے اعمال سے بے خبر ہے۔ انہیں تو بلا شبہ صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جب کہ (دہشت کے مارے) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

وَقَدْ مَكَرُوا۟ مَكْرَهُمْ وَعِندَ ٱللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ ٱلْجِبَالُ ﴿46﴾

سورة إبراهيم آیت 46

اوران لوگوں نے اپنی چالیں چلیں اوران کی ساری چالیں اللہ کے پاس (لکھی ہوئی) ہیں۔اگرچہ ان کی چالیں ایسی تھیں کہ وہ ان سے پہاڑوں کو بھی ہلا دیتے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿47﴾ ط

سورۃ إبراهيم آیت 47

پس تم ہرگز ایسا گمان نہ کروکہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا غالب اور سخت انتقام لینے والا ہے۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ ٱلْأَرْضُ غَيْرَ ٱلْأَرْضِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ ۖ وَبَرَزُوا۟ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿48﴾

سورۃ إبراهيم آیت 48

جس دن یہ زمین کسی اور زمین سے اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے۔اور سب کے سب اس واحد ویکتا زبردست جلالی اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے۔

لِيَجْزِىَ ٱللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿51﴾

سورۃ إبراهيم آیت 51

تاکہ اللہ ہر نفس کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیدے۔ بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿69﴾

سورۃ الحجر آیت 69

اور اللہ سے ڈرو اور مجھے بے آبرو نہ کرو۔

ٱلَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿96﴾

سورۃ الحجر آیت 96

اور جو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرے بھی عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا لیتے ہیں۔ پس عنقریب وہ (اس کا نتیجہ) جان لیں گے۔

۞ أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿1﴾

سورۃ النحل آیت 1

اللہ کا حکم (یعنی عذاب گویا) آ ہی پہنچا۔ تو (کافرو) اس کے لئے جلدی مت مچاؤ۔ یہ لوگ جو (اللہ کا) شریک بناتے ہیں وہ تو اس سے بالکل پاک اور بہت بالاتر ہے۔

وَعَلَى ٱللَّهِ قَصْدُ ٱلسَّبِيلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَهَدَىٰكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿9﴾ ع1

سورۃ النحل آیت 9

اور سیدھا راستہ بتا دینا تو اللہ کی ذمہ داری ہے اور (کافی) ٹیڑھے راستے بھی موجود ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو (جبراً) تم سب کو ہدایت کے راستے پر ڈال دیتا۔

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿18﴾

سورۃ النحل آیت 18

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو (کبھی بھی) شمار نہ کر سکو۔ بیشک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿19﴾

سورۃ النحل آیت 19

جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اللہ (سب کچھ) اچھی طرح جانتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿20﴾ط

سورۃ النحل آیت 20

اور جن لوگوں سے یہ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ کچھ بھی تو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔

لَا جَرَمَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْتَكْبِرِينَ﴿23﴾

سورۃ النحل آیت 23

یقیناً اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ تکبر کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

قَدْ مَكَرَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى ٱللَّهُ بُنْيَٰنَهُم مِّنَ ٱلْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ ٱلسَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَىٰهُمُ ٱلْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ﴿26﴾

سورۃ النحل آیت 26

ان سے پہلے گزرے لوگوں نے بھی (خلافِ حق ایسی ہی) مکاریاں کی تھیں تو اللہ نے اُن کے مکر کی عمارت جڑ سے اکھیڑ دی کہ اس کی چھت اوپر سے ان پر گر پڑی اور ان پر (ایسی طرف سے) عذاب آ واقع ہوا جہاں سے ان کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا۟ ٱلسَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍۭ ۚ
بَلَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿28﴾

سورة النحل آیت 28

وہ جو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ سلامتی کی پیشکش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ بیشک اللہ اچھے سے جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

جَنَّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ
يَجْزِى ٱللَّهُ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿31﴾ لا

سورة النحل آیت 31

ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہاں جو چاہیں گے انہیں ملے گا۔ اللہ متقی لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتا ہے۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِىَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ ٱلَّذِينَ مِن
قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ ٱللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿33﴾

سورۃ النحل آیت 33

کیا اب (کافر ناشکرے) اس بات کے منتظر ہیں کہ ان پر فرشتے آ جائیں یا تیرے رب کا حکم (عذاب) آ جائے۔اسی طرح ان سے پہلے گزرے لوگوں نے بھی کیا تھا۔اور اللہ نے تو ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ لَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ نَّحْنُ وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى ٱلرُّسُلِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿35﴾

سورۃ النحل آیت 35

اور مشرک کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اس کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کرتے۔اور نہ ہی اس کے حکم کے علاوہ کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔اسی طرح ان سے پہلے گزرے لوگوں نے بھی کیا تھا۔پس رسولوں کے ذمے تو صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں !۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱجْتَنِبُوا۟ ٱلطَّٰغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى ٱللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ ٱلضَّلَٰلَةُ ۚ فَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿36﴾

سورۃ النحل آیت 36

اور البتہ یقیناً ہم نے ہر امت میں یہ پیغام دے کر رسول بھیجا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) سے اجتناب کرو۔ پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دیدی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَىٰهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿37﴾

سورۃ النحل آیت 37

اگرچہ تم انہیں ہدایت پر لانے کی کتنی ہی حرص کرو۔ پس بلا کسی شک و شبہ اللہ اس کو ہدایت نہیں دیا کرتا جس کو (اس کی بے رغبتی کے باعث) گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا۔

وَأَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ ٱللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿38﴾ ۙ

سورۃ النحل آیت 38

اور یہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا۔ اللہ اسے ہر گز (بروزِ قیامت) نہیں اٹھائے گا۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ یہ (اللہ کا) وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے لیکن بہت سارے لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔

وَٱلَّذِينَ هَاجَرُواْ فِى ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُواْ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ ٱلْـَٔاخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿41﴾ لا

سورۃ النحل آیت 41

اور جو لوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کر گئے تو البتہ ہم ضرور انہیں دنیا میں بھی اچھا ٹھکانہ دیں گے۔ اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہے۔ کاش کہ! ۔ یہ لوگ جان لیتے۔

أَفَأَمِنَ ٱلَّذِينَ مَكَرُواْ ٱلسَّيِّـَٔاتِ أَن يَخْسِفَ ٱللَّهُ بِهِمُ ٱلْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ ٱلْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿45﴾ لا

سورۃ النحل آیت 45

جو لوگ بھی بری بری چالیں چلتے ہیں کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر (وہاں سے) عذاب آجائے جہاں سے انہیں گمان بھی نہ ہو؟۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَىٰ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ يَتَفَيَّؤُا۟ ظِلَـٰلُهُۥ عَنِ ٱلْيَمِينِ وَٱلشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَٰخِرُونَ ﴿48﴾

سورة النحل آیت 48

کیا ان لوگوں نے کبھی اللہ کی مخلوقات میں سے ایسی چیزوں کو نہیں دیکھا (یعنی ان پر غور نہیں کیا)۔ جن کے سائے دائیں اور بائیں سے جھکے چلے جاتے ہیں۔ اور نہایت عاجزی سے اللہ کے حضور سجدہ کرتے رہتے ہیں۔

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن دَآبَّةٍ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿49﴾

سورة النحل آیت 49

سارے جاندار اور فرشتے اور جو کوئی آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہیں سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔

۞ وَقَالَ ٱللَّهُ لَا تَتَّخِذُوٓا۟ إِلَـٰهَيْنِ ٱثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَـٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَإِيَّـٰىَ فَٱرْهَبُونِ ﴿51﴾

سورة النحل آیت 51

اورارشادِ باری ہواکہ دو عبادت کیے جانے والے (خدا) نہ بناؤ۔ عبادت کے لائق تو البتہ صرف
واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے (جو کہ میں ہوں)۔ پس تم صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

وَلَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَهُ ٱلدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿52﴾

سورۃ النحل آیت 52

اور جو بھی آسمانوں و زمین میں ہے سب کچھ اسی کا ہے اور عبادت بھی اسی کی لازم ہے پھر تم اللہ کے علاوہ
دوسروں سے کیوں ڈرتے ہو؟۔

وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ ٱلضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْـَٔرُونَ ﴿53﴾ ج

سورۃ النحل آیت 53

اور تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے پس اللہ کی طرف سے ہے۔ پھر جب بھی تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے
تو اسی کے حضور تم فریاد کرتے ہو۔

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَٰهُمْ ۗ تَٱللَّهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ
تَفْتَرُونَ ﴿56﴾

سورۃ النحل آیت 56

اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ایسوں کا حصہ مقرر کرلیتے ہیں جنہیں وہ جانتے بھی نہیں۔ اللہ کی قسم !۔البتہ جو کچھ بھی تم گھڑ لیتے ہو اس کی تم سے ضرور باز پرس ہو گی۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ ٱلْبَنَٰتِ سُبْحَٰنَهُۥ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿57﴾

سورۃ النحل آیت 57

اور اللہ کے لئے تو بیٹیاں مقرر کرلیتے ہیں وہ تو ان (کی ایسی افترا پردازیوں) سے بالکل پاک ہے۔اور خود ان کے لئے (بیٹے) جس کے وہ خواہشمند ہوتے ہیں۔

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ مَثَلُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿60﴾ 7ع

سورۃ النحل آیت 60

جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کے لئے ہی بری مثال ہے اور اللہ کی مثالی شان تو سب سے بلند و بالا ہے اور وہی خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَـْٔخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿61﴾

سورۃ النحل آیت 61

اور اگر اللہ بنی نوع انسان کو ان کے ظلم پر پکڑنے لگے تو زمین پر کسی جاندار کو بھی نہ چھوڑے لیکن ایک مقرر مدت تک انہیں مہلت دیئے جاتا ہے۔ پھر جب ان کا وہ وقت آجاتا ہے تو نہ یہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ ہی آگے بڑھ سکتے ہیں۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ ٱلْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ ٱلْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ ٱلنَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ﴿62﴾

سورۃ النحل آیت 62

اور اللہ کے لئے وہ کچھ تجویز کرتے ہیں جسے خود بھی پسند نہیں کرتے اور اپنی زبان سے جھوٹ بناتے بیان کرتے ہیں کہ بلا شبہ ہر بھلائی تو صرف انہی کے لئے ہے۔ بلا کسی شک و شبہ ان کے لئے آگ (تیار) ہے اور یقیناً وہ سب سے پہلے دوزخ میں جھونکے جائیں گے۔

تَٱللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ ٱلْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿63﴾

سورۃ النحل آیت 63

قسم ہے اللہ کی البتہ یقینی طور پر ہم نے تم سے پہلے بھی قوموں میں رسول بھیجے تھے پھر شیطان نے ان لوگوں کو ان کے (برے) کرتوت خوشنما کرکے دکھادیئے۔ پس آج بھی وہی ان کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

وَٱللَّهُ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿65﴾ 8ع

سورۃ النحل آیت 65

اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کردیا۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے جو غور سے (حق کو) سنتے ہیں۔

وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّىٰكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿70﴾ 9ع

سورۃ النحل آیت 70

اور اللہ نے ہی تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے۔ اور کوئی تو تم میں سے ناقص ترین عمر تک پہنچادیا جاتا ہے کہ (بہت کچھ) سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد بے علم ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا۔ بہت قدرت والا ہے۔

وَٱللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِى ٱلرِّزْقِ ۚ فَمَا ٱلَّذِينَ فُضِّلُوا۟ بِرَآدِّى رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَآءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿71﴾

سورۃ النحل آیت 71

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں فضیلت دی ہے پھر جنہیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنے حصے کا مال اپنے غلاموں کو دینے والے نہیں کہ اس میں وہ سب برابر ہو جائیں۔ پھر کیا یہ لوگ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ ٱللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿72﴾ لا

سورۃ النحل آیت 72

اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کیں اور تمہیں تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے عطا کیے اور تمہیں کھانے کے لئے پاک رزق دیا۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں؟۔ اور اللہ کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ شَيْـًٔا وَلَا
يَسْتَطِيعُونَ ﴿73﴾ ج

سورۃ النحل آیت 73

اور یہ اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمان وزمین میں رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ یہ کام کر سکتے ہیں۔

فَلَا تَضْرِبُوا۟ لِلَّهِ ٱلْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿74﴾

سورۃ النحل آیت 74

تو (اے لوگو!۔) اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑ لیا کرو۔ (اپنے بارے مثالیں دینا) البتہ اللہ ہی بخوبی جانتا ہے اور تم بالکل نہیں جان سکتے۔

۞ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَىْءٍ وَمَن رَّزَقْنَٰهُ مِنَّا رِزْقًا
حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُۥنَ ۚ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا
يَعْلَمُونَ ﴿75﴾

سورۃ النحل آیت 75

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک غلام ہے جو کسی دوسرے کا مملوک ہے اور کسی چیز پر بھی قدرت نہیں رکھتا۔ اور ایک دوسرا ہے جسے ہم نے بہترین رزق عطا کر رکھا ہے اور وہ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ بھی کرتا رہتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟۔ الحمدللہِ (سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے) مگر ان میں بہت سارے لوگ (اتنی سی بات بھی) نہیں جانتے۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَآ أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَىْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَىٰهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِى هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿76﴾ 10ع

سورۃ النحل آیت 76

اور اللہ ایک اور مثال بیان کرتا ہے کہ دو آدمی ہیں۔ جن میں سے ایک گونگا ہے کہ کسی بات پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے وہ اسے جدھر بھی بھیجتا ہے کسی بھلائی کے ساتھ واپس نہیں آتا۔ اور دوسرا وہ (جو سنتا بولتا) ہے جو عدل وانصاف کا حکم کرتا ہے اور خود بھی سیدھے راستے پر چل رہا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَمَآ أَمْرُ ٱلسَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ ٱلْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿77﴾

سورۃ النحل آیت 77

اور آسمانوں وزمین کا سارا غیب اللہ ہی کو (معلوم) ہے۔اور قیامت کا برپا ہونا تو ایسے ہی ہے جیسے پلک کا جھپک لینا یا اس سے بھی قریب تر۔ یقیناً اللہ ہی ہر شے پر بخوبی قدرت رکھنے والا ہے۔

وَٱللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّنۢ بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْـًٔا وَجَعَلَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿78﴾

سورۃ النحل آیت 78

اور اللہ ہی نے تمہیں شکمِ مادر سے اس حالت میں نکالا کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل ودماغ دے دیئے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

أَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَى ٱلطَّيْرِ مُسَخَّرَٰتٍ فِى جَوِّ ٱلسَّمَآءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا ٱللَّهُ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿79﴾

سورۃ النحل آیت 79

کیا وہ پرندوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے آسمان کی فضا کو مسخر کیے ہوئے ہیں؟۔ ان کو اللہ ہی تھامے رکھتا ہے۔ بیشک اس میں بھی ایمان والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنۢ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ ٱلْأَنْعَٰمِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَآ أَثَٰثًا وَمَتَٰعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿80﴾

سورۃ النحل آیت 80

اور اللہ ہی نے تمہارے گھروں کو تمہارا مسکن بنادیا اور تمہارے لئے مویشیوں کی کھالوں سے خیمے بنادیئے جن کو تم ہلکا جان کر سفر اور قیام کے دن استعمال کرتے ہو۔اور پھر ان کی اُون۔ روئیں۔اور بالوں سے مختلف اسباب اور سامانِ زندگی بنادیا جو ایک مدت تک کے لئے کار آمد رہتا ہے۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَٰلًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْجِبَالِ أَكْنَٰنًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَٰبِيلَ تَقِيكُمُ ٱلْحَرَّ وَسَرَٰبِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿81﴾

سورۃ النحل آیت 81

اور اللہ ہی نے تمہاری (سہولت کے) لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنادیئے اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں (یعنی غاریں) بنادیں۔اور تمہارے لئے کُرتے بنادیئے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور تم کو لڑائی میں محفوظ رکھنے والے کُرتے (یعنی زرہیں) بھی (بنادیں)۔اسی طرح اللہ اپنی نعمتیں تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم (سچے) مسلمان بن جاؤ۔

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ ٱللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿83﴾ 11ع

سورۃ النحل آیت 83

یہ اللہ کی نعمتوں کو تو پہچانتے ہیں پھر بھی ان کے منکر ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں بہت سارے لوگ تو کافر و ناشکرے ہیں۔

وَأَلْقَوْا۟ إِلَى ٱللَّهِ يَوْمَئِذٍ ٱلسَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿87﴾

سورۃ النحل آیت 87

اور اس دن وہ سب اللہ کے حضور سر تسلیم خم کرلیں گے۔ اور جو افتراء پردازیاں (یعنی خود ساختہ چکنی چپڑی باتیں) وہ کیا کرتے تھے سب گنگ و گم ہو جائیں گی۔

ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَصَدُّوا۟ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ زِدْنَٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ ٱلْعَذَابِ بِمَا كَانُوا۟ يُفْسِدُونَ ﴿88﴾

سورۃ النحل آیت 88

جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے اور اللہ کے راستے سے روکتے رہے۔ ہم ان کا عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے اس لئے کہ وہ فساد برپا کیا کرتے تھے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ وَٱلْإِحْسَٰنِ وَإِيتَآئِ ذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ
وَٱلْمُنكَرِ وَٱلْبَغْىِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿90﴾

سورۃ النحل آیت 90

بیشک اللہ انصاف کرنے اور بھلائی کرنے اور قرابتداروں کو (ان کا حق) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے۔ (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم غور وفکر سے نصیحت حاصل کرلو۔

وَأَوْفُوا۟ بِعَهْدِ ٱللَّهِ إِذَا عَٰهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا۟ ٱلْأَيْمَٰنَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ ٱللَّهَ
عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿91﴾

سورۃ النحل آیت 91

اور اللہ کے عہد کو اور تمہارے (آپس میں) کئے جانے والے عہد کو پورا کرو اور اپنی قسمیں پختہ کرلینے کے بعد مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ بیشک اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو بھی تم کرتے ہو۔

وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّتِى نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنۢ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَٰثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَٰنَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ
أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِىَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ ٱللَّهُ بِهِۦ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ
ٱلْقِيَٰمَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿92﴾

سورة النحل آیت 92

اور اس عورت جیسے نہ ہو جانا جو اپنا سوت محنت سے کاتنے کے بعد توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں مکر وفریب کا ذریعہ بنانے لگ جاؤ۔ تاکہ ایک فریق دوسرے سے زیادہ فائدہ حاصل کرلے۔ بس اسی میں البتہ اللہ تمہاری آزمائش کرتا ہے اور جس چیز میں بھی تم اختلاف کرتے ہو اللہ قیامت کے دن اس کی حقیقت ضرور تم پر ظاہر کردے گا۔

وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ
وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿93﴾

سورة النحل آیت 93

اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو (جبری) ایک ہی اُمت بنادیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کر دیتا ہے۔ اور البتہ تم سے ضرور بازپرس ہوگی جو عمل بھی تم کیا کرتے ہو۔

وَلَا تَتَّخِذُوٓاْ أَيۡمَٰنَكُمۡ دَخَلَۢا بَيۡنَكُمۡ فَتَزِلَّ قَدَمُۢ بَعۡدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُواْ ٱلسُّوٓءَ بِمَا
صَدَدتُّمۡ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۖ وَلَكُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٞ ﴿94﴾

سورة النحل آیت 94

اور تم اپنی قسموں کو آپس میں دغا بازی کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (لوگوں کے) قدم جم جانے کے بعد ڈگمگا جائیں۔ پھر اس طرح تمہیں اللہ کی راہ سے روکنے کی پاداش میں کسی برے نتیجے کا مزہ چکھنا پڑے۔اور تم بڑا سخت عذاب پانے والے ہو جاؤ۔

وَلَا تَشۡتَرُواْ بِعَهۡدِ ٱللَّهِ ثَمَنٗا قَلِيلًاۚ إِنَّمَا عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ
تَعۡلَمُونَ ﴿95﴾

سورة النحل آیت 95

اور اللہ سے کیے عہد کو تھوڑے سے داموں پر نہ بیچو۔البتہ جو کچھ بس اللہ کے پاس ہے وہی تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

مَا عِندَكُمۡ يَنفَدُ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ بَاقٖۗ وَلَنَجۡزِيَنَّ ٱلَّذِينَ صَبَرُوٓاْ أَجۡرَهُم بِأَحۡسَنِ مَا
كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿96﴾

سورۃ النحل آیت 96

جو کچھ تمہارے پاس ہے سب ختم ہونے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔ اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم ضرور ان کا اجران کے بہترین اعمال کے مطابق ہی دیں گے۔

فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴿98﴾

سورۃ النحل آیت 98

پس جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

وَإِذَا بَدَّلْنَآ ءَايَةً مَّكَانَ ءَايَةٍ ۙ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوٓا۟ إِنَّمَآ أَنتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿101﴾

سورۃ النحل آیت 101

اور اللہ جو کچھ نازل کرتا ہے اس کو اچھی طرح جانتا ہے۔ (لیکن) جب ہم کوئی آیت کسی دوسری آیت سے بدل دیتے ہیں تو (کافر ناشکرے تجھے) کہتے ہیں کہ البتہ تم خود ہی بس اپنی طرف سے گھڑ لاتے ہو۔ (نہیں) بلکہ ان میں بہت سارے لوگ (حقیقت کو) نہیں جانتے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ ٱللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿104﴾

سورۃ النحل آیت 104

البتہ جولوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ بھی ان کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا اور ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

إِنَّمَا يَفْتَرِى ٱلْكَذِبَ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿105﴾

سورۃ النحل آیت 105

بیشک جھوٹ تو صرف وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور حقیقت میں یہ لوگ (خود) جھوٹے ہوتے ہیں۔

مَن كَفَرَ بِٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِهِۦٓ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُۥ مُطْمَئِنٌّۢ بِٱلْإِيمَٰنِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِٱلْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿106﴾

سورۃ النحل آیت 106

جو کوئی بھی ایمان لانے کے بعد اللہ سے کفر کرے تو ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے سوائے اس کے جو مجبور کردیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن رہے۔ لیکن وہ جو کوئی کھلے دل سے منکر ہو جائے تو ایسوں پر اللہ کا غضب ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ ٱسْتَحَبُّوا۟ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا عَلَى ٱلْـَٔاخِرَةِ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ
ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿107﴾

سورۃ النحل آیت 107

یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کر لیا۔ اور یقیناً اللہ ایسے کافروں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ طَبَعَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَٰرِهِمْ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ
ٱلْغَٰفِلُونَ ﴿108﴾

سورۃ النحل آیت 108

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگ جانے دی ہے۔ اور یہ بڑی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ ءَامِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ
فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ ٱللَّهِ فَأَذَٰقَهَا ٱللَّهُ لِبَاسَ ٱلْجُوعِ وَٱلْخَوْفِ بِمَا كَانُوا۟ يَصْنَعُونَ ﴿112﴾

سورۃ النحل آیت 112

اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جہاں ہر طرح سے امن چین تھا اس کا رزق بافراعنت ہر جگہ سے چلا آتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کر دی تو اللہ نے بھی ان کے کرتوتوں کی وجہ سے جو وہ گھڑا کرتے تھے۔ ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا۔

فَكُلُوا۟ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَٱشْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿114﴾ط

سورۃ النحل آیت 114

پس اللہ نے تمہیں جو حلال طیب رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ۔ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا کرو اگر تم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہو۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ۖ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿115﴾

سورۃ النحل آیت 115

البتہ اس نے تم پر بس مردار۔ اور خون۔ اور سور کا گوشت۔ حرام کر دیا ہے اور وہ چیز بھی جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔ مگر جو بھوک کے مارے لاچار ہو جائے بشرطیکہ نہ تو وہ باغی ہو اور نہ ہی حد سے گزر جانے والا تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ ٱلْكَذِبَ هَٰذَا حَلَٰلٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ
ٱلْكَذِبَ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ﴿116﴾

سورۃ النحل آیت 116

اور اپنی زبانوں سے یونہی جھوٹ بنا کر نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ پر جھوٹ بہتان لگانے لگ جاؤ۔ بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان لگاتے ہیں وہ کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتے۔

إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ﴿120﴾لا

سورۃ النحل آیت 120

بیشک ابراہیمؑ (عقائد و اعمال میں) ایک پوری امت تھا اور اللہ کا بڑا فرمانبردار تھا جو یکسوئی کے ساتھ (اللہ کی طرف) مائل تھا اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔

وَٱصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِى ضَيْقٍ مِّمَّا
يَمْكُرُونَ﴿127﴾

سورۃ النحل آیت 127

اور صبر ہی کرتے رہو اور تمہارا صبر کرنا بھی اللہ کی توفیق سے ہی ممکن ہے۔ اور ان کے بارے میں بالکل غم نہ کرو۔ اور ان کے مکروفریب سے دل بھی تنگ نہ کرو۔

إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَواْ وَّٱلَّذِينَ هُم مُّحۡسِنُونَ﴿128﴾16ع

سورة النحل آیت 128

بیشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے بچتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں ۔

لَّا تَجۡعَلۡ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَقۡعُدَ مَذۡمُومًا مَّخۡذُولًا﴿22﴾2ع

سورة الإسراء آیت 22

اللہ کے ساتھ کوئی بھی دوسرے عبادت کیے جانے والے (معبود) نہ بنالینا۔ ورنہ ملامت زدہ ہو کر اور دھتکارے ہوئے بیٹھے رہو گے۔

وَلَا تَقۡتُلُواْ ٱلنَّفۡسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلۡحَقِّۗ وَمَن قُتِلَ مَظۡلُومًا فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِوَلِيِّهِۦ سُلۡطَٰنًا فَلَا يُسۡرِف فِّي ٱلۡقَتۡلِۖ إِنَّهُۥ كَانَ مَنصُورًا﴿33﴾

سورة الإسراء آیت 33

اور جس جاندار کو مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ (یعنی شریعت کے عین مطابق)۔اور جو کوئی ظلم سے قتل کر دیا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو (وارث کو قصاص کا) اختیار دے دیا ہے۔پس چاہیئے کہ وہ (وارث) بھی قصاص میں حد سے نہ بڑھے۔بیشک اس کی مدد کی گئی ہے۔

ذَٰلِكَ مِمَّآ أَوْحَىٰٓ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ ٱلْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتُلْقَىٰ فِى جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ﴿39﴾

سورۃ الاسراء آیت 39

یہ سب حکمت ودانائی کی ان باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تمہاری طرف وحی کی ہیں۔اور اللہ کے ساتھ کوئی بھی دوسرے عبادت کیے جانے والے (معبود) نہ بنا لینا۔ورنہ تم ملامت زدہ اور دھتکارے ہوئے جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے۔

أَوْ تُسْقِطَ ٱلسَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِىَ بِٱللَّهِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ قَبِيلًا ﴿92﴾ لا

سورۃ الاسراء آیت 92

یا جیسا کہ تم کہا کرتے ہو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو یا اللہ اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آؤ۔

وَمَا مَنَعَ ٱلنَّاسَ أَن يُؤْمِنُوٓاْ إِذْ جَآءَهُمُ ٱلْهُدَىٰٓ إِلَّآ أَن قَالُوٓاْ أَبَعَثَ ٱللَّهُ بَشَرًا
رَّسُولًا ﴿94﴾

سورۃ الاسراء آیت 94

اور جب کہ ان کے پاس ہدایت آ گئی تو لوگوں کو ایمان لانے میں صرف اسی چیز نے روکے رکھا کہ کہنے لگے کہ کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیج دیا؟۔

قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿96﴾

سورۃ الاسراء آیت 96

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی شاہد و گواہ کافی ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کے حال سے بخوبی خبردار نگاہ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِهِۦ ۖ
وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَّأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا
خَبَتْ زِدْنَٰهُمْ سَعِيرًا ﴿97﴾

سورۃ الاسراء آیت 97

اور جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔اور جن کو گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے تو تم اللہ کے علاوہ اُن کے لئے کوئی ولی اولیاء نہیں پاؤگے۔اور ہم ان کو قیامت کے دن چہروں کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے کرکے اٹھائیں گے۔ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جب یہ بجھ جانے کو ہوگی تو ہم اسے ان پر مزید بھڑکادیں گے۔

۞ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى ٱلظَّٰلِمُونَ إِلَّا كُفُورًا ﴿99﴾

سورۃ الاسراء آیت 99

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں وزمین کو بنادیا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ ان جیسوں کو (دوبارہ) پیدا کردے۔اور اس نے ان کے (حشر کے) لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔پس اس (امرِ ربی) میں بھی ظالم لوگ انکار کیے بغیر نہ رہے۔

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱللَّهَ أَوِ ٱدْعُوا۟ ٱلرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا۟ فَلَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿110﴾

سورۃ الاسراء آیت 110

کہہ دو کہ (اللہ جل شانہ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جس نام سے بھی پکارو سارے عمدہ واعلیٰ نام اسی کے ہیں۔ اور اپنی نماز نہ تو بلند اور نہ بالکل دھیمی آواز سے پڑھو بلکہ اس کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ فِى ٱلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ وَلِىٌّ مِّنَ ٱلذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًۢا ﴿111﴾ 12ع

سورۃ الإسراء آیت 111

اور کہہ دو سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی مملکت میں شریک ہے۔ اور نہ ہی کسی کمزوری کے باعث اسے کسی ولی (سرپرست وحمایتی) کی ضرورت ہے اور اسی کی کبریائی (اور) کمال درجے کی بڑائی بیان کرتے رہو۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ ٱلْكِتَٰبَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُۥ عِوَجَا ۜ ﴿1﴾ ط سکتۃ

سورۃ الکہف آیت 1

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس نے اپنے (خاص) بندے پر کتاب نازل کردی اور اس میں کسی طرح سے بھی کوئی کسر و کمی نہیں چھوڑی۔

وَيُنذِرَ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ﴿4﴾ ق

سورۃ الکہف آیت 4

اور ان لوگوں کو بھی آگاہ کر دو جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے۔

هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةًۭ ۖ لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَٰنٍۭ بَيِّنٍۢ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًۭا ﴿15﴾ ط

سورۃ الکہف آیت 15

ہماری اس قوم نے اللہ کے علاوہ کئی اور جو عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا رکھے ہیں۔ تو وہ ان پر کوئی کھلم کھلی دلیل وسند کیوں نہیں لے کر آتے !۔ پس اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ پر بھی جھوٹی باتیں گھڑ لے۔

وَإِذِ ٱعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ فَأْوُۥٓا۟ إِلَى ٱلْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِۦ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقًۭا ﴿16﴾

سورۃ الکہف آیت 16

اور جب تم ان (مشرکوں) سے اور جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کیا کرتے ہیں الگ ہو ہی گئے ہو۔ تو غار میں جا کر رہو تمہارا رب تم پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا اور تمہارے کاموں میں بھی آسانی (کا سامان) فراہم کر دے گا۔

۞ وَتَرَى ٱلشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَٰوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ ٱلْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ ٱلشِّمَالِ وَهُمْ فِى فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿17﴾ ع2

سورۃ الکہف آیت 17

اور تم دیکھو گے کہ جب سورج نکلے تو (دھوپ) ان کے غار سے دائیں طرف کو ہٹ جائے۔ اور جب غروب ہو تو (دھوپ) ان سے بائیں طرف کو کتراتی ہوئی گزر جائے۔ وہ اس (غار) کے کشادہ حصے میں تھے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک (نشانی) ہے۔ جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔ اور جسے وہ گمراہ ہونے پر چھوڑ دے تو تم اس کے لئے کوئی بھی ولی ہدایت پر لانے والا نہیں پاؤ گے۔

وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَآ إِذْ يَتَنَٰزَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ ۖ فَقَالُوا۟ ٱبْنُوا۟ عَلَيْهِم بُنْيَٰنًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ ٱلَّذِينَ غَلَبُوا۟ عَلَىٰٓ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿21﴾

سورۃ الکہف آیت 21

اور اسی طرح ہم نے (لوگوں پر) ان کی خبر ظاہر کردی تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے وعدے) میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں۔ اس وقت لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے پھر (کوئی) بولا ان پر ایک عمارت بنادو۔ ان کا رب ان کے حال کو خوب جانتا ہے۔ اور (کوئی) جوان کے معاملات پر غلبہ رکھتے تھے کہنے لگے کہ ہم ان (کے غار) پر ضرور ایک مسجد بنادیں گے۔

إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَٱذۡكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلۡ عَسَىٰٓ أَن يَهۡدِيَنِ رَبِّى لِأَقۡرَبَ مِنۡ هَٰذَا رَشَدًا ﴿24﴾

سورۃ الکہف آیت 24

مگر (ان شاء اللہ کہنا) کہ اگر اللہ چاہے۔ اور جب اللہ کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر (اس کا نام) لے لو اور دعا کیا کرو۔ کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ رشد وہدایت نصیب کرے۔

قُلِ ٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُواْ ۖ لَهُۥ غَيۡبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ ۖ أَبۡصِرۡ بِهِۦ وَأَسۡمِعۡ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا يُشۡرِكُ فِى حُكۡمِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾

سورۃ الکہف آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔ تمام آسمانوں وزمین کا غیب وہی جانتا ہے۔ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔ نہ تو اس (اللہ) کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی ولی ہے اور نہ ہی وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔

لَّٰكِنَّا۠ هُوَ ٱللَّهُ رَبِّى وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّىٓ أَحَدًا ﴿38﴾

سورۃ الکہف آیت 38

لیکن میرا رب تو اللہ ہی ہے اور میں اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔

وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ ٱللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ إِن تَرَنِ أَنَا۠ أَقَلَّ مِنكَ
مَالًا وَوَلَدًا ﴿39﴾ ج

سورۃ الکہف آیت 39

اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے ماشااللہ لا قوۃ الا باللہ (یعنی وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اور اللہ جل شانہ کی قوت کے علاوہ کوئی بھی قوت موثر نہیں ہے) کیوں نہ کہا۔ اگر تم مجھے مال واولاد میں اپنے آپ سے کمتر دیکھتے ہو۔

وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿43﴾ ط

سورۃ الکہف آیت 43

اوراس کی مدد کے لئے کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو کہ اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بچاؤ کر لیتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے والا ہو سکا۔

هُنَالِكَ ٱلْوَلَايَةُ لِلَّهِ ٱلْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿44﴾ 5ع

سورۃ الکہف آیت 44

یہاں پر (ثابت ہو جاتا) ہے کہ خاص کر ولایت کامل سب اللہ ہی کی بر حق ہے۔اسی کا انعام بہتر ہے اور اسی کا دیا ہوا بدلہ بہت اچھا ہے۔

وَٱضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ ٱلرِّيَٰحُ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿45﴾

سورۃ الکہف آیت 45

اور ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بھی بیان کر دو۔ایسی ہے جیسے وہ پانی جسے ہم نے آسمان سے برسایا تو اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی بھی مل گئ (یعنی خوب پھلی پھولی) پھر وہ چوراچورا ہو گئ کہ ہوائیں اسے اڑائے پھرتی ہیں۔اور اللہ ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

قَالَ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ صَابِرًا وَلَآ أَعْصِى لَكَ أَمْرًا ﴿69﴾

سورۃ الکھف آیت 69

(موسیٰؑ نے) کہا کہ (ان شاء اللہ) اگر اللہ نے چاہا تو تم مجھے صابر ہی پاؤ گے اور میں کسی بات میں بھی تمہاری خلاف ورزی نہیں کروں گا۔

قَالَ إِنِّى عَبْدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِىَ ٱلْكِتَٰبَ وَجَعَلَنِى نَبِيًّا ﴿30﴾ لا

سورۃ مریم آیت 30

(اس گود کے بچے عیسیٰؑ نے) کہا کہ بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿35﴾ ط

سورۃ مریم آیت 35

اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے۔ وہ تو بالکل پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرلیتا ہے تو البتہ صرف اتنا ہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ (جھٹ پٹ) ہو جاتا ہے۔

وَإِنَّ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿36﴾

سورۃ مریم آیت 36

اور بیشک (وہی) اللہ میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے۔ پس اسی کی عبادت کیا کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَأَدْعُواْ رَبِّى عَسَىٰٓ أَلَّآ أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّى شَقِيًّا ﴿48﴾

سورۃ مریم آیت 48

اور میں تم سے اور جن سے بھی تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو کنارہ کشی کرتا ہوں۔ اور میں تو اپنے رب ہی کو پکارا کروں گا امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر کبھی محروم نہیں رہوں گا۔

فَلَمَّا ٱعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿49﴾

سورۃ مریم آیت 49

پھر جب (ابراہیمؑ) ان سے اور جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کیا کرتے تھے بالکل الگ ہو گئے۔ تو ہم نے اس کو اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ (پوتا) عطا کیا۔ اور ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مِن ذُرِّيَّةِ ءَادَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ
وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْرَٰٓءِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَٱجْتَبَيْنَآ ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُ
ٱلرَّحْمَٰنِ خَرُّواْ سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ﴿58﴾

سورۃ مریم آیت 58

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اپنے نبیوں میں سے خاص انعام کیا تھا۔ اور یہ آدمؑ کی اولاد میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا اور ابراہیمؑ اور اسرائیل کی اولاد میں سے بھی تھے۔ اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت عطا کی اور منتخب کرلیا تھا۔ جب ان پر ربِ الرحمٰن کی آیات پڑھی جاتی تھیں۔ تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے تھے۔

وَيَزِيدُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْاْ هُدًى ۗ وَٱلْبَٰقِيَٰتُ ٱلصَّٰلِحَٰتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ
مَّرَدًّا ﴿76﴾

سورۃ مریم آیت 76

اور جو لوگ ہدایت پر ہیں اللہ انہیں مزید ہدایت عطا کرتا ہے۔ اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں تمہارے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہت ہی بہتر ہیں۔

وَٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ ءَالِهَةً لِّيَكُونُواْ لَهُمْ عِزًّا ﴿81﴾ لا

سورۃ مریم آیت 81

اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور عبادت کیے جانے والے (معبود) بنالئے تاکہ وہ ان کے لئے موجبِ اعزاز و توقیر ہوں۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ﴿8﴾

سورۃ طہ آیت 8

اللہ (وہ جلیل القدر رب) ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ سارے بہترین نام اسی کے لئے ہیں۔

إِنَّنِىٓ أَنَا ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدْنِى وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِىٓ ﴿14﴾

سورۃ طہ آیت 14

یقینی طور پر میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی ذکر و یاد کے لئے نماز پڑھا کرو۔

قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنِ ٱفْتَرَىٰ ﴿61﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 61

موسیٰ نے (جادو گروں سے) کہا کہ وائے افسوس ہے تم پر کہ اللہ پر جھوٹی باتیں نہ گھڑا کرو۔ وگرنہ وہ کسی عذاب سے تمہیں ہلاک کر دے گا۔ اور بیشک جس نے (اللہ پر) جھوٹ گھڑلیا وہ غارت ہو گیا۔

إِنَّآ ءَامَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَٰيَٰنَا وَمَآ أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ ٱلسِّحْرِ ۗ وَٱللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ﴿73﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 73

یقیناً ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور (اسے بھی) جو تم نے ہم سے زبردستی جادو کرایا۔ ہمارے لئے اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

إِنَّمَآ إِلَٰهُكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ﴿98﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 98

یقیناً تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اس کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِٱلْقُرْءَانِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰٓ إِلَيْكَ وَحْيُهُۥ ۖ
وَقُل رَّبِّ زِدْنِى عِلْمًا ﴿114﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 114

پس اللہ ہی بادشاہ حقیقی (اور) اعلیٰ اونچے مرتبے والا ہے۔اور قرآن کی وحی جو تیری طرف بھیجی جاتی ہے اسے (پڑھنے) میں تم جلدی نہ کیا کرو جب تک اس کا اترنا پورا نہ ہو جائے۔اور دعا کیا کرو کہ اے میرے رب !۔ مجھے اور بھی زیادہ علم عطا فرما۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَرْشِ عَمَّا
يَصِفُونَ ﴿22﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 22

اگر ان دونوں (آسمان وزمین) میں اللہ کے علاوہ اور بھی عبادت کیے جانے والے (معبود) ہوتے تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ یہ جو باتیں بھی (اللہ کے متعلق) بناتے بیان کرتے ہیں عرش کا مالک اللہ تو ان باتوں سے بالکل پاک ہے۔

وَتَٱللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَٰمَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا۟ مُدْبِرِينَ ﴿57﴾

سورۃ الانبیاء آیت 57

اور اللہ کی قسم !۔ میں ضرور تمہارے معبود بتوں کے لئے کوئی (مدبّرانہ) تدبیر کروں گا جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے۔

قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿66﴾ ط

سورۃ الانبیاء آیت 66

(ابراہیمؑ نے) کہا پھر تم اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ تو تمہیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان پہنچا سکیں؟۔

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿67﴾

سورۃ الانبیاء آیت 67

افسوس ہے تم پر اور ان پر بھی جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو۔ کیا تم سب میں اتنی سی عقل بھی نہیں؟۔

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَٰرِدُونَ ﴿98﴾

سورۃ الانبیاء آیت 98

بلاشبہ تم اور جن جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے سب جہنم کا ایندھن ہوں گے تم کو بھی اسی میں وارد ہونا ہے۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ ﴿2﴾

سورۃ الحج آیت 2

جس دن تم دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائے گی اور ساری حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے۔ اور بنی نوع انسان تم کو مدہوش دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہی اتنا سخت ہو گا۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَٰنٍ مَّرِيدٍ ﴿3﴾ لا

سورۃ الحج آیت 3

اور لوگوں میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اللہ (کی شان) کے بارے میں بغیر کسی علم کے جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّهُۥ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿6﴾ لا

سورۃ الحج آیت 6

یہ (سب کچھ) اس لئے کہ اللہ ہی حقیقی (قادرِ مطلق) ہے۔اور یقیناً وہ مُردوں کو زندہ کرے گا اور یقیناً وہ ہر بات پر خوب قدرت رکھتا ہے۔

وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِى ٱلْقُبُورِ﴿7﴾

سورۃ الحج آیت 7

اور بیشک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور یقیناً اللہ ان سب کو زندہ کرے گا جو قبروں میں ہیں۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ﴿8﴾لا

سورۃ الحج آیت 8

اور لوگوں میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اللہ (کے اوصاف) کے بارے میں بغیر کسی علم کے۔بغیر کسی ہدایت کے۔اور بغیر کسی واضح کتاب (یعنی بغیر قرآنی دلیل) کے جھگڑا کرتے ہیں۔

ثَانِىَ عِطْفِهِۦ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ لَهُۥ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ ۖ وَنُذِيقُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ﴿9﴾

سورۃ الحج آیت 9

تاکہ اپنی گردن مروڑے واکڑائے ہوئے اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) بہکا دیں۔ اس کے لئے دنیا میں بھی ذلت ورسوائی ہے اور قیامت کے دن بھی ہم اسے دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحج آیت 10

(اے سرکش ومغرور) یہ ساری اسی کی سزا ہے جو تیرے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اللہ تو ہرگز اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَعْبُدُ ٱللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۖ فَإِنْ أَصَابَهُۥ خَيْرٌ ٱطْمَأَنَّ بِهِۦ ۖ وَإِنْ
أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ ٱنقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِۦ خَسِرَ ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْخُسْرَانُ
ٱلْمُبِينُ ﴿11﴾

سورۃ الحج آیت 11

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو کنارے پر (کھڑا رہ کر) اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ پس اسے اگر کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اس کے سبب مطمئن ہو جائے۔ اور اگر اسے کسی آزمائش آفت کا سامنا ہو تو منہ کے بل واپس لوٹ جائے اس نے دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ اٹھا لیا اور یہی تو کھلا ہوا خسارہ ہے۔

يَدْعُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُۥ ۖ وَمَا لَا يَنفَعُهُۥ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلضَّلَٰلُ ٱلْبَعِيدُ ﴿12﴾ ج

سورۃ الحج آیت 12

یہ اللہ کے علاوہ ایسے ایسوں کو پکارتا ہے جو نہ تو اسے نقصان دے سکے اور نہ ہی اسے فائدہ پہنچا سکے۔ یہی تو پرلے درجہ کی گمراہی ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يُدْخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿14﴾

سورۃ الحج آیت 14

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ ان لوگوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ بلاشبہ اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

مَن كَانَ يَظُنُّ أَن لَّن يَنصُرَهُ ٱللَّهُ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى ٱلسَّمَآءِ
ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُۥ مَا يَغِيظُ ﴿15﴾

سورة الحج آیت 15

جو بھی یہ گمان کرتا ہے۔ کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد نہیں کرے گا تو اسے چاہیئے کہ ایک رسی کے ذریعے آسمان (یعنی چھت) تک پہنچے پھر اسے کاٹ دے (یعنی پھانسی لگالے) پھر دیکھے کہ آیا اس کی یہ تدبیر اس چیز کو واقعی دور کر دیتی ہے جو اسے غصہ دلا رہی تھی۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ وَأَنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يُرِيدُ ﴿16﴾

سورة الحج آیت 16

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو صاف وضاحت بھری آیات کی صورت میں نازل کیا ہے۔ اور بیشک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَٱلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلصَّٰبِـِٔينَ وَٱلنَّصَٰرَىٰ وَٱلْمَجُوسَ وَٱلَّذِينَ أَشْرَكُوٓا۟
إِنَّ ٱللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿17﴾

سورة الحج آیت 17

یقیناً اللہ ایمان والے (مسلمانوں)۔اور یہودیوں۔اور صابیوں۔اور عیسائیوں۔اور مجوسیوں۔اور مشرکوں۔ بلاشبہ اللہ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کردے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر شاہد ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَسْجُدُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ وَٱلنُّجُومُ وَٱلْجِبَالُ وَٱلشَّجَرُ وَٱلدَّوَآبُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ ٱلْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿18﴾ ط

سورۃ الحج آیت 18

کیا تم نے نہیں دیکھا غور کیا کہ جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی بھی زمین میں ہے۔اور سورج۔اور چاند۔اور ستارے۔اور پہاڑ۔اور درخت۔اور چار پائے۔اور بہت سے انسان بھی اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔اور بہت سے ایسے ہیں کہ (غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی وجہ سے) جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے۔اور جسے اللہ ذلیل ہونے دیتا ہے پھر اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يُدْخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿23﴾

سورۃ الحج آیت 23

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ ان لوگوں کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے دامن میں بہہ رہی ہوں گی وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائیں جائیں گے۔اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ ٱلَّذِي جَعَلۡنَٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً ٱلۡعَٰكِفُ فِيهِ وَٱلۡبَادِۚ وَمَن يُرِدۡ فِيهِ بِإِلۡحَادِۭ بِظُلۡمٖ نُّذِقۡهُ مِنۡ عَذَابٍ أَلِيمٖ ﴿25﴾ ع3

سورة الحج آیت 25

بیشک جو لوگ کافر و ناشکرے ہوگئے اور (لوگوں کو) اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے سے روکتے ہیں جسے ہم نے بنی نوع انسان کے لئے یکساں (عبادت گاہ) بنادیا ہے وہاں پر مقیم اور پردیسی دونوں برابر ہیں۔اور جو بھی اس میں ظلم و جبر سے بگاڑ چاہے تو ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

لِّيَشۡهَدُواْ مَنَٰفِعَ لَهُمۡ وَيَذۡكُرُواْ ٱسۡمَ ٱللَّهِ فِيٓ أَيَّامٖ مَّعۡلُومَٰتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنۢ بَهِيمَةِ ٱلۡأَنۡعَٰمِۖ فَكُلُواْ مِنۡهَا وَأَطۡعِمُواْ ٱلۡبَآئِسَ ٱلۡفَقِيرَ ﴿28﴾ ز

سورة الحج آیت 28

تاکہ وہ اپنے ہی فائدوں کے لئے حاضر ہوں اور اللہ نے جو چوپائے انہیں دیئے ہیں ان پر مقررہ (قربانی کے) دنوں میں (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیں۔ پھر ان میں سے خود بھی کھائیں اور محتاج فقیر کو بھی کھلائیں۔

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَٰتِ ٱللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُۥ عِندَ رَبِّهِۦ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ ٱلْأَنْعَٰمُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱجْتَنِبُوا۟ ٱلرِّجْسَ مِنَ ٱلْأَوْثَٰنِ وَٱجْتَنِبُوا۟ قَوْلَ ٱلزُّورِ ﴿30﴾ لا

سورۃ الحج آیت 30

یہی (حکم) ہے جو بھی اللہ کی معزز و محترم کردہ چیزوں کی تعظیم کرے تو اس کے رب کے نزدیک اس کے لئے یہ بہت بہتر ہے۔اور تمہارے لئے مویشی حلال کر دیئے ہیں سوائے ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے رہے ہیں۔ پس تم بتوں کی ناپاکی سے بچ کے رہو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

حُنَفَآءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِۦ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ ٱلطَّيْرُ أَوْ تَهْوِى بِهِ ٱلرِّيحُ فِى مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴿31﴾

سورۃ الحج آیت 31

خالص یکسوئی کے ساتھ اللہ ہی کے ہو کر رہو اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرلیتا ہے تو گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا تو پرندوں نے اس کو نوچ لیا یا ہوا نے ہی اڑا کر اسے کسی دور دراز جگہ پر پھینک دیا۔

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ ﴿32﴾

سورۃ الحج آیت 32

یہی (حکم) ہے اور جو کوئی اللہ کے نامزد شعائر کی تعظیم کرے تو بلاشبہ یہ دلوں کے تقویٰ سے (ہی ممکن) ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنۢ بَهِيمَةِ ٱلْأَنْعَٰمِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ فَلَهُۥٓ أَسْلِمُوا۟ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُخْبِتِينَ ﴿34﴾ لا

سورۃ الحج آیت 34

اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کر دی تھی تاکہ اللہ نے جو مویشی انہیں دیئے ہیں ان پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لے لیا کریں۔ پس تم سب کی عبادت کے لائق تو صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے تو اسی کے مسلمان بن کے رہو۔ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔

ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَٱلصَّٰبِرِينَ عَلَىٰ مَآ أَصَابَهُمْ وَٱلْمُقِيمِى
ٱلصَّلَوٰةِ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿35﴾

سورۃ الحج آیت 35

وہ لوگ کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کر لیتے ہیں اور پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

وَٱلْبُدْنَ جَعَلْنَٰهَا لَكُم مِّن شَعَٰٓئِرِ ٱللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهَا
صَوَآفَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا۟ مِنْهَا وَأَطْعِمُوا۟ ٱلْقَانِعَ وَٱلْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ
سَخَّرْنَٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿36﴾

سورۃ الحج آیت 36

اور ہم نے تمہارے لئے قربانی کے اونٹوں کو بھی شعائر اللہ بنادیا ہے تمہارے لئے ان میں فائدے بھی ہیں۔تو (قربانی کرتے وقت) تم ان کو صف میں کھڑا کرکے اللہ کا نام لیا کرو۔پھر جب وہ پہلو پر گر پڑیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤاور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں۔اور سائلوں کو بھی کھلاؤ۔اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے لئے مسخر کردیا ہے تاکہ تم شکرادا کرو۔

لَن يَنَالَ ٱللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ ٱلتَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا۟ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿37﴾

سورۃ الحج آیت 37

اللہ کو نہ تو ان کا گوشت اور نہ ہی ان کا خون پہنچتا ہے البتہ تمہارا تقوٰی اس کے ہاں پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی وبزرگی بیان کرتے رہو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دے دی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يُدَٰفِعُ عَنِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿38﴾ ع5

سورۃ الحج آیت 38

اللہ تو البتہ مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔ بیشک اللہ کسی بھی خیانت کرنے والے کفران نعمت کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَٰتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا۟ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿39﴾ لا

سورۃ الحج آیت 39

جن (مسلمانوں) سے کافر (خواہ مخواہ کی) لڑائی لڑتے ہیں انہیں بھی (دفاعی) لڑائی لڑنے کی اجازت دی جاتی ہے اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر خوب قادر ہے۔

ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَـٰرِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّآ أَن يَقُولُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَٰمِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَٰتٌ وَمَسَـٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا ٱسْمُ ٱللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿40﴾

سورۃ الحج آیت 40

یہ تو وہ لوگ ہیں جو ناحق ان کے گھروں سے نکال دیئے گئے صرف یہ کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا۔ تو خانقاہیں۔ اور عیسائی گرجے۔ اور یہودی معبد خانے۔ اور مسجدیں تک ڈھادی جاتیں جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک وہ بہت طاقت والا نہایت غلبے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ إِن مَّكَّنَّـٰهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ أَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَمَرُوا۟ بِٱلْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا۟ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَـٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ ﴿41﴾

سورۃ الحج آیت 41

یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ ادا کریں اور بھلائی کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں۔ اور سب کاموں کا انجام تو اللہ کے اختیار میں ہی ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِٱلْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿47﴾

سورۃ الحج آیت 47

اور تم سے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور اللہ اپنے وعدے کے ہر گز خلاف نہیں کرے گا ۔اور بیشک تمہارے رب کے نزدیک ایک گھڑی تم لوگوں کے شمار کئے ہوئے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّآ إِذَا تَمَنَّىٰٓ أَلْقَى ٱلشَّيْطَٰنُ فِىٓ أُمْنِيَّتِهِۦ فَيَنسَخُ ٱللَّهُ مَا يُلْقِى ٱلشَّيْطَٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿52﴾ لا

سورۃ الحج آیت 52

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب بھی اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اس کی تمنا میں ملاوٹ و خلل اندازی نہ ڈال دی ہو۔ پھر شیطان جو (ملاوٹ) ڈالتا ہے اللہ اس کو دور کر دیتا ہے اور اپنی آیات کو مزید مستحکم کر دیتا ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلِيَعْلَمَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا۟ بِهِۦ فَتُخْبِتَ لَهُۥ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهَادِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿54﴾

سورۃ الحج آیت 54

اور اس لئے بھی کہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ یہ تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اللہ کے سامنے ہی عاجزی کریں۔ اور بیشک جو لوگ ایمان لے آئیں اللہ ان کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔

ٱلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فِى جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿56﴾

سورۃ الحج آیت 56

اس دن اللہ ہی کی بادشاہت ہو گی وہی ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔

وَٱلَّذِينَ هَاجَرُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوٓاْ أَوْ مَاتُواْ لَيَرْزُقَنَّهُمُ ٱللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ
ٱللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿58﴾

سورۃ الحج آیت 58

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کر دیئے گئے یا اپنی موت آپ مر گئے۔ (دونوں صورتوں میں) اللہ ان کو ضرور اچھا ہی رزق دے گا اور بیشک اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُۥ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿59﴾

سورۃ الحج آیت 59

یقیناً وہ ان کو ضرور ایسے مقام میں داخل کرے گا جس سے راضی ہو جائیں گے۔ اور بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا بڑے تحمل والا ہے۔

۞ ذَٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِۦ ثُمَّ بُغِىَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ
لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿60﴾

سورۃ الحج آیت 60

یہ (بات طے شدہ) ہے اور جو کوئی ویسا ہی بدلہ لے جیسا اس کے ساتھ (ظلم وزیادتی) کی گئی پھر اس پر مزید بڑھ جائے تو اللہ ضرور اس (دوسرے) کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ درگزر کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَأَنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿61﴾

سورۃ الحج آیت 61

یہ (بات بھی) ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے۔ اور بیشک اللہ بڑا سننے والا سب کچھ گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ هُوَ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿62﴾

سورۃ الحج آیت 62

یہ (بات تو پکی) ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن جن سے دعائیں مانگا کرتے ہیں وہ سب باطل ہے۔ اور بیشک اللہ ہی بلند مرتبہ بہت بڑائی والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ ٱلْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿63﴾ ج

سورۃ الحج آیت 63

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے تو زمین سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے؟۔ بیشک اللہ باریک بین (اور) بڑا ہی خبر رکھنے والا ہے۔

لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿64﴾ 8ع

سورۃ الحج آیت 64

جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کچھ اسی کا ہے۔اور بیشک اللہ سب سے بے نیاز حقیقی تعریف کاحقدار ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِأَمْرِهِۦ وَيُمْسِكُ ٱلسَّمَآءَ أَن تَقَعَ عَلَى ٱلْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿65﴾

سورۃ الحج آیت 65

کیا تم نہیں دیکھتے بھالتے کہ اللہ نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لئے مسخر کر رکھی ہیں اور کشتیاں بھی جو دریا و سمندر میں اس کے حکم سے چلتی ہیں؟۔ اور وہی آسمان کو بھی تھامے رہتا ہے کہ زمین پر گر (نہ) پڑے مگر (گرے گا تو) اسی کے حکم سے۔ بیشک اللہ بنی نوع انسان پر نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

وَإِن جَٰدَلُوكَ فَقُلِ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿68﴾

سورۃ الحج آیت 68

اور اگر یہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دو کہ جو بھی عمل تم کرتے ہو اللہ اچھی طرح جانتا ہے۔

ٱللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿69﴾

سورۃ الحج آیت 69

اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کردے گا جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِى كِتَٰبٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿70﴾

سورۃ الحج آیت 70

کیا تم نہیں جانتے کہ جو بھی آسمان اور زمین میں ہے اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے؟۔ بیشک یہ سب کچھ ایک کتاب میں (لکھا) ہے۔ بلاشبہ یہ بات اللہ پر نہایت آسان ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِۦ عِلْمٌ ۗ وَمَا
لِلظَّٰلِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿71﴾

سورة الحج آیت 71

اور (یہ لوگ تو) اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی اس نے نہ تو کوئی سند نازل کی اور نہ ہی اس کی ان کے پاس کوئی علمی دلیل ہے۔ اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٍ تَعْرِفُ فِى وُجُوهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ
يَسْطُونَ بِٱلَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ ٱلنَّارُ وَعَدَهَا
ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿72﴾ 9ع

سورة الحج آیت 72

اور جب انہیں ہماری وضاحت بھری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم کفار و منکرین کے چہروں پر ناگواری (کے آثار) صاف طور پر محسوس کرتے ہو۔ قریب ہوتے ہیں کہ جو لوگ ان کو ہماری آیات پڑھ کر

سناتے ہیں ان پر حملہ کر دیں۔ کہہ دو کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی بڑھ کر بری شے بتاؤں وہ دوزخ کی آگ ہے جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٞ فَٱسۡتَمِعُواْ لَهُۥٓۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن
يَخۡلُقُواْ ذُبَابٗا وَلَوِ ٱجۡتَمَعُواْ لَهُۥۖ وَإِن يَسۡلُبۡهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيۡـٔٗا لَّا يَسۡتَنقِذُوهُ مِنۡهُۚ
ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلۡمَطۡلُوبُ ﴿73﴾

سورۃ الحج آیت 73

اے بنی نوع انسان ! ۔ ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ اسے غور سے سنو کہ البتہ اللہ کو چھوڑ کر جن سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔ اگرچہ اس کے لئے وہ سارے جمع بھی ہو جائیں۔ (مکھی بنانا تو بہت دور کی بات ہے) اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے۔ تو اسے چھڑا بھی نہیں سکتے ۔ عابد اور معبود دونوں ہی گئے گزرے ہیں۔

مَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدۡرِهِۦٓۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿74﴾

سورۃ الحج آیت 74

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیسا کہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔ بلا شبہ اللہ بہت زبردست خوب غالب ہے۔

ٱللَّهُ يَصۡطَفِي مِنَ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلٗا وَمِنَ ٱلنَّاسِۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعُۢ بَصِيرٞ ﴿75﴾ ج

سورۃ الحج آیت 75

فرشتوں اور انسانوں میں سے اللہ ہی پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے۔ بیشک اللہ بخوبی سننے والا بڑا بصیرت والا ہے۔

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡۗ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرۡجَعُ ٱلۡأُمُورُ ﴿76﴾

سورۃ الحج آیت 76

وہ ان کے سامنے والے اور پچھلے والے سب حالات جانتا ہے۔ اور سب کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔

وَجَٰهِدُواْ فِي ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦۚ هُوَ ٱجۡتَبَىٰكُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِي ٱلدِّينِ مِنۡ حَرَجٖۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمۡ إِبۡرَٰهِيمَۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلۡمُسۡلِمِينَ مِن قَبۡلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِۚ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعۡتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوۡلَىٰكُمۡۖ فَنِعۡمَ ٱلۡمَوۡلَىٰ وَنِعۡمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ ع10

سورۃ الحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔ اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

ثُمَّ خَلَقْنَا ٱلنُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا ٱلْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا ٱلْمُضْغَةَ عِظَٰمًا فَكَسَوْنَا ٱلْعِظَٰمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَٰهُ خَلْقًا ءَاخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ أَحْسَنُ ٱلْخَٰلِقِينَ ﴿14﴾ ط

سورۃ المؤمنون آیت 14

پھر ہم نے اس نطفے کا جما ہوا خون بنا دیا۔ پھر ہم نے جمے ہوئے خون سے گوشت کا لوتھڑا بنا دیا۔ پھر ہم نے اس لوتھڑے سے ہڈیاں بنا دیں۔ پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا۔ پھر اسے ایک اور صورت عطا کر دی۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے وہ اللہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦ فَقَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿23﴾

سورۃ المؤمنون آیت 23

اور البتہ یقیناً ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کے پاس بھیجا۔ تو اس نے کہا کہ اے میری قوم !۔ اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اس کے علاوہ اور کوئی بھی تمہاری عبادت کے لائق نہیں۔ پھر کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ؟۔

فَقَالَ ٱلْمَلَؤُا۟ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَوْمِهِۦ مَا هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِىٓ ءَابَآئِنَا ٱلْأَوَّلِينَ ﴿24﴾ ج

سورۃ المؤمنون آیت 24

تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو بس تم جیسا ہی بشر ہے جو تم پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو وہ فرشتوں کو بھیج دیتا یہ بات تو ہم نے اپنے پرانے باپ داداؤں سے کبھی نہیں سنی۔

فَإِذَا ٱسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى ٱلْفُلْكِ فَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى نَجَّىٰنَا مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿28﴾

سورۃ المؤمنون آیت 28

اور جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی پر بیٹھ جاؤ تو کہنا۔ الحمد للہ۔ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دے دی۔

فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴿32﴾ع2

سورۃالمؤمنون آیت 32

پھر ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا (جس نے کہا) کہ اللہ ہی کی عبادت کیا کرو تمہارے لئے اس کو چھوڑ کر اور کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ پھر کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟۔

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُۥ بِمُؤْمِنِينَ﴿38﴾

سورۃالمؤمنون آیت 38

یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے اور ہم اس کو بالکل ماننے والے نہیں۔

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴿85﴾

سورۃالمؤمنون آیت 85

(جھٹ سے) کہہ دیں گے کہ سب اللہ کا ہے۔ پوچھو پھر تم (سنجیدگی سے) غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟۔

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿87﴾

سورۃ المؤمنون آیت 87

(فوراً) کہہ دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ پوچھو پھر تم اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں؟۔

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ﴿89﴾

سورۃ المؤمنون آیت 89

(فوری طور پر) کہیں گے کہ (ایسی بادشاہی تو صرف) اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پوچھو پھر تم کیسے جادوئی دھوکے میں پڑے ہوئے ہو؟۔

مَا ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُۥ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿91﴾ لا

سورۃ المؤمنون آیت 91

اللہ نے نہ تو کسی کو (اپنا) بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ دوسرا کوئی معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی بنائی ہوئی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ایک معبود دوسرے پر چڑھ دوڑتا جو باتیں بھی یہ لوگ (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ان سے بالکل پاک ہے۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْكَرِيمِ ﴿116﴾

سورۃ المؤمنون آیت 116

پس اللہ کا مرتبہ نہایت ہی عالیشان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی تو عرش کریم کا مالک ہے۔

وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿117﴾

سورۃ المؤمنون آیت 117

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی بھی دلیل وسند نہیں۔ تو البتہ اس کا حساب صرف اس کے رب کے پاس ہے۔ بیشک کافرو ناشکرے لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِى فَٱجْلِدُوا۟ كُلَّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِا۟ئَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِى دِينِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿2﴾

سورۃالنور آیت 2

(بدکاری ثابت ہونے پر) بدکار عورت اور بدکار مرد۔ دونوں میں سے ہر ایک کو پس سو سو دُرّے مارو۔ اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے اس شرعی معاملے میں ان پر ہرگز ترس نہ آئے۔ اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت (وہاں) موجود رہنی چاہیے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ مِنۢ بَعۡدِ ذَٰلِكَ وَأَصۡلَحُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿5﴾

سورۃالنور آیت 5

مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی) اصلاح کر لیں تو بیشک اللہ بڑا ہی معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يَرۡمُونَ أَزۡوَٰجَهُمۡ وَلَمۡ يَكُن لَّهُمۡ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنفُسُهُمۡ فَشَهَٰدَةُ أَحَدِهِمۡ أَرۡبَعُ شَهَٰدَٰتِۭ بِٱللَّهِ إِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿6﴾

سورۃالنور آیت 6

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور ان کے لئے سوائے خود کے اور کوئی گواہ نہیں ہے تو ایسے شخص کی گواہی اس صورت معتبر ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بیشک وہ البتہ سچوں میں سے ہے۔

وَٱلْخَٰمِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿7﴾

سورۃالنور آیت 7

اور پانچویں بار یہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت برسے اگر وہ جھوٹا ہو۔

وَيَدْرَؤُا۟ عَنْهَا ٱلْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَٰدَٰتٍۭ بِٱللَّهِ ۙ إِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿8﴾ لا

سورۃالنور آیت 8

اور اس عورت سے یہ بات شرعی حد کو ٹال سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بلاشبہ یہ (میرا خاوند) البتہ جھوٹوں میں سے ہے۔

وَٱلْخَٰمِسَةَ أَنَّ غَضَبَ ٱللَّهِ عَلَيْهَآ إِن كَانَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿9﴾

سورۃالنور آیت 9

اور پانچویں باریوں (کہے) کہ اگر یہ (میرا خاوند) سچوں میں سے ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑے۔

وَلَوۡلَا فَضۡلُ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهُۥ وَأَنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ﴿10﴾ع1

سورۃالنور آیت 10

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ ہو جاتا) مگر یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے۔

لَّوۡلَا جَآءُو عَلَيۡهِ بِأَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَإِذۡ لَمۡ يَأۡتُواْ بِٱلشُّهَدَآءِ فَأُوْلَٰٓئِكَ عِندَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلۡكَٰذِبُونَ﴿13﴾

سورۃالنور آیت 13

یہ (بہتان طراز) لوگ اس پر چار گواہ کیوں نہیں لے کر آئے۔ پھر جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔

وَلَوۡلَا فَضۡلُ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهُۥ فِى ٱلدُّنۡيَا وَٱلۡأٓخِرَةِ لَمَسَّكُمۡ فِى مَآ أَفَضۡتُمۡ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴿14﴾ج صلے

سورۃالنور آیت 14

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور دنیا اور آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی تو تمہاری (بہتان بازی والی) اس چرچا کرنے پر کوئی بڑی آفت آن پڑتی۔

إِذْ تَلَقَّوْنَهُۥ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُۥ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ ٱللَّهِ عَظِيمٌ ﴿15﴾

سورۃ النور آیت 15

جب تم اپنی زبانوں سے ایک دوسرے کو نقل کر رہے تھے اور اپنے مونہوں سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کچھ بھی علم نہ تھا اور تم نے تو اسے ہلکی سی بات سمجھ رکھا تھا مگر اللہ کے نزدیک وہ بڑی بھاری بات تھی۔

يَعِظُكُمُ ٱللَّهُ أَن تَعُودُوا۟ لِمِثْلِهِۦٓ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿17﴾ ج

سورۃ النور آیت 17

اگر تم مومن ہو تو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا۔

وَيُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَـٰتِ ج وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿18﴾

سورۃ النور آیت 18

اور اللہ تمہارے (سمجھانے کے) لئے ہی یہ آیات بیان کرتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ ٱلْفَٰحِشَةُ فِى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِى
ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿19﴾

سورۃالنور آیت 19

بیشک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیل جائے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ سب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ وَأَنَّ ٱللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿20﴾ ع2

سورۃالنور آیت 20

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ ہو جاتا) مگر یہ کہ اللہ نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ
فَإِنَّهُۥ يَأْمُرُ بِٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ مَا زَكَىٰ مِنكُم
مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يُزَكِّى مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿21﴾

سورۃ النور آیت 21

اے ایمان والو! ۔شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلے گا پس وہ تو البتہ اسے بے حیائی اور برے کام ہی بتائے گا۔اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہو پاتا۔بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بڑا سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَلَا يَأْتَلِ أُو۟لُوا۟ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓا۟ أُو۟لِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ
وَٱلْمُهَٰجِرِينَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا۟ وَلْيَصْفَحُوٓا۟ ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۗ
وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿22﴾

سورۃ النور آیت 22

اور تم میں سے صاحبِ فضل وسعت اس بات پر قسم نہ کھالیں کہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر کچھ خرچ نہیں کیا کریں گے۔ بلکہ معاف کردیں اور درگزر کرلیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کردے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ ٱللَّهُ دِينَهُمُ ٱلْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ ٱلْمُبِينُ ﴿25﴾

سورۃ النور آیت 25

اس دن اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دیدے گا جس کے وہ حقدار ہیں اور وہ جان لیں گے کہ بیشک اللہ ہی حق کو سچا کردکھانے والا ہے۔

فَإِن لَّمْ تَجِدُوا۟ فِيهَآ أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ٱرْجِعُوا۟ فَٱرْجِعُوا۟ ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿28﴾

سورۃ النور آیت 28

پھر اگر تم وہاں کسی کو نہ پاؤ تو بھی جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے اندر مت جاؤ۔ اور اگر تمہیں یہ کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس چلے جایا کرو۔ یہ تمہارے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ سب جانتا ہے۔

لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَٰعٌ لَّكُمْ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا
تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿29﴾

سورۃالنور آیت 29

ایسے گھروں میں داخل ہونے میں تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں ہے جہاں کوئی نہ بستا ہو اور اس میں تمہارا کچھ سامان موجود ہو۔ اور اللہ سب جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا۟ مِنْ أَبْصَٰرِهِمْ وَيَحْفَظُوا۟ فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ
خَبِيرٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿30﴾

سورۃالنور آیت 30

مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی بھی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے بیشک اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ صناعی کیا کرتے ہیں۔

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا
مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا
لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ ءَابَآئِهِنَّ أَوْ ءَابَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ

إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ أَخَوَٰتِهِنَّ أَوْ نِسَآئِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُنَّ أَوِ ٱلتَّٰبِعِينَ غَيْرِ أُوْلِى ٱلْإِرْبَةِ مِنَ ٱلرِّجَالِ أَوِ ٱلطِّفْلِ ٱلَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا۟ عَلَىٰ عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿31﴾

سورۃ النور آیت 31

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کیا کریں۔ اور اپنی زینت (یعنی زیورات وغیرہ) کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر اس میں سے جو (اپنے آپ) ظاہر ہو جائے۔ اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر اوڑھے رکھا کریں اور اپنی زیب وزینت (بناؤ سنگھار) ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوند۔ یا اپنے باپ۔ یا اپنے خسر۔ یا اپنے بیٹیوں۔ یا اپنے خاوند کے بیٹوں۔ یا اپنے بھائیوں۔ یا اپنے بھتیجوں۔ یا اپنے بھانجوں۔ یا اپنی (ہم پلہ) عورتوں۔ یا اپنے شرعی لونڈی غلاموں۔ یا ایسے نوکروں جو جنسی خواہش نہ رکھتے ہوں۔ یا ایسے لڑکے پر جو ابھی عورتوں کی پردہ دارانہ باتوں سے واقف نہ ہوں اور اپنے پاؤں زمین پر ایسے زور دے کر نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم پڑ جائے۔ اور اے مسلمانو! ۔ تم سب اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔

وَأَنكِحُوا۟ ٱلْأَيَٰمَىٰ مِنكُمْ وَٱلصَّٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَآئِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا۟ فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿32﴾

سورۃ النور آیت 32

اور تم میں جو بے نکاح (یعنی بیوہ عورتیں۔ رنڈوے۔ بن بیاہے) ہوں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے بھی جو نیک ہوں ان سب کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱلَّذِينَ يَبْتَغُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَءَاتُوهُم مِّن مَّالِ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ ءَاتَىٰكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا۟ فَتَيَٰتِكُمْ عَلَى ٱلْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا۟ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿33﴾

سورۃ النور آیت 33

اور وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ان کو چاہیئے کہ پاک دامن رہیں یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو مال کے عوض آزادی کی تحریر چاہیں۔ اگر تم ان میں نیکی وبہتری کے آثار پاؤ تو ایسی تحریر انہیں لکھ دیا کرو۔ اور اللہ نے جو مال تمہیں دیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیاوی فائدے کی غرض سے زنا پر مجبور نہ کرو۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا (وہ تو لازمی سزا پائے گا۔ مگر ان لونڈیوں کے بارے) تو البتہ اللہ ان کو مجبور کیئے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

۞ ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِۦ كَمِشْكَوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ ٱلْمِصْبَاحُ
فِى زُجَاجَةٍ ۖ ٱلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا
شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِىٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ
يَهْدِى ٱللَّهُ لِنُورِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَٰلَ لِلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ
عَلِيمٌ ﴿35﴾ لا

سورۃ النور آیت 35

اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق میں چراغ ہے۔ چراغ شیشے کے فانوس میں ہے فانوس (اتنا صاف شفاف۔ کہ) گویا کہ موتی کی طرح شاندار چمکتا ہوا تارا ہے۔ زیتون کے ایک مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ ایسا لگتا ہے کہ اس تیل کو خواہ آگ نہ بھی چھوئے تو بھی جلنے و نور بکھیرنے کو تیار ہے۔ یہ نور بالائے نور ہے۔ اللہ اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ اور اللہ بنی نوع انسان کے (سمجھانے کے) لئے ہی مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ ہی ہر چیز کو اچھی طرح سے جاننے والا ہے۔

فِى بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِٱلْغُدُوِّ
وَٱلْءَاصَالِ ﴿36﴾ لا

سورۃ النور آیت 36

(یہ فانوس) ایسے (اللہ کے) گھروں میں ہیں جن کے بارے میں اللہ کا حکم ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اللہ ہی کا نام لیا جائے ان (گھروں) میں لوگ صبح وشام اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرزّاق کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَٰرَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ وَإِقَامِ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءِ ٱلزَّكَوٰةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ ٱلْقُلُوبُ وَٱلْأَبْصَٰرُ ﴿37﴾ق لا

سورۃ النور آیت 37

ایسے مرد جن کو اللہ کا ذکر کرنے۔ اور نماز پڑھنے۔ اور زکوٰۃ دینے سے۔ نہ تو سوداگری اور نہ ہی خرید وفروخت غافل کرتی ہے۔ وہ تو اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیا جائے گا۔

لِيَجْزِيَهُمُ ٱللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا۟ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿38﴾

سورۃ النور آیت 38

تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیدے اور انہیں اپنے فضل سے مزید اور بھی عطا کرے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دے دیتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَعْمَـٰلُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيعَةٍۢ يَحْسَبُهُ ٱلظَّمْـَٔانُ مَآءً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَهُۥ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًۭٔا وَوَجَدَ ٱللَّهَ عِندَهُۥ فَوَفَّىٰهُ حِسَابَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿39﴾ لا

سورۃ النور آیت 39

اور جو کافر ہیں ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے کسی صحرا میں سراب کی چمک کہ پیاسا اسے پانی سمجھ لے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے۔ تو اسے کچھ بھی نہ ملے اور اللہ ہی کو اپنے پاس پائے پھر اللہ اس کا حساب ہی پوری طرح چکا دے۔ اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

أَوْ كَظُلُمَـٰتٍۢ فِى بَحْرٍۢ لُّجِّىٍّۢ يَغْشَىٰهُ مَوْجٌۭ مِّن فَوْقِهِۦ مَوْجٌۭ مِّن فَوْقِهِۦ سَحَابٌۭ ۚ ظُلُمَـٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَآ أَخْرَجَ يَدَهُۥ لَمْ يَكَدْ يَرَىٰهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ ٱللَّهُ لَهُۥ نُورًۭا فَمَا لَهُۥ مِن نُّورٍ ﴿40﴾ 5ع

سورۃ النور آیت 40

یا (ان کے اعمال) گہرے سمندر میں اندھیروں کی طرح ہیں جسے ایک ایسی موج ڈھانپ لے جس کے اوپر ایک اور موج ہو۔ اس کے اوپر بادل ہوں۔ الغرض اوپر تلے اندھیرے ہی اندھیرے ہوں کہ جب اپنا

ہاتھ نکالے تو اسے بھی صاف طور پر دیکھ نہ سکے۔اور جس کو اللہ ہی نور نہ دے اس کے لئے اور کہیں سے بھی نور (ممکن) نہیں ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلطَّيْرُ صَٰٓفَّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُۥ وَتَسْبِيحَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿41﴾

سورۃ النور آیت 41

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ آسمانوں وزمین کے رہنے والے سب اور پر پھیلائے اڑنے والے پرندے بھی اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ العٰلیم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے ہیں ؟۔یقیناً ہر کوئی اپنی نماز اور تسبیح سے اچھی طرح واقف ہے۔اور اللہ ہی سب کچھ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿42﴾

سورۃ النور آیت 42

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُزْجِى سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُۥ ثُمَّ يَجْعَلُهُۥ رُكَامًا فَتَرَى ٱلْوَدْقَ
يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِنۢ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِۦ مَن
يَشَآءُ وَيَصْرِفُهُۥ عَن مَّن يَشَآءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِۦ يَذْهَبُ بِٱلْأَبْصَٰرِ ﴿43﴾ ط

سورۃ النور آیت 43

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا بھی دیتا ہے پھر ان کو تہ بہ تہ کثیف کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بادلوں میں سے بارش نکلتی ہے۔اور آسمان میں جو اولوں کے پہاڑ ہیں ان سے اولے برساتا ہے۔ تو انہیں جس پر چاہتا ہے برسا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک رکھتا ہے؟۔اس کی بجلی کی ایسی چمک کہ قریب ہے آنکھوں (کی بینائی) کو اُچک لے جائے۔

يُقَلِّبُ ٱللَّهُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُو۟لِى ٱلْأَبْصَٰرِ ﴿44﴾

سورۃ النور آیت 44

اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے۔ بیشک اس میں اہل بصارت کے لئے سبق آموز عبرت ہے۔

وَٱللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ ۖ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰ بَطْنِهِۦ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِى
عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰٓ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ
كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿45﴾

سورة النور آیت 45

اور اللہ ہی نے ہر جاندار کو پانی سے بنایا۔ بعض تو ان میں ایسے ہیں کہ اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ان میں سے چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔

لَّقَدْ أَنزَلْنَآ ءَايَٰتٍ مُّبَيِّنَٰتٍ ۚ وَٱللَّهُ يَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿46﴾

سورة النور آیت 46

البتہ یقیناً ہم نے وضاحت بھری آیات نازل کر دی ہیں اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

وَيَقُولُونَ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَبِٱلرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ
وَمَآ أُو۟لَٰٓئِكَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿47﴾

سورۃ النور آیت 47

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لے آئے اور ہم اطاعت گزار ہو گئے پھر اس کے بعد ان میں سے ایک فرقہ منہ پھر لیتا ہے اور ایسے لوگ بالکل مومن نہیں ہیں۔

وَإِذَا دُعُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ إِذَا فَرِيقٞ مِّنۡهُم مُّعۡرِضُونَ ﴿48﴾

سورۃ النور آیت 48

اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ (اللہ کا رسول) ان میں فیصلہ کر دے تو اچانک ان میں سے ایک فریق اعراض کرنے والا ہوتا جاتا ہے۔

أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ٱرۡتَابُوٓاْ أَمۡ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِمۡ وَرَسُولُهُۥۚ بَلۡ
أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿50﴾ 6ع

سورۃ النور آیت 50

کیا ان کے دلوں میں روگ ہے یا یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں یا ان کو یہ خدشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے حق میں ظلم کر دیں گے؟۔ (نہیں) بلکہ یہ خود ہی ظالم ہیں۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا۟
سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿51﴾

سورۃ النور آیت 51

مومنوں کی بات تو بس البتہ یوں ہوتی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کردیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت کرلی اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَخْشَ ٱللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَآئِزُونَ ﴿52﴾

سورۃ النور آیت 52

اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے اور اس کی نافرمانی سے بچتا ہے ۔پس ایسے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

۞ وَأَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَـٰنِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا۟ ۖ طَاعَةٌ
مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿53﴾

سورۃ النور آیت 53

اور اللہ کی سخت پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر تم انہیں حکم کرو تو وہ ضرور (گھروں سے) نکل کھڑے ہوں۔ کہہ دو قسمیں نہ کھاؤ بس معروف انداز سے اطاعت ہی چاہیئے۔ بیشک اللہ اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا۟ ۚ وَمَا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿54﴾

سورة النور آیت 54

کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر منہ موڑلوگے تو البتہ رسول کے ذمے بس اس بار کا (پہنچادینا) ہے جو اس پر ڈالا گیا ہے۔ اور تمہارے ذمہ اس بار کا (مان لینا) ہے جو تم پر ڈالا گیا ہے۔ اور اگر اس کی اطاعت کرلوگے تو ہدایت پا جاؤگے۔ اور رسول کے ذمے تو صاف طور پر پیغام پہنچانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لِيَسْتَـْٔذِنكُمُ ٱلَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ وَٱلَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا۟ ٱلْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَٰثَ مَرَّٰتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَوٰةِ ٱلْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ ٱلظَّهِيرَةِ وَمِنۢ بَعْدِ

صَلَوٰةِ ٱلْعِشَآءِ ۚ ثَلَٰثُ عَوْرَٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ
طَوَّٰفُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ﴿58﴾

سورۃ النور آیت 58

اے ایمان والو! ۔ تمہارے شرعی غلام اور وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تم سے ان تین اوقات میں اجازت لے کر (تمہارے کمروں میں) آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے۔اور دوپہر کے وقت۔جب کہ تم اپنے (حجاب والے) کپڑے ایک طرف رکھ دیتے ہو۔اور عشا کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں۔ان اوقات کے (پہلے یا) بعد نہ تو تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ہی ان پر کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آتے جاتے رہا کرو۔اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے صاف صاف واضح کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِذَا بَلَغَ ٱلْأَطْفَٰلُ مِنكُمُ ٱلْحُلُمَ فَلْيَسْتَـْٔذِنُوا۟ كَمَا ٱسْتَـْٔذَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ
يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿59﴾

سورۃ النور آیت 59

اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو ان کو بھی اجازت لے کر ہی آنا چاہیے جس طرح کہ ان سے پہلے لوگ اجازت لے کر آتے رہے۔اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے کھول کھول کے واضح کرتا ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلْقَوَٰعِدُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِى لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ
ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَٰتٍۭ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿60﴾

سورۃالنور آیت 60

اور وہ خانہ نشین بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی کوئی رغبت نہیں رہی ان پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ وہ اپنے (حجاب والے) کپڑے ایک طرف رکھ دیں۔بشرطیکہ زینت کا اظہار مقصود نہ ہو۔اور (اگر) اس سے بھی بچ جائیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے۔اور اللہ سب کچھ سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

لَّيْسَ عَلَى ٱلْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا
عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا۟ مِنۢ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ ءَابَآئِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَٰتِكُمْ أَوْ
بُيُوتِ إِخْوَٰنِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَٰتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَٰمِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّٰتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
أَخْوَٰلِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَٰلَٰتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُۥٓ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

أَن تَأْكُلُواْ جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ
عِندِ ٱللَّهِ مُبَٰرَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿61﴾ 8ع

سورة النور آیت 61

اندھے پر۔ اور لنگڑے پر۔ اور بیمار پر۔ اور خود تم پر بھی۔ اس بات میں کوئی گناہ نہیں۔ کہ تم اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ۔ یا اپنے باپ کے گھروں سے۔ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے۔ یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے۔ یا اپنی بہنوں کے گھروں سے۔ یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے۔ یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے۔ یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے۔ یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے۔ یا ان گھروں سے جنکی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہوں۔ یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ (اس میں بھی) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ مل کر کھاؤ۔ یا الگ الگ کھاؤ۔ مگر جب گھروں میں داخل ہونا چاہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو جو اللہ کی طرف سے دعائیہ تحفہ اور مبارک و پاکیزہ (بات) ہے۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم عقل سے کام لو۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَإِذَا كَانُواْ مَعَهُۥ عَلَىٰٓ أَمْرٍ جَامِعٍ
لَّمْ يَذْهَبُواْ حَتَّىٰ يَسْتَـْٔذِنُوهُ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَـْٔذِنُونَكَ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ
وَرَسُولِهِۦ ۚ فَإِذَا ٱسْتَـْٔذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُمُ
ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿62﴾

سورۃ النور آیت 62

مومن تو بس البتہ وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب کسی اجتماعی معاملہ میں رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو اس سے اجازت لئے بغیر کہیں نہیں چلے جاتے۔ بیشک جو لوگ تجھ سے اجازت لیتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ پھر جب وہ تم سے اپنے کسی کام کے لئے اجازت مانگیں تو تم ان میں سے جس کو چاہو اجازت دے دیا کرو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش کی دعا مانگا کرو۔ بلا شبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَّا تَجْعَلُوٓاْ دُعَآءَ ٱلرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ ٱلَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِۦٓ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿63﴾

سورۃ النور آیت 63

(ایمان والو) رسول کے بلانے کو تم آپس میں ایک دوسرے کے بلانے جیسا نہ سمجھ لینا۔ بیشک اللہ ان کو جانتا ہے جو تم میں سے آنکھ بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں۔ پس جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیئے۔ کہ (کہیں ایسا نہ ہو) ان پر کوئی آفت آن پڑے یا ان پر کوئی المناک عذاب نازل ہو جائے۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌۢ ﴿64﴾ ع9

سورۃ النور آیت 64

آگاہ رہو! ۔یقیناً جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔اسے معلوم ہے جس حال پر تم ہو۔اور جس دن لوگ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو انہیں جتادے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔اور اللہ تو ہر چیز کا بخوبی علم رکھتا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِى هَٰٓؤُلَآءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا۟ ٱلسَّبِيلَ ﴿17﴾ ط

سورۃ الفرقان آیت 17

اور جس دن (اللہ جل شانہ) انہیں اور ان کے عبادت کیے جانے والے (معبودوں) کو جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کیا کرتے تھے محشر میں جمع کرے گا پھر ارشاد فرمائے گا۔کیا تم نے ہی میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود ہی راستہ بھول گئے تھے؟۔

وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا ٱلَّذِى بَعَثَ ٱللَّهُ رَسُولًا ﴿41﴾

سورة الفرقان آیت 41

اور جب بھی یہ لوگ تمہیں دیکھتے ہیں تو بس تمہارا مذاق اڑانے لگتے ہیں کہ کیا یہی ہے وہ جس کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ ٱلْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِۦ ظَهِيرًا ﴿55﴾

سورة الفرقان آیت 55

اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو ان کو کوئی فائدہ پہنچا سکیں اور نہ ہی نقصان۔ اور کافر و ناشکرا تو اپنے رب کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿68﴾ لا

سورة الفرقان آیت 68

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) سے دعائیں نہیں مانگتے اور جس جان کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو بغیر کسی شرعی حق کے قتل نہیں کرتے۔ اور زنا نہیں کرتے اور جس کسی نے بھی یہ کام کیا وہ گناہ کی دلدل میں جا پڑا۔

إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَٰلِحًا فَأُوْلَٰٓئِكَ يُبَدِّلُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِهِمْ حَسَنَٰتٍ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿70﴾

سورۃ الفرقان آیت 70

مگر جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور عمل صالح کرنے لگے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو بھی اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَإِنَّهُۥ يَتُوبُ إِلَى ٱللَّهِ مَتَابًا ﴿71﴾

سورۃ الفرقان آیت 71

اور جو بھی (خالص) توبہ کر کے نیک عمل اختیار کر لیتا ہے پس وہ البتہ اللہ کی طرف ایسے رجوع کرتا ہے جیسا کہ رجوع کرنے کا حق ہے۔

إِلَّا مَنْ أَتَى ٱللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿89﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 89

مگر جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم (یعنی منجھا ہوا اسلامتی والا مسلمان دل) لے کر آیا۔

مِن دُونِ ٱللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ﴿93﴾ط

سورۃ الشعراء آیت 93

کیا اللہ کو چھوڑ کر وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود ہی بدلہ لے سکتے ہیں۔

تَٱللَّهِ إِن كُنَّا لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿97﴾لا

سورۃ الشعراء آیت 97

قسم ہے اللہ کی !۔ہم سب تو البتہ بہت واضح گمراہی میں تھے۔

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿108﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 108

تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مان لو۔

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿110﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 110

پس اللہ کا ڈر رکھو اور میری اطاعت کرلو۔

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿126﴾ ج

سورۃ الشعراء آیت 126

تو اللہ کا ڈر رکھو اور میرا کہنا مانو۔

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿131﴾ ج

سورۃ الشعراء آیت 131

پس اللہ سے ڈرتے رہو اور میری پیروی کرو۔

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿144﴾ ج

سورۃ الشعراء آیت 144

تو اللہ سے ڈرتے رہو اور میرا کہا مانو۔

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿150﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 150

پس اللہ سے ڈرا کرو اور میری پیروی کرلو۔

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿163﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 163

تو اللہ سے ڈرا کرو اور میرا کہا مان لو۔

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿179﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 179

پس اللہ ہی سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَكُونَ مِنَ ٱلْمُعَذَّبِينَ ﴿213﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 213

پس اللہ کے ساتھ کسی بھی دوسرے عبادت کیے جانے والے (معبود) کو مت پکارنا ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں ہو جاؤ گے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَذَكَرُوا۟ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱنتَصَرُوا۟ مِنۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا۟ ۗ وَسَيَعْلَمُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ أَىَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿227﴾ 11ع

سورۃ الشعراء آیت 227

مگر وہ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہے اور مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا اور ظالم لوگوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹ کر جاتے ہیں؟۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُودِىَ أَنۢ بُورِكَ مَن فِى ٱلنَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿8﴾

سورۃ النمل آیت 8

پھر جب موسیٰؑ وہاں آئے تو ندیٰ دی گئی کہ نہایت ہی بابرکت ہے وہ جو آگ میں اور اس کے پاس ہے ۔اور اللہ بالکل پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّهُۥٓ أَنَا ٱللَّهُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿9﴾ لا

سورۃ النمل آیت 9

اے موسیٰؑ! ۔ بلاشبہ وہی ہوں میں اللہ۔ بڑا ہی غالب نہایت حکمت والا۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿15﴾

سورۃ النمل آیت 15

اور البتہ یقیناً ہم نے داوٗدؑ اور سلیمانؑ کو (خاص) علم عطا فرمایا۔ اور دونوں نے کہا کہ ہر قسم کی تعریف (شکر) اس اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی۔

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿24﴾ لا

سورۃ النمل آیت 24

اور میں نے پایا۔ کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کے کرتوت (ان کی نظر میں) بڑے خوشنما بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس نے انہیں (سیدھے) راستے سے ایسے روک رکھا ہے کہ پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔

أَلَّا يَسْجُدُوا۟ لِلَّهِ ٱلَّذِى يُخْرِجُ ٱلْخَبْءَ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿25﴾

سورۃ النمل آیت 25

(اس طرح روکے گئے) کہ وہ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو بھی ظاہر کیے دیتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ۩ ﴿26﴾

سورۃ النمل آیت 26

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے وہی تو عرش عظیم کا مالک ہے۔

إِنَّهُۥ مِن سُلَيْمَٰنَ وَإِنَّهُۥ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿30﴾ لا

سورۃ النمل آیت 30

بیشک وہ خط سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور وہ البتہ یہ ہے کہ ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَ سُلَيۡمَٰنَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٖ فَمَآ ءَاتَىٰنِۦَ ٱللَّهُ خَيۡرٞ مِّمَّآ ءَاتَىٰكُم بَلۡ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمۡ تَفۡرَحُونَ ﴿36﴾

سورۃ النمل آیت 36

پھر جب وہ قاصد اس کے پاس پہنچا تو سلیمانؑ نے کہا کہ کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ پس جو کچھ اللہ نے مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں دیا گیا ہے۔ (نہیں) بلکہ تم ہی اپنے اس ہدیے پر خوش رہو۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعۡبُدُ مِن دُونِ ٱللَّهِۖ إِنَّهَا كَانَتۡ مِن قَوۡمٖ كَٰفِرِينَ ﴿43﴾

سورۃ النمل آیت 43

اور (سلیمان) نے اس (ملکہ) کو غیر اللہ کی عبادت سے روک دیا جو وہ کیا کرتی تھی۔ بیشک (پہلے تو) وہ کافر قوم میں سے تھی۔

قِيلَ لَهَا ٱدۡخُلِي ٱلصَّرۡحَۖ فَلَمَّا رَأَتۡهُ حَسِبَتۡهُ لُجَّةٗ وَكَشَفَتۡ عَن سَاقَيۡهَاۚ قَالَ إِنَّهُۥ صَرۡحٞ مُّمَرَّدٞ مِّن قَوَارِيرَۗ قَالَتۡ رَبِّ إِنِّي ظَلَمۡتُ نَفۡسِي وَأَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَيۡمَٰنَ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿44﴾ ع3

سورۃ النمل آیت 44

(پھر) اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جا۔ تو جب اس نے اس (کے فرش) کو دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھا۔ اور (پائینچوں سے کپڑا اٹھا کر) اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ (سلیمانؑ نے) کہا البتہ یہ ایسا محل ہے جس میں (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ وہ بول اٹھی اے میرے رب! ۔ یقیناً میں نے اپنے اوپر ظلم ہی کیے رکھا اور (اب) میں سلیمانؑ کے ساتھ رب العالمین کی مسلم ہو جاتی ہوں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿45﴾

سورۃ النمل آیت 45

اور البتہ یقیناً ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو تو وہ دو فریق ہو کر آپس میں ہی جھگڑا کرنے لگ گئے۔

قَالَ يَٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِٱلسَّيِّئَةِ قَبْلَ ٱلْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿46﴾

سورۃ النمل آیت 46

(صالحؑ نے) کہا کہ اے میری قوم تم بھلائی سے پہلے ہی برائی کے لئے کیوں جلدی کرتے ہو۔ تم اللہ سے بخشش کیوں طلب نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے؟۔

قَالُوا۟ ٱطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ ۚ قَالَ طَٰٓئِرُكُمْ عِندَ ٱللَّهِ ۖ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿47﴾

سورۃ النمل آیت 47

وہ کہنے لگے کہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے لئے تو براشگون ہیں۔ (صالحؑ نے) کہا کہ تمہاری بدشگونی تو اللہ کے پاس ہے۔ (نہیں) بلکہ تم لوگ تو آزمائش میں ڈال دیئے گئے ہو۔

قَالُوا۟ تَقَاسَمُوا۟ بِٱللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُۥ وَأَهْلَهُۥ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِۦ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِۦ وَإِنَّا لَصَٰدِقُونَ ﴿49﴾

سورۃ النمل آیت 49

سارے (مل کر) کہنے لگے کہ آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم ضرور رات کے وقت اس (صالحؑ) پر اور اس کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے۔ اور پھر اس کے ولی (وارث) سے لازمی کہہ دیں گے کہ ہم ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے۔ اور البتہ ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔

قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَٰمٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ ٱلَّذِينَ ٱصْطَفَىٰٓ ۗ ءَآللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿59﴾ ط

سورة النمل آیت 59

کہہ دو کہ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے اور اس کے ان بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے ہی چنا تھا۔ (بتاؤ) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ (معبود) جن کو وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں؟۔

أَمَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَنۢبَتْنَا بِهِۦ حَدَآئِقَ
ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنۢبِتُوا۟ شَجَرَهَآ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
يَعْدِلُونَ ﴿60﴾ ط

سورة النمل آیت 60

(پوچھو) کہ وہ کون ہے جس نے آسمانوں وزمین پیدا کیے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا پھر اس (پانی) سے ہم نے سرسبز وشاداب بارونق باغات اگا دیئے تمہارے بس میں تو نہیں تھا کہ ان درختوں کو اگا دیتے؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کے لائق (معبود) ہے؟۔ (ہرگز نہیں) بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو دوسروں کو اس (اللہ) کا ہمسر ٹھہراتے ہیں۔

أَمَّن جَعَلَ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَٰلَهَآ أَنْهَٰرًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَٰسِىَ وَجَعَلَ بَيْنَ
ٱلْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿61﴾ ط

سورة النمل آیت 61

بھلا کس نے زمین کو قرارگاہ بنادیا اور اس کے درمیان نہریں جاری کردیں اور اس کے لئے بھاری بھرکم پہاڑ بنادیئے اور دو دریاؤں و سمندروں کے درمیان اوٹ بنادی؟۔ توکیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کے قابل (معبود) ہے؟۔(ہرگزنہیں) بلکہ ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾ط

سورۃ النمل آیت 62

وہ کون ہے جو مضطرب کی دعاوالتجا کو قبول کرتے ہوئے پورا کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور (پھر) اس کی مشکل وتکلیف کو دور کردیتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بھی بناتا ہے؟۔ توکیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے؟۔(ہرگزنہیں) بلکہ تم لوگ بہت ہی کم غوروفکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ وَمَن يُرْسِلُ ٱلرِّيَٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهِۦٓ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ تَعَٰلَى ٱللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿63﴾ط

سورۃ النمل آیت 63

بھلا کون تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور اپنی (باران) رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کا مستحق (معبود) ہے؟۔(ہرگز نہیں۔بلکہ) اللہ تو بہت ہی بلند و بالا ہے۔ان سب سے جن کو وہ اس کا شریک بنا لیتے ہیں۔

أَمَّن يَبْدَؤُاْ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَمَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ
قُلْ هَاتُواْ بُرْهَٰنَكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿64﴾

سورۃ النمل آیت 64

وہ کون ہے جو خلقت کی ابتدا کرتا ہے اور پھر اسے دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔اور کون ہے جو تمہیں آسمان وزمین سے رزق دیتا ہے؟۔تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کا مستحق (معبود) ہے؟۔(ہرگز نہیں۔بلکہ) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ
يُبْعَثُونَ ﴿65﴾

سورۃ النمل آیت 65

کہہ دو کہ جو بھی آسمانوں وزمین میں ہیں کوئی بھی اللہ کے علاوہ غیب نہیں جانتا اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب وہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے؟۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى ٱلْحَقِّ ٱلْمُبِينِ ﴿79﴾

سورۃ النمل آیت 79

پس تم اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بلاشبہ تم بالکل واضح حق پر ہو۔

وَيَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ
ٱللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَٰخِرِينَ ﴿87﴾

سورۃ النمل آیت 87

اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمانوں وزمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر جن کو اللہ (بچانا) چاہے۔اور سارے کے سارے عاجز وپست ہو کر اس کے سامنے چلے آئیں گے۔

وَتَرَى ٱلْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِىَ تَمُرُّ مَرَّ ٱلسَّحَابِ ۚ صُنْعَ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ أَتْقَنَ كُلَّ
شَىْءٍ ۚ إِنَّهُۥ خَبِيرٌۢ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿88﴾

سورۃ النمل آیت 88

اور (اس وقت) تم پہاڑوں کو دیکھوگے تو گمان کروگے کہ وہ ساکن وبرقرار ہیں مگر وہ بادلوں کی طرح چلتے پھر رہے ہوں گے۔ یہ اللہ ہی کی کاریگری ہے جس نے ہر شے کو مضبوط و پائیدار بنادیا ہے۔ بیشک وہ تمہارے سب کاموں سے خوب باخبر ہے۔

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿93﴾ 7ع

سورۃ النمل آیت 93

اور کہہ دو۔ کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا اور تم انہیں پہچان لوگے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو تمہارا رب اس سے بالکل غافل نہیں ہے۔

فَرَدَدْنَٰهُ إِلَىٰٓ أُمِّهِۦ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿13﴾ 1ع

سورۃ القصص آیت 13

اس طرح ہم نے اس (بچے کو) اس کی ماں کے پاس واپس پہنچادیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائے اور یہ بھی جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ یہ نہیں جانتے۔

قَالَ إِنِّىٓ أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ٱبْنَتَىَّ هَٰتَيْنِ عَلَىٰٓ أَن تَأْجُرَنِى ثَمَٰنِىَ حِجَجٍۖ فَإِنْ
أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَۖ وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَۚ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ
مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ﴿27﴾

سورۃ القصص آیت 27

اس نے (موسیٰؑ سے) کہا کہ البتہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں۔اس شرط پر کہ تم آٹھ سال تک میری نوکری کرو اور اگر دس سال پورے کرلو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے۔اور میں تم پر کوئی سختی نہیں کرنا چاہتا۔ان شاء اللہ تم مجھے صالحین میں سے پاؤ گے۔

قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِى وَبَيْنَكَۖ أَيَّمَا ٱلْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَٰنَ عَلَىَّۖ وَٱللَّهُ عَلَىٰ مَا
نَقُولُ وَكِيلٌ﴿28﴾ع3

سورۃ القصص آیت 28

موسیٰؑ نے کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان یہ بات طے پا گئی۔ان دونوں میں سے جو مدت بھی میں (چاہوں) پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔اور ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ گواہ ہے۔

فَلَمَّآ أَتَىٰهَا نُودِىَ مِن شَٰطِئِ ٱلْوَادِ ٱلْأَيْمَنِ فِى ٱلْبُقْعَةِ ٱلْمُبَٰرَكَةِ مِنَ ٱلشَّجَرَةِ أَن
يَٰمُوسَىٰٓ إِنِّىٓ أَنَا ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿30﴾ لا

سورۃ القصص آیت 30

پھر جب وہ اس کے پاس پہنچا۔ تو اس وادی کے دائیں کنارے سے۔ اس مبارک مقام کے درخت سے۔ آواز دیا گیا کہ اے موسیٰؑ! ۔ یقینی طور پر میں سارے جہانوں کا رب اللہ ہوں۔

قُلْ فَأْتُوا۟ بِكِتَٰبٍ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَآ أَتَّبِعْهُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿49﴾

سورۃ القصص آیت 49

(ان سے) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اللہ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں (کتابوں یعنی تورات اور قرآن) سے بڑھ کر ہدایت کرنے والی ہو۔ تاکہ میں بھی اسی کی پیروی کروں۔

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَكَ فَٱعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَآءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ
هَوَىٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿50﴾ ع 5

سورۃ القصص آیت 50

پھر اگر وہ تمہاری بات کو قبول نہ کریں تو پھر سمجھ لینا کہ وہ صرف اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔اور اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے لگ جائے؟۔بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿56﴾

سورۃ القصص آیت 56

(اے نبیؐ) بیشک تم (اس کو) جو تمہیں محبوب وپیارا ہو ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔اور وہ ہدایت پا سکنے والوں کو بخوبی جانتا ہے۔

وَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَىْءٍ فَمَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿60﴾ ع6

سورۃ القصص آیت 60

اور جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے یہ محض دنیا کی زندگی کا (عارضی سا) فائدہ اور اس کی زیب وزینت ہے۔اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہترین اور باقی رہنے والا ہے۔کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿68﴾

سورۃ القصص آیت 68

اور تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) انتخاب کرلیتا ہے۔ان لوگوں کے پاس کچھ بھی اختیار نہیں ہے۔ اللہ تو بالکل پاک ہے اور جو شرک وہ کرتے ہیں وہ اس سے کہیں بلند وبالا ہے۔

وَهُوَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلْأُولَىٰ وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَلَهُ ٱلْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿70﴾

سورۃ القصص آیت 70

اور وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔اسی کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہر طرح کی تعریف ہے۔اور اسی کی حکومت وفرمانروائی ہے۔اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن جَعَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمُ ٱلَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَآءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿71﴾

سورۃ القصص آیت 71

کہہ دو کیا تم نے کبھی دیکھا غور کیا ہے کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک لگاتار رات ہی طاری کردے تو اللہ کے علاوہ کونسا ایسا عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے جو تمہارے پاس روشنی لے آئے؟ کیا پھر تم سنتے (سمجھتے) نہیں ہو؟۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن جَعَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمُ ٱلنَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ
يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿72﴾

سورۃ القصص آیت 72

کہہ دو کیا تم نے کبھی دیکھا سوچا ہے کہ اگر اللہ تم پر تا قیامت لگاتار دن ہی رہنے دے۔ تو اللہ کے علاوہ کونسا ایسا عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے۔ جو تم کو تمہارے آرام و سکون کے لئے رات واپس لادے؟۔ کیا پھر تم عقل و بصیرت سے عاری ہو؟۔

وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا۟ بُرْهَٰنَكُمْ فَعَلِمُوٓا۟ أَنَّ ٱلْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم
مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿75﴾ ع7

سورۃ القصص آیت 75

اور ہم ہر امت میں سے گواہ نکال لائیں گے پھر ان سے پوچھیں گے کہ اپنی دلیل و برہان پیش کرو تب وہ جان لیں گے کہ سچی بات تو اللہ ہی کی ہے اور وہ جو کچھ جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا۔

۞ إِنَّ قَٰرُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ مِنَ ٱلْكُنُوزِ مَآ إِنَّ مَفَاتِحَهُۥ لَتَنُوٓأُ بِٱلْعُصْبَةِ أُو۟لِى ٱلْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُۥ قَوْمُهُۥ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْفَرِحِينَ ﴿76﴾

سورۃ القصص آیت 76

بیشک قارون موسیٰؑ کی قوم میں سے تھا پھر وہ ان کے خلاف سرکشی پر اتر آیا۔ اور ہم نے اس کو اتنے بے بہا خزانے دیئے تھے کہ البتہ اُن کی چابیاں ایک طاقتور جماعت کو بھی اُٹھانی مشکل ہو جاتی تھیں۔ جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ (اپنی قدر و منزلت پر بالکل) مت اتراؤ۔ بلاشبہ اللہ اترانے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

وَٱبْتَغِ فِيمَآ ءَاتَىٰكَ ٱللَّهُ ٱلدَّارَ ٱلْءَاخِرَةَ ۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ ٱلدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِن كَمَآ أَحْسَنَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ ٱلْفَسَادَ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿77﴾

سورۃ القصص آیت 77

اور اللہ نے جو کچھ (مال وزر) تجھے دیا ہے اس سے آخرت کے گھر کی بھلائی طلب کر اور دنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔ اور جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اسی طرح (اس کے بندوں پر) احسان کر۔ اور زمین میں فساد مچانے کرنے کا راستہ نہ تلاش کر۔ یقیناً اللہ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

قَالَ إِنَّمَآ أُوتِيتُهُۥ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِىٓ ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِۦ مِنَ ٱلْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْـَٔلُ عَن ذُنُوبِهِمُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿78﴾

سورة القصص آیت 78

(قارون) بولا البتہ مجھے بس جو کچھ بھی (مال وزر) ملا ہے وہ میرے اپنے علم و دانش کی بدولت ملا ہے۔ کیا اس کو یہ علم نہ تھا کہ اللہ نے اس سے پہلے بہت سی ایسی نسلوں کو ہلاک کر دیا جو قوت میں اس سے شدید تر اور جمعیت میں کہیں بڑھ کر تھیں۔ اور (صدورِ عذاب پر) مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ ٱللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا وَلَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلصَّٰبِرُونَ ﴿80﴾

سورۃ القصص آیت 80

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہنے لگے کہ افسوس ہے تم پر !۔ جو بھی ایمان لے آئے اور عمل صالح کرے اس کے لئے اللہ کا اجر و ثواب اس سے کہیں بہتر ہے اور یہ (اجر و ثواب) تو صرف صبر و ثبات کرنے والوں کو ہی میسر ہوتا ہے۔

فَخَسَفْنَا بِهِۦ وَبِدَارِهِ ٱلْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُۥ مِن فِئَةٍۢ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُنتَصِرِينَ﴿81﴾

سورۃ القصص آیت 81

پس ہم نے قارون کو اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا پھر اس کے مددگاروں کی جماعت کوئی ایسی نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کر دیتی اور نہ ہی وہ خود اپنی کچھ مدد کر سکا۔

وَأَصْبَحَ ٱلَّذِينَ تَمَنَّوْا۟ مَكَانَهُۥ بِٱلْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ وَيَقْدِرُ ۖ لَوْلَآ أَن مَّنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ﴿82﴾8ع

سورۃ القصص آیت 82

اور وہ لوگ جو کل تک اس رتبے کی تمنا کر رہے تھے اب کہنے لگے کہ ہائے افسوس !۔ اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ ہائے شامت !۔ کہ کافرو ناشکرے تو کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتے۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ ۖ وَٱدْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿87﴾ ج

سورۃ القصص آیت 87

اور (آگاہ ہو جاؤ) کہ اللہ کی آیات کے نازل ہو جانے کے بعد یہ لوگ تمہیں اللہ کی آیات (پر تبلیغ و عمل) سے کہیں روک نہ دیں۔ اور (ان کو) اپنے رب کی طرف ہی بلاتے رہو اور مشرکوں میں سے ہر گز نہ ہو جانا۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۘ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُۥ ۚ لَهُ ٱلْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿88﴾ 9ع

سورۃ القصص آیت 88

اور تم اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو نہ پکارنا۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔اسی کی حکومت وفرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ وَلَيَعْلَمَنَّ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿3﴾

سورۃ العنکبوت آیت 3

اور البتہ یقیناً جو لوگ اُن سے پہلے گزر چکے ہیں ہم نے ان (سب) کو بھی آزمایا تھا۔پس اللہ ضرور جانچ کرے گا ان کی جو (ایمان میں) سچے ہیں اور لازمی ان کی بھی پرکھ کرے گا جو جھوٹے ہیں۔

مَن كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ ٱللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ لَءَاتٍ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿5﴾

سورۃ العنکبوت آیت 5

جو کوئی اللہ کے حضور ملاقات کی امید رکھتا ہے تو بیشک اللہ کا وہ مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے۔اور وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَمَن جَٰهَدَ فَإِنَّمَا يُجَٰهِدُ لِنَفْسِهِۦٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿6﴾

سورۃ العنکبوت آیت 6

اور جو کوئی کوشش کرتا ہے تو البتہ وہ صرف اپنے ہی فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ بلا شبہ اللہ تو سارے جہانوں سے بے نیاز ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ فَإِذَآ أُوذِىَ فِى ٱللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ ٱلنَّاسِ كَعَذَابِ ٱللَّهِ وَلَئِن جَآءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ ٱللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِى صُدُورِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾

سورۃ العنکبوت آیت 10

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے پس جب وہ اللہ کی راہ میں ستائے جاتے ہیں تو لوگوں کے اس ستانے کو اللہ کے عذاب جیسا سمجھتے ہیں۔اور اگر تمہارے رب کی طرف سے کوئی نصرت آ جائے تو ضرور وہ کہنے لگتے ہیں کہ البتہ ہم (بھی) تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا جو کچھ بھی سارے جہاں والوں کے دلوں میں ہے اللہ اس سب کو بخوبی جاننے والا نہیں ہے؟۔

وَلَيَعْلَمَنَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَيَعْلَمَنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ ﴿11﴾

سورۃ العنکبوت آیت 11

اور اللہ ضرور اُن کی جانچ کرے گا جو (پکا سچا) ایمان لائے ہیں اور منافقوں کی بھی لازمی پرکھ کرکے رہے گا۔

وَإِبْرَٰهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱتَّقُوهُ ۖ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿16﴾

سورۃ العنکبوت آیت 16

اور ابراہیمؑ کا (ذکر کرو) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اور اسی سے ڈرتے رہو۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے۔

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْثَٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَٱبْتَغُوا۟ عِندَ ٱللَّهِ ٱلرِّزْقَ وَٱعْبُدُوهُ وَٱشْكُرُوا۟ لَهُۥٓ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿17﴾

سورۃ العنکبوت آیت 17

بلاشبہ تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ بہتان گھڑ لیتے ہو۔ تو البتہ جن لوگوں کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے پس اللہ ہی سے رزق طلب کیا کرو اور اسی کی عبادت کیا کرو اور اسی کا شکر ادا کیا کرو۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ كَيْفَ يُبْدِئُ ٱللَّهُ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥٓ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿19﴾

سورۃ العنکبوت آیت 19

کیاان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح پہلی بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر کس طرح اسے دہراتا بھی ہے؟ بیشک یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ بَدَأَ ٱلْخَلْقَ ۚ ثُمَّ ٱللَّهُ يُنشِئُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿20﴾ ج

سورۃ العنکبوت آیت 20

کہہ دو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اللہ نے کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا کیا؟۔ پھر اللہ دوسری بار بھی (اسی طرح) پیدا کرے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿22﴾ 2ع

سورۃ العنکبوت آیت 22

اور تم (اللہ کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں۔ اور نہ تو اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَلِقَآئِهِۦٓ أُوْلَٰٓئِكَ يَئِسُواْ مِن رَّحْمَتِى وَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿23﴾

سورۃ العنکبوت آیت 23

اور جو لوگ اللہ کی آیات کے اور اس کے حضور ملاقات کے منکر ہو گئے ہیں وہ میری (یعنی اللہ کی) رحمت سے نااُمید ہو چکے ہیں اور ان لوگوں کے لئے المناک عذاب ہے۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِۦٓ إِلَّآ أَن قَالُواْ ٱقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَىٰهُ ٱللَّهُ مِنَ ٱلنَّارِ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿24﴾

سورۃ العنکبوت آیت 24

تو اس (ابراہیمؑ) کی قوم کا جواب اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا کہ اسے قتل کر دو یا آگ میں جلا دو مگر اللہ نے اسے آگ سے بچالیا۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

وَقَالَ إِنَّمَا ٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَوْثَٰنًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ ثُمَّ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوَىٰكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿25﴾ ق لا

سورۃ العنکبوت آیت 25

اور (ابراہیمؑ) نے کہا کہ دنیا کی زندگی میں باہمی دوستی کے لئے تم البتہ جو اللہ کو چھوڑ کر صرف ان بتوں کو لئے بیٹھے ہو۔ پھر قیامت کے دن تم ہی ایک دوسرے (کی دوستی) سے انکار کردوگے اور ایک دوسرے پر لعنت کروگے اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ اور تمہارا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا۔

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ ٱلرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ ٱلسَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِى نَادِيكُمُ ٱلْمُنكَرَ ۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِۦٓ إِلَّآ أَن قَالُوا۟ ٱئْتِنَا بِعَذَابِ ٱللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿29﴾

سورۃ العنکبوت آیت 29

کیوں البتہ واقعتاً تم (شہوت رانی کے لئے) مردوں کے پاس جاتے ہو اور (مسافروں پر) رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بھی برے کام کرتے ہو؟۔ تو اس کی قوم کے پاس اس کے علاوہ کوئی جواب نہ تھا پس کہنے لگے (اے لوطؑ!۔) اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱرْجُوا۟ ٱلْيَوْمَ ٱلْءَاخِرَ وَلَا تَعْثَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿36﴾

سورۃ العنکبوت آیت 36

اور مدین (والوں) کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اور روز آخرت کے آنے کی امید رکھو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنۢبِهِۦ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ ٱلصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ ٱلْأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿40﴾

سورۃ العنکبوت آیت 40

پس ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کی وجہ سے ہی پکڑا۔ ان میں کچھ تو ایسے تھے جن پر ہم نے پتھروں کی بارش برسائی۔ اور کچھ کو ہولناک چنگھاڑ نے آدبوچا۔ اور بعض کو ہم نے زمین میں دھنسادیا۔ اور کچھ کو (دریا میں) غرق کردیا۔ اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔

مَثَلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ ٱلْعَنكَبُوتِ ٱتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ ٱلْبُيُوتِ لَبَيْتُ ٱلْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿41﴾

سورۃ العنکبوت آیت 41

جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ (دوسروں کو اپنا) ولی اولیاء بنا رکھا ہے ان لوگوں کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (اپنی بساط میں مضبوط) گھر بناتی ہے۔اور بلاشبہ سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہی ہوتا ہے۔اے کاش یہ لوگ (اس بات کو) جانتے ہوتے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿42﴾

سورۃ العنکبوت آیت 42

یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کسی سے بھی دعائیں مانگتے ہیں بیشک اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

خَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿44﴾4ع

سورۃ العنکبوت آیت 44

اللہ نے آسمانوں وزمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے۔بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے یقیناً بڑی دلیل ونشانی ہے۔

ٱتْلُ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ ۖ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿45﴾

سورۃ العنکبوت آیت 45

جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ہے تم اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو بلا شبہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم صناعی کیا کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

وَقَالُواْ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَٰتٌ مِّن رَّبِّهِۦۖ قُلْ إِنَّمَا ٱلْـَٔايَٰتُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴿50﴾

سورۃ العنکبوت آیت 50

اور وہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے معجزے کیوں نہ اتار دیئے گئے؟۔ کہہ دو کہ معجزے تو البتہ بس اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو بلا شبہ صرف واضح طور پر آگاہ کرنے والا ہوں۔

قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًاۖ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِۗ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱلْبَٰطِلِ وَكَفَرُواْ بِٱللَّهِ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ﴿52﴾

سورۃ العنکبوت آیت 52

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہی کے لئے کافی ہے۔ جو بھی آسمانوں وزمین میں ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور اللہ کے ساتھ کفرو ناشکری کردی وہی تو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ٱللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿60﴾

سورۃ العنکبوت آیت 60

اور کتنے ہی زمین پر چلنے پھرنے والے (جاندار) ایسے ہیں جو اپنا رزق (ساتھ) اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی انہیں اور تمہیں بھی رزق دیتا ہے۔اور وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۖ
فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿61﴾

سورۃ العنکبوت آیت 61

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا ہے؟۔تو وہ ضرور کہہ اٹھیں گے کہ اللہ نے۔تو پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں؟۔

ٱللَّهُ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ وَيَقْدِرُ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ
عَلِيمٌ ﴿62﴾

سورۃ العنکبوت آیت 62

اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِ مَوْتِهَا
لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿63﴾ ع6

سورۃ العنکبوت آیت 63

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا اور زمین کو مردہ (یعنی بنجر) ہونے کے بعد کس نے زندگی دی؟۔ تو وہ ضرور کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔ کہہ دو کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے۔ بلکہ ان میں بہت سارے لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔

فَإِذَا رَكِبُوا۟ فِى ٱلْفُلْكِ دَعَوُا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ فَلَمَّا نَجَّىٰهُمْ إِلَى ٱلْبَرِّ إِذَا هُمْ
يُشْرِكُونَ ﴿65﴾ لا

سورۃ العنکبوت آیت 65

پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اُسی پر اعتقاد رکھتے ہوئے صرف اللہ سے ہی دعا مانگنے لگتے ہیں پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو (پھر) ایک دم سے شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا ءَامِنًا وَيُتَخَطَّفُ ٱلنَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِٱلْبَٰطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿67﴾

سورۃ العنکبوت آیت 67

کیا یہ لوگ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے حرم (یعنی مکہ) کو مقام امن بنا دیا ہے جب کہ اس کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (یعنی جھوٹی باتوں) پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِٱلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُۥٓ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿68﴾

سورۃ العنکبوت آیت 68

اوراس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑلے یا جب حق بات اُس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا قرار دیدے !۔ کیا ایسے کافروں کے لئے ٹھکانہ جہنم نہیں ہے؟۔

وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ﴿69﴾7ع

سورۃ العنکبوت آیت 69

اور جو لوگ ہمارے لئے کوشش وجدوجہد کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستے کی ہدایت دیں گے۔اور بیشک اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

فِي بِضۡعِ سِنِينَۗ لِلَّهِ ٱلۡأَمۡرُ مِن قَبۡلُ وَمِنۢ بَعۡدُۚ وَيَوۡمَئِذٖ يَفۡرَحُ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ﴿4﴾لا

سورۃ الروم آیت 4

چند (تقریباً آٹھ) سالوں میں ہی (غالب آئیں گے)۔اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی اختیار اللہ ہی کے لئے ہے۔اور اُس دن ایمان والے خوش ہو جائیں گے۔

بِنَصۡرِ ٱللَّهِۚ يَنصُرُ مَن يَشَآءُۖ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ﴿5﴾لا

سورۃ الروم آیت 5

اللہ ہی کی نصرت سے اللہ جسے چاہتا ہے وہ مدد دیتا ہے۔ اور وہ خوب غالب ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَعْدَ ٱللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿6﴾

سورۃ الروم آیت 6

یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ (کبھی) اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا بلکہ بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِم ۗ مَّا خَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا
بِٱلْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكَٰفِرُونَ ﴿8﴾

سورۃ الروم آیت 8

کیا اپنے آپ ان لوگوں نے کبھی غور و فکر نہیں کیا؟ کہ اللہ نے آسمانوں و زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو حکمت سے ایک مقررہ مدت تک کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یقیناً بہت سارے لوگ اپنے رب سے ملنے کے ہی منکر ہیں۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَـٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوٓا۟ أَشَدَّ
مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا۟ ٱلْأَرْضَ وَعَمَرُوهَآ أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم
بِٱلْبَيِّنَـٰتِ ۖ فَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَـٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿9﴾ ط

سورۃالروم آیت 9

کیا یہ لوگ زمین میں سیر نہیں کرتے ؟۔ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہوئے ان کا انجام کیسا ہوا؟ ۔وہ طاقت و قوت میں ان سے زیادہ مضبوط تھے اور انہوں نے زمین کو خوب جوتا اور ان سے کہیں زیادہ آباد کیا تھا اور ان کے پاس بھی ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آتے رہے۔ پس اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے۔

ثُمَّ كَانَ عَـٰقِبَةَ ٱلَّذِينَ أَسَـٰٓـُٔوا۟ ٱلسُّوٓأَىٰٓ أَن كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ بِهَا
يَسْتَهْزِءُونَ ﴿10﴾ 1ع

سورۃالروم آیت 10

پھر جن لوگوں نے برائیاں کیں ان کا انجام بھی برا ہی ہوا اس لئے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھوٹا قرار دیا تھا اور ان کا مذاق بھی اڑایا کرتے تھے۔

ٱللَّهُ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿11﴾

سورۃ الروم آیت 11

اللہ ہی خلقت کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ بھی کرے گا پھر اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

فَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴿17﴾

سورۃ الروم آیت 17

جب تم پر شام ہو اور جب تم پر صبح ہو پس اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ التّسبیح کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

بَلِ ٱتَّبَعَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ أَهْوَآءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍۖ فَمَن يَهْدِى مَنْ أَضَلَّ ٱللَّهُۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ﴿29﴾

سورۃ الروم آیت 29

(نہیں) بلکہ یہ ظالم لوگ بغیر کسی سمجھ بوجھ کے اپنی ہی خواہشات پر چلتے ہیں۔ پس جسے اللہ (اس کی نافرمانی کے باعث) گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے۔ پھر کون ہے؟۔ جو اسے ہدایت دے سکتا ہے۔ اور ان کا کوئی بھی حامی و مددگار نہیں ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿30﴾ق لا

سورۃ الروم آیت 30

پس تم یکسو ہو اپنا رخ دینِ حق پر قائم رکھو۔ اسی (دینِ) فطرت کی پیروی کرتے رہو جس پر اس نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی اس فطری ساخت میں کوئی ردوبدل نہیں ہے۔ یہی سیدھا سادھا دین ہے مگر بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿37﴾

سورۃ الروم آیت 37

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے بھالتے کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ بھی کر دیتا ہے۔ بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

فَـَٔاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ وَٱلْمِسْكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿38﴾

سورۃ الروم آیت 38

پس تم قرابت داروں۔ مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو۔ یہ ان لوگوں کے حق میں بہتر ہے
جو رضائے الٰہی کے طالب ہیں۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِىٓ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ فَلَا يَرْبُوا۟ عِندَ **ٱللَّهِ** ۖ وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن
زَكَوٰةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ **ٱللَّهِ** فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُضْعِفُونَ ﴿39﴾

سورۃ الروم آیت 39

اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو جائے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا۔ اور جو تم
اللہ کی رضا مندی چاہتے ہوئے زکوۃ دیتے ہو پس یہی لوگ (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَفْعَلُ
مِن ذَٰلِكُم مِّن شَىْءٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿40﴾ 4ع

سورۃ الروم آیت 40

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا اور پھر سے تمہیں زندہ
بھی کرے گا۔ کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی بھی کر

سکے ؟۔اللہ بالکل پاک ہے اور (اس کی شان) بہت بلند و برتر ہے اس سے جو وہ (اس کا) شریک بنا لیتے ہیں۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ ٱلْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ﴿43﴾

سورۃ الروم آیت 43

پس تم اپنا رخ سیدھے سادھے دین کی طرف بالکل سیدھا رکھو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہ ہوگا۔ اس دن سب لوگ جدا جدا ہوں گے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى يُرْسِلُ ٱلرِّيَٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُۥ فِى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهُۥ كِسَفًا فَتَرَى ٱلْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ ۖ فَإِذَآ أَصَابَ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿48﴾ ج

سورۃ الروم آیت 48

وہ اللہ ہی تو ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادل اٹھالیتی ہیں پھر اللہ اسے آسمان پر جس طرح چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور پھر اسے تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے بیچوں بیچ بارش نکلنے لگتی ہے پھر وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اُسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

فَٱنظُرْ إِلَىٰٓ ءَاثَـٰرِ رَحْمَتِ ٱللَّهِ كَيْفَ يُحْىِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿50﴾

سورۃ الروم آیت 50

پس اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف بھی دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مردہ و بنجر ہو جانے کے بعد زندہ (سرسبز و شاداب) کر دیتا ہے۔ بیشک وہی مُردوں کو بھی زندہ کرے گا۔ اور وہ ہر ایک چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

۞ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْقَدِيرُ ﴿54﴾

سورۃ الروم آیت 54

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہاری پیدائش کی ابتدا بہت کمزور سی حالت سے کی پھر لاغری کے بعد قوت بخش دی اور پھر قوت وطاقت کے بعد اس نے کمزوری اور بڑھاپا بھی پیدا کر دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا بڑی ہی قدرت والا ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْعِلْمَ وَٱلْإِيمَٰنَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا
يَوْمُ ٱلْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿56﴾

سورۃ الروم آیت 56

اور جن لوگوں کو علم وایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے البتہ یقیناً تم اللہ کی کتاب کے مطابق حشر کے دن تک ٹھہرے رہے ہو۔ اور یہ وہی حشر کا دن ہے لیکن تمہیں تو اس کا یقین ہی نہ تھا۔

كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ ٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿59﴾

سورۃ الروم آیت 59

اسی طرح اللہ اُن لوگوں کے دلوں پر مہر ثبت ہونے دیتا ہے جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ ٱلَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ﴿60﴾ ع6

سورۃ الروم آیت 60

پس تم صبر کیئے رہو بلا شبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ کہیں تم کو بھی ہلکا (یعنی بے صبرا) نہ بنا دیں۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشْتَرِى لَهْوَ ٱلْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴿6﴾

سورۃ لقمان آیت 6

اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو دلفریب و بیہودہ باتیں مول لیتا ہے تاکہ بغیر کسی علم کے لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کردے اور اس (کی آیتوں) کامذاق اڑائے۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلیل ورسوا کرنے والا عذاب ہے۔

خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴿9﴾

سورۃ لقمان آیت 9

ہمیشہ ہمیش اُن میں رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ اور وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

هَٰذَا خَلْقُ ٱللَّهِ فَأَرُونِى مَاذَا خَلَقَ ٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ بَلِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ﴿11﴾ع1

سورۃ لقمان آیت 11

یہ تو ہوئی اللہ کی تخلیق !۔ پس مجھے دکھادو کہ جو اس کے علاوہ (تمہارے شرکاء) ہیں انہوں نے کیا کچھ پیدا کیا ہے؟ (نہیں) بلکہ ظالم لوگ کھلی وصریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا لُقْمَٰنَ ٱلْحِكْمَةَ أَنِ ٱشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦ ۖ
وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿12﴾

سورۃ لقمان آیت 12

اور البتہ یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت (ودانائی) عطا کی (اور کہا) کہ اللہ کا شکر ادا کرو۔ اور جو بھی شکر ادا کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے ہی فائدے کے لئے شکر ادا کرتا ہے۔ اور جو ناشکری و کفرانِ نعمت کرتا ہے تو (جان لے کہ) بلاشبہ اللہ بھی بے پرواہ ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَإِذْ قَالَ لُقْمَٰنُ لِٱبْنِهِۦ وَهُوَ يَعِظُهُۥ يَٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظِيمٌ ﴿13﴾

سورۃ لقمان آیت 13

اور (ذکر کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بیٹے ! (آگاہ رہو کہ قطعی) اللہ کا شریک نہ بنانا۔ بیشک شرک بہت ہی بڑا ظلم ہے۔

يَٰبُنَيَّ إِنَّهَآ إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِى صَخْرَةٍ أَوْ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ أَوْ فِى ٱلْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا ٱللَّهُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿16﴾

سورۃ لقمان آیت 16

اے میرے بیٹے! ۔ یقینی طور پر اگر کوئی عمل (اچھا یا برا خواہ) رائی کے دانے کے برابر بھی ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو چاہے آسمانوں میں ہو یا زمین میں (بہر صورت) اللہ اسے لے ہی آئے گا۔ بیشک اللہ بڑا باریک بین نہایت باخبر ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿18﴾ ج

سورۃ لقمان آیت 18

اور (تکبر غرور سے) اپنا رخ بنی نوع انسان سے مت پھیر لینا اور زمین پر اکڑتے اتراتے ہوئے کبھی نہ چلنا۔ بلاشبہ اللہ کسی تکبر کرنے والے اکڑخوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

أَلَمْ تَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿20﴾

سورۃ لقمان آیت 20

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور اپنی ساری ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں؟۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بغیر علم و ہدایت اور روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے و بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ٱتَّبِعُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ قَالُوا۟ بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۚ أَوَلَوْ كَانَ ٱلشَّيْطَٰنُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ ٱلسَّعِيرِ ﴿21﴾

سورۃ لقمان آیت 21

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس (قرآن) کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا (بھلا تب بھی؟) جب کہ شیطان ان (کے باپ دادا) کو دوزخ کی بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو؟۔

۞ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ ۗ
وَإِلَى ٱللَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ ﴿22﴾

سورۃ لقمان آیت 22

اور جو کوئی اپنے آپ کو اللہ کی خوشنودی کے لئے مسلمان کر لے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس نے بڑا مضبوط سہارا و حلقہ پکڑ لیا۔ اور (سب) کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔

وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُۥٓ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ
بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿23﴾

سورۃ لقمان آیت 23

اور جو کوئی کفر اختیار کرے تو اس کا کفر تم کو غمناک نہ کر دے۔ ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ہم انہیں جتائیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ بیشک اللہ سینوں کے رازوں کو بھی بخوبی جاننے والا ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿25﴾

سورۃ لقمان آیت 25

اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً ضرور وہ کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔
کہہ دو کہ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ کے لئے ہے مگر ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿26﴾

سورۃ لقمان آیت 26

جو کچھ بھی آسمانوں وزمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ بیشک اللہ بے نیاز ہے اور حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿27﴾

سورۃ لقمان آیت 27

اور اگر زمین میں جتنے بھی درخت ہیں سب کی قلمیں بنالی جائیں اور سمندر کو سیاہی (اور) اس کے بعد سات سمندر اور اس سیاہی میں لا کے ملا لیے جائیں تو بھی اللہ کے اوصاف و کلمات ختم نہ ہوں گے۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَٰحِدَةٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿28﴾

سورۃ لقمان آیت 28

تم سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کرکے اٹھانا (اللہ کے لئے) ایک شخص کے پیدا کرنے اور دوبارہ اٹھانے جیسا ہی ہے۔ بیشک اللہ بڑا سننے والا نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِىٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿29﴾

سورۃ لقمان آیت 29

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو (اس پر) مسخر کر رکھا ہے ہر ایک وقتِ مقرر تک (مدار میں) چل رہا ہے؟۔ اور اللہ ان سارے اعمال سے جو تم کرتے ہو خوب خبردار ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿30﴾ ع3

سورۃ لقمان آیت 30

یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جن جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں سب باطل ہیں اور کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی عالی مرتبہ ہے نہایت بڑائی والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِنِعْمَتِ ٱللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ ءَايَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿31﴾

سورۃ لقمان آیت 31

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہی دریا و سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی قدرت کی علامات دکھائے؟۔ بیشک اس میں ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَٱلظُّلَلِ دَعَوُا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ فَلَمَّا نَجَّىٰهُمْ إِلَى ٱلْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِـَٔايَٰتِنَآ إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿32﴾

سورۃ لقمان آیت 32

اور جب اُن کو (سمندری) لہریں سائبانوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہیں تو یہ اپنا اعتقاد خالص اسی پر رکھتے ہوئے صرف اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے چند

ہی میانہ روی پر قائم رہتے ہیں۔ اور ہماری آیات کا انکار تو وہی کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکرے ہوتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمْ وَٱخْشَوْاْ يَوْمًا لَّا يَجْزِى وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِۦ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ﴿33﴾

سورة لقمان آیت 33

اے بنی نوع انسان !۔ اپنے رب (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور اس دن کا خوف کرو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آسکے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکے گا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس کہیں دنیا کی (عارضی) زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور کہیں بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں کسی فریب میں نہ جکڑ دے۔

إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ ﴿34﴾ ع4

سورة لقمان آیت 34

کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا کچھ ہے؟۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا بڑا ہی باخبر ہے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿4﴾

سورۃ السجدۃ آیت 4

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب چھ دن میں بنادیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ تمہارے لئے اس کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی سفارش کرنے والا۔ کیا پھر تم غوروفکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ ٱتَّقِ ٱللَّهَ وَلَا تُطِعِ ٱلْكَٰفِرِينَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿1﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 1

اے نبیؐ! اللہ سے ہی ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

وَٱتَّبِعْ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿2﴾ لا

سورۃ الاحزاب آیت 2

اور جو (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تم کو وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کرنا۔ بیشک تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿3﴾

سورۃ الاحزاب آیت 3

اور اللہ پر بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

مَّا جَعَلَ ٱللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِى جَوْفِهِۦ ۚ وَمَا جَعَلَ أَزْوَٰجَكُمُ ٱلَّٰٓـِٔى تُظَٰهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَآءَكُمْ أَبْنَآءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَٰهِكُمْ ۖ وَٱللَّهُ يَقُولُ ٱلْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى ٱلسَّبِيلَ ﴿4﴾

سورۃ الاحزاب آیت 4

اللہ نے کسی مرد کے سینے (جوفِ دھڑ) میں دو دل نہیں بنائے۔ اور نہ تمہاری ان بیویوں کو تمہاری مائیں بنایا ہے جن کو تم ماں بول دیتے ہو۔ اور نہ ہی اس نے تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا ہے۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔ اور اللہ تو سچی بات کہتا ہے اور وہی سیدھا راستہ بھی دکھاتا ہے۔

ٱدْعُوهُمْ لِءَابَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ ۚ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوٓا۟ ءَابَآءَهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَمَوَٰلِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ أَخْطَأْتُم بِهِۦ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿5﴾

سورۃ الأحزاب آیت 5

(مومنو) ان کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا علم نہ ہو۔ تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔ اور اس میں تم بھول چوک جاؤ تو اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں۔ ہاں البتہ جو تم اپنے دلی ارادے سے کرو (اس پر پکڑ ہے)۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ٱلنَّبِىُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَٰجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمْ ۗ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ إِلَّآ أَن تَفْعَلُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْكِتَٰبِ مَسْطُورًا ﴿6﴾

سورۃ الاحزاب آیت 6

نبیؐ تو مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور نبیؐ کی بیویاں ان سب (مومنوں) کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے (ترکے میں) عام مومنوں و مہاجروں کی نسبت ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے ولی اولیاء (دوستوں) کے ساتھ احسان کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الہٰی) میں لکھ دیا گیا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿9﴾ ج

سورۃ الاحزاب آیت 9

اے ایمان والو! ۔ اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے جب (غزوۂ خندق کے موقع پر کفار کے) لشکر تم پر چڑھ آئے اور ہم نے (تمہاری مدد کے لئے) ان پر آندھی بھیج دی اور ایسے لشکر بھی بھیجے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اللہ وہ سب کچھ گہرائی سے دیکھ رہا تھا جو تم لوگ اس وقت کر رہے تھے۔

إِذْ جَآءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ ٱلْأَبْصَٰرُ وَبَلَغَتِ ٱلْقُلُوبُ ٱلْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِٱللَّهِ ٱلظُّنُونَا۠ ﴿10﴾

سورۃ الأحزاب آیت 10

جب وہ اوپر اور نیچے سے تم پر چڑھ آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل گلوں تک آ گئے اور تم اللہ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

وَإِذْ يَقُولُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ إِلَّا غُرُورًا ﴿12﴾

سورۃ الأحزاب آیت 12

اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے (فتح کا) جو وعدہ کیا تھا وہ تو صرف دھوکا ہی تھا۔

وَلَقَدْ كَانُوا۟ عَٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ ٱلْأَدْبَٰرَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ ٱللَّهِ مَسْـُٔولًا ﴿15﴾

سورۃ الأحزاب آیت 15

اور البتہ یقیناً پہلے وہ اللہ سے عہد و پیمان کر چکے تھے کہ وہ (مقابلے میں ہر گز) پیٹھ نہیں پھیریں گے۔ اور اللہ سے کیے (اس) اقرار پر باز پرس تو ہو گی۔

قُلْ مَن ذَا ٱلَّذِى يَعْصِمُكُم مِّنَ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوٓءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا
يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الأحزاب آیت 17

کہہ دو کہ اگروہ تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچانا چاہے تو کون ہے تم کو اللہ سے بچانے والا یا اگر وہ تم پر کوئی مہربانی کرنا چاہے (تو کوئی ہے اسے روکنے والا!)۔ اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ نہ تو اپنا کوئی ولی پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

۞ قَدْ يَعْلَمُ ٱللَّهُ ٱلْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَٱلْقَآئِلِينَ لِإِخْوَٰنِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ ٱلْبَأْسَ
إِلَّا قَلِيلًا ﴿18﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 18

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو (جہاد سے) روکتے ہیں اور انہیں بھی جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ (محاذِ چھوڑ کر) ہمارے پاس چلے آؤ۔ اور یہ لوگ خود تو میدانِ جنگ میں کم ہی آتے ہیں۔

أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَآءَ ٱلْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَٱلَّذِى
يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ ٱلْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ ٱلْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى
ٱلْخَيْرِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا۟ فَأَحْبَطَ ٱللَّهُ أَعْمَٰلَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿19﴾

سورۃ الأحزاب آیت 19

وہ تمہارے بارے میں سخت بخیل ہیں۔اور جب خوف (کا وقت) آجائے تو تم انہیں دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف دیکھنے لگتے ہیں ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح پھرتی ہیں جس پر موت کی غشی طاری ہو۔پھر جب خوف جاتا رہے تو یہ لوگ تمہارے بارے (اپنی) تیز زبانوں سے زبان درازی کرتے ہیں یہ مال غنیمت پر بڑے حریص ہیں۔(دراصل) یہ لوگ ایمان ہی نہیں لائے پس اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔اور یہ اللہ کے لئے بالکل آسان ہے۔

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْءَاخِرَ
وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ﴿21﴾ ط

سورۃ الأحزاب آیت 21

البتہ یقینی طور پر تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔

وَلَمَّا رَءَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلْأَحْزَابَ قَالُوا۟ هَٰذَا مَا وَعَدَنَا ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَصَدَقَ ٱللَّهُ
وَرَسُولُهُۥ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّآ إِيمَٰنًا وَتَسْلِيمًا ﴿22﴾ط

سورۃ الأحزاب آیت 22

اور (سچے) اہلِ ایمان کہ جب انہوں نے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ ہی کہا تھا۔ اور اس سے ان کا مسلمانی جذبہ اور ایمان اور زیادہ بڑھ گیا۔

مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا۟ مَا عَٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُۥ
وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا۟ تَبْدِيلًا ﴿23﴾لا

سورۃ الأحزاب آیت 23

اور مومنوں میں کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے وہ عہد و پیمان سچا کر دکھایا جو اللہ سے کیا تھا۔ پھر ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنا عہد پورا کر چکے ہیں اور کچھ ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور اُنہوں نے (اپنے قول وقرار کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔

لِّيَجْزِىَ ٱللَّهُ ٱلصَّٰدِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ إِن شَآءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ
ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿24﴾ج

سورة الأحزاب آیت 24

تاکہ اللہ سچے لوگوں کو اُن کی سچائی کا بدلہ دیدے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب کرے اور (چاہے) اُن پر مہربانی کردے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

وَرَدَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُواْ خَيْرًا ۚ وَكَفَى ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱلْقِتَالَ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴿25﴾ ج

سورة الأحزاب آیت 25

اور جو کافر تھے اللہ نے اُن کو ان کے غصے میں بھرے ہی لوٹا دیا وہ کچھ بھلائی نہ حاصل کر سکے۔ اور اللہ مومنوں کے بارے لڑائی میں کافی ہوگیا اور اللہ کافی طاقتور (اور) بہت زبردست ہے۔

وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَٰرَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرًا ﴿27﴾ 3ع

سورة الأحزاب آیت 27

اور اُن کی زمین کا۔ اور ان کے گھروں کا۔ اور ان کے مالوں کا۔ اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنادیا۔ اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ ٱلْـَٔاخِرَةَ فَإِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَٰتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿29﴾

سورة الأحزاب آیت 29

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر (یعنی بہشت) چاہتی ہو تو بلاشبہ جو تم میں نیکوکار ہیں اُن کے لئے اللہ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِىِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَٰعَفْ لَهَا ٱلْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿30﴾

سورة الأحزاب آیت 30

اے نبیؐ کی بیویو! ۔ تم میں سے جو کوئی بے حیائی اور برائی کرے گی تو اس کو دگنی سزا دی جائے گی۔ اور یہ (بات) اللہ پر نہایت آسان ہے۔

۞ وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتَعْمَلْ صَٰلِحًا نُّؤْتِهَآ أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ﴿31﴾

سورة الأحزاب آیت 31

اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور عمل صالح کرے گی۔ ہم اس کو دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿33﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 33

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور زمانۂ جاہلیت جیسا اظہارِ تجمل نہ کرتی پھرو۔ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اے اہل بیت (نبیؐ کی بیویو)! ۔ بیشک اللہ تم سے بس ناپاکی (کا ہر میل کچیل) دور کردینا اور تمہیں بالکل پاک صاف کردینا چاہتا ہے۔

وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿34﴾ 4ع

سورۃ الأحزاب آیت 34

اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیات پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی جو باتیں ہوتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بیشک اللہ بڑا باریک بیں اور بہت باخبر ہے۔

إِنَّ ٱلْمُسْلِمِينَ وَٱلْمُسْلِمَٰتِ وَٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْقَٰنِتِينَ وَٱلْقَٰنِتَٰتِ وَٱلصَّٰدِقِينَ وَٱلصَّٰدِقَٰتِ وَٱلصَّٰبِرِينَ وَٱلصَّٰبِرَٰتِ وَٱلْخَٰشِعِينَ وَٱلْخَٰشِعَٰتِ وَٱلْمُتَصَدِّقِينَ وَٱلْمُتَصَدِّقَٰتِ وَٱلصَّٰٓئِمِينَ وَٱلصَّٰٓئِمَٰتِ وَٱلْحَٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَٱلْحَٰفِظَٰتِ وَٱلذَّٰكِرِينَ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱلذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿35﴾

سورۃ الأحزاب آیت 35

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔ اور مومن مردوں اور مومن عورتیں۔ اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں۔ اور سچے مرد اور سچی عورتیں۔ اور صابر مرد اور صابر عورتیں۔ اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں۔ اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں۔ اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں۔ اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں۔ بلاشبہ اللہ نے ان سب کے لئے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًا مُّبِينًا ﴿36﴾ ط

سورۃ الأحزاب آیت 36

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا کوئی فیصلہ کر دے تو وہ اس کام میں اپنا کچھ بھی اختیار باقی سمجھے۔ اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو یقیناً وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِىٓ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَٱتَّقِ ٱللَّهَ
وَتُخْفِى فِى نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ وَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَىٰهُ ۖ فَلَمَّا
قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَٰكَهَا لِكَىْ لَا يَكُونَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِىٓ أَزْوَٰجِ
أَدْعِيَآئِهِمْ إِذَا قَضَوْا۟ مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ مَفْعُولًا ﴿37﴾

سورة الأحزاب آیت 37

اور جب تم اس (زید بن حارثؓ) سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے (اسے مت چھوڑ) اور اللہ سے ڈر۔ اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسی سے ڈرا جائے۔ پھر جب زید نے اس کو (طلاق دے کر) غرض پوری کر لی تو ہم نے اس کا نکاح تم سے کر دیا تاکہ مومنوں کے لئے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کچھ تنگی نہ رہے۔ جب کہ وہ ان سے اپنی غرض نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) اور اللہ کا حکم واقع ہو کر ہی رہنے والا ہے۔

مَّا كَانَ عَلَى ٱلنَّبِىِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ ٱللَّهُ لَهُۥ ۖ سُنَّةَ ٱللَّهِ فِى ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿38﴾ ز لا

سورۃ الأحزاب آیت 38

نبی پر ایسا کام کرنے میں کچھ حرج نہیں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا۔ اور پہلے گزر چکے لوگوں میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم مقرر شدہ ہوتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿39﴾

سورۃ الأحزاب آیت 39

جو اللہ کے پیغام (واضح طور پر) پہنچا دیتے اور اسی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کو کافی ہے۔

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّۦنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿40﴾ 5ع

سورۃ الأحزاب آیت 40

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے میں آخری نبی ہیں۔ اور اللہ ہی ہر چیز سے واقف ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿41﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 41

اے ایمان والو! ۔ اللہ کا ذکر خوب کثرت سے (بہت زیادہ) کیا کرو۔

وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذْنِهِۦ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿46﴾

سورۃ الأحزاب آیت 46

اور اسی کے حکم سے (تمہیں) اللہ کی طرف بلانے والا (داعی) اور روشن چراغ (ہدایت کا منبع بنا کر بھیجا ہے)۔

وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿47﴾

سورۃ الأحزاب آیت 47

اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل و کرم ہے۔

وَلَا تُطِعِ ٱلْكَٰفِرِينَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَدَعْ أَذَىٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿48﴾

سورۃ الأحزاب آیت 48

اور نہ تو کافروں اور منافقوں کی اطاعت کرنا اور نہ ہی ان کی ایذا رسانی کی پروا کرنا۔ اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَٰجَكَ ٱلَّٰتِىٓ ءَاتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ
أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّٰتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَٰلَٰتِكَ ٱلَّٰتِى
هَاجَرْنَ مَعَكَ وَٱمْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِىِّ إِنْ أَرَادَ ٱلنَّبِىُّ أَن
يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِىٓ
أَزْوَٰجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا
رَّحِيمًا ﴿50﴾

سورۃ الأحزاب آیت 50

اے نبیؐ ہم نے البتہ تم پر تمہاری بیویاں جن کو تم نے ان کے مہر دے دیئے ہیں اور وہ مملوکہ لونڈیاں بھی جو اللہ نے بطورِ غنیمت تمہیں دی ہیں۔ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں۔ اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں۔ اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں۔ اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں۔ جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ کر آئی ہیں

۔سب حلال کردی ہیں۔اور اگر کوئی مومن عورت اپنا آپ نبیؐ کو ہبہ کردے (یعنی بغیر مہر کے نکاح میں آنے پر راضی ہو) بشرطیکہ نبیؐ بھی اس سے نکاح کرنا چاہے (وہ بھی حلال ہے لیکن) یہ اجازت خاص کر تمہارے لئے ہے عام مسلمانوں کے لئے نہیں۔اور ہم نے ان کی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے بارے ان پر جو واضح حقوق مقرر کردیئے ہیں ہم کو یقیناً معلوم ہیں وہ اس لئے کہ تم پر کسی طرح کی بھی تنگی نہ رہے ۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ تُرْجِى مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِىٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ ءَاتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿51﴾

سورۃ الأحزاب آیت 51

(اور تم کو یہ اختیار ہے کہ) جس بیوی سے چاہو علیحدہ رہو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو۔اور جس کو تم نے علیحدہ کردیا ہے اگر اس کو پھر اپنے پاس طلب کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔یہ (اجازت) اس لئے ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور جو کچھ تم ان کو دو وہ سب اس پر خوش رہیں۔اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے جانتا ہے۔اور اللہ ہی خوب جاننے والا نہایت حلم والا ہے۔

لَّا يَحِلُّ لَكَ ٱلنِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَٰجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ
إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ رَّقِيبًا ﴿52﴾ 6ع

سورة الأحزاب آیت 52

(اے نبیؐ) ان کے علاوہ اور عورتیں تم پر حلال نہیں اور نہ ہی ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کر لینا (تم پر حلال ہے) خواہ ان کا حسن وجمال تمہیں (کتنا ہی) اچھا لگے سوائے ان (لونڈیوں) کے جو تمہاری ملکیت میں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر نظر رکھتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ
نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَٱدْخُلُوا۟ فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَٱنتَشِرُوا۟ وَلَا مُسْتَـْٔنِسِينَ
لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى ٱلنَّبِىَّ فَيَسْتَحْىِۦ مِنكُمْ ۖ وَٱللَّهُ لَا يَسْتَحْىِۦ مِنَ
ٱلْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَٰعًا فَسْـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ
وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا۟ رَسُولَ ٱللَّهِ وَلَآ أَن تَنكِحُوٓا۟ أَزْوَٰجَهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦٓ
أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ ٱللَّهِ عَظِيمًا ﴿53﴾

سورة الأحزاب آیت 53

اے ایمان والو ! ۔ نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت نہ جایا کرو مگر ایسی صورت میں کہ تم کو کھانے کے لئے بلایا جائے اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور وہیں پر باتوں میں جی لگا کے نہ بیٹھ جاؤ۔ البتہ یہ بات نبیؐ کو تکلیف دیتی ہے اور وہ تم سے (کہتے ہوئے) عار کرتا ہے۔ لیکن اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ اور جب تم اہلِ بیت سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کا باعث ہے۔ اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ ہی یہ (جائز ہے) کہ اس کے بعد کبھی بھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے۔

إِن تُبْدُواْ شَيْـًٔا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿54﴾

سورۃ الأحزاب آیت 54

اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تو البتہ بہر حال ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِىٓ ءَابَآئِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ إِخْوَٰنِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ إِخْوَٰنِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ أَخَوَٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُنَّ ۗ وَٱتَّقِينَ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدًا ﴿55﴾

سورۃ الأحزاب آیت 55

عورتوں پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے باپوں سے۔ اور اپنے بیٹوں سے۔ اور اپنے بھائیوں سے۔ اور اپنے بھتیجوں سے۔ اور اپنے بھانجوں سے۔ اور اپنی (ہی طرح کی) عورتوں سے۔ اور لونڈیوں سے پردہ نہ کریں۔ اور (ان کو چاہیئے کہ) اللہ سے ڈرتی رہیں۔ بیشک اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴿56﴾

سورۃ الأحزاب آیت 56

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ۔ تم بھی اس پر (دل وجان سے) تسلیم کرتے ہوئے درود اور سلام بھیجا کرو۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿57﴾

سورۃ الأحزاب آیت 57

البتہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں۔ ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزۡوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ يُدۡنِينَ عَلَيۡهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّۚ ذَٰلِكَ أَدۡنَىٰٓ أَن يُعۡرَفۡنَ فَلَا يُؤۡذَيۡنَۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورٗا رَّحِيمٗا ﴿59﴾

سورۃ الأحزاب آیت 59

اے نبیؐ ! ۔اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (وہ باہر نکلیں تو) اپنے اوپر چادر (بطور گھونگھٹ) لٹکا لیا کریں یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

سُنَّةَ ٱللَّهِ فِي ٱلَّذِينَ خَلَوۡاْ مِن قَبۡلُۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ ٱللَّهِ تَبۡدِيلٗا ﴿62﴾

سورۃ الأحزاب آیت 62

پہلے گزر چکے لوگوں کے بارے میں بھی اللہ کی یہی سنت رہی ہے۔اور تم اللہ کی سنت میں کوئی رد وبدل نہ پاؤ گے۔

يَسۡـَٔلُكَ ٱلنَّاسُ عَنِ ٱلسَّاعَةِۖ قُلۡ إِنَّمَا عِلۡمُهَا عِندَ ٱللَّهِۚ وَمَا يُدۡرِيكَ لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿63﴾

سورۃ الأحزاب آیت 63

لوگ تم سے قیامت کے بارے دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ البتہ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور تمہیں کیا معلوم شاید کہ قیامت کی گھڑی قریب ہی ہو؟۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَعَنَ ٱلْكَٰفِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿64﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 64

بلا شبہ اللہ نے کافروں پر لعنت کردی ہے اور ان کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِى ٱلنَّارِ يَقُولُونَ يَٰلَيْتَنَآ أَطَعْنَا ٱللَّهَ وَأَطَعْنَا ٱلرَّسُولَا۠ ﴿66﴾

سورۃ الأحزاب آیت 66

جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹائے پلٹائے جائیں گے۔ (تب حسرت و یاس سے) کہیں گے کہ اے کاش ہم اللہ کا حکم مان لیتے اور رسول کی اطاعت کرلیتے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟ ۚ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا ﴿69﴾ ط

سورۃ الأحزاب آیت 69

اے ایمان والو! ۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ (کو تہمت لگا کر) رنجیدہ کردیا تھا پس
اللہ نے ان کو قطعی بے عیب ثابت کردیا۔ اور اللہ کے نزدیک وہ بڑی قدر و منزلت والا تھا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوْلًا سَدِيدًا ﴿70﴾لا

سورۃ الأحزاب آیت 70

اے ایمان والو! ۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور بالکل سیدھی بات کہا کرو۔

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيمًا ﴿71﴾

سورۃ الأحزاب آیت 71

وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کردے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے
رسول کی اطاعت کرے گا تو یقیناً بڑی عظیم مراد پائے گا۔

لِّيُعَذِّبَ ٱللَّهُ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْمُشْرِكِينَ وَٱلْمُشْرِكَٰتِ وَيَتُوبَ ٱللَّهُ عَلَى
ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًۢا ﴿73﴾ع9

سورۃ الأحزاب آیت 73

تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿1﴾

سورة سبأ آیت 1

ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں سب اسی کا ہے جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور آخرت میں بھی ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے۔ اور وہ بڑی حکمت والا خوب خبر دار ہے۔

أَفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِۦ جِنَّةٌۢ ۗ بَلِ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ فِى ٱلْعَذَابِ وَٱلضَّلَٰلِ ٱلْبَعِيدِ ﴿8﴾

سورة سبأ آیت 8

یا تو اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے یا اسے کوئی جنون ہے۔ نہیں بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ عذاب میں اور پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا
فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُۥ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ﴿22﴾

سورۃ سبا آیت 22

کہہ دو کہ جن جن کو بھی تم اللہ کے علاوہ (عبادت کے لائق) سمجھتے ہو ان کو پکارو۔ وہ آسمانوں و زمین میں ذرہ بھر بھی کسی چیز کے مالک نہیں ہیں اور نہ تو ان دونوں میں ان کی شراکت داری ہے اور نہ ہی ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

۞ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ وَإِنَّآ أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ
فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿24﴾

سورۃ سبا آیت 24

پوچھو کہ تم کو آسمانوں اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ (خود جواب) بتادو کہ اللہ ہی۔ اور البتہ ہم یا تم (یا تو) ہدایت پر ہیں یا کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

قُلْ أَرُونِىَ ٱلَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِۦ شُرَكَآءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿27﴾

سورۃ سبا آیت 27

کہہ دو جن لوگوں کو تم نے (اللہ کا) شریک بنا کر اس کے ساتھ ملا رکھا ہے مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ۔ ہرگز نہیں !۔ (نہیں) بلکہ وہ (اکیلا ہی) اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ ٱسْتُضْعِفُواْ لِلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُواْ بَلْ مَكْرُ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَآ أَن نَّكْفُرَ بِٱللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُۥٓ أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّواْ ٱلنَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُاْ ٱلْعَذَابَ وَجَعَلْنَا ٱلْأَغْلَٰلَ فِىٓ أَعْنَاقِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿33﴾

سورۃ سبا آیت 33

اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے (نہیں) بلکہ (تمہارے) رات دن کے مکروفریب نے (ہمیں قبولِ حق سے روک رکھا تھا) جب تم ہمیں حکم کرتے تھے کہ ہم اللہ سے کفر کریں اور اس کا شریک ٹھہرائیں۔ اور جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو ندامت کو دل میں چھپائیں گے اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ پس جو عمل بھی وہ کیا کرتے تھے ان کو انہی کا بدلہ ملے گا۔

۞ قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُم بِوَٰحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُواْ لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُواْ ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿46﴾

سورۃ سبا آیت 46

کہہ دو کہ البتہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے لئے تم دو دو اور ایک ایک کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو (تو جان لوگے) کہ تمہارے رفیق کو کوئی جنون نہیں ہے۔ وہ تو تمہیں سخت عذاب (کے آنے) سے پہلے صرف آگاہی دینے والا ہے۔

قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿47﴾

سورة سبا آیت 47

کہہ دو کہ میں نے تم سے کوئی صلہ تو نہیں مانگا پس وہ (ہے اگر تو) تم کو مبارک ہو۔ میری اجرت تو بس اللہ کے ذمے ہے اور وہ ہر چیز سے اچھی طرح باخبر ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ جَاعِلِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُو۟لِىٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۚ يَزِيدُ فِى ٱلْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورة فاطر آیت 1

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور ایسے) فرشتوں کو پیغامبر بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں۔ وہ (اپنی) مخلوقات میں جب چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

مَّا يَفْتَحِ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُۥ مِنۢ
بَعْدِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ فاطر آیت 2

اللہ بنی نوع انسان کے لئے اپنی رحمت (کا جو دروازہ) کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے تو اس کے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں۔ اور وہ خوب غالب بڑا حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَٰلِقٍ غَيْرُ ٱللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ
ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿3﴾

سورۃ فاطر آیت 3

اے بنی نوع انسان !۔ یاد کرو اللہ کے وہ احسانات جو اس نے تم پر کیے ہیں۔ کیا اللہ کے علاوہ اور کوئی خالق (رازق) ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو؟۔

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿4﴾

سورۃ فاطر آیت 4

اور اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلادیں تو (کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر جھٹلائے جاچکے۔ اور (سارے) معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ﴿5﴾

سورة فاطر آیت 5

اے بنی نوع انسان ! ۔کچھ شک نہیں کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ پس دنیا کی (عارضی) زندگی کہیں تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے۔ اور کہیں بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں کسی فریب میں نہ جکڑ دے۔

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ فَرَءَاهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَٰتٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿8﴾

سورة فاطر آیت 8

کیا پھر وہ (صالح آدمی جیسا ہو سکتا ہے) جس کو اس کے برے کرتوت خوشنما بنا کے دکھائے جائیں اور وہ ان کو عمدہ و بہترین سمجھنے لگے ؟۔ پس بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے

ہدایت کی توفیق دیتا ہے۔ تو (اے نبیؐ) ان لوگوں پر افسوس کرتے ہوئے تمہاری جان نہ چلی جائے۔ بلاشبہ یہ جو کچھ بھی گھڑتے رہتے ہیں اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

وَٱللَّهُ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ ٱلرِّيَٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَٰهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ ٱلنُّشُورُ ﴿9﴾

سورۃ فاطر آیت 9

اور وہ اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو اُٹھا لیتی ہیں پھر ہم ان کو ایک بے جان شہر کی طرف لے جاتے ہیں پھر اس سے زمین کو اس کے موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح سے مُردوں کو بھی جی اُٹھنا ہے۔

مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْعِزَّةَ فَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ ٱلْكَلِمُ ٱلطَّيِّبُ وَٱلْعَمَلُ ٱلصَّٰلِحُ يَرْفَعُهُۥ ۚ وَٱلَّذِينَ يَمْكُرُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُو۟لَٰٓئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿10﴾

سورۃ فاطر آیت 10

جو شخص عزت کا طلب گار ہے پس عزت تو ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور صالح عمل اس کو بلند کرتے ہیں۔ اور جو لوگ بری بری چالیں چلتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا سب مکر و فریب نابود ہو جائے گا۔

وَٱللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَٰجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِۦ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِۦٓ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿11﴾

سورۃ فاطر آیت 11

اور اللہ ہی نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تمہیں جوڑا جوڑا (نر اور مادہ) بنا دیا۔ اور کوئی عورت حاملہ نہیں ہوتی اور نہ ہی بچہ جنتی ہے مگر اس (اللہ جل شانہ) کے علم سے اور نہ کسی معمر کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ ہی کمی کی جاتی ہے مگر یہ (سب) ایک کتاب میں (موجود) ہے۔ یہ بات یقیناً اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۚ وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿13﴾ ط

سورۃ فاطر آیت 13

وہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر کوئی ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے۔ یہی تو تمہارا رب اللہ ہے اسی کی بادشاہت ہے۔

اوراس (اللہ) کو چھوڑ کر جن لوگوں سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی (کسی چیز کے) مالک نہیں۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿15﴾

سورۃ فاطر آیت 15

اے بنی نوع انسان ! ۔تم سارے کے سارے اللہ کے در کے محتاج ہو۔اور اللہ تو بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿17﴾

سورۃ فاطر آیت 17

اور ایسے کرنا اللہ پر کچھ بھی مشکل نہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَىْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰٓ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِٱلْغَيْبِ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِۦ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿18﴾

سورۃ فاطر آیت 18

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ سے لدا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کسی کو بلائے تو کوئی بھی اس میں سے کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ تم تو البتہ صرف انہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو بھی پاک ہوتا ہے تو بلاشبہ بس اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور (سب کا) لوٹنا تو اللہ ہی کی طرف ہے۔

وَمَا يَسْتَوِى ٱلْأَحْيَآءُ وَلَا ٱلْأَمْوَٰتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَآءُ ۖ وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿22﴾

سورۃ فاطر آیت 22

اور نہ ہی زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تو یقیناً جسے چاہتا ہے سنا سنوا دیتا ہے۔ اور تم ان کو جو قبروں میں ہیں نہیں سنا سکتے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦ ثَمَرَٰتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهَا ۚ وَمِنَ ٱلْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿27﴾

سورۃ فاطر آیت 27

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے آسمان سے بارش برسائی پھر ہم نے اس سے مختلف رنگوں کے میوے پیدا کئے؟۔اور پہاڑوں میں بھی مختلف رنگوں کی گھاٹیاں ہیں کوئی سفید اور کوئی سرخ اور بعض قطعے گہرے سیاہ ہیں۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلْأَنْعَٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَٰٓؤُا۟ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿28﴾

سورۃ فاطر آیت 28

اور انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں۔البتہ اس کے بندوں میں سے صرف وہی اللہ سے ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ بلا شبہ اللہ خوب غالب بڑا بخش دینے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَٰبَ ٱللَّهِ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُوا۟ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَٰرَةً لَّن تَبُورَ ﴿29﴾ لا

سورۃ فاطر آیت 29

البتہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی بھی خسارہ نہیں ہوگا۔

وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ هُوَ ٱلْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ
بِعِبَادِهِۦ لَخَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿31﴾

سورۃ فاطر آیت 31

اور یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے بالکل برحق ہے اور اپنے سے پہلے والی (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں سے اچھی طرح باخبر نہایت بصیرت والا ہے۔

ثُمَّ أَوْرَثْنَا ٱلْكِتَٰبَ ٱلَّذِينَ ٱصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ وَمِنْهُم
مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِٱلْخَيْرَٰتِ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَضْلُ ٱلْكَبِيرُ ﴿32﴾ ط

سورۃ فاطر آیت 32

پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے جن کو چن لیا ان کو کتاب کا وارث بنا دیا۔ پس کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ اور بعض میانہ رو ہیں۔ اور کچھ اللہ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ یہی (سبقت لے جانا) تو بڑا فضل ہے۔

وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِىٓ أَذْهَبَ عَنَّا ٱلْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿34﴾ لا

سورۃ فاطر آیت 34

وہ کہیں گے کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے غم کو دور کردیا۔ بیشک ہمارا رب بڑا بخش دینے والا نہایت قدردان ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ عَٰلِمُ غَيْبِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿38﴾

سورۃ فاطر آیت 38

بیشک اللہ ہی آسمانوں وزمین کا غیب جاننے والا ہے۔ بلاشبہ وہ تو دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ أَمْ ءَاتَيْنَٰهُمْ كِتَٰبًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ ٱلظَّٰلِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿40﴾

سورۃ فاطر آیت 40

پوچھو کہ کیا تم نے کبھی اپنے شریکوں کو دیکھا ہے جن سے اللہ کے علاوہ تم دعائیں مانگا کرتے ہو؟۔ (ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا (کیا) ان کی شراکت آسمانوں میں ہے یا (کیا) ہم نے ان کو کتاب دی ہے (کہ اللہ سے شراکت پر) کوئی ٹھوس دلیل وسند رکھتے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے کو جو وعدہ دیتے ہیں محض دھوکہ فریب ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يُمْسِكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَآ إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ
مِّنۢ بَعْدِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿41﴾

سورۃ فاطر آیت 41

یقینی طور پر اللہ ہی آسمانوں وزمین کو تھامے ہوئے ہے کہ ٹل نہ جائیں۔اور اگر بالفرض وہ ٹل جائیں تو اللہ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے۔ بیشک وہ بڑا بردبار نہایت بخش دینے والا ہے۔

وَأَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَئِن جَآءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى ٱلْأُمَمِ ۖ
فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿42﴾ لا

سورۃ فاطر آیت 42

اور یہ اللہ کی بڑی مضبوط قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ہدایت کرنے والا آیا تو ضرور وہ ہر ایک اُمت سے بڑھ کر ہدایت پانے والے ہوں گے۔ مگر جب ان کے پاس خبردار کرنے والا آگیا۔ تو اس سے ان کی نفرت ہی بڑھی۔

ٱسْتِكْبَارًا فِى ٱلْأَرْضِ وَمَكْرَ ٱلسَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ ٱلْمَكْرُ ٱلسَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِۦ ۚ فَهَلْ
يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ ٱلْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ ٱللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ ٱللَّهِ
تَحْوِيلًا ﴿43﴾

سورۃ فاطر آیت 43

انہوں نے زمین میں سرکشی کرنا اور بری چالیں چلنا ہی (اختیار کیا)۔ اور بری چالوں کا وبال اس کے چلنے والے ہی پر ہوتا ہے۔ کیا اب یہ لوگ پرانوں کے ساتھ پیش آئی سنت کے منتظر ہیں (کہ ان کے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ ہو)۔ پس تم اللہ کی سنت (طریقۂ کار) میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔ اور اللہ کی سنت میں کسی تحویل کی گنجائش بھی نہ دیکھو گے۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوٓا۟ أَشَدَّ
مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعْجِزَهُۥ مِن شَىْءٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ
كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿44﴾

سورۃ فاطر آیت 44

کیا یہ لوگ زمین میں کبھی سیر نہیں کرتے کہ دیکھ لیتے جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا حالانکہ وہ طاقت و قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اللہ کو عاجز و بے بس کر سکے۔ بیشک وہ تو بڑے علم والا بھرپور قدرت والا ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِمَا كَسَبُوا۟ مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَآبَّةٍۢ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ
إِلَىٰٓ أَجَلٍۢ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِۦ بَصِيرًۢا ﴿45﴾ ع5

سورۃ فاطر آیت 45

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کی پاداش میں پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے۔ پھر جب ان کا وقت آن پہنچے گا تو بیشک اللہ ہی اپنے بندوں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھ لے گا۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا۟ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ قَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنُطْعِمُ مَن
لَّوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ أَطْعَمَهُۥٓ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍۢ مُّبِينٍۢ ﴿47﴾

سورۃ یٰس آیت 47

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے عطا کردہ رزق میں سے کچھ خرچ کرو تو کافر لوگ اہلِ ایمان سے کہتے ہیں کہ کیا ہم ان لوگوں کو کھلائیں جن کو اگر اللہ چاہتا تو خود ہی کھلا دیتا۔ تم لوگ تو صاف گمراہی میں مبتلا ہو۔

وَٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ ءَالِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ﴿74﴾ ط

سورة يس آیت 74

اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا لئے ہیں (گمان کیے بیٹھے ہیں) شاید کہ وہ مدد کیے جائیں گے۔

مِن دُونِ ٱللَّهِ فَٱهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلْجَحِيمِ ﴿23﴾

سورة الصافات آیت 23

اللہ کے علاوہ (عبادت کیا کرتے تھے)۔ پھر انہیں جہنم کے راستے کی طرف ہانک کر لے جاؤ۔

إِنَّهُمْ كَانُوٓا۟ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿35﴾ لا

سورة الصافات آیت 35

بلاشبہ وہ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں تو وہ غرور و تکبر کیا کرتے تھے۔

إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ﴿40﴾

سورۃالصافات آیت 40

مگر اللہ کے جو خالص بندے ہیں۔

قَالَ تَٱللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ﴿56﴾لا

سورۃالصافات آیت 56

کہے گا قسم ہے اللہ کی کہ تُو تو مجھے ہلاک ہی کر چکا ہوتا۔

إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ﴿74﴾2ع

سورۃالصافات آیت 74

مگر اللہ کے خالص بندے (بچالئے گئے)۔

أَئِفْكًا ءَالِهَةً دُونَ ٱللَّهِ تُرِيدُونَ﴿86﴾ط

سورۃ الصافات آیت 86

کیا تم اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے من گھڑت عبادت کیے جانے والے (معبودوں) کو چاہتے ہو؟۔

وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ﴿96﴾

سورۃ الصافات آیت 96

حالانکہ اللہ نے ہی تم کو اور تمہارے بنائے ہوؤں کو پیدا کیا ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ ٱلسَّعْىَ قَالَ يَٰبُنَىَّ إِنِّىٓ أَرَىٰ فِى ٱلْمَنَامِ أَنِّىٓ أَذْبَحُكَ فَٱنظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَٰٓأَبَتِ ٱفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّٰبِرِينَ﴿102﴾

سورۃ الصافات آیت 102

پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو کہا کہ اے میرے بیٹے !۔ بیشک میں خواب میں دیکھتا ہوں (گویا) کہ تجھے ذبح کر کر رہا ہوں پس دیکھ لے کہ تیری کیا رائے ہے۔ کہا کہ اے میرے ابا جان !۔جو بھی آپ کو حکم ہوا ہے کر ڈالیں۔ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں ہی پائیں گے۔

ٱللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ ءَابَآئِكُمُ ٱلْأَوَّلِينَ﴿126﴾

سورۃ الصافات آیت 126

((اس) اللہ کو جو تمہارا رب اور تمہارے پرانے اباؤاجداد کا بھی رب ہے۔

إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ﴿128﴾

سورۃ الصافات آیت 128

مگر اللہ کے خالص بندے (اس سے مستثنیٰ ہیں)۔

وَلَدَ ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ﴿152﴾

سورۃ الصافات آیت 152

کہ اللہ کے اولاد ہے اور بلاشبہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ﴿159﴾لا

سورۃ الصافات آیت 159

جو باتیں بھی یہ (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں اللہ ان سے بالکل پاک ہے۔

إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿160﴾

سورۃ الصافات آیت 160

مگر اللہ کے خالص بندے (ایسی باتوں سے بچتے ہیں)۔

لَكُنَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿169﴾

سورۃ الصافات آیت 169

تو ہم اللہ کے خالص بندے ہوتے !۔

وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿182﴾ ع5

سورۃ الصافات آیت 182

اور سب طرح کی تعریف (شکر صرف) اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

يَٰدَاوُۥدُ إِنَّا جَعَلْنَٰكَ خَلِيفَةً فِى ٱلْأَرْضِ فَٱحْكُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ ٱلْهَوَىٰ
فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌۢ
بِمَا نَسُوا۟ يَوْمَ ٱلْحِسَابِ ﴿26﴾ ع2

سورۃ ص آیت 26

اے داوٗدؑ!۔البتہ ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے پس حق وانصاف کے ساتھ لوگوں میں فیصلہ کیا
کرواور خواہشِ نفس کی پیروی نہ کرنا۔کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی اور بلاشبہ جو اللہ کی راہ
سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ وہ حساب کے دن کو یکسر بھلا بیٹھے۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿65﴾ ج

سورۃ ص آیت 65

کہہ دو البتہ میں تو صرف خبردار کر دینے والا ہوں۔کہ اسی واحد ویکتا اکیلے زبردست غالب اللہ کے علاوہ
کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الزمر آیت 1

یہ کتاب (یعنی قرآن) اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے جو خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ فَٱعْبُدِ ٱللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ ٱلدِّينَ ﴿2﴾ ط

سورۃ الزمر آیت 2

یقیناً ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے۔پس اسی کے لئے دین (یعنی ساری عبادتیں) خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کیا کرو۔

أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿3﴾

سورۃ الزمر آیت 3

آگاہ رہو !۔عبادت خالص اللہ ہی کے لئے (لائق وزیبا) ہے۔جنھوں نے اس کے علاوہ اور ولی اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ان کی عبادت تو ہم اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب تر کردیں ۔البتہ اللہ ایسے جھوٹے ناشکروں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔بیشک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

لَّوْ أَرَادَ ٱللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّٱصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿4﴾

سورۃ الزمر آیت 4

اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو) اپنا بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہتا انتخاب کر لیتا وہ تو اس سے بالکل پاک ہے۔وہ واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی سب پر غالب ہے۔

خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْأَنْعَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ
أَزْوَٰجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِى ظُلُمَٰتٍ ثَلَٰثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ
ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿6﴾

سورۃ الزمر آیت 6

اسی نے تم (سب) کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کے بھی آٹھ جوڑے پیدا کئے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریک پردوں میں ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت میں پیدا کرتا ہے۔یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔پھر تم کہاں بہکے جاتے ہو؟۔

إِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ ٱلْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا۟ يَرْضَهُ
لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ
تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿7﴾

سورۃ الزمر آیت 7

اگر تم انکار و ناشکری کروگے تو بلاشبہ اللہ تم سے بے نیاز ہے۔ اور وہ اپنے بندوں سے ناشکری پسند نہیں کرتا اور شکر گزاری کرو تو وہ تمہارے لئے اسے پسند کرتا ہے۔ اور کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے تو جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں جتادے گا۔ بیشک وہ سینوں کے رازوں تک کو جاننے والا ہے۔

۞ وَإِذَا مَسَّ ٱلْإِنسَٰنَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُۥ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُۥ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِىَ مَا كَانَ يَدْعُوٓا۟ إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِۦ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلنَّارِ ﴿8﴾

سورۃ الزمر آیت 8

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو ہی پکارتا ہے اسی کی طرف دل وجان سے رجوع کرتا ہے پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کردیتا ہے تو جس کے لئے پہلے اسے پکارا ہوتا ہے اس کو بالکل بھول جاتا ہے اور اللہ کے لئے شریک بنانے لگ جاتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اس کے راستے سے گمراہ کردے۔ کہہ دو کہ تھوڑے دن اپنی ناشکری سے فائدہ اٹھالو (آخرکار) یقیناً تمہیں دوزخ میں ہی جانا ہے۔

قُلْ يَٰعِبَادِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ
وَأَرْضُ ٱللَّهِ وَٰسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿10﴾

سورة الزمر آیت 10

کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! - اپنے رب سے ڈرو۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک عمل کرلیا ان کے لئے (آخرت میں) بھلائی ہے۔ اور اللہ کی زمین بڑی وسیع و کشادہ ہے۔ بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بس ان کا اجر بھی بے حساب دیا جائے گا۔

قُلْ إِنِّىٓ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ ٱلدِّينَ ﴿11﴾ لا

سورة الزمر آیت 11

کہہ دو! - کہ مجھے تو البتہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اسی کے لئے دین (یعنی ساری عبادتیں) خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کروں۔

قُلِ ٱللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُۥ دِينِى ﴿14﴾ لا

سورة الزمر آیت 14

کہہ دو کہ میں اسی کے لئے اپنا دین (یعنی ساری عبادتیں) خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔

لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ ٱلنَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ ٱللَّهُ بِهِۦ عِبَادَهُۥ ۚ يَٰعِبَادِ فَٱتَّقُونِ ﴿16﴾

سورۃ الزمر آیت 16

ان کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور (ان کے) نیچے بھی۔ یہی تو وہ (عذاب) ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ تو اے میرے بندو بس مجھ سے ہی ڈرو۔

وَٱلَّذِينَ ٱجْتَنَبُوا۟ ٱلطَّٰغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿17﴾ لا

سورۃ الزمر آیت 17

اور جن لوگوں نے طاغوت (یعنی معبودانِ باطل) کی عبادت سے اجتناب کیا۔ اور اللہ ہی کی طرف رجوع انابت کرلیا۔ ان کے لئے خوشخبری ہے۔ میرے ان بندوں کو بشارت سنادو۔

ٱلَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ ٱلْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَىٰهُمُ ٱللَّهُ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿18﴾

سورۃ الزمر آیت 18

جو (ہر کہنے والے کی) بات کو غور سے سنتے ہیں اور اس میں سے بہترین بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی لوگ عقل رکھنے والے ہیں۔

لَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ ٱللَّهُ ٱلْمِيعَادَ ﴿20﴾

سورۃ الزمر آیت 20

البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے ایسے اونچے اونچے محل ہیں کہ جن کے اوپر بالاخانے بنے ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کبھی (اپنے) وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهُۥ يَنَٰبِيعَ فِى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِۦ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهُۥ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَىٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُۥ حُطَٰمًا ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿21﴾ 2ع

سورۃ الزمر آیت 21

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور پھر زمین میں اس سے چشمے جاری کر دیتا ہے
پھر اس سے مختلف قسم کی رنگ برنگی کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ (پک کر) خشک ہونے لگتی ہیں پھر تم انہیں
زرد شدہ دیکھتے ہو پھر انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا ہے؟۔ بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت ہے۔

أَفَمَن شَرَحَ ٱللَّهُ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِۦۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَٰسِيَةِ قُلُوبُهُم
مِّن ذِكْرِ ٱللَّهِۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿22﴾

سورۃ الزمر آیت 22

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہو
۔(تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے) پس افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل اللہ کے ذکر (سے
نرم نہیں ہو پاتے بلکہ مزید) سخت ہو جاتے ہیں۔ یہی لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

ٱللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ ٱلْحَدِيثِ كِتَٰبًا مُّتَشَٰبِهًا مَّثَانِىَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِۚ ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهْدِى بِهِۦ مَن
يَشَآءُۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿23﴾

سورۃ الزمر آیت 23

اللہ نے تو بہترین کلام نازل کیا ہے ایک ایسی کتاب جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی جاتی ہیں۔اس (کے پڑھنے) سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر ان کے بدن نرم ہوتے اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یہی تو اللہ کی ہدایت ہے اس سے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں۔

فَأَذَاقَهُمُ ٱللَّهُ ٱلْخِزْىَ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ ٱلْـَٔاخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴿26﴾

سورۃ الزمر آیت 26

پھر ان کو اللہ نے دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی کا مزہ چکھا دیا۔ اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی بڑا ہے کاش یہ جانتے ہوتے۔

ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَآءُ مُتَشَٰكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿29﴾

سورۃ الزمر آیت 29

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک آدمی ہے جس کے کئی بدخو مالک ہیں۔اور ایک دوسرا شخص ہے جو سالم ایک ہی مالک کا ہے کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟۔سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے!۔ مگر ان میں بہت سارے لوگ یہ نہیں جانتے۔

۞ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى ٱللَّهِ وَكَذَّبَ بِٱلصِّدْقِ إِذْ جَآءَهُۥٓ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿32﴾

سورۃ الزمر آیت 32

پھر اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ بولے اور جب سچی بات اس کے پاس آجائے تو وہ اسے جھوٹا کہہ دے۔کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟۔

لِيُكَفِّرَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ ٱلَّذِى عَمِلُوا۟ وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ ٱلَّذِى كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿35﴾

سورۃ الزمر آیت 35

تاکہ اللہ ان کی سرزد برائیاں ان سے دور کردے اور انہیں ان کے نیک اعمال کا اجر عطا فرمائے۔

أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُۥ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا
لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿36﴾ ج

سورۃ الزمر آیت 36

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟۔اور یہ لوگ تم کو اس (اللہ) کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے
ہیں۔اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِى ٱنتِقَامٍ ﴿37﴾

سورۃ الزمر آیت 37

اور جس کو اللہ ہدایت یاب ہونے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔کیا اللہ بڑا غالب بدلہ لینے والا
نہیں ہے؟۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ
مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ
هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿38﴾

سورۃ الزمر آیت 38

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پوچھو کیا پھر تم نے کبھی غور کیا؟۔ کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس نقصان کو دور کر سکتے ہیں؟۔ یا اگر اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟۔ (ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا ٱلْمَوْتَ وَيُرْسِلُ ٱلْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿42﴾

سورۃ الزمر آیت 42

اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جن کو (ابھی) مرنا نہیں ہوتا (ان کی روحیں) نیند کے وقت قبض کرتا ہے۔ پھر جن پر موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے انہیں روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی) نشانیاں ہیں۔

أَمِ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا۟ لَا يَمْلِكُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿43﴾

سورۃ الزمر آیت 43

کیا ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے کہہ دو کہ خواہ وہ کسی چیز کا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی وہ عقل وخرد والے ہوں؟۔

قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَٰعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿44﴾

سورۃ الزمر آیت 44

کہہ دو کہ شفاعت پوری کی پوری اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اسی کے لئے آسمانوں وزمین کی بادشاہی ہے پھر تم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

وَإِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَحْدَهُ ٱشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ ٱلَّذِينَ
مِن دُونِهِۦٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿45﴾

سورۃ الزمر آیت 45

اور جب واحد ویکتا اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دلوں میں تنگی و گھٹن رونما ہونے لگتی ہے۔ اور جب اس کے علاوہ دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ ایک دم سے خوش ہو جاتے ہیں۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ عَٰلِمَ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ أَنتَ تَحۡكُمُ بَيۡنَ عِبَادِكَ
فِي مَا كَانُواْ فِيهِ يَخۡتَلِفُونَ﴿46﴾

سورۃ الزمر آیت 46

کہہ دو کہ اے اللہ! ۔اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ! ۔ (اور) اے ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے ! ۔ توہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ باہم اختلاف کرتے رہتے ہیں۔

وَلَوۡ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُواْ مَا فِي ٱلۡأَرۡضِ جَمِيعٗا وَمِثۡلَهُۥ مَعَهُۥ لَٱفۡتَدَوۡاْ بِهِۦ مِن سُوٓءِ
ٱلۡعَذَابِ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مَا لَمۡ يَكُونُواْ يَحۡتَسِبُونَ﴿47﴾

سورۃ الزمر آیت 47

اور جن لوگوں نے (کفر و شرک و بدعت جیسا) ظلم کیا اگر ان کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہو تو قیامت کے دن برے عذاب سے بچنے کے لئے وہ یہ سب کچھ فدیے میں دے دیں۔اور ان کے سامنے اللہ کی طرف سے وہ کچھ ظاہر ہو گا کہ جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔

أَوَلَمۡ يَعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ يَبۡسُطُ ٱلرِّزۡقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقۡدِرُۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ
يُؤۡمِنُونَ﴿52﴾ع5

سورۃ الزمر آیت 52

کیا وہ جانتے نہیں ؟۔ کہ اللہ ہی جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اس میں ایمان والوں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی) بڑی نشانیاں ہیں۔

۞ قُلْ يَٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿53﴾

سورۃ الزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَٰحَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِى جَنۢبِ ٱللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ ٱلسَّٰخِرِينَ ﴿56﴾ لا

سورۃ الزمر آیت 56

کہیں ایسا نہ ہو کوئی شخص یہ کہے کہ۔ہائے افسوس !۔ میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے حق میں کردی اور میں تو محض مذاق اڑانے والوں میں شامل رہا۔

أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ ٱللَّهَ هَدَىٰنِى لَكُنتُ مِنَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿57﴾

سورۃالزمر آیت 57

یا یہ کہنے لگ جائے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دے دیتا تو میں بھی متقی لوگوں میں سے ہوتا۔

وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ تَرَى ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿60﴾

سورۃالزمر آیت 60

اور قیامت کے دن تم دیکھ لوگے کہ جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا ایسے تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟۔

وَيُنَجِّى ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ ٱلسُّوٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿61﴾

سورۃالزمر آیت 61

اور متقی لوگوں کو اللہ ان کی کامیابی کی وجہ سے نجات دے گا انہیں نہ تو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ﴿62﴾

سورۃ الزمر آیت 62

اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگران بھی ہے۔

لَّهُۥ مَقَالِيدُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِۗ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ
ٱلْخَٰسِرُونَ﴿63﴾6ع

سورۃ الزمر آیت 63

اسی کے پاس آسمانوں وزمین (کے خزانوں) کی کنجیاں ہیں اور جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

قُلْ أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ تَأْمُرُوٓنِّىٓ أَعْبُدُ أَيُّهَا ٱلْجَٰهِلُونَ﴿64﴾

سورۃ الزمر آیت 64

کہہ دو کہ اے جاہل لوگو ! ۔ کیا پھر بھی تم مجھ سے غیر اللہ کی عبادت کرنے کا کہتے ہو؟ ۔

بَلِ ٱللَّهَ فَٱعْبُدْ وَكُن مِّنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿66﴾

سورۃ الزمر آیت 66

(نہیں) بلکہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں ہو جاؤ۔

وَمَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ وَٱلْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ مَطْوِيَّٰتٌۢ بِيَمِينِهِۦ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿67﴾

سورۃ الزمر آیت 67

اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیسا کہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔اور قیامت کے دن یہ سب زمین اسی کی مٹھی میں ہو گی۔ اور سارے آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ ان لوگوں کے شرک کرنے سے پاک اور برتر ہے۔

وَنُفِخَ فِى ٱلصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ﴿68﴾

سورۃ الزمر آیت 68

اور جب (پہلی دفعہ) صور میں پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر وہ جس کو اللہ چاہے (کہ بچا رہے)۔ پھر دوسری دفعہ اس (صور) میں پھونکا جائے گا تو سب ایک دم سے کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔

وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى صَدَقَنَا وَعْدَهُۥ وَأَوْرَثَنَا ٱلْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ ٱلْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ ٱلْعَـٰمِلِينَ ﴿74﴾

سورۃ الزمر آیت 74

اور وہ کہیں گے کہ سب تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے کیا ہوا اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا اب ہم جنت میں جہاں چاہیں وہاں رہیں۔ پس (نیک) عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا صلہ ہے۔

وَتَرَى ٱلْمَلَـٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ ٱلْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿75﴾ ع8

سورۃ الزمر آیت 75

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے۔ کہ وہ عرش (الٰہی) کے گرد گھیرا باندھے ہوئے اپنے رب کی تسبیح (تقدیس) کررہے ہوں گے۔ اور سب (اولین وآخرین) کے درمیان حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا

جائے گا۔اور (بہر زبانِ معترف) کہا جائے گا۔ ہر طرح کی تعریف صرف اور صرف اس اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ ﴿2﴾ لا

سورۃ غافر آیت 2

اس کتاب (قرآن کریم) کا نزول اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بہت زبردست خوب جاننے والا ہے۔

مَا يُجَٰدِلُ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِى ٱلْبِلَٰدِ ﴿4﴾

سورۃ غافر آیت 4

اللہ کی آیتوں میں تو صرف کافرو ناشکرے ہی جھگڑا کیا کرتے ہیں پس ان لوگوں کا شہروں میں (آزادی سے) گھومنا پھرنا کہیں تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى ٱلْإِيمَٰنِ فَتَكْفُرُونَ ﴿10﴾

سورۃ غافر آیت 10

بیشک جو لوگ کافرو ناشکرے ہو گئے ان کو ندیٰ دے کر کہہ دیا جائے گا کہ (آج) جتنا تم اپنے آپ سے بیزار ہو رہے ہو۔ اس سے کہیں زیادہ اللہ اس وقت بیزار (یعنی ناراض) ہوتا تھا۔ جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے۔ پھر نہیں مانا کرتے تھے

ذَٰلِكُم بِأَنَّهُۥٓ إِذَا دُعِىَ ٱللَّهُ وَحْدَهُۥ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِۦ تُؤْمِنُوا۟ ۚ فَٱلْحُكْمُ لِلَّهِ ٱلْعَلِىِّ ٱلْكَبِيرِ ﴿12﴾

سورۃ غافر آیت 12

یہ (عذاب) اس لئے ہے کہ جب واحد و یکتا اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے۔ اور اگر کسی کو اس کا شریک بنایا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے۔ اب تو فیصلہ اللہ ہی کا ہے جو اعلیٰ وارفع ہے سب سے بڑا ہے۔

فَٱدْعُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿14﴾

سورۃ غافر آیت 14

دین (یعنی ساری عبادتیں) اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے پس اللہ ہی کو پکارو چاہے کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔

يَوْمَ هُم بَٰرِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِّمَنِ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿16﴾

سورۃ غافر آیت 16

جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ ان کی کوئی بات بھی اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔ (ارشاد ہوگا) آج کس کی کامل بادشاہت ہے؟ صرف اور صرف اللہ کی نا۔ جو واحد و یکتا اکیلا ہر چیز پر بخوبی غالب ہے۔

ٱلْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ ٱلْيَوْمَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿17﴾

سورۃ غافر آیت 17

آج ہر شخص کو اس کے کئے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کے دن (کسی پر کچھ بھی) ظلم نہ ہوگا۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وَٱللَّهُ يَقْضِى بِٱلْحَقِّ ۖ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَقْضُونَ بِشَىْءٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿20﴾ 2ع

سورۃ غافر آیت 20

اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کردے گا۔ اور جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا سننے والا گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

۞ أَوَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ كَانُوا۟ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا۟ هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَءَاثَارًا فِى ٱلْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿21﴾

سورۃ غافر آیت 21

کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟۔ وہ قوت اور چھوڑے ہوئے زمینی آثاروں کے لحاظ سے ان سے کہیں بڑھ کر تھے پس اللہ نے گناہوں کی پاداش میں ان کو پکڑ لیا اور ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی نہ تھا۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَكَفَرُوا۟ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ قَوِىٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿22﴾

سورۃ غافر آیت 22

یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس رسول واضح نشانیاں لے کر آتے تھے پھر بھی یہ کفر کرتے تھے پس اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ بیشک وہ بڑی قوت والا سخت سزا دینے والا ہے۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَٰنَهُۥٓ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّىَ ٱللَّهُ
وَقَدْ جَآءَكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَٰذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُۥ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا
يُصِبْكُم بَعْضُ ٱلَّذِى يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿28﴾

سورۃ غافر آیت 28

اور آلِ فرعون میں سے ایک مردِ مومن جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس بنا پر قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟۔ اور وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہوا تو جس عذاب کی وہ تمہیں دھمکی دیتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ تو تم پر واقع ہو کر رہے گا۔ بیشک اللہ اسے ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا جو حد سے بڑھ جانے والا بڑا جھوٹا ہو۔

يَٰقَوْمِ لَكُمُ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ظَٰهِرِينَ فِى ٱلْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِنۢ بَأْسِ ٱللَّهِ إِن
جَآءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ أُرِيكُمْ إِلَّا مَآ أَرَىٰ وَمَآ أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ ٱلرَّشَادِ ﴿29﴾

سورۃ غافر آیت 29

اے میری قوم آج تمہاری بادشاہی ہے اور اس سرزمین میں تمہیں غلبہ بھی حاصل ہے لیکن اگر اللہ کا عذاب ہم پر آگیا تو کون ہماری مدد کرے گا؟۔ فرعون بولا کہ میں تو تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جو مجھے مناسب لگتی ہے اور میں اسی راہ کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جس میں بھلائی ہے۔

مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا ٱللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿31﴾

سورة غافر آیت 31

جیسے کہ قومِ نوحؑ اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں پر ہوا تھا۔ اور اللہ تو بندوں پر کبھی ظلم کرنا نہیں چاہتا۔

يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُم مِّنَ ٱللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿33﴾

سورة غافر آیت 33

جس روز تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے تمہیں اللہ کے (عذاب) سے کوئی بھی بچانے والا نہ ہوگا۔ اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِى شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُم بِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ
إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ ٱللَّهُ مِنۢ بَعْدِهِۦ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
مُّرْتَابٌ ﴿34﴾ ج صلے

سورۃ غافر آیت 34

اور البتہ یقیناً اس سے پہلے یوسفؑ بھی تمہارے پاس ٹھوس دلیلیں لے کر آئے تھے مگر تم برابر شک میں ہی پڑے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم کہنے لگے کہ ان کے بعد تو اللہ ہر گز کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ ہر اس شخص کو گمراہی میں ہی چھوڑ دیتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا شک کرنے والا ہوتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَٰنٍ أَتَىٰهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ وَعِندَ
ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿35﴾

سورۃ غافر آیت 35

وہ لوگ جو ان کے پاس آئی ہوئی کسی دلیل و سند کے بغیر اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ وہ اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک۔ سخت مبغوض (اور قابلِ نفرت) ہیں۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر و سرکش کے دل پر مہر ثبت ہونے دیتا ہے۔

تَدْعُونَنِى لِأَكْفُرَ بِٱللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِۦ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ عِلْمٌ وَأَنَا۠ أَدْعُوكُمْ إِلَى
ٱلْعَزِيزِ ٱلْغَفَّٰرِ ﴿42﴾

سورۃ غافر آیت 42

تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کردوں اور ایسی چیز کو اس کا شریک مقرر کروں جس کا مجھے کچھ بھی علم نہیں اور میں تمہیں اس اللہ جل شانہ کی طرف بلاتا ہوں جو خوب غالب بڑا بخش دینے والا ہے۔

لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِىٓ إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُۥ دَعْوَةٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَلَا فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَآ
إِلَى ٱللَّهِ وَأَنَّ ٱلْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ﴿43﴾

سورۃ غافر آیت 43

کوئی شک و شبہ نہیں۔ کہ تم مجھے صرف اس کی طرف بلاتے ہو جو نہ تو دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں پکارے جانے کے قابل ہے اور ہم سب کو اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے اور بلاشبہ جو حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہیں وہی جہنمی ہیں۔

فَسَتَذْكُرُونَ مَآ أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿44﴾

سورۃ غافر آیت 44

جو بات (آج) میں کہہ رہا ہوں عنقریب تم اسے یاد کرو گے۔ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں ۔بیشک اللہ (اپنے) بندوں کو گہری نگاہ سے دیکھنے والا ہے۔

فَوَقَىٰهُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِ مَا مَكَرُواْۖ وَحَاقَ بِـَٔالِ فِرْعَوْنَ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ﴿45﴾ج

سورۃ غافر آیت 45

پس بچالیا اللہ نے اس (مردِ مجاہد) کو ان سب بری بری چالوں سے جو وہ چلتے رہے۔اور آل فرعون کو برے عذاب نے آ گھیرا۔

قَالَ ٱلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوٓاْ إِنَّا كُلٌّ فِيهَآ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ ٱلْعِبَادِ﴿48﴾

سورۃ غافر آیت 48

وہ بڑے لوگ کہیں گے کہ بلاشبہ ہم سب بھی اسی میں پڑے ہیں اور یقیناً اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرچکا ہے۔

فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ﴿55﴾

سورۃ غافر آیت 55

پس صبر کئے رہو یقینی طور پر اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور شام و صبح اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الْخَبِیر کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَٰنٍ أَتَىٰهُمْ ۙ إِن فِى صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ
مَّا هُم بِبَٰلِغِيهِ ۚ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿56﴾

سورۃ غافر آیت 56

یقیناً جو لوگ (رب سے) آئی ہوئی کسی سند و دلیل کے بغیر اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں پس تکبر و بڑائی کے علاوہ اور کچھ نہیں جس تک وہ کبھی بھی پہنچنے والے نہیں۔ پس اللہ سے ہی پناہ مانگتے رہو بلا شبہ وہ بڑا سننے والا نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ لِتَسْكُنُوا۟ فِيهِ وَٱلنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى
ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿61﴾

سورۃ غافر آیت 61

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ تم اس میں آرام و سکون حاصل کرو۔ اور دن کو (کام کرنے کے لئے) روشن بنا دیا بلا شبہ اللہ لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے مگر بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿62﴾

سورۃ غافر آیت 62

یہی اللہ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو؟۔

كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ ٱلَّذِينَ كَانُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿63﴾

سورۃ غافر آیت 63

اسی طرح وہ لوگ بھی بہکے جاتے رہے جو اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿64﴾

سورۃ غافر آیت 64

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو چھت بنادیا اور تمہاری صورتیں بھی بنائیں اور تمہاری صورتیں بھی کیا بہترین بنادیں اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔یہی اللہ تو تمہارا رب ہے۔پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

هُوَ ٱلْحَىُّ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۗ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿65﴾

سورۃ غافر آیت 65

وہی تو (لایموت) زندہ ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس دین (یعنی ساری عبادتیں) اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

۞ قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَمَّا جَآءَنِىَ ٱلْبَيِّنَٰتُ مِن رَّبِّى وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿66﴾

سورۃ غافر آیت 66

کہہ دو کہ مجھے تو البتہ اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو (اور میں کیونکر یہ سب کروں)۔ جبکہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس واضح دلائل آچکے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے لئے ہی مسلمان رہوں۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿69﴾ ج صلے

سورۃ غافر آیت 69

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑتے رہتے ہیں وہ کدھر بہکے و بھٹکے جا رہے ہوتے ہیں؟۔

مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُواْ ضَلُّواْ عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُواْ مِن قَبْلُ شَيْـًٔا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿74﴾

سورۃ غافر آیت 74

اللہ کے علاوہ (شریک بنایا کرتے تھے)۔وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے گم ہوگئے (نہیں) بلکہ ہم تو اس سے پہلے (اللہ کے سوا) کسی کو بھی نہیں پکارا کرتے تھے۔اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہی میں ہی پڑا رہنے دیتا ہے۔

فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ ٱلَّذِى نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿77﴾

سورۃ غافر آیت 77

پس تم صبر کرو یقیناً اللہ کا وعدہ برحق ہے۔ پھر جس (عذاب) کی ہم انہیں وعید دیتے رہے ہیں اگرچہ ہم تم کو واقعی اس میں سے کچھ دکھادیں یا اس سے پہلے ہی تم کو دنیا سے اٹھالیں پھر ان کو بھی تو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے (یہ بچنے والے نہیں)۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ
عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِىَ بِـَٔايَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ فَإِذَا جَآءَ أَمْرُ ٱللَّهِ قُضِىَ
بِٱلْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿78﴾ 8ع

سورۃ غافر آیت 78

اور البتہ یقیناً ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے جن میں سے کچھ کے حالات تو تم سے بیان کر دیئے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ جن کے حالات تم سے بیان نہیں کئے۔ اور کسی رسول کے لئے بھی یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ کے اذن کے بغیر خود سے کوئی معجزہ لے آتا۔ اور جب اللہ کا حکم آجائے گا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت اہلِ باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَنْعَٰمَ لِتَرْكَبُوا۟ مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿79﴾ ز

سورۃ غافر آیت 79

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے مویشی بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور بعض کو تم ان میں سے کھاؤ۔

وَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ فَأَىَّ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ تُنكِرُونَ ﴿81﴾

سورۃ غافر آیت 81

اور وہی (اللہ جل شانہ) تمہیں اپنی (قدرت و حکمت کی) نشانیاں دکھاتا رہتا ہے پھر تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کروگے؟۔

فَلَمَّا رَأَوْا۟ بَأْسَنَا قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِۦ مُشْرِكِينَ ﴿84﴾

سورۃ غافر آیت 84

پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم واحد و یکتا اکیلے اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور ان سب کا انکار کرتے ہیں جن کو ہم اس کا شریک بنایا کرتے تھے۔

فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَٰنُهُمْ لَمَّا رَأَوْا۟ بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى قَدْ خَلَتْ فِى عِبَادِهِۦ ۖ
وَخَسِرَ هُنَالِكَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿85﴾ ع9

سورۃ غافر آیت 85

لیکن ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کے قبولِ ایمان نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ یہی اللہ کا طریقہ ہے جو اس کے بندوں میں چلا آتا ہے اور اس وقت کافرو ناشکرے لوگ خسارے میں ہی رہ جاتے ہیں۔

إِذْ جَآءَتْهُمُ ٱلرُّسُلُ مِنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ قَالُوا۟ لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَٰٓئِكَةً فَإِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿14﴾

سورۃ فصلت آیت 14

جب ان کے پاس ان کے سامنے اور ان کے پیچھے سے رسول آئے کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے کہ ہمارا رب اگر چاہتا تو فرشتے اُتار دیتا پس جس (پیغام) کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم البتہ اس کا انکار کرتے ہیں۔

فَأَمَّا عَادٌ فَٱسْتَكْبَرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَقَالُوا۟ مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿15﴾

سورۃ فصلت آیت 15

پس قومِ عاد نے زمین میں ناحق سرکشی و غرور کیا اور کہا کہ ہم سے بڑھ کر طاقتور کون ہے؟۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا سوچا۔ کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے کہ وہ ان سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ وہ تو ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَآءُ ٱللَّهِ إِلَى ٱلنَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿19﴾

سورۃ فصلت آیت 19

اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف محشور کیے جائیں گے تو ترتیب وار کھڑے کیے جائیں گے۔

وَقَالُوا۟ لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوٓا۟ أَنطَقَنَا ٱللَّهُ ٱلَّذِىٓ أَنطَقَ كُلَّ شَىْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿21﴾

سورۃ فصلت آیت 21

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟۔ تو وہ کہیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے بولنے کی طاقت دیدی جس نے ہر چیز کو گویائی عطا کی ہے۔ اور اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿22﴾

سورۃ فصلت آیت 22

اور تم اپنے (گناہ) اس اندیشے سے نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (سب) تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ بلکہ تم تو یہ گمان کیے ہوئے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سارے اعمال کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو۔

ذَٰلِكَ جَزَآءُ أَعْدَآءِ ٱللَّهِ ٱلنَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ ٱلْخُلْدِ ۖ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿28﴾

سورۃ فصلت آیت 28

اللہ کے دشمنوں کی سزا (دوزخ کی) آگ ہے ان کے لئے اسی میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔ یہ ان کے اس جرم کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیات سے انکار کیا کرتے تھے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَبْشِرُوا۟ بِٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ فصلت آیت 30

یقینی طور پر جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جم کر ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو کہتے ہیں) کہ نہ تو تم ڈرو اور نہ ہی غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿33﴾

سورة فصلت آیت 33

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک کام کرے اور کہے کہ بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ نَزْغٌ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿36﴾

سورة فصلت آیت 36

اور اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کسی طرح کا کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ بڑا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِ ٱلَّيْلُ وَٱلنَّهَارُ وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا۟ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ
وَٱسْجُدُوا۟ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿37﴾

سورة فصلت آیت 37

اور رات۔ دن۔ سورج اور چاند بھی اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم خاص کر اسی کی عبادت کرنے والے ہو۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِۦ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِى شِقَاقٍۭ بَعِيدٍ ﴿52﴾

سورة فصلت آیت 52

کہہ دو کیا تم نے کبھی غور کیا؟ کہ اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو پھر تم نے اس کا انکار کردو تو اس سے بڑا کون گمراہ ہوگا جو (اب) پرلے درجے کی مخالفت میں پڑا ہوا ہو؟۔

كَذَٰلِكَ يُوحِىٓ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ ٱللَّهُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿3﴾

سورة الشوری آیت 3

وہ اسی طرح تمہاری طرف اور ان کی طرف بھی جو تم سے پہلے تھے وحی بھیجتا رہا ہے اللہ تو خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾

سورة الشوری آیت 5

(لوگوں کے اللہ کا شریک بنانے پر) قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور (مگر) فرشتے اپنے رب کی تعریف و تحمید کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔

وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿6﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 6

اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا رکھا ہے اللہ ان پر نظر رکھے ہوئے ہے اور تم ان پر ذمہ دار نہیں ہو۔

وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَآءُ فِى رَحْمَتِهِۦ ۚ
وَٱلظَّٰلِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿8﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 8

اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امّت بنا دیتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور ظالم لوگوں کا نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

أَمِ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۖ فَٱللَّهُ هُوَ ٱلْوَلِىُّ وَهُوَ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ
شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿9﴾ ع1

سورۃ الشوری آیت 9

کیاانہوں نے اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ اور بھی ولی اولیاء بنارکھے ہیں؟۔ ولی تو اللہ ہی ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرے گااور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَمَا ٱخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَىْءٍ فَحُكْمُهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبِّى عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ
أُنِيبُ ﴿10﴾

سورۃ الشوری آیت 10

اور جس چیز میں تم اختلاف کروپس اس کافیصلہ اللہ کے سپرد ہے وہی اللہ میرارب ہے جس پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

۞ شَرَعَ لَكُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِۦ نُوحًا وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِۦٓ
إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓ ۖ أَنْ أَقِيمُوا۟ ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا۟ فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى

ٱلْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ ٱللَّهُ يَجْتَبِىٓ إِلَيْهِ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَن
يُنِيبُ ﴿13﴾

سورۃ الشوری آیت 13

اس (اللہ) نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے بذریعۂ وحی تمہاری طرف بھی بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھی حکم دیا تھا۔ کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ جس بات کی طرف تم انہیں دعوت دیتے ہو وہ مشرکین پر بہت شاق گزرتی ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لئے منتخب کرلیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے اپنی طرف (پہنچنے کا) راستہ دکھا دیتا ہے۔

فَلِذَٰلِكَ فَٱدْعُ ۖ وَٱسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ ۖ وَقُلْ ءَامَنتُ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ
مِن كِتَٰبٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ ۖ لَا
حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿15﴾ ط

سورۃ الشوری آیت 15

پس اس (دین) کی طرف دعوت دیتے رہو اور ثابت قدم رہو جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا۔ اور کہہ دو کہ میں ہر اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ کی نازل کردہ ہے۔

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل وانصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہم میں اور تم میں کوئی کج بحثی درکار نہیں اللہ ہی جمع کرکے ہمارے درمیان (فیصلہ کردے گا)۔ اور سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ يُحَآجُّونَ فِى ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا ٱسْتُجِيبَ لَهُۥ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿16﴾

سورۃ الشوری آیت 16

اور بعد اس کے کہ (اہلِ ایمان نے اللہ کے) اس (حکم) کو عملی طور پر قبول کرلیا ہے (تواب) جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ان کی حجت بازی ان کے رب کے نزدیک بالکل بے بنیاد ہے اور ایسوں پر (اللہ کا) غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ وَٱلْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿17﴾

سورۃ الشوری آیت 17

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے کتاب کو سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے اور میزان (یعنی عدل وانصاف کی ترازو) بھی۔ اور تمہیں کیا خبر شاید کہ قیامت قریب ہی آ چکی ہو۔

ٱللَّهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهِۦ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْعَزِيزُ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الشوری آیت 19

اللہ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے وہ بڑا ہی طاقت والا نہایت زبردست ہے۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ ٱلْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿21﴾

سورۃ الشوری آیت 21

کیا وہ ان کے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا (من گھڑت) دین مقرر کرلیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ اور اگر فیصلے (کے دن) کی بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ کردیا جاتا۔ اور البتہ جو لوگ ظالم ہیں ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

ذَٰلِكَ ٱلَّذِى يُبَشِّرُ ٱللَّهُ عِبَادَهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ۗ قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ ۗ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُۥ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿23﴾

سورۃ الشوری آیت 23

یہی وہ (فضل) ہے جس کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لاتے اور عمل صالح کرتے ہیں ۔ کہہ دو کہ میں تم سے سوائے قرابت داری کی محبت کے اس کام کا کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور جو کوئی نیک کام کرے گا ہم اس کے ثواب میں اضافہ کردیں گے۔ یقیناً اللہ بڑا ہی بخشنے والا بہت قدردان ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ ٱللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ ٱللَّهُ ٱلْبَٰطِلَ وَيُحِقُّ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿24﴾

سورۃ الشوری آیت 24

یا (کیا) یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول نے اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑ لیا ہے اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر مہر لگ جانے دے۔ اور اللہ تو باطل کو مٹاتا اور حق کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔ بیشک وہ سینوں کے چھپے ہوئے رازوں تک کو اچھی طرح جانتا ہے۔

۞ وَلَوْ بَسَطَ ٱللَّهُ ٱلرِّزْقَ لِعِبَادِهِۦ لَبَغَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿27﴾

سورۃ الشوری آیت 27

اور اگر اللہ اپنے تمام بندوں کی روزی کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد و بغاوت پھیلانے لگ جاتے لیکن جو چیز بھی وہ چاہتا ہے ایک اندازے کے ساتھ نازل کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کو اچھی طرح جانتا نہایت گہری نگاہ سے دیکھتا ہے۔

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿31﴾

سورۃ الشوری آیت 31

اور تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی تمہارا ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

فَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَىْءٍ فَمَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿36﴾ ج

سورۃ الشوری آیت 36

جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ صرف دنیاوی زندگی کا (معمولی سا) سامان ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کہیں بہتر بھی اور باقی رہنے والا بھی ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَجَزَٰٓؤُاْ سَيِّئَةٖ سَيِّئَةٞ مِّثۡلُهَاۖ فَمَنۡ عَفَا وَأَصۡلَحَ فَأَجۡرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ
ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿40﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 40

اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کردے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ بیشک وہ (اللہ جل شانہ) ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَمَن يُضۡلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن وَلِيّٖ مِّنۢ بَعۡدِهِۦۗ وَتَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ لَمَّا رَأَوُاْ ٱلۡعَذَابَ
يَقُولُونَ هَلۡ إِلَىٰ مَرَدّٖ مِّن سَبِيلٖ ﴿44﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 44

اور جسے اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے تو اس (اللہ جل شانہ) کے بعد اس کا کوئی بھی ولی نہیں۔ اور تم ظالم لوگوں کو دیکھو گے جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو کہیں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی بھی (ممکنہ) صورت ہے؟۔

وَمَا كَانَ لَهُم مِّنۡ أَوۡلِيَآءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِۗ وَمَن يُضۡلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ
مِن سَبِيلٍ ﴿46﴾ط

سورۃ الشوری آیت 46

اوران کا اللہ کے علاوہ کوئی بھی ولی اولیاء نہ ہوگا کہ ان کو بچالے۔اور جسے اللہ گمراہ ہوجانے دے اس کے لئے (ہدایت پانے کا) کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔

ٱسْتَجِيبُواْ لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ﴿47﴾

سورۃ الشوری آیت 47

(اے لوگو) اپنے رب کا حکم عملی طور پر قبول کرلو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔اس دن نہ تو تمہارے لئے کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ ہی تم گناہوں کا انکار کر پاؤگے۔

لِّلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَآءُ إِنَٰثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَآءُ ٱلذُّكُورَ ﴿49﴾ لا

سورۃ الشوری آیت 49

آسمانوں اور زمین کی ساری بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دے دیتا ہے۔

۞ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا
فَيُوحِىَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِىٌّ حَكِيمٌ ﴿51﴾

سورۃ الشوری آیت 51

اور کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اس (اللہ جل شانہ) کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بلند و برتر نہایت حکمت والا ہے۔

صِرَٰطِ ٱللَّهِ ٱلَّذِى لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِلَى ٱللَّهِ تَصِيرُ
ٱلْأُمُورُ ﴿53﴾ ع5

سورۃ الشوری آیت 53

اس اللہ کے راستے کی طرف جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ!۔ کہ سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہوتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيسَىٰ بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِٱلْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ ٱلَّذِى
تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿63﴾

سورۃ الزخرف آیت 63

اور جب عیسیٰؑ نشانیاں (معجزے) لے کر آئے تو کہا میں تمہارے پاس حکمت ودانائی لے کر آیا ہوں تا کہ تم پر بعض ان باتوں کی وضاحت کردوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ پس تم اللہ ہی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿64﴾

سورۃ الزخرف آیت 64

بلاشبہ اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ پس اسی کی عبادت کرو یہی تو سیدھا راستہ ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿87﴾ لا

سورۃ الزخرف آیت 87

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا؟۔ تو ضرور کہہ دیں گے کہ اللہ نے تو پھر یہ کہاں بہکے بھٹکے پھرتے ہیں۔

أَنْ أَدُّوٓاْ إِلَىَّ عِبَادَ ٱللَّهِ ۖ إِنِّى لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿18﴾ لا

سورۃ الدخان آیت 18

(اور کہا تھا کہ) اللہ کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے سپرد کردو۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔

وَأَن لَّا تَعْلُواْ عَلَى ٱللَّهِ ۖ إِنِّىٓ ءَاتِيكُم بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿19﴾ ج

سورۃ الدخان آیت 19

اور اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو۔ البتہ میں تمہارے پاس ٹھوس دلیل لے کر آیا ہوں۔

إِلَّا مَن رَّحِمَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿42﴾ ع2

سورۃ الدخان آیت 42

مگر جس پر اللہ مہربانی کرے۔ بیشک وہ تو بڑا غالب نہایت مہربان ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿2﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 2

یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ ٱلرِّيَٰحِ ءَايَٰتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿5﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 5

اور رات اور دن کے ادل بدل کر آنے جانے میں اور اُس رزق میں جسے اللہ آسمان سے نازل فرماتا ہے اور اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور ہواؤں کی گردش میں بھی ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِٱلْحَقِّ ۖ فَبِأَىِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَ ٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ يُؤْمِنُونَ ﴿6﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 6

یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تمہیں حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں پھر آخر یہ اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کونسا (ایسا) کلام ہے جس پر یہ ایمان لائیں گے ؟۔

يَسْمَعُ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿8﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 8

کہ جب اسے اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو سن لیتا ہے پھر وہ غرور و تکبر کے ساتھ ایسے اڑا رہتا ہے گویا کہ ان کو سنا ہی نہیں۔ بس تم اسے المناک عذاب کی خبر دے دو۔

مِّن وَرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِى عَنْهُم مَّا كَسَبُوا۟ شَيْـًٔا وَلَا مَا ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْلِيَآءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿10﴾ ط

سورۃ الجاثیۃ آیت 10

ان کے پیچھے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے کمایا تھا ان کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ہی وہ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے علاوہ ولی اولیاء بنا رکھا تھا۔ اور ان کے لئے بہت سخت عذاب ہے۔

۞ ٱللَّهُ ٱلَّذِى سَخَّرَ لَكُمُ ٱلْبَحْرَ لِتَجْرِىَ ٱلْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِۦ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿12﴾ ج

سورۃ الجاثیۃ آیت 12

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چل سکیں اور اس لئے بھی کہ تم اس کا فضلِ معاش تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔

قُل لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ يَغْفِرُوا۟ لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ ٱللَّهِ لِيَجْزِىَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوا۟
يَكْسِبُونَ﴿14﴾

سورة الجاثية آيت 14

ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ ان لوگوں سے در گزر ہی کریں جو اللہ کے (جزاوسزا والے) دنوں کی امید نہیں رکھتے تاکہ وہ ان لوگوں کو ان کے سارے اعمال کا بدلہ دے جو وہ کیا کرتے تھے۔

إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا۟ عَنكَ مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۚ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۖ وَٱللَّهُ
وَلِىُّ ٱلْمُتَّقِينَ﴿19﴾

سورة الجاثية آيت 19

البتہ وہ اللہ کے مقابل تم کو ہرگز کچھ بھی فائدہ نہیں دیں گے۔اور یقیناً ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی اولیاء ہوا کرتے ہیں۔اور اللہ ہی تو متقی لوگوں کا ولی ہے۔

وَخَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُونَ﴿22﴾

سورة الجاثية آيت 22

اور اللہ نے آسمانوں وزمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے اعمال کا بدلہ دیا جائے اور ان پر (کسی طرح سے بھی) ظلم نہیں کیا جائے گا۔

أَفَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ ٱللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِۦ وَقَلْبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنۢ بَعْدِ ٱللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿23﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 23

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا بھالا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے باوجود سمجھ بوجھ کے اسے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیا ہے اور اس کی سماعت اور عقل وخرد پر مہر لگ جانے دی ہے اور اس کی بصیرت پر پردہ پڑ گیا ہے (اب) اللہ کے بعد کون ہے جو ایسے شخص کو ہدایت دے سکتا ہے؟۔ کیا پھر تم غور وفکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

قُلِ ٱللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿26﴾ ع3

سورۃ الجاثیۃ آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی تمہیں زندہ رکھتا ہے وہی تمہیں موت دے گا پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں لیکن بہت سارے لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿27﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 27

آسمانوں وزمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس روز اہل باطل خسارے میں پڑ جائیں گے۔

وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱلسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِى مَا ٱلسَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿32﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 32

اور جب کہا جاتا تھا کہ یقیناً اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں ہے تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے؟۔ہم تو محض اسے ظن وگمان ہی خیال کرتے ہیں اور ہمیں اس کا بالکل یقین نہیں ہے۔

ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ ٱتَّخَذْتُمْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۚ فَٱلْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿35﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 35

یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا تھا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔
پس آج نہ تو یہ لوگ اس (دوزخ) سے نکالے جائیں گے اور نہ ہی ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔

فَلِلَّهِ ٱلْحَمْدُ رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَرَبِّ ٱلْأَرْضِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿36﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 36

پس ہر قسم کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب بلکہ سارے جہانوں کا رب ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ﴿2﴾

سورۃ الاحقاف آیت 2

(یہ) کتاب بڑے زبردست نہایت حکمت والے اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

قُلْ أَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ ۖ ٱئْتُونِى بِكِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ هَٰذَآ أَوْ أَثَٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿4﴾

سورۃ الاحقاف آیت 4

کہہ دو کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو (ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے؟۔ یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کچھ شراکت ہے؟۔ (اس قرآن سے) پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ!۔ یا بقیہ آثار میں سے کوئی مستند علمی دستاویز (دلیل و ثبوت کے طور پر) پیش کرواگر تم سچے ہو۔

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ وَهُمْ عَن دُعَآئِهِمْ غَٰفِلُونَ﴿5﴾

سورۃ الأحقاف آیت 5

اور اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کو جواب نہیں دے سکے گا۔ بلکہ وہ تو ان کی دعا و پکار سے ہی غافل ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ ٱفْتَرَيْتُهُۥ فَلَا تَمْلِكُونَ لِى مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِۦ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ﴿8﴾

سورۃ الأحقاف آیت 8

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو اس نے خود سے گھڑ لیا ہے؟۔ کہہ دو کہ اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم لوگ اللہ کے حضور میرے (بچاؤ کے) لئے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ (مگر) تم لوگ (قرآن پر) جو

باتیں بناتے ہو وہ ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔ اور وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِۦ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِۦ فَـَٔامَنَ وَٱسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الأحقاف آیت 10

کہہ دو کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کر دو جب کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی طرح کی ایک (کتاب کی) گواہی دے چکا اور ایمان بھی لا چکا ہے مگر تم نے غرور و تکبر کر لیا؟۔ بیشک اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿13﴾ ج

سورۃ الأحقاف آیت 13

بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جمے رہے پس نہ تو انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ ٱلْقُرُونُ مِن قَبْلِى
وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ ٱللَّهَ وَيْلَكَ ءَامِنْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ
ٱلْأَوَّلِينَ ﴿17﴾

سورة الأحقاف آیت 17

اور جس نے اپنے والدین سے کہا کہ اُف ہے !۔ تم دونوں پر کیا تم مجھے وعید دیتے رہتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ زندہ کرکے) نکالا جاؤں گا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے کئی نسلیں گزر چکی ہیں (کیا کوئی ایک بھی زندہ ہو کر آیا؟)۔اور وہ والدین اللہ سے فریاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وائے افسوس ہے تم پر ایمان لے آؤ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔(مگر) وہ کہتا ہے کہ یہ سب پرانے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

۞ وَٱذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُۥ بِٱلْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ ٱلنُّذُرُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَمِنْ خَلْفِهِۦٓ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿21﴾

سورة الأحقاف آیت 21

اور قومِ عاد کے بھائی (ہود) کا ذکر کرو جب انہوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں آگاہ کیا تھا جبکہ ان سے پہلے بھی اور ان کے بعد بھی بہت سارے خبردار کرنے والے گزر چکے (ہود نے کہا کہ) اللہ کے علاوہ

کسی کی بھی عبادت نہ کرو مجھے البتہ تمہارے بارے میں ایک بڑے (ہولناک) دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

قَالَ إِنَّمَا ٱلْعِلْمُ عِندَ ٱللَّهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّآ أُرْسِلْتُ بِهِۦ وَلَٰكِنِّىٓ أَرَىٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿23﴾

سورۃ الأحقاف آیت 23

(ہود نے) کہا البتہ اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے میں تو صرف تم تک وہ (اللہ کا پیغام) پہنچا رہا ہوں جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں لیکن میں تم کو بالکل کوئی جاہل قوم دیکھتا ہوں۔

وَلَقَدْ مَكَّنَّٰهُمْ فِيمَآ إِن مَّكَّنَّٰكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَٰرًا وَأَفْـِٔدَةً فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُهُمْ وَلَآ أَفْـِٔدَتُهُم مِّن شَىْءٍ إِذْ كَانُوا۟ يَجْحَدُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿26﴾ 3ع

سورۃ الأحقاف آیت 26

اور البتہ یقیناً ہم نے ان لوگوں کو ایسے کاموں پر قدرت دے رکھی تھی جو تم لوگوں کو بھی میسر نہیں اور ہم نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل تو دیئے تھے مگر ان کی سماعت اور ان کی بصارت اور ان کی عقل و خرد نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیا کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے اور (پھر) ان کو اسی چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ قُرْبَانًا ءَالِهَةًۢ ۖ بَلْ ضَلُّوا۟ عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ
إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿28﴾

سورۃ الأحقاف آیت 28

پھر انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی جو ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ قربت حاصل کرنے پر معبود بنا رکھے تھے۔ بلکہ وہ تو ان سے گم ہو گئے اور یہی تو ان کے وہ جھوٹ و بہتان تھے جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

يَٰقَوْمَنَآ أَجِيبُوا۟ دَاعِىَ ٱللَّهِ وَءَامِنُوا۟ بِهِۦ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ
أَلِيمٍ ﴿31﴾

سورۃ الأحقاف آیت 31

اے ہماری قوم ! ۔اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو عملی طور پر قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے بچا لے گا۔

وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِىَ ٱللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُۥ مِن دُونِهِۦٓ
أَوْلِيَآءُ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿32﴾

سورۃ الأحقاف آیت 32

اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو عملی طور پر قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں (اللہ کو) ہرگز عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بھی ولی اولیاء نہیں ہوگا۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْـِۧىَ ٱلْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿33﴾

سورۃ الأحقاف آیت 33

کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے ہی آسمانوں و زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ ان کے پیدا کرنے سے بالکل نہیں تھکا؟۔ وہ اس پر بھی خوب قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے۔ (کیوں نہیں) جی ہاں !۔ بیشک وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَصَدُّوا۟ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَٰلَهُمْ ﴿1﴾

سورۃ محمد آیت 1

جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو بھی) اللہ کے راستے سے روکا اس (اللہ جل شانہ) نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱتَّبَعُواْ ٱلْبَٰطِلَ وَأَنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّبَعُواْ ٱلْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ
كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَٰلَهُمْ ﴿3﴾

سورۃ محمد آیت 3

یہ اس لئے ہوا کہ جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے باطل کی پیروی کی اور جو ایمان لائے انہوں نے اپنے رب کی طرف سے (دین) حق کی پیروی کی اسی طرح اللہ بنی نوع انسان کے لئے ان (کے حالات) کی مثالیں واضح کرتا ہے۔

فَإِذَا لَقِيتُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَضَرْبَ ٱلرِّقَابِ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّواْ ٱلْوَثَاقَ فَإِمَّا
مَنًّۢا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً حَتَّىٰ تَضَعَ ٱلْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ لَٱنتَصَرَ
مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَاْ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَٱلَّذِينَ قُتِلُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَلَن يُضِلَّ
أَعْمَٰلَهُمْ ﴿4﴾

سورۃ محمد آیت 4

پھر جب کافروں سے تمہاری مڈ بھیڑ ہو جائے تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب خوب قتل وخون ریزی کر چکو تو ان (قیدیوں) کو مضبوطی سے باندھ لو۔اس کے بعد یا تو احسان کر دو یا پھر فدیہ لے لو یہاں تک کہ (فریق مقابل) جنگ میں اپنے ہتھیار ڈال دے۔یہی (حکم) ہے اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے

انتقام لے لیتا لیکن وہ تم لوگوں کے بعض کو بعض سے آزمانا چاہتا ہے۔اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے پس اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تَنصُرُواْ ٱللَّهَ يَنصُرۡكُمۡ وَيُثَبِّتۡ أَقۡدَامَكُمۡ ﴿7﴾

سورۃ محمد آیت 7

اے ایمان والو !۔اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما کے رکھے گا۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمۡ كَرِهُواْ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأَحۡبَطَ أَعۡمَٰلَهُمۡ ﴿9﴾

سورۃ محمد آیت 9

یہ اس لئے کہ اللہ کی نازل کردہ چیز کو انہوں نے ناپسند کردیا پس اس (اللہ جل شانہ) نے بھی ان کے سب اعمال اکارت کردیئے۔

۞ أَفَلَمۡ يَسِيرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَيَنظُرُواْ كَيۡفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡۖ دَمَّرَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِمۡۖ وَلِلۡكَٰفِرِينَ أَمۡثَٰلُهَا ﴿10﴾

سورۃ محمد آیت 10

کیاان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے۔ اللہ نے ان پر تباہی و بربادی ڈال دی۔ اور ان کافروں کا بھی ایسا ہی انجام ہوگا۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ مَوْلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَأَنَّ ٱلْكَٰفِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿11﴾ ع1

سورۃ محمد آیت 11

یہ اس لئے ہے کہ اہلِ ایمان کا مولیٰ تو صرف اللہ ہے اور بلاشبہ جو کافرو ناشکرے ہیں ان کا کوئی بھی مولیٰ نہیں ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يُدْخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ
وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ ٱلْأَنْعَٰمُ وَٱلنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿12﴾

سورۃ محمد آیت 12

بیشک جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان کو اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں جاری ہوں گی۔ اور جو کافرو ناشکرے ہیں وہ (دنیا میں) فائدے اٹھا رہے ہیں۔ اور اس طرح کھاتے ہیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں۔ اور ان کا (آخری) ٹھکانہ دوزخ ہی ہے۔

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰٓ إِذَا خَرَجُوا۟ مِنْ عِندِكَ قَالُوا۟ لِلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ
مَاذَا قَالَ ءَانِفًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ طَبَعَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَهْوَآءَهُمْ ﴿16﴾

سورة محمد آیت 16

اوران میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو (بظاہر تو) تمہاری طرف کان لگاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے باہر نکل جاتے ہیں توان لوگوں سے پوچھتے ہیں جن کو علم دیا گیا ہے کہ اس (رسول) نے ابھی کیا کہا تھا؟۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگ جانے دی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے ہی چلتے ہیں۔

فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ
مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَىٰكُمْ ﴿19﴾ ع2

سورة محمد آیت 19

پس جان رکھو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ سے اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی معافی مانگو۔ اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے ٹھکانوں کو خوب جانتا ہے۔

طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ ٱلْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا۟ ٱللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿21﴾ ج

سورۃ محمد آیت 21

یہ اطاعت کرتے اور اچھی بات کہتے۔ پھر جب (جہاد کا) قطعی فیصلہ ہو گیا۔ تو اگر یہ اللہ سے (کیے اپنے عہد پر) سچے رہتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰٓ أَبْصَٰرَهُمْ ﴿23﴾

سورۃ محمد آیت 23

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور انہیں سماعت سے بہرا بنا دیا اور ان کی بصیرت کو اندھا کر دیا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ لِلَّذِينَ كَرِهُواْ مَا نَزَّلَ ٱللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِى بَعْضِ ٱلْأَمْرِ ۖ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿26﴾

سورۃ محمد آیت 26

یہ اس لئے کہ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ (قرآن) سے بیزار ہیں یہ ان سے کہتے ہیں کہ ہم بعض معاملات میں تمہاری بات مان لیں گے۔ اور اللہ تو ان کے پوشیدہ مشوروں تک کو جانتا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ ٱتَّبَعُواْ مَآ أَسْخَطَ ٱللَّهَ وَكَرِهُواْ رِضْوَٰنَهُۥ فَأَحْبَطَ أَعْمَٰلَهُمْ ﴿28﴾ ع3

سورۃ محمد آیت 28

یہ سب اس وجہ سے کہ وہ ایسی چیز کے پیچھے چلے جو اللہ کی ناراضی کا باعث تھی اور اس کی خوشنودی سے کراہت کرلی پھر اللہ نے بھی ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

أَمْ حَسِبَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ ٱللَّهُ أَضْغَٰنَهُمْ ﴿29﴾

سورۃ محمد آیت 29

یا (کیا) یہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ اللہ کبھی ان کے کینوں و کدروتوں کو ظاہر نہیں کرے گا!۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَأَرَيْنَٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَٰهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِى لَحْنِ ٱلْقَوْلِ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَٰلَكُمْ ﴿30﴾

سورۃ محمد آیت 30

اگر ہم چاہتے تو تمہیں وہ لوگ دکھا دیتے اور تم ان کو ان (کے چہروں) کی علامات سے ہی پہچان لیتے ۔اور یقیناً تم انہیں ان کے اندازِ گفتگو سے تو ضرور پہچان لوگے اور اللہ تم سب کے اعمال کو بخوبی جانتا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَشَآقُّواْ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
ٱلۡهُدَىٰ لَن يَضُرُّواْ ٱللَّهَ شَيۡـٔٗا وَسَيُحۡبِطُ أَعۡمَٰلَهُمۡ ﴿32﴾

سورۃ محمد آیت 32

بیشک جن لوگوں پر ہدایت بالکل واضح ہو جانے کے بعد انہوں نے کفر اختیار کیا اور (دوسروں کو بھی) اللہ کے راستے سے روکا اور رسول کی مخالفت کی وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور اللہ ان کے سارے اعمال کو غارت کر دے گا۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَلَا تُبۡطِلُوٓاْ أَعۡمَٰلَكُمۡ ﴿33﴾

سورۃ محمد آیت 33

اے ایمان والو! ۔ اللہ کا حکم مانو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ ہونے دو۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ مَاتُواْ وَهُمۡ كُفَّارٞ فَلَن يَغۡفِرَ ٱللَّهُ
لَهُمۡ ﴿34﴾

سورۃ محمد آیت 34

بیشک جو لوگ کافر ہوگئے اور اللہ کے راستے سے روکتے رہے پھر کافر و ناشکرے ہی مر گئے اللہ ان کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

فَلَا تَهِنُواْ وَتَدْعُوٓاْ إِلَى ٱلسَّلْمِ وَأَنتُمُ ٱلْأَعْلَوْنَ وَٱللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ ﴿35﴾

سورۃ محمد آیت 35

پس تم ہمت نہ ہارنا اور (دشمنوں کو) صلح کی دعوت نہ دینا جب کہ تم ہی غالب رہوگے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ تمہارے اعمال (کے اجر) میں ہرگز کمی نہیں کرے گا۔

هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا
يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ وَٱللَّهُ ٱلْغَنِىُّ وَأَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْاْ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ
ثُمَّ لَا يَكُونُوٓاْ أَمْثَٰلَكُم ﴿38﴾ ع4

سورۃ محمد آیت 38

دیکھو! ۔ تم ہی وہ لوگ ہو جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے کچھ لوگ بُخل کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جو بُخل کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے آپ سے ہی بُخل کرتا ہے اور اللہ تو بے نیاز ہے اور تم سب ہی (اس کے حضور) محتاج ہو۔ اور اگر تم منہ پھیر لوگے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ ٱللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَٰطًا
مُّسْتَقِيمًا ﴿2﴾ لا

سورة الفتح آیت 2

تاکہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے اور تمہاری سیدھے راستے تک رہنمائی بھی کردے۔

وَيَنصُرَكَ ٱللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿3﴾

سورة الفتح آیت 3

اور اللہ تمہاری بھرپور زبردست مدد کردے۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ فِى قُلُوبِ ٱلْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوٓا۟ إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ
جُنُودُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿4﴾ لا

سورة الفتح آیت 4

وہی تو ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں پر سکون واطمینان نازل کیا تاکہ وہ اپنے ایمان میں اور بڑھتے چلے جائیں۔اور آسمانوں وزمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

لِّيُدْخِلَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ
عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ ٱللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿5﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 5

یہ اس لئے ہے کہ وہ مومن مَردوں اور مومن عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں اور اس لئے بھی کہ ان سے ان کی برائیاں دور کر دے اور یہی تو اللہ کے نزدیک عظیم کامیابی ہے۔

وَيُعَذِّبَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْمُشْرِكِينَ وَٱلْمُشْرِكَٰتِ ٱلظَّآنِّينَ بِٱللَّهِ ظَنَّ ٱلسَّوْءِ ۚ
عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ
مَصِيرًا ﴿6﴾

سورۃ الفتح آیت 6

اور (اس لئے بھی کہ) منافق مَردوں اور منافق عورتوں مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے بارے میں برے برے گمان رکھتے ہیں۔ ان پر ہی برائی کی گردش ہو۔ اللہ ان پر غضبناک ہوا اور ان پر لعنت کردی ہے اور ان کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

وَلِلَّهِ جُنُودُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿7﴾

سورۃ الفتح آیت 7

اور آسمانوں وزمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

لِّتُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿9﴾

سورۃ الفتح آیت 9

تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی مدد کرو اور اس کی توقیر و تکریم کرو اور صبح و شام اس (اللہ ہی) کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الحلیم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ ٱللَّهَ يَدُ ٱللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَٰهَدَ عَلَيْهُ ٱللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿10﴾ ع1

سورۃ الفتح آیت 10

بلا شبہ جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ بس البتہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ پھر جو اسے توڑے گا تو بیشک اس کے توڑنے کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔ اور جو اللہ سے کیے ہوئے اس عہد کو پورا کرے گا تو اللہ عنقریب اسے اجر عظیم عطا کرے گا۔

سَيَقُولُ لَكَ ٱلْمُخَلَّفُونَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ أَمْوَٰلُنَا وَأَهْلُونَا فَٱسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِى قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًۢا ۚ بَلْ كَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًۢا ﴿11﴾

سورۃ الفتح آیت 11

جو بدوی (سفرِ تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب کہیں گے کہ ہمارے مال اور اہل و عیال نے ہمیں مشغول رکھا پس ہمارے لئے (اللہ سے) بخشش کی دعا کرو! ۔ وہ اپنی زبانوں سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ کہہ دو کہ اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں نفع دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ کے مقابل تمہارے لئے کسی شے کا بھی اختیار رکھتا ہے؟۔ بلکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَمَن لَّمْ يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ فَإِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ سَعِيرًا ﴿13﴾

سورۃ الفتح آیت 13

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو بلاشبہ ہم نے ایسے کافروں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿14﴾

سورۃ الفتح آیت 14

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سَيَقُولُ ٱلْمُخَلَّفُونَ إِذَا ٱنطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا۟ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ ٱللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا۟ لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿15﴾

سورۃ الفتح آیت 15

جب تم لوگ غنیمتیں حاصل کرنے کے لئے چلو گے تو جو پیچھے رہ گئے تھے وہ ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے پیچھے آ جائیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی بات کو بدل دیں کہہ دو کہ اللہ

نے پہلے سے ہی فرمادیا ہے تم اب کبھی ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے اس پر وہ ضرور کہیں گے کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو (نہیں) بلکہ یہ بہت ہی کم بات کو سمجھتے ہیں۔

قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُو۟لِى بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَٰتِلُونَهُمْ أَوْ
يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا۟ يُؤْتِكُمُ ٱللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا۟ كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿16﴾

سورۃ الفتح آیت 16

پیچھے رہ جانے والے بدویوں سے کہہ دو کہ عنقریب تمہیں ایک سخت جنگجو قوم کے خلاف جہاد کے لئے بلایا جائے گا۔ یا تو وہ اسلام قبول کرلیں گے یا تم ان سے جنگ کرو گے۔ پس اگر تم نے اطاعت کرلی تو اللہ تمہیں بہت اچھا اجر عطا کرے گا۔ اور اگر تم نے اسی طرح منہ موڑا جیسے پہلے منہ موڑلیا تھا تو وہ تمہیں المناک عذاب دے گا۔

لَّيْسَ عَلَى ٱلْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن
يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ
عَذَابًا أَلِيمًا ﴿17﴾ ع2

سورۃ الفتح آیت 17

(جہاد کے لئے) نہ تو اندھے پر کوئی گناہ ہے اور نہ ہی لنگڑے پر کوئی حرج اور نہ کسی مریض پر کوئی الزام ہے۔ اور جو بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو اللہ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہیں۔ اور جو روگردانی کرے گا تو اسے المناک عذاب دیا جائے گا۔

۞ لَّقَدْ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنِ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَٰبَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿18﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 18

البتہ یقینی طور پر اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اس نے جانچ لیا جو بھی (صدق وخلوص) ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر سکینت نازل کر دی اور انہیں ایک قریب کی فتح بھی دے دی۔

وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿19﴾

سورۃ الفتح آیت 19

اور بھی بہت ساری غنیمتیں جن کو وہ (عنقریب) حاصل کریں گے۔ اللہ ہی خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

وَعَدَكُمُ ٱللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِۦ وَكَفَّ أَيْدِىَ ٱلنَّاسِ عَنكُمْ
وَلِتَكُونَ ءَايَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿20﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 20

اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جن کو تم حاصل کرو گے۔ پس یہ (فتح) تو اس نے جلد ہی تمہیں دے دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے تاکہ یہ مومنوں کے لئے (اللہ کی) ایک نشانی ہو جائے اور وہ تمہیں سیدھے راستے پر بھی چلائے۔

وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا۟ عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ ٱللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرًا ﴿21﴾

سورۃ الفتح آیت 21

اور بھی (کافی) غنیمتیں ہیں جن پر تم ابھی قدرت نہیں رکھتے اور اللہ نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور اللہ تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

سُنَّةَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ ٱللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿23﴾

سورۃ الفتح آیت 23

یہی تو اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور تم اللہ کے دستور میں کبھی کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنۢ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿24﴾

سورۃ الفتح آیت 24

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تم کو ان (کفار) پر فتح دینے کے بعد وادئ مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے تھے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

هُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَصَدُّوكُمْ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَٱلْهَدْىَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُۥ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنَٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَـُٔوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ ٱللَّهُ فِى رَحْمَتِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا۟ لَعَذَّبْنَا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿25﴾

سورۃ الفتح آیت 25

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد الحرام سے روکے رکھا اور قربانی کے جانوروں کو بھی کہ وہ اپنی قربانی کی جگہ نہ پہنچ سکیں۔ اور اگر ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے ان کو لاعلمی میں روندے ڈالنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو تمہیں بھی ان کی وجہ سے بے خبری میں

کوئی نقصان پہنچ جاتا (پس قتال کا جواذن نہ دی گیا وہ) اس لئے کہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے۔ اور اگر دونوں فریق الگ الگ ہوتے تو جو ان میں کافرو ناشکرے تھے ان ہم دکھ دینے والا عذاب دیتے۔

إِذْ جَعَلَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَعَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَىٰ وَكَانُوٓاْ أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿26﴾3ع

سورة الفتح آیت 26

جب کافروں نے اپنے دلوں میں کٹھورپن پیدا کرلیا اور کٹھورپن بھی جاہلیت والا تو اللہ نے اپنے رسول اور اہلِ ایمان پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ان کو تقویٰ کی بات پر قائم رکھا کہ وہ اسی کے زیادہ حقدار اور اسی کے اہل بھی تھے۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

لَّقَدْ صَدَقَ ٱللَّهُ رَسُولَهُ ٱلرُّءْيَا بِٱلْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُواْ فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿27﴾

سورة الفتح آیت 27

البتہ یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو صحیح سچا خواب دکھایا تھا کہ اللہ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن وامان سے ضرور داخل ہو جاؤ گے اور کسی طرح کا بھی خوف نہ کرو گے۔ جو بات تم نہیں جانتے تھے اس پر بالکل عیاں تھی پس اس نے اس سے پہلے ہی ایک قریبی فتح عطا کردی۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدٗا ﴿28﴾ط

سورۃ الفتح آیت 28

وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور (اس بات کی) شہادت کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

مُّحَمَّدٞ رَّسُولُ ٱللَّهِۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡۖ تَرَىٰهُمۡ رُكَّعٗا سُجَّدٗا يَبۡتَغُونَ فَضۡلٗا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضۡوَٰنٗاۖ سِيمَاهُمۡ فِى وُجُوهِهِم مِّنۡ أَثَرِ ٱلسُّجُودِۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِى ٱلتَّوۡرَىٰةِۚ وَمَثَلُهُمۡ فِى ٱلۡإِنجِيلِ كَزَرۡعٍ أَخۡرَجَ شَطۡـَٔهُۥ فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسۡتَغۡلَظَ فَٱسۡتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعۡجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلۡكُفَّارَۗ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنۡهُم مَّغۡفِرَةٗ وَأَجۡرًا عَظِيمَۢا ﴿29﴾ع4

سورۃ الفتح آیت 29

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بہت رحم دل ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ (کبھی) وہ رکوع (اور کبھی) سجود کرتے ہیں (اور) اللہ کا فضل و کرم اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں۔ ان کی علامت ان کی پیشانیوں پر سجدہ کے نشان سے نمایاں ہے۔ ان کے یہی اوصاف تورات میں اور یہی اوصاف انجیل میں بھی (درج) ہیں۔ گویا ایک ایسی کھیتی ہیں جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اس کو مضبوط کیا اور موٹی ہو گئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ ان کے سبب کفار کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ نے ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَيِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿1﴾

سورۃ الحجرات آیت 1

اے ایمان والو! تم (کسی طرح بھی) اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ خوب سننے والا بہت جاننے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَٰتَهُمْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمْتَحَنَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿3﴾

سورة الحجرات آیت 3

بلا شبہ جو لوگ رسول اللہ کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزمالیا ہے ان کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُواْ حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورة الحجرات آیت 5

اور اگر وہ صبر کئے رہتے کہ تم خود باہر نکل کر ان کے پاس آجاؤ تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ ٱللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِى كَثِيرٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ ٱلْإِيمَٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِى قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ ٱلْكُفْرَ وَٱلْفُسُوقَ وَٱلْعِصْيَانَ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ ﴿7﴾ لا

سورة الحجرات آیت 7

اور خوب جان رکھو! ۔ کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم زحمت و مشقت میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی

ہے اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کر دیا ہے اور کفر اور فسق اور نافرمانی تمہارے نزدیک قابلِ نفرت بنادی ہے۔ ایسے ہی لوگ توراہِ ہدایت پر ہیں۔

فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿8﴾

سورۃ الحجرات آیت 8

اللہ کے فضل و کرم اور اس کے انعام و احسان سے (ہی وہ راستباز ہیں)۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى
ٱلْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُوا۟ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ فَأَصْلِحُوا۟
بَيْنَهُمَا بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓا۟ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿9﴾

سورۃ الحجرات آیت 9

اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم سب ان کے درمیان صلح کرادیا کرو۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر تعدی و زیادتی کرے تو تم سب ظلم و زیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حکمِ الٰہی کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر تم ان دونوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرادو۔ اور انصاف کیا کرو بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحجرات آیت 10

بیشک مومنین بس آپس میں بھائی بھائی ہیں تو تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱجْتَنِبُوا۟ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا۟ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الحجرات آیت 12

اے ایمان والو !۔ بہت سارے گمانوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان تو یقینی طور پر گناہ ہیں۔ اور نہ تو (ایک دوسرے کا) تجسّس و ٹٹول کرو اور نہ ہی کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے (تو لازمی) تمہیں کراہت آئے گی ؟۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ
أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿13﴾

سورۃ الحجرات آیت 13

اے بنی نوع انسان !۔البتہ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری مختلف قومیں اور قبیلے بنادیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقوے والا ہے۔ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے خوب باخبر ہے۔

۞ قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا۟ وَلَٰكِن قُولُوٓا۟ أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ ٱلْإِيمَٰنُ
فِى قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَٰلِكُمْ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿14﴾

سورۃ الحجرات آیت 14

بدوی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروگے تو اللہ تمہارے اعمال سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ
وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿15﴾

سورۃ الحجرات آیت 15

البتہ مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کبھی شک میں نہ پڑے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔ یہی لوگ (ایمان میں) سچے ہیں۔

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ ٱللَّهَ بِدِينِكُمْ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ
شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿16﴾

سورۃ الحجرات آیت 16

کہہ دو کہ کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتلاتے ہو اللہ تو ہر اس چیز سے بخوبی آگاہ ہے جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے؟۔ اور اللہ تو ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا۟ ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا۟ عَلَىَّ إِسْلَٰمَكُم ۖ بَلِ ٱللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ
هَدَىٰكُمْ لِلْإِيمَٰنِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿17﴾

سورۃ الحجرات آیت 17

یہ لوگ تم پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتلاتے ہیں (ان سے) کہہ دو مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتلاؤ بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کر دی اگر تم سچے ہو۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَعۡلَمُ غَيۡبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ وَٱللَّهُ بَصِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ ﴿18﴾ ع2

سورۃ الحجرات آیت 18

بیشک اللہ آسمانوں وزمین کے سارے غیب جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ گہرائی سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

ٱلَّذِى جَعَلَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَأَلۡقِيَاهُ فِى ٱلۡعَذَابِ ٱلشَّدِيدِ ﴿26﴾

سورۃ ق آیت 26

جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی عبادت کیے جانے والے (معبود) بنا رکھے تھے پس اس کو شدید عذاب میں ڈال دو۔

فَفِرُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِۖ إِنِّى لَكُم مِّنۡهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿50﴾ ج

سورۃ الذاریات آیت 50

بس تم اللہ کی طرف دوڑو۔ اس کی طرف سے البتہ میں تمہیں واضح نصیحت وآگاہی دینے والا ہوں۔

وَلَا تَجْعَلُوا۟ مَعَ ٱللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ ۖ إِنِّى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿51﴾

سورة الذاريات آیت 51

اوراللہ کے ساتھ کوئی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) نہ بناؤ۔ بلاشبہ میں اس کی طرف سے تمہیں واضح ڈرانے و خبردار کرنے والا ہوں۔

إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ ﴿58﴾

سورة الذاريات آیت 58

بیشک اللہ ہی تو رزق دینے والا بے پناہ قوت والا نہایت مضبوط ہے۔

فَمَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَىٰنَا عَذَابَ ٱلسَّمُومِ ﴿27﴾

سورة الطور آیت 27

تو اللہ نے ہم پر احسان کر دیا اور ہمیں جھلسا دینے والے تند و تیز لُو کے عذاب سے بچالیا۔

أَمْ لَهُمْ إِلَـٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ ۚ سُبْحَـٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿43﴾

سورة الطور آیت 43

یا (کیا) اللہ کے علاوہ ان کا کوئی اور عبادت کے قابل (معبود) ہے؟۔ اللہ تو ان کے شریک ٹھہرانے سے بالکل پاک ہے۔

إِنْ هِىَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن
يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿23﴾ ط

سورۃ النجم آیت 23

وہ تو صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں جس پر اللہ نے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی اور البتہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے رہنمائی وہدایت آچکی ہے۔ یہ لوگ محض وہم و گمان اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے چل رہے ہیں

فَلِلَّهِ ٱلْءَاخِرَةُ وَٱلْأُولَىٰ ﴿25﴾ ع1

سورۃ النجم آیت 25

پس آخرت بھی اور دنیا بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

۞ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ لَا تُغْنِى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا إِلَّا مِنۢ بَعْدِ أَن يَأْذَنَ ٱللَّهُ
لِمَن يَشَآءُ وَيَرْضَىٰٓ ﴿26﴾

سورۃ النجم آیت 26

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ ہی جس کسی کے لئے چاہے اجازت دیدے اور پسند بھی کرے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ لِيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ أَسَٰٓـُٔوا۟ بِمَا عَمِلُوا۟ وَيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ بِٱلْحُسْنَى ﴿31﴾ج

سورۃ النجم آیت 31

اور جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔یہ (جن وانس کی تخلیق) اس لئے کہ وہ برے کرتوت کرنے والوں کو ان کے کیے پر سزا دے۔اور احسان کرنے والوں کو اچھا بدلہ عطا کرے۔

لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿58﴾ط

سورۃ النجم آیت 58

اللہ کے علاوہ اسے کوئی بھی ظاہر کرنے والا نہیں۔

فَٱسْجُدُوا۟ لِلَّهِ وَٱعْبُدُوا۟ ۩ ﴿62﴾ع3

سورۃ النجم آیت 62

پس اللہ ہی کے لئے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کیا کرو۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿1﴾

سورۃ الحدید آیت 1

جو مخلوق بھی آسمانوں و زمین میں ہے سب اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُجِیب کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ الحدید آیت 4

وہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ جو کچھ بھی زمین میں داخل ہوتا اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا اور جو اس کی طرف چڑھتا ہے سب اسے معلوم

ہے۔اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے گہری نگاہ سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

لَّهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿5﴾

سورۃالحدید آیت 5

آسمانوں وزمین کی بادشاہت اسی کی ہے اور سب معاملات اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

ءَامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَأَنفِقُوا۟ مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَأَنفَقُوا۟ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿7﴾

سورۃالحدید آیت 7

اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال ودولت) میں اس نے تم کو پہلوں کا جانشین بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو۔پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور خرچ کرتے رہے ان کے لئے بڑا اجر ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ ۙ وَٱلرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا۟ بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَٰقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿8﴾

سورۃ الحدید آیت 8

تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ (اس کا) رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور اگر تم یقین کرنے والے ہو تو وہ (اللہ جل شانہ) تم سے (اس پر) عہد و پیمان بھی لے چکا ہے ۔

هُوَ ٱلَّذِى يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِۦٓ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿9﴾

سورۃ الحدید آیت 9

وہی تو ہے جو اپنے بندے پر وضاحت بھری آیات نازل کرتا ہے تاکہ تم سب کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت میں لائے۔ اور بیشک اللہ تم پر نہایت شفیق بڑا ہی مہربان ہے۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِى مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ ٱلْفَتْحِ وَقَٰتَلَ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ ٱلَّذِينَ أَنفَقُوا۟ مِنۢ بَعْدُ وَقَٰتَلُوا۟ ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحدید آیت 10

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ ہی کے لئے ہے۔ تم میں سے وہ جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی لڑی اور وہ جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا اور جنگ کی بالکل برابر نہیں ہو سکتے۔ (بلکہ پہلوں کا) درجہ کہیں بڑھ کر ہے اگرچہ اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

مَّن ذَا ٱلَّذِى يُقْرِضُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَٰعِفَهُۥ لَهُۥ وَلَهُۥٓ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿11﴾ ج

سورۃ الحدید آیت 11

کون ہے جو اللہ کو قرضۂ حسنہ دے تاکہ وہ اس کو اس کے لئے کئی گنا بڑھاتا جائے اور اس کے لئے بہترین اجر ہو جائے۔

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَٱرْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ ٱلْأَمَانِىُّ حَتَّىٰ جَآءَ أَمْرُ ٱللَّهِ وَغَرَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ﴿14﴾

سورۃ الحدید آیت 14

تو (مبتلائے عذاب لوگ) اہلِ ایمان کو ندا دیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے؟۔ وہ کہیں گے (کیوں نہیں) ہاں !۔ مگر تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈال لیا اور تم (ہم پر گردشوں کے) منتظر رہے

اور شک وشبہ میں ہی پھنسے رہے۔اور جھوٹی امیدوں نے تمہیں فریب دے دیا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ پہنچا۔اور دھوکے باز (شیطان) نے تمہیں اللہ کے بارے دھوکے میں ہی ڈالے رکھا۔

۞ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ ٱللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ ٱلْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ ٱلْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَـٰسِقُونَ ﴿16﴾

سورۃالحدید آیت 16

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکرو یاد اور اس کے نازل کردہ برحق (قرآن) کے لئے نرم ہو جائیں ؟۔اور وہ کہیں ان لوگوں جیسے نہ ہو جائیں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر (اس سے لا تعلّقی میں) ان پر طویل مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔اور ان میں سے بہت سارے لوگ فاسق ہو گئے۔

ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يُحْىِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ ٱلْـَٔايَـٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿17﴾

سورۃالحدید آیت 17

جان رکھو کہ اللہ ہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔یقینی طور پر ہم نے اپنی آیات تمہارے لئے کھول کھول کر واضح کر دی ہیں تا کہ تم عقل سے کام لو۔

إِنَّ ٱلْمُصَّدِّقِينَ وَٱلْمُصَّدِّقَٰتِ وَأَقْرَضُواْ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿18﴾

سورۃالحدید آیت 18

بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ کو قرضۂ حسنہ دیتے ہیں یہ ان کے لیے (کئی گنا) بڑھا دیا جائے گا۔ اور یہ ان کے لئے عزت و اکرام والا اجر ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦٓ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصِّدِّيقُونَ ۖ وَٱلشُّهَدَآءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿19﴾ع2

سورۃالحدید آیت 19

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا نورِ ایمان ہے اور ان کا اجر بھی ہے۔ اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہوگئے اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں۔

ٱعْلَمُوٓاْ أَنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَوْلَٰدِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ ٱلْكُفَّارَ نَبَاتُهُۥ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَىٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ

حُطَٰمًاۖ وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِ عَذَابٞ شَدِيدٞ وَمَغۡفِرَةٞ مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضۡوَٰنٞۚ وَمَا ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَآ
إِلَّا مَتَٰعُ ٱلۡغُرُورِ ﴿20﴾

سورۃ الحدید آیت 20

اور خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ۔ ظاہری زیب وزینت۔ باہمی فخر وستائش۔ اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی خواہش ہے۔ (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ اس سے (پیداشدہ) کھیتی کسانوں کو خوش کر دیتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر تم اسے زرد پڑتے ہوئے بھی دیکھتے ہو۔ پھر چورا چورا ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی بھی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کے سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

سَابِقُوٓاْ إِلَىٰ مَغۡفِرَةٖ مِّن رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا كَعَرۡضِ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِ أُعِدَّتۡ
لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦۚ ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلۡفَضۡلِ
ٱلۡعَظِيمِ ﴿21﴾

سورۃ الحدید آیت 21

(اے بندو!) اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لپکو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس

کے رسولوں پر ایمان لائیں۔اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل وکرم والا ہے۔

مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَآ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿22﴾ ج صلے

سورۃالحدید آیت 22

کوئی بھی مصیبت نہ تو زمین میں اور نہ ہی تمہاری جانوں پر پڑتی ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں مگر ایک کتاب میں لکھی ہوتی ہے بیشک یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا۟ عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا۟ بِمَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿23﴾ لا

سورۃالحدید آیت 23

اس لئے کہ جو چیز تم سے کھو جائے اس پر افسوس و غم نہ کرو اور جو کچھ اس (اللہ جل شانہ) نے تمہیں دیا ہو اس پر اترایا نہ کرو۔اور اللہ ہر اِترانے والے شیخی بگھارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ
ٱلْحَمِيدُ ﴿24﴾

سورۃ الحدید آیت 24

جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں۔ اور جو بھی منہ پھیرے تو بیشک اللہ بھی بے پروا حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمِيزَانَ لِيَقُومَ ٱلنَّاسُ بِٱلْقِسْطِ ۖ
وَأَنزَلْنَا ٱلْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥ وَرُسُلَهُۥ
بِٱلْغَيْبِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿25﴾ ع3

سورۃ الحدید آیت 25

البتہ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی ہوئی نشانیاں (معجزے) دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتابیں اور میزان نازل کیا تاکہ بنی نوع انسان عدل و انصاف پر قائم رہیں۔ اور ہم نے ہی لوہا نازل کیا جس میں (سامانِ حرب کے لئے) قوت بھی شدید ہے اور لوگوں کے لئے اور بہت سے فائدے بھی ہیں تاکہ اللہ جانچ کرے کہ کون بن دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے؟۔ بیشک اللہ بڑا طاقتور نہایت زبردست ہے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا
فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ٱبْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَٰهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا
ٱبْتِغَآءَ رِضْوَٰنِ ٱللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَـَٔاتَيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ
وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿27﴾

سورۃالحدید آیت 27

پھر ہم نے ان کے بعد انہی کے نقشِ قدم پر (اور) رسولوں کو بھی بھیجا اور ان کے پیچھے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجا اور اسے انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈال دی۔ اور رہبانیت تو انہوں نے خود ایجاد کرلی تھی ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ ہاں البتہ انہوں نے اسے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اختیار کیا تھا پھر اس کا پوری طرح نبھا بھی نہ کرسکے جیسا کہ نبھانے کا حق تھا۔ پس جو لوگ ان میں ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر عطا کردیا مگر ان میں سے بہت سارے لوگ تو فاسق ہی ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَءَامِنُوا۟ بِرَسُولِهِۦ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِۦ
وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِۦ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿28﴾ ج لا

سورۃالحدید آیت 28

اے ایمان والو ! ۔اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ عطا کرے گا اور تمہیں وہ نور ایمان دے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہاری مغفرت بھی کردے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَىْءٍ مِّن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَأَنَّ ٱلْفَضْلَ بِيَدِ
ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿29﴾ ع4

سورۃ الحدید آیت 29

اس لئے کہ اہلِ کتاب جان لیں کہ وہ اللہ کے فضل پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور یہ بھی کہ فضل صرف اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل و کرم کا مالک ہے۔

۞ قَدْ سَمِعَ ٱللَّهُ قَوْلَ ٱلَّتِى تُجَٰدِلُكَ فِى زَوْجِهَا وَتَشْتَكِىٓ إِلَى ٱللَّهِ وَٱللَّهُ يَسْمَعُ
تَحَاوُرَكُمَآ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 1

یقیناً اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہؓ) کی التجا سن لی ہے جو اپنے شوہر کے بارے میں تم سے بحث و تکرار کرتی اور اللہ سے شکوہ و شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بیشک اللہ بڑا سننے والا نہایت بصیرت والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُظَٰهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَآئِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَٰتِهِمْۖ إِنْ أُمَّهَٰتُهُمْ إِلَّا ٱلَّٰٓـِٔي وَلَدْنَهُمْۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ ٱلْقَوْلِ وَزُورًاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿2﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 2

تم میں سے جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں)۔ ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔ اور البتہ یہ لوگ ایک بہت ہی نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور بلاشبہ اللہ بڑا درگزر کرنے والا نہایت بخشنے والا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يُظَٰهِرُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُواْ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَآسَّاۚ ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِۦۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿3﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 3

اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں اور پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہیں تو باہمی ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے (شوہر کو) ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ یہ بات ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَآسَّا ۖ فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۗ وَلِلْكَٰفِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿4﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 4

پھر جو (غلام) نہ پائے تو جنسی تعلق قائم کرنے سے پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے اور جو اس پر بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہو جاؤ (تمہارا ایمان مضبوط ہو جائے) یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے کے لئے دردناک عذاب ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحَآدُّونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ كُبِتُوا۟ كَمَا كُبِتَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنزَلْنَآ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ ۚ وَلِلْكَٰفِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿5﴾ ج

سورۃ المجادلۃ آیت 5

بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (ایسے) ذلیل کیے جائیں گے جیسے کہ ان سے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے۔اور یقیناً ہم نے تو وضاحت بھری صاف صاف آیات نازل کر دی ہیں۔اور منکروں (ناشکروں) کے لئے تو ذلت آمیز عذاب ہی ہے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوٓا۟ ۚ أَحْصَىٰهُ ٱللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿6﴾ 1ع

سورۃ المجادلۃ آیت 6

جس دن اللہ ان سب کو زندہ کر کے اٹھائے گا تو جو کچھ وہ کرتے رہے تھے انہیں جتائے گا کہ اللہ نے تو (ان کے کیے سب کام) یاد رکھے مگر خود وہ لوگ (ان کو) بھول گئے اور اللہ ہی ہر چیز پر شاہد ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا۟ ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿7﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 7

کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے؟۔ کہیں بھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ کہیں پانچ کی مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر یہ کہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں جتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں؟۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ نُهُوا۟ عَنِ ٱلنَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا۟ عَنْهُ وَيَتَنَٰجَوْنَ بِٱلْإِثْمِ
وَٱلْعُدْوَٰنِ وَمَعْصِيَتِ ٱلرَّسُولِ وَإِذَا جَآءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ ٱللَّهُ وَيَقُولُونَ
فِىٓ أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا ٱللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ
ٱلْمَصِيرُ ﴿8﴾

سورة المجادلة آیت 8

کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن کو سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا؟۔ تو جس سے ان کو منع کیا گیا تھا وہی کام کرتے رہتے ہیں اور وہ گناہ کی ظلم وزیادتی کی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں۔ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تم کو اس طرح دعا دیتے ہیں جس طرح اللہ نے تم کو دعا نہیں دی اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ برحق نبی ہے تو) اللہ ہماری ان باتوں پر ہمیں سزا کیوں نہیں دیدیتا؟۔ ان کے لئے جہنم ہی کافی ہے جس میں وہ پڑے رہیں گے پس وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَنَٰجَيۡتُمۡ فَلَا تَتَنَٰجَوۡاْ بِٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِ وَمَعۡصِيَتِ ٱلرَّسُولِ
وَتَنَٰجَوۡاْ بِٱلۡبِرِّ وَٱلتَّقۡوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِيٓ إِلَيۡهِ تُحۡشَرُونَ ﴿9﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 9

اے ایمان والو ! ۔ تم جب آپس میں سرگوشیاں کرنے لگو تو گناہ کی ظلم وزیادتی کی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں کبھی نہ کرو بلکہ نیکوکاری اور تقویٰ اختیار کرنے کی باتیں کیا کرو اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب محشر میں جمع کئے جاؤ گے۔

إِنَّمَا ٱلنَّجۡوَىٰ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ لِيَحۡزُنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَيۡسَ بِضَآرِّهِمۡ شَيۡـًٔا إِلَّا بِإِذۡنِ
ٱللَّهِۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ﴿10﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 10

البتہ (کافروں کی) سرگوشیاں صرف شیطان کی طرف سے ہیں تاکہ وہ ایمان والوں کو رنج و غم پہنچائیں حالانکہ اللہ کے اذن کے بغیر انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچایا جاسکتا اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُواْ فِى ٱلْمَجَٰلِسِ فَٱفْسَحُواْ يَفْسَحِ ٱللَّهُ لَكُمْ ۖ
وَإِذَا قِيلَ ٱنشُزُواْ فَٱنشُزُواْ يَرْفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمْ وَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْعِلْمَ
دَرَجَٰتٍ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿11﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 11

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (آنے والوں کے لئے) مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھ جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو اللہ ان لوگوں کے درجے بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نَٰجَيْتُمُ ٱلرَّسُولَ فَقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَىٰكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ
خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 12

اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی اس رازدارانہ بات سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت بہتر اور پاکیزہ ہے۔ پھر اگر اس کے لئے کچھ نہ پاؤ تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ءَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا۟ بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَىٰكُمْ صَدَقَـٰتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا۟ وَتَابَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ
فَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا
تَعْمَلُونَ ﴿13﴾ ع2

سورۃ المجادلۃ آیت 13

کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ رسول سے سرگوشی کرنے سے قبل صدقہ دیا جائے !۔ پھر جب تم نے ایسا نہیں کیا تو اللہ نے بھی تمہیں معاف کر دیا۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْا۟ قَوْمًا غَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ
وَيَحْلِفُونَ عَلَى ٱلْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿14﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 14

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے؟۔ وہ نہ تو تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے ہیں اور وہ جانتے بوجھتے جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں۔

أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿15﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 15

اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں یقیناً بہت برا کام کرتے ہیں۔

ٱتَّخَذُوٓاْ أَيْمَٰنَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴿16﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 16

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں پس ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

لَّن تُغْنِىَ عَنْهُمْ أَمْوَٰلُهُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۚ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ﴿17﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 17

ان کے مال اور ان کی اولاد انہیں اللہ (کے عذاب) سے بچانے میں ذرا بھی کام نہیں آئیں گے۔ یہ لوگ اہل دوزخ ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُۥ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ﴿18﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 18

جس دن اللہ ان سب کو (بروزِ قیامت) اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح وہ اس (اللہ جل شانہ) کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور سمجھیں خیال کریں گے کہ بیشک وہ کسی شے پر (یعنی بچ نکلنے کی دلیل پر) ہیں۔ خبردار!۔ یہ لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔

ٱسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ ٱلشَّيْطَٰنُ فَأَنسَىٰهُمْ ذِكْرَ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ حِزْبُ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱلشَّيْطَٰنِ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿19﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 19

شیطان نے ان پر غلبہ حاصل کرلیا ہے اور اس نے انہیں اللہ کی یاد یکسر بھلا دی ہے۔ یہ لوگ شیطان کا لشکر ہیں سن رکھو!۔ بلاشبہ شیطانی لشکر ہی خسارہ اٹھانے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحَآدُّونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ٱلْأَذَلِّينَ ﴿20﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 20

البتہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہونے والے ہیں۔

كَتَبَ ٱللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا۠ وَرُسُلِىٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿21﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 21

اللہ نے لکھ دیا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ہی ضرور غالب آ کر رہیں گے بیشک اللہ بڑا زور آور نہایت زبردست ہے۔

لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ يُوَآدُّونَ مَنْ حَآدَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَوْ
كَانُوٓا۟ ءَابَآءَهُمْ أَوْ أَبْنَآءَهُمْ أَوْ إِخْوَٰنَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ كَتَبَ فِى قُلُوبِهِمُ
ٱلْإِيمَـٰنَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّـٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ خَـٰلِدِينَ
فِيهَا ۚ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ حِزْبُ ٱللَّهِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ
ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿22﴾ 3ع

سورۃ المجادلۃ آیت 22

جو بھی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ و رسول کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہوئے نہیں پاؤ گے۔ اگرچہ وہ (دشمن) ان کے باپ۔ یا ان کے بیٹے۔ یا ان کے بھائی۔ یا ان کے قبیلے والے لوگ ہی ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی خاص روح سے ان کی تائید کی ہے اور انہیں جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہ لوگ اللہ کا لشکر ہیں آگاہ رہو! ۔ بیشک اللہ کا لشکر ہی فلاح پانے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿1﴾

سورة الحشر آیت 1

ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُجید کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بڑا ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَخْرَجَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ مِن دِيَٰرِهِمْ لِأَوَّلِ ٱلْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنتُمْ أَن يَخْرُجُوا۟ ۖ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَأَتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا۟ ۖ وَقَذَفَ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِى ٱلْمُؤْمِنِينَ فَٱعْتَبِرُوا۟ يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَبْصَٰرِ ﴿2﴾

سورة الحشر آیت 2

وہی تو ہے جس نے اہلِ کتاب کے کافروں کو پہلی بار اکٹھا کرکے ان کے گھروں سے نکال دیا۔

تمہارے وہم و گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ بھی سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ (کی گرفت) سے بچالیں گے مگر اللہ نے ان کو ایسی جگہ سے آلیا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا۔ اور ان کے دلوں میں (رسول کا ایسا) رعب ڈال دیا کہ وہ خود اپنے ہی ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے بھی اپنے گھروں کو اُجاڑنے لگے۔ پس اے (بصیرت کی) آنکھیں رکھنے والو عبرت حاصل کرو۔

وَلَوۡلَآ أَن كَتَبَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِمُ ٱلۡجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمۡ فِى ٱلدُّنۡيَا ۖ وَلَهُمۡ فِى ٱلۡأَخِرَةِ عَذَابُ ٱلنَّارِ ﴿3﴾

سورۃ الحشر آیت 3

اور اگر اللہ نے ان کے حق میں جلاوطنی نہ لکھ رکھی ہوتی تو ان کو دنیا ہی میں عذاب دے دیتا اور آخرت میں ان کے لئے دوزخ کا عذاب بھی ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمۡ شَآقُّواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۖ وَمَن يُشَآقِّ ٱللَّهَ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِ ﴿4﴾

سورۃ الحشر آیت 4

یہ اس لئے۔ کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو بھی اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو یقیناً اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

مَا قَطَعۡتُم مِّن لِّينَةٍ أَوۡ تَرَكۡتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذۡنِ ٱللَّهِ وَلِيُخۡزِىَ ٱلۡفَٰسِقِينَ ﴿5﴾

سورۃ الحشر آیت 5

(مومنو) تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جن کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ '
کے اذن واجازت سے تھا اور تاکہ وہ فاسقوں کو رسوا ہو جانے دے۔

وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ
ٱللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُۥ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿6﴾

سورۃ الحشر آیت 6

اور جو مال اللہ نے اپنے رسول کو ان لوگوں سے (بغیر جنگ کے) دلوایا پس اس میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ تم لوگوں نے نہ تو اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

مَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ
وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ كَىْ لَا يَكُونَ دُولَةًۢ بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ ۚ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ
ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿7﴾

سورۃ الحشر آیت 7

جو مال اللہ نے بستی والوں سے اپنے رسول کو دلوایا ہے وہ اللہ کا۔ اور رسول کا۔ اور (اس کے) قرابتداروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں کا ہے۔ تاکہ وہ تمہارے دولتمندوں کے درمیان ہی

نہ گردش کرتا رہے۔اور جو کچھ رسول تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے منع کر دیں اس سے رک
جاؤ اور اللہ سے ہی ڈرتے رہو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ ٱلْمُهَٰجِرِينَ ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأَمْوَٰلِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ
وَرِضْوَٰنًا وَيَنصُرُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿8﴾ ج

سورۃ الحشر آیت 8

(نیز وہ مال) ان غریب مہاجروں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیئے گئے (اور) جو اللہ
کا فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں اور یہ لوگ بالکل
سچے لوگ ہیں۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ نَافَقُوا۟ يَقُولُونَ لِإِخْوَٰنِهِمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَئِنْ
أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَٱللَّهُ
يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿11﴾

سورۃ الحشر آیت 11

کیا تم نے منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر اہلِ کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم جلاوطن کیے گئے تو
ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہم تمہارے معاملے میں کبھی کسی کی اطاعت نہیں کریں گے؟۔

اور اگر تم سے جنگ ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔

لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِى صُدُورِهِم مِّنَ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿13﴾

سورۃ الحشر آیت 13

(مسلمانو!) تمہاری ہیبت تو ان کے دلوں میں (نعوذ باللہ) اللہ سے بھی بڑھ کر ہے یہ اس لئے کہ یہ لوگ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

كَمَثَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَٰنِ ٱكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّنكَ إِنِّىٓ أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿16﴾

سورۃ الحشر آیت 16

یہ (لوگ) شیطان کی مانند ہیں جو (پہلے) تو انسان سے کہتا ہے کہ کفر اختیار کر۔ اور جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو وہ (شیطان) کہنے لگتا ہے کہ البتہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں بلاشبہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٖۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ
خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ ﴿18﴾

سورۃ الحشر آیت 18

اے ایمان والو! ۔اللہ سے ہی ڈرتے رہو اور ہر کسی کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لئے کیا کچھ آگے بھیجا ہے۔اور (پھر سے یہ ایک یاد دہانی ہے کہ) اللہ سے ہی ڈرتے رہو یقینی طور پر جو بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ نَسُواْ ٱللَّهَ فَأَنسَىٰهُمۡ أَنفُسَهُمۡۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ ﴿19﴾

سورۃ الحشر آیت 19

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اللہ کو یکسر بھول گئے پھر اللہ نے بھی ان کو اپنے آپ سے بھولنے والا بنا دیا۔یہی لوگ تو فاسق ہیں۔

لَوۡ أَنزَلۡنَا هَٰذَا ٱلۡقُرۡءَانَ عَلَىٰ جَبَلٖ لَّرَأَيۡتَهُۥ خَٰشِعٗا مُّتَصَدِّعٗا مِّنۡ خَشۡيَةِ ٱللَّهِۚ وَتِلۡكَ
ٱلۡأَمۡثَٰلُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُونَ ﴿21﴾

سورۃ الحشر آیت 21

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے جھکا جاتا اور پاش پاش ہوا جاتا ہے۔اور یہ مثالیں بنی نوع انسان پر ہم اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کیا کریں۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾

سورۃ الحشر آیت 22

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔ امن و امان دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب آنے والا۔ نہایت زبردست ۔بڑے زور و جبر والا۔ بڑائی و کبریائی والا ہے۔ اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿24﴾ 3ع

سورۃ الحشر آیت 24

وہی اللہ جو (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد واختراع کرنے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آسمانوں وزمین میں ہے۔ سب اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القوِیُ کے اوصاف وکلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بہت ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ
كَفَرُوا۟ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ يُخْرِجُونَ ٱلرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ رَبِّكُمْ إِن
كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَٰدًا فِى سَبِيلِى وَٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِى ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَأَنَا۠
أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿1﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 1

اے ایمان والو! ۔ تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اپنا ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجنے لگو حالانکہ یقیناً وہ اس سچے دین کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے اور وہ رسول کو اور خود تمہیں بھی محض اس بات پر جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو۔ اگر (اِدھر) تم

میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو (تو اُدھر) تم چھپ کر ان کو دوستی کا پیغام بھیجتے ہو؟۔ حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو تم میں سے ایسا کرے گا تو یقیناً وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُكُمْ ۚ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ ﴿3﴾

سورة الممتحنة آیت 3

قیامت کے دن نہ تو تمہارے رشتہ دار کام آئیں گے اور نہ ہی تمہاری اولاد۔ اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے ہر طرح نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا۟ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا۟
مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةُ وَٱلْبَغْضَآءُ
أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ
مِنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿4﴾

سورة الممتحنة آیت 4

یقینی طور پر تمہارے لئے ابراہیمؑ (کی ذات) میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں بھی جو اس کے ہمراہ تھے ۔جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو سخت بیزار ہیں۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے اس وقت تک عداوت اور دشمنی پیدا ہو گئی جب تک کہ تم واحد و یکتا اکیلے اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں تمہارے لئے ضرور مغفرت مانگوں گا اور میں اللہ کے سامنے تمہارے بارے کسی چیز کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا۔اے ہمارے رب !۔ہم نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْـَٔاخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿6﴾ 1ع

سورۃ الممتحنۃ آیت 6

البتہ یقینی طور پر تمہارے لئے ان لوگوں میں ایک اچھا نمونہ ہے جو بھی اللہ پر اور روزِ قیامت (کی ملاقات) پر امید رکھتا ہے۔اور جو منہ موڑ جائے تو بیشک اللہ بھی بے پرواہ حقیقی تعریف کے لائق ہے۔

۞ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ٱلَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَٱللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿7﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 7

بہت ممکن ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے (آج) تم دشمنی رکھتے ہو کبھی محبت پیدا کردے۔ اور اللہ بڑی قدرت والا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَّا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓا۟ إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿8﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 8

جن لوگوں نے نہ تو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ نیکی کرنے اور انصاف کرنے سے اللہ تمہیں منع نہیں کرتا۔ بیشک اللہ تو انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

إِنَّمَا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ قَٰتَلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ وَظَٰهَرُوا۟ عَلَىٰٓ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿9﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 9

اللہ تو البتہ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد بھی کی۔ اور جو ان سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى ٱلْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَءَاتُوهُم مَّآ أَنفَقُواْ ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُواْ بِعِصَمِ ٱلْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُواْ مَآ أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُواْ مَآ أَنفَقُواْ ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ ٱللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿10﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 10

اے ایمان والو! ۔جب مومن عورتیں ہجرت کرکے تمہارے پاس آئیں تو ان کی آزمائش کرلیا کرو۔اللہ تو ان کے ایمان کو بخوبی جانتا ہے۔پس اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ وہ مومن ہیں تو پھر انہیں کفار کی طرف واپس نہ بھیجو۔نہ تو یہ اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ ہی وہ اِن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔اور جو کچھ انہوں نے (اِن پر) خرچ کیا ہو وہ اُن کو ادا کردو۔اور تمہارے لئے کچھ گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جبکہ تم ان کے مہر انہیں ادا کردو۔اور تم (بھی) کافر عورتوں کو (اپنے نکاح میں) نہ روکے رکھو اور تم نے (ان پر جو مہر) خرچ کیا ہے وہ (ان سے) واپس طلب کرلو۔اور کافر بھی جو انہوں نے خرچ کیا ہے

(مسلمان بیویوں سے واپس) مانگ لیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کئے دیتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِن فَاتَكُمْ شَىْءٌ مِّنْ أَزْوَٰجِكُمْ إِلَى ٱلْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَـَٔاتُوا۟ ٱلَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَٰجُهُم مِّثْلَ مَآ أَنفَقُوا۟ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِىٓ أَنتُم بِهِۦ مُؤْمِنُونَ ﴿11﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 11

اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی عورت کافروں کے پاس چلی جائے پھر (نوبت ملنے پر جو مالِ غنیمت ملے۔اس میں سے) بدل حاصل کرکے ان لوگوں کو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں اتنا مال دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَٰنٍ يَفْتَرِينَهُۥ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِى مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُنَّ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 12

اے نبی! جب مومن عورتیں اس بات پر تمہارے پاس بیعت کرنے کو آئیں کہ کبھی اللہ کے ساتھ نہ شرک کریں گی۔ نہ چوری کریں گی۔ نہ بدکاری کریں گی۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں سے کوئی بہتان گھڑ لائیں گی۔ اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو۔ اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَوَلَّوْاْ قَوْمًا غَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُواْ مِنَ ٱلْـَٔاخِرَةِ كَمَا يَئِسَ ٱلْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْقُبُورِ ﴿13﴾ع2

سورۃ الممتحنۃ آیت 13

اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کیا کرو جن پر اللہ نے اپنا غضب نازل کیا ہے۔ وہ آخرت سے بالکل اسی طرح ناامید ہیں جس طرح کافر لوگ قبروں میں پڑے مردوں (کے جی اُٹھنے) سے ناامید ہیں۔

۞ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿1﴾

سورۃ الصّف آیت 1

ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الوُلیٰ کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ پوری طرح غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ أَن تَقُولُوا۟ مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿3﴾

سورة الصّف آیت 3

اللہ کے نزدیک یہ بڑی ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو کرنہ پاؤ۔

إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلَّذِينَ يُقَـٰتِلُونَ فِى سَبِيلِهِۦ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَـٰنٌ مَّرْصُوصٌ ﴿4﴾

سورة الصّف آیت 4

بیشک اللہ ان کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں (ایسے) صف باندھے جم کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ يَـٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِى وَقَد تَّعْلَمُونَ أَنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ ۖ
فَلَمَّا زَاغُوٓا۟ أَزَاغَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَـٰسِقِينَ ﴿5﴾

سورة الصّف آیت 5

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم کیوں مجھے اذیت دیتے ہو حالانکہ یقیناً تم جانتے ہو کہ بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں؟۔ جب وہ لوگ کج روی کرتے رہے تو اللہ نے بھی ان کے دلوں کو اور ٹیڑھا ہو جانے دیا۔ اور اللہ فاسقوں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿6﴾

سورۃ الصّف آیت 6

اور جب عیسیٰؑ بن مریمؑ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل ! ۔ میں یقیناً تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اس تورات کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے آچکی ہے۔اور بشارت سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ﷺ ہوگا۔ پھر جب وہ ان کے پاس واضح دلائل (معجزے) لے کر آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰٓ إِلَى ٱلْإِسْلَٰمِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿7﴾

سورۃ الصّف آیت 7

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جسے اسلام کی طرف بلایا جارہا ہو اور وہ اللہ پر جھوٹے بہتان گھڑلے اور اللہ بھی ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَـٰفِرُونَ ﴿8﴾

سورۃ الصّف آیت 8

یہ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ ہدایت کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافروں (ناشکروں) کو برا ہی لگتا رہے۔

تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُجَـٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿11﴾ لا

سورۃ الصّف آیت 11

(کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد (یا بھرپور جدوجہد) کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿13﴾

سورۃ الصّف آیت 13

اور دوسری چیز بھی (اے نبیؐ) جسے تم بہت زیادہ پسند کرتے ہو وہ اللہ کی طرف سے مدد و نصرت ہے اور قریب والی فتح و کامرانی ہے۔ اور ایمان والوں کو (بھی یہ) بشارت سنا دو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوٓا۟ أَنصَارَ ٱللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّـۧنَ مَنْ
أَنصَارِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۖ قَالَ ٱلْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ ٱللَّهِ ۖ فَـَٔامَنَت طَّآئِفَةٌ مِّنۢ بَنِىٓ
إِسْرَٰٓءِيلَ وَكَفَرَت طَّآئِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا۟
ظَٰهِرِينَ ﴿14﴾ ع2

سورۃ الصّف آیت 14

اے ایمان والو ! ۔اللہ کے (دین میں) مددگار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہیں ؟۔جو اللہ کی طرف بلانے میں میرے مددگار ہوں۔ حواری کہنے لگے ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پھر بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ کافر ہی رہا۔تو ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمن کے مقابلے میں مدد کی پس وہ غالب ہو گئے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ٱلْمَلِكِ ٱلْقُدُّوسِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 1

جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہیں سب اس اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الحُمید کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے ہیں جو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ۔ نہایت زبردست۔بڑا ہی حکمت والا ہے۔

ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿4﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 4

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

مَثَلُ ٱلَّذِينَ حُمِّلُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ ٱلْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًۢا ۚ بِئْسَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿5﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 5

جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا تھا پھر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ اور کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلا دیتے ہیں اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ هَادُوٓا۟ إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلَّهِ مِن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُا۟ ٱلْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَـٰدِقِينَ ﴿6﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 6

کہہ دو کہ اے یہودیو! ۔اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی اللہ کے ولی اولیاء ہو تو پھر موت کی آرزو کرو اگر تم بالکل سچے ہو۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُۥٓ أَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ﴿7﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 7

اور وہ کبھی بھی اس کی تمنا نہیں کریں گے اپنے ان اعمال کی وجہ سے جو آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْا۟ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ وَذَرُوا۟ ٱلْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿9﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 9

اے ایمان والو! ۔ جمعے والے دن جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور سب خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَٱبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿10﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 10

پھر جب نماز ادا کر چکو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

وَإِذَا رَأَوْا۟ تِجَٰرَةً أَوْ لَهْوًا ٱنفَضُّوٓا۟ إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ ٱللَّهْوِ وَمِنَ ٱلتِّجَٰرَةِ ۚ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿11﴾ 2ع

سورۃ الجمعۃ آیت 11

اور (کچھ لوگ) جب کوئی تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے کہیں بہتر ہے۔ اور اللہ ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُوا۟ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ ﴿1﴾ ج

سورۃ المنافقون آیت 1

جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً تم اس کے رسول ہو۔ لیکن اللہ ظاہر کیئے دیتا ہے کہ منافق لوگ البتہ بالکل جھوٹے ہیں۔

ٱتَّخَذُوٓاْ أَيۡمَٰنَهُمۡ جُنَّةٗ فَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۚ إِنَّهُمۡ سَآءَ مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ﴿2﴾

سورۃ المنافقون آیت 2

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اس طرح وہ اللہ کی راہ سے خود رکتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں۔ یقیناً کیا ہی برا ہے وہ کام جو کر رہے ہیں۔

۞ وَإِذَا رَأَيۡتَهُمۡ تُعۡجِبُكَ أَجۡسَامُهُمۡۖ وَإِن يَقُولُواْ تَسۡمَعۡ لِقَوۡلِهِمۡۖ كَأَنَّهُمۡ خُشُبٞ مُّسَنَّدَةٞۖ يَحۡسَبُونَ كُلَّ صَيۡحَةٍ عَلَيۡهِمۡۚ هُمُ ٱلۡعَدُوُّ فَٱحۡذَرۡهُمۡۚ قَٰتَلَهُمُ ٱللَّهُۖ أَنَّىٰ يُؤۡفَكُونَ﴿4﴾

سورۃ المنافقون آیت 4

اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم تمہیں (کتنے) اچھے لگتے ہیں۔ اور اگر وہ بات کریں تو ان کی بات (کو توجہ) سے سنو (ایسے کہ عقل و ایمان سے عاری) گویا کہ لکڑیاں ہیں جو دیوار سے ٹیک لگائی گئی ہیں۔ (بزدل ایسے کہ) ہر زور کی آواز کو اپنے خلاف (بلا) سمجھتے ہیں۔ یہی (تمہارے) دشمن ہیں ان سے بچ کے رہو اللہ ان کو غارت کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ ٱللَّهِ لَوَّوْاْ رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ﴿5﴾

سورۃ المنافقون آیت 5

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے مغفرت طلب کریں تو وہ اپنا سر مٹکا دیتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے (آنے سے) گریز کرتے ہیں۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ ج إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ﴿6﴾

سورۃ المنافقون آیت 6

تم ان کے لئے مغفرت مانگو یا نہ مانگو ان کے لئے برابر ہے اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ بیشک اللہ ایسے فاسقوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔

هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُواْ عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّواْ قلے وَلِلَّهِ خَزَآئِنُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ﴿7﴾

سورۃ المنافقون آیت 7

یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس رہنے والوں پر (اپنا مال) خرچ نہ کرو تاکہ وہ (از خود) منتشر ہو جائیں۔ حالانکہ آسمان و زمین کے سارے خزانے اللہ ہی کے ہیں مگر منافق لوگ نہیں سمجھتے۔

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ ٱلْأَعَزُّ مِنْهَا ٱلْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ
وَلِرَسُولِهِۦ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿8﴾ 1ع

سورۃ المنافقون آیت 8

کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینے گئے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے ضرور نکال باہر کریں گے۔ حالانکہ عزت تو ساری صرف اللہ اس کے رسول اور مومنوں کے لئے ہے لیکن منافق لوگ نہیں جانتے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَٰلُكُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُكُمْ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ
فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿9﴾

سورۃ المنافقون آیت 9

اے ایمان والو! ۔ تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کریں گے تو وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

وَلَن يُؤَخِّرَ ٱللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَا ۚ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿11﴾ ع2

سورۃ المنافقون آیت 11

اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ اسے ہر گز مہلت نہیں دیتا۔ اور اللہ اچھی طرح باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ لَهُ ٱلْمُلْكُ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ التغابن آیت 1

جو بھی آسمانوں وزمین میں ہیں سب اسی اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الصَّمَدکے اوصاف وکلمات) بیان کرتے ہیں۔ اسی کی حقیقی بادشاہت ہے اور ہر طرح کی تعریف (شکر) اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿2﴾

سورۃ التغابن آیت 2

وہی تو ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا پھر تم میں سے کوئی کافرو ناشکرا ہے اور کوئی مومن۔اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿4﴾

سورۃ التغابن آیت 4

وہ تو ہر اس چیز کو جانتا ہے جو بھی آسمانوں وزمین میں ہے اور اسے وہ بھی معلوم ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔اور اللہ تو سینوں کے رازوں تک کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُۥ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالُوٓا۟ أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا۟ وَتَوَلَّوا۟ ۚ وَّٱسْتَغْنَى ٱللَّهُ ۚ وَٱللَّهُ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿6﴾

سورۃ التغابن آیت 6

یہ اس وجہ سے ہوا کہ ان کے رسول واضح دلائل لے کر ان کے پاس آتے رہے مگر وہ کہنے لگے کہ کیا بشر ہمیں ہدایت کریں گے ؟۔پس وہ کافرو ناشکرے ہوگئے اور منہ پھیر لیا۔اور اللہ نے بھی (ان کی) کوئی پروا نہ کی۔اور اللہ تو بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

زَعَمَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَن لَّن يُبْعَثُواْ ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّى لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿7﴾

سورۃ التغابن آیت 7

کافر لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہرگز دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو (کیوں نہیں) ہاں! ۔ میرے رب کی قسم! ۔ تم لازمی اٹھائے جاؤگے پھر جو کچھ تم نے کیا ہوگا وہ ضرور تم کو جتایا جائے گا اور یہ کام اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلنُّورِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلْنَا ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿8﴾

سورۃ التغابن آیت 8

پس تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نورِ ہدایت (قرآن) پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ ٱلْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ ٱلتَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ وَيَعْمَلْ صَٰلِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّـَٔاتِهِۦ وَيُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿9﴾

سورۃ التغابن آیت 9

جس دن اللہ تم سب کو محشر والے دن جمع کرے گا یہی تو وہ باہمی ہار جیت کا دن ہوگا۔اور جو اللہ پر ایمان لایا ہوگا اور عمل صالح کیا ہوگا اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کردے گا۔اور اس کو ایسے جنت کے باغوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہوں گی۔وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے یہی تو بڑی عظمت والی کامیابی ہے۔

مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿11﴾

سورۃ التغابن آیت 11

کسی پر کوئی مصیبت نہیں آتی مگر اللہ کے اذن واجازت سے۔اور جو بھی اللہ پر ایمان لے آئے اللہ اس کے دل کو صحیح راستہ دکھادیتا ہے۔اور اللہ کو ہر چیز کا پوری طرح علم ہے۔

وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿12﴾

سورۃ التغابن آیت 12

اوراللہ کا حکم مانو رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیر لوگے تو البتہ (جان رکھو کہ) ہمارے رسول کے ذمے صرف پیغام کا واضح طور پر پہنچادینا ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿13﴾

سورۃ التغابن آیت 13

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔تو ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ پر ہی بھروسہ رکھیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ مِنْ أَزْوَٰجِكُمْ وَأَوْلَٰدِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَٱحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُواْ وَتَصْفَحُواْ وَتَغْفِرُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿14﴾

سورۃ التغابن آیت 14

اے ایمان والو !۔البتہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں پس ان سے (ہوشیار رہو) بچتے رہو۔اور اگر معاف کردو اور درگزر کرلو اور بخش دو تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَٱللَّهُ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿15﴾

سورۃ التغابن آیت 15

بیشک تمہارے مالوں اور تمہاری اولاد میں تو صرف آزمائش ہے۔ اور اجرِ عظیم تو اللہ کے پاس ہی ہے۔

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ مَا ٱسْتَطَعْتُمْ وَٱسْمَعُوا۟ وَأَطِيعُوا۟ وَأَنفِقُوا۟ خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ
شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿16﴾

سورۃ التغابن آیت 16

پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور (اللہ کے دین کی باتیں) سنا کرو اور اطاعت کرلو اور (اس کی راہ میں) خرچ کیا کرو یہی تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اور جس نے اپنے نفس کو بُخل سے بچالیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

إِن تُقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَـٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿17﴾ لا

سورۃ التغابن آیت 17

اگر اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے تو اللہ اس کو تمہارے لئے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کردے گا۔ اللہ تو بڑا ہی قدردان نہایت حلیم و بردبار ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحۡصُواْ ٱلۡعِدَّةَۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ
رَبَّكُمۡۖ لَا تُخۡرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخۡرُجۡنَ إِلَّآ أَن يَأۡتِينَ بِفَٰحِشَةٖ مُّبَيِّنَةٖۚ وَتِلۡكَ
حُدُودُ ٱللَّهِۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ ٱللَّهِ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهُۥۚ لَا تَدۡرِي لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحۡدِثُ بَعۡدَ
ذَٰلِكَ أَمۡرٗا ﴿1﴾

سورۃ الطلاق آیت 1

اے نبیؐ (کہہ دو کہ) جب تم (لوگ) عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انہیں عدت کے حساب سے طلاق دو اور پھر عدت کا شمار رکھو۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔ (دورانِ عدت) ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ کوئی صریح بے حیائی کا کام کریں۔ اور یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں۔ اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا تو یقیناً وہ خود اپنے اوپر ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی (بہتری یا) نئی صورت پیدا کر دے۔

فَإِذَا بَلَغۡنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمۡسِكُوهُنَّ بِمَعۡرُوفٍ أَوۡ فَارِقُوهُنَّ بِمَعۡرُوفٖ وَأَشۡهِدُواْ ذَوَيۡ
عَدۡلٖ مِّنكُمۡ وَأَقِيمُواْ ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِۚ ذَٰلِكُمۡ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤۡمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ
ٱلۡأٓخِرِۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجۡعَل لَّهُۥ مَخۡرَجٗا ﴿2﴾ لا

سورۃ الطلاق آیت 2

پھر جب وہ اپنی (مقررہ) عدت کی مدت کے قریب پہنچ جائیں تو ان کو یا تو موزوں طریقے سے (زوجیت میں) روک لو یا پھر منصفانہ طریقے سے علیحدہ کر دو۔ اور اپنوں میں سے دو عادل مردوں کو گواہ بنالو۔ اور اللہ کے لئے صحیح گواہی دو ان باتوں سے ہر اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے (تو) اللہ بھی اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتا ہے۔

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ﴿3﴾

سورۃ الطلاق آیت 3

اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ جل شانہ) اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

وَٱلَّٰٓـِٔى يَئِسْنَ مِنَ ٱلْمَحِيضِ مِن نِّسَآئِكُمْ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَٰثَةُ أَشْهُرٍ وَٱلَّٰٓـِٔى لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُو۟لَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مِنْ أَمْرِهِۦ يُسْرًا ﴿4﴾

سورۃ الطلاق آیت 4

اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر ان (کی عدت) کے بارے میں کوئی شک شبہ ہو۔ تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور یہی حکم ان عورتوں کا ہے جنہیں حیض نہ آتا ہو۔ اور حاملہ عورتوں کی میعاد وضعِ حمل (یعنی بچّہ جننے) تک ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے معاملے میں سہولت پیدا کر دیتا ہے۔

ذَٰلِكَ أَمْرُ ٱللَّهِ أَنزَلَهُۥٓ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّـَٔاتِهِۦ وَيُعْظِمْ لَهُۥٓ أَجْرًا ﴿5﴾

سورۃ الطلاق آیت 5

یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تم پر نازل کیا ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس سے اس کے گناہ دور کر دیتا ہے اور اس کے اجر کو بڑھا دیتا ہے۔

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِۦ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُۥ فَلْيُنفِقْ مِمَّآ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ۚ لَا
يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَآ ءَاتَىٰهَا ۚ سَيَجْعَلُ ٱللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿7﴾ ع1

سورۃ الطلاق آیت 7

صاحب وسعت کو چاہیے کہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔اور جس کے رزق میں تنگی ہو تو اللہ
نے اسے جتنا دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی قدر کہ جو اسے دیا ہوا
ہے۔عنقریب اللہ تنگی کے بعد آسانی پیدا کر دے گا۔

أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ يَٰٓأُوْلِى ٱلْأَلْبَٰبِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ۚ قَدْ أَنزَلَ
ٱللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿10﴾

سورۃ الطلاق آیت 10

اللہ نے ان کے لئے (آخرت کا) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اے عقلمندو!۔جو ایمان لائے ہو اللہ ہی
سے ڈرتے رہو یقینی طور پر اللہ نے تمہاری طرف (قرآنی) نصیحت نازل کر دی ہے۔

رَّسُولًا يَتْلُواْ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ مُبَيِّنَٰتٍ لِّيُخْرِجَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنَ
ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ وَيَعْمَلْ صَٰلِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن
تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ ٱللَّهُ لَهُۥ رِزْقًا ﴿11﴾

سورۃ الطلاق آیت 11

ایک ایسا رسول (بھیج دیا) جو اللہ کی وضاحت بھری آیات تمہیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان
لائیں اور نیک عمل صالح کریں ان کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ایمان کی طرف لے آئے

۔اور جو بھی اللہ پر ایمان لائے گا اور عمل صالح کرے گا تو اللہ اس کو ایسے جنت کے باغوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے بیشک اللہ نے ان کو بہت اچھی روزی دے دی۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ وَمِنَ ٱلْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ ٱلْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًۢا ﴿12﴾ ع2

سورۃ الطلاق آیت 12

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے سات آسمان اور زمین بھی انہی کی طرح پیدا کر دی۔ ان کے درمیان (اللہ کے) احکام اترتے رہتے ہیں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ ہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اور یہ کہ اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِى مَرْضَاتَ أَزْوَٰجِكَ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿1﴾

سورۃ التحریم آیت 1

اے نبیؐ! ۔ جو چیز اللہ نے تم پر حلال کی ہوئی ہے تم اسے (اپنے اوپر) حرام کیوں کرتے ہو۔ (کیا) تم اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو (؟)۔ اور اللہ تو بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَدْ فَرَضَ ٱللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَٰنِكُمْ ۚ وَٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ التحریم آیت 2

یقیناً اللہ نے تمہاری قسمیں کھولنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی تو بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِىُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِۦ وَأَظْهَرَهُ ٱللَّهُ عَلَيْهِ
عَرَّفَ بَعْضَهُۥ وَأَعْرَضَ عَنۢ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِۦ قَالَتْ مَنْ أَنۢبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ
نَبَّأَنِىَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿3﴾

سورۃ التحریم آیت 3

جب نبیؐ نے اپنی بیوی سے راز کی ایک بات کہی۔ تو اس نے وہ بات (کسی دوسری کو) بتا دی۔ اور اللہ نے تم کو اس (کے حال) سے آگاہ کر دیا۔ تو تم نے اس (بیوی) کو کچھ بات جتا دی اور کچھ سے (چشم پوشی کرتے ہوئے) اعراض کر لیا۔ تو جب تم نے اس (بیوی) کو یہ بات جتائی تھی۔ تو وہ (ازراہِ تعجب) پوچھنے لگی کہ آپ کو یہ کس نے بتا دیا؟۔ (تو تم نے) کہا کہ مجھے تو اس (اللہ جل شانہ) نے بتا دیا جو بڑا جاننے والا نہایت خبردار ہے۔

إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰهُ
وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴿4﴾

سورة التحريم آيت 4

اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کرلو (تو بہتر ہے) تمہارے دل کچھ (باہمی چال پر) مائل ہوگئے ہیں۔ اور اگر تم اس (رسول کی ایذا) پر باہمی اعانت کرو گی تو یقیناً اس کا مولیٰ تو اللہ ہے۔ اور جبرائیلؑ اور صالح مومنین اور سارے فرشتے بھی اس کے بعد مددگار ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ عَلَيْهَا
مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿6﴾

سورة التحريم آيت 6

اے ایمان والو! ۔ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو تند خو اور سخت مزاج ہیں۔ انہیں جو ارشاد ہوتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی ان کو دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ تُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ
سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى ٱللَّهُ ٱلنَّبِىَّ

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَٰنِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتْمِمْ لَنَا
نُورَنَا وَٱغْفِرْ لَنَآ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿8﴾

سورة التحریم آیت 8

اے ایمان والو ! ۔ اللہ کے حضور خالص توبہ کرلو امید ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (اس دن) ان کا نورِ ایمان ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف چل رہا ہوگا (اور) وہ اللہ سے دعا کر رہے ہوں گے۔ اے ہمارے رب ! ۔ ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کردے اور ہمیں معاف کردے۔ بیشک تو ہی ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱمْرَأَتَ نُوحٍ وَٱمْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ
عِبَادِنَا صَٰلِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا وَقِيلَ ٱدْخُلَا ٱلنَّارَ
مَعَ ٱلدَّٰخِلِينَ ﴿10﴾

سورة التحریم آیت 10

اور اللہ کافروں کے لئے نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کی مثال بیان کرتا ہے وہ ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کے گھر میں تھیں۔ پس دونوں نے ان کے ساتھ خیانت (غداری) کر دی۔ تو وہ دونوں بندے اللہ کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے۔ اور ان دونوں (بیویوں) سے کہہ دیا گیا کہ تم بھی داخل ہونے والوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱمْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ٱبْنِ لِى عِندَكَ بَيْتًا فِى ٱلْجَنَّةِ وَنَجِّنِى مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِۦ وَنَجِّنِى مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿11﴾

سورۃ التحریم آیت 11

اور اللہ ایمان والوں کے لئے (پہلے تو) فرعون کی بیوی (آسیہؑ) کی مثال بیان کرتا ہے جس نے اللہ سے دعا کی کہ اے میرے رب!۔ میرے لئے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے اعمال سے نجات دیدے اور ظالم لوگوں کے ہاتھ سے بھی مجھے خلاصی عطا فرما۔

قَالُوا۟ بَلَىٰ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ كَبِيرٍ ﴿9﴾

سورۃ الملک آیت 9

وہ کہیں گے۔(کیوں نہیں) ہاں !۔ بلاشبہ ہمارے پاس خبردار کرنے والا آیا تھا مگر ہم نے ہی (اسے) جھٹلادیا اور کہہ دیا۔ کہ اللہ نے تو کوئی چیز نازل ہی نہیں کی ہے تم تو بڑی گمراہی میں پڑے ہو۔

قُلْ إِنَّمَا ٱلْعِلْمُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿26﴾

سورۃ الملک آیت 26

کہہ دو البتہ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور میں تو بلاشبہ صرف واضح طور پر آگاہ و خبردار کرنے والا ہوں۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِىَ ٱللَّهُ وَمَن مَّعِىَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ ٱلْكَٰفِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿28﴾

سورۃ الملک آیت 28

کہہ دو کہ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے یا ہم پر مہربانی کردے۔ تو کون ہے جو (اللہ کے علاوہ) کافروں کو دردناک عذاب سے پناہ دے گا؟۔

إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ ٱلْعَظِيمِ ﴿33﴾ لا

سورۃ الحاقۃ آیت 33

البتہ یہ نہ تو عظمت والے اللہ جل شانہ پر ایمان رکھتا تھا۔

مِّنَ ٱللَّهِ ذِى ٱلْمَعَارِجِ﴿3﴾ط

سورۃ المعارج آیت 3

اس اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلند درجات والا ہے۔

أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ﴿3﴾لا

سورۃ نوح آیت 3

کہ اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو اور میری اطاعت کرلو۔

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ إِذَا جَآءَ لَا
يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴿4﴾

سورۃ نوح آیت 4

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دے گا۔ بیشک جب اللہ کا مقرر کردہ وقت آجاتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوا کرتی کاش کہ تم جانتے ہوتے۔

مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿13﴾ ج

سورۃ نوح آیت 13

تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار و عظمت کا ذرا بھی پاس نہیں رکھتے۔

أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ ٱللَّهُ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا ﴿15﴾ لا

سورۃ نوح آیت 15

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے کیسے آسمانوں کے سات طبق اوپر تلے پیدا کر دیئے؟۔

وَٱللَّهُ أَنۢبَتَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿17﴾ لا

سورۃ نوح آیت 17

اور اللہ نے ہی زمین سے تم کو خاص طرح اگایا۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿19﴾ لا

سورۃ نوح آیت 19

اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لئے کشادہ فرش بنا دیا۔

مِّمَّا خَطِيٓـَٔـٰتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ﴿25﴾

سورة نوح آيت 25

پھر (آخر) وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر آگ میں ڈال دیئے گئے پس انہوں نے اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی مددگار نہ پایا۔

وَأَنَّهُۥ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى ٱللَّهِ شَطَطًا ﴿4﴾لا

سورة الجن آيت 4

اور کچھ شک نہیں کہ ہمارے بے وقوف اللہ کے بارے میں جھوٹی باتیں کہتے رہتے ہیں۔

وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن تَقُولَ ٱلْإِنسُ وَٱلْجِنُّ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ﴿5﴾لا

سورة الجن آيت 5

اور یہ ہمارا یقینی خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ کے بارے ہرگز جھوٹ نہیں بول سکتے۔

وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا۟ كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ ٱللَّهُ أَحَدًا ﴿7﴾لا

سورة الجن آيت 7

اور بیشک ان (انسانوں) کا بھی یہی گمان تھا جیسا کہ تم نے گمان رکھا تھا کہ (اب) اللہ کسی کو بھی رسول بنا کر نہ بھیجے گا۔

وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن نُّعْجِزَ ٱللَّهَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُۥ هَرَبًا ﴿12﴾ لا

سورۃ الجن آیت 12

اور یہ کہ ہمیں یقین ہو چلا ہے کہ نہ تو ہم اللہ کو زمین میں (کہیں) عاجز کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی بھاگ کر اسے تھکا سکتے ہیں۔

وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا۟ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ﴿18﴾ لا

سورۃ الجن آیت 18

اور بلاشبہ مسجدیں صرف اللہ کے لئے خاص ہیں پس تم واحد و یکتا اکیلے اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔

وَأَنَّهُۥ لَمَّا قَامَ عَبْدُ ٱللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا۟ يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿19﴾ ط ع1

سورۃ الجن آیت 19

اور بلاشبہ جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کے لئے کھڑا ہوا۔ تو (قرآن سننے کے لئے جنات) اس کے گردا گرد بڑا ہجوم کر لینے کے قریب تھے۔

قُلْ إِنِّى لَن يُجِيرَنِى مِنَ ٱللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِۦ مُلْتَحَدًا ﴿22﴾ لا

سورۃ الجن آیت 22

(یہ بھی) کہہ دو!۔ کہ یقیناً اللہ سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے علاوہ کہیں اور جائے پناہ پا بھی نہیں سکتا۔

إِلَّا بَلَٰغًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِسَٰلَٰتِهِۦ ۚ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَإِنَّ لَهُۥ نَارَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ
فِيهَآ أَبَدًا ﴿23﴾ ط

سورۃ الجن آیت 23

(ہاں) البتہ اللہ کی طرف سے پیغاموں کا پہنچا دینا ہی صرف میری ذمہ داری ہے۔اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو بلاشبہ اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا۔

۞ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَىِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ
ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ
فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ
يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ

فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿20﴾ 2ع

سورۃ المزمل آیت 20

یقیناً تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کبھی رات کی دو تہائی کے قریب کبھی نصف شب اور کبھی ایک تہائی قیام کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ ٹھہراتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم اس کو نبھا نہیں سکتے۔ تو اس نے تم پر مہربانی کر دی پس اب جتنا قرآن تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی جو اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں زمین میں سفر کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ پس اتنا ہی قرآن پڑھو جتنا کہ آسان ہو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو۔ اور تم لوگ جو بھی بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے جو بہت بہتر اور اجر میں عظیم ہو گی۔ اور اللہ ہی سے مغفرت طلب کیا کرو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحَـٰبَ ٱلنَّارِ إِلَّا مَلَـٰٓئِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِيَسْتَيْقِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِيمَـٰنًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْكَـٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ

بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِىَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿31﴾ ع1

سورۃ المدثر آیت 31

اور ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد کو کافروں کے لئے آزمائش بنادیا ہے۔ تاکہ اہلِ کتاب یقین کرلیں اور ایمان والوں کا ایمان مزید بڑھ جائے۔ اور اہلِ کتاب اور اہلِ ایمان شک و شبہ میں نہ پڑیں۔ اور کافر لوگ اور جن کے دلوں میں روگ ہے وہ کہیں گے۔ کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے؟۔ اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کردیتا ہے۔ اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور یہ محض (دوزخ کا) بیان نہیں ہے بلکہ خاص کر بشر کے لئے نصیحت ہے۔

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ ﴿56﴾ ع2

سورۃ المدثر آیت 56

اور وہ اس سے نصیحت بھی تب ہی حاصل کریں گے جب اللہ چاہے گا۔ وہی اس کا حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی بخشش و مغفرت کا مالک ہے۔

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ ٱللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿6﴾

سورۃ الانسان آیت 6

یہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے۔ اور وہ (اس کو) جدھر لے جانا چاہیں گے ادھر ہی (آسانی سے) بہا کر لے جائیں گے۔

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ ٱللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا ﴿9﴾

سورۃ الانسان آیت 9

(کہتے ہیں) ہم البتہ تمہیں صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے کھلاتے ہیں۔ نہ تو تم سے کوئی جزا چاہتے ہیں اور نہ ہی شکر گزاری۔

فَوَقَىٰهُمُ ٱللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ ٱلْيَوْمِ وَلَقَّىٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ﴿11﴾ ج

سورۃ الانسان آیت 11

پس اللہ ان کو اس دن کی سختی سے بچا لے گا اور انہیں تازگی اور خوش دلی عطا کرے گا۔

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ج إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿30﴾ ق صلے

سورۃ الانسان آیت 30

اور تم سب کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا جب تک اللہ نہ چاہے۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

فَأَخَذَهُ ٱللَّهُ نَكَالَ ٱلْـَٔاخِرَةِ وَٱلْأُولَىٰٓ ﴿25﴾ط

سورۃالنازعات آیت 25

پس اللہ نے اس کو دنیا و آخرت (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا۔

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿29﴾ع1

سورۃالتکویر آیت 29

اور وہ نہیں ہوتا جو تم سب چاہتے ہو مگر وہی کہ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہے۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَٱلْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿19﴾ع1

سورۃالانفطار آیت 19

جس دن کوئی بھی کسی کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اس دن حکم و فیصلے کا اختیار صرف اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہوگا۔

وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿23﴾ز صلے

سورۃ الانشقاق آیت 23

اور اللہ ان باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو یہ اپنے دلوں میں چھپا رکھتے ہیں۔

وَمَا نَقَمُوا۟ مِنْهُمْ إِلَّآ أَن يُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿8﴾لا

سورۃ البروج آیت 8

یہ لوگ ان سے (کوئی ذاتی) انتقام نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو خوب غالب ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ج وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿9﴾ط

سورۃ البروج آیت 9

وہ جس کی آسمانوں وزمین میں بادشاہت ہے اور اللہ تو ہر چیز پر عینی گواہ ہے۔

وَٱللَّهُ مِن وَرَآئِهِم مُّحِيطٌۢ ﴿20﴾ج

سورۃ البروج آیت 20

اور اللہ (بھی) ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ﴿7﴾ط

سورۃ الاعلی آیت 7

مگر جو اللہ چاہے۔یقیناًوہ ظاہر بات کو بھی جانتا ہے اور اس کو بھی جو مخفی ہے۔

فَيُعَذِّبُهُ ٱللَّهُ ٱلْعَذَابَ ٱلْأَكْبَرَ ﴿24﴾لا

سورۃ الغاشیۃ آیت 24

تو اللہ اس کو عذاب دے گا بہت بڑا عذاب !۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ ٱللَّهِ نَاقَةَ ٱللَّهِ وَسُقْيَٰهَا ﴿13﴾ط

سورۃ الشمس آیت 13

پس اللہ کے رسول (صالحؑ) نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری کا (دھیان رکھنا)۔

أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِأَحْكَمِ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿8﴾ع1

سورۃ التین آیت 8

کیا (کوئی شک ہے کہ) اللہ جل شانہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟۔

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ﴿14﴾ط

سورۃ العلق آیت 14

کیا اس کو معلوم نہیں کہ اللہ تو (سب کچھ) دیکھ رہا ہے؟۔

رَسُولٌ مِّنَ ٱللَّهِ يَتْلُوا۟ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿2﴾لا

سورۃ البینۃ آیت 2

اللہ کی طرف سے ایک رسول جو انہیں مطہر و پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سنائے۔

وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا۟
ٱلزَّكَوٰةَ ج وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ ﴿5﴾ط

سورۃ البینۃ آیت 5

حالانکہ ان کو تو بس یہی حکم دیا گیا تھا کہ یکسو ہو کر دین (یعنی ساری عبادتیں) اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے صرف اللہ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی تو نہایت سیدھا وصاف دین ہے۔

جَزَآؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ
رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهُۥ ﴿8﴾ ع1

سورۃ البینۃ آیت 8

ان کے رب کے ہاں ان کی جزا ہمیشہ رہنے کے وہ باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے (اور) یہ (اعزاز صرف) اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا۔

نَارُ ٱللَّهِ ٱلْمُوقَدَةُ ﴿6﴾ لا

سورۃ الھمزۃ آیت 6

وہ اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔

إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ ﴿1﴾ لا

سورۃ النصر آیت 1

جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہو گئی)۔

وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِى دِينِ ٱللَّهِ أَفْوَاجًا ﴿2﴾ لا

سورۃ النصر آیت 2

اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿1﴾ ج

سورۃ الاخلاص آیت 1

کہہ دو کہ اللہ صرف واحد و یکتا اکیلا ہی ہے۔

ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿2﴾ ج

سورۃ الاخلاص آیت 2

اللہ (سب سے) بے پرواہ و بے نیاز ہے۔

احسن الخالقین

احسن مبالغے کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہے نہایت بہترین۔

خالقین۔ خالق سے۔ اس کا مطلب ہو گا خالقوں کا خالق۔ جو صرف اللہ تبارک وتعالی کے لیے خاص ہے۔ کسی اور کے لیے نہیں بولا جاسکتا۔ بندہ اگر کوئی چیز بنائے تو اسے موجد کہا جاتا ہے۔ خالق کہنے سے اعتراز کرنا چاہیئے۔ اس طرح سے خالقوں کے خالق سے مراد موجدوں کا خالق ہو گا۔

اس طرح سے **احسن الخالقین** کا مطلب ہو گا۔ کہ یوں تو وہ ہر چیز کا خالق ہے۔ مگر نہات بہترین خالق ہونے ساتھ ساتھ وہ ان موجدوں کا بھی خالق بھی ہے۔ جو موجد ہوتے ہیں ان کو اللہ نے ہی ایسا ذہن دیا ہوتا ہے جس سے وہ ایجادات کر لیتے ہیں۔ ان کی کامیابی اللہ ہی کی مرہون منت ہوتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کسی کو سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا ٱلنُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا ٱلْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا ٱلْمُضْغَةَ عِظَٰمًا فَكَسَوْنَا ٱلْعِظَٰمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَٰهُ خَلْقًا ءَاخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ **أَحْسَنُ ٱلْخَٰلِقِينَ** ﴿14﴾ ط

سورۃ المؤمنون آیت 14

پھر ہم نے اس نطفے کا جما ہوا خون بنا دیا۔ پھر ہم نے جمے ہوئے خون سے گوشت کا لوتھڑا بنا دیا۔ پھر ہم نے اس لوتھڑے سے ہڈیاں بنا دیں۔ پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا۔ پھر اسے ایک اور صورت عطا کر دی۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے وہ اللہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔

أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ ٱلْخَٰلِقِينَ ﴿125﴾ لا

سورۃ الصافات آیت 125

کیا تم بعل (نامی معبود) سے دعائیں مانگتے ہو اور بہترین پیدا کرنے والے (اللہ جل شانہ) کو چھوڑ دیتے ہو۔

احکم الحاکمین

عربی زبان کے لفظ أَحْكَم کے ساتھ۔ثلاثی مجرد کے باب سے اسم فاعل حاكِم کی جمع حٰكِمِين لگائی گئی ہے۔

یہ دو لفظوں پر مشتمل اللہ تعالیٰ کی صفت ذاتی ہے۔یہ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہی استعمال ہوا ہے۔جو سب دنیاوی ودینی حاکموں وحکمرانوں پر پوری طرح حکمران اور ذی اقتدار ہے۔جس کا حکم ہر حاکم کے حکم پر ہر لحاظ سے فوقیت رکھتا ہے اور سب پر اس کا حقیقی غلبہ ہے۔چاہے کوئی مانے یا نہ مانے۔اللہ ہی بہت اچھا اور بہترین جج ہے۔اپنے بہترین مشاہدے کی بنا پر سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

أَحْكَم۔کا مطلب ہے۔بڑا حاکم۔بڑا فیصلہ کرنے والا

ٱلْحٰكِمِينَ۔حاکم کی جمع ہے۔جس کا مطلب ہے۔بہت سارے حاکم۔

أَحْكَمُ ٱلْحٰكِمِينَ۔ کا مطلب ہوگا کہ سب حاکموں کو ملا کر بھی ان سب سے بڑا حاکم

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں۔اس أَحْكَمُ ٱلْحٰكِمِينَ میں لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ کا مفہوم بھی موجود ہے۔

فَاطِرُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَمِنَ ٱلْأَنْعَٰمِ أَزْوَٰجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿11﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 11

(وہی تو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کیے اور مویشیوں میں سے بھی جوڑے بنائے ہیں اسی طریقے سے تمہیں بھی پھیلاتا ہے۔ کوئی بھی چیز اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) جیسی نہیں ہے وہ تو خوب سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

کہ کوئی بھی شے اس کی مثل نہیں ہے۔ اسے ماننے والوں کے لیے وہ ایسی مہتم بالشان ذات ہے۔ جس کے تصور کے ساتھ ہی قدرتی طور پر ایک رعب و دبدبے کا تاثر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس فطری بات کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں سوجھ پاتے۔ مگر کسی حد تک ڈر و خوف اور امید و وابستگی کے ملے جلے تاثر سے واضح کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کسی بہت بڑے دنیاوی حاکم کے سامنے ایک ادنیٰ غلام کی جو کیفیت ہوتی ہے اس سے وہ تاثر بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ گو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ اس تعلق کو جو خوف و امید کی شدت سے ہمہ جہتی پر مبنی ہوتا ہے۔ احکم الحاکمین کا مفہوم کسی حد تک ہی واضح کر سکتا ہے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خوف کو کسی اور خوف سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی۔ اور اس سے رکھی ہوئی امید کو کسی اور امید سے بدلا نہیں جاسکتا۔ ایسا خیال انسان کے دائرہ تشبیہات سے ماورا ہے۔

دنیا کے بادشاہوں میں بھی عدل وانصاف کا کوئی نہ کوئی قانون رائج ہوتا ہے۔ جو مجرموں کو سزا دینے اور اچھی کارکردگی پر انعام دینے پر منحصر ہوتا ہے۔ بلکہ کوئی معمولی سا انصاف کرنے والا بھی ہو تو وہ بھی

اپنے اختیار میں جزا و سزا کا اہتمام کیۓ بغیر نہیں رہتا۔ وہ اپنی حد تک غداروں اور باغیوں کو عبرتناک سزا دیتا ہے اور اپنے وفاداروں کو انعام واکرام سے نوازتا ہے۔ لیکن وہ کبھی ایسا نہیں کرتا کہ اپنے باغیوں اور وفاداروں کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دے۔ اگر دنیا میں محدود اختیار کا مالک کوئی حاکم ایسا نہیں کرتا تو اللہ عزوجل اپنے فرمانبردار بندوں اور نافرمانوں کو کیسے برابر کر دے گا جو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے ؟۔ دنیاوی حاکم کبھی جانب دار ہو جائے تو ظلم بھی کر جاتا ہے۔ اور کبھی رشوت و سفارش سے بیچ میں ڈنڈی بھی مار لیتا ہے۔ مگر اللہ کے ہاں جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اس کے ہاں ظلم کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ایک مقررہ دن میں حقیقی عدل وانصاف پر اس کا بہترین قانون قائم ہوگا۔ جہاں سب کو انصاف ملے گا۔ دنیا میں کچھ دیر کی جو تاخیر ہے وہ صرف اس لیے کہ یہ دنیا چونکہ دارالعمل ہے اس لیے اس میں یہ بات ضرور ہے کہ کسی کا حساب اس دنیا میں فوراً نہیں چکا دیا جاتا۔ بلکہ اس کی جزا و سزا کو دارالجزاء یعنی آخرت پر موٴخر کر دیا جاتا ہے۔ البتہ اگر کسی فرد یا کسی قوم کا ظلم حد سے تجاوز کر جائے تو اللہ باقی لوگوں کو اس کے ظلم سے بچانے کی خاطر اس دنیا میں بھی اسے عذاب سے دوچار کر کے اور تباہ کر کے دوسروں کو اس سے بچا لیتا ہے۔ یہی احکم الحاکمین کا مختصر سا تعارف ہے۔

اب قرآن میں درج کردہ أَحْكَمُ ٱلْحَٰكِمِينَ کے الفاظ والی آیات بھی ملاحظہ ہوں۔

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ ٱلْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿45﴾

سورۃ ھود آیت 45

اور نوحؑ اپنے رب کو پکارنے لگا کہ اے میرے رب ! ۔ بلاشبہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے (تو اس کو بھی نجات دیدے) اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِأَحْكَمِ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿8﴾ ع1

سورۃ التین آیت 8

کیا (کوئی شک ہے کہ) اللہ جل شانہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟۔

أَحْكَم کے موضوع پر قرآن کریم کی اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ ان میں فیصلہ کرنے کے بارے ہدایات درج ہیں۔ کہ اس سے مزید کچھ وضاحت ہو جائے گی۔

سَمَّٰعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّٰلُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَآءُوكَ فَٱحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ شَيْـًٔا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿42﴾

سورۃ المائدۃ آیت 42

جو جھوٹ کے سننے والے ہیں اور بہت حرام کھانے والے ہیں۔ پس اگر یہ تیرے پاس آئیں تو ان میں (چاہو تو) فیصلہ کرنا یا اعراض کرلینا۔ اور اگر تم ان سے اعراض بھی کروگے تو تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

وَأَنِ ٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ وَٱحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَنۢ بَعْضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَٱعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ لَفَـٰسِقُونَ ﴿49﴾

سورۃ المائدۃ آیت 49

اور (تاکیداً) اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ہی ان میں فیصلہ کرو۔ اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ اور ان سے بچتے رہو کہ تجھے کسی ایسے حکم سے نہ بہکادیں جو اللہ نے (خاص کر) تجھ پر اتارا ہے۔ پھر اگر یہ منہ موڑتے ہیں تو جان رکھو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ اور بلاشبہ ان میں بہت سارے لوگ تو فاسق ہیں۔

قَـٰلَ رَبِّ ٱحْكُم بِٱلْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحْمَـٰنُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿112﴾ 7ع

سورۃ الأنبياء آیت 112

(آخرکار نبیؐ نے بھی) کہہ دیا کہ اے میرے رب ! حق کے ساتھ فیصلہ کر دے۔اور ہمارا رب تو بڑا ہی مہربان ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے ان (من گھڑت) باتوں پر جو تم بناتے بیان کرتے ہو۔

وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ ٱلْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۖ فَٱسْتَبِقُوا۟ ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿48﴾ لا

سورۃ المائدۃ آیت 48

ہم نے تجھ پر سچی کتاب اتاری ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان بھی ہے۔ پس تم ان میں اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے کرو۔اور جو حق تیرے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو۔ ہم نے تم میں سب کے لئے ایک شریعت اور واضح راستہ مقرر کر دیا ہے۔اور اگر اللہ چاہتا تو (جبراً) سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ مگر اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اسی میں تمہیں آزمائے۔ لہٰذا نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت کیا کرو۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو وہ سب تم کو بتا دے گا۔

احکم مایرید

أَحْكَم۔کا مطلب ہے۔بڑا حاکم۔بڑا فیصلہ کرنے والا

مَا۔کا مطلب ہے۔جو بھی

يُرِيد۔کا مطلب ہے۔ارادہ کرے۔چاہے۔چاہتا ہے۔

احْكُمُ مَا يُرِيدُ۔کا مطلب ہو گا۔اللہ تعالیٰ جو بھی چاہتا ہے۔وہ اپنی حکمت عملی کے مطابق حکمرانی کرتا ہے۔اور اس کا فیصلہ کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔جس طرح اس نے انسان کو اپنے مفادات کے حصول اور نقصان سے بچانے کے لیے فیصلوں کا اختیار دیا ہے۔اسی طرح وہ مخلوق کی بھلائی کے لیے ایسے حلال و حرام۔جائز و ناجائز۔معطی و مانع۔فیصلے کرتا ہے۔جو رحمت کا باعث بنتے ہیں۔اور کچھ ایسے فیصلے بھی جن کی کسی کو بھی کانوں کان خبر نہیں ہوتی۔مگر پس پردہ ان میں کوئی نہ کوئی بھلائی ہی ہوتی ہے۔کسی جگہ جب ظلم و ناانصافی حد سے بڑھ جاتی ہے۔تو اللہ کا کوڑا برسنا بھی مظلوموں کے لیے ایک رحمت ہی بنتا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوْفُواْ بِٱلْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلْأَنْعَٰمِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى ٱلصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿1﴾

سورۃ المائدۃ آیت 1

اے ایمان والو ! ۔اپنے عہد و پیمان پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے چوپائے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تم پر (آگے آیت 3 سے) پڑھا جائے گا۔جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ جانو۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

ارحم الرّاحمین

ارحم اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور یہ مشترکہ اسماء میں سے ہے۔ ارحم بہت زیادہ رحم کرنے والے کو کہتے ہیں۔اور اللہ رب العزت سے زیادہ کوئی بھی ایسا نہیں جو بہت زیادہ رحم کرنے والا ہو۔ مخلوق کے لیے بھی اس لفظ کا استعمال ملتا ہے جو عام نہیں۔ یہ لفظ زیادہ تر اللہ کے لیے اور عام طور پر ٱلرَّٰحِمِين کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

ٱلرَّٰحِمِين سب رحم کرنے والوں کے مقابل موازنے کے طور پر ہے۔

اس طرح سے أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِين وہ ہے جو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِين کہنے پر علماء کرام کا استدلال درج ذیل ہے۔

ا۔ ہر ذی روح مخلوق میں رحم کا جذبہ پایا جاتا ہے۔انسان بھی ان میں سے ایک ہے۔

انسان جو دوسرے پر رحم کرتا ہے وہ دنیا میں اپنی تعریف و تحسین کرانے کے لئے کسی پر رحم کرتا ہے۔

یا۔آخرت میں اس کا اجر طلب کرنے کے لئے رحم کرتا ہے۔یا۔ کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر اس کے دل میں جو درد ہوتا ہے۔اس کو زائل کرنے کے لئے رحم کرتا ہے۔یا۔ سوچتا ہے کہ آج میں اس پر رحم کر رہا ہوں کل جب مجھ پر کوئی ایسا وقت پڑے تو مجھ پر رحم کر دے۔یا۔ماضی میں اس شخص کی کسی نیکی و احسان کے بدلے میں وہ اس پر رحم کرتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ رحم کرنے والا کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی فائدے کے حصول کے لئے کسی پر رحم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بغیر کسی غرض کے رحم فرماتا ہے۔ اس کا مطلب نہ کسی ضرر سے بچنا ہوتا ہے نہ کسی فائدہ کا حصول ہوتا ہے۔

۲۔ جو شخص بھی کسی پر رحم کرتا ہے اس کا یہ رحم اللہ کی مدد و تعاون کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ اس پر حق و استحقاق ہر صورت صرف اور صرف اللہ کا ہی بنتا ہے۔ یا۔ کوئی شخص کسی دوسرے کو کھانا۔ کپڑا۔ یا دوائیں دیتا ہے تو یہ کھانا۔ کپڑے۔ اور دوائیں تو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں۔ وہ ان چیزوں کو پیدا نہ کرتا تو وہ کیسے رحم کرتا۔ یا۔ پیدا کرنے والی بات کو نہ بھی لیا جائے۔ تو بھی یہ چیزیں اگر رحم کرنے والے کی ملکیت میں نہ ہوتیں تو وہ کیسے رحم کرتا۔ یا۔ پھر اس کی ملکیت اور قدرت میں یہ چیزیں ہوتیں۔ لیکن جس پر رحم کرنا ہے۔ اس میں ان سے فائدہ حاصل کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو وہ کیسے رحم کرتا۔ جیسے کہ وہ اگر کسی پیاسے کو پانی پلانا چاہتا ہے مگر پیاسے شخص کا سکتے کے باعث منہ بند ہو گیا اور وہ پانی پینے طاقت نہیں رکھتا۔ تو وہ اس کو کیسے پلائے گا۔

سوچو تو پیاسے کو پانی پلانے کے لئے بھی پانی اللہ نے پیدا کیا پھر رحم کرنے والے کو پانی پلانے پر قدرت بھی اللہ نے دی۔ پانی پینے والے میں پانی پینے کی صلاحیت بھی اللہ نے رکھی تو پھر بندوں کا رحم کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟۔ بندوں کے رحم کی اللہ تعالیٰ کے رحم کے مقابلہ میں وہ نسبت ہے جو پانی کے ذرّے کو سمندر سے ہوتی ہے بلکہ شاید وہ بھی نہ ہو۔

۳۔ بندہ کسی پر اس وقت رحم کرتا ہے جب اس کے دل میں رحم کرنے کا محرک۔ رحم کا باعث۔ اور کسی وقوعے پر دعوت رحم پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ محرک اور داعی بھی اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے تو پھر بندے نے کیسے رحم کیا؟ سب کچھ تو اللہ نے کیا ہوتا ہے۔

اس سب کی بنا پر اللہ تعالیٰ کو أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِين کہا جاتا ہے کہ وہی سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

یہاں ایک سوال اٹھتا ہے کہ کیا دنیا میں مصائب کا آنا اللہ تعالیٰ کے ارحم الراحمین ہونے کے منافی ہے؟

کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا آفتوں۔ مصیبتوں۔ بیماریوں اور دردوں سے بھری ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں لوگ ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں۔ ڈاکے ڈالتے ہیں۔ بھتہ لیتے ہیں اور قتل تک کر دیتے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین کیسے ہوا؟۔ جب کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر تھا کہ وہ لوگوں کو ان آلام اور مصائب سے محفوظ کر دیتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ضار (ضرر پہنچانے والا) اور نافع (نفع پہنچانے والا) بھی ہے اور اس کا ضار ہونا نافع ہونا بھی کسی حکمت کے تحت ہے۔ اور کوئی بھی حکمت اس کی شان کے منافی نہیں ہے اور اس کا ضرر پہنچانا اپنی ذات سے کسی مشقت کو دور کرنے کے لئے نہیں ہوتا۔ اور اس کا نفع پہنچانا کسی منفعت کو حاصل کرنے کے لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ حالات و واقعات کی پوری تصویر اس کے سامنے ہوتی ہے۔ ضرر پہنچانے میں کوئی نہ کوئی اصلاحی پہلو ضرور ہوتا ہے۔ انسان اسے نہ سمجھ کر اصلاح نہ کرے تو قصور اس کا اپنا ہے۔ اس بارے تو اللہ کا فرمان بھی ہے کہ

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَدْنَىٰ دُونَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿21﴾

سورۃ السجدۃ آیت 21

اور البتہ ہم انہیں (قیامت کے اس) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھاتے ہیں شاید کہ وہ (اپنی باغیانہ روش سے) واپس آ جائیں۔

اور اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو وہ بھی اس کے لئے رحمت ہوتی ہے۔ جس پر اس کے درجے بلند ہوتے ہیں یا پھر گناہ بھی مٹ جاتے ہیں۔ یا اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیا جاتا ہے۔ یوں اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر بیماریاں اور مصائب نازل کر کے اس کو آخرت کے عذاب سے بالکل بچا لینا چاہتا ہے۔ یا۔ اس کے عذاب میں تخفیف کر دینا چاہتا ہے۔ یہ بات تو مسلمانوں کے حق میں زیادہ مفید اور کارآمد ہے۔

اور رہے کفار تو وہ خواہ کسی بھی حال میں ہوں۔ ان کی ناشکری پر ان کو دنیا میں کسی نہ کسی بہانے تنبیہ تو ملتی رہتی ہے۔ بڑا عذاب نہیں۔ جس پر اگر نہ سدھریں تو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو دنیا میں کھلی چھوٹ ہے۔ کہ جو کرنا ہے کر لیں۔ وہ ان کی پکڑ نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے برعکس انہیں دنیا میں ساری نعمتوں سے نوازا ہوتا ہے۔ اور ان کو مومنوں کی نسبت بہت سارا سامان زیست مہیا کیا ہوتا ہے۔

دیکھئے قرآن کریم میں أَرْحَمُ ٱلرَّحِمِينَ والی آیات۔

قَالَ رَبِّ ٱغْفِرْ لِى وَلِأَخِى وَأَدْخِلْنَا فِى رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿151﴾ 18ع

سورۃ الاعراف آیت 151

موسیٰؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب ! ۔مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرمادے اور ہمیں اپنی جوارِ رحمت میں داخل کر۔اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ هَلْ ءَامَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَآ أَمِنتُكُمْ عَلَىٰٓ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَٱللَّهُ خَيْرٌ حَٰفِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿64﴾

سورۃ یوسف آیت 64

(یعقوبؑ نے) کہا کہ میں اس کے بارے تمہارا کیسے اعتبار کروں مگر ویسا ہی جیسا اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔پس اللہ ہی بہتر نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ ٱلْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ ٱللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿92﴾

سورۃ یوسف آیت 92

(یوسفؑ نے) کہا کہ آج کے دن تم پر کچھ بھی ملامت والزام نہیں۔اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۞ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿83﴾ ج صلے

سورۃ الانبیاء آیت 83

اور ایوبؑ (کا بھی ذکر کرو) کہ جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ بلاشبہ مجھے بیماری نے چھو لیا ہے۔ اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

اسرع الحاسبین

أَسْرَع مبالغے کا صیغہ ہے۔جس کا مطلب ہے تیز ترین۔

ٱلْحَٰسِبِين ۔حاسب سے ہے۔اس کا مطلب ہے حساب کرنے والا۔اور ٱلْحَٰسِبِين تمام حساب کرنے والوں سے بہترین حاسب۔جو صرف اللہ تبارک وتعالی کے لیے خاص ہے۔کسی اور کے لیے نہیں بولا جا سکتا۔

اس طرح سے أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِين کا مطلب ہوگا۔کہ جو بھی حساب کرنے والے ہیں ان کو اللہ نے ذہن دیا ہے جس سے وہ حساب کر لیتے ہیں۔اور آج کل کمپیوٹر پر تو بڑے سے بڑے حساب بھی بہت تیز ہو جاتے ہیں۔یہ سب اللہ رب العزت کی طرف سے حساب کے عمل میں ایک معاونت ہے۔مگر اللہ تعالیٰ حساب کرنے میں ان سب کی مجموعی کاوشوں کے مقابل بھی حساب میں نہایت تیز ترین ہے۔جو حضرت آدمؑ سے لے قیامت تک آنے والوں کے پل پل کا حساب بھی پلک جھپکتے میں کر سکتا ہے۔

دیکھئے قرآن کریم میں أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِين والی آیات۔

ثُمَّ رُدُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِينَ ﴿62﴾

سورۃ الانعام آیت 62

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آگاہ رہو کہ حکم و فیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

الاٰخذ

الاٰخذ۔کا مطلب ہے۔ پکڑ کرنے والا۔ پکڑ رکھنے والا۔

اللہ جل شانہ نے تو اپنا ہدایت بہم پہچانے کام پورا کر دیا۔اللہ کے رسول پے درپے آتے رہے۔پھو نبیؑ اٰخرالزماں سے سب کے پیغام کو تقویت دی۔اور اللہ کے دین کو عالمی شہرت ملی۔اب شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو جہاں اسلام کا پیغام نہ پہنچا ہو۔یہ اللہ کی سنت میں سے ہے کہ پکڑ کرنے سے پہلے اس کی طرف ہدایت کا راستہ استوار کی جاتا ہے۔پھر تنبیہات کے ذریعے حجت پوری کر دی جاتی ہے۔دیکھئے آیات۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِى وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِى عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿150﴾ لا

سورۃالبقرۃ آیت 150

اور جس جگہ سے بھی تمہارا گزر ہو اپنا رخ (نماز کے لئے) مسجد حرام کی طرف کر لیا کرو۔اور (دنیا میں) جہاں کہیں بھی تم ہو اپنے رخ اسی طرف کیا کرو۔تاکہ بنی نوع انسان کی کوئی حجت باقی نہ رہ جائے سوائے ان کے جو اِن میں ظالم ہیں۔پس تم ان سے نہ ڈرو مجھ ہی سے ڈرو اور تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کردوں اور اس لئے بھی کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

وَلَا تُؤْمِنُوٓاْ إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ ٱلْهُدَىٰ هُدَى ٱللَّهِ أَن يُؤْتَىٰٓ أَحَدٌ مِّثْلَ مَآ أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْفَضْلَ بِيَدِ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿73﴾ ج لا

سورۃ آل عمران آیت 73

اور (کہتے ہیں کہ) اپنے ہم مذہب کے علاوہ کسی کی بات نہ مانو (ان سے) کہہ دو کہ یقیناً حقیقی ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے یہ بھی (کہتے ہیں کہ بالکل نہ مانو) کہ کسی کو ویسی ہی چیز مل جائے جو (کبھی) تم کو دی گئی تھی یا (یہ بھی کہ) تمہارے خلاف رب کے حضور کوئی دلیل و حجت پیش کر سکے گا؟۔ (ان سے یہ) کہہ دو کہ بیشک سارے کا سارا فضل و کرم اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

قُلْ فَلِلَّهِ ٱلْحُجَّةُ ٱلْبَٰلِغَةُ ۖ فَلَوْ شَآءَ لَهَدَىٰكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿149﴾

سورۃ الانعام آیت 149

کہہ دو کہ اللہ ہی کی حجت قابلِ دلیل ہے۔ اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔

وَإِذَآ أَرَدْنَآ أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُواْ فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا ٱلْقَوْلُ فَدَمَّرْنَٰهَا تَدْمِيرًا ﴿16﴾

سورۃ الإسراء آیت 16

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہیں تو وہاں کے آسودہ حال لوگوں کو (نبیوں کی آگاہی کے باوجود برائی پر) مامور ہونے دیتے ہیں۔ پھر وہ نافرمانیاں کرنے لگ جاتے ہیں۔ پس ان پر حجت پوری ہو جاتی ہے اور ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

اللہ کی ہدایت میں سب سے اہم توحید ہے۔ جس کو ماننے کے بعد اس کے تقاضے پورے کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ اس کی مخلوق میں سے کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کیا جائے۔ یہ اس کے دین میں داخلے کی بنیاد ہے۔ پھر رسالت کا اعتراف اللہ کے دین کو سمجھنے کی طرف پہلا قدم ہے۔ اور عملی اقدام کے لیے آگے پوری عمارت ہے۔ جس پر چل کر اللہ کا منظورِ نظر بننے تک مختلف مراحل ہیں۔ یہ سب کچھ فطرت کے عین مطابق ہے۔ پھر اب اگر کوئی منہ موڑ لے اور نہ مانے تو اس کا وبال اسی پر ہے نہ کہ اللہ پر۔ کسی کا انکار اسے کوئی نقصان نہیں دینے والا۔ اور اس کو کسی کے انکار سے کوئی فرق بھی نہیں پڑنے والا۔ بلکہ فرق پڑے گا تو اس منکر کو پڑے گا۔ رب کریم تو بندوں پر شاہد ہے۔ ان کے اقوال افعال اس کی نگاہ میں ہیں۔ پوری کائنات میں کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس کی چوٹی اللہ جل جلالہ نے نہ پکڑ رکھی ہو۔ اس کے دین پر چلنے والے نیک لوگ اس کے فضل و کرم اور اس کے لطف و رحمت سے نجات پائیں گے۔ اور جن عادی مجرموں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔ اللہ کے پیغمبروں کی مان کر نہ چلے۔ وہ پکڑ لیے جائیں گے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ایک نبی کا نافرمان کل نبیوں کا نافرمان ہوتا ہے۔ کیونکہ سارے نبیوں کی دعوت کا سرچشمہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ
شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿11﴾

سورۃ آل عمران آیت 11

ان کا حال بھی آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیا تھا تو اللہ نے بھی ان کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا تھا۔ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ لَمَآ ءَاتَيْتُكُم مِّن كِتَٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِۦ وَلَتَنصُرُنَّهُۥ ۚ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ
إِصْرِى ۖ قَالُوٓا۟ أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَٱشْهَدُوا۟ وَأَنَا۠ مَعَكُم مِّنَ ٱلشَّٰهِدِينَ ﴿81﴾

سورۃ آل عمران آیت 81

اور جب اللہ نے سارے نبیوں سے عہد لیا کہ میں نے جو بھی تمہیں کتاب و حکمت عطا کی ہے پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہارے پاس موجود شے کی تصدیق کرتا ہو۔ تو تمہیں لازمی اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ ارشاد ہوا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا ذمہ لیتے ہو؟۔ سب کہنے لگے ہاں !۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ ارشادِ باری ہوا کہ اچھا تو گواہ رہو اور میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُۥ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُۥ فَنَبَذُوهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَٱشْتَرَوْا۟ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿187﴾

سورۃ آل عمران آیت 187

اور جب اللہ نے اہلِ کتاب سے یہ عہد و پیمان لیا تھا کہ تم اسے بنی نوع انسان کے سامنے لازماً کھول کھول کر واضح کردو گے اور کچھ بھی نہیں چھپاؤ گے۔ مگر انہوں نے اس (عہد کو) کو پس پشت ڈال دیا اور اس کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لی۔ پس کیا ہی برا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔

۞ وَلَقَدْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ ٱثْنَىْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ ٱللَّهُ إِنِّى مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَيْتُمُ ٱلزَّكَوٰةَ وَءَامَنتُم بِرُسُلِى وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿12﴾

سورۃ المائدۃ آیت 12

اور البتہ یقیناً اللہ نے اولادِ اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے۔ اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کی پابندی کرتے رہو۔ اور زکوۃ دیتے رہو۔ اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد بھی کرو۔ اور اللہ کو قرض حسنہ دو۔ تو میں ضرور تم سے تمہارے گناہ مٹا دوں گا

اور لازمی تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ پھر تم میں سے جو کوئی اس کے بعد کافر ہو گیا تو یقیناً وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ ٱللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَٰرَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ
يَأْتِيكُم بِهِ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿46﴾

سورۃ الانعام آیت 46

(ان سے) کہہ دو ذرا تم غور تو کرو اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگ جانے دے تو اللہ کے علاوہ کون سا ایسا معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس لا کر دیدے؟۔ دیکھو تو ہم کیسے طرح طرح سے اپنی آیات کی وضاحت کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ منہ موڑ لیتے ہیں۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنۢ بَنِىٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ
أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا
غَٰفِلِينَ ﴿172﴾ لا

سورۃ الاعراف آیت 172

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے اس کی ساری اولاد نکالی اور ان سب سے ان کی اپنی ذات پر اقرار کرالیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟۔ وہ سب کہنے لگے (کیوں نہیں) ہاں۔ ہم سب (اس بات پر) گواہ ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یوں کہنے لگو کہ ہم تو البتہ اس سے بے خبر تھے۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ
إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿52﴾

سورۃ الانفال آیت 52

جیسا کہ آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا۔ کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے انکار کر دیا تو اللہ نے بھی انہیں ان کے گناہوں کی سزا میں پکڑ لیا۔ بیشک اللہ بہت زبردست شدید عذاب دینے والا ہے۔

إِنِّى تَوَكَّلْتُ عَلَى ٱللَّهِ رَبِّى وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ ءَاخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَآ ۚ إِنَّ
رَبِّى عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿56﴾

سورۃ ہود آیت 56

بلاشبہ میں نے تو اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا (سب کا) رب ہے۔ (کائنات میں) کوئی بھی چلنے پھرنے والا ایسا نہیں کہ جس کی چوٹی اس نے نہ پکڑ رکھی ہو۔ بیشک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

وَكَذَٰلِكَ **أَخْذُ** رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ ٱلْقُرَىٰ وَهِىَ ظَٰلِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُۥٓ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ﴿102﴾

سورۃ ھود آیت 102

اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کے ظالم مکینوں کو پکڑتا ہے۔ بیشک اس کی پکڑ بڑا دکھ دینے والی شدید سخت ہے۔

۞ أَوَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ كَانُوا۟ مِن قَبْلِهِمْ ۚ
كَانُوا۟ هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَءَاثَارًا فِى ٱلْأَرْضِ فَ**أَخَذَ**هُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم
مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿21﴾

سورۃ غافر آیت 21

کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟۔ وہ قوت اور چھوڑے ہوئے زمینی آثاروں کے لحاظ سے ان سے کہیں بڑھ کر تھے پس اللہ نے گناہوں کی پاداش میں ان کو پکڑ لیا اور ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی نہ تھا۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَكَفَرُوا۟ فَ**أَخَذَ**هُمُ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ قَوِىٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿22﴾

سورۃ غافر آیت 22

یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس رسول واضح نشانیاں لے کر آتے تھے پھر بھی یہ کفر کرتے تھے پس اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ بیشک وہ بڑی قوت والا سخت سزا دینے والا ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ ۙ وَٱلرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا۟ بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَٰقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴿8﴾

سورۃ الحدید آیت 8

تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ (اس کا) رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور اگر تم یقین کرنے والے ہو تو وہ (اللہ جل شانہ) تم سے (اس پر) عہد و پیمان بھی لے چکا ہے ۔

فَعَصَوْا۟ رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً﴿10﴾

سورۃ الحاقۃ آیت 10

پس انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کر لی تو اس (اللہ جل شانہ) نے بھی ان کو بڑی سخت گرفت میں پکڑ لیا۔

فَأَخَذَهُ ٱللَّهُ نَكَالَ ٱلْـَٔاخِرَةِ وَٱلْأُولَىٰٓ ﴿25﴾ط إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰٓ ﴿26﴾ط 1 ع

سورۃ النازعات آیت ۲۵_۲۶

پس اللہ نے اس کو دنیا و آخرت (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا۔ بیشک اس (واقعے) میں بڑی عبرت ہے ہر اس شخص کے لئے جو (اللہ کا) ڈر رکھتا ہے۔

الاحد

أَلاَحَد اللہ جل شانہ کی صفات میں سے منفرد صفت ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ اکیلا۔ وہ اکیلا جو کہ ازل سے اکیلا ہے اور اس کے ساتھ دوسرا کوئی نہیں۔

وہ اپنی ذات اور صفات میں منفرد و اکیلا ہے۔ بعض نے واحد اور احد کے درمیان فرق کیا ہے ان کے مطابق۔

الوَاحد صرف ذات میں وحدانیت کا مفہوم دیتا ہے اور

أَلاَحَد ذات اور معانی دونوں میں وحدانیت کا مفہوم دیتا ہے۔

(تفسیر اسماء اللہ للزجاج ص 58)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ۔ الواحد منفرد بالذات ہے جس کی کوئی مثل اور نظیر نہیں۔

اور أَلاَحَد مبنی علی الانفراد ہے۔ اس میں معنوی اور ذاتی انفرادیت ہے۔ الاحد منفرد بالمعنی بھی ہے۔

الوَاحد اور أَلاَحَد اللہ تعالی کی صفات میں سے ہیں جن میں کوئی دوسرا شریک ہی نہیں ہے۔ اللہ عزوجل احد بھی ہے اور واحد بھی۔ جس کا کوئی ثانی نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی شریک اور نہ ہی اس کا کوئی مثل اور نظیر ہے۔ اور وہی سبحانہ وتعالی ہے جس پر اس کے برگزیدہ بندے پوری طرح بھروسہ واعتماد کرتے ہیں۔ اور اسی کی طرف رغبت رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ کسی اور پر توکل و بھروسہ نہیں کرتے۔

اور وہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی ہے جس کے مثل کوئی چیز نہیں اور اس کے علاوہ ہر چیز دیکھنے میں ایک جہت سے تو واحد لگتی ہے لیکن اس کی کئی ایک جہات ہوتی ہیں۔ جن سے وہ واحد نہیں کہلائی جا سکتی۔

اور ابن جریر رحمہ اللہ تعالی نے وحدانیت کا معنی یہ اختیار کیا ہے کہ۔ اللہ تعالی کی وحدانیت کا معنی یہ ہے کہ اس سے امثال واشباہ کی نفی کی جائے۔ تو اللہ تعالی کی کوئی نظیر نہیں اور نہ ہی اس کی مثل ہے۔ تو وہ اللہ سبحانہ وتعالی اکیلا ہی معبود اور رب ہے اس کے علاوہ کوئی اور اطاعت کا مستحق نہیں اور نہ ہی کسی اور کی عبادت کی جا سکتی ہے۔

تفسیر ابن جریر (3/ 265- 266)

: اور اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿163﴾ 19ع

سورۃ البقرۃ آیت 163

اور تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے۔ اس بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کے علاوہ کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں ہے۔

اللہ تعالی ہی ہے جو اکیلا تمام کمالات کا مالک ہے اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ تو بندوں پر یہ واجب ہے کہ وہ اسے عقدے اور قول اور عمل کے طور پر بھی وحدہ لاشریک تسلیم کریں۔ اور صرف اسی کے کمال مطلق العنان ہونے کا اعتراف کریں اور ہر قسم کی عبادات صرف اسی کے سامنے اسے اکیلا جان کر

کریں۔اس مبارک نام کے تقاضے اس طرح پورے ہو سکتے ہیں کہ۔ ہم یہ نظریہ رکھیں کہ اس کائنات کا پروردگار صرف اللہ تعالی ہی ہے۔ وہی پیدا کرنے والا۔ وہی ہر چیز کا مالک اور دنیا کے امور چلانے والا ہے۔وہی نفع نقصان پہنچانے والا ہے۔اس کے نقصان میں بھی بھلائی کارفرما ہوتی ہے۔یہی پہلا عقدہ ہے جسے اپنے ذہنوں میں بٹھالینا ضروری ہے۔جب اسے جاگزین کرلیں گے تو پھر اگلا مرحلہ آسان ہو جائے گا کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں گے اور صرف رضائے الہی ہی ہماری عبادت کا محور ہو گی۔ ہم اپنے اقوال وافعال میں صرف اللہ تعالی کے لیے اخلاص پیدا کرلیں گے۔

اس لیے اللہ تعالی کے ان دونوں جلیل القدر ناموں الوَاحد اور أَلاَحَد کا اثر ہماری زندگی پر اس طرح عیاں ہونا چاہیے کہ ہم ربوبیت اور الوہیت میں اللہ تعالی کو یکتا اور منفرد مانیں۔اللہ تعالی کے افعال اور صفات میں اللہ تعالی کو تنہا اور اکیلا سمجھیں۔اور یہ بھی سمجھ لیں کہ اسی سے انحراف پر لوگوں کے ایجاد کردہ شرکیہ عقیدے وجود میں آجاتے ہیں۔

جس طرح اللہ تعالی ربوبیت میں ایک ہے اسی طرح رزق دینے میں۔ زندہ رکھنے میں۔مارنے میں عزت وذلت دینے میں۔وہی سب کا مالک ہے اور وہ اپنی مخلوقات میں جیسی چاہے تبدیلیاں رونما کر سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح الوہیت میں بھی وہ اکیلا ہے۔چنانچہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کی جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

مذکورہ بالا امور بجالانے پر انسان اپنے پروردگار کی وحدانیت عملی طور پر ثابت کرنے میں اس وقت کامیاب ہوگا۔جب ہمہ قسم کی عبادت صرف اللہ تعالی کے لیے بجالائے گا۔ کیونکہ عبادت کا مستحق صرف

اللہ تعالی ہی ہے۔جب یہ مفہوم دل میں گھر کر جائے تو پھر اس کے اثرات انسان کے اقوال۔افعال اور تمام اعضاپر واضح اور عیاں ہوں گے۔ چنانچہ سجدہ۔ رکوع۔اور نماز و عبادات صرف اللہ تعالی کے لیے بجا آوری مقصود ہو گی۔ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرے گا۔ صرف اور صرف اللہ تعالی سے ہی امید لگائے گا۔اسی سے دعائیں کرے گا اور حاجت روائی کا مطالبہ کرے گا۔مدد۔فریاد اور پناہ صرف اللہ تعالی سے مانگے گا۔خوف۔ڈر اور دبدبہ صرف اللہ تعالی کا ذہن میں رکھے گا۔اسی طرح بھروسہ بھی صرف اللہ تعالی پر ہی کرے گا۔

اوپر مذکورہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کے اسمائے گرامی۔ الوَاحد اور ألاَحَد پر ایمان کا لانے کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اللہ تعالی سے مانگا جائے۔اسی کے سامنے گڑگڑایا جائے۔ محبت۔ تعظیم۔جلال۔خوف۔ امید۔توکل اور دیگر تمام عبادات صرف اللہ تعالی کے لیے بجالائی جائیں۔

اوران تمام کاموں کے لیے ضروری ہے کہ سب سے زیادہ محبت ہو تو صرف اللہ تعالی سے ہو۔پھر جس کسی کے ساتھ بھی محبت ہو اسی کی وجہ سے ہو۔

قرآنی آیات میں الاحد کی وحدانیت کے بارے میں فرمانِ باری تعالی درج ذیل ہیں۔

لَّٰكِنَّا۠ هُوَ ٱللَّهُ رَبِّى وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّىٓ أَحَدًا ﴿38﴾

سورۃ الکھف آیت 38

لیکن میرا رب تو اللہ ہی ہے اور میں اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔

وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِۦ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَآ أَنفَقَ فِيهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ
عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِى لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّىٓ أَحَدًا ﴿42﴾

سورۃ الکہف آیت 42

اور اس (کے باغ) کو آفت نے آ گھیرا پس وہ اس پر کفِ افسوس ملنے والا ہو گیا۔ اور جو مال اس نے اس باغ پر خرچ کیا تھا وہ اپنی چھتریوں پر گر کر رہ گیا۔ اور کہنے لگا کہ کاش میں اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتا۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ
رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا ﴿110﴾ 12ع

سورۃ الکہف آیت 110

(اے نبیؐ) کہہ دو کہ البتہ میں بھی صرف تمہارے جیسا ہی بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ یقیناً تمہاری عبادت کے لائق صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہے۔ پھر جو کوئی بھی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہیئے کہ اچھے اعمال کرے اور اپنے اکیلے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ بنائے۔

يَهْدِىٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ﴿2﴾ لا

سورۃ الجن آیت 2

جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور اب ہم کسی کو بھی اپنے اکیلے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا۟ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ﴿18﴾ لا

سورۃ الجن آیت 18

اور بلاشبہ مسجدیں صرف اللہ کے لئے خاص ہیں پس تم واحد و یکتا اکیلے اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔

قُلْ إِنَّمَآ أَدْعُوا۟ رَبِّى وَلَآ أُشْرِكُ بِهِۦٓ أَحَدًا ﴿20﴾

سورۃ الجن آیت 20

کہہ دو البتہ میں تو صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہوں اور کسی کو بھی اس واحد و یکتا اکیلے (رب) کے ساتھ شریک نہیں کرتا۔

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿1﴾ ج

سورۃ الاخلاص آیت 1

کہہ دو کہ اللہ صرف واحد و یکتا اکیلا ہی ہے۔

وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿4﴾ ع1

سورۃ الاخلاص آیت 4

اور کوئی ایک بھی اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) کا ہمسر و ہم پلہ نہیں ہے۔

الاسرع

الاسرع۔کامطلب ہے۔ جلدی کرنے والا ۔ تیز ترین کرنے والا۔

جتنے بھی کام کرنے والے اور حساب کرنے والے ہیں۔ یا ان کی بنائی ہوئی جدید مشینیں ہیں۔ جو خودکار طریقے سے کام کرتی ہیں۔ اور حسابی عمل میں بھی کافی تیز ہیں۔ وہ سب مل کر بھی اس قدر تیز کام کرنے اور حساب کرنے کے قابل نہیں ہو سکتیں۔ جتنی تیزی سے اللہ جل شانہ کام کرلیتا ہے اور سارا حساب کتاب بھی مکمل ہو جاتا ہے۔ خواہ یہ مشکل سے مشکل اور پیچیدہ ترین ہی کیوں نہ ہو۔ آج کل حساب کتاب کے لیے کمپیوٹر استعمال ہوتے ہیں۔ کمپیوٹر ایک برقیاتی آلہ ہے جو کسی کام کو یا پیچیدہ حسابی سوال کو۔ شماریاتی مسئلے کو۔ مقررہ اور پروگرام کی گئی ہدایات کے مطابق۔ آسانی سے نبھا لیتا ہے۔ پھر ان کے نتائج یا تو ظاہر کر دیتا ہے یا اپنے پاس محفوظ کرلیتا ہے۔ اور جو جو عملی کام اسے سونپے جاتے ہیں۔ انہیں مقررہ وقت تک کرلیتا ہے۔ آج کل ایڈوانس کوانٹم کمپیوٹر بجلی کی سی تیزی کسی حسابی کو مکمل کرتا ہے اور عملی اقدام میں بھی آگے ہے۔ لیکن کوئی بھی مکینیکل کام وقت لیتا ہے علاوہ ازیں کچھ پیچیدہ سوالات حل کرنے میں ان کا بھی وقت لگتا ہے۔ اور پھر کئی سوالوں کے ایک سے زیادہ جوابات ہوتے ہیں۔ اور ان پر جانے مانے فارمولے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ جن پر انسان اسے ان پٹ ویلیوز دیتا ہے۔ اور کمپیوٹر دیئے گئے پروگرام پر مطلوبہ آوٹ پٹ دیتا ہے۔ جس سے پیچیدہ مسائل سمجھنے میں مزید مدد ملتی ہے۔ یہاں دلچسپ بات یہ ہے کہ اس تمام سرعت اور حسن کارکردگی کے پیچھے ایک دیا ہوا پروگرام ہوتا ہے۔ یہ خودکار طریقے پر منطق کو لاگو نہیں کر سکتا اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے عاری

ہوتا ہے۔ یہ فیڈ کی گئی ہدایات کو پا کر اس حسابی عمل کو شائد ایک ثانیئے کے بھی کئی ہزارویں حصے میں مکمل تو کردے گا۔ مگر وہ کبھی بھی اسی حسابی عمل کو کسی اور نسبتاً زیادہ آسان انداز میں کرنے کے بارے میں نہیں سوچے گا۔ جبکہ یہی کام ایک انسان اپنی سوچ استعمال کرتے ہوئے کسی سہل طریقے سے انجام دینے کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔ یہ ہے کمپیوٹر کی بے بسی اور انسان کی اس پر فوقیت۔ جس کی بنا پر کمپیوٹر مکمل خود مختار نہیں ہو سکتے۔ اور ایسے مسائل بھی ہیں۔ جن کا حل کمپیوٹر سے لینا ابھی ممکن نہیں۔ ہو سکتا ہے بعد میں کوئی ایسے پروگرام بنائے جائیں جن سے یہ ممکن ہو سکے۔ لیکن یہ بات تو طے ہے کہ کمپیوٹر جتنا مرضی جدید بنا لیا جائے۔ انسانی دماغ کے مقابل نہیں آسکتا۔ کیونکہ اللہ کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو کوئی بھی مشین پچھاڑ نہیں سکتی۔

اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے۔ کہ سارے کام جلدی کر سکتا ہے۔ وہی جلد حساب لینے والا بھی ہے۔ ساری کائنات تباہ ہو گی پھر از سرِ نو تخلیق ہو گی۔ اور جب بندوں کا حساب لیا جائے گا۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اللہ کے ساتھ مخلص رہے۔ اوچھے ہتھکنڈے اور مکر و فریب سے باز رہے۔ یہ بتا دیا گیا کہ اللہ خفیہ تدبیر کرنے میں انسانوں سے کہیں زیادہ تیز ہے۔ بس کثرت سے اللہ رب العزت کے ذکر واذکار میں لگے رہنا اور طلب آخرت میں اس سے رحم و کرم مانگتے رہنے میں ہی اس کی رضا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے سرعت سے کام کرنے اور حساب لینے کی صفت صرف اپنے لئے بیان فرمائی کہ مخلوق میں آدمؑ سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام جن وانس شامل ہیں۔ جن کو پھر سے پیدا کرنا۔ کٹھرے میں لانا۔ پھر ان کے اچھے برے اعمال کی لمبی فہرست ہو گی۔ مگر وہ ان سب کچھ کو بغیر کسی غلطی کے تیز ترین

طرح سے کرلے گا۔ جو کہ اس کے کمال قدرت کی دلیل ہو گی۔ پھر ایسی کامل قدرت والے سے نہ ڈرا جائے۔ تو اس سے بڑی بے وقوفی کیا ہو گی!۔

ثُمَّ رُدُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَـٰسِبِينَ ﴿62﴾

سورۃ الانعام آیت 62

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آگاہ رہو کہ حکم و فیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿21﴾

سورۃ یونس آیت 21

اور جب ہم حضرتِ انسان کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں۔ تو وہ ہماری آیات میں حیلے بہانے و مکر و فریب کرنے لگتا ہے۔ کہہ دو کہ اللہ خفیہ تدبیر کرنے میں (تم سے کہیں) زیادہ تیز ہے ۔بیشک ہمارے فرشتے تمہاری سب چالبازیاں لکھتے جاتے ہیں۔

الاصدق/الصادق

الاصدق۔سب سے سچا۔اللہ جل شانہ کی کسی بات میں جھوٹ کا شائبہ تک نہیں ہو سکتا۔اس کی نازل کردہ قرآن سے پہلے والی ساری کتابیں بھی سچائی پر مبنی تھیں۔مگر لوگوں نے ان کو اپنی مرضی پر بدل ڈالا ۔قرآن میں بھی بعض لوگوں نے ردوبدل کرنے کی کوشش کی۔مگر ناکام رہے۔کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہوا ہے۔قرآن کریم سب سے اعلیٰ ہدایت کی کتاب ہے۔اس میں جو کچھ بیان ہوا ہے۔سب انسان کے فائدے کے لیے ہے۔اور سو فیصد سچائی پر مبنی ہے۔اس کی باتوں میں تفاوت نہیں ہے۔شک وشبہ سے بالکل پاک ہیں۔اس کے محکمات میں ایسی ایسی باتیں سمجھائی گئی ہیں جن سے کوئی بھی ذی شعور اختلاف نہیں کر سکتا۔مثال کے طور پر۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یقینا تمہیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں

اللہ نے جن فرشتے بنائے۔ان کو مختلف نوعیت کے کام سونپے

اللہ نے کائنات بنائی۔مختلف مخلوقات کو پیدا کیا۔

جنوں کو آگ سے بنایا اور انسان کو مٹی سے بنایا اور اشرف کا درجہ دیا۔

اللہ نے بہت سے رسول بھیجے۔پھر نبی آخرالزمان کو پورے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لی بھیجا۔

نماز۔روزہ۔حج۔زکوۃ اور بہت سارے قوانین جن پر عمل کرنے سے حقیقی امن پیدا ہو۔

شیطان کے مکروفریب سے بچنے کی تاکید ہے

شیطان نے اللہ کی عزت کی قسم کھائی تھی کہ میں سب انسانوں کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا
اس نے یہ بھی کہا تھا کہ میں آگے۔ پیچھے۔ دائیں۔ بائیں غرض ہر طرف سے آؤں گا اور تو انہیں شکر گزار نہ پائے گا۔

اللہ نے دنیا میں امتحان کی غرض سے بھیجا ہے۔

اور شیطان کے جال سے اللہ کے مخلص بندوں کے سوا کوئی سلامت نہیں رہ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔

قیامت برپا ہوگی۔ جس میں انصاف ہوگا۔

نیک لوگ جنت میں جائیں گے اور برے لوگ دوزخ میں۔

غرض قرآن کی ہر بات حرف بہ حرف سچ ہے۔ اس کے باوجود یہ بھی کہہ دیا گیا کہ کون ہے جو اللہ سے زیادہ قول کا سچا ہے

بات و قول میں سب سے زیادہ سچ بولنے والے اللہ نے خبر دی ہے کہ انسان کے لئے وسیع و عریض۔ زرخیز۔ پھل دار کشادہ جگہ ہوگی۔ اور ٹھنڈے صاف پانی کے چشمے ہوں گے۔ کئی طرح کی نہریں ہوں گی ۔ بڑا عالیشان ماحول ہوگا۔ پرندوں کی چہچہاہٹ ہوگی۔ نہایت خوبصورت محل ہوں گے۔ محل میں خادم و نوکر بے شمار ہوں گے۔ ہر محل پاکیزہ و حسین اشیاء سے مرصع ہوگا۔ مرصع تختوں پر آمنے سامنے بیٹھنے کی جگہ ہوگی۔ عالیشان دستر خوان لگے ہوئے ہوں گے۔ جن میں مزیدار کھانے اور لذیذ میوے جب چاہیں گے موجود ہوں گے۔ وہاں ضرورت کی ہر شے ہے۔ جو چاہو گے سب میسر ہوگا۔ جس میں عورت اور مرد

دونوں کے لیے حیرت سے مبہوت کرنے والے جیون ساتھی ہوں گے۔ وہاں نعمتیں بھرپور ہیں اور دکھ بیماری اور رنج والم کا نام ونشان تک نہیں ہوگا۔ کسی طرح کا خوف نہیں ہوگا۔ ہر کوئی اللہ کا مہمان ہو گا۔ اللہ رب العزت کی طرف سے مہمان نوازی ہو گی!۔ مختصر یہ کہ جہاں اللہ مہمان نواز ہو۔ وہاں بھلا کسی چیز کی کمی ہو سکتی ہے کیا۔ یہ سب کچھ انسان کے لئے ہوگا۔ لیکن۔۔۔

تب ملے گا جب دنیا میں رہتے ہوئے اللہ کے ہو کر رہو گے۔ اس کی بھیجی ہوئی ہدایت کی کتاب کے مطابق اس کے احکام پر چلو گے۔ اس کے رسولوں کی پیروی کرو گے۔ اس دنیا میں نعمتیں بھی ہیں اور دکھ بیماری اور رنج والم بھی۔ جو اس میں رہتے ہوئے اس مصائب وآلام سے بھری وادی کو صبر وشکر سے عبور کرلیں گے۔ تو ان کو یہ سب کچھ مل جائے گا۔ تو کسی دشمن کے علاوہ کون چاہے گا کہ یہ سب نہ ملے۔ اور بڑا دشمن تو شیطان ہی ہے۔ اپنے دل سے پوچھیے کہ اگر شیطان حائل نہ ہوتا۔ تو کیا کوئی اور عذر وتردد ہوتا؟۔ کہ کوئی اس کے حصول سے رُک جاتا!۔ ہر کوئی فوراً اس کی تصدیق کر کے قبول کرلینا چاہتا۔ اور اس کے حصول کے لئے ہر ممکن طاقت وعزم کو بروئے کار لاتا!۔۔۔ اس دنیاوی وادی کو عبور کرنے کے لیے سب سے بڑا مسئلہ شیطان کا ہے۔ وہی دنیا کو مزین کر کے دکھاتا ہے اور آخرت کو پردے میں رکھوا دیتا ہے۔ جس نے اللہ کے وعدے کو سچ جان کر اس شیطان کی رکاوٹ کو خود ہی نکال پھینکا۔ تو ان شاء اللہ کامیاب ہو جائے گا۔ وگرنہ یہ رکاوٹ اسے جہنم کی طرف دھکیل کر رہے گی۔ پھر جنت کا خواب ادھورا ہی رہ جائے گا۔

قرآنی آیات میں الاصدق کے صدق کے بارے میں فرمانِ باری تعالی درج ذیل ہیں۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ
ٱللَّهِ حَدِيثًا ﴿87﴾ ع11

سورۃ النساء آیت 87

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا۔ اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ
خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ ٱللَّهِ قِيلًا ﴿122﴾

سورۃ النساء آیت 122

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ہم انہیں جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرینگے جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہیں ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے۔

الاعلم

الاعلم۔کا مطلب ہے سب کچھ جاننے والا۔زیادہ جاننے والا

اللہ جل شانہ کے سب کچھ جاننے والی صفت میں اور بہت سی صفات بھی آجاتی ہیں۔وہ سمیع و بصیر ہے۔ علیم و خبیر ہے۔ علیم بذات الصدور ہے۔ علام الغیوب ہے۔ عالم الغیب والشادہ ہے۔اس کے لیے قریب وبعید کی کوئی قید وبند نہیں۔سب سنتا ہے۔ظاہر و باطن سے واقفیت رکھتا ہے۔ قلیل ہو یا کثیر ہر شے کے بارے جانتا ہے۔دلوں کے احوال سے باخبر ہے۔کائنات کے اسرار ورموز سے بہرہ ور ہے۔اس کا علم ہر شے پر محیط ہے۔اور کوئی ذرّہ بھی اس سے مخفی نہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَمَا تَكُونُ فِى شَأْنٍ وَمَا تَتْلُواْ مِنْهُ مِن قُرْءَانٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَآ أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرَ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿61﴾

سورۃ یونس آیت 61

اور تم جس حال میں بھی ہوتے ہو۔یا قرآن میں سے کچھ تلاوت کر رہے ہوتے ہو یا تم لوگ کوئی کام کرتے ہو۔تو ہم ضرور تم پر ناظر و نگران ہوتے ہیں جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو۔اور تمہارے رب سے ذرّہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔اور نہ کوئی چیز اس ذرّے سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب کچھ کتاب روشن میں درج ہے۔

قرآن کریم نے جا بجا اللہ کے علم کی گہرائیوں اور وسعتوں کا ذکر کیا۔ مختلف الفاظ کے استعمال سے جن کا اوپر کیا جا چکا ہے۔ اور اس جاننے کے تحت بہت سارے موضوع آجاتے ہیں۔ کچھ جملہ اوصاف کی تفصیل پر قرآنی آیات اسی فائل میں موجود ہیں۔ سب کو باری باری دیکھا جاسکتا ہے۔ قرآن مقدس میں علم باری تعالیٰ کے لیے پچاس سے زائد کلمات ذکر کیے گئے۔ جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا علم ہر شے کو محیط ہے۔ اور اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ صرف اسے ہی ہر وقت ہر ذرے کا تفصیلی علم حاصل ہے۔ بلکہ اول تا آخر پورا قرآنِ کریم علم باری تعالیٰ پر روشن دلیل ہے۔ قرآن کریم میں ذکر کیے گئے واقعات۔ تخلیقِ کائنات سے قیامت قائم ہونے تک۔ حیات بعد الموت کی تفصیلات۔ سابقہ اقوام کے معمولات۔ ہدایت یافتہ قوموں پر ہونے والے انعامات۔ گمراہ قوموں کو درپیش مشکلات اور عذاب کی کیفیات۔ مذاہب عالم کے عقائد و نظریات۔ اسلامی عقائد و احکامات۔ اخلاقی تربیت و اصلاح سے متعلق ہدایات۔ تزکیہ نفس سے متعلق مواعظ و ارشادات۔۔ قیامت کے بعد حساب و کتاب۔ جنت و دوزخ کے احوال۔ یہ سب کچھ بتانے والی آیات کو پڑھنے کے بعد عقل سلیم رکھنے والا ہر فرد بشر یہی کہے گا کہ یہ جس رب کا کلام ہے اس کے پاس ہر شے کا تفصیلی علم ہے۔ اور کائنات کا کوئی ذرہ اس کے چھپائے ہوئے علم سے باہر نہیں۔

علاوہ ازیں اگر کوئی اللہ رب العزت کے علم میں سے کسی ایٹمی ذرے سے بھی چھوٹی کسی شے کی نفی کردے۔ تو ایسا بولنے والے کو اللہ کی اس اعلیٰ صفت کا منکر کہا جائے گا۔ اور اللہ کی کسی ایک صفت کا انکار اس کی مجموعی صفات سے انکار ہے۔ جو قابلِ مواخذہ ہے۔ کیونکہ یہ ممکنات میں سے نہیں کہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ بھی اس کے علم سے باہر ہو۔ اللہ کا علم۔ اللہ کا علم ذاتی۔ قدیم۔ ازلی۔ لامتناہی اور

غیر محدود ہے۔ اللہ کا علم اسباب ووسائل اور آلات کا محتاج نہیں۔ اللہ کے علم میں زوال۔ نسیان۔ اشتباہ اور کمی بیشی کی گنجائش نہیں۔ اللہ آسمان وزمین کی تہوں میں چھپی ہر چیز کو جانتا ہے۔ اور وہ ماضی کے واقعات۔ مستقبل کے احوال۔ کائنات کے اسرار ور موز اور بندوں کے دلوں میں گزرنے والے خیالات سے بیک نظر واقف ہے۔ اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ اسی وحدہ لاشریک کو ہر خشک وتر کا علم ہے۔ جو بھی پتا گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے۔ زمین کی تاریکیوں میں جو دانہ چھپا ہے اس سے پوشیدہ نہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی الاعلم والی صفت کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطَ كَانُوا۟ هُودًا أَوْ نَصَٰرَىٰ ۗ قُلْ ءَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ ٱللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَٰدَةً عِندَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿140﴾

سورۃ البقرۃ آیت 140

یا (کیا) تم کہتے ہو۔ البتہ ابراہیمؑ۔ اور اسماعیلؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ اور اس کی اولاد یہودی تھے یا عیسائی؟۔ کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو گواہی کو چھپائے جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے (امانت) ہے اور اللہ غافل نہیں اس سے جو کچھ تم کرتے ہو۔

الاعلیٰ

الاعلیٰ۔ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔اس کے معنی ہیں سب سے بلند اور بلند و بالا بہت ہی زیادہ بلند مرتبے والا۔ جس کی بلندی کی کوئی انتہا نہیں اور نہ ہی کسی کو اس کی بلندی کا علم ہے۔ اسے ہر لحاظ سے مطلق بلندی حاصل ہے۔ ذاتی طور پر بھی الاعلیٰ اور صفات اور قدر و منزلت پر بھی الاعلیٰ ۔ غلبہ واقتدار کی بلندی۔ وہی عرش پر مستوی ہے اور کل کائناتی اقتدار کا مالک ہے۔ وہ ایسی عظمت و کبریائی اور جلال و کمال کی تمام تر صفات سے بہرہ ور ہے جس سے آگے کمال کا کوئی درجہ نہیں ہے۔

اللہ ہی سب مخفی اور موجود اشیاء کا جاننے والا ہے۔ وہ بہت بڑا اور عالی مرتبت ہے۔اس اسم کا مفہوم یہ ہے کہ علو اللہ تعالیٰ کا وصف ہے یعنی وہ سب سے اوپر ہے اور نہایت بلند و برتر ہے۔ وہی سب مخلوقات سے اوپر عرش پر مستوی ہے۔ وہ اپنی صفات اور اپنی تقدیر کے لحاظ سے بھی عالیشان ہے۔ تبھی تو اس کا کوئی مماثل نہیں ہے۔ وہ اپنے قہر و غضب کے اعتبار سے بھی عالی ہے۔ مگر اس کی واسع رحمت اس کے غصے پر غالب ہے۔ وہ اپنی عزت و وقار اور اعلویت کے ذریعے تمام مخلوقات پر غالب ہے۔

قرآنی آیات میں الاعلیٰ کی اعلویت کے بارے میں فرمانِ باری تعالی درج ذیل ہیں۔

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ مَثَلُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿60﴾ع7

سورۃ النحل آیت 60

جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کے لئے ہی ہر بری مثال ہے اور اللہ کی مثالی شان تو سب سے بلند و بالا ہے اور وہی خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿27﴾ 3ع

سورۃ الروم آیت 27

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُس کا اعادہ بھی کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان بہت بلند ہے۔ اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

۞ سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى ﴿1﴾ لا

سورۃ الاعلیٰ آیت 1

اپنے بلند و برتر رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الہادی کے اوصاف و کلمات) بیان کرو۔

إِلَّا ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿20﴾ ج

سورۃ اللیل آیت 20

بلکہ وہ تو صرف اپنے اعلیٰ و بالا رب کی خوشنودی چاہتا ہے۔

الاقرب

الاقرب۔کا مطلب ہے قریب تر۔زیادہ قریب۔یہ قربت روحانی بھی ہےاور احساس دلانے والی بھی ہے۔اس کو سمجھنے کے لیے سارے مضمون کو توجہ سے پڑھنا ضروری ہے۔پہلے اس کو اس زاویے سے دیکھتے ہیں۔کہ اللہ واحد اس جہاں میں موجود تھا جب کہ اللہ نے کوئی چیز نہ پیدا کی تھی۔اور پھر اس نے ایک کائنات تخلیق کی۔اور یہ کام چھ دنوں میں پایہ ٔ تکمیل تک پہنچا۔اس کے بعد اللہ نے مختلف نظام سنبھالنے کے لئے فرشتوں کی تخلیق کی بعد ازاں جنات کی۔پھر آدم کی تخلیق کا وقت آیا تو فرشتوں سے کہا

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةًۖ قَالُوٓاْ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَۖ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿30﴾

سورۃ البقرۃ آیت 30

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔انہوں نے عرض کیا کہ کیا تو اسے بنانا چاہتا ہے جو اس میں فساد پھیلائے اور لہو بہائے ؟۔ جبکہ ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ارشاد فرمایا کہ یقیناً جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے !۔

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى خَٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿71﴾

سورۃ ص آیت 71

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ البتہ میں گیلی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔

آدم کی تخلیق کے بعد جب اللہ نے فرشتوں اور جنوں سے کہا کے جب میں اس میں اپنی روح پھونکوں تو تم سب سجدے میں گر پڑنا۔

فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى فَقَعُوا۟ لَهُۥ سَٰجِدِينَ ﴿29﴾

سورۃ الحجر آیت 29

پھر جب میں اس (اشرف المخلوقات بشر کی صورت) کو درست کرلوں اور اس میں اپنی (شانِ ربّانی) روح میں سے پھونک دوں۔ تو تم سب اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔

فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى فَقَعُوا۟ لَهُۥ سَٰجِدِينَ ﴿72﴾

سورۃ ص آیت 72

جب اس کو (نوک پلک سنوار کے) درست کردوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔

اور روح کیا ہے۔اس پر قرآن میں یہ فرمادیا گیا کے روح اللہ کا ایک امر ہے۔اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا گیا کہ تم لوگوں کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿85﴾

سورۃ الاسراء آیت 85

اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ روح تو میرے رب کا امر (اورشانِ ربانی) ہے اور (درحقیقت) تم لوگوں کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔

اوراصل حقیقت تو یہی ہے کے اللہ رب العزت کا امر۔اس کا اذن تو خود انسان کے اندر موجود ہے۔جو یہ بات وضاحت سے سمجھا رہا ہے کے اللہ تمہاری شہ رگ کے قریب ہے۔

یوں سمجھ لیں کہ موبائل کے پروگرام کو اگر روح سے تشبیہ دی جائے تو موبائل ایک جسم ہوگا۔

آدمؑ کی تخلیق میں جو روح ڈالی گئی اس کے اندر نفوس کے تین درجے تھے۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نفسِ امارہ ۔ساری مادی خواہشات اور سارے جبلی تقاضوں پر اکساتا و بہکاتا اور ابھارتا ہے۔ یہ نفس انسان کے دل و دماغ میں اللہ۔اس کے رسول۔آخرت۔دین۔ایمان اور نیکی کے بارے میں ایسے غلط اور برے خیالات و نظریات ڈالتا ہے۔جو بندے کو اللہ سے دور لے جانے کا سبب بنتے ہیں۔

۞ وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِيٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيٓ ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿53﴾

سورۃ یوسف آیت 53

اور میں اپنے نفس کو پاک صاف نہیں کہتا بیشک نفس امارہ تو برائی ہی سکھاتا رہتا ہے مگر (بچتا وہی ہے) جس پر میرا رب مہربانی کردے۔ بلاشبہ میرا رب بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

نفسِ لوامہ ۔کی وجہ سے گناہ کر لینے کے بعد دل و دماغ اسے کوستا ہے جس سے پچھتاوے کا احساس ہوتا ہے۔اور اصلاحی جذبہ اٹھتا ہے۔

وَلَآ أُقْسِمُ بِٱلنَّفْسِ ٱللَّوَّامَةِ ﴿2﴾ط

سورۃ القیامۃ آیت 2

اور نہیں (بلکہ) میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔

نفسِ مطمئنہ۔نیکی کرنے اور توبہ تائب ہونے کے بعد امن واطمینان کا حامل ہوتا ہے۔یہ اللہ کے ذکر اور قربِ الٰہی کی طرف مائل کرتا ہے۔اس کی بنیاد اللہ کے حضور عاجزی وانکساری ہے۔اور صرف یہی نفس ایسا ہے جو جنتی ہے

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ﴿27﴾ق صلے ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿28﴾ج فَٱدْخُلِى فِى عِبَٰدِى ﴿29﴾لا وَٱدْخُلِى جَنَّتِى ﴿30﴾1ع

سورۃ الفجر آیت 27

(ارشاد ہوگا) اے اطمینان پا جانے والے روح و نفس۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پس میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

حضرت آدم کی تخلیق پر جب اللہ نے ان کو اجازت دی کے تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ پیو مگر اس شجر کے پاس تک نہ جانا۔یہ بات ذہن میں رہے کہ جنت میں ان کے ساتھ تین نفس تھے۔ نفس مطمئنہ فعال تھا۔ نفس امارہ اور نفس لوامہ سوئے ہوئے تھے۔جب تک آدمؑ اس شجر سے بچے رہے روح پاک رہی۔ان سے غلطی سرزد نہ ہوئی۔اس وقت شیطان بھی کھلے عام ملعون نہیں ہوا تھا۔آدمؑ اس کو جنت کا ہی باسی سمجھتے تھے۔جب اس کے بہکاوے پر نفس امارہ جاگا تو انہوں نے اس شجر سے کھالیا۔ کھاتے ہی جنت کا لباس تار تار ہونا شروع ہو گیا۔پھر پتوں سے جسم ڈھانکنا پڑا۔جب آدمؑ

وحواؑ شیطان کے بہکاوے میں آکر غلطی تو کر بیٹھے۔اس غلطی پر نفس لوامہ بھی جاگ گیا۔جس سے ان کو پچھتاوے کا احساس ہوا اور یوں رب سے معافی کے طلب گار ہوئے۔

معافی تو مل گئی مگر انسان اور شیطان کو ایک دوسرے کا دشمن بتا دیا گیا۔اور جنت سے نکلنے کا کہہ دیا گیا

اب روح۔اس کے تین نفوس۔ جسم۔اور شیطان کا ہر وقت کا ٹاکرہ رہتا ہے۔دوبارہ جنت میں جانے کے لیے امتحانی جانچ پرکھ ضروری ہے۔جیسے حکم توڑنے پر نکلے تھے ویسے اب حکم ماننے پر واپسی ہو گی۔اب زندگی کے ہر موڑ پر اللہ کی پرکھ سے سامنا ہے کہ یہ بندہ میرا ہے یا میری مخلوق میں سے کسی کا۔اگر تو اللہ کا ثابت ہو گیا تو پاس و گرنہ فیل۔اور مشکوک بھی فیل ہی ہو گا۔

اب ایک اور طرح سے اس قربت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔سورۃ البقرہ میں نبی ﷺ سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو بتا دینا۔میں یقینی طور پر تمہارے قریب ہی ہوں۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿186﴾

سورۃ البقرۃ آیت 186

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دینا) میں یقیناً قریب ہی ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میرے حکم کو عملی طور پر قبول کریں اور مجھی پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت پالیں۔

اللہ نے قرآن میں یہ بات بھی کہی ہے کہ کیا جس نے پیدا کیا ہے وہی تمہاری باریکیاں نہ جانے گا۔ کسی بھی چیز کی فعالیت والی باریکیوں کو جاننے کے لیے اللہ تعالی کا اس چیز کے قریب ہونا لازم آتا ہے۔

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿14﴾ ع1

سورۃ الملک آیت 14

(اے کم عقل لوگو!) کیا جس نے پیدا کیا ہے وہی نہ جانے گا؟۔ وہ تو بہت ہی باریک بین بڑا ہی باخبر ہے۔

کیا گھڑی ساز کو نہیں پتا نہیں ہوتا کہ کہ گھڑی میں کون کون سے پرزے ہیں؟۔ اور کونسا پرزہ کیا کام کرتا ہے؟۔ جب اللہ نے انسان کو پیدا کیا ہے تو اس وہی اس کے سارے دلی و دماغی پیچ و خم جانتا ہے۔ اس نے خود انسان کے اندر کے تین نفوس۔ نفسِ امارہ۔ نفسِ لوامہ اور نفسِ مطمئنہ۔ رکھے ہیں۔ جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ جن کے تحت اسے سب معلوم ہے وہ کس کس امر پر کیسا ردِ عمل دیتے ہیں۔

اور ان سب نفوس کا گزر دل و دماغ سے ہی ہوتا ہے۔ جہاں پر یہ سب اپنے اپنے خیالات و وسوسوں سے حمایت حاصل کرتے ہیں۔ اسی پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِۦ نَفْسُهُۥ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ ٱلْوَرِيدِ ﴿16﴾

سورۃق آیت 16

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں جو بھی وسوسے اس کے نفس میں اٹھتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

اس پر پہلی بات یہ کہ نفس میں اٹھنے والے وسوسوں کے بعد اللہ جل شانہ نے شہ رگ کی ہی بات کیوں کی۔ جبکہ اور اعضا بھی ہیں۔ صرف اس لیے کہ شہ رگ کا تعلق ڈاریکٹ زندگی سے ہوتا ہے۔ شہ رگ کٹ جائے تو وجود مردہ ہو جاتا ہے۔اور اللہ کا تعلق ہمارے ساتھ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب کا ہے۔ جو کہ بڑی گہرائی والی بات ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ یہ تعلق محض دنیا کی زندگی تک محدود نہیں۔ مرنے کے بعد بھی رہے گا۔ مرنے پر وجود تو مردہ ہو جاتا ہے۔ مگر روح تو پھر بھی موجود ہوتی ہے۔ کیونکہ روح پر موت نہیں۔ اور اس دنیا میں رہتے ہوئے روح کے اللہ والے تعلق کو نیکیوں کے ذریعے جتنا ہم نے دوام بخشا ہوگا۔ اتنا ہی اللہ کی قربت ہمیں ملے گی۔ اللہ رب العزت نے تو سمجھا دیا کہ میں شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ اور یہ بات تو سب کے لیے مشترک ہے۔ اس کی قربت تک پہنچنے کی استطاعت تو سب کو میسر ہے۔ مگر اسے برقرار رکھنے کی ذمہ داری ہماری اپنی ہے۔ اس کا اتار چڑھاؤ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ جتنی نیکی کمائی جائے گی اتنی ہی قربت پالی جائے گی۔ جس نے روحانی اعتبار سے اللہ کی قربت پالی۔ اس کا نفس مطمئن رہے گا۔ اور وہ جنت کا حقدار ہوگا۔

دوسری بات یہ کہ۔ اللہ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اللہ کی قربت کا احساس دیتا ہے۔ اس شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہونے والی بات کو جاننے کے لیے اسے دنیاوی مثال سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر اوقات مثالوں سے بات سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ سے معافی کا خواستگا ہوتے ہوئے یہ اسلوب اختیار کر رہا ہوں۔ صرف بات سمجھانا مقصود ہے۔ جیسے جیسے سائنس میں مختلف طرح سے ترقی ہوتی ہے۔ کچھ مبہم باتیں محکم کے درجے پر آجاتی ہیں۔ اس پر پہلے جدید دور کی ایک اہم سائنسی ایجاد کو سمجھ لیں۔ آج کل کسی مطلوبہ انسان کی لائیو خبر رکھنے کے لیے۔ پہلے اسے پکڑا جاتا ہے۔ پھر اس کے بازو پر یا کسی اور جگہ پر گھاؤ لگا کے اس میں ایک چِپ رکھ دی جاتی ہے۔ جو جسم کی گرمی سے فعال رہتی ہے۔ اور پھر وہ انسان دنیا میں جہاں کہیں بھی ہو۔ اس کو سیٹلائیٹ کے ذریعے زمین کے نقشے پر تلاش کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ زمینی گلوب میں کس جگہ پر موجود ہے۔ اگر کوئی اسے مستقل بنیادوں پر دیکھنا چاہے تو اس کی ریکارڈنگ کر لی جاتی ہے۔ اگر اسی چِپ میں مائیک اور اس کا چھوٹا سرکٹ بھی لگا دیا جائے تو آواز بھی سنی جا سکتی ہے۔ اس طرح سے وہ چِپ لگانے والا ایک جگہ بیٹھ کر اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھ سکتا ہے۔ اور اس باتیں بھی سن سکتا ہے۔ یہاں تک تو اللہ نے انسان کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی جدّت سے نواز دیا ہے۔ اور یہ معاملہ آگے بھی ترقی کے منازل طے کر سکتا ہے۔ یہ جتنا بھی ترقی کر جائے مگر اللہ کے محدود کردہ دائرے سے باہر نہیں جا سکتا۔

اللہ جل شانہ نے بھی کائنات کے ذرّے ذرّے کو بہترین پروگرام ودیعت کیا ہوا ہے۔ جو مختلف ماحول اور حالات میں مختلف طرح سے برتاؤ کرتا ہے۔ مٹی کے ایک ذرّے کو لے لو۔ اس کو دیئے ہوئے پروگرام کا

نمی اور خشکی میں مختلف طرح سے برتاؤ ہوتا ہے۔ صرف اس ذرے کے لیے اس کا یہ ودیعت کردہ پروگرام اتنا جامع ہے کہ کائنات کے ہر مختلف عنصر کے ساتھ اس ذرے کا انفرادی امتزاج مختلف طرح کا نتیجہ دے گا۔ اور مرکبات کے نتائج اس ذرے کے ساتھ بالکل مختلف طرح کے ہوں گے۔ اب سوچو کہ اس کائنات میں مختلف طرح کے ان گنت ذرے ہیں۔ اور اس کی اکثر چیزیں ذروں کا مجموعہ ہیں۔ جبکہ ہر ذرے میں ایک جامع پروگرام موجود ہے۔ اور اسی ذرے میں ایسا پروگرام بھی شامل ہے۔ جس سے اللہ عرش پر مستوی ہوتے ہوئے بھی ہر چیز کے ذرے ذرے کی ایسے خبر رکھے ہوئے ہے۔ جیسے وہ اس کے پاس موجود ہے۔ یوں تو ہر چیز کے پروگرام میں بہت سارے عوامل ایک ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اور جتنے بھی اتار چڑھاؤ نظر آتے ہیں وہ سب اس اعلیٰ پروگرام کی کڑیوں میں موجود ہوتے ہیں۔ مگر جن وانس کے پروگرام میں ایک مستقل غیر مبدل اور دوسرا اختیاری پروگرام ہوتا ہے۔ انسانی ڈھانچے کا یہ غیر مبدل پروگرام بے شمار کڑیوں پر مشتمل ہے۔ اس میں کافر اور مسلم کی تمیز کے بغیر بہت سارے طبعی و جسمانی عوامل کسی نہ کسی نظام کے تحت ایک ہی وقت میں شانہ بشانہ چل رہے ہوتے ہیں۔ اور اس کا اختیاری پروگرام اللہ کے خود کار امتحانی پرچے پر مبنی ہوتا ہے جس کے تحت جانچ پرکھ کرنے والا نہایت بہترین و فعال پروگرام مصروفِ عمل رہتا ہے۔ جو جامعیت کی اعلیٰ معیار پر ہوتا ہے۔ اس کی کڑیاں کسی بھی کام کو اس طرح پرکھتی ہیں کہ کوئی بھی پہلو چھپا نہیں رہ سکتا۔ ہر زاویے کی پرکھ کے ساتھ ساتھ اس کے نتائج بھی مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ ساتھ میں مضبوط گواہی کے طور پر فرشتوں کی ریکارڈنگ بھی جاری رہتی ہے۔ اور اللہ اس آٹومیٹک پروگرام سے اور فرشتوں سے جن وانس کی ساری روداد اور چالبازیاں لکھوا دیتا ہے۔

وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ
ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿21﴾

سورۃ یونس آیت 21

اورجب ہم حضرتِ انسان کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں۔تو وہ ہماری آیات میں حیلے بہانے ومکروفریب کرنے لگتا ہے۔ کہہ دو کہ اللہ خفیہ تدبیر کرنے میں (تم سے کہیں) زیادہ تیز ہے ۔بیشک ہمارے فرشتے تمہاری سب چالبازیاں لکھتے جاتے ہیں۔

اگران سارے نظاموں کوہدایات دینے والی اور کنٹرول کرنے والی چیز کوایک بہترین پروگرام والی چپ کہہ دیا جائے۔تواسی چپ میں ایک یہ چیز بھی ودیعت ہوتی ہے جو اللہ رب العزت کے عرش پر مستوی ہوتے ہوئے بھی ہرانسان کی صوتی وبصری خبرگیری رکھنے کوکافی ہوجاتی ہے۔جو یہ ثابت کرتی ہے کہ اللہ ایک بہترین پروگرامر ہے۔اوراس کا یہ پروگرام انتہائی بہترین۔سبکدست۔جامع اور مکمل ہے۔اس بات کودرج ذیل آیت میں اس بات سے واضح کیا ہے کہ اصل تدبیر تو اللہ ہی کی ہوتی ہے۔اور کسی بھی پروگرام میں جتنی زیادہ سبکدستیاں۔باریکیاں۔گہرائیاں اور اتار چڑھاؤ ہوتے ہیں۔اتنا ہی زیادہ اسے تیزی اورچالاکی سے چلنے والا پروگرام شمار کیا جاتا ہے۔

وَقَدْ مَكَرَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ ٱلْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ
وَسَيَعْلَمُ ٱلْكُفَّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى ٱلدَّارِ ﴿42﴾

سورۃ الرعد آیت 42

اور ان سے پہلے بھی لوگ چالیں چلتے رہے ہیں پس اصل تدبیر تو اللہ ہی کی ہوتی ہے۔ ہر متنفس جو کچھ کرتا ہے اس کو ان سب کی خبر رہتی ہے۔ اور منکروں (ناشکروں) کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ عاقبت کا (عمدہ) گھر کس کے لئے ہے۔

اور درج ذیل آیت میں لفظ فَطَرَ استعمال ہوا ہے جو اللہ کی صفت الفاطر سے ہے۔ کہ فطرت کے سارے تقاضوں ہر پیدا کرنے والا۔ اور ساتھ میں حَنِيفًا۔ کے اضافے کے ساتھ اس کا مجموعی مطلب ہے۔ کہ ایسی مدبّرانہ یکسوئی کہ جس میں بہترین حسنِ تدبیر سے پیدا کرنا ثابت بھی ہوتا ہو۔ یہ بھی اللہ کے بہترین پروگرامر ہونے کو ہی ظاہر کرتا ہے۔

إِنِّى وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِى فَطَرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿79﴾ ج

سورۃ الانعام آیت 79

بیشک میں نے سب سے ہٹ کے یکسو ہو کر اپنا رخ اس (باکمال اللہ) کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں وزمین کو حسنِ تدبیر سے پیدا کیا۔ اور میں شرک کرنے والوں میں سے بالکل نہیں ہوں۔

پھر یہی اعلیٰ و بہترین پروگرامنگ جس میں ہر انسان کی صوتی و بصری خبر گیری ہو جاتی ہے۔ اللہ کے شہ رگ سے زیادہ قریب ہونے پر شہادت دیتی ہے۔ وہ اپنی بلندیٔ شان کے باوجود اپنے علم و آگہی سے ایسے قریب تر ہے۔ جیسے وہ عرش پر مستوی ہوتے ہوئے بھی ہمارے ساتھ موجود ہے۔ اس کے ہمارے ساتھ ہونے پر دیکھئے آیت۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ الحدید آیت 4

وہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ جو کچھ بھی زمین میں داخل ہوتا اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا اور جو اس کی طرف چڑھتا ہے سب اسے معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے گہری نگاہ سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اور یہی ایسی حقیقت ہے جو اللہ کی قربت کا یقین دلاتی ہے۔ کہ یقیناً وہ ہماری رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس میں غور طلب بات یہ کہ ہم اللہ کو ایک اعلیٰ۔ بہترین۔ اسرع۔ دقیق اور نہایت عمدہ پروگرامر کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ جس سے ہمارا تصور ہی اللہ کے بارے میں ادھورا رہ جاتا ہے۔ جس کو

ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے۔دنیا میں کسی بھی چیز کو سمجھنے کے لیے اس کے بارے جاننا بہت ضروری ہوتا ہے۔اور بغیر خصوصیات جانے اس کا خلاصہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔اور اللہ کو سمجھنے کے لیے بھی اس کے بارے مثبت اور جانی مانی معلومات حاصل کرنا ہر ایک پر لازم ہے۔مثبت اس لیے لکھا ہے کہ اس کے بارے کوئی منفی تاثر نہیں ہو سکتا۔اور جانی مانی اس لیے کہ وہ جو جمہور علماء کی تسلیم کردہ ہیں۔اگر کوئی منفی سوچے گا تو خصوصیت میں نہ ہونے پر بے بنیاد ہو جائے گا۔اگر کوئی جانی مانی حد سے باہر جائے گا تو اللہ کی تضحیک کا امکان ہو جائے گا۔اور تضحیک اللہ کی کسی خاصیت میں نہیں ہے۔انہی صفات کے دائرے میں رہتے ہوئے سائنسی ایجادات پر اللہ کو سمجھنا مزید آسان ہوتا چلا جائے گا۔اللہ کی معرفت حاصل کرنے لیے اس کو اس کی صفات پر جاننا نہایت ضروری ہے۔انسان ذات و صفاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں فلسفے اور عقل کے گھوڑے تو دوڑاتا رہتا ہے۔جب کہ وہ تو پاس ہی ہے۔صرف آنکھوں پر پردہ پڑا ہونے کے باعث دور بجھائی دیتا ہے۔یہ حجابات اور پردے ہٹ جانے سے حقیقت کھل کر سامنے آجایا کرتی ہے۔یوں تو اس کی ساری صفات با کمال ہیں۔انہی میں سے ایک یہ بھی اس کی کرشماتی صفت ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہوتے ہوئے بھی ساری کائنات کے ساتھ ساتھ ہم سب کی بھی خبر و آگہی رکھے ہوئے ہے۔اور ہم جہاں کہیں بھی ہوتے ہیں۔وہ ہمارے ہر فعل و عمل سے اس طرح واقف ہوتا ہے۔جیسے وہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہی ہے۔وہ ہماری ہر بات کو سن رہا ہوتا ہے۔ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔اور اگر اس ساری وضاحت کو ایک چھوٹے سے جملے میں الفاظ کا روپ دینا ہو تو یہی سب سے بہترین جملہ بنتا ہے جو اللہ عز و جل نے قرآن میں لکھا ہے۔کہ وہ ہم سے ہماری رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔اور قرآن کا یہ چھوٹا۔مفصل اور نپا تلا جملہ اپنے اندر اتنی تفصیل لیے

ہوئے ہے۔ کہ اس سے بہتر جملہ لکھنا ممکن ہی نہیں۔ در حقیقت حجاب سے توانسان ہی نہیں نکلنا چاہتا ۔وگرنہ اللہ تعالیٰ تو ہم سے نہ کبھی دور تھا۔نہ ہے اور نہ ہوگا۔

یہ صرف مثال سے سمجھانے کی ایک کوشش تھی۔وگرنہ اللہ جل شانہ کانظام تواس سے کروڑہا گنازیادہ فعال اور سبکدست ہوگا جس تک ہماری رسائی کبھی بھی ممکن نہ ہوسکے گی۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت الاقرب کاذکردرج ذیل آیات میں ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِۦ نَفْسُهُۥ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ ٱلْوَرِيدِ ﴿16﴾

سورۃق آیت 16

اورالبتہ یقینی طورپر ہم نے انسان کوپیداکیاہےاور ہم جانتے ہیں جو بھی وسوسےاس کے نفس میں اٹھتے ہیں اور ہم تواس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿85﴾

سورۃالواقعۃ آیت 85

اور ہم اس وقت تم سے زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔

اَلاِلٰہ

اَلاِلٰہ۔ اللہ کے خوبصورت ناموں میں ایک پیارا نام ہے۔اس کا معنی ہے خاص عبادت کے لائق ہستی ہے۔وہ جس کی عبادت کی جائے۔وہی جو سب کا خالق ہے۔اس کی عبادت کرنا۔اسی کے آگے جھکنا اور اس کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کرنا۔درحقیقت اس کی عظمتوں کا اعتراف ہے۔

اس لیے بھی کہ انسان اپنی فطرت کے اعتبار سے مجبور ہے کہ وہ کسی ایسے بڑے کے آگے جھکے جس سے بڑا کوئی نہ ہو۔اس کا سہارا لے جو خود سہارے کا طلب گار نہ ہو۔اس سے شدید محبت کرے جس سے زیادہ کوئی قدردان نہ ہو۔اس کے سامنے اپنے دکھ درد کی روداد رکھے جو اس کی روداد کو سننے اور سمجھنے والا ہو۔اور اس کے ہر دکھ درد کو دور کرنے والا ہو۔اور ان سب خصوصیات کا حامل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے جو یہ سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔پھر اس کی عبادت میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔

ارشاد باری ہے کہ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿21﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 21

اے بنی نوع انسان !۔عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچ جاؤ۔

اس نام میں کمال کی خصوصیات کا حامل ہونا پایا جاتا ہے۔جس کا علم بھی کامل۔جس کا حلم بھی کامل۔جس کی قدرت بھی کامل۔جس کی رحمت بھی کامل۔جس کی حکمت بھی کامل۔غرضیکہ جس صفت کو بھی دیکھ لیں وہ اس میں بدرجہ کمال موجود ہو۔اور جس میں کسی قسم کا کوئی نقص نہ پایا جاتا ہو ۔وہی معبود کہلانے کا حق دار ہے۔ایسی خصوصیات کا حامل ہی معبود ہو سکتا ہے۔۔اور یہ تمام صفات صرف اور صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ میں ہی ہیں۔جو اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ انسان اللہ ہی کو اپنا محبوب سمجھے۔صرف اسی سے انتہا درجے کی محبت رکھے۔اگر کچھ مانگے تو اسی سے مانگے۔اور اس کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔اس لیے کہ وہی دینے پر قادر ہے۔اس کے سوا سب اسی کے محتاج ہیں۔اس کے آگے جھکنا باعثِ عزت بھی ہے۔اور اس کے سوا کسی اور کے سامنے جھکنا باعثِ ذلت ہے۔

قرآن میں اللہ عزوجل کا اپنے لیے فرمان ہے کہ میرے سوا کوئی الٰہ نہیں پس تم میری ہی عبادت کیا کرو۔یہ بات بھی ان لوگوں کو سمجھادی گئی جو اللہ کو اہمیت نہیں دیتے۔کہ جب میرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پھر تم کہاں بھٹکے پھرتے ہو؟۔وہی تو تمہارا رب ہے۔رب کے معنی ہیں مخلوق کو پیدا کرنے والا۔اس کو رزق دینے والا۔اس کا انتظام کرنے والا۔جبکہ الٰہ کا معنی ہے جس کی عبادت کی جائے۔جس کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کیا جائے۔عبادت در حقیقت۔بڑائی کے پیشِ نظر ایک گہری محبت۔بھرپور اطاعت وفرمانبرداری۔عاجزانہ تسلیم ورضا اور ادب و تعظیم پر مبنی ہوتی ہے۔اور یہ صرف وصرف اَلاِلٰہ کے لیے ہی ہو سکتی ہے۔

بعض لوگ سوچتے ہیں۔ کہ بڑھاپا عبادت کے لیے مختص کردیں گے۔ یہ جانتے بوجھتے کہ عمر کا یہ حصہ اپنے ساتھ بارہا تکلیفیں لے کر آتا ہے۔ اور عقلی معیار بھی کم ہو جاتا ہے۔اور بعض کی عقل تو اتنی ناقص ہو جاتی ہے کہ بچوں جیسے ہو جاتے ہیں۔اسے قرآن میں أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ کہا گیا ہے۔ کہ عمر کا ناقص ترین حصہ۔ دیکھئے آیتِ قرآنی۔

وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّىٰكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿70﴾ 9ع

سورۃ النحل آیت 70

اور اللہ نے ہی تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے۔اور کوئی تو تم میں سے ناقص ترین عمر تک پہنچادیا جاتا ہے کہ (بہت کچھ) سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد بے علم ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا۔بہت قدرت والا ہے۔

کیا کسی ذی فہم مومن کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا بہترین حصہ اس فانی دنیا کی نظر کردے اور اس کا نکما اور ناقص ترین حصہ اللہ کی عبادت کو دیدے۔

اللہ کے ہاں لا الہ الااللہ کی بہت قدر و قیمت ہے۔ حضرت یونسؑ نے اسی کلمہ کے ذریعے جب اللہ جل شانہ کو پکارا تو اللہ نے ان کا غم دور کر دیا اور نبی ﷺ نے باقی مومنوں کو بھی اس کی بشارت دی کہ لا الہ الااللہ کہنے والے کو یہ کلمہ ایک روز ساری مصیبتوں سے نجات دلائے گا۔

قرآنی آیات میں الالہ کی الوہیت کے بارے میں فرمانِ باری تعالی درج ذیل ہیں۔

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ ٱلْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنۢ بَعْدِى قَالُوا۟ نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ ءَابَآئِكَ إِبْرَٰهِۦمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿133﴾

سورۃ البقرۃ آیت 133

یا (کیا) تم موجود تھے جس وقت یعقوبؑ کو موت آئی جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟۔ تو وہ کہنے لگے تمہارے معبود اور تمہارے باپ دادا ابراہیمؑ۔ اور اسمٰعیلؑ۔ اور اسحاقؑ۔ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ جو واحد و یکتا اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے اور ہم اُسی کے لئے مسلمان ہیں۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿163﴾ ع19

سورۃ البقرۃ آیت 163

اور تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے۔ اس بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کے علاوہ کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ﴿2﴾ط

سورۃ آل عمران آیت 2

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے جو زندہ جاوید نظام کائنات کو سنبھالنے والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى يُصَوِّرُكُمْ فِى ٱلْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿6﴾

سورۃ آل عمران آیت 6

وہ (اللہ) ہی تو ہے جو ارحام (کی تاریکیوں) میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہ خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 18

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور فرشتے اور علم والے لوگ بھی۔ وہ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔ (کہ) اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ ٱللَّهِ حَدِيثًا ﴿87﴾ ع11

سورۃ النساء آیت 87

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا۔ اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ فَٱعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿102﴾

سورۃ الأنعام آیت 102

یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا وکیل و کفیل ہے۔

ٱتَّبِعْ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿106﴾

سورۃ الأنعام آیت 106

اور جو وحی تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس آتی ہے اسی کی پیروی کرتے رہو۔ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اس لائق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اور مشرکوں سے کنارہ کشی کرلو۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ
لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ
بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿158﴾

سورۃ الأعراف آیت 158

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان !۔ یقینی طور پر میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اس کے (نازل کردہ) سارے کلاموں پر یقین رکھتا ہے۔ اور اسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

ٱتَّخَذُوٓا۟ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا
لِيَعْبُدُوٓا۟ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿31﴾

سورۃ التوبۃ آیت 31

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں اور مسیح ابنِ مریمؑ کو عبادت کیے جانے والے رب بنالیا۔ حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ واحد و یکتا اکیلے اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ وہ توان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُلۡ حَسۡبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ
ٱلۡعَظِيمِ ﴿129﴾ ع16

سورۃ التوبۃ آیت 129

پھر اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

۞ وَجَٰوَزۡنَا بِبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱلۡبَحۡرَ فَأَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَجُنُودُهُۥ بَغۡيٗا وَعَدۡوًاۖ حَتَّىٰٓ إِذَآ
أَدۡرَكَهُ ٱلۡغَرَقُ قَالَ ءَامَنتُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱلَّذِيٓ ءَامَنَتۡ بِهِۦ بَنُوٓاْ إِسۡرَٰٓءِيلَ وَأَنَا۠
مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ ﴿90﴾

سورۃ یونس آیت 90

پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سر کشی اور عداوت سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ جب ڈوبنے کو ہوا (تو) کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَكُمْ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَآ أُنزِلَ بِعِلْمِ ٱللَّهِ وَأَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿14﴾

سورۃ ہود آیت 14

پھر اگر تمہاری بات عملی طور پر قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ (قرآن) اللہ کے علم سے ہی نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ کیا پھر تم (تسلیم کرتے ہوئے) مسلمان ہوتے ہو؟۔

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَٰكَ فِىٓ أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَآ أُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ ٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِٱلرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴿30﴾

سورۃ الرعد آیت 30

(جس طرح ہم پہلے رسول بھیجتے رہے) اسی طرح ہم نے تجھے ایسی امت میں بھیجا ہے کہ جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں۔ تاکہ تم انہیں یہ (قرآن) پڑھ کر سنا دو جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اور

یہ لوگ تو ربِ الرحمٰن کے منکر ہیں۔ کہہ دو کہ وہی تو میرا رب ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے میں تو اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

يُنَزِّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ بِٱلرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦٓ أَنْ أَنذِرُوٓا۟ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱتَّقُونِ ﴿2﴾

سورة النحل آیت 2

وہی فرشتوں کو پیغام دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ کہ (لوگوں کو) آگاہ کردو۔ کہ میرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

۞ وَقَالَ ٱللَّهُ لَا تَتَّخِذُوٓا۟ إِلَٰهَيْنِ ٱثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَإِيَّٰىَ فَٱرْهَبُونِ ﴿51﴾

سورة النحل آیت 51

اور ارشادِ باری ہوا کہ دو عبادت کیے جانے والے (خدا) نہ بناؤ۔ عبادت کے لائق تو البتہ صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے (جو کہ میں ہوں)۔ پس تم صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ﴿8﴾

سورة طٰہٰ آیت 8

اللہ (وہ جلیل القدر رب) ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔سارے بہترین نام اسی کے لئے ہیں۔

إِنَّنِيٓ أَنَا ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعۡبُدۡنِي وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكۡرِيٓ ﴿14﴾

سورۃطٰہٰ آیت 14

یقینی طور پر میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی ذکرو یاد کے لئے نماز پڑھا کرو۔

إِنَّمَآ إِلَٰهُكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۚ وَسِعَ كُلَّ شَيۡءٍ عِلۡمٗا ﴿98﴾

سورۃطٰہٰ آیت 98

یقیناً تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اس کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيۡهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعۡبُدُونِ ﴿25﴾

سورۃالأنبياء آیت 25

اور ہم نے تم سے پہلے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جس کی طرف یہ وحی نہ کی گئی ہو کہ میرے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔

وَذَا ٱلنُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَٰضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿87﴾ ج صلے

سورۃ الأنبياء آیت 87

اور ذوالنونؑ (مچھلی والے کا بھی ذکر کرو) جب (وہ بغیر بتائے قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیا پھر خیال کیا کہ (شاید) ہم اس پر پکڑ نہ کریں۔ پس (مچھلی کے پیٹ کی) تاریکیوں میں پکارنے لگا کہ تیرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے تیری ذات بالکل پاک ہے بیشک میں ہی ظالم لوگوں میں سے ہو گیا تھا۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْكَرِيمِ ﴿116﴾

سورۃ المؤمنون آیت 116

پس اللہ کا مرتبہ نہایت ہی عالیشان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی تو عرش کریم کا مالک ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ۩ ﴿26﴾

سورۃ النمل آیت 26

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے وہی تو عرش عظیم کا مالک ہے۔

وَهُوَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلْأُولَىٰ وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَلَهُ ٱلْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿70﴾

سورۃ القصص آیت 70

اور وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔اسی کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہر طرح کی تعریف ہے۔اور اسی کی حکومت وفرمانروائی ہے۔اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤگے۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۘ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُۥ ۚ لَهُ ٱلْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿88﴾ع9

سورۃ القصص آیت 88

اور تم اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو نہ پکارنا۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔اسی کی حکومت وفرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَٰلِقٍ غَيْرُ ٱللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿3﴾

سورۃ فاطر آیت 3

اے بنی نوع انسان !۔یاد کرو اللہ کے وہ احسانات جو اس نے تم پر کیے ہیں۔کیا اللہ کے علاوہ اور کوئی خالق (رازق) ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پھر تم کہاں بھٹکے پھرتے ہو؟۔

إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَٰحِدٌ ﴿4﴾ ط

سورۃ الصافات آیت 4

یقیناً تم سب کی عبادت کے لائق صرف واحد و یکتا اکیلا (اللہ جل شانہ) ہی ہے۔

إِنَّهُمْ كَانُوٓا۟ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿35﴾ لا

سورۃ الصافات آیت 35

بلاشبہ وہ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں تو وہ غرور و تکبر کیا کرتے تھے۔

خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْأَنْعَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِى ظُلُمَٰتٍ ثَلَٰثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿6﴾

سورۃ الزمر آیت 6

اسی نے تم (سب) کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کے بھی آٹھ جوڑے پیدا کئے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریک پردوں میں ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت میں پیدا کرتا ہے۔یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔پھر تم کہاں بہکے جاتے ہو؟۔

غَافِرِ ٱلذَّنۢبِ وَقَابِلِ ٱلتَّوْبِ شَدِيدِ ٱلْعِقَابِ ذِى ٱلطَّوْلِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿3﴾

سورۃ غافر آیت 3

جو گناہ بخشنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا۔ سخت عذاب دینے والا۔ نہایت فضل و کرم کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿62﴾

سورۃ غافر آیت 62

یہی اللہ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو؟۔

هُوَ ٱلْحَىُّ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۗ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿65﴾

سورۃ غافر آیت 65

وہی تو (لایموت) زندہ ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس دین (یعنی ساری عبادتیں) اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ءَابَآئِكُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿8﴾

سورۃ الدخان آیت 8

اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے پرانے آباؤاجداد کا بھی رب ہے۔

فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَىٰكُمْ ﴿19﴾ 2ع

سورۃ محمد آیت 19

پس جان رکھو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ سے اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی معافی مانگو۔ اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے ٹھکانوں کو خوب جانتا ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾

سورۃ الحشر آیت 22

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ
ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔ امن و امان دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب آنے والا۔ نہایت زبردست۔ بڑے زور و جبر والا۔ بڑائی و کبریائی والا ہے۔ اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿13﴾

سورۃ التغابن آیت 13

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ تو ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ پر ہی بھروسہ رکھیں۔

رَّبُّ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿9﴾

سورۃ المزمل آیت 9

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پس اسی کو اپنا وکیل وکارساز بنالو۔

یادرکھیں کہ جب ہم لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں تو صرف اللہ ہی کو عبادت کے لائق مانتے ہیں کسی اور کو نہیں۔ حتیٰ کہ اپنے نفس کو بھی نہیں۔ کیونکہ زمین پر جن معبودوں کی پیروی کی جاتی ہے ان میں سب سے زیادہ ہم اپنے نفس کی ہی پیروی کرتے ہیں۔ اسے اپنے دل کی خواہشات کے پیچھے چلنا بھی کہتے ہیں۔ اور اس کی پیروی کرنا بدترین گردانا گیا ہے۔ اسی کی وجہ سے اللہ رب العزت کی بھیجی ہوئی پہلی کتابوں کو لوگوں نے اپنی خواہش کے سانچے میں ڈھال لیا تھا۔

اللہ رب العزت کی طرف سے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا سرٹیفیکیٹ موجود ہے اور انہی کی پیروی کا حکم بھی دیا ہے۔ جس کے تحت ہمارا مؤقف بالکل واضح ہونا چاہیئے۔ کہ قرآن و معتبر سنت کی ثابت شدہ بات سرآنکھوں پر۔ علاوہ ازیں ہر اس شخص کی بات قابلِ قبول ہوگی جس پر قرآن وسنت کی مہر ہوگی۔ اور نیٹ ورک مکمل نبی ﷺ یا صحابہؓ تک پہنچ پائے گا۔ اور یہ بھی کہ بات کرنے والا خواہ کتنا ہی معتبر کیوں نہ ہو۔ اگر اس پر قرآن وسنت کی مہر نہیں۔ اور نیٹ ورک تعطل کا شکار ہے۔ تو اس پر یقین رکھنے اور عمل کرنے کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہے۔ الّا یہ کہ پوری امت کے لیے کسی بین الاقوامی اجتہاد کا فیصلہ موجود ہو۔

مگر ہمارے ہاں مختلف لوگ مختلف طرح سے بٹے پڑے ہیں۔یوں تو ان کی بہت ساری قسمیں بنتی ہیں۔ مگر یہاں صرف سمجھانے کے لیے ان میں سے چار اقسام کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جنہوں نے خواہش کو عقل کا غلام بنایا ہوتا ہے۔ کوئی بات کہیں سے بھی ملتی ہے۔اس کو پہلے عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ پھر قرآن و معتبر سنت کے دلائل پر جانچتے ہیں۔تائید مل جائے تو ٹھیک و گرنہ نظرانداز کر دینا بہتر سمجھتے ہیں۔ایسے لوگوں کو اللہ راہ راست پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو اپنی خواہش کو عقل کے تابع رکھتے ہیں۔اور عقل سے کام لے کر فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ ان کے لیے کون سی راہ صحیح ہے اور کونسی غلط۔مگر قرآن و معتبر سنت سے استفادہ کم ہوتا ہے۔مگر اس کی حقانیت کو جانتے ہیں۔ایسے لوگ اگر کسی قسم کے گناہ۔شرک یا کفر میں مبتلا بھی ہوں تو ان کو سمجھا بجھا کر سیدھی راہ پر لایا جا سکتا ہے۔اور چونکہ وہ دلائل کی اہمیت کو جانتے ہیں اس لیے اعتماد بھی کیا جا سکتا ہے کہ جب وہ اصلاح کر لیں گے تو اسی پر ثابت قدم بھی رہیں گے۔

تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔جو عقلی دلائل کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ عقل سے کام تو لیتے ہیں۔ مگر اپنی ضرورت کی حد تک۔ دیندار ہوتے ہوئے بھی قرآن و معتبر سنت کے علاوہ دوسروں کو بھی کافی اہمیت دیتے ہیں۔دوسروں کو اہمیت دینا اس حد تک تو صحیح ہے کہ بات قرآن و معتبر سنت کے خلاف نہ جائے۔ مگر بعض لوگ تو ایسی باتوں پر ڈٹے ہوتے ہیں جن کا قرآن و حدیث میں ذکر تک نہیں ملتا۔ یا جن پر ضعف و موضوعیت و من گھڑت ہونے کا لیبل لگا ہوتا ہے۔جو کوئی بھی ایسی غیر مدلل باتوں پر یقین

رکھے گا یا اس کے مطابق عمل کرے گا تو اس نے محض ان لوگوں کو قرآن و سنت پر ترجیح دے دی۔ اور علماء نے اس کو بھی ویسا ہی شرک قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود بنا لینا۔ کیونکہ اللہ کے دین پر چلنا عبادت گزاری ہے اور ان کی بات پر چلنا ان کی عبادت گزاری کہلائے گی۔ اس طرح کے لوگوں کی بھی اصلاح ممکن ہے۔۔ ایسے لوگ اگر کسی قسم کے گناہ۔ شرک یا کفر میں مبتلا بھی ہوں تو ان کو سمجھا بجھا کر سیدھی راہ پر لانا کچھ مشکل ضرور ہوتا ہے مگر ناممکن نہیں۔ جب وہ سمجھ جائیں تو کسی حد تک اعتماد کیا جاسکتا ہے کہ اسی پر ثابت قدم بھی رہیں گے۔

چوتھی قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جن کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔ جو عقلی دلائل کو بالکل اہمیت نہیں دیتے۔ دنیاوی اور ضروریات کی حد تک کافی تیز ہوتے ہیں۔ مگر دین پر وقت ضائع نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک قرآن و معتبر سنت کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ جو بات جہاں سے ملے لے لیتے ہیں۔ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ اپنی خواہش کے غلام ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ قرآن و معتبر سنت پر اپنی خواہش نفس کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت کے اعتبار سے ویسا ہی شرک ہے جیسا کہ اللہ کے علاوہ خود پرستی کے بُت کی پوجا کرنا۔ اور خواہش نفس پر چلنے والوں کے لیے یہ کہنا بجا ہوگا کہ ان کا نفس ہی ان کے لیے الٰہ بن گیا۔ کیونکہ نفس کا بندہ۔ خواہشات کا اسیر ایک شتر بے مہار ہوتا ہے۔ اس کی خواہشات جہاں کہیں بھی لے جائیں۔ اسے ان کے ساتھ ساتھ ہی بہنا پڑتا ہے۔ اس کو سرے سے یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ کیا صحیح اور کیا غلط ! ۔ کس بات کو پلے باندھنا ہے اور کس کو نہیں ! ۔ وہ حق و باطل میں تمیز کرنے کے جھنجھٹ میں نہیں پڑتا۔ کہ عقلی دلائل کے تحت کمزور کو چھوڑ کر مدلل کو اختیار کرلیا جائے۔ ایسے کسی شخص

کو قائل کرنا نہایت مشکل امر ہوتا ہے۔اور اگر بالفرض اگر وہ وقتی طور پر بات مان بھی لے تو کیا بھروسہ کہ اس کا پابند بھی رہے گا۔ کیونکہ اس کی خواہش عقل کی تابع نہیں بلکہ وہ دلائل سے مبّرا ہوتا ہے۔اپنی دھن میں مست رہتا ہے۔ایسے شخص کے لیے درج ذیل آیت میں اللہ جل شانہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنبیہ کی ہے کہ جو اپنی خواہش کا بندہ بن کر رہ گیا!۔ تو کیا تم ایسے شخص کی وکالت کے ذمہ دار ہو سکتے ہو۔ایسے لوگ تو ڈنگروں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ کیونکہ جانور تو پھر بھی اپنے مالک کو پہچانتے ہیں اور اس کا حکم بجالاتے ہیں۔اور جو خدمت ان کی شایاں ہے اس کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرتے۔ اور یہ خواہش پرور دہ نہ تو اپنے خالق کو پہچانتا ہے۔نہ اس کے احسانات کا شکر کرتا ہے نہ ہی اس کا حکم بجالاتا ہے۔اس لیے ایسے لوگوں سے اصلاح کی توقع نہیں ہو سکتی۔کہ یہ حق کو قبول کرنے کے بعد بھی اپنی بات پر جمے رہیں گے۔اس میں ایک طرح کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تشفی بھی ہے کہ تم ان پر رنجیدہ نہ ہو جایا کرو!۔دیکھئے آیات۔

أَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿43﴾ لا أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ج إِنْ هُمْ إِلَّا كَٱلْأَنْعَٰمِ صلے بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿44﴾ ع4

سورۃ الفرقان آیت ۴۳۔۴۴

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا؟۔جس نے اپنی خواہش نفس کو عبادت کیا جانے والا (معبود) بنا رکھا ہے۔کیا پھر تم اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہو۔ یا (کیا) تم خیال کرتے ہو کہ ان میں بہت سارے لوگ

(دھیان سے) سنتے یا سمجھتے ہیں۔ نہیں! یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں۔

أَفَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ ٱللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِۦ وَقَلْبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنۢ بَعْدِ ٱللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿23﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 23

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا بھالا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے باوجود سمجھ بوجھ کے اسے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیا ہے اور اس کی سماعت اور عقل وخرد پر مہر لگ جانے دی ہے اور اس کی بصیرت پر پردہ پڑ گیا ہے (اب) اللہ کے بعد کون ہے جو ایسے شخص کو ہدایت دے سکتا ہے؟۔ کیا پھر تم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

الإكرام

الاکرام ۔ایک شاندار صفت ہے جواللہ رب الاکرم کی خوبصورتی کو واضح کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی اکرامی شان و شوکت ہے۔ جس کے کرم پر بندے ہمیشہ پر امید وار رہتے ہیں۔ اللہ کا کوئی بندہ علم حاصل نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ وہ ذوالجلال والاکرام سے آشنا ہو جائے۔ یہ صفت یقیناً اس میں امید اور خوف کو یکجا کرتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفت ہے جو صرف اسی کے ساتھ خاص ہے یہ لفظ دوسرے کسی کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

عظمت اور اکرام کی صفات پر اللہ تعالیٰ کی اجارہ داری ہے۔ اس پر اسی کی بادشاہی و حکومت ہے۔ سارے کی سارا۔ اکرام اسی کا ہے اور ساری عطا شد ہکریمی بھی اسی کی طرف سے ہے۔ اس کی پاکی والی اس شان پر اگر یوں کہہ دیا جائے کہ عزت و اکرام ہمیشہ سے اسی کا ہے۔ اور ہمیشہ کے لیے اسی کا رہے گا۔ جہاں کہیں بھی عزت و اکرام نظر آتا ہے تو اس کا سر چشمہ وہی الاکرام ہوتا ہے۔

اکرام اس کی طرف منسوب ہے اور اس کی مخلوق ہر طرح سے اسی کے رحم و کرم پر ہے۔ اور اس کی مخلوق پر اس کی تعظیمی صفات بے شمار ہیں۔ اس لیے بھی کہ وہ۔ اور صرف وہ ہی اس لائق ہے کہ اس کی مخلوقات اس کی طرف تسبیح کریں۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اس کی عزت و اکرام کے لیے اپنے احترامی جذبے کا اظہار کرتا رہے۔ اس کے احسانات اور فضل کی قدر کرتا رہے۔ اور اس کی نشانیوں پر یقین رکھے اور اس کے احسانات کو پہچانے۔

الاکرام کا مطلب ہے۔ وہ جس پر کرم تمام ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی تمیز ہے نہ شان اور نہ ہی نمایاں اکرام۔ بس اللہ ہی جس کے لیے راہ ہموار کر دے۔ حقیقت میں سارا بھلا وصف و اکرام اس کا ہے۔ اور اگر کہیں ہے تو صرف اسی کی طرف سے ہے۔ اسی کی وجہ سے ہے جو تمام اکرامات۔ کمالات۔ عزتوں۔ وقاروں اور عظمتوں کا منبع اور سر چشمہ ہے۔ سوائے اس کے نہ کوئی اکرام ہے نہ احسان۔ نہ ہی نعمت اور نہ کوئی نیکی۔ سب کچھ اسی کے بیکراں سمندر سے نکلتا ہے۔

اگر بندہ اللہ کی اس صفت کا اعادہ کرتا رہے تو اس کی پہچان کا نور اس کے باطن میں چمکے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کو محسوس کرنا شروع کرے گا اور اس کا رویہ عاجزی وانکساری والا ہو جائے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بندے کے حسن سلوک کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اس سے اپنے آپ کو جوڑ کر۔ نہایت احترام سے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے عاجزی کا اظہار کر کے اس کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اسے یہ جان لینا چاہیے کہ تمام عزتیں اور اکرامات اسی کے پاس ہیں اور وہی اپنے بندوں کو اپنی ان نعمتوں سے نوازتا ہے۔

اللہ تعالیٰ رحم و کرم والا ہے اور اپنے غیر سے مستغنی اور بے پرواہ ہے۔ اس کا ایک اور واضح مفہوم یہ ہے کہ اللہ عزوجل مخلوق کو فنا کے بعد زندہ کرے گا اور ہمیشہ کی زندگی دے گا اور اپنے مومن بندوں پر خوب اکرامات فرمائے گا۔ پھر ذوالجلال والاکرام کے بارے یہ بھی درج ہے کہ یہ اسم اعظم کا حصہ ہے ۔اس کے بارے دعاؤں میں ہمیشہ التزام کے ساتھ ورد کی تلقین کی گئی ہے کیونکہ اسم اعظم کے توسل سے مانگی ہوئی دعا قبولیت کے درجے پر ہوتی ہے۔ مستجاب ہوتی ہے۔ رد نہیں ہوتی۔

قرآنی آیات میں الاکرام کی کریمیت کے بارے میں فرمانِ باری تعالی درج ذیل ہیں۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴿26﴾ج صلے وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ﴿27﴾ج

سورۃالرحمٰن آیت ۲۶۔۲۷

جو بھی اس (زمین وکائنات) میں ہے سب فنا ہونے والا ہے۔ اور تمہارے رب کا جاہ وجلال والااور نہایت عزت واکرام والاچہراہی باقی رہنے والا ہے۔

تَبَٰرَكَ ٱسْمُ رَبِّكَ ذِى ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ﴿78﴾ع3

سورۃالرحمٰن آیت 78

بڑاہی بابرکت ہے تمہارے رب کا نام جو بڑے جاہ وجلال والااور نہایت عزت واکرام والا ہے۔

الأوّل

الاوّل۔ کامطلب ہے۔ سب سے پہلا۔ وہ اس وقت بھی تھا جب کسی شے کا وجود نہیں تھا۔ کوئی بھی اس سے پہلے نہیں تھا۔ وہ سب سے بے نیاز ہے۔ وہ جس پر باقی سب بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے۔ وہ جو سب کو آگے بڑھنے کا موقع دیتے ہوئے آگے بڑھاتا ہے۔

الاوّل۔ پہلا ہے یعنی اس کی صفت ابدیت کی بدولت جب کچھ بھی نہیں بنا تھا تو صرف وہی قائم و دائم تھا۔ وہ کسی بھی صفت میں جس کے ذریعے اسے بیان کیا جائے انتہائی اعلیٰ اور پہلے درجے پر ہونے کی وجہ سے بھی پہلا ہے۔

الاوّل۔ سے مراد مختلف چیزوں کا پہلا ہے۔ اسے اپنے دشمنوں پر بالادستی حاصل ہے۔ ایسی ترقی جو نہ وقت کی وجہ سے ہے۔ نہ جگہ کی وجہ سے اور نہ ہی کسی اور چیز کی وجہ سے جس کا دماغ سے تصور کیا جا سکتا ہے یا علم سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ الاول کا مطلب ہے لازوال۔ دائمی۔ وہ جس کی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا۔ وہ پہلا ہے جس کا کوئی آغاز نہیں ہے۔ وہ اپنی مخلوق کے موجود ہونے سے پہلے بھی اپنے طور پر آپ تھا ہے اور ہوگا۔

وہ ابدی اور ہمیشہ سے ہے اور اس پر کبھی بھی کوئی سبقت نہیں لے سکتا۔ کوئی بھی اس سے آگے نہیں۔

قرآنی آیات میں الاوّل کی اوّلیت کے بارے میں فرمانِ باری تعالی درج ذیل ہیں۔

هُوَ ٱلْأَوَّلُ وَٱلْـَٔاخِرُ وَٱلظَّـٰهِرُ وَٱلْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿3﴾

سورۃالحدید آیت 3

وہی اول۔اور وہی آخر۔اور وہی ظاہر۔اور وہی باطن۔اور وہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

اوّل کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی بہت ساری آیات ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو نہیں شامل ہوتیں۔مگر ان میں سے کچھ کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ ان میں بھی اللہ کی شان دار جھلک نظر آتی ہے۔

وَءَامِنُوا۟ بِمَآ أَنزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوٓا۟ أَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهِۦ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّـٰىَ فَٱتَّقُونِ ﴿41﴾

سورۃالبقرۃ آیت 41

اور ایمان لاؤ اس (قرآن) پر جو میں نے اس کی تصدیق میں نازل کیا ہے جو تمہارے پاس (پہلے سے موجود) ہے۔اور سب سے پہلے کافر و ناشکرے مت بن جاؤ اور میری آیتوں کو تھوڑی سی قیمت پر نہ بیچو اور میرے غضب سے بچو۔

اسی نے زمین پر سب سے پہلا اپنا گھر مقرر کیا ہے۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِى بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿96﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 96

بیشک سب سے پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے لئے مقرر کیا گیا یہی ہے جو مکہ میں ہے۔ بڑا ہی برکت والا اور سارے جہانوں کے لئے راہ نما ہے۔

قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ ٱللَّهُمَّ رَبَّنَآ أَنزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ ٱلسَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَءَاخِرِنَا وَءَايَةً مِّنكَ ۖ وَٱرْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿114﴾

سورۃ المائدۃ آیت 114

(تب) عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے دعا کی کہ اے اللہ۔ اے ہمارے رب! ۔ ہم پر آسمان سے (کھانے) بھرا ہوا خوان نازل فرما کہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی بھی ہو جائے۔ اور ہمیں رزق دے اور تو ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

قُلْ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّىٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿14﴾

سورۃ الانعام آیت 14

کہہ دو کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو ولی بناؤں ؟۔جو آسمانوں وزمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو کھلاتا ہے اور وہ (خود) نہیں کھلایا جاتا۔(یہ بھی) کہہ دو کہ یقیناً مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان بن کر رہوں۔اور یہ بھی کہ مشرکوں میں ہر گز نہ ہو جاؤں۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَٰدَىٰ كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ ۚ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿94﴾ ع11

سورۃ الانعام آیت 94

اور البتہ یقیناً آج تم اکیلے اکیلے ہی ہمارے پاس آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔اور جو (مال ومتاع) ہم نے تمہیں دیا تھا وہ سب اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے ہو۔اور (کیا ہوا) تمہارے ساتھ (آج) تمہارے وہ سفارشی ہمیں نظر نہیں آرہے۔جن کے بارے تمہارا مزعومہ دعویٰ تھا کہ وہ تمہاری کارسازی میں ہمارے شریک ہیں۔یقیناً تمہارا آپس میں کوئی تعلق کٹ گیا ہے۔اور تمہارے وہ دعوے سب جاتے رہے جو کبھی تم کیا کرتے تھے ؟۔

وَنُقَلِّبُ أَفْـِٔدَتَهُمْ وَأَبْصَٰرَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا۟ بِهِۦٓ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِى طُغْيَٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿110﴾ ع13

سورۃ الأنعام آیت 110

اور ہم ان کے دل ودماغ اوران کی آنکھوں کو پھیر دیں گے جس طرح یہ پہلی دفعہ اس پر ایمان نہیں لائے تھے (اب بھی نہیں لائیں گے)۔اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتے رہنے کے لئے چھوڑ دیں گے۔

لَا شَرِيكَ لَهُۥ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿163﴾

سورۃ الأنعام آیت 163

جس کا کوئی شریک نہیں۔اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوسَىٰ لِمِيقَٰتِنَا وَكَلَّمَهُۥ رَبُّهُۥ قَالَ رَبِّ أَرِنِىٓ أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَىٰنِى
وَلَٰكِنِ ٱنظُرْ إِلَى ٱلْجَبَلِ فَإِنِ ٱسْتَقَرَّ مَكَانَهُۥ فَسَوْفَ تَرَىٰنِى ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُۥ
لِلْجَبَلِ جَعَلَهُۥ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ أَفَاقَ قَالَ سُبْحَٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا۠
أَوَّلُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿143﴾

سورۃ الأعراف آیت 143

اور جب موسیٰؑ ہمارے مقرر کردہ وقت پر آئے۔اوران کے رب نے ان سے کلام کیا تو عرض کرنے لگے کہ اے میرے رب !۔مجھے (اپنی جھلک تو) دکھا کہ میں تجھے دیکھ لوں۔ارشادِ باری ہوا کہ تم مجھے ہر

گز نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ تم اس پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کو ریزہ ریزہ (یعنی پاش پاش) کر دیا اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

أَلَا تُقَٰتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوٓا۟ أَيْمَٰنَهُمْ وَهَمُّوا۟ بِإِخْرَاجِ ٱلرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿13﴾

سورۃ التوبۃ آیت 13

تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو گے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کو جلاوطن کرنے کا تہیّہ کر لیا اور عہد شکنی میں بھی انہوں نے پہل کر لی؟۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟۔ حالانکہ اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

فَإِن رَّجَعَكَ ٱللَّهُ إِلَىٰ طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَٱسْتَـْٔذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُوا۟ مَعِىَ أَبَدًا وَلَن تُقَٰتِلُوا۟ مَعِىَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِٱلْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَٱقْعُدُوا۟ مَعَ ٱلْخَٰلِفِينَ ﴿83﴾

سورۃ التوبۃ آیت 83

پھر اگر اللہ تجھے ان میں سے کسی فریق کی طرف واپس لائے پھر وہ تجھ سے (جہاد پر) نکلنے کی اجازت مانگیں تو ان سے کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ ہرگز نہیں نکل سکتے اور کبھی بھی میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے نہیں لڑ سکتے۔ بلاشبہ تمہیں پہلی دفعہ بیٹھ رہنا اچھا لگا تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہو۔

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى ٱلتَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ
فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا۟ ۚ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُطَّهِّرِينَ ﴿108﴾

سورۃ التوبۃ آیت 108

تم اس (مسجد) میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس کا حق کہیں زیادہ ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو محبوب رکھتے ہیں۔ اور اللہ بھی پاک رہنے والوں سے ہی محبت کرتا ہے۔

إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ ٱلْءَاخِرَةِ لِيَسُۥٓـُٔوا۟
وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا۟ ٱلْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا۟ مَا عَلَوْا۟ تَتْبِيرًا ﴿7﴾

سورۃ الإسراء آیت 7

اگر تم نے کوئی بھلائی کی ہے تو اپنے لئے ہی کی۔ اور اگر تم کوئی برائی کی ہے تو اس کا وبال بھی تم پر ہی ہے۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (توہم نے پھر اپنے بندے مسلط کر دیئے) تاکہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور مسجد (اقصیٰ) میں ایسے ہی گھس جائیں جس طرح پہلی بار گھس گئے تھے۔ اور جس چیز پر قابو پائیں اسے تباہ کرکے رکھ دیں۔

أَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِى صُدُورِكُمْ ۚ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا ۖ قُلِ ٱلَّذِى فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ قَرِيبًا ﴿51﴾

سورۃ الإسراء آیت 51

یا کوئی اور ایسی چیز جس کا (پیدا کرنا) تمہارے خیال میں بڑا ہی مشکل ہو۔ پھر وہ پوچھیں گے ہمیں دوبارہ کون لوٹائے گا۔ کہہ دو کہ وہی (اللہ جل شانہ) جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ پھر تمہارے سامنے سروں کو ہلاتے ہوئے پوچھیں گے کہ کب ایسا ہونے والا ہے۔ کہہ دو شاید کہ وہ بالکل قریب ہی ہو۔

وَعُرِضُوا۟ عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍۭ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ﴿48﴾

سورۃ الکھف آیت 48

اور سب تیرے رب کے حضور صف باندھے پیش کیے جائیں گے (ارشاد ہوگا کہ) البتہ یقیناً تم اسی طرح ہمارے سامنے آگئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ بلکہ تم نے تو خیال کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے (قیامت کا)) کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا۔

قَالُوا۟ يَٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلْقِىَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿65﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 65

بولے کہ اے موسیٰؑ! ۔ یا تو تم (اپنا کچھ) ڈالو۔ اور یا پھر ہم (اپنے اپنے جادو) پہلے ڈالتے ہیں۔

يَوْمَ نَطْوِى ٱلسَّمَآءَ كَطَىِّ ٱلسِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ ﴿104﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 104

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے لکھا ہوا کاغذ لپیٹا جاتا ہے۔ (پھر) اُسی طرح کا اعادہ کریں گے جیسا کہ ہم نے پہلی تخلیق شروع کی تھی۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے جسے یقیناً ہم (پورا) کرکے رہیں گے۔

إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَٰيَٰنَآ أَن كُنَّآ أَوَّلَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿51﴾ ط 3ع

سورۃ الشعراء آیت 51

البتہ ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں کو معاف کرے گا اس لئے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہیں۔

قُلْ يُحْيِيهَا ٱلَّذِىٓ أَنشَأَهَآ أَوَّلَ مَرَّةٍۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ﴿79﴾لا

سورۃ یس آیت 79

کہہ دو کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے۔

وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ ٱلْمُسْلِمِينَ﴿12﴾

سورۃ الزمر آیت 12

اور مجھے یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان ہو جاؤں۔

وَقَالُوا۟ لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَاۖ قَالُوٓا۟ أَنطَقَنَا ٱللَّهُ ٱلَّذِىٓ أَنطَقَ كُلَّ شَىْءٍۢ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍۢ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴿21﴾

سورۃ فصلت آیت 21

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟۔ تو وہ کہیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے بولنے کی طاقت دیدی جس نے ہر چیز کو گویائی عطا کی ہے۔ اور اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْعَٰبِدِينَ﴿81﴾

سورۃ الزخرف آیت 81

کہہ دو کہ اگر ربِ الرحمٰن کے کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں (اس کی) عبادت کرنے والا ہو جاتا۔

أَفَعَيِينَا بِٱلْخَلْقِ ٱلْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِى لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ﴿15﴾ع1

سورۃ ق آیت 15

کیا ہم پہلی بار کی پیدائش سے تھک گئے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ از سر نو پیدائش کے بارے شک میں مبتلا ہیں؟۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَخْرَجَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ مِن دِيَٰرِهِمْ لِأَوَّلِ ٱلْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنتُمْ أَن يَخْرُجُوا۟ ۖ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَأَتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِنْ

حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا۟ ۖ وَقَذَفَ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِى ٱلْمُؤْمِنِينَ فَٱعْتَبِرُوا۟ يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَبْصَٰرِ ﴿2﴾

سورۃ الحشر آیت 2

وہی تو ہے جس نے اہلِ کتاب کے کافروں کو پہلی بار اکٹھا کر کے ان کے گھروں سے نکال دیا۔ تمہارے وہم و گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ بھی سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ (کی گرفت) سے بچا لیں گے مگر اللہ نے ان کو ایسی جگہ سے آلیا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا۔ اور ان کے دلوں میں (رسول کا ایسا) رعب ڈال دیا کہ وہ خود اپنے ہی ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے بھی اپنے گھروں کو اُجاڑنے لگے۔ پس اے (بصیرت کی) آنکھیں رکھنے والو عبرت حاصل کرو۔

الآخر

الآخر۔کامطلب ہے۔سب سے آخری۔وہ اس وقت بھی ہوگا جب کسی شے کا وجود نہیں ہوگا۔کوئی بھی اس سے آخر میں نہیں ہوگا۔وہ سب سے بے نیاز ہے۔

الآخر۔آخری ہے یعنی اس کی صفت ابدیت کی بدولت جب سب کچھ فنا ہو جائے گا تو صرف وہی قائم و دائم ہوگا۔وہ کسی بھی صفت میں جس کے ذریعے اسے بیان کیا جائے انتہائی اعلیٰ اور آخری درجے پر ہونے کی وجہ سے آخری ہے۔

وہ آخری ہے کا مطلب یہ بھی ہے وہ مخلوق کو برقرار رکھنے کی وجہ سے آخری ہے۔ضرورت کے اصول کے تحت آخری ہے۔کیونکہ اسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ہدایت دینے والا بھی آخری ہے۔وہ ان کی دیکھ بھال کرنے والا بھی آخری ہے وہ جہنم سے خلاصی دینے والا آخری ہے۔

اللہ سارے انعامات کو ان تک پہنچانے کی اجازت دیتا ہے جو ان کو کماتے ہیں اور سزا ان لوگوں تک پہنچاتا ہے جو اس کے مستحق ہیں۔پس جس طرح وہ ازل سے پہلے بھی تھا۔جب اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں تھا۔اسی طرح وہ آخری بھی رہے گا اور اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہوگا۔

اس صفت کے حوالے سے مومن کے حسن اخلاق میں سے یہ ہے کہ وہ اسے کثرت سے یاد کرتا رہے تاکہ اس کا نور اس کے دل پر ظاہر ہو اور وہ اس گمشدہ ٹھکانے سے بچ کر باقی رہنے والی جگہ کا انتظار کرے۔ وہ اپنے نفس سے بھاگتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی کی تلاش میں ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

قرآنی آیات میں الآخر کی آخریت کے بارے میں فرمانِ باری تعالی درج ذیل ہیں۔

لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿2﴾ هُوَ ٱلْأَوَّلُ وَٱلْءَاخِرُ وَٱلظَّٰهِرُ وَٱلْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ الحدید آیت 2

آسمانوں وزمین کی بادشاہت اسی کے لئے ہے۔ وہی زندگی دیتا اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔ وہی اول۔ اور وہی آخر۔ اور وہی ظاہر۔ اور وہی باطن۔ اور وہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

آخر کے موضوع پر قرآن کریم کی ایک اور آیت پیش خدمت ہے۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں ۔ مگر اس کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ یہاں جنتیوں کی دعا میں اللہ کی شان والی جھلک نظر آتی ہے۔

دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ یونس آیت 10

وہاں پر ان کی دعا ہو گی کہ اے اللہ تیری ذات بالکل پاک ہے۔اوراس میں ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہو گا۔اوران کی دعا کا خاتمہ ہو گا کہ سب طرح کی تعریف (وشکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

الباریٔ

الباریٔ۔ بَرَاَ جس کا اسم فاعل باری ہے عربی اور عبرانی دونوں زبانوں میں اس کے معنی پیدا کرنے کے ہیں۔ وہ اللہ ہے جو خالق ہے۔ ارتقاء کرنے والا ہے۔ ٹھیک ٹھیک بنانے والا بغیر تفاوت کے ایجاد کرنے والا۔ وہ ہے جو اپنی تخلیق کردہ چیزوں کو مختلف خصوصیات اور شکلیں و رنگ عطا کرتا ہے۔ یہ صفت اسی کی ہے۔

اللہ تعالیٰ مخلوق کا الباری ہے۔ اس سے مراد یہ بھی ہے کہ جو کسی چیز کو بغیر کسی دوسری چیز کی مدد کے پیدا کرتا ہے۔ وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جو پہلے کبھی نہ تھیں۔ دو جڑوان بھی بالکل ہو بہو ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اور کوئی فرق سمجھے نہ سمجھے ماں ان میں فرق کر لیتی ہے۔ وہی تمام چیزوں کو عدم سے وجود میں لایا۔

الباریٔ۔ کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ۔ جو واقعات سے متاثر نہ ہو اور نہ ہی کسی لمحہ اس پر کوئی فکر طاری ہو۔ نہ ہی کبھی حیرت زدہ ہو۔ وہی ہے جو باقی سب سے الگ ہے۔ جو کبھی بھی مغلوب نہیں ہوتا۔

اختصاری بات یہ ہے کہ الباری کے معنی پیدا کرنے والے کے ہیں۔ لیکن اس میں ایجاد کا پہلو نمایاں ہے یعنی کسی سابقہ مثال کے بغیر پیدا کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کی خلاقیت کا کمال یہ ہے کہ اس نے کائنات کی تمام چیزیں اس طرح پیدا کیں کہ کسی چیز کا بھی کوئی نمونہ پہلے سے موجود نہیں تھا۔ اس نے بغیر کسی نمونے کے تخلیق کی ابتدا کی ہے۔ باریہ سے مراد وہ ہیں جنہیں اس نے پیدا کیا ہے۔ ہر ہر چیز اس کی ایجاد اور

اختراع ہے۔اس کے معنی کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا۔ جامہ خلقت پہنانا۔ کسی چیز کا مادہ بھی وجود میں لانا پھر اس سے تخلیق کرنا یا بغیر مادہ کے تخلیق کر دینا اور یہ صفت صرف اللہ کی ہے۔ دوسرا کوئی باری نہیں ہو سکتا۔

اس کا مطلب کسی چیز کو کاٹنا یا الگ کرنا بھی ہے۔اس لحاظ سے اس کے معنی شفایابی دینے کے بھی ہیں۔ جیسے کہ وہ بیماری کو الگ کرکے تندرستی عطا کرتا ہے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو شفایاب ہو اسے اللہ ہی کا شکرادا کرنا چاہیے کہ اس نے اسے شفا دی۔اسی طرح موت اور حیات ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ روشنی اور اندھیرا ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ ہدایت اور گمراہی بھی الگ الگ ہیں۔

قرآنی آیات میں الباریٔ کی باریئت کے بارے میں فرمانِ باری تعالی درج ذیل ہیں۔ان میں مفہوم کے اعتبار سے آیات بھی ہیں۔

ٱلَّذِى خَلَقَنِى فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿78﴾ لا وَٱلَّذِى هُوَ يُطْعِمُنِى وَيَسْقِينِ ﴿79﴾ لا وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿80﴾ ص لا وَٱلَّذِى يُمِيتُنِى ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿81﴾ لا وَٱلَّذِىٓ أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِى خَطِيٓـَٔتِى يَوْمَ ٱلدِّينِ ﴿82﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت ۷۸ تا ۸۲

جس نے مجھے پیدا کیا ہے پس وہی مجھے راستہ بھی دکھاتا ہے۔ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا بھی ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں۔ تو وہی مجھے شفا بھی دیتا ہے۔ اور جو مجھے مارے گا بھی پھر (دوبارہ) زندگی بھی عطا کرے گا۔ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری خطائیں بھی معاف کر دے گا۔

جو بھی اللہ کو الباری کے طور پر پہچانتا ہے وہ اپنے آپ کو کسی بھی ممنوعہ کام سے الگ رکھے گا۔ اپنے خالق کی قدرت سے ڈرتے ہوئے اس کی اطاعت کرے گا۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی عبادت کر کے اس پر کوئی احسان نہیں کر رہا ہے بلکہ اپنا ہی بھلا کر رہا ہے۔ وہ بلا شرکت غیرے اسی بادشاہ سے پناہ مانگے گا جو سب سے زیادہ بخشنے والا ہے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ يَٰقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِٱتِّخَاذِكُمُ ٱلْعِجْلَ فَتُوبُوٓا۟ إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَٱقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿54﴾

سورۃ البقرۃ آیت 54

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم بیشک بچھڑے کو (معبود) بنا کے تم نے اپنے اوپر ظلم کر لیا پس اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو قتل کرو اسی میں تمہارے رب کے پاس تمہاری

بہتری و بھلائی ہے پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بلاشبہ وہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت
مہربان ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿24﴾ 3ع

سورۃ الحشر آیت 24

وہی اللہ جو (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد و اختراع کرنے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ سب اچھے
نام اسی کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آسمانوں و زمین میں ہے۔ سب اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القوِیُ
کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بہت ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

الباسط

الباسط۔قرآن میں یہ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔الباسط کا مطلب ہے۔جو خیر خواہی کے لیے یا پھر نقصان پہنچانے کے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے۔یہ فائدہ یا نقصان کسی طرح کا بھی ہو۔جسمانی یا۔اس کے املاک یا۔اس کے نفس کو نقصان پہنچا کر دیا جانا سب اسی میں شمار ہوتا ہے۔اس کا اطلاق لفظی یا استعاراتی دونوں طرح سے ہو سکتا ہے۔ کسی دوسرے سے مصافحہ کرنے کے لیے ہاتھ بڑھانا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے قابیل ابن آدمؑ کا اپنے بھائی ہابیل سے یہ قول نقل کیا ہے

لَئِنْ بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَآ أَنَا۠ بِبَاسِطٍ يَدِىَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿28﴾

سورۃ المائدۃ آیت 28

اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔میں تو بلاشبہ اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اس کا مطلب خوش کرنا بھی ہے۔اس طرح سے الباسط وہ ہے جو روحوں کو خوش اور پر مسرت کر کے نوازش کرتا ہے۔وہ وہی ہے جو جسموں میں زندگی کے بیج بوتا ہے تاکہ اس میں زندگی کی شروعات کا اشارہ

ہو۔ وہ قیامت کے وقت ان میں دوبارہ زندگی لاتا ہے تاکہ لوگوں کو آخرت کی زندگی میں دکھایا جائے کہ وہ دنیا میں اپنی عارضی زندگی میں کیا کرتے تھے۔

قرآن کریم کے متن میں وصف الباسط موجود نہیں ہے۔ پھر بھی اس کے مشتق ضرور ہیں۔ یہ مثالیں ہیں جہاں اس طرح کے مشتقات موجود ہیں

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ يَدُ ٱللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا۟ بِمَا قَالُوا۟ ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَٰوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ كُلَّمَآ أَوْقَدُوا۟ نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا ٱللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿64﴾

سورۃ المائدۃ آیت 64

اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ انہیں کے ہاتھ بندھے ہوں اور ان کے ایسا کہنے پر لعنت ہے۔ بلکہ اس (اللہ جل شانہ) کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہیں جس طرح چاہتا ہے وہ خرچ کرتا ہے۔ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا وہ واقعی ان میں سے بہت سارے لوگوں کی سرکشی اور انکار ہی بڑھنے کا باعث بنتا ہے۔ ہم نے قیامت تک کے لئے ان کے درمیان بغض و باہمی عداوت ڈال دی ہے۔ جب کبھی یہ لڑائی کے لئے آگ سلگاتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے۔ یہ زمین میں فساد پھیلانے لئے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى يُرْسِلُ ٱلرِّيَٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُۥ فِى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهُۥ
كِسَفًا فَتَرَى ٱلْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِۦ ۖ فَإِذَآ أَصَابَ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦٓ
إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿48﴾ ج

سورۃ الروم آیت 48

وہ اللہ ہی تو ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادل اٹھالیتی ہیں پھر اللہ اسے آسمان پر جس طرح چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور پھر اسے تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے بیچوں بیچ بارش نکلنے لگتی ہے پھر وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اُسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿19﴾ لا

سورۃ نوح آیت 19

اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لئے کشادہ فرش بنا دیا۔

قرآن پاک جسموں کو طاقت سے سجانے کی بات کرتا ہے

أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ۚ وَٱذْكُرُوٓا۟ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِى ٱلْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۖ فَٱذْكُرُوٓا۟ ءَالَآءَ ٱللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿69﴾

سورۃ الأعراف آیت 69

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آ گئی ؟۔ تاکہ تمہیں آگاہ کردے۔ اور یاد کرو جب کہ تمہیں قوم نوحؑ کے بعد جانشین بنا دیا اور ڈیل ڈول میں تمہیں پھیلاؤ بھی زیادہ دیا۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح حاصل کرو۔

اور یہ جسم کے علم اور فضیلت دونوں کے ذریعے خوش ہونے کی بات کرتا ہے جب یہ کہتا ہے

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوٓا۟ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ ٱلْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِٱلْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ ٱلْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُۥ بَسْطَةً فِى ٱلْعِلْمِ وَٱلْجِسْمِ ۖ وَٱللَّهُ يُؤْتِى مُلْكَهُۥ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿247﴾

سورۃ البقرۃ آیت 247

اوران کے نبی نے ان سے کہا کہ بیشک اللہ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کردیا ہے۔ وہ بولے کہ اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے اس سے زیادہ تو ہم ہی بادشاہت کے حقدار ہیں اور اس کے پاس تو اتنی مال و دولت بھی نہیں؟۔ نبی نے کہا کہ بلاشبہ اللہ نے اس کو تم پر فوقیت دی ہے اور (بادشاہت کے لئے) چن لیا ہے اور اسے علمی و جسمانی لحاظ سے بھی برتری عطا کی ہے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنا ملک عطا کرتا ہے ۔اور اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ قدرت اور حکمت کے معنی بیان کرنے کے لیے ہمیں القابض اور الباسط دونوں صفات کو ایک ساتھ ذکر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح القابض ہے جس طرح وہ الباسط ہے۔

اللہ الباسط ہے۔اس کے معنی ہیں خوشحالی دینے والا۔ وہ ذات جو زندگی دیتے وقت روحوں کو جسموں میں چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس بندے کا رزق چاہے کشادہ کردے۔ اور جس بندے کے دل پر چاہے اپنی رحمت کو وسیع کردے۔ اور جس بندے کو چاہے وسعت علَمی دے دے۔ کمزوروں اور تواناؤں کا رزق فراخ کرنے والا کہ فقر و فاقہ کی نوبت نہ رہے اپنے لطف و کرم سے دلوں کو نیکی کی قوت اور توفیق دے کر وسعت دینے والا۔

اللہ القابض ہے۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی موت کے وقت ان کی ارواح قبض کر لیتا ہے۔ اور مخلوق میں سے جس کا رزق تنگ کرنا چاہے تنگ کر دیتا ہے اور مشرکین و کفار کے دلوں کو بند کر دیتا ہے۔ اور قیامت کے دن زمین و آسمانوں کو لپیٹ دے گا۔

درج ذیل آیت میں دونوں لفظ ایک ساتھ ہیں۔

مَّن ذَا ٱلَّذِى يُقْرِضُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَٰعِفَهُۥ لَهُۥٓ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَٱللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿245﴾

سورۃ البقرۃ آیت 245

ہے کوئی جو قرض دے اللہ کو قرضِ حسنہ پھر اللہ اسے بہت بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟۔ اور اللہ ہی روزی کو تنگ کرتا اور وہی کشادہ کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

الباطن

الباطن۔کامطلب ہے۔وہ جو مخلوق کی نظروں سے اوجھل ہے۔اپنے آپ کی تجلّی کی وجہ سے پوشیدہ ہے۔جو بصارت۔دل و دماغ اور عقل کو عاجز کر دیتا ہے۔کہ ایک حد سے زیادہ سوچ بھی کام کرنا چھوڑ دے۔وہ غیر مادی ہے۔اس کے مشابہ کوئی چیز بھی نہیں۔کوئی بھی ایسا نہیں جو اس محدود علمی صلاحیتوں سے صحیح الفاظ میں۔یا پھر اس کی مجتمع صلاحیتوں کے ذریعے اللہ کی صحیح معنوں میں تعریف کر سکے۔انسان بس وہیں تک بیان کر سکتا ہے۔جو ظاہری طور پر مشاہدہ کرتا ہے۔باطن پر اگر کوئی کچھ کہتا بھی ہے تو یہ صرف ایک اعلیٰ ترین خوشبو کے ساتھ نہایت لطیف تجلّی والے نور کا احساس ہوتا ہے۔اس سے حقیقت کو پالینا کوسوں دور ہوتا ہے۔وہ کفایت کے اعتبار سے الظاہر ہے۔معروضیت کے اعتبار سے الباطن ہے۔اپنی نعمتوں سے الظاہر اور اپنی رحمتوں سے الباطن ہے۔وہ ظاہر ہے کہ ہر چیز کو مسخر کرنے والا ہے۔وہ پوشیدہ ہے کہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔وہ ہر چیز کی قائل کر دینے والی دلیلوں سے ظاہر ہے اور ہر ظاہری شکل کے باریک اسرار و رموز میں پوشیدہ ہے۔اس نے ہم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔

وہ سب کا رب ہے۔اس کے سامنے کوئی کچھ بھی نہیں ہے۔وہی اوّل ہے۔وہی آخر ہے۔وہی ظاہر ہے وہی پوشیدہ ہے۔کسی جن وانس کے اندر اتنی سکت نہیں کہ اس کے جلوے کی تاب رکھتا ہو۔

لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿2﴾ هُوَ
ٱلْأَوَّلُ وَٱلْـَٔاخِرُ وَٱلظَّٰهِرُ وَٱلْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ الحدید آیت 2

آسمانوں وزمین کی بادشاہت اسی کے لئے ہے۔وہی زندگی دیتا اور مارتا ہے۔اور وہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔ وہی اول۔اور وہی آخر۔اور وہی ظاہر۔اور وہی باطن۔اور وہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

باطن کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ بات کو مزید سمجھنے میں مدد مل سکے۔

وَذَرُوا۟ ظَٰهِرَ ٱلْإِثْمِ وَبَاطِنَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْسِبُونَ ٱلْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا۟ يَقْتَرِفُونَ ﴿120﴾

سورۃ الانعام آیت 120

اور تم ظاہری اور باطنی سب طرح کے گناہ چھوڑ دو۔بیشک جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب اپنے کیے کسب کی سزا پائیں گے۔

انسانوں کیا ور دیگر مخلوقات کی روحیں بھی اللہ جل شانہ کا ایک اِذن ہیں۔اور الباطن کے اسرار ور موز میں سے ہیں۔ان کو بھی پالینا نہایت مشکل امر ہے۔اسی طرح انسان کا اپنا ضمیر بھی ایک باطنی سی شے ہے۔جو مخفی رہتے ہوئے نظر رکھتا ہے اور کبھی جھنجھوڑنے کا کام بھی کرتا ہے۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿85﴾

سورۃ الاسراء آیت 85

اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ روح تو میرے رب کا امر (اور شانِ ربانی) ہے اور (درحقیقت) تم لوگوں کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔جو خواہ مخواہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے و بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں۔حالانکہ اوپر والی آیت میں اللہ جل شانہ نے واضح طور پر سمجھا دیا کہ اس نے انسان کو اتنا علم ہی نہیں دیا۔جب علم نہ ہو تو جھگڑا کس بات کا۔اسے بس وہیں تک محدود رہنا چاہیئے جو فرما دیا گیا۔

أَلَمْ تَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿20﴾

سورۃ لقمان آیت 20

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور اپنی ساری ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں ؟۔اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بغیر علم و ہدایت اور روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے و بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں۔

اس آیت میں ظاہری وہ چیزیں ہیں جو کسی بھی طرح ہمارے مشاہدے میں آ جاتی ہیں۔اور باطنی وہ چیزیں ہیں جن سے ہم واقف نہیں ہو سکتے۔ یہ حقیقت بھی بیان کر دی گئی کہ کوئی اگر اللہ کی ظاہری نعمتوں کو شمار کرنا چاہے تو شمار نہیں کر سکتا۔اور باطنی نعمتیں گننے کی تو انسان میں استعداد ہی نہیں ہے۔

وَءَاتَىٰكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿34﴾ 5ع

سورۃ إبراهيم آیت 34

اور اسی نے تمہیں وہ سب کچھ دیا جو تم نے مانگا۔اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو انہیں کبھی شمار نہ کر سکو ۔ بلا شبہ انسان بڑا ہی ظالم ناشکرا (ثابت ہوا) ہے۔

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿18﴾

سورۃ النحل آیت 18

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو (کبھی بھی) شمار نہ کر سکو۔ بیشک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی آیات دولائل قدرت کے لحاظ سے الظاہر ہے اور باعتبار ذات الباطن ہے۔

اللہ کے الظاہر ہونے سے مراد اس کا تمام اشیاء پر محیط ہونا مراد ہے اور الباطن سے مراد کہ اس کی ساری خفیہ اور چھپی ہوئی نعمتیں اور وہ خود بھی ہمارے احاطہ اوراک میں نہیں آ سکتا۔

لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿103﴾

سورۃ الانعام آیت 103

نگاہیں اسے نہیں پا سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا بخوبی ادراک کرلیتا ہے۔ اور وہ بہت باریک بین ہر طرح کی خبر رکھنے والا ہے۔

جس چیز کو حواس ہم پر ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری عقل اسے پا لیتی ہے۔ جو کسی طرح بھی ہمارے مشاہدے میں نہیں آتی وہ ہماری عقل سے معدوم رہتی ہے۔ اس کی معرفت کی انتہا اس کو دیکھنے کا تجسّس ہے۔ جس سے دنیا میں تو درماندگی ہے۔ مگر خوش نصیب ہوگا وہ جسے آخرت میں دیدار ہوگا۔

اللہ جل شانہ نے اپنی مخلوق میں بھی ظاہری اور باطنی دونوں پہلو رکھے ہیں۔ انسان کو ہی دیکھ لیجئے کہ صفت الظاہر کا مظہر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسری صفت الباطن کا بھی اس میں ہے۔ انسان جسمانی اور ظاہری طور ہر ظاہر ہے۔ مگر روح میں جو روحانی طور پر پوشیدگی ہے وہ الباطن کا مظہر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بندہ جب بھی اللہ کی صفت الباطن کو دہراتا ہے تو اس کی روح اپنے خالق کے سامنے مطیع ہو جاتی ہے اور اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ خود کچھ بھی کرنے سے عاجز ہے۔ یوں اللہ اس پر مہربان ہو گا اور اسے جسم اور روح دونوں کی پاکیزگی عطا کرے گا۔

اللہ الباطن ہے کہ اس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ وہ ہر چیز کی اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہے۔ تمام مخلوقات اس کی مٹھی میں ہیں ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اس کے ہاتھ میں رائی کے دانے سے بھی چھوٹے ہیں۔

الباعث

الباعث۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔جو بَعَثَ سے ماخوذ ایک صفت ہے جس کا مطلب ہے۔ پرجوش یا حوصلہ افزا عمل۔ایسی چیز جو کسی کو عمل پر اکساتی ہو۔ کسی کو کہیں بھیجتی ہو۔ بدلہ لینے کے لیے نکلتی ہو۔ یا محض کسی کو جگا دیتی ہو۔

اس کا مطلب ایک سپاہی کو جنگ میں بھیجنا بھی ہے۔اس کا اختصاری مطلب یہ ہے کہ مبعوث کرنے والا۔ نبیوں کو بھیجنے والا۔اٹھانے والا۔ موت کے بعد مردوں کو زندہ کرنے والا اور سینوں کے راز چھپانے والا۔

قرآنی اعتبار سے لفظ الباعث ایک سے زیادہ معنی رکھتا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی مخلوق کو دوبارہ زندہ کرے گا

۲۔ وہ اپنے بندوں کی طرف رسول بھیجتا ہے

۳۔ وہ اپنے بندوں کو مخصوص کاموں کو انجام دینے کے لیے ان میں جذبے اور محرکات پیدا کرتا ہے۔

۴۔ وہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے جنہیں اس کی ضرورت ہوتی ہے اور گناہگاروں کی توبہ قبول کر کے ان کی مدد کرتا ہے۔

۵۔ وہ رات کو سوتے وقت تمہاری روح قبض کرتا ہے اور پھر وہ تمہیں دن میں اٹھاتا ہے۔

الباعث چیزوں کو حرکت میں لاتا ہے۔ عزم پیدا کرتا ہے۔ نا معلوم کے علم کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ سب کچھ اس کے پاس محفوظ ہے جو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔ وہ اپنی ساری صفات کے حقیقی معنی کو جانتا ہے۔ جو قیامت کے دن حقیقت میں کیا کچھ ہو گا سب جانتا ہے۔ یہ بتا دیا گیا ہے کہ بعث بعد الموت آخرت کی زندگی ہے۔ قیامت کے دن وہ اپنے حساب سے جیسا چاہے گا مخلوقات کو منظر عام کرے گا۔ وہی قبروں میں سے لوگوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ زیادہ تر لوگ قیامت کے بارے میں عمومی غلط فہمیاں اور مبہم مفروضے رکھتے ہیں۔ ان کا تصور۔ ان کا یہ عقیدہ کہ موت پر ہر چیز کا خاتمہ ہے یقیناً غلط ہے کیونکہ ہم قرآن وسنت کے مطالعہ سے سیکھتے ہیں کہ قبر یا تو آگ کا گڑھا ہے یا جنت کا ٹکڑا۔ مرنے والے یا تو خوش ہوتے ہیں یا غمگین۔ اور یہ قیامت ایک ایسی زندگی کا آغاز کرے گی۔ جو اعمال کے نتائج پر منحصر ہو گی۔

وہی ہے جو لوگوں کے دلوں میں جہاد کے میدانوں میں بلند مقاصد کے حصول اور تزکیہ نفس کا عزم پیدا کرتا ہے۔ الباعث بلند کوششوں تک اٹھنے کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ وہ تمہارے دل سے شیطانی وسوسوں کو۔ شیطانوں کی مکاریوں کو دور کرتا ہے۔ وہی ہے جو ضمیر کے باطن کو رنجشوں اور اعمال کو گندگی سے پاک کرتا ہے۔ وہ اپنے رسولوں کو اپنے احکام پہنچانے کے لیے بھیجتا ہے۔

وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ وَأَنتُمْ
تَنظُرُونَ ﴿55﴾ ثُمَّ بَعَثْنَٰكُم مِّنۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿56﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۵۵۔۵۶

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰؑ! ۔ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ کو اپنے سامنے نہ دیکھ لیں پھر تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے بجلی کے صاعقے نے تم کو آلیا۔ پھر تمہاری اس موت کے بعد بھی تمہیں ازسرِنو زندہ کردیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔

كَانَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً فَبَعَثَ ٱللَّهُ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ فِيمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ ۚ وَمَا ٱخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا ٱلَّذِينَ أُوتُوهُ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لِمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ مِنَ ٱلْحَقِّ بِإِذْنِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ يَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿213﴾

سورۃ البقرۃ آیت 213

سب بنی نوع انسان ایک ہی دین پر تھے (پھر اختلاف پیدا ہوتے گئے) تو اللہ نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے نبی بھیجے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی۔ اس لئے کہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کردیا جائے۔ اور واضح دلائل آجانے کے بعد باہمی بغض وعناد کی وجہ سے یہ اختلاف بھی (محض) انہی لوگوں نے کیا جنہیں وہ (کتاب) دی گئی تھی۔ اللہ نے مومنوں کو اپنی مہربانی سے اس امر حق کی راہ دکھادی جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اور اللہ جس کی چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی فرمادیتا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَتَوَفَّىٰكُم بِٱلَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِٱلنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰٓ أَجَلٌ
مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿60﴾ 7ع

سورة الانعام آیت 60

وہ (اللہ) ہی تو ہے۔ جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرلیتا ہے اور تم دن میں جو کچھ کرتے ہو اس کا علم رکھتا ہے پھر وہ تمہیں جگا اٹھاتا ہے تاکہ (زندگی کی) مقررہ مدت پوری ہو جائے۔ پھر تم (سب) کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں خبر دے گا جو کچھ (اچھا یا برا) تم کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱجْتَنِبُوا۟ ٱلطَّٰغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ
هَدَى ٱللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ ٱلضَّلَٰلَةُ ۚ فَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ
كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿36﴾ إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَىٰهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَن يُضِلُّ ۖ
وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿37﴾

سورة النحل آیت ۳۶-۳۷

اور البتہ یقیناً ہم نے ہر امت میں یہ پیغام دے کر رسول بھیجا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) سے اجتناب کرو۔ پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دیدی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ اگرچہ تم انہیں ہدایت

پرلانے کی کتنی ہی حرص کرو۔ پس بلا کسی شک و شبہ اللہ اس کو ہدایت نہیں دیا کرتا جس کو (اس کی بے رغبتی کے باعث) گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا۔

وَأَقْسَمُواْ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ ٱللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿38﴾ لا

سورۃ النحل آیت 38

اور یہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا۔ اللہ اسے ہر گز (بروزِ قیامت) نہیں اٹھائے گا۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ یہ (اللہ کا) وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے لیکن بہت سارے لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔

وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِۦ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰٓ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿79﴾

سورۃ الاسراء آیت 79

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو جو تیرے لئے اضافی ہے۔ امید ہے کہ عنقریب تیرا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کردے۔

ثُمَّ بَعَثْنَٰهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ ٱلْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوٓاْ أَمَدًا ﴿12﴾ ع1

سورۃ الکہف آیت 12

پھر ہم نے انہیں جگا اٹھایا تاکہ جانچ کریں کہ دونوں جماعتوں میں سے کس کو اچھی طرح یاد ہے کہ کتنی مدت وہ اس (غار) میں رہے۔

وَسَلَٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿15﴾ع1

سورۃ مریم آیت 15

اور اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن وہ زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔

وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿7﴾

سورۃ الحج آیت 7

اور بیشک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور یقیناً اللہ ان سب کو زندہ کرے گا جو قبروں میں ہیں۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ ٱلْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِىٓ أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى ٱلْقُرَىٰٓ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَٰلِمُونَ ﴿59﴾

سورۃ القصص آیت 59

اور تمہارا رب (یونہی) بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک ان کی مرکزی جگہ میں کوئی رسول نہ بھیج دے جو اُن کو ہماری آیات پڑھ پڑھ کر سنائے۔ اور ہم (اس وقت تک) بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے جب تک ان کے باشندے ظالم نہ ہو جائیں۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِى شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُم بِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ ٱللَّهُ مِنۢ بَعْدِهِۦ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ﴿34﴾ ج صلے

سورۃ غافر آیت 34

اور البتہ یقیناً اس سے پہلے یوسفؑ بھی تمہارے پاس ٹھوس دلیلیں لے کر آئے تھے مگر تم برابر شک میں ہی پڑے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم کہنے لگے کہ ان کے بعد تو اللہ ہرگز کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ ہر اس شخص کو گمراہی میں ہی چھوڑ دیتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا شک کرنے والا ہوتا ہے۔

وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا۟ كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ ٱللَّهُ أَحَدًا ﴿7﴾ لا

سورۃ الجن آیت 7

اور بیشک ان (انسانوں) کا بھی یہی گمان تھا جیسا کہ تم نے گمان رکھا تھا کہ (اب) اللہ کسی کو بھی رسول بنا کر نہ بھیجے گا۔

هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ ﴿2﴾ لا

سورۃ الجمعۃ آیت 2

وہی تو ہے جس نے ان پڑھ قوم میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اس (اللہ جل شانہ) کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے تو یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

زَعَمَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَن لَّن يُبْعَثُوا۟ ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّى لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ
وَذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿7﴾

سورۃ التغابن آیت 7

کافر لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہرگز دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو (کیوں نہیں) ہاں ! ۔ میرے رب کی قسم ! ۔ تم لازمی اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہو گا وہ ضرور تم کو جتایا جائے گا اور یہ کام اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

الباقي

الباقی۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔الباقی کے معنی ہیں ہمیشہ باقی رہنے والا۔اور کسی بھی شے کو جب تک چاہے باقی رکھنے والا۔ الباقی وہ ہے جسے کبھی فنا نہیں۔

الباقی۔اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی صفات میں سے ایک ہے جس کا اصل لفظ بقاء ہے۔یہ معدومیت کے مخالف ہے۔اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے انعامات کا انتظار کرنا۔ یا نیکی و بدی کا دیرپا درجہ۔

الباقی۔کی حقیقت۔اس پاک ہستی کی ہمیشہ رہنے والی صفت ہے۔جو اس کی اعلیٰ خصوصیات میں سے ایک ہے۔اس کا ہونا اس کی اپنی خوبیوں کی وجہ سے ہی ضروری ہے۔سادہ سے الفاظ میں وہ سارے زمانوں میں کسی بھی ابتدا سے انتہا تک وہ ہمیشہ سے موجود تھا۔ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ کے لیے موجود رہے گا۔یہی بقاء ہے۔اس بارے مزید سچائی یہ ہے کہ وہ وقت سے پہلے ہے نہایت بلند و بالا ہے۔ اس میں کچھ بھی بدلاؤ نہیں ہوتا۔وقت کو خود اسی نے پیدا کیا ہے۔اور وہ وقت سے پہلے تھا۔اور اب بھی وہ اسی طرح باقی ہے جس طرح وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا۔

الباقی۔وہ ہے جس کی مدت کبھی ختم نہیں ہوتی اور ایسی مدت کو۔دائمی۔ابدی۔لامتناہی کہا جاتا ہے۔ مطلق القدیم وہ زمانہ ہے جس کی شروعات ابتدائے زمانہ تک واپس جاتی ہے۔ایسی مدت کو ازلی کہا جاتا

ہے۔جب کہ اللہ جل شانہ کی ساری خوبیاں بدرجہ اُتم ہیں تو اس پر ازل کا تعین بھی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

ماضی۔حال اور مستقبل کا تعین متغیرات ہیں۔جو مدت ووقت کو بیان کرتے ہیں۔اور تبدیلی کے علاوہ ان کی پیائش نہیں ہوتی۔الباقی کسی بھی تبدیلی سے بالاتر ہے وہ وقت کی قیود وحدود سے قطعی طور پر آزاد ہے۔لہٰذا۔اس پر زمانے کی تبدیلیاں کچھ اثر انداز نہیں ہو پاتیں۔دوسرے الفاظ میں۔اس پر نہ تو ماضی۔نہ حال اور نہ ہی مستقبل کا کسی طرح بھی اطلاق ہو سکتا ہے۔

جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ الباقی مدت کے جوہر میں شامل ہونے والی ایک خصوصیت ہے۔اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ زمانہ ومکان کے ساتھ ہم آہنگی ایک اضافی خوبی ہے۔ایسے لوگ حقیقت سے کوسوں دور ہیں۔کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نہ تو ابتدا ہے نہ انتہا ہے۔وہ خود سے ہی اپنی ساری خوبیوں پر خود کفیل ہے۔اس پر کسی بھی طرح فنا نہیں ہے۔بس وہ الباقی ہے۔ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔اللہ رب العزت کی ہر صفت اس وقت ومدت کی گفتگو میں پڑے بغیر اعلیٰ اور ہر لحاظ سے عروج پر ہے۔

الباقی کے موضوع پر قرآن کریم کے متن میں جو تذکرہ ہے۔وہ درج ذیل آیات میں ہے۔

إِنَّآ ءَامَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَٰيَٰنَا وَمَآ أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ ٱلسِّحْرِ ۗ وَٱللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ﴿73﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 73

یقیناً ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور (اسے بھی) جو تم نے ہم سے زبردستی جادو کرایا۔ ہمارے لئے اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿27﴾ ج

سورۃ الرحمٰن آیت 27

اور تمہارے رب کا جاہ وجلال والا اور نہایت عزت و اکرام والا چہرا ہی باقی رہنے والا ہے۔

باقی کے موضوع پر قرآن کریم میں یہ بھی آیت ہے۔ جو اللہ کے اسماء میں تو نہیں شامل ہوتی۔ مگر ان میں سے کچھ کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ ان میں بھی اللہ کی شان دار رحمت نظر آتی ہے۔

اگر کوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس صفت کو کثرت سے یاد رکھے تو اسے جو سعادت نصیب ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر پائیدار حقیقتیں ظاہر کرتا ہے اور اسے فنا ہونے والی پگڈنڈیوں کا مشاہدہ کراتا رہتا ہے۔ چنانچہ وہ بے تابی سے باقی رہنے رزق کو اہمیت دے گا۔ رزق میں وہ سب کچھ شامل ہے جو اسے اللہ سے مل رہا ہوتا ہے۔ اور جو وہ اللہ کی توفیق سے اچھے اعمال کی صورت میں کماتا ہے۔ وہ اچھے اعمال سے باقی رہنے والے مقام جنت کی طرف لپکنے میں لگ جائے گا اور وہاں پر اپنے گھر کو سجانے

میں مصروف رہے گا۔ لٰہذاہر کسی کو چاہیئے کہ اللہ کی خوبیوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے اخلاقی ضابطے استوار کرلے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿131﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 131

اوران کی طرف نگاہ اٹھا کر ہرگز نہ دیکھنا جو ہم نے مختلف لوگوں کی آزمائش کے لئے دنیاوی شان وشوکت دے رکھی ہے۔ اور تمہارے رب کا دیا ہوا رزق بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کہیں بہتر بھی اور باقی رہنے والا بھی ہے۔

فَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَىْءٍ فَمَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿36﴾ ج

سورۃ الشوری آیت 36

جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ صرف دنیاوی زندگی کا (معمولی سا) سامان ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کہیں بہتر بھی اور باقی رہنے والا بھی ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

وہ یہ کہا آخرت میں نیکیاں ہی کام آئیں گی جو باقی رہنے والی ہیں

وَيَزِيدُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ هُدًى ۗ وَٱلْبَٰقِيَٰتُ ٱلصَّٰلِحَٰتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ
مَّرَدًّا ﴿76﴾

سورۃ مریم آیت 76

اور جو لوگ ہدایت پر ہیں اللہ انہیں مزید ہدایت عطا کرتا ہے۔اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں تمہارے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہت ہی بہتر ہیں۔

البدیع

البدیع۔کا مطلب ہے۔ پیدا کرنے والا۔ وہ جو پیدائش کے لیے نیا انداز اپناتے ہوئے کسی وجود کی ابتدا کرتا ہے۔بدعہ کا مطلب ہے کوئی نئی چیز ایجاد کرنا۔ بدعت ایسا کام محض اس لیے کہ اس سے پہلے کسی نے اس کو نہ اپنایا ہو۔ یا اس کی مثال نہ ملتی ہو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ البدیع ہے۔ تمام چیزوں کا ایسا موجد ہے۔ جن کی پیشگی مثال نہیں ملتی۔ اس نے ان کی تخلیق کسی اور سے نہیں سیکھی۔ خود سے ہی وہ ماہر ہے۔ اسی نے تمام مخلوقات کی تخلیق کا آغاز کیا۔ اس لیے وہی ان کا بنانے والا۔ ان کے وجود کا آغاز کرنے والا ہے۔ اور سب کو بغیر کسی پیشگی نمونے کے بنایا ہے۔ البدیع کے معنی بھی یہی ہیں کہ بے مثال چیزوں کا پیدا کرنے والا۔ مادے کے بغیر چیزوں کا پیدا کرنے والا۔ وہی ہے جس نے کسی نمونے کے بغیر کائنات میں حیرت انگیز چیزیں پیدا کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہی وقت اور جگہ کو محدود کیے بغیر ہر چیز کو کسی آلے یا کسی مادے کے استعمال کے بغیر وجود میں لایا ہے۔

البدیع کسی مادے یا کسی ابتدائی ماڈل یا مثال کی پیروی کیے بغیر کسی چیز کو معرضِ وجود میں لانا ہے۔ البدیع ایک منفرد صفت ہے۔ اس کا جوہر ایسی صفات پر مشتمل ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی تخلیق کسی نقشے یا میٹیریل کی محتاج نہیں ہوتی۔ وہ کسی بھی شے کو کم سے کم وقت میں پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اس سب کے باوجود اس کی تخلیق میں کوئی نقص نہیں ہوا کرتا۔ جو اس کے ان عجائبات کا مظہر ہے۔ جو اس نے اپنی حکمت کے ساتھ پیدا کیے ہیں۔ اُس کا نام بلند ہے۔ اس کی تخلیقات میں نہایت خوبصورت

اشارے پائے جاتے ہیں۔جو انسان کو سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔کہ وہی آسمانوں اور زمین کا حیرت انگیز موجد ہے!۔قرآن میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔کہ وہ اکیلا ہی کافی ہے۔اسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔صرف وہی مختارِ کل ہے۔اس کے ہاں بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے؟جب کہ اس کی کوئی بیوی نہیں ہے اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔دیکھئے درج ذیل آیات میں کس طرح اس بات کو سمجھایا گیا ہے۔

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ فِى ٱلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ وَلِىٌّ مِّنَ ٱلذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًۢا ﴿111﴾ع12

سورۃ الإسراء آیت 111

اور کہہ دو سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی مملکت میں شریک ہے۔اور نہ ہی کسی کمزوری کے باعث اسے کسی ولی (سرپرست وحمایتی) کی ضرورت ہے اور اسی کی کبریائی (اور) کمال درجے کی بڑائی بیان کرتے رہو۔

وَيُنذِرَ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ﴿4﴾ق

سورۃ الکہف آیت 4

اور ان لوگوں کو بھی آگاہ کردو جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن
فَيَكُونُ ﴿35﴾ ط

سورۃ مریم آیت 35

اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے۔ وہ تو بالکل پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرلیتا ہے تو البتہ صرف اتنا ہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ (جھٹ پٹ) ہو جاتا ہے۔

وَقَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿88﴾ ط لَّقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا إِدًّا ﴿89﴾ لا

سورۃ مریم آیت ۸۸-۸۹

اور (نصارٰی) کہتے ہیں کہ ربِ الرحمٰن نے اپنا بیٹا بنا رکھا ہے۔ (ایسا کہنے والو!۔) تم (زبان سے) بہت برا اور بڑا بول بول رہے ہو۔

أَن دَعَوْا۟ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿91﴾ ج وَمَا يَنۢبَغِى لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿92﴾ ط

سورۃ مریم آیت ۹۱-۹۲

کہ انہوں نے ربِ الرحمٰن کے لئے بیٹے کا (جھوٹا) دعوی کر دیا!۔ اور ربِ الرحمٰن کے شانِ شایاں نہیں کہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے۔

مَا ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُۥ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا
بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿91﴾ لا

سورۃالمؤمنون آیت 91

اللہ نے نہ تو کسی کو (اپنا) بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ دوسرا کوئی معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی بنائی ہوئی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ایک معبود دوسرے پر چڑھ دوڑتا جو باتیں بھی یہ لوگ (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ان سے بالکل پاک ہے۔

ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ فِى ٱلْمُلْكِ
وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَقَدَّرَهُۥ تَقْدِيرًا ﴿2﴾

سورۃالفرقان آیت 2

وہ (اللہ) جس کی بادشاہت آسمانوں وزمین میں ہے اور اس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی سلطنت میں شراکت دار ہے۔ اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کرکے پھر اس کا ایسا اندازہ مقرر کردیا جو بقدرِ مناسبت ہر طرح سے کامل ہے۔

لَّوْ أَرَادَ ٱللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّٱصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱللَّهُ
ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿4﴾

سورۃ الزمر آیت 4

اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو) اپنا بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہتا انتخاب کر لیتا وہ تو اس سے بالکل پاک ہے۔ وہ واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی سب پر غالب ہے۔

وَأَنَّهُۥ تَعَٰلَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا ٱتَّخَذَ صَٰحِبَةً وَلَا وَلَدًا ﴿3﴾ لا

سورۃ الجن آیت 3

اور یقیناً ہمارے رب کی عظمت و شان بہت بلند ہے نہ تو اس نے کوئی (اپنی) بیوی بنائی ہے نہ ہی بیٹا۔

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿1﴾ ج ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿2﴾ ج لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿3﴾ لا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿4﴾ ع1

سورۃ الإخلاص آیت ۱ تا ۴

کہہ دو کہ اللہ صرف واحد و یکتا اکیلا ہی ہے۔ اللہ (سب سے) بے پرواہ و بے نیاز ہے۔ نہ تو کسی کا باپ ہے اور نہ ہی کسی کا بیٹا۔ اور کوئی ایک بھی اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) کا ہمسر و ہم پلہ نہیں ہے۔

البدیع نے اپنے کیے کی حیرت انگیز باتیں اور اپنی حکمت کے غیر معمولی ثبوت پیش کیے ہیں۔ وہ مطلق ہے جس کی صفات۔ حکمت۔ یا اس سے متعلق کسی بھی چیز میں اس جیسا کوئی ہم مرتبہ نہیں ہے۔ وہی

اور صرف وہی مطلق البدیع ہے۔چونکہ اس کے جوہر۔ خصوصیات۔ افعال۔ یا اس سے متعلق کسی بھی چیز میں اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ یہ اسے مطلق موجد بناتا ہے۔اگر ایسی بات عام طور پر معلوم ہو تو اسے بدی ہر گز نہیں کہا جاسکتا۔لہٰذا یہ صفت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی کے لیے موزوں نہیں ہے۔ کوئی بھی اُس جیسا نہ کبھی تھا۔نہ کبھی ہوگا۔ لہٰذا۔ اس کی مثال نہ کبھی تھی اور نہ کبھی ہوگی۔اور جو کچھ اس کے سوا موجود ہے وہ اس کی وجہ سے ہے۔ وہ۔ اور وہ اکیلا۔ ازل سے اور ابد تک عدم سے پیدا کرنے والا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک آدمی کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اے پروردگار! میں تجھ سے اس حقیقت سے التجا کرتا ہوں کہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تُو وہ ہے جو دینے سے کبھی باز نہیں آتا۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ وہ جس کی تمام شان و شوکت ہے۔ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے اپنی جنت میں جگہ عطا فرما۔ اور میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ (ص) نے فرمایا: یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کی صفت کے ذریعہ التجا کی ہے۔ اگر کوئی اس کی اس صفت مانگتا ہے۔ تو جو وہ عرض کرتا ہے اور جو اس سے مانگا جاتا ہے وہ دے دیا جاتا ہے۔

مومن کا یہ صفت ہے کہ اگر وہ اسے کثرت سے دہرائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی زبان سے حکمت کے چشمے جاری کردے گا۔ وہ اپنے ارادوں میں عقلمند ہوگا کیونکہ نیت ہی عمل کی بنیاد ہے۔ اللہ کا بندہ جو اس صفت کو کثرت سے یاد کرتا ہے اور اس کے معانی سے پوری طرح واقف ہوتا ہے وہ اس کے نور کی خوبصورتی

سے مستفید ہو جاتا ہے۔اللہ حق۔ بلند اور بابرکت ہے۔ وہ اسے ایجاد کے دائرے میں داخل ہونے کی اجازت دے گا۔

انسانوں کو بدعت سے بچنے کا کہا گیا ہے۔یہ موضوع اسلام میں کافی گھمبیر ہے۔ یہ ایک سنگین طاعون ہے اور دور اندیشی اسی میں ہے کہ اس سے بچا جائے۔ یہ جہالت سے قریب ہے۔جو شخص اس صفت کا کثرت سے ذکر کرتا ہے اس کے طرز عمل میں سے بدعتی عقیدہ سے اجتناب اور سنت کی مکمل پابندی لازم آتی ہے۔

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿117﴾

سورۃ البقرۃ آیت 117

وہ آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی مادے کے پیدا کرنے والا) اعلیٰ وانوکھا موجد ہے۔اور جب بھی وہ کسی کام کا فیصلہ کرلیتا ہے تو البتہ صرف (اتنا) کہتا ہے کہ ہو جا۔تو وہ فوری ہو جاتا ہے۔

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُۥ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ صَٰحِبَةٌ ۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿101﴾

سورۃ الانعام آیت 101

وہ آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی مادے کے پیدا کرنے والا) اعلیٰ وانوکھا موجد ہے۔اس کے اولاد کیسے ہو سکتی ہے جب کہ اس کی کوئی شریکِ حیات ہی نہیں؟۔اور اسی نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے اچھی طرح باخبر ہے۔

البرّ

البرّ۔ اللہ کی صفات میں سے ایک ہے جس کا مطلب ہے نیکی کرنے والا۔ جو بَرَرَ سے ماخوذ ہے۔ بَرَرَ کا مطلب ہے نیک اعمال کرنا۔ البرّ تو ایک جامع لفظ ہے جس میں نیکی۔ احسان اور مصدق کی تمام صفات موجود ہیں۔

البر۔ یہ بحر کی ضد ہے (اور اس کے معنی خشکی کے ہیں) یعنی اسی دسعت کے اعتبار سے اس سے البرّ کا لفظ مشتق کیا گیا ہے جس کے معنی وسیع پیمانے پر احسان کرنے والا ہے۔ وہ بے بہا ثواب عطا کرنے والا ہے۔

جس کے اوصاف میں جود و کرم اور کثرت عطاء ہیں۔ وہ اللہ ایسا محسن ہے جو اپنے بندوں پر طرح طرح کے انعامات کرتا ہے اور انواع واقسام کے احسانات سے ان کو نوازتا ہے۔ اور ان سے ہر قسم کی ذلتیں رسوائیاں دور کردیتا ہے۔

إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْبَرُّ ٱلرَّحِيمُ ﴿28﴾ ع1

سورۃ الطور آیت 28

اس سے پہلے البتہ ہم (دنیا میں) اسی سے دعائیں کیا کرتے تھے بیشک وہ بڑا احسان کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

برّ کے موضوع پر قرآن کریم کی اور آیات بھی ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ یہاں ان نیک لوگوں کا تذکرہ ہے جو اللہ کے ہاں اعلیٰ مرتبہ والے ہیں۔

جہاں کہیں بھی انسانوں میں اللہ کی اس صفت کا یہ ادنیٰ سا مظہر نظر آتا ہے۔اللہ کے ہاں اس کا بہترین مقام ہوتا ہے۔

وہ حج جو بابرکت اور حرام کاموں سے پاک ہو۔اسے حج مبرور کہتے ہیں جس کا ثواب حدیث کے مطابق جنت کی عطا سے کم نہیں۔یہاں پر بَرَر کا مطلب بھی تقویٰ ہے۔جس کا مطلب ہے ہر وہ کام کرنا جو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتا ہے۔ایک ایسا لفظ جو سب ایسی صفات کو یکجا کرتا ہے جو انتہائی قابل تعریف اور قابل تکریم ہیں۔

بِرّ کا مطلب ہے نیکی۔ایک ایسا لفظ جو تمام اچھی صفات کو یکجا کرتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ نیک اعمال انسان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں۔وہ اللہ کے ہاں بلند عزت والا ہو جاتا ہے۔

دنیا اور آخرت کی زندگی میں سب سے افضل ابرار ہیں۔ان کی زندگی کا بہترین حصہ وہ ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو مہیا کرتا ہے جیسے کہ ہدایت۔ نعمتیں اور لذتیں۔جن میں آنے والی زندگی کی بہترین وابدی نعمت جنت ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بندے کو بِرّ کہا جاسکتا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بندہ اپنے اعمالِ صالحہ کے اعتبار سے اپنے والدین۔اساتذہ۔سرپرستوں۔پڑوسیوں وغیرہ کا حق ادا کرنے والوں میں اوّل ہونے کی وجہ سے برار ہوسکتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہتا ہے کہ اللہ کا بندہ اللہ کی ان صفات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اللہ کی پیروی کرے جن سے اللہ کی عبادت بھی اور اس کی قربت بھی حاصل ہو جائے۔قرآن کریم میں اس پر درج ذیل آیت ہے۔کہ اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے۔

صِبْغَةَ ٱللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ ٱللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُۥ عَٰبِدُونَ ﴿138﴾

سورۃ البقرۃ آیت 138

اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ کے رنگ (یعنی دین اسلام) سے بہتر کس کا رنگ ہے؟۔اور ہم اسی (اللہ جل شانہ) کی عبادت کرنے والے ہیں۔

اللہ کا بندہ اللہ کی عطا کردہ اس صفت البِرّ پر عمل پیرا ہو کر اپنے طرزِ عمل کی تشکیل اس طرح کرے کہ ان مومنین سے دوستی رکھے جو اپنے ایمان میں مخلص ہیں۔جو ایمان کے اصولوں سے واقف ہیں۔جب کوئی اس صفت کو اپنی زندگی کا مقصد بنائے گا تو اس کا طرز عمل ہی اس کو ظاہر کرے گا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تمام بندوں کی محبت اس کے دل میں پیدا ہو جائے گی اور تمام لوگ اخلاص کے ساتھ اس سے محبت

کریں گے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی ایک آیت میں انسان کے لیے بِرّ کے اہم پہلوؤں کو جمع کیا ہے اور فرمایا۔

۞ لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَٰهَدُوا۟ ۖ وَٱلصَّٰبِرِينَ فِى ٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلْبَأْسِ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ ﴿177﴾

سورۃ البقرۃ آیت 177

نیکی یہ نہیں کہ مشرق ومغرب کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ اللہ پر۔ قیامت کے دن پر۔ فرشتوں پر۔اللہ کی کتابوں پر۔ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کے باوجود قرابت داروں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ مسافروں۔ اور سوال کرنے والوں کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرانے پر خرچ کرے۔ اور نماز کی پابندی کرے۔ اور زکوۃ دیتا رہے۔ جب وعدہ کرے تو پورا کرے۔ تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

اور سورہ علی عمران میں بھی انسان کے لیے بِرّ کے بارے کس خوبصورتی سے بات سمجھائی گئی ہے۔ :

لَن تَنَالُواْ ٱلۡبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَۚ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَیۡءٖ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿92﴾

سورۃ آل عمران آیت 92

جب تک کہ اپنی من پسند چیزوں میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کروگے بھلائی ہر گز نہ حاصل کر سکو گے۔اور جو چیز بھی تم خرچ کروگے تو بلا شبہ اللہ اسے بخوبی جانتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جس کام سے روکا ہے۔وہ اس کے ارتکاب سے محفوظ رہے گا۔بلکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہر کام سے دور رہے گا۔اور اس کے بدلے میں اللہ بھی اسے بہت سی خوبصورت چیزوں سے خوش کردے گا۔وہ اس کو زندگی میں کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔اور اسے ہر اس چیز کے ارتکاب سے محفوظ رکھے گا جسے وہ ناجائز سمجھتا ہے۔

جو اپنے والدین کے لیے بِرّ ہے وہ ان کے لیے نہایت شفیق۔شائشتہ اور مہربان ہے۔ بِرّ وہ لوگ ہیں جن سے نیکیوں کی توقع کی جاتی ہے۔بِرّ کا مطلب رشتہ۔ربط یا تعلق بھی ہے۔جو شخص اپنے رشتہ داروں کے بارے میں بِرّ ہے تو مطلب یہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتا ہے۔قرآن کریم نے سورۃ الممتحنہ میں یہ آیت فرمائی

لَّا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ أَن
تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓاْ إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿8﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 8

جن لوگوں نے نہ تو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ نیکی کرنے اور انصاف کرنے سے اللہ تمہیں منع نہیں کرتا۔ بیشک اللہ تو انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

زمزم کے کنویں کو اپنے فوائد اور پانی کی کثرت کی وجہ سے برّا کہا جاتا ہے۔

البصیر

اللہ البصیر ہے کا مطلب دانائی اور بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔ جو علم والا ہے۔ جو ہر اونچ نیچ کی جزیات کا ماہر ہے۔ بہترین تجزیہ کرنے والا ہے۔ اس کے لیے سرسری اور غوری کی قیود نہیں۔ بلکہ وہ ہر کام کو گہری بصیرت سے دیکھتا ہے۔ اس کی بصیرت کا مطلب ہے کہ کسی بھی مخلوق کے معاملے پر جلدی نہیں کرتا۔ بلکہ غور کرتا ہے۔ چیزوں سے نتائج نکالتا ہے۔ اس وقت تک فیصلہ صادر نہیں کرتا جب تک بھرپور تجزیہ نہ کرلے۔ اور اس کے لیے اسے کچھ بھی وقت درکار نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی بصیرت آنِ واحد میں سب کچھ آشکار کرادیتی ہے۔

البصیر ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ بغیر نظر اور بغیر بصارتی آلے کا استعمال کیۓ اس کے سامنے ظاہر اور پوشیدہ سب واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بصارت تو کمال درجے کی ہے۔ جس سے کسی بھی چیز کی خوبیوں اور خامیوں کا ادراک کرلیتا ہے خواہ وہ نظر آتی ہوں یا نظر نہ آتی ہوں۔ البصیر ہر نظر نہ آنے والی چیز کو بھی ایسے ہی پوری طرح جانتا ہے جس طرح نظر آنے والی کو جانتا ہے۔ اور اس کے نزدیک ان کی حقیقت ظاہر اور پوشیدہ کچھ معنی نہیں رکھتی۔ وہ نظروں کی حقیقت جانتا ہے اور سینوں کے خفیہ راز تک جانتا ہے۔ وہ بصیرت سے دیکھتا ہے۔ جو کچھ بھی آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور جو بھی ان دونوں کے درمیان ہے۔ جو کچھ زمین کے نیچے اور جو کچھ زمین کے اوپر۔ یا ان گنت ستاروں میں۔ اس کی نظر سے کبھی بھی چھپ نہیں سکتا۔ اور وہ ہمیشہ سے البصیر ہے اس سے کچھ بھی کبھی بھی غائب نہیں رہا۔ نہ ہے اور نہ رہے

گا۔ دنیا کی ساری مخلوقات بمعہ جن وانس بیک وقت کچھ بھی کر رہے ہوں۔ اللہ جل شانہ کے لیے بالکل ایسے ہی ہے جیسے وہ سب کے لیے الگ الگ نگاہِ بصیرت رکھتا ہے اس کے دیکھنے میں غلطی کا احتمال بالکل نہیں۔ اور نہ ہی اس کے ہاں کسی کا عمل کسی دوسرے کے عمل کے ساتھ مخل ہو سکتا ہے۔ اس کی **البصیر** والی بصارت کی کوئی حد نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یہ ایسی صفت ہے جس سے وہ ہر شے پر مسلسل اور لگاتار نظر رکھے ہوئے ہے۔ وہ بیک وقت اربوں کھربوں یا اس سے بھی کہیں زیادہ معاملات و چیزوں پر بصیرت کا احاطہ رکھتا ہے۔ اس کے لیے سرسری اور بنظرِ غائر کی کوئی تفریق نہیں۔ اس کا سرسری دیکھنا بھی گہرائی والا۔ بصیرت والا ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کی صفت البصیر کا درج ذیل آیات میں تذکرہ ہے۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ ٱلنَّاسِ عَلَىٰ حَيَوٰةٍۢ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍۢ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِۦ مِنَ ٱلْعَذَابِ أَن يُعَمَّرَ ۗ وَٱللَّهُ **بَصِيرٌۢ** بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿96﴾ ع11

سورۃ البقرۃ آیت 96

اور بیشک تم ضرور انہیں انسانوں میں سب سے زیادہ دنیا کی زندگی کا حریص پاؤ گے بلکہ یہ حرصِ زندگی میں مشرکوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔ ان میں کا ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ کاش وہ ہزار برس عمر دیا جائے۔ لیکن اتنی لمبی عمر دیا جانا بھی عذاب سے نہیں چھڑا سکتا۔ اور اللہ ان کے اعمال کو نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ ۗ
إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ **بَصِيرٌ** ﴿110﴾

سورۃ البقرۃ آیت 110

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور جو بھلائی بھی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔ بیشک اللہ اس پر جو عمل تم کرتے ہو گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

۞ وَٱلْوَٰلِدَٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى
ٱلْمَوْلُودِ لَهُۥ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا
تُضَآرَّ وَٰلِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُۥ بِوَلَدِهِۦ ۚ وَعَلَى ٱلْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا
فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوٓا۟
أَوْلَٰدَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّآ ءَاتَيْتُم بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟
أَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ **بَصِيرٌ** ﴿233﴾

سورۃ البقرۃ آیت 233

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں یہ اس کے لئے ہے جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے۔ اور دودھ پلانے والیوں کا کھانا اور کپڑا منصفانہ طریقے سے باپ کے ذمے ہوگا۔ مگر کسی پر اس کی

https://quranexcel.com

وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالا جائے۔ نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ ہی باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔ اور (اگر باپ نہ ہو تو) وارث پر بھی ویسا ہی نان نفقہ ہے۔ پھر اگر دونوں باہمی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں توان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اگر کسی اور سے اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہیں تو اس میں بھی تم پر کوئی الزام نہیں بشرطیکہ جو تم نے دینا ٹھہرایا ہے منصفانہ طریقے سے دیتے رہو۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّآ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا۟ ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ عُقْدَةُ ٱلنِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوٓا۟ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنسَوُا۟ ٱلْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿237﴾

سورۃ البقرۃ آیت 237

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دو لیکن تم ان کے لئے مہر مقرر کر چکے ہو تو مقرر کردہ کا آدھا مہر دینا ہوگا مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور تمہارا معاف کر دینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو کیوں کہ بلاشبہ اللہ تمہارے سب کاموں کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

وَمَثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمُ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَـَٔاتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿265﴾

سورۃ البقرۃ آیت 265

اور جو لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خلوص دل سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جس طرح اونچی زمین پر ایک باغ ہو اس پر زور کا مینہ برسے تو وہ باغ دگنا پھل لائے اور اگر اس پر مینہ نہ بھی برسے تو ہلکی پھوار بھی کافی ہو جائے۔ اور اللہ تمہارے کاموں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

۞ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَٰجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿15﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 15

کہہ دو کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز بتاؤں ؟۔ متقی لوگوں کے لئے اللہ کے پاس ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) اللہ کی رضا ہے۔ اور اللہ بندوں کو گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

فَإِنْ حَآجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِىَ لِلَّهِ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ
وَٱلْأُمِّيِّۦنَ ءَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا۟ فَقَدِ ٱهْتَدَوا۟ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ ٱلْبَلَٰغُ ۗ وَٱللَّهُ
بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿20﴾ ع2

سورۃ آل عمران آیت 20

پھر بھی اگر تجھ سے جھگڑا کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں نے اور ان لوگوں نے جو میرے پیروکار ہیں اپنا آپ اللہ کے لئے مسلم کر لیا ہے۔اور اہل کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے بھی پوچھ لو کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟۔اگر یہ لوگ بھی مسلمان ہو جائیں تو بیشک ہدایت پا لیں۔اور اگر نہ مانیں تو البتہ تمہارا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔اور اللہ ہی بندوں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَقَالُوا۟ لِإِخْوَٰنِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا۟ فِى
ٱلْأَرْضِ أَوْ كَانُوا۟ غُزًّى لَّوْ كَانُوا۟ عِندَنَا مَا مَاتُوا۟ وَمَا قُتِلُوا۟ لِيَجْعَلَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ
حَسْرَةً فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ **بَصِيرٌ** ﴿156﴾

سورۃ آل عمران آیت 156

اے ایمان والو!۔تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے بھائیوں کے حق میں کفر کرتے ہیں جب کہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں ہوں اور کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے یہ

اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ ان (ایمان والوں) کے دلوں میں حسرت وملال ڈال دے۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔

هُمْ دَرَجَٰتٌ عِندَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿163﴾

سورۃ آل عمران آیت 163

ان لوگوں کے اللہ کے ہاں مختلف درجے ہیں۔ اور اللہ ان کے سب اعمال کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا۟ ٱلْأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُوا۟ بِٱلْعَدْلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ﴿58﴾

سورۃ النساء آیت 58

یقینی طور پر اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کردو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تمہیں نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے۔ بیشک اللہ خوب سنتا اور نگاہِ بصیرت سے دیکھتا ہے۔

مَّن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا فَعِندَ ٱللَّهِ ثَوَابُ ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ﴿134﴾ 19ع

سورۃ النساء آیت 134

جو کوئی دنیا میں ہی جزا کا طالب ہو تو (مت بھولے کہ) اللہ کے پاس تو دنیا اور آخرت (دونوں) کا اجر ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

وَحَسِبُوٓاْ أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُواْ وَصَمُّواْ ثُمَّ تَابَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُواْ وَصَمُّواْ كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿71﴾

سورۃ المائدۃ آیت 71

اور وہ (اپنے متعلق) یہی گمان کیے ہوئے تھے کہ کوئی آفت نہیں آئے گی۔ پھر اندھے اور بہرے ہو گئے۔ پھر توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرما لی (لیکن نافرمان ہی رہے۔ اور) پھر سے ان میں کے بہت سارے لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس کو گہری نظر سے دیکھ رہا ہے۔

وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ كُلُّهُۥ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ ٱنتَهَوْاْ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿39﴾

سورۃ الانفال آیت 39

اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ۔ فتنہ (ظلم وزیادتی) بالکل باقی نہ رہے اور سارے کا سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ پھر اگر یہ باز آجائیں تو بیشک اللہ ان کے کاموں کو بخوبی دیکھ رہا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَواْ وَّنَصَرُوٓاْ أُوْلَٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمْ يُهَاجِرُواْ مَا لَكُم مِّن وَلَٰيَتِهِم مِّن شَىْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُواْ ۚ وَإِنِ ٱسْتَنصَرُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ فَعَلَيْكُمُ ٱلنَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿72﴾

سورۃ الانفال آیت 72

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے (ان مہاجروں کو) جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (رفیق) ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لے آئے مگر گھر بار نہیں چھوڑا تو جب تک وہ ہجرت نہ کر لیں تمہیں ان کی ولایت (رفاقت) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اگر وہ دینی معاملات میں تم سے مدد چاہیں تو ان کی مدد کرنا تم پر لازم ہو جائے گا مگر ان لوگوں کے خلاف (مدد کرنا جائز نہیں ہوگا) کہ جن میں اور تم میں کوئی آپسی معاہدہ ہو۔ اور جو بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

فَٱسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْاْ ۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿112﴾

سورۃ ہود آیت 112

پس تم اور جو لوگ تیرے ساتھ توبہ کر چکے ہیں ایسے قائم رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ بیشک وہ گہرائی سے دیکھتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہوتے ہو۔

۞ سُبۡحَٰنَ ٱلَّذِىٓ أَسۡرَىٰ بِعَبۡدِهِۦ لَيۡلًا مِّنَ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ إِلَى ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡأَقۡصَا ٱلَّذِى بَٰرَكۡنَا حَوۡلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنۡ ءَايَٰتِنَآ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ ﴿1﴾

سورۃ الاسراء آیت 1

پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا۔ جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ اسے ہم اپنی (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ بڑا سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

وَكَمۡ أَهۡلَكۡنَا مِنَ ٱلۡقُرُونِ مِنۢ بَعۡدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الاسراء آیت 17

اور نوحؑ کے بعد ہم نے بہت ساری قوموں کو (ان کے گناہوں کی پاداش میں) ہلاک کر دیا تھا۔اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا کافی ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿30﴾ع3

سورۃ الإسراء آیت 30

بیشک تمہارا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں کشادگی اور تنگی کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے حال سے بڑا باخبر ہے اور (ان کو) گہرائی سے دیکھتا ہے۔

قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿96﴾

سورۃ الإسراء آیت 96

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی شاہد و گواہ کافی ہے۔بیشک وہ اپنے بندوں کے حال سے بخوبی خبردار نگاہ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿35﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 35

بلاشبہ تو ہمیں ہر طرح سے (ہر حال میں) نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَأَنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿61﴾

سورۃ الحج آیت 61

یہ (بات بھی) ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے۔ اور بیشک اللہ بڑا سننے والا سب کچھ گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

ٱللَّهُ يَصْطَفِى مِنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ ٱلنَّاسِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿75﴾ ج

سورۃ الحج آیت 75

فرشتوں اور انسانوں میں سے اللہ ہی پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے۔ بیشک اللہ بخوبی سننے والا بڑا بصیرت والا ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّآ إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ ٱلطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِى ٱلْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿20﴾ ع2

سورۃ الفرقان آیت 20

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے یقیناً سبھی البتہ کھانا کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں بھی چلا پھرا کرتے تھے۔اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنا دیا ہے کیا تم صبر وثبات پر قائم رہو گے ؟۔اور تیرا رب تو سب کچھ گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَٰحِدَةٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿28﴾

سورۃ لقمان آیت 28

تم سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کرکے اٹھانا (اللہ کے لئے) ایک شخص کے پیدا کرنے اور دوبارہ اٹھانے جیسا ہی ہے۔بیشک اللہ بڑا سننے والا نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿9﴾ ج

سورۃ الاحزاب آیت 9

اے ایمان والو !۔اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے جب (غزوۂ خندق کے موقع پر کفار کے) لشکر تم پر چڑھ آئے اور ہم نے (تمہاری مدد کے لئے) ان پر آندھی بھیج دی اور ایسے لشکر بھی بھیجے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔اللہ وہ سب کچھ گہرائی سے دیکھ رہا تھا جو تم لوگ اس وقت کر رہے تھے۔

أَنِ ٱعْمَلْ سَٰبِغَٰتٍ وَقَدِّرْ فِى ٱلسَّرْدِ ۖ وَٱعْمَلُوا۟ صَٰلِحًا ۖ إِنِّى بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿11﴾

سورۃ سبأ آیت 11

کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو مناسب اندازے سے جوڑو۔ اور تم لوگ نیک عمل کرو جو عمل بھی تم کرتے ہو۔ بیشک جو تم کرتے ہو میں سب گہری نظر سے دیکھنے والا ہوں۔

وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ هُوَ ٱلْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِعِبَادِهِۦ لَخَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿31﴾

سورۃ فاطر آیت 31

اور یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے بالکل برحق ہے اور اپنے سے پہلے والی (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں سے اچھی طرح باخبر نہایت بصیرت والا ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِمَا كَسَبُوا۟ مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِۦ بَصِيرًۢا ﴿45﴾ ع5

سورۃ فاطر آیت 45

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کی پاداش میں پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے۔ پھر جب ان کا وقت آن پہنچے گا تو بیشک اللہ ہی اپنے بندوں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھ لے گا۔

وَٱللَّهُ يَقْضِى بِٱلْحَقِّ ۖ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَقْضُونَ بِشَىْءٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلسَّمِيعُ **ٱلْبَصِيرُ** ﴿20﴾ 2ع

سورۃ غافر آیت 20

اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کردے گا۔ اور جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا سننے والا گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

فَسَتَذْكُرُونَ مَآ أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ **بَصِيرٌۢ** بِٱلْعِبَادِ ﴿44﴾

سورۃ غافر آیت 44

جو بات (آج) میں کہہ رہا ہوں عنقریب تم اسے یاد کرو گے۔ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں ۔بیشک اللہ (اپنے) بندوں کو گہری نگاہ سے دیکھنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَٰنٍ أَتَىٰهُمْ ۙ إِن فِى صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَٰلِغِيهِ ۚ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿56﴾

سورۃ غافر آیت 56

یقیناً جو لوگ (رب سے) آئی ہوئی کسی سند و دلیل کے بغیر اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں پس تکبر و بڑائی کے علاوہ اور کچھ نہیں جس تک وہ کبھی بھی پہنچنے والے نہیں۔ پس اللہ سے ہی پناہ مانگتے رہو بلا شبہ وہ بڑا سننے والا نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ ءَايَٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَآ ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِى ٱلنَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِىٓ ءَامِنًا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ ٱعْمَلُوا۟ مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿40﴾

سورۃ فصلت آیت 40

بیشک وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں ہیر پھیر کرتے ہیں (اور انہیں الٹے معنی پہناتے ہیں) وہ ہم پر چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا پھر وہ بہتر ہے جو دوزخ میں ڈالا جائے یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے آئے؟۔ تم جو چاہو پس کرلو۔ جو بھی تم کرتے ہو بلا شبہ وہ (اللہ) اس سب کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

فَاطِرُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَمِنَ ٱلْأَنْعَٰمِ أَزْوَٰجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿11﴾

سورۃ الشوری آیت 11

(وہی تو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کیے اور مویشیوں میں سے بھی جوڑے بنائے ہیں اسی طریقے سے تمہیں بھی پھیلاتا ہے۔ کوئی بھی چیز اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) جیسی نہیں ہے وہ تو خوب سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

۞ وَلَوْ بَسَطَ ٱللَّهُ ٱلرِّزْقَ لِعِبَادِهِۦ لَبَغَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿27﴾

سورۃ الشوری آیت 27

اور اگر اللہ اپنے تمام بندوں کی روزی کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد و بغاوت پھیلانے لگ جاتے لیکن جو چیز بھی وہ چاہتا ہے ایک اندازے کے ساتھ نازل کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کو اچھی طرح جانتا نہایت گہری نگاہ سے دیکھتا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنۢ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿24﴾

سورۃ الفتح آیت 24

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تم کو ان (کفار) پر فتح دینے کے بعد وادئ مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے تھے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿18﴾ع2

سورة الحجرات آیت 18

بیشک اللہ آسمانوں و زمین کے سارے غیب جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ گہرائی سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ
مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿4﴾

سورة الحدید آیت 4

وہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ جو کچھ بھی زمین میں داخل ہوتا اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا اور جو اس کی طرف چڑھتا ہے سب اسے معلوم

ہے۔اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے گہری نگاہ سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

۞ قَدْ سَمِعَ ٱللَّهُ قَوْلَ ٱلَّتِى تُجَٰدِلُكَ فِى زَوْجِهَا وَتَشْتَكِىٓ إِلَى ٱللَّهِ وَٱللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَآ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 1

یقیناً اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہؓ) کی التجا سن لی ہے جو اپنے شوہر کے بارے میں تم سے بحث و تکرار کرتی اور اللہ سے شکوہ و شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بیشک اللہ بڑا سننے والا نہایت بصیرت والا ہے۔

لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُكُمْ ۚ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿3﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 3

قیامت کے دن نہ تو تمہارے رشتہ دار کام آئیں گے اور نہ ہی تمہاری اولاد۔اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے ہر طرح نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿2﴾

سورة التغابن آیت 2

وہی تو ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا پھر تم میں سے کوئی کافر و ناشکرا ہے اور کوئی مومن۔اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَى ٱلطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَٰٓفَّٰتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا ٱلرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَىْءٍۭ بَصِيرٌ ﴿19﴾

سورة الملک آیت 19

کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر اڑتے ہوئے پرندوں کو پر پھیلاتے اور سکیڑتے نہیں دیکھا جن کو ربِ الرحمٰن کے علاوہ کوئی بھی (فضا میں) نہیں تھام سکتا۔بیشک اس کی بصیرت تو ہر چیز پر ہے۔

إِنَّا خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَٰهُ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ﴿2﴾

سورة الانسان آیت 2

بیشک ہم نے ہی انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا کہ اس کو آزمائیں پس ہم نے اس کو سننے والا بصیرت والا بنا دیا۔

بَلَىٰٓ إِنَّ رَبَّهُۥ كَانَ بِهِۦ بَصِيرًا ﴿15﴾ ط

سورۃ الانشقاق آیت 15

(کیوں نہیں) ہاں۔ یقیناً اس کا رب اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا تھا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کے لیے اپنی سماعت اور بصارت کی حفاظت کرتا ہے۔ کسی ایسی چیز کا ارتکاب نہیں کرتا جو اس کے نزدیک قابل ستائش نہ ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو جاتا ہے۔ وہ اس کو سماعت اور بصیرت سے نواز ادیتا ہے۔

بصیر کے موضوع پر قرآن کریم کی اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ مزید کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔

قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمۡ عِندِي خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمۡ إِنِّي مَلَكٌۖ إِنۡ
أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّۚ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِي ٱلۡأَعۡمَىٰ وَٱلۡبَصِيرُۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿50﴾ ع5

سورۃ الانعام آیت 50

کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے۔ کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں؟۔ تو کیا پھر تم غور و فکر نہیں کرتے؟۔

۞ مَثَلُ ٱلْفَرِيقَيْنِ كَٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْأَصَمِّ وَٱلْبَصِيرِ وَٱلسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿24﴾2ع

سورۃ ھود آیت 24

دو فریقوں کی مثال ایسے ہے جیسے ایک اندھا و بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا و سنتا۔ کیا دونوں کا حال برابر ہو سکتا ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

ٱذْهَبُوا۟ بِقَمِيصِى هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِى يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِى بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿93﴾10ع

سورۃ یوسف آیت 93

یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور اسے میرے ابّا کے چہرے پر ڈال دو کہ اُس کی بینائی پلٹ آئے اور اپنے سب اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ۔

فَلَمَّآ أَن جَآءَ ٱلْبَشِيرُ أَلْقَىٰهُ عَلَىٰ وَجْهِهِۦ فَٱرْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿96﴾

سورۃ یوسف آیت 96

پھر جب خوشخبری دینے والا آ پہنچا اس نے وہ کرتہ اس کے منہ پر ڈالا تو اُس کی بینائی لوٹ آئی۔ (اور وہ بیٹوں سے) کہنے لگا کیا میں نہ تم سے کہتا تھا! ۔ کہ میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے؟۔

قُلْ هَٰذِهِۦ سَبِيلِىٓ أَدْعُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا۠ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِى ۖ وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿108﴾

سورۃ یوسف آیت 108

کہہ دو میرا اور میرے پیروکاروں کا تو یہی راستہ ہے کہ بصیرت کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے۔ اور میں بالکل شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ قُلِ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِى ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا۟ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿16﴾

سورۃ الرعد آیت 16

پوچھو کہ آسمانوں و زمین کا رب کون ہے۔ (ان ہی کا نپا تلا جواب) بتا دو کہ اللہ۔ پوچھو کہ پھر کیوں تم اس (اللہ) کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا لیتے ہو جو اپنے آپ کے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں

ہیں۔ کہہ دو کیا اندھا اور بصیرت والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں۔ بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہوا ہے کیا انہوں نے بھی اس (اللہ جل شانہ) جیسی کوئی مخلوقات پیدا کی ہیں کہ مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ واحد ویکتا اکیلا ہی زبردست ہے۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىٓ أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا﴿125﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 125

وہ کہے گا کہ اے میرے رب!۔ تو نے مجھے اندھا کرکے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو (دنیا میں) دیکھتا بھالتا تھا۔

وَمَا يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ﴿19﴾لا

سورۃ فاطر آیت 19

اور اندھا اور بصیرت والا برابر نہیں ہو سکتے۔

وَمَا يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ وَلَا ٱلْمُسِىٓءُ ۚ

قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ﴿58﴾

سورۃ غافر آیت 58

اور نہ تو اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے اور نہ ہی مومن نیکوکار اور بدکار۔ مگر تم لوگ بہت ہی کم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

بَلِ ٱلْإِنسَٰنُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ بَصِيرَةٌ ﴿14﴾ لا

سورۃ القیامۃ آیت 14

(نہیں) بلکہ انسان اپنے اوپر خود ہی گہری نظر رکھتا ہے۔

التّوّاب

التّوّاب اللہ کی ایک صفت ہے جس کا اصل توبہ ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ اللہ کی طرف لوٹنا۔ اس کی طرف رجوع کرنا۔ اسی سے سب امیدیں وابستہ رکھنا۔ اور یہی اس کا اولین حق ہے۔ وہی کثرت سے اور بار بار اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ انہیں توبہ کرنے کے قابل بناتا ہے۔ جن کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ ان پر اپنا فضل و کرم بھی کرتا ہے۔

وہ لوگوں کو اس طرف مائل کرنے کے لیے ایسی نشانیاں لوگوں کے لیے ظاہر کرتا ہے۔ جو ایک تنبیہ ثابت ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعے وہ انہیں خبردار کرتا رہتا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ اللہ اس طرح اپنے بندوں کے لیے بار بار توبہ کے مواقع اور ان پر یہ سہولت فراہم کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے گناہوں کی سزا سے واقف ہونے پر توبہ کی طرف لوٹتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر لیتا ہے تو ان پر اللہ کا فضل لوٹ آتا ہے۔

اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ وہ تو ہر اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی نافرمانی میں بھی ایک حد کو پہنچ جاتے ہیں۔ پھر اس کی اطاعت کی طرف لوٹتے ہیں۔ جو بھی گناہ کے بعد اس کی طرف لوٹتا ہے۔ تو وہ اس کا استقبال کرتا ہے۔ اسے بخش دیتا ہے۔ جو راہِ راست سے پھسل جاتا ہے اور اس سے معافی مانگتا ہے اور وہ اس کے گناہ سے در گزر کرتا ہے۔ جب تک اللہ کا بندہ توبہ سے تائب رہتا ہے۔ رب کو بخشنے والا ہی پاتا ہے۔ اگر گناہوں کا اتنا بڑا ڈھیر بھی لگ جائے کہ زمین

سے آسمان تک پہنچ جائے تب بھی خالص اللہ سے بلا شرکت غیرے معافی مانگے۔ تو اللہ جل شانہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔ اسی لیے اس کے حضور کثرت سے توبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اور توبہ کا اعادہ بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ یہ اللہ کے بندے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے۔ جو کہ سب سے بڑا اعزاز اور مرتبہ ہے۔ کیونکہ سچی توبہ۔ اللہ کے سامنے اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف ہوتا ہے۔ اور اس کے روبرو عاجزی وانکساری کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ اس کی جانب سر نگوں رکھنا ہوتا ہے۔ اور کثرت سے اس رویے پر رہنے والا اللہ کا منظورِ نظر بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں توبہ کا دامن ہر گز نہ چھوڑنا چاہیے اور اس کی طرف توبہ کی قبولیت پر دھیان رہنا چاہیے۔ تاکہ ہر حال میں اس کی رضا حاصل ہو جائے۔

اللہ ہی ایسا توبہ قبول کرنے والا ہے جس نے ازل سے سب توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کی۔ آج بھی کر رہا ہے۔ اور ابد تک کرتا رہے گا۔ وہ بندوں کی توبہ قبول کرنے میں بالکل منفرد ہے۔ اس کی اس عالمی اور اعلیٰ صفت میں کوئی غیر اس کا شریک بالکل نہیں۔ ہر زمانے کے وہ علاقائی لوگ جو ان کی زندگی کی حدود وقیود میں معاف کرنے کے جذبے سے سرشار ہیں۔ وہ اللہ کی عنایت کردہ اس صفت سے محدود حد تک اور صرف اسی قدر متصف ہیں۔ جتنا کہ اللہ جل شانہ نے عنایت کرنا مناسب جانا۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کی صفت التواب کا درج ذیل آیات میں تذکرہ ہے۔

فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٖ فَتَابَ عَلَيۡهِۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿37﴾

سورۃ البقرۃ آیت 37

پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے (اور معافی مانگ لی) پس (اللہ نے) ان کی توبہ قبول فرمالی ۔ بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ يَـٰقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِٱتِّخَاذِكُمُ ٱلْعِجْلَ فَتُوبُوٓا۟ إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَٱقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ **ٱلتَّوَّابُ** ٱلرَّحِيمُ ﴿54﴾

سورۃ البقرۃ آیت 54

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم بیشک بچھڑے کو (معبود) بنا کے تم نے اپنے اوپر ظلم کرلیا پس اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو قتل کرو اسی میں تمہارے رب کے پاس تمہاری بہتری و بھلائی ہے پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کرلی ۔ بلاشبہ وہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

رَبَّنَا وَٱجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ **ٱلتَّوَّابُ** ٱلرَّحِيمُ ﴿128﴾

سورۃ البقرۃ آیت 128

اے ہمارے رب ! ۔ ہمیں اپنا مسلمان بنائے رکھنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا مسلم ہی رکھنا اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا دے اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُوْلَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿160﴾

سورة البقرة آیت 160

مگر جو توبہ کرکے اپنی اصلاح کر لیتے ہیں اور (ان دلائل و ہدایات کو) صاف صاف بیان کرتے ہیں۔ تو میں ان کے قصور معاف کر دیتا ہوں اور میں بڑا ہی معاف کرنے والا مہربان ہوں۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ ٱلتَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيَأْخُذُ ٱلصَّدَقَٰتِ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿104﴾

سورة التوبة آیت 104

کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کو معاف کرتا ہے اور صدقات بھی لیتا ہے؟۔ اور بیشک اللہ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُواْ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوٓاْ أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ ٱللَّهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿118﴾ ع14

سورۃ التوبۃ آیت 118

اوران تینوں (کعب بن مالکؓ۔ ہلال بن امیہؓ۔ مرارہ بن ربیعؓ) پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے۔ اور انہوں نے یقین کر لیا کہ اب اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں پھر اس (اللہ جل شانہ) نے اپنی رحمت سے ان پر توجہ دی کہ وہ توبہ کر لیں۔ بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

توبہ کے موضوع پر قرآن کریم کی اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ لوگ توبہ کی حقیقت سے آشکار ہو جائیں اور اللہ سے معافی مانگتے رہیں۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿128﴾

سورۃ آل عمران آیت 128

تیرا تو اس (معاملے) میں کچھ بھی اختیار نہیں اللہ ہی یا تو ان کو توبہ کی توفیق دیدے یا انہیں عذاب کردے کیونکہ یہ لوگ یقیناً ظالم ہیں۔

إِنَّمَا ٱلتَّوْبَةُ عَلَى ٱللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلسُّوٓءَ بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَتُوبُ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿17﴾

سورۃ النساء آیت 17

اللہ یقیناً صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی سے کوئی برائی کر لیتے ہیں پھر جلد ہی اس سے (باز آجاتے اور) رجوع کر لیتے ہیں پس اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿26﴾

سورۃ النساء آیت 26

اللہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام) وضاحت سے بیان کر دے اور تمہیں ان نیک لوگوں کی سنت پر چلائے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور تمہاری توبہ قبول کرے۔ اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلشَّهَوَٰتِ أَن تَمِيلُوا۟ مَيْلًا عَظِيمًا ﴿27﴾

سورة النساء آیت 27

اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں معاف کردے اور جو لوگ اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے بھٹک کر بہت دور نکل جاؤ۔

فَمَن تَابَ مِنۢ بَعْدِ ظُلْمِهِۦ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿39﴾

سورة المائدة آیت 39

اور جو کوئی ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو بیشک اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى ٱللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿74﴾

سورة المائدة آیت 74

توکیا پھر یہ لوگ اللہ کے آگے توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہ نہیں بخشواتے ؟۔اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ ٱللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿15﴾

سورة التوبة آیت 15

اور ان کے دلوں کا غصہ دور کردے گا۔اور اللہ جسے چاہتا ہے توبہ کی توفیق دیتا ہے۔اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

ثُمَّ يَتُوبُ ٱللَّهُ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿27﴾

سورة التوبة آیت 27

پھر اس کے بعد اللہ جس کو چاہتا ہے توبہ کی توفیق نصیب کردیتا ہے۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ مَا قَالُوا۟ وَلَقَدْ قَالُوا۟ كَلِمَةَ ٱلْكُفْرِ وَكَفَرُوا۟ بَعْدَ إِسْلَٰمِهِمْ وَهَمُّوا۟ بِمَا لَمْ يَنَالُوا۟ ۚ وَمَا نَقَمُوٓا۟ إِلَّآ أَنْ أَغْنَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ مِن فَضْلِهِۦ ۚ فَإِن يَتُوبُوا۟ يَكُ

خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْا۟ يُعَذِّبْهُمُ ٱللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى
ٱلْأَرْضِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿74﴾

سورۃ التوبہ آیت 74

یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کچھ نہیں کہا کہ اور البتہ یقیناً انہوں نے کفر کا کلمہ کہہ دیا ہے اور وہ اسلام لانے کے بعد یہ کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایسا کچھ کرنے کا تہیّہ کیا تھا جو پورا نہ کر سکے۔ اور یہ سب کچھ اس بات کا بدلہ لے رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے دولتمند کر دیا ہے۔ پس وہ اگر اب بھی توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور انہیں دنیا جہان میں کوئی ولی اور کوئی بھی مددگار نہیں ملے گا۔

وَءَاخَرُونَ ٱعْتَرَفُوا۟ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا۟ عَمَلًا صَٰلِحًا وَءَاخَرَ سَيِّئًا عَسَى ٱللَّهُ أَن
يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿102﴾

سورۃ التوبہ آیت 102

اور کچھ اور بھی ہیں کہ اپنے گناہوں کا (صاف طور پر) اقرار کرتے ہیں کہ انہوں نے اچھے اور برے عملوں کو ملا جلا دیا تھا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت والا مہربان ہے۔

وَءَاخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ ٱللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ﴿106﴾

سورۃ التوبۃ آیت 106

اور کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کا حکم آنے تک موقوف والتویٰ میں ہے۔ وہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو ان کو معاف کردے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِى كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ
يَذَّكَّرُونَ ﴿126﴾

سورۃ التوبۃ آیت 126

کیا یہ دیکھتے نہیں کہ یہ ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَٰكَ فِىٓ أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَآ أُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ ٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ
وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِٱلرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴿30﴾

سورۃ الرعد آیت 30

(جس طرح ہم پہلے رسول بھیجتے رہے) اسی طرح ہم نے تجھے ایسی امت میں بھیجا ہے کہ جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں۔ تاکہ تم انہیں یہ (قرآن) پڑھ کر سنادو جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اور یہ لوگ تو ربِ الرحمٰن کے منکر ہیں۔ کہہ دو کہ وہی تو میرا رب ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے میں تو اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَإِنَّهُۥ يَتُوبُ إِلَى ٱللَّهِ مَتَابًا ﴿71﴾

سورۃ الفرقان آیت 71

اور جو بھی (خالص) توبہ کرکے نیک عمل اختیار کرلیتا ہے پس وہ البتہ اللہ کی طرف ایسے رجوع کرتا ہے جیسا کہ رجوع کرنے کا حق ہے۔

لِّيَجْزِيَ ٱللَّهُ ٱلصَّٰدِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ إِن شَآءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿24﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 24

تاکہ اللہ سچے لوگوں کو اُن کی سچائی کا بدلہ دیدے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب کرے اور (چاہے) اُن پر مہربانی کردے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

لِّيُعَذِّبَ ٱللَّهُ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْمُشْرِكِينَ وَٱلْمُشْرِكَٰتِ وَيَتُوبَ ٱللَّهُ عَلَى
ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿73﴾ 9ع

سورۃ الاحزاب آیت 73

تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ فَتَنُوا۟ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا۟ فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ
عَذَابُ ٱلْحَرِيقِ ﴿10﴾ ط

سورۃ البروج آیت 10

البتہ جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں پر ظلم کیا پھر توبہ بھی نہ کی۔ تو ان کو دوزخ کا عذاب بھی اور سخت گیر آگ میں جلنے کا عذاب بھی ہوگا۔

الجاعل

الجاعل۔کام کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔یہ لفظ کسی عزم کی نشاندہی کرتا ہے۔اس کا مطلب ہے بنانے والا۔منصب پر فائز کرنے والا۔غالب کرنے والا۔

جاعل کا لفظ قرآن میں پانچ دفعہ آیا ہے۔ان سب مقامات پر جو لب لباب ہے۔اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اللہ رب العزت ہی انسان کو زمین میں اپنا نائب و خلیفہ بنایا ہے۔اسی وجہ انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔اسی نے حضرت ابراہیمؑ کو بنی نوع انسان کا امام بنایا۔جس پر حضرت ابراہیمؑ کافی خوش ہوئے۔اسی خوشی کے عالم میں پوچھا کیا میری اولاد کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہوگا ۔یعنی ان کو بھی یہی درجہ ملتا رہے گا۔ارشاد ہوا کہ میرا وعدہ ظالم لوگوں کے بارے میں بالکل نہیں ہے !۔ان کی امامت کو بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل سب مانتے ہیں۔

حصرت عیسٰیؑ سے کہا۔کہ جو لوگ تیری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔مگر انہوں نے اللہ کی کتاب کو ہی بدل ڈالا۔اور اپنے پاس سے بہت کچھ گھڑ لیا۔اس پر تنبیہ کی گئی کہ تم سب کو اللہ کے پاس ہی واپس آنا ہے۔اللہ ہی تمہارے آپسی اختلافات پر عملاً فیصلہ کردے گا۔

موسٰیؑ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس بچے کو دودھ پلاتی رہ۔اور جب اس کے بارے کچھ خوف محسوس ہونے لگے تو اسے دریا میں ڈال دینا اور کسی قسم کا غم اور خوف نہ کرنا۔تیرا بچہ وقتی طور پر تجھ سے جدا ہوگا۔جسے ہم تیری طرف واپس پہنچادیں گے پھر اسے رسول بنائیں گے۔

اللہ ہی فرشتوں کو نبیوں کے لیے پیغامبر بنانے والا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی الجاعل صفت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوٓا۟ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿30﴾

سورۃ البقرۃ آیت 30

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا تو اسے بنانا چاہتا ہے جو اس میں فساد پھیلائے اور لہو بہائے ؟۔ جبکہ ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ یقیناً جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے !۔

۞ وَإِذِ ٱبْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِۦمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّى جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿124﴾

سورۃ البقرۃ آیت 124

اور جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تو وہ ان میں ہر طرح سے پورے اترے۔ ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ میں تم کو بنی نوع انسان کا امام بنانے والا ہوں۔ تو پوچھا کہ میری اولاد کو بھی ! ۔ ارشادِ باری ہوا کہ میرا وعدہ ظالم لوگوں کے بارے میں بالکل نہیں ہے۔

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّى مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوْقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۖ ثُمَّ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿55﴾

سورۃ آل عمران آیت 55

اس وقت ارشادِ باری ہوا کہ اے عیسیٰؑ ! ۔ بیشک میں تمہیں منتقل کرنے والا اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں (کی صحبت) سے پاک کرنے والا ہوں اور جو لوگ تیری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے پس میں ہی تمہارے آپس کے تمام تر اختلافات کا فیصلہ کردوں گا۔

وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ أُمِّ مُوسَىٰٓ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِى ٱلْيَمِّ وَلَا تَخَافِى وَلَا تَحْزَنِىٓ ۖ إِنَّا رَآدُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿7﴾

سورۃ القصص آیت 7

اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کو وحی بھیجی کہ اس (بچے) کو دودھ پلاتی رہ۔اور جب اس کے بارے کچھ خوف محسوس ہونے لگے تو اسے دریا میں ڈال دینا اور (کسی قسم کا) خوف و غم نہ کرنا۔ بلاشبہ ہم اسے تیری طرف واپس پہنچادیں گے اور (پھر) اسے رسولوں میں سے بنادیں گے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ جَاعِلِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُو۟لِىٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۚ يَزِيدُ فِى ٱلْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ فاطر آیت 1

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور ایسے) فرشتوں کو پیغامبر بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں۔ وہ (اپنی) مخلوقات میں جب چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

الجامع

الجامع اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ایک صفت ہے۔ اس کا اصل لفظ جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں: جمع ہونا کرنا یا ۔جمع کرانا۔ جمع ہونے کا دن جزا کا دن ہے۔ الجامع کے معنی ہیں جمع کرنے والا۔ جو ہر شے کو کسی بھی جگہ جب چاہے جمع کر سکتا ہے۔

اسے اس لیے کہا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر اپنی مخلوق کی پہلی اور آخری نسلوں۔ جن وانس۔ تمام آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ جزا کے دن جمع کرے گا۔ اعمال کی جانچ پڑتال سے سامنا ہوگا۔ اس دن ہر ظالم مسئول اور ہر مظلوم کو انصاف ملے گا۔ اور ہر نبی اور جن کی طرف وہ بھیجا گیا تھا ان سے پوچھا جائے گا۔ وہ اس کی اطاعت کرنے والوں کو انعامات سے نوازے گا۔ اور اس کی نافرمانی کرنے والوں کو سزا دے گا۔

جامع کے موضوع پر جمع ہونے یا جمع کرنے کا قرآن کریم کی متعدد آیات میں ذکر کیا گیا ہے جیسے کہ

رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ ٱلنَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ﴿9﴾ع1

سورۃ آل عمران آیت 9

اے ہمارے رب !۔ بیشک تو بنی نوع انسان کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے۔ یقیناً اللہ کبھی وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ ٱللَّهِ حَدِيثًا ﴿87﴾ 11ع

سورۃ النساء آیت 87

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا۔ اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلْكِتَٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا۟ مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا۟ فِى حَدِيثٍ غَيْرِهِۦٓ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ جَامِعُ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْكَٰفِرِينَ فِى جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿140﴾ لا

سورۃ النساء آیت 140

اور یقیناً اللہ نے تمہارے لئے کتاب میں حکم بھیجا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کے بارے سنو کہ ان کا انکار ہو رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جا رہی ہے تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ ورنہ تم بھی انہی جیسے شمار ہو گے۔ اور بلا شبہ اللہ منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں ایک ساتھ جمع کرنے والا ہے۔

قُل لِّمَن مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ۚ **لَيَجْمَعَنَّكُمْ**
إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿12﴾

سورۃ الانعام آیت 12

پوچھو کہ آسمانوں وزمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟۔(خود جواب) بتادو سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔اس نے رحم کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔وہ تم سب کو قیامت کے دن جس میں کچھ بھی شک نہیں ضرور جمع کرے گا۔جو لوگ اپنے آپ کو خسارے میں ڈال چکے ہیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

۞ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِى بَعْضٍ ۖ وَنُفِخَ فِى ٱلصُّورِ فَجَمَعْنَٰهُمْ
جَمْعًا ﴿99﴾ لا

سورۃ الکھف آیت 99

اور ہم ان کو اس طرح چھوڑیں گے کہ جیسے سمندری لہریں (ہر طرف پھیل کر) آپس میں گھستی گڈمڈ ہوتی ہیں۔اور صور میں پھونک دیا جائے گا پھر ہم ان سب کو پورے طور پر جمع کرلیں گے۔

قُلْ **يَجْمَعُ** بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِٱلْحَقِّ وَهُوَ ٱلْفَتَّاحُ ٱلْعَلِيمُ ﴿26﴾

سورۃ سبا آیت 26

کہہ دو کہ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہمارے (تمہارے) درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے گا اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَآبَّةٍۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَآءُ قَدِيرٌ﴿29﴾3ع

سورۃ الشوریٰ آیت 29

اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمانوں وزمین کی پیدائش بھی اور جو کچھ ان دونوں میں اس نے چلنے پھرنے والے جانور بھی (پیدا کرکے) پھیلا رکھے ہیں۔ اور وہ جب چاہے ان سب کے جمع کر لینے پر بھی قادر ہے۔

قُلِ ٱللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴿26﴾3ع

سورۃ الجاثیۃ آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی تمہیں زندہ رکھتا ہے وہی تمہیں موت دے گا پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں لیکن بہت سارے لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ ٱلْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ ٱلتَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ وَيَعْمَلْ صَٰلِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّـَٔاتِهِۦ وَيُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿9﴾

سورۃ التغابن آیت 9

جس دن اللہ تم سب کو محشر والے دن جمع کرے گا یہی تو وہ باہمی ہار جیت کا دن ہو گا۔ اور جو اللہ پر ایمان لایا ہو گا اور عمل صالح کیا ہو گا اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا۔ اور اس کو ایسے جنت کے باغوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی تو بڑی عظمت والی کامیابی ہے۔

انسانوں میں جس کا علم کامل ہو اور جس کا اخلاق اچھا ہو اور عملی طور پر بھی نیکیوں میں سبقت لے جانے والا ہو۔ غرض اس میں بہت ساری مثبت صلاحتیں موجود ہوں۔ وہ دنیاوی اعتبار سے اپنی محدود صلاحیتوں کے اندر رہتے ہوئے جامع کہلانے کا مستحق ہے۔ اس لیے کہ وہ کامل انسان ہے۔ ایسا انسان اپنے علم کے نور سے تقویٰ کی روشنی کو بجھنے نہیں دیتا۔ یقیناً وہ بصیرت و دور اندیشی سے حالات و واقعات سے نبرد آزما ہوتا ہے۔

الجبّار

الجبار۔ جبر سے ماخوذ ہے۔ جبر کا معنی ہے درست کرنا جو کہ توڑنے کا مخالف ہے۔ وہ جو کہ ٹوٹی ہوئی۔ بوسیدہ۔ بکھری ہوئی۔ کچلی ہوئی۔ چیزوں کی زبردستی و جبری اصلاح کر دیتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صفت الجبار کا مطلب بڑا عظیم۔ بڑا ہی ناقابل رسائی ہے۔ جو ہر کسی کی پہنچ سے باہر ہے۔ جسے کوئی بھی خواہ کتنا بھی زبردست ظالم ہو اسے قطعی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اس سے کوئی بھی کسی معاملے میں میں جھگڑ نہیں سکتا۔ الجبار اس معنی کو مزید نکھار دیتا ہے جو صفت المتکبر میں بیان ہوتے ہیں۔ تکبر اور جبار قابل ستائش صفات ہیں جو صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہی موزوں اور مناسب ہیں۔ اگر کسی اور کے ساتھ لگائے جائیں تو وہ مکروہات میں اور ناپسندیدہ و ظالمانہ رویہ شمار ہوں گے اور منفی معانی دیں گے۔ یہ انسان کے لیے جائز نہیں کہ ظلم و جبر کرے۔ ایسا انسان قابلِ مذمت ہی ہوتا ہے۔ جب کہ اللہ کے ساتھ ان کا منفی تاثر تک قطعی نہیں بنتا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ الجبار ایسا عظمت والا ہے کہ جس میں منفیئت نام کو بھی نہیں۔ بلکہ اثباتی مرمت ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ صفت ہے۔ جو نہ صرف ٹوٹی ہوئی چیزوں کو ٹھیک کرتا ہے بلکہ غریب اور نادار کو مالا مال بھی کرتا ہے۔ مختصراً۔ یہ کہ اللہ ہی ہے جو ٹوٹی ہوئی یا خراب ہر چیز کی بہترین مرمت کرتا ہے۔

الجبار کے معنی یہ بھی ہیں کہ جو کسی پر بھی اپنی مرضی مسلط کرتا ہے۔ ایسے معاملات جن پر کسی کے اختیار میں کچھ نہیں ہوتا۔ بس اللہ ہی اس کے لیے جو مناسب جانے کر دیتا ہے۔۔ چاہے اسے اس کی

مخلوق پسند کرے یا نہ کرے۔ جیسے کہ انسان کا وقت پر کوئی اختیار نہیں ہے وہ چلتا جا رہا ہے۔ کوئی اسے نہیں روک سکتا۔ سورج پر ایک نظر ڈالیں وہ اپنے مدار میں حرکت کرتا ہے اور اس سے ایک انچ بھی نہیں ہٹتا۔ چاہے کوئی اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ روئے زمین پر موجود دیگر تمام مخلوقات کا بھی یہی حال ہے۔ ان سب کو زمین پر ان کی زندگی کی صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔ انسانوں کے لیے ہر طرح کے پھل اگا دیئے۔ اور ساتھ ہی کچھ نقصان پہنچانے والی نباتات و معدنیات وغیرہ۔ یہ تمام چیزیں کسی کی مرضی کے بغیر تخلیق کی گئیں۔ ان پر کسی کا کچھ بھی اختیار نہیں۔

وَٱلْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿10﴾ فِيهَا فَٰكِهَةٌ وَٱلنَّخْلُ ذَاتُ ٱلْأَكْمَامِ ﴿11﴾

سورۃ الرحمٰن آیت ۱۰۔۱۱

اور اسی نے مخلوق کے لئے زمین کو بچھا دیا۔ اس میں (بکثرت) میوے ہیں اور کھجور کے درخت پر غلافوں والے پھل ہیں۔

ظاہر بھی ہے کہ ایسے معاملات میں کسی کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ غرض کائنات میں ایسی ان گنت مثالیں ہیں جن پر بلا شرکت غیرے صرف اللہ ہی کا اختیار ہے۔ اس کے مشتقات میں سے ایک جبروتی بالادستی یا عظمت ہے جس کے پاس تمام جبروت اور تمام سلطنتیں ہیں۔ وہ سب پر غالب اور بڑی عظمت والا ہے۔ اس جبروت میں اللہ کی عظمت واضح نظر آتی ہے اور اس کی توضیح پر الجبار والی صفت ہی نمایاں ہوتی ہے۔ جو صرف اور صرف اللہ کی صفت ہے۔

ثُمَّ ٱسْتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ٱئْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا
قَالَتَآ أَتَيْنَا طَآئِعِينَ ﴿11﴾

سورۃ فصلت آیت 11

پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت دھواں سا تھا تو اس سے اور زمین سے کہا کہ دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے آ جاؤ۔ تو دونوں نے کہا ہم خوشی خوشی حاضر ہیں۔

الجبار سے مراد جبر اور زبردستی ہے۔ انسان کے اپنے ایسے بہت سارے معاملات ہیں۔ جن پر انسان بے بس ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی بھی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ کوئی کب پیدا ہوتا ہے۔ کب مرتا ہے۔ یا کون سے خاندان میں کسی کو پیدا ہونا ہے۔ یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ ہیں اور کسی کا ان کاموں پر کوئی اختیار نہیں۔ ہم جان سکتے ہیں کہ جسم کے تمام اعضاء اپنی مرضی کے بغیر اپنے افعال انجام دینے کے لیے متحرک ہیں۔ انسانی ڈھانچے میں موجود اتنے سارے انتظامات اور ان کے نظام ہیں جنہیں سائنس بھی مانتی ہے۔ کچھ تو سمجھ میں آ چکے ہیں اور کچھ ابھی تک سمجھ سے باہر ہیں۔ وہ سب طوعًا و کرھًا چل رہے ہیں۔ ان میں بگاڑ پیدا ہونے پر وہی انہیں مرمت کرتا ہے۔ اور وہ جو مرمت یا اصلاح کرتا ہے بہترین کرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ کسی معاملے کے سارے پہلوؤں سے اچھی طرح واقفیت رکھتا ہے۔ یہ صرف اسی کا ملکہ ہے۔ ایسی اصلاح کو ظلم و تشدد کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ایک ٹوٹے ہوئے عضو کو ٹھیک کرنے کے مشابہ ہے۔

الجبار وہ ہے جس کی مرضی دلوں کی فطرت پر چھائی ہوئی ہے۔دل دھڑکے گا تو جسم کے سارے اعضاء کام کریں گے۔اور دماغی صلاحتیں بھی برسرِ پیکار ہوں گی۔اگر کوئی ان میں سے مثبت صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے خالق کو جان لینے کی حد تک سمجھ لیتا ہے تو وہ خوش نصیب ہے اور جو نہیں سمجھ پاتا وہ بدبخت ہے۔

اہل عرب کے بعض جملے اور محاورے اس بارے مزید وضاحت کر دیتے ہیں۔ جیسے کہ۔

جبرت الامر۔ کہ میں نے وہ کام ٹھیک کر دیا۔

جبرت العظم ۔میں نے ہڈی کو جوڑ دیا۔

ان جملوں میں بھی جبر۔درستی اور مرمت کے معانی دیتا ہے۔

الجبار۔اس کو بھی کہتے ہیں جو طاقت کے ساتھ سب پر غالب ہو اور جو بھی ارادہ کرلے اس کو اپنی بے پناہ قوّت غلبہ سے پورا کر کے رہے۔جبار وہ غالب اور مختارِ کل ہے جو اگر کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کو پورا کرنے میں کوئی اس کے مانع نہ ہو۔کوئی اس کو روک نہ سکے۔اصل میں جبر کے معنی زبردستی اور دباؤ سے کسی چیز کی اصلاح کرنے کے ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔ امن وامان دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب آنے والا۔ نہایت زبردست۔ بڑے زور و جبر والا۔ بڑائی وکبریائی والا ہے۔ اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

جبار کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ بات کو مزید سمجھنے میں مدد مل سکے۔ جہاں تک انسانوں اور جنوں کا تعلق ہے۔ مومن ہو تو اصلاحی رُخ کو مدِ نظر رکھ سکتا ہے۔ مگر پھر بھی مخلوق کے لیے کسی معاملے کے بہت سارے پہلوؤں کا احاطہ مشکل ہوتا ہے۔ انسانی دنیا میں اکثر جبار کا مطلب ظلم و تشدد ہی لیا جاتا ہے۔ اس لیے لوگ اللہ کی صفت الجبار کو بھی اسی معانی میں لیتے ہیں۔ جو کہ ہر صورت اللہ کی شان کے منافی ہے۔

قَالُواْ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُواْ مِنْهَا فَإِن يَخْرُجُواْ مِنْهَا فَإِنَّا دَٰخِلُونَ ﴿22﴾

سورۃ المائدۃ آیت 22

وہ کہنے لگے کہ اے موسیٰ ! ۔ یقیناً وہاں تو بڑی جابر قوم (رہتی) ہے اور بلا شبہ ہم وہاں ہرگز نہیں جائیں گے یہاں تک کہ وہ اس سے نکل جائیں پھر اگر وہ اس میں سے نکل گئے تو البتہ ہم داخل ہو جائیں گے۔

وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا۟ رُسُلَهُۥ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿59﴾

سورۃ ہود آیت 59

اور یہ ہے (وہ قوم) عاد جس نے جانتے بوجھتے اپنے رب کی آیتوں سے انکار کر دیا۔ اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ اور ہر ایک متکبر و سرکش کے پیچھے چل پڑے۔

وَٱسْتَفْتَحُوا۟ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿15﴾ لا

سورۃ إبراہیم آیت 15

اور رسولوں نے (اللہ سے) فتح ہی چاہی اور ہر ایک سرکش ضدی نامراد ہی رہ گیا۔

وَبَرًّۢا بِوَٰلِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿14﴾

سورۃ مریم آیت 14

اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا تھا اور سرکش نافرمان بالکل نہیں تھا۔

وَبَرًّۢا بِوَٰلِدَتِى وَلَمْ يَجْعَلْنِى جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿32﴾

سورۃ مریم آیت 32

اور اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ہوں اور مجھے سرکش وبدبخت ہرگز نہیں بنایا۔

وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿130﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 130

اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو جبار و سرکش بن کر ڈالتے ہو۔

فَلَمَّآ أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِٱلَّذِى هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَٰمُوسَىٰٓ أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِى
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِٱلْأَمْسِ ۖ إِن تُرِيدُ إِلَّآ أَن تَكُونَ جَبَّارًا فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَن
تَكُونَ مِنَ ٱلْمُصْلِحِينَ ﴿19﴾

سورۃ القصص آیت 19

پھر جب موسیٰؑ نے اس (قومی) شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا پکڑنا چاہا تو اس نے کہہ دیا اے موسیٰؑ! تم (آج) مجھے بھی اسی طرح قتل کرنا چاہتے ہو جس طرح کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟۔ تم بس یہ چاہتے ہو کہ زمین میں ظلم وجبر کرتے پھرو اور یہ نہیں چاہتے کہ اصلاح کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِيٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيۡرِ سُلۡطَٰنٍ أَتَىٰهُمۡۖ كَبُرَ مَقۡتًا عِندَ ٱللَّهِ وَعِندَ
ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْۚ كَذَٰلِكَ يَطۡبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلۡبِ مُتَكَبِّرٖ جَبَّارٖ ﴿35﴾

سورۃ غافر آیت 35

وہ لوگ جو ان کے پاس آئی ہوئی کسی دلیل وسند کے بغیر اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ وہ اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک۔ سخت مبغوض (اور قابلِ نفرت) ہیں۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر و سرکش کے دل پر مہر ثبت ہونے دیتا ہے۔

نَّحۡنُ أَعۡلَمُ بِمَا يَقُولُونَۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيۡهِم بِجَبَّارٖۖ فَذَكِّرۡ بِٱلۡقُرۡءَانِ مَن يَخَافُ
وَعِيدِ ﴿45﴾ع3

سورۃ ق آیت 45

ہم اچھی طرح جانتے ہیں جو یہ لوگ کہتے ہیں۔اور تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔پس تم اس قرآن سے ہر اس کو نصیحت کرتے رہو جو میری وعید سے ڈر جائے۔

الجلیل

فعل یوجل کا مطلب ہے۔ کسی کی بڑائی یا بزرگی بیان کرنا یا اسے عظیم سمجھنا۔ صفت الجلیل۔ عزت۔ وقار اور عظمت سے ماخوذ ہے۔ الجلیل کے معنی ہیں بلند مرتبے والا۔ جو غنی حاکم اور نہایت مقدس ہے۔ الجلیل کا ہر کام بہت عظیم ہوتا ہے جو اس کی عزت۔ وقار اور عظمت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اور وہ سب کچھ اس کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا جو اس کی عزت وو قار کے لائق نہیں ہے۔ وہ اپنے جلال کی صفات انسان پر ظاہر کر کے ان کے دلوں کو پاک کرتا ہے۔

وہ اپنی ذات کو۔ اس کی جلالت والے نور اور اس کی صفات کے اثرات سے ظاہر کرتا ہے۔ جو کچھ اس کی صفات کے حسن میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ دنیا میں ظاہر ہے۔ اس کی شان و شوکت۔ کمال حکمت عملی۔ عظمت و جلالت صرف اور صرف اسی کی مرہون منت ہے۔۔ اس کے سوا کوئی کتنا بھی عظیم شخص ہو وہ عظمت کے لحاظ سے کسی نسبت میں نہیں ہو گا۔ اس طرح سے کسی کی عظمت بھی کوئی عظمت نہیں ہے۔ اس کے سوا کوئی بڑی چیز بڑی نہیں بلکہ ادنٰی ہے۔ وہ ان لوگوں کو عزت دیتا ہے جو اس کی طرف راغب رہتے ہیں۔ اور اس سے دور رہنے والا ذلت کو دعوت دے رہا ہوتا ہے۔ ایسا انسان اپنے آپ کو اس کی حضوری سے خارج کر بیٹھتا ہے۔

اللہ تعالٰی مطلق الجلیل ہے۔ صفت الکبیر نفس کے کمال کو بیان کرتی ہے۔ جب کہ الجلیل اس کی صفات کے کمال کو بیان کرتی ہے۔ العظیم سے مراد نفس کی کمالیت ہے۔ اُس کی تمام خوبیاں اس حد تک

کامل ہیں جس کا تصور بھی محال ہے۔ وہ دماغوں کو ایک حد تک سوچنے دیتا ہے جس سے آگے انسان بے بس ہو جاتا ہے۔ انسان دنیا میں کبھی اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ مگر وہ سب کو فرداً فرداً دیکھتا ہے۔

جب الجلال کی خوبیوں کا استدلال ذہن سے منسوب کیا جاتا ہے تو اس کا تصور ایک ایسی صلاحیتی خوبصورتی بن کر امڈتا ہے۔ جو بیان سے باہر ہے۔ اس خوبصورتی پر اصل میں اللہ کی صفت الجمیل کا بھی اطلاق ہوتا ہے۔ جو نمایاں طور پر پہچانی جا سکتی ہے۔ وہ کسی بھی رخ کی نمائندگی کر سکتی ہے۔ جو بصارت کے موافق درجات مرتب کرتی چلی جاتی ہے۔

پھر اس کا اطلاق اگر اندرونی تصویر پر کیا جائے جس کا تصور دماغ سے ہو سکتا ہے جیسے کہ کوئی خوبصورت طرز عمل کے بارے میں بات کرنا چاہے۔ جس کا تصور آنکھوں کی بجائے دماغ سے ہوتا ہو۔ اور یہ اندرونی تصور ہم آہنگ بھی ہو اور متعلقہ کمال کی خوبیوں کے مطابق بھی ہو۔ جیسا کہ انہیں بھرپور اور کامل ہونا چاہیے۔ یہ ایک باطنی خوبصورت خوشبو اور اس سے متعلق نورانی تجلی کے احساس کو ظاہر ہونے میں مدد دیتی ہیں۔ اس کو سمجھنے کے لیے یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ جیسے کوئی شخص کسی کو ایسی بات بتائے جو اس کو بصری لذت کا احساس دلائے۔ بصارتی لذت کے ساتھ ساتھ اس کی اندرونی و تصوراتی خوبصورتی اس سے کہیں زیادہ شدید ہوتی ہے۔ جو اس بات کے ظاہری پہلو میں نظر آتی ہے۔

اللہ کا بندہ اس صفت سے جو حصہ حاصل کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو خوبصورتی سے آراستہ کرے۔ اور اس بات کو ذہن میں رکھے کہ اسی نے اسے حسین نعمتوں سے نوازا ہے۔ خواہ وہ کوئی ظاہری

حسن ہو یا منظر ہو یا کوئی اور دلکشی۔ اندرونی خود بینی ہو یا روح کی مصوری۔ اس کی عزت۔ وقار اور عظمت وجلالت مطمع النظر رہے۔ ایسے احساس پر یہ بات یقینی طور پر صادق آئے گی کہ یہ باطنی تصویر کشی۔ ظاہری خوبصورتی سے بلند اور عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی امن اور سلامتی کا سرچشمہ ہے۔ اس کی شان ہے۔ اس کی تمام عظمت وجلالت اور عزت کے ساتھ تمام تر سلامتی اسی کی طرف سے ہے۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کی صفت الجلیل کا درج ذیل آیات میں تذکرہ ہے۔

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿27﴾ ج

سورۃ الرحمٰن آیت 27

اور تمہارے رب کا جاہ وجلال والا اور نہایت عزت واکرام والا چہرا ہی باقی رہنے والا ہے۔

تَبَٰرَكَ ٱسْمُ رَبِّكَ ذِى ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿78﴾ ع3

سورۃ الرحمٰن آیت 78

بڑا ہی بابرکت ہے تمہارے رب کا نام جو بڑے جاہ وجلال والا اور نہایت عزت واکرام والا ہے۔

الحاسب

الحاسب۔کا مطلب ہے حساب لینے والا۔اللہ تعالی ہر شے کا حساب لینے والا ہے۔اس نام کے معانی و مطاب تو یہی ہیں کہ خواہ چھوٹا عمل ہو یا بڑا۔وہ ہر نیک عمل اور ہر برے عمل کا حساب لے گا۔چاہے وہ رائی کے دانے کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔علاوہ ازیں اللہ جو کچھ ہم کر رہے ہوتے ہیں وہ سب اس کو معلوم ہے۔اس کے حضور دو نمبری کا کوئی چانس نہیں ہے۔اس لیے کہ وہ خود ان پر گواہ بھی ہے۔دنیا میں بڑے گناہ بھی ہیں اور چھوٹے بھی۔بڑے گناہوں پر پکڑ ہو گی۔چھوٹے تو اللہ معاف کر دیتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ إِلَّا ٱللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَٰسِعُ ٱلْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱتَّقَىٰٓ ﴿32﴾ع2

سورۃ النجم آیت 32

جو چھوٹے گناہوں کے علاوہ بڑے بڑے گناہوں اور فحاشی سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا رب بڑا وسیع بخش دینے والا ہے۔جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی بچے ہی تھے (تب سے) وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔پس اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتلاؤ وہ اس سے بھی خوب واقف ہے جو متقی ہے۔

شرک۔ ظلم۔ تکبر۔زنا۔ جھوٹ۔ تہمت۔ غیبت۔ بہتان۔ نشہ کرنا۔ جوا کھیلنا۔ سودی کاروبار اور عبادات سے انحراف۔ وغیرہ سب بڑے گناہوں میں شامل ہیں۔ان کے علاوہ اور بھی بڑے گناہ ہیں۔سب بڑے گناہ ظلم کرنے میں آتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ظالموں کے ظلم پر انہیں ڈھیل دیئے رکھتا ہے۔یہ ظالم بچ نہیں سکتے۔اللہ ظالموں کا احاطہ کئے ہوتا ہے۔ حساب کتاب کے بعد یہ ہمیشہ کی آگ میں پھینک دیے جائیں گے۔جہاں سے کبھی نکل نہیں پائیں گے۔نہ کسی فدیہ کے بدلے آزاد کیے جائیں گے۔نہ ان کی کوئی شفارش ہی ان کو بچا سکے گی۔ یہ ذلت ورسوائی ان ک کیے جائیں گے یہ کہیں نہیں بھاگ سکیں گے۔

اور جو مظلوم ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے اللہ تعالیٰ ان پر کیے گئے ظلم کا مداوا کرے گا۔ایسے لوگ ہے جو بڑی آزمائشوں میں ثابت قدم رہے۔ڈانواں ڈول نہ ہوئے ان کے ایمان بہت پختہ رہے۔اللہ ان کی قربانیوں کو ضائع نہیں کرے گا۔ان کو ہمیشہ کے باغات میں داخل کرے گا جہاں ظلم کا نشان تک نہ ہو گا۔وہ کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا۔وہ حساب لینے پر پورا حساب لے گا۔پھر اس کا بدلہ بھی دے گا۔یہ الگ بات ہے کہ وہ کسی کو کسی جائز حکمت کے تحت معاف کر دے۔اور جنت میں جانے کا سامان کر دے۔

قرآن وسنت کے مطابق جنت میں جانے والوں کی بنیادی طور پر چار اقسام بنتی ہیں

پہلی قسم کے لوگ وہ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔احادیث میں ان کی تعداد ستر ہزار بتائی گئی ہے۔(بعض نے ستر ہزار کا مطلب ہر دور کے ستر ہزار کہا۔اور بعض نے بے شمار مطلب لیا)

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو حساب دینے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کو جہنم میں داخل تو نہیں کیا جائے گا۔البتہ ایک وقت تک کے لیے جنت میں جانے سے روک دیا جائے گا۔ یہ اصحاب الاعراف ہیں۔ جن کا تذکرہ سورۃ الاعراف میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

چوتھی قسم ان اہل ایمان کی ہو گی جو گناہوں کی کثرت کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے۔اور اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پاک ہونے تک وہاں رہیں گے۔پھر اپنے درجہ ٔایمان کی وجہ سے جنت میں داخل کیے جائیں گے۔

وہ ستر ہزار لوگ جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے وہ کن کن اوصاف کے حامل ہوں گے۔

هم الذين لا يسترقون ولا يكتوون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون

یہ ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو بدفالی نہیں کرتے۔نہ کسی منتر سے جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور نہ داغ لگاتے ہیں بلکہ اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

(مسند احمد (403/1) (مسند احمد، 454/1

اللہ پر بھروسے کی اہمیت سب سے بڑھ کر ہے۔اور اس کے بارے قرآن میں بہت سی آیات ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کی صفت الحاسب یا اس کت مشتقات کا درج ذیل آیات میں تذکرہ ہے۔

ثُمَّ رُدُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِينَ ﴿62﴾

سورۃ الانعام آیت 62

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آگاہ رہو کہ حکم و فیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَٰسِبِينَ ﴿47﴾

سورۃ الأنبياء آیت 47

اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اسے بھی لا حاضر کریں گے۔ اور حساب لینے کے لئے تو ہم ہی کافی ہیں۔

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِۦ فَحَاسَبْنَٰهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿8﴾

سورۃ الطلاق آیت 8

اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جو اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکش ہوگئی تھیں۔ تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب لیا اور ایسا عذاب دیا جو نہ سنا گیا نہ دیکھا گیا۔

فَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ﴿7﴾ لا فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿8﴾ لا

سورۃ الانشقاق آیت 7

تو جس کا اعمالنامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔

الحافظ

الحافظ اللہ سبحانہ و تعالی کے ناموں میں سے ایک ہے جس کے معنی نگہبان اور نگہبانی کرنے کے ہیں۔ وہ بہترین حفاظت کرنے والا نگہبان ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی حفاظت نہیں کر سکتا۔ دوسرے معنوں میں حفظ کرنے والا بھی ہے۔ جیسے عام طور پر حافظ القرآن بول دیتے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالی نہ صرف انسانوں کی حفاظت کرتا ہے۔ بلکہ زمین و آسمان میں موجود ہر ایک مخلوق کے حساب سے ان کی ضروریات زندگی مہیا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی تک سب کی حفاظت بھی اللہ سبحانہ و تعالی کے ذمہ ہے۔ اس نے اپنے علم سے تمام مخلوق کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ آیۃ الکرسی میں اللہ سبحانہ و تعالی کا ارشاد ہے کہ۔ وہ اپنی مخلوق کی حفاظت کرتے ہوئے نہیں تھکتا۔ اور نہ ہی کوئی چیز اسے تھکا سکتی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالی کی حفاظت دو طرح کی ہے۔

ایک عام حفاظت جو اللہ سبحانہ و تعالی کی سب کے لیے ہے۔ یعنی اللہ سبحانہ و تعالی تمام مخلوق کی حفاظت کرتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالی نے زمین پر زندگی کو قائم رکھا ہوا ہے۔ جیسے خلاؤں سے جب کوئی شہابیہ پھوٹتا ہے تو وہ زمین پر نہیں گر پاتا۔ بلکہ راستے میں ہی جل کر خاکستر ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ اللہ کے نگہبان فرشتے مختلف طرح سے انسانوں کی حفاظت پر مامور ہیں۔

دوسری خاص حفاظت جو سبحانہ وتعالی کی خاص اپنے مومن بندوں کے لیے ہے۔ جیسے کہ اللہ سبحانہ وتعالی ایمان والوں کو کفر کی طرف جانے سے روکے رکھتا ہے۔ ایمان والوں کو گناہوں میں پڑنے سے بچالیتا ہے۔ان کو برے مقامات پر جانے سے بچاتا ہے۔ وہی ہے جو شیطان کی چالوں اور نفس کے دھوکوں سے بھی انسان کو بچاتا ہے۔اس بارے قرآن مجید میں یوں آتا ہے۔ بیشک شیطان کا زور ان مومنوں پر نہیں چلتا جو پختہ ایمان والے ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

إِنَّهُۥ لَيْسَ لَهُۥ سُلْطَٰنٌ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿99﴾

سورۃ النحل آیت 99

بیشک اس کا زور ان پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کثرت سے ذکر انسان کے لیے حفاظت کا باعث ہوتا ہے۔اس میں عام طور پر آیت الکرسی کا پڑھنا۔اس کے علاوہ بھی اللہ کے اور بہت سے اذکار ہیں جو انسان کے لیے حفاظت کا سبب بنتے ہیں۔اپنے سارے خوف واندیشے الحفیظ اللہ سبحانہ وتعالی کے حوالے کر دینا بھی اپنے آپ کو محفوظ کرنا ہے۔کچھ اعمال ایسے ہیں جو اللہ جل شانہ کے بہت پسندیدہ ہیں۔ان اعمال کے بارے میں علم حاصل کرنے اور ان پر عمل کرنے سے انسان اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے مثلاً۔ گھر سے باہر جاتے ہوئے اللہ توکل کی دعا کرنا۔ گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کرنا۔اللہ کے راستے میں نکلنا۔ صرف اللہ کی رضا کے

لیے تعلق رکھنا۔اور اسی جذبے سے دوسروں کی مدد کر دینا۔اور ایسی دعاؤں کا بطورِ خاص اہتمام کرنا جن سے انسان اللہ کی حفاظت میں آ جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بتائی گئی حدود کی حفاظت کرنے والا اللہ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔اس بارے درج ذیل روایت بھی موجود ہے۔

عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال: كنت خلف النبي ﷺ يوماً فقال يا غلام، إني أعلمك كلمات۔

احْفَظِ اللهَ يحفظْك، احفظ الله تَجِدْه تُجَاهَك، إذا سألت فاسأل الله، وإذا اسْتَعَنْتَ فاسْتَعِن بالله، واعلمْ أن الأمةَ لو اجتمعت على أن ينفعوك بشيء لم ينفعوك إلا بشيء قد كتبه الله لك، وإن اجتمعوا على أن يَضرُّوك بشيء لم يَضرُّوك إلا بشيء قد كتبه الله عليك، رفعت الأقلام وجفت الصحف». وفي رواية: «احفظ الله تَجِدْه أمامك، تَعرَّفْ إلى الله في الرَّخَاء يَعرِفْكَ في الشِّدة، واعلم أنَّ ما أخطأَكَ لم يَكُنْ ليُصِيبَكَ، وما أصَابَكَ لم يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، واعلم أن النصرَ مع الصبرِ، وأن الفرجَ مع الكَرْبِ، وأن مع العُسْرِ يُسْرًا

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں ایک دن اللہ کے رسول ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ اسی درمیان آپ نے فرمایا۔ اے لڑکے ! میں تمہیں کچھ باتیں سکھانا چاہتا ہوں۔

اللہ (کے حقوق) کی حفاظت کرو۔ اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ تم اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھو۔ اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے اور جب مانگو تو اللہ ہی سے مانگو اور جب مدد طلب کرو تو اللہ ہی سے مدد طلب کیا کرو۔ اور اس بات کو جان لو کہ اگر تمام مخلوق بھی تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے تو تمہیں اتنا ہی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ جتنا اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔ اور اگر سب مل کر بھی تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں۔ تو تمہیں اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جتنا اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔

ایک اور روایت میں ہے: اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھو۔ تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم خوش حالی میں اللہ کو یاد رکھو۔ وہ سختی کے وقت تمہیں یاد رکھے گا۔ جان لو کہ جو چیز تمہیں نہیں ملی وہ تمہیں ملنے والی نہیں تھی۔ اور جو تمہیں مل گئی وہ تمہیں ملے بغیر رہنے والی نہیں تھی۔ جان لو کہ مدد صبر کے ساتھ ہی آتی ہے اور کشادگی تنگی پر ہی آتی ہے اور یہ کہ مشکل کے ساتھ ہی آسانی ہے۔

[صحیح]-[رواه الترمذي وأحمد بروايتيه]

اس عظیم حدیث میں نبی ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ جو ابھی بچے تھے۔ ان کو بچپن میں ہی ایسی اہم نصیحتیں فرمادیں۔ جو ہر بچے کے ذہن میں اس کے سنِ بلوغت سے پہلے راسخ ہو جانی چاہئیں۔ جن میں یہ تلقین

ہے۔ عقیدہ کی تندرستی ہے۔ کہ ہر وقت اور ہر گھڑی اللہ کے احکامات و منکرات کی پاس داری کرنا۔ اللہ کے سوا کسی کو خالق نہ ماننا۔ اللہ کے سوا کسی کو قدرت والانہ سمجھنا۔ کیونکہ اللہ کے ساتھ کوئی بھی امور کی تدبیر کرنے والا نہیں ہے۔ اللہ اکیلا ہی اپنے بندے کے لیے کافی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں اللہ کی طرف سے مسلمانوں کو سوال ہے۔ کہ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟۔ ساتھ میں یہ بھی سمجھا دیا گیا۔ کہ اگر تم اللہ کو کافی نہیں سمجھتے تو یہی گمراہی ہے۔ اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُۥ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿36﴾ ج

سورۃ الزمر آیت 36

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟۔ اور یہ لوگ تم کو اس (اللہ) کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے ہیں۔ اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

یاد رکھیں کہ بندے اور اس کے رب کے مابین کوئی بھی واسطہ نہیں۔ مصائب میں اللہ ہی سے امیدیں باندھے رکھنا چاہئیں۔ جب کسی تکلیف کا سامنا ہو تو اس میں اللہ ہی سے اس سے چھٹکارے کی آس و امید رکھنی چاہیے اور آسودگی میں اسی کے لیے شکر کے جذبے سے سرشار ہونا چاہیئے۔ یہ بھی کہ اللہ کی مقرر

کردہ حدود کو نہ خود توڑو اور نہ کسی کو پامال کرنے دو۔ اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ کس کس طرح سے حفاظت کرتا ہے۔ درج ذیل آیات میں دیکھئے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

وہ عورتیں جو اپنے شوہر کی غیر حاضری کی صورت میں ان کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ان کو قرآن کریم میں حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ کہا گیا ہے۔وہ اللہ کی نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔

ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَآ أَنفَقُوا۟ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ ۚ فَٱلصَّٰلِحَٰتُ قَٰنِتَٰتٌ حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ ۚ وَٱلَّٰتِى تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَٱهْجُرُوهُنَّ فِى ٱلْمَضَاجِعِ وَٱضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا۟ عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴿34﴾

سورۃ النساء آیت 34

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر جو نیک عورتیں ہیں تابع فرمان رہتی ہیں مردوں کی پیٹھ پیچھے اللہ کی نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھانے کی کوشش کرو خوابگاہوں میں اُن سے علیحدگی اختیار کرلو اور (آخری حربے کے طور پر) انہیں مار کی سزا بھی دو۔ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو خواہ مخواہ ان کو تکلیف دینے کے بہانے تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند و بالا بڑائی میں سب سے بڑا ہے۔

وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ
تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿61﴾

سورة الانعام آیت 61

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے۔ جو اپنے بندوں پر پوری طرح سے قدرت رکھتا ہے۔ اور تم پر حفاظت کرنے والے فرشتے بھی بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ جاتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کسی طرح کی بھی کوتاہی نہیں کرتے۔

قَالَ هَلْ ءَامَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَآ أَمِنتُكُمْ عَلَىٰٓ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَٱللَّهُ خَيْرٌ حَٰفِظًا ۖ
وَهُوَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿64﴾

سورة یوسف آیت 64

(یعقوبؑ نے) کہا کہ میں اس کے بارے تمہارا کیسے اعتبار کروں مگر ویسا ہی جیسا اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔ پس اللہ ہی بہتر نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

لَهُۥ مُعَقِّبَٰتٌ مِّنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ يَحۡفَظُونَهُۥ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ
مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمۡۗ وَإِذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِقَوۡمٍ سُوٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُۥۚ وَمَا
لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَالٍ﴿11﴾

سورۃ الرعد آیت 11

ہر شخص پر اس کے آگے اور پیچھے نگہبان فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں۔ اور جب اللہ کسی قوم کو (اس کے اعمال کی پاداش میں) عذاب دینا چاہے پھر اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ اور اللہ کے مقابل کوئی بھی ان کا ولی محافظ نہیں ہو سکتا۔

إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا ٱلذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ﴿9﴾

سورۃ الحجر آیت 9

بیشک ہم نے ہی اس نصیحت (یعنی قرآن) کو اتارا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

وَلَقَدۡ جَعَلۡنَا فِي ٱلسَّمَآءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّٰهَا لِلنَّٰظِرِينَ﴿16﴾ وَحَفِظۡنَٰهَا مِن كُلِّ شَيۡطَٰنٍ
رَّجِيمٍ﴿17﴾

سورۃ الحجر آیت ١٦۔١٧

اور البتہ یقیناً ہم نے آسمان پر برج بنا دیئے ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے ان کو رونق بخش دی ہے۔ اور ہر شیطان مردود سے ہم نے اُسے محفوظ کردیا ہے۔

وَمِنَ ٱلشَّيَٰطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُۥ وَيَعۡمَلُونَ عَمَلٗا دُونَ ذَٰلِكَۖ وَكُنَّا لَهُمۡ حَٰفِظِينَ ﴿82﴾ لا

سورۃ الأنبياء آیت 82

اور شیطانوں (یعنی دیوؤں) میں سے کچھ تو ایسے جن تھے جو اس کے لئے غوطے لگاتے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے کام کرتے تھے۔ اور ہم ہی ان کی نگہبانی کرنے والے تھے۔

إِنَّا زَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنۡيَا بِزِينَةٍ ٱلۡكَوَاكِبِ ﴿6﴾ لا وَحِفۡظٗا مِّن كُلِّ شَيۡطَٰنٖ مَّارِدٖ ﴿7﴾ ج

سورۃ الصافات آیت ٦۔٧

بیشک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کردیا۔ اور ہر شیطان سرکش (کی دراندازی) سے اس کی حفاظت کردی۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِى يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِى كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ
ٱلدُّنْيَا بِمَصٰبِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ ﴿12﴾

سورۃ فصلت آیت 12

پھر اس نے دو دن میں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کے معاملے کی وحی کر دی۔ اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے زینت بخش دی اور اسے (شیطانوں سے) محفوظ بنا دیا۔ یہ اس (اللہ جل شانہ) کا اندازہ ہے جو خوب غالب بڑا جاننے والا ہے۔

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِينَ ﴿10﴾ لا كِرَامًا كٰتِبِينَ ﴿11﴾ لا يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿12﴾

سورۃ الانفطار آیت ۱۰ تا ۱۲

حالانکہ بلاشبہ تم پر نگہبان (فرشتے) مقرر ہیں۔ معزز و مکرم لکھنے والے۔ جو بھی تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔

حفاظت کے موضوع پر قرآن کریم کی اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ لوگ بھی اپنے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اللہ کے احکام کی پابندی کریں۔ اور یہ پابندی بھی اللہ کے حدود کی حفاظت ہی ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ ٱلْأَيْمَٰنَ ۖ فَكَفَّٰرَتُهُۥٓ
إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَٰكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّٰرَةُ أَيْمَٰنِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَٱحْفَظُوٓا۟
أَيْمَٰنَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿89﴾

سورۃ المائدۃ آیت 89

اللہ تمہیں تمہاری بے ارادہ قسموں پر نہیں پکڑے گا لیکن ان قسموں پر ضرور مواخذہ کرے گا جنہیں تم پختہ کر لیتے ہو۔ پس اس (قسم توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے۔ جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو۔ یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے پھر جو کوئی یہ نہ کر پائے تو تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھالو۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ
هَادُوا۟ وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُوا۟ مِن كِتَٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ
فَلَا تَخْشَوُا۟ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ
أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿44﴾

سورۃ المائدۃ آیت 44

بیشک ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نورِ ایمان تھا۔ اسی کے مطابق اللہ کے سارے مسلمان نبی اور مشائخ اور علماء بھی یہودیوں کے فیصلے کرتے تھے کیونکہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے۔ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور میری آیتوں کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ اور جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی لوگ کافر ہیں۔

وَلَمَّا فَتَحُواْ مَتَٰعَهُمْ وَجَدُواْ بِضَٰعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُواْ يَٰٓأَبَانَا مَا نَبْغِى ۖ هَٰذِهِۦ بِضَٰعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿65﴾

سورۃ یوسف آیت 65

اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی پونجی انہوں نے (اس میں پڑی ہوئی) پائی جوان کو واپس کردی گئی تھی۔ کہنے لگے کہ اے ہمارے ابا جان! ہمیں اور کیا چاہیئے ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کردی ہے۔ اب ہم پھر اپنے اہل وعیال کے لئے اور غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی (بھرپور) حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ غلہ زیادہ لائیں گے۔ یہ پیمانہ تو بہت آسان ہے۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّواْ مِنْ أَبْصَٰرِهِمْ وَيَحْفَظُواْ فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿30﴾

سورۃ النور آیت 30

مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی بھی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے بیشک اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ صناعی کیا کرتے ہیں۔

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ ءَابَآئِهِنَّ أَوْ ءَابَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ أَخَوَٰتِهِنَّ أَوْ نِسَآئِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُنَّ أَوِ ٱلتَّٰبِعِينَ غَيْرِ أُوْلِى ٱلْإِرْبَةِ مِنَ ٱلرِّجَالِ أَوِ ٱلطِّفْلِ ٱلَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُواْ عَلَىٰ عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿31﴾

سورۃ النور آیت 31

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کیا کریں۔ اور اپنی زینت (یعنی زیورات وغیرہ) کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر اس میں سے جو (اپنے آپ) ظاہر ہو جائے۔ اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر اوڑھے رکھا کریں اور اپنی زیب وزینت (بناؤسنگھار) ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوند۔ یا اپنے باپ۔ یا اپنے خسر۔ یا اپنے بیٹیوں۔ یا اپنے خاوند کے بیٹوں۔ یا اپنے بھائیوں۔ یا اپنے بھتیجوں۔ یا اپنے بھانجوں۔ یا اپنی (ہم پلہ) عورتوں۔ یا اپنے شرعی لونڈی غلاموں۔ یا ایسے نوکروں جو جنسی خواہش نہ رکھتے ہوں۔ یا ایسے لڑکے پر جو ابھی عورتوں کی پردہ دارانہ باتوں سے واقف نہ ہوں اور اپنے پاؤں زمین پر ایسے زور دے کر نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم پڑ جائے۔ اور اے مسلمانو!۔ تم سب اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم فلاح پا سکو۔

الحسیب

الحسیب کے معنی ہیں حساب لینے والا۔ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی صفات میں سے ایک ہے۔ اور اسے اکثر اچھے و برے اعمال کا بدلہ دینے والے کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ اس کا مفہوم یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ جو کفایت کرتا ہے۔ جو اپنے بندوں کو ہر چیز فراہم کرتا ہے۔ وہ مالک ہے جس پر سب بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی حسیب نہیں اور اس کی تمام مخلوق اس کی مدد و نصرت کی محتاج ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ الحسیب وہ ہے جس کی طرف ہر معزز چیز کا حوالہ دیا جاتا ہے اور اسی کے ساتھ ہر شان کا جڑی ہوتی ہے۔ وہ اپنے بندوں سے ان کے اعمال کا حساب طلب کرتا ہے۔ جو اس کی اطاعت کرنے والوں کو آزماتا ہے اور اس کی اطاعت کا بدلہ دیتا ہے۔ جو اس کی نافرمانی کرنے والوں سے حساب لیتا ہے اور ان کی نافرمانیوں کی سزا دیتا ہے۔ وہ اور صرف وہی ہے جو سب کو آزماتا ہے۔

چیزیں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ پھر سبھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے جڑی ہوئی ہیں۔ اور اللہ ہی ان کے سارے لوازمات و حسابات کے لیے کافی ہے۔

اگر ہم اس عظیم کائنات کو دیکھیں۔ جو لاکھوں سالوں سے بیرونی اثرات سے متعین اور غیر متاثر ہے۔ تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اس کے لیے حساب کا ایک پیچیدہ نظام موجود ہے جس کی ساری چیزیں ایک عظیم اور نپے تلے حسابی کلیات سے ہم آہنگ ہیں۔ اور بے ساختہ ہے۔ جو کائناتی معیارات اور متغیرات کو متعین کرتے ہمیں۔ تاکہ زمین پر انسانی زندگی یا جہاں کہیں بھی زندگی کے آثار ہوں۔ ان سب کو بہترین

طریقے سے تحفظ کی ضمانت دی جاسکے تا کہ وہ اپنے اپنے کام انجام دے سکیں۔ جس کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے۔ وہ ہے صرف اسی کی عبادت کرنا۔

اتنے زبردست نظام کو چلانے کے لیے جتنے اعداد و شمار و گنتی کی ضرورت ہوتی ہے اس کا تصور بھی کوئی انسانی ذہن نہیں کر سکتا۔ وہی تو سب سے بڑا حساب دان۔ حساب کرنے میں عظیم اور سب سے بڑھ کر تیز رفتار بھی ہے۔

یہ واقعی ایک ایسی صفت ہے جو قریب سے دیکھے جانے کی مستحق ہے۔ اگر ایک دنیاوی حساب کا نہایت ماہر شخص ساری زندگی سوچتا بھی رہے تو بھی وہ کبھی اس حساب کی گہرائیوں کو نہیں چھوسکے گا۔ اس طرح اس پر اپنی بے بسی ظاہر ہو جائے گی۔ یہ چند سادہ سے الفاظ ہیں جو پڑھنے والے کو اللہ جل شانہ کی کامل معجزاتی صفت کی عظمت کی ایک جھلک تو فراہم کر سکتے ہیں۔ مگر مکمل عکاسی نہیں کر سکتے۔

فعل حَسَبَ کا مطلب ہے۔ گن لیا گیا۔ شمار کر لیا گیا۔ حساب کر لیا گیا۔ کُل کٹوا لیا گیا وغیرہ۔

حساب کا مطلب ہے۔ گننا۔ شمار کرنا۔ حساب لگانا یا کسی نتیجے کو ظاہر کرنا۔ اور یہ ریاضی سے متعلق اس طرح کے اعداد و شمار ہیں جو عام فہم ہیں۔ پھر ان کے مختلف گھ جوڑ۔ اور اس طرح کے مراحل جو پیچیدہ ہوتے ہیں مگر ان سے کوئی حسابی نقطہ بالکل پورا پورا ثابت ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی ریاضی کو حسابی سائنس کہتے ہیں۔ جس سے زیادہ جدید علوم۔ الجبرا۔ ٹرگنومیٹری۔ لاگ۔ انٹگرلز۔ ڈفرنشلز اور کیلکولس وغیرہ اخذ کیے گئے ہیں۔ ریاضی کے کچھ حسابات تو ایسے ہیں جن کو حل کرنے کے لیے آج کا جدید کمپوٹر

بھی گھنٹوں لے لیتا ہے۔اور کچھ کے لیے تو بے بس نظر آتا ہے۔ مگر اللہ تو ہر طرح سے سریع الحساب ہے۔ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قدرت کے اس راز سے واقف ہونے کے لیے کافی ہے جو اس کی صفت الحسیب میں موجود ہے۔

آیئے ہم کائنات میں موجود کیمیائی۔ جسمانی اور فلکیاتی توازن پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ جل شانہ ایک لمحاتی عمل ہے۔اور ایک ایسی اعلیٰ حسابی طاقت پر معرضِ وجود میں آیا ہے۔ جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ جو ایسا الجھی پیچیدہ حسابات کا جوڑ توڑ ہے جو سب چیزوں کو توازن اور کنٹرول میں رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔اس میں کائنات کے سب سے بڑے سیارے سے لے کر اس میں موجود سب سے چھوٹے ایٹم تک حسابی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کائنات کا توازن برقرار نہ رہتا۔ یہ تو کائناتی حساب کتاب ہے۔ ہم تو اپنے جسم کی اندرونی ساخت پر ان گنت خلیوں کی تعداد کے بارے میں حساب لگانے سے قاصر ہیں۔اور تو اور صرف کھال کے خلیے بھی معلوم کرنا دشوار ہے۔ پھر اس کھال کے ہر خلیے کے اندر ایک پورا انظام موجود ہے۔ جس میں حساسیت سے لے کر خود کی مرمت تک کا تانا بانا موجود ہوتا ہے۔ جو دماغ کو مختلف طرح کے سگنل بھیجنے اور وصول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر ان کا حساب کرنا کسی انسان پر اتنا مشکل ہے تو کس طرح پورے کائنات میں سب سے چھوٹے ایٹم سے لے کر سب سے بڑے سیارے تک ان کی مختلف اقسام اور کہکشاؤں کو شمار کیا جاسکتا ہے۔ان کے مداروں۔ ان کے ماحول۔ ان میں کمی بیشی کے حسابات۔اور ان کی تعداد کا تصور کیسے کیا جا سکتا ہے؟۔ جبکہ کائنات کا پھیلاؤ لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا ہو۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ جَاعِلِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُو۟لِىٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ
وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۚ يَزِيدُ فِى ٱلْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ فاطر آیت 1

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور ایسے) فرشتوں کو پیغامبر بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں۔ وہ (اپنی) مخلوقات میں جب چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

وَٱلسَّمَآءَ بَنَيْنَٰهَا بِأَيْي۟دٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿47﴾

سورۃ الذاریات آیت 47

اور ہم نے آسمان کو (اپنی) قدرت سے بنایا اور بیشک ہم ہی اسے وسعت دینے والے ہیں۔

دماغی صلاحتیں خواہ کتنی بھی بڑی کیوں نہ ہو جائیں۔ ایسا حساب کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

انسان اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اسی صفت پر غور کرلے تو اس قادرِ مطلق کو ضرور پہچان لے۔ اور کہہ اٹھے کہ وہی واحد الحسیب ہے جو اس طرح کی اور اس سے بھی پیچیدہ اعداد و شمار کر سکتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ کبھی اللہ رب العزت کی اس صفت پر غور کرلیا کریں تاکہ ہم اس کی تعظیم اور شکر ادا کر سکیں۔

قرآن کریم میں الحسیب اور اس کے اصل لفظی کے مشتق کے حوالے سے جو آیات موجود ہیں۔وہ درج ذیل ہیں۔

أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُواْۚ وَٱللَّهُ سَرِيعُ **ٱلْحِسَابِ** ﴿202﴾

سورۃ البقرۃ آیت 202

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی کمائی کا حصہ (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) ملے گا اور اللہ بہت جلد (ان کا) حساب چکتا کرنے والا ہے۔

لِّلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِۗ وَإِن تُبْدُواْ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ **يُحَاسِبْ**كُم بِهِ ٱللَّهُۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿284﴾

سورۃ البقرۃ آیت 284

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اس کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔پھر وہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے۔اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَٱبْتَلُواْ ٱلْيَتَٰمَىٰ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغُواْ ٱلنِّكَاحَ فَإِنْ ءَانَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَٱدْفَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ
أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَآ إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُواْ ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن
كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ فَأَشْهِدُواْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ
بِٱللَّهِ **حَسِيبًا** ﴿6﴾

سورۃ النساء آیت 6

اور یتیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں ضائع نہ کر دو۔ جو (سرپرست) مالدار ہو وہ یتیم کے مال سے بچ جائے۔ اور جو حاجت مند ہو تو بقدرِ ضرورت کچھ لے لے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو اس پر گواہ کر لیا کرو۔ اور حساب لینے کے لئے تو اللہ ہی کافی ہے۔

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ
حَسِيبًا ﴿86﴾

سورۃ النساء آیت 86

اور جب تمہیں کوئی دعا دے تو تم (جواب میں) اس سے بہتر (الفاظ میں) دعا دیا کرو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

ثُمَّ رُدُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِينَ ﴿62﴾

سورۃ الانعام آیت 62

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آگاہ رہو کہ حکم و فیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا مَّآ أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ
ٱللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿63﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ حَسْبُكَ ٱللَّهُ وَمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ
ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿64﴾ ﴿8﴾ ع

سورۃ الانفال آیت ۶۳۔۶۴

اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دی۔ اور جو کچھ روئے زمین میں ہے اگر سارے کا سارا بھی تم خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے تھے مگر اللہ ہی نے ان کو آپس میں جوڑ دیا۔ بیشک وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔ اے نبیؐ! ۔ تمہارے لئے تو اللہ اور تمہاری پیروی کرنے والے اہلِ ایمان ہی کافی ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا نَأْتِى ٱلْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَٱللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِۦ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿41﴾

سورۃالرعد آیت 41

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ اور اللہ جو حکم کرتا ہے کوئی بھی اس کے حکم کو رد نہیں کرسکتا۔ اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

۞ ٱقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِى غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ﴿1﴾ ج

سورۃالانبیاء آیت 1

بنی نوع انسان کے حساب (کا وقت) نزدیک آپہنچا ہے اور وہ غفلت میں پڑے (اس سے) منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَٰسِبِينَ ﴿47﴾

سورۃالانبیاء آیت 47

اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اسے بھی لا حاضر کریں گے۔ اور حساب لینے کے لئے تو ہم ہی کافی ہیں۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَعۡمَٰلُهُمۡ كَسَرَابِۭ بِقِيعَةٖ يَحۡسَبُهُ ٱلظَّمۡـَٔانُ مَآءً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَهُۥ لَمۡ يَجِدۡهُ شَيۡـٔٗا وَوَجَدَ ٱللَّهَ عِندَهُۥ فَوَفَّىٰهُ حِسَابَهُۥۗ وَٱللَّهُ سَرِيعُ ٱلۡحِسَابِ ﴿39﴾ لا

سورۃ النور آیت 39

اور جو کافر ہیں ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے کسی صحرا میں سراب کی چمک کہ پیاسا اسے پانی سمجھ لے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے۔ تو اسے کچھ بھی نہ ملے اور اللہ ہی کو اپنے پاس پائے پھر اللہ اس کا حساب ہی پوری طرح چکا دے۔ اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخۡشَوۡنَهُۥ وَلَا يَخۡشَوۡنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبٗا ﴿39﴾

سورۃ الأحزاب آیت 39

جو اللہ کے پیغام (واضح طور پر) پہنچا دیتے اور اسی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کو کافی ہے۔

نیز۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا عظیم ہے۔اتنی عظیم کہ اس کی صحیح قدر کا کبھی تصور یا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے بھی بڑا حساب باقی ہے۔اعمال اور ان کے پیچھے نیتوں کا حساب۔ان کا ریکارڈ اور ان کے لیے دنیا کی زندگی میں یا آخرت میں یا دونوں میں انعامات اور جزا و سزا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ حساب لینا ہمارے ذمے ہے۔اور وہ یہ سب کچھ سب کے لیے آنِ واحد میں کر سکتا ہے۔

وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ ٱلَّذِى نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ ٱلْبَلَٰغُ وَعَلَيْنَا ٱلْحِسَابُ ﴿40﴾

سورۃ الرعد آیت 40

اور اگر ہم وہ عذاب جس کا ان سے وعدہ کرتے ہیں تجھے واقعی دکھا دیں یا تجھے وفات ہی دے دیں (اور بعد میں عذاب اتاریں)۔پس تیرے ذمہ تو البتہ صرف (ہمارے احکام) پہنچا دینا ہے اور حساب لینا تو ہمارے ذمے ہے۔

لِيَجْزِىَ ٱللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿51﴾

سورۃ إبراهيم آیت 51

تا کہ اللہ ہر نفس کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیدے۔بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِۦ فَحَاسَبْنَٰهَا حِسَابًا شَدِيدًا
وَعَذَّبْنَٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿8﴾

سورۃ الطلاق آیت 8

اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جو اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکش ہو گئی تھیں۔ تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب لیا اور ایسا عذاب دیا جو نہ سنا گیا نہ دیکھا گیا۔

إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ ﴿25﴾ ط ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿26﴾ ع1

سورۃ الغاشیۃ آیت ۲۵۔۲۶

بلاشبہ ان کو ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ پھر بیشک ان کا حساب کتاب لینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم کے متن میں اس حساب کی طرف اشارہ کیا ہے جس کے مطابق کائنات کو ان کے مقامات۔ مدارات اور رفتاروں کے لحاظ سے بہت اچھی طرح سے ترتیب دیا گیا ہے۔

فَالِقُ ٱلْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ ٱلَّيْلَ سَكَنًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ حُسْبَانًا ج ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ
ٱلْعَلِيمِ ﴿96﴾

سورۃ الانعام آیت 96

وہی صبح کو نمودار کرنے والا ہے اور اسی نے آرام کے لئے رات بنائی ہے۔ اور اسی نے چاند اور سورج کا حساب مقرر کر رکھا ہے۔ یہ غالب دانا علم والے کا اندازہ ہے۔

ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿5﴾ص

سورة الرحمٰن آیت 5

سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے چل رہے ہیں۔

حاسب کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر اس کا مفہوم حساب لگانے کے عین موافق ہے۔

وَٱلْقَمَرَ قَدَّرْنَٰهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَٱلْعُرْجُونِ ٱلْقَدِيمِ ﴿39﴾

سورة یٰس آیت 39

اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یہاں تک کہ (گھٹتا ہوا) کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔

إِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ ﴿49﴾ وَمَآ أَمْرُنَآ إِلَّا وَٰحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِٱلْبَصَرِ ﴿50﴾

سورة القمر آیت ۴۹-۵۰

بیشک ہم نے ہر چیز کو خاص اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا حکم تو آنکھ جھپک لینے کی طرح واقع ہو جاتا ہے۔

۞ فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَٰقِعِ ٱلنُّجُومِ ﴿75﴾ لا وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿76﴾ لا

سورۃالواقعۃ آیت ۷۵-۷۶

پس نہیں (بلکہ) !۔ میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے ڈوبنے کے مقامات کی۔ اور البتہ اگر تم سمجھو تو یقیناً یہ بہت بڑی قسم ہے۔

حساب کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ اللہ کا یہ حساب انسانوں کے لیے بھی مفید ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ ٱلشَّمْسَ ضِيَآءً وَٱلْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُۥ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا۟ عَدَدَ ٱلسِّنِينَ وَٱلْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿5﴾

سورۃ یونس آیت 5

وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور کردیا اور اس کی منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرسکو۔ یہ سب کچھ اللہ نے مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے۔ وہ سمجھنے والوں کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے۔

درحقیقت۔ قرآن کریم مختلف قسم کے حسابات کی خاص اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بندوں کے رزق کا حساب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت کے مطابق ہے۔ جسے سمجھنا بھی نہایت مشکل ہے۔ یہ اللہ جل شانہ کا مقرر کردہ اندازہ ہے۔ کبھی تو اللہ ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے کسی کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور زیادہ بڑا رتبہ تو اللہ رب العزت پر بھروسے کا ہے۔ جو کوئی بھی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا۟ ذَوَىْ
عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا۟ ٱلشَّهَـٰدَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ
ٱلْـَٔاخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا ﴿2﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ
وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَـٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىْءٍ
قَدْرًا ﴿3﴾

سورۃ الطلاق آیت ۲۔۳

پھر جب وہ اپنی (مقررہ) عدت کی مدت کے قریب پہنچ جائیں تو ان کو یا تو موزوں طریقے سے (زوجیت میں) روک لو یا پھر منصفانہ طریقے سے علیحدہ کر دو۔ اور اپنوں میں سے دو عادل مردوں کو گواہ بنالو۔ اور اللہ کے لئے صحیح گواہی دو ان باتوں سے ہر اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے (تو) اللہ بھی اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ جل شانہ) اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی ایک نیکی لائے گا۔ اس کا دس گنا اجر پائے گا۔ اور جو بدی لے کر آئے گا بس اتنی ہی سزا پائے گا۔ یہ حساب بھی فرداً فرداً ہوگا۔ اور ہر کسی کی الگ فائل ہوگی۔ جس میں کسی طرح کا نقص نہیں ہوگا۔ کوئی بھی انسان اس قابل نہیں کہ کس ایک آدمی کی پیدائش سے لے کر موت تک ہر لمحے کا حساب رکھ سکے۔ جبکہ وہ اپنی حکمت اور اپنے علم کے مطابق بندوں کے نیک و بد اعمال کی ان کو پوری پوری جزا دے گا۔ وہ اعمال چاہے کتنے ہی حقیر ہوں یا کتنے ہی کبیر کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے ذرہ برابر یا اس سے بھی کم کوئی چیز غائب نہیں ہو سکتی۔

مَن جَآءَ بِٱلْحَسَنَةِ فَلَهُۥ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَآءَ بِٱلسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰٓ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿160﴾

سورۃ الانعام آیت 160

جو کوئی ایک نیکی لے کر آئے گا اس کا دس گنا اجر پائے گا۔ اور جو جتنی بدی لے کر آئے گا بس اتنی ہی سزا پائے گا اور ان پر کسی طرح بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ ٱلنَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا۟ أَعْمَـٰلَهُمْ ﴿6﴾ط فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَرَهُۥ ﴿7﴾ط وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ ﴿8﴾ع1

سورۃ الزلزلۃ آیت ۶ تا ۸

اس دن بنی نوع انسان متفرق وجدا جدا ہی نکلیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال (کے نتائج) دکھا دیئے جائیں۔ تو جس نے ذرہ برابر بھی کوئی نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

کافروں کے اچھے اعمال کا حساب دنیا کی زندگی کو مزے دار بنا کر ہی چکا دیا جاتا ہے۔ جس پر وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مگر قیامت کے دن متقی لوگ بہت اونچے درجے پر ہوں گے۔ اور انہیں اللہ ہر طرح کے رزق سے نوازے گا۔

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۘ وَٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟
فَوْقَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿212﴾

سورۃ البقرۃ آیت 212

کافروں کے لئے دنیا کی زندگی سجادی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن متقی لوگ قیامت کے دن ان سے بہت بالاتر ہوں گے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

الحفی

الحفی۔کامطلب ہے مہربانی کرنے والا۔ رحیم وشفیق

یہ اللہ تعالیٰ کاایساشفقت بھرانام ہے۔جس میں مہربانی وشفقت کے ساتھ ساتھ البرّ اور اللطیف دونوں کاامتزاج شامل ہے۔البرّ توایک جامع لفظ ہے جس میں نیکی۔احسان اور مصدق کی تمام صفات موجود ہیں۔جس کے اوصاف میں جودو کرم اور کثرت عطاء ہیں۔وہ اللہ ایسا محسن ہے جواپنے بندوں پر طرح طرح کے انعامات کرتا ہےاور انواع واقسام کے احسانات سے ان کونوازتا ہے۔اوران سے ہر قسم کی ذلتیں رسوائیاں دور کردیتا ہے۔

اللطیف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک ایسی صفت ہے جوانتہائی مہربانی اور شفقت پر محمول ہے جس کااندازہ کوئی بھی انسان نہیں کرسکتا۔ لطافت اور لطف وکرم اس کی اہم صفت ہے۔وہ مسلسل اپنے بندوں پراپنی رحمتیں نازل کرتا رہتاہے۔وہ اپنے بندوں کواس وقت راضی کرتا ہے جب کہ وہ اپنے لیے گڑھے کھودچکے ہوتے ہیں۔اوراس میں گرنے والے ہوتے ہیں۔اس کی لطافت کامظہر نہایت خوبصورت ہے۔اس صفت کاایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسا حسنِ عمل جوانسانی حواس یادیگر تمام مخلوقات کی حس سے محسوس نہیں کیاجاسکتا۔جو نہایت پوشیدہ اور بہت باریک اور مختصر معاملات کو بھی مدِ نظر رکھتا ہے۔

یہ اس کی یہ صفت شدید شفقت و مہربانی سے ماخوذ ہے۔ وہ اپنے بندوں پر شفیق اور مہربان ہے۔ اس سے مراد ہے وہ جو توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ پھر ان کو گناہوں سے بچانے کا سامان پیدا کرتا ہے۔ تا کہ آئندہ کے لیے وہ بھٹکنے سے بچے رہیں۔ دوسرے الفاظ میں اگر یوں کہہ دیا جائے کہ وہ ان پر مہربانی اور شفقت پر سے باز نہیں رہتا۔ اسے اپنی شفقت و مہربانی کے پیشِ نظر ہمہ وقت رحمت نازل کرنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیئے۔ یہ رحم کی آخری حد کو چھو لینے کے مترادف ہے۔ یہ لفظ وہی مفہوم بیان کرتا ہے جو صفت الرحمٰن کے ذریعے بیان کیا گیا ہے اور اس سے اس کے معنیٰ میں مزید شدت آ جاتی ہے۔

الرؤوف۔ کا اپنے بندوں پر اس کی رحمت کے مظاہر میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ان کو حتی الامکان اس کے عذاب سے محفوظ رکھنے کے لیے کئی طرح سمجھاتا ہے۔ بار بار سمجھاتا ہے۔ جیسے کہ قرآن میں نماز کی تنبیہ بار بار کی گئی ہے۔ کسی کے صحیح راستے سے انحراف پر اسے مصیبت میں مبتلا کر کے یا کسی اور تنبیہ سے اس کو احساس دلا دیتا ہے۔ کہ اب بھی موقع ہے سدھر جا!۔ اس طرح کی حفاظت تب ہوتی ہے جب رحم کا جذبہ شدید ہوتا ہے۔

بات ذہن نشین رہے کہ بات پہلے شفقت سے شروع ہوتی ہے پھر رحم کا جذبہ اس میں مزید رنگ بھرتا چلا جاتا ہے۔ جبکہ الرّحمٰن اور الرّحیم کے بارے میں پڑھیں تو وہاں اس بات کی وضاحت ہے کہ اللہ جل شانہ کی الرّحمٰن والی رحمت دنیاداری تک ہے اور الرّحیم والی رحمت کا تعلق آخرت کے ساتھ خاص ہے۔

قرآن کریم میں الحفی کے بارے جو آیت ہے وہ درج ذیل ہے۔

قَالَ سَلَٰمٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ بِى حَفِيًّا ﴿47﴾

سورۃ مریم آیت 47

(ابراہیمؑ نے) کہا کہ سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو) میں اپنے رب سے تمہارے لئے بخشش کی دعا کروں گا بیشک وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے۔

الحفیظ

الحفیظ نام بطورِ صفت اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ جس کے معنی ہیں محافظ۔ نگرانی کرنے والے کے ہے۔ اس کا اصل لفظ حِفظ سے ماخوذ ہے۔ کسی چیز کی حفاظت کرنا۔ اس کا مخالف سہو۔ بھول پن۔ غفلت و لاپرواہی ہے۔

الحفیظ ہر چیز کے وجود کو جتنی دیر چاہے برقرار رکھ سکتا ہے۔ وہی ہے جو متضاد عناصر کو ایک دوسرے پر غالب آنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ جیسے کہ گرم اور ٹھنڈا دو الگ الگ جہت ہیں۔ اسی طرح نمی اور خشکی الگ الگ ہیں۔ مٹھاس اور کڑواہٹ بھی ایسی ہی ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ اس میں ہماری تخلیق کے ساتھ ساتھ تمام جانور اور پودے بھی شامل ہیں۔ اگر وہ ان کی حفاظت اس قدر بہترین انداز سے نہ کرتا۔ تو توازن برقرار نہ رہتا۔ ان میں کئی طرح کے بگاڑ پیدا ہو جاتے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ نہ رہتے۔ ان کا اختلاط منسوخ ہو جاتا۔ ان کی ترکیب ختم ہو جاتی۔ اور ان کی تشکیل کی صلاحیت کم ہو جاتی۔ یا انضمام غائب ہو کے رہ جاتا۔

الحفیظ۔ الحافظ سے زیادہ مضبوط معنی رکھتا ہے۔ الحفیظ کے دو معنی ہیں۔ ایک تو غفلت یا فراموشی کا مخالف ہے اور اس کے معنی جاننے اور خبر رکھنے سے ماخوذ ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کی حفاظت کرتا ہے تو ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ ان کو ان کی تمام مقداروں اور پیچیدگیوں کو جانتے ہوئے

ان کی حفاظت کرتا ہے اور اس طرح کی حفاظت میں ۔ غفلت۔ فراموشی یا بھول پن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں کسی طرح کی کمی زیادتی یا کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔

دوسرا یہ کہ اس کی تمام خصوصیات اور کمالات فنا سے بالاتر ہیں۔ وہ چیزوں کی اس طرح حفاظت کرتا ہے۔ کہ ان کو نقصان سے بچاتا ہے۔ وہ اپنے الٰہی بیانات یعنی قرآن پاک کی حفاظت کرتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی۔ تحریف۔ یا اس کے مقدس متن کے ساتھ کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کے خلاف حفاظت کرتا ہے۔ جو کہ خاص طور پر قرآن پاک کے متن پر لاگو ہوتے ہیں۔

الحفیظ سے ایک مراد یہ بھی ہے جو اپنی مخلوقات کی حفاظت کرتا ہے اور ایجادات کا علم زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ جتنا چاہتا ہے لوگوں کو عطا کرتا ہے۔ وہ اپنے کمالات کے ذریعے سب کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ وہی گناہوں سے اپنے بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور ان کو لغزشوں سے بچاتا ہے۔ اور ان کو ان کی تمام حرکات وسکنات میں اپنے لطف و کرم سے بہرہ ور کرتا ہے اور ان کے سب اعمال کو شمار کرکے محفوظ کرلیتا ہے۔ اور وہی ہے جو سماوات کو اور اس کے سیّاروں کو گرنے سے بچائے ہوئے ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

وہ عورتیں جو اپنے شوہر کی غیر حاضری کی صورت میں ان کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ ان کو قرآن کریم میں حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ کہا گیا ہے۔ وہ اللہ کی نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔

ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَآ أَنفَقُوا۟ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ ۚ فَٱلصَّٰلِحَٰتُ قَٰنِتَٰتٌ حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ ۚ وَٱلَّٰتِى تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَٱهْجُرُوهُنَّ فِى ٱلْمَضَاجِعِ وَٱضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا۟ عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴿34﴾

سورۃ النساء آیت 34

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر جو نیک عورتیں ہیں تابع فرمان رہتی ہیں مردوں کی پیٹھ پیچھے اللہ کی نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں ے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھانے کی کوشش کرو خوابگاہوں میں اُن سے علیحدگی اختیار کرلو اور (آخری حربے کے طور پر) انہیں مار کی سزا بھی دو۔ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو خواہ مخواہ ان کو تکلیف دینے کے بہانے تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند و بالا بڑائی میں سب سے بڑا ہے۔

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّآ أُرْسِلْتُ بِهِۦٓ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّى قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُۥ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ رَبِّى عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَفِيظٌ ﴿57﴾

سورۃ ہود آیت 57

پس اگر تم منہ پھیر لوگے تو جو پیغام مجھے دے کر بھیجا گیا تھا وہ میں نے تم تک پہنچا دیا ہے۔ اور میرا رب تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے۔ بیشک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ٱلذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَـٰفِظُونَ ﴿9﴾

سورۃ الحجر آیت 9

بیشک ہم نے ہی اس نصیحت (یعنی قرآن) کو اتارا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

وَمَا كَانَ لَهُۥ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِٱلْـَٔاخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِى

شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَفِيظٌ ﴿21﴾ع2

سورۃ سبآ آیت 21

اور اس کا ان پر کچھ زور تو نہ تھا مگر اس لئے کہ ہم نے جانچ کرنی تھی کہ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون اس سے شک میں پڑا ہے۔ اور تیرا رب ہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔

وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿6﴾

سورۃ الشوری آیت 6

اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا رکھا ہے اللہ ان پر نظر رکھے ہوئے ہے اور تم ان پر ذمہ دار نہیں ہو۔

إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿4﴾ط

سورۃ الطارق آیت 4

کہ کوئی متنفس ایسا نہیں جس پر کوئی نگہبان مقرر نہ ہو۔

حفیظ کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا مفہوم حفاظت کرنا ہی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول ﷺ سے یہ فرمایا کہ۔ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ یہ بچا کے رکھنا بھی حفاظت ہی ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿67﴾

سورۃ المائدۃ آیت 67

اے رسولؐ!۔ جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچا دو۔ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ بیشک اللہ انکار کرنے والوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

اس آیت میں اللہ رب العزت نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو تم ان کی طرف مائل ہو جاتے۔ یہ ثابت قدم رکھنا بھی حفاظت ہی ہے۔

وَلَوْلَآ أَن ثَبَّتْنَٰكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيلًا ﴿74﴾ق لا

سورۃ الإسراء آیت 74

اور اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو یقیناً تم کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہونے ہی لگے تھے۔

کتاب کو بھی حفیظ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اس میں درج بیانات کے ریکارڈ کو ضائع ہونے سے بچاتی ہیں ۔اگر یہ باتیں صرف لوگوں کی یادداشت میں رہتیں تو ضائع ہو جاتیں۔

درج ذیل میں آپ ﷺ کو اور مومنین کو نماز کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ وَقُومُواْ لِلَّهِ قَٰنِتِينَ ﴿238﴾

سورۃ البقرۃ آیت 238

(عام طور پر) سب نمازوں کی اور (خاص طور پر) درمیانی نماز کی (یعنی نماز عصر کی لازمی) حفاظت کیا کرو اور اللہ کے لئے باادب کھڑے رہا کرو۔

الحفیظ کے معانی پر غور کرنے والا اور دل سے اس کی آرزو کرنے والا وہ ہے جس کے دل میں اپنے رب کی محبت پیدا ہو جائے۔اس بندے کے درجات بلند کرتا ہے۔اس کی حفاظت کرتا ہے۔جو بندہ اس کی عبادت کے ساتھ ساتھ اس کی نافرمانی کرتا ہے۔وہ اپنے درجے آپ گرا رہا ہوتا ہے۔یا کبھی عبادت میں کوئی نہ کوئی کمی کوتاہی اس بات کا سبب بن جاتی ہے۔اس لیے اسے چاہیئے کہ اپنا موازنہ کرتا رہے۔اپنے دل کو اس کی یاد سے غفلت میں نہ ڈالے۔ہزار ہا کمی و کوتاہیوں کے باوجود جب وہ اس کی طرف مائل ہو کے

رجوع کرتا ہے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے دل کو رازوں کے محفوظ خزانے کی طرح بنا دیتا ہے۔ اگر اس کا رجوع مقبول ہوا تو وہ ہمت سے کام لینا شروع کر دیتا ہے۔ گناہوں کے ارتکاب سے اپنے حواس کی حفاظت کرتا ہے۔ اپنے دل کو روحانی طور پر مضر اثرات سے بچاتا ہے۔ ایمان کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس لیے دانائی۔ حکمت اور ایمان پر کچھ دعائیں بھی ہیں جو اللہ جل شانہ سے مانگی گئیں ہیں۔

رَبَّنَا وَٱجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿128﴾

سورۃ البقرۃ آیت 128

اے ہمارے رب !۔ ہمیں اپنا مسلمان بنائے رکھنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا مسلم ہی رکھنا اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا دے اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ﴿8﴾

سورۃ آل عمران آیت 8

(جو دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب !۔ ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں فتور نہ پیدا فرما اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ بلا شبہ تو ہی بہت بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِى ﴿25﴾ وَيَسِّرْ لِىٓ أَمْرِى ﴿26﴾ وَٱحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِى ﴿27﴾
يَفْقَهُوا۟ قَوْلِى ﴿28﴾ وَٱجْعَل لِّى وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِى ﴿29﴾ هَٰرُونَ أَخِى ﴿30﴾ ٱشْدُدْ بِهِۦٓ
أَزْرِى ﴿31﴾ وَأَشْرِكْهُ فِىٓ أَمْرِى ﴿32﴾ كَىْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿33﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿34﴾ إِنَّكَ كُنتَ
بِنَا بَصِيرًا ﴿35﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَٰمُوسَىٰ ﴿36﴾

سورة طٰہٰ آیت ۲۵ تا ۳۶

موسیٰؑ نے کہا کہ اے میرے رب !۔ میرے لئے میرا سینہ کھول دے۔اور میرے لئے میرا کام آسان کردے۔اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔تاکہ لوگ میری بات پوری طرح سمجھ سکیں۔اور میرے لئے میرے گھرانے سے میرا وزیر (معاون ومددگار) بنادے۔میرے بھائی ہارونؑ کو۔اس سے میری قوت کو مضبوط کردے۔اوراسے بھی میرے کام میں شریک کردے۔تاکہ ہم
تیرے حضور کثرت سے تسبیح (یعنی شانِ ربِ المتکبر کے اوصاف وکلمات) بیان کیا کریں۔اور تیرا ذکر بھی کثرت سے کرتے رہیں۔بلاشبہ تو ہمیں ہر طرح سے (ہر حال میں) نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہے۔ارشاد ہوا کہ اے موسیٰؑ !۔ تمہاری دعا قبول کرلی گئی۔

رَبِّ هَبْ لِى حُكْمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿83﴾ وَٱجْعَل لِّى لِسَانَ صِدْقٍ فِى
ٱلْءَاخِرِينَ ﴿84﴾ وَٱجْعَلْنِى مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ ٱلنَّعِيمِ ﴿85﴾

سورة الشعراء آیت ۸۳ تا ۸۵

اے میرے رب !۔ مجھے حکمت ودانائی عطافرما اور صالحین میں شامل کر لے۔ اور آئندہ آنے والے لوگوں میں میرا ذکرِ خیر باقی رکھ۔ اور مجھے جنتِ نعیم کے وارثوں میں شامل کر لے۔

الحق

الحق یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ جس سے اس کا ہونا ہر طرح سے سچا ثابت ہو جاتا ہے اور اس کی الوہیت بھی یقینی طور پر سچ ہے۔ وہ اس کے سارے ذاتی و صفاتی الفاظ کی انتہائی سچائی کو ظاہر کرتا ہے۔ جس کی ہر صفت اس کے اعلیٰ ہونے کی حمایت کرتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ الحق ہے۔ جو نہایت قابل تعظیم ہے۔ جو ہمیشہ سے موجود ہے اور جو بنفس نفیس نظر نہیں آتا اور منظر سے کبھی بھی غائب نہیں ہوتا۔ جس کی ہمیشگی ازل سے پہلے اور وقت سے بھی پرے ثابت ہے۔

اس کا ہونا ایک ایسا حق ہے جیسے اس کی اپنی خوبیوں کا نکھرا پن ہے۔ اور اس کے کمالات اس کی اعلیٰ خلّاقی سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس پر کسی مادے یا مادی چیز کا اطلاق نہیں ہوتا۔ وہ ان سے قطعی بالاتر ہے۔ بلکہ وہ مادی و بے جان اشیاء کے ساتھ ساتھ ہر جاندار چیز کا خالق بھی ہے۔ تو خالق اور مخلوق کبھی ایک جیسے نہیں ہوا کرتے۔ وہ اپنی بنائی ہوئی مخلوق جیسا کیسے ہو سکتا ہے؟۔ اس نے سچائی میں اتنی طاقت رکھی ہے جو اس کی اجازت سے خود اپنے آپ کو ظاہر کر دیتی ہے۔ وہ ہر چیز کو ایسے تخلیق کرتا ہے جس طرح اس کی حکمت چاہتی ہے۔ وہ اس طرح سے موجود ہے کہ اس کے غائب کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ نہ نظروں سے اوجھل اور نہ ہی معدوم۔ موجودات کی ہر چیز اسی کی مرہون منت ہے اور بالآخر اسی کی طرف اس کا انجام بھی ہونا ہے۔ لفظ الحق کا مخالف لفظ باطل ہے۔

الغرض تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین اور ان میں موجود ہر چیز کا رب ہے۔ وہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین اور اُن میں موجود ہر چیز کو قائم رکھتا ہے۔ وہ بالکل سچا ہے۔ اس کی ہر بات سچی ہے۔ اس کا وعدہ سچا ہے۔ اس سے ملاقات حق ہے۔ جنت و جہنم کی حقیقت سچی ہے۔ قیامت بھی حق ہے۔ وہ ہی سب کا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق و قابل نہیں۔ اللہ اپنے اسماء اور صفات میں سچا ہے۔ وہ واجب الوجود ہے۔ اس کی صفات۔ تعریفات کامل و مکمل ہیں اور وہ ایسا حق ہے کہ کسی کو اس کے انکار کی جرات نہیں اس کے ہونے پر بہت سارے صریح اور واضح ثبوت دلالت کے ساتھ موجود ہیں۔

قرآن کریم میں الحق کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

ثُمَّ رُدُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِينَ ﴿62﴾

سورۃ الانعام آیت 62

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آگاہ رہو کہ حکم و فیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِٱلْقُرْءَانِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰٓ إِلَيْكَ وَحْيُهُۥ ۖ
وَقُل رَّبِّ زِدْنِى عِلْمًا ﴿114﴾

سورۃ طہ آیت 114

پس اللہ ہی بادشاہ حقیقی (اور) اعلیٰ اونچے مرتبے والا ہے۔اور قرآن کی وحی جو تیری طرف بھیجی جاتی ہے اسے (پڑھنے) میں تم جلدی نہ کیا کرو جب تک اس کا اترنا پورا نہ ہو جائے۔اور دعا کیا کرو کہ اے میرے رب !۔مجھے اور بھی زیادہ علم عطا فرما۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّهُۥ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿6﴾ لا

سورۃ الحج آیت 6

یہ (سب کچھ) اس لئے کہ اللہ ہی حقیقی (قادرِ مطلق) ہے۔اور یقیناً وہ مُردوں کو زندہ کرے گا اور یقیناً وہ ہر بات پر خوب قدرت رکھتا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ هُوَ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿62﴾

سورۃ الحج آیت 62

یہ (بات تو پکی) ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن جن سے دعائیں مانگا کرتے ہیں وہ سب باطل ہے۔اور بیشک اللہ ہی بلند مرتبہ بہت بڑائی والا ہے۔

فَتَعٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْكَرِيمِ ﴿116﴾

سورة المؤمنون آیت 116

پس اللہ کا مرتبہ نہایت ہی عالیشان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی تو عرش کریم کا مالک ہے۔

ٱلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ ٱلْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ عَسِيرًا ﴿26﴾

سورة الفرقان آیت 26

اس دن ربِ الرحمٰن ہی کی حقیقی بادشاہی ہو گی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا ہی بھاری ہو گا۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِيُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿30﴾ 3ع

سورة لقمان آیت 30

یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جن جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں سب باطل ہیں اور کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی عالی مرتبہ ہے نہایت بڑائی والا ہے۔

قَالَ فَٱلْحَقُّ وَٱلْحَقَّ أَقُولُ ﴿84﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿85﴾

سورۃ ص آیت ۸۴۔۸۵

ارشاد ہوا کہ پھر حق یہ ہے اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں۔ کہ میں بھی تجھ سے اور ان سب سے جو بھی ان لوگوں میں سے تیری پیروی کریں گے ضرور جہنم کو بھر دوں گا۔

الحق کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ ان میں حق کو مختلف طرح سے واضح کیا گیا ہے۔ جن سے ان کا معنی و مطلب اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ یہ سارے حقائق حقیقی اللہ کی طرف سے ہیں۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَسْتَحْىِۦٓ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَيَقُولُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِۦ كَثِيرًا وَيَهْدِى بِهِۦ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿26﴾

سورۃ البقرۃ آیت 26

بیشک اللہ نہیں عار کرتا کہ کوئی سی بھی مثال بیان کرے خواہ مچھر کی یا اس سے بڑھ کر (کسی حقیر چیز کی) ہو۔ پس جو لوگ ایمان لائے وہ جان لیتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے۔ اور وہ

لوگ جو کافر ہوئے وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کا کیا مطلب تھا ؟۔اس سے وہ بہتوں کو گمراہ ہونے دیتا ہے اور بہتوں کی اس سے رہنمائی بھی کر دیتا ہے مگر اس سے صرف فاسق لوگ ہی گمراہ ہوا کرتے ہیں۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ
أَنفُسِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ ٱلْحَقُّ ۖ فَٱعْفُوا۟ وَٱصْفَحُوا۟ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ
إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿109﴾

سورة البقرة آیت 109

حق واضح ہو جانے کے باوجود بہت سے اہل کتاب محض ذاتی حسد کی بنا پر چاہتے ہیں کہ کاش تجھے ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف واپس پھیر سکیں۔پس معاف کردو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے۔بیشک اللہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى ٱلسَّمَآءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَىٰهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ ۗ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ
لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿144﴾

سورة البقرة آیت 144

(اے نبیؐ) یقیناً ہم تیرے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں پس ہم واقعی تجھے اس قبلہ کی طرف پھیرے دیتے ہیں جس سے تو خوش ہو جائے۔ تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں بھی ہو اپنا منہ اسی طرف کیا کرو۔ اور یقیناً اہل کتاب اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ (یہ تحویل قبلہ) ان کے رب کی طرف سے برحق ہے اور جو عمل یہ کرتے ہیں اللہ اس پر غافل نہیں ہے۔

ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُمْتَرِينَ ﴿147﴾ 17ع

سورۃ البقرۃ آیت 147

تیرے رب کی طرف سے یہ سراسر حق ہے۔ پس تم ہرگز کبھی شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔

ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ ٱلْمُمْتَرِينَ ﴿60﴾

سورۃ آل عمران آیت 60

تیرے رب کی طرف سے یہی حق ہے پس ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْقَصَصُ ٱلْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿62﴾

سورۃ آل عمران آیت 62

بلاشبہ یہ تمام واقعات حقیقت پر مبنی ہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔اور بیشک اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔

وَكَذَّبَ بِهِۦ قَوْمُكَ وَهُوَ ٱلْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿66﴾ ط

سورۃ الانعام آیت 66

اور تیری قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلادیا ہے حالانکہ وہ سراسر حق ہے۔ کہہ دو کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ ٱلْحَقُّ ۚ وَلَهُ ٱلْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿73﴾

سورۃ الانعام آیت 73

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے اور جس دن بس اتنا کہے گا کہ (حشر برپا) ہو جائے تو وہ برپا ہو جائے گا اسی کا ارشاد برحق ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو صرف اسی کی بادشاہت ہو گی۔ وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خوب خبردار ہے۔

وَٱلْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ ٱلْحَقُّ ۚ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿8﴾

سورۃ الأعراف آیت 8

اور اس روز (اعمال کا) تولا جانا برحق ہے۔ تو جن لوگوں کے (اعمال) کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پانے والے ہوں گے۔

فَوَقَعَ ٱلْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿118﴾ ج

سورۃ الأعراف آیت 118

تو حق ثابت ہوگیا اور جو باطل ان کا بنایا ہوا تھا سب جاتا رہا۔

لَقَدِ ٱبْتَغَوُا۟ ٱلْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُوا۟ لَكَ ٱلْأُمُورَ حَتَّىٰ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ ٱللَّهِ وَهُمْ كَٰرِهُونَ ﴿48﴾

سورۃ التوبۃ آیت 48

یقیناً یہ پہلے بھی فساد کے طالب رہے ہیں اور تمہارے لئے بہت سی باتوں میں الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آگیا اور اللہ کا حکم غالب ہوگیا اور وہ برا مانتے ہی رہ گئے۔

فَذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمُ ٱلْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ ٱلْحَقِّ إِلَّا ٱلضَّلَٰلُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿32﴾

سورۃ یونس آیت 32

پس یہی اللہ تو تمہارا حقیقی رب ہے۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور کیا ہے۔ پس تم کدھر الٹے پھرے جاتے ہو؟۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوٓاْ إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿76﴾

سورۃ یونس آیت 76

پھر جب ہمارے ہاں سے حق سچ (یعنی سچا دین) ان تک آگیا تو کہنے لگے کہ یہ تو بلاشبہ کھلم کھلا جادو ہے۔

وَيُحِقُّ ٱللَّهُ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿82﴾ 8ع

سورۃ یونس آیت 82

اور اللہ اپنے کلمات (کلام) سے حق بات کو سچا کر دے گا۔ اگرچہ مجرم لوگوں کو برا ہی لگتا رہے۔

فَإِن كُنتَ فِى شَكٍّ مِّمَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْـَٔلِ ٱلَّذِينَ يَقْرَءُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ
جَآءَكَ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُمْتَرِينَ ﴿94﴾ لا

سورۃ یونس آیت 94

پھر ہم نے جو تیری طرف نازل کیا ہے اگر (بالفرض) تمہیں اس میں شک ہے تو ان سے پوچھ لو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں۔ البتہ یقیناً تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق سچ (یعنی سچا دین) آچکا پس تو ہر گز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنِ ٱهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِى
لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿108﴾ ط

سورۃ یونس آیت 108

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان!۔ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق سچ (یعنی سچا دین) آچکا ہے۔ تو بس البتہ جو کوئی ہدایت پالے گا تو وہ اپنے ہی بھلے کے لئے ہدایت پائے گا۔ اور جو گمراہ رہے گا۔ تو بلاشبہ اس گمراہی کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔ اور میں تم پر کوئی وکیل نہیں ہوں۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ
إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ
مَوْعِدُهُۥ ۚ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا
يُؤْمِنُونَ ﴿17﴾

سورۃ ہود آیت 17

پھر کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اس پر اللہ کی طرف سے ایک گواہ بھی ہو۔ اور موسیٰؑ کی کتاب بھی اس سے پہلے گواہ تھی جو امام اور رحمت تھی۔ایسے ہی لوگ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔اور جو کوئی سارے گروہوں میں سے اس کا منکر ہو گیا تو اس کے وعدے کی جگہ دوزخ کی آگ ہے۔پس تم اس (قرآن) کی طرف سے کسی طرح کے شک شبے میں نہ رہنا۔ بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے برحق ہے۔ لیکن بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ ٱلْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿45﴾

سورۃ ہود آیت 45

اور نوحؑ اپنے رب کو پکارنے لگا کہ اے میرے رب !۔ بلا شبہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے (تو اس کو بھی نجات دیدے) اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِۦ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِى هَٰذِهِ ٱلْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿120﴾

سورۃ ہود آیت 120

اور ہم (سابقہ) رسولوں کے حالات تم سے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ ان سے تیرے دل کو ڈھارس بندھی رہے۔ اور ان واقعات میں تیرے پاس حق بات بھی پہنچ گئی۔ اور یہ تو ایمان والوں کے لئے نصیحت (بھی) اور عبرت (بھی) ہیں۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَٰوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ قُلْنَ حَٰشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوٓءٍ ۚ قَالَتِ ٱمْرَأَتُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْـَٰٔنَ حَصْحَصَ ٱلْحَقُّ أَنَا۠ رَٰوَدتُّهُۥ عَن نَّفْسِهِۦ وَإِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿51﴾

سورۃ یوسف آیت 51

بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ تمہارا کیا واقعہ تھا۔ جب تم نے یوسفؑ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔ سب بول اٹھیں کہ پناہ اللہ پاک کی !۔ ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں جانی۔ عزیز کی عورت بھی بول اٹھی کہ اب سچی بات ظاہر ہو چکی ہے۔ (اصل میں) میں نے ہی اسے پھسلانا چاہا تھا اور بیشک وہ سچوں میں سے ہے۔

الٓمٓر ۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ۗ وَٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ٱلْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿1﴾

سورۃ الرعد آیت 1

الف لام میم را۔ یہ کتاب (الہیٰ) کی آیات ہیں اور جو بھی تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے (سب) حق ہے بلکہ بہت سارے لوگ نہیں مانتے۔

۞ أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ٱلْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰٓ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿19﴾ لا

سورۃ الرعد آیت 19

بھلا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق سچ ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھا ہو۔ بیشک یہ تو محض وہی سمجھتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

وَقُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَٰطِلُ ۚ إِنَّ ٱلْبَٰطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿81﴾

سورۃ الاسراء آیت 81

اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل مِٹ گیا۔ بیشک باطل تو نابود ہونے والا ہی ہے۔

وَقُلِ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلظَّٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِن يَسْتَغِيثُوا۟ يُغَاثُوا۟ بِمَآءٍ كَٱلْمُهْلِ يَشْوِى ٱلْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ ٱلشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿29﴾

سورۃ الکھف آیت 29

اور کہہ دو کہ یہ (قرآن) تو تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے۔ پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کردے۔ بیشک ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے فریاد رسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا (جو) مونہوں کو جھلسا دے گا۔ کیا ہی برا وہ پانی ہوگا اور کیا ہی بری وہ (آخری) آرام گاہ ہوگی۔

وَٱقْتَرَبَ ٱلْوَعْدُ ٱلْحَقُّ فَإِذَا هِىَ شَٰخِصَةٌ أَبْصَٰرُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿97﴾

سورۃ الانبیاء آیت 97

اور (قیامت کا) سچا وعدہ قریب آ جائے گا پھر ایک دم سے منکرین کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی (اور وہ حسرت سے کہیں گے۔ کہ) ہائے ہماری بدبختی! ۔ بیشک ہم تو اس سے غفلت میں پڑے رہے۔ بلکہ ہم ہی ظالم لوگوں میں سے تھے۔

وَلِيَعْلَمَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا۟ بِهِۦ فَتُخْبِتَ لَهُۥ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهَادِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿54﴾

سورۃ الحج آیت 54

اور اس لئے بھی کہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ یہ تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اللہ کے سامنے ہی عاجزی کریں۔ اور بیشک جو لوگ ایمان لے آئیں اللہ ان کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔

وَلَوِ ٱتَّبَعَ ٱلْحَقُّ أَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَٰهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ﴿71﴾ط

سورۃ المؤمنون آیت 71

اور اگر حق بھی ان کی خواہشات پر چلنے لگ جاتا۔ تو آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب درہم برہم ہو جاتا۔ (نہیں) بلکہ ہم نے تو ان کا ذکر و نصائح (قرآن) ان کے پاس پہنچا دیا ہے مگر وہ اپنی اس نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔

يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ ٱللَّهُ دِينَهُمُ ٱلْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ ٱلْمُبِينُ ﴿25﴾

سورۃ النور آیت 25

اس دن اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دیدے گا جس کے وہ حقدار ہیں اور وہ جان لیں گے کہ بیشک اللہ ہی حق کو سچا کر دکھانے والا ہے۔

وَإِن يَكُن لَّهُمُ ٱلْحَقُّ يَأْتُوٓاْ إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿49﴾ط

سورۃ النور آیت 49

اور اگر حق ان کے موافق (فائدے مند) ہو تو اس کی طرف گردن جھکائے چلے آتے ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُواْ لَوْلَآ أُوتِىَ مِثْلَ مَآ أُوتِىَ مُوسَىٰٓ ج أَوَلَمْ يَكْفُرُواْ بِمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ؕ قَالُواْ سِحْرَانِ تَظَٰهَرَا وَقَالُوٓاْ إِنَّا بِكُلٍّ كَٰفِرُونَ ﴿48﴾

سورۃ القصص آیت 48

پھر جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق آ پہنچا تو کہنے لگے کہ اسے وہ کچھ کیوں نہ دے دیا گیا جو موسیٰؑ کو دیا گیا تھا۔ کیا انہوں نے اس (موسیٰؑ) کا انکار نہیں کیا تھا؟۔ (جب) کہہ دیا تھا کہ یہ دونوں تو جادو گر ہیں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور (یہ بھی) بولے کہ ہم تو بلاشبہ ہر ایک کے منکر ہیں۔

وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِهِۦٓ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّنَآ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِۦ مُسْلِمِينَ ﴿53﴾

سورۃ القصص آیت 53

اور جب ان کے سامنے (قرآن) پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے بیشک یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے ہم تو بلاشبہ پہلے سے ہی مسلمان (لگتے) ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۚ بَلْ هُوَ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّآ أَتَىٰهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿3﴾

سورۃ السجدۃ آیت 3

کیا یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس (رسول) نے اسے از خود گھڑ لیا ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم اس قوم کو آگاہ کردو جس کے پاس تم سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تاکہ وہ ہدایت کا راستہ پالیں۔

قُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ ٱلْبَٰطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿49﴾

سورة سبأ آیت 49

کہہ دو کہ حق آچکا ہے اور باطل نہ تو پہلے کچھ پیدا کرسکا اور نہ ہی پھر کچھ پیدا کرسکے گا۔

وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ هُوَ ٱلْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ
بِعِبَادِهِۦ لَخَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿31﴾

سورة فاطر آیت 31

اور یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے بالکل برحق ہے اور اپنے سے پہلے والی (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں سے اچھی طرح باخبر نہایت بصیرت والا ہے۔

سَنُرِيهِمْ ءَايَٰتِنَا فِى ٱلْءَافَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ
بِرَبِّكَ أَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿53﴾

سورۃ فصلت آیت 53

ہم عنقریب ان کو آفاق میں اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہ (قرآن ہی) حق سچ ہے۔ کیا ان کو رب کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر شاہد ہے۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا ٱلْحَقُّ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُمَارُونَ فِى ٱلسَّاعَةِ لَفِى ضَلَٰلٍۭ بَعِيدٍ ﴿18﴾

سورۃ الشوری آیت 18

جو لوگ اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی مچا رہے ہیں۔ اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ آگاہ رہو! ۔ یقیناً جو بھی قیامت کے بارے شک میں مبتلا ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

بَلْ مَتَّعْتُ هَٰٓؤُلَآءِ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿29﴾

سورۃ الزخرف آیت 29

اور میں ان کفار کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے ساز و سامان سے متمتع کرتا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف وضاحت کرنے والا رسول آگیا۔

وَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿30﴾

سورۃ الزخرف آیت 30

اور جب ان کے پاس حق (یعنی قرآن) آگیا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم البتہ اس کے منکر ہیں۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَءَامَنُوا۟ بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿2﴾

سورۃ محمد آیت 2

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اور اس (قرآن) پر بھی ایمان لے آئے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا جو کہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے تو اللہ نے ان کی برائیوں کو ان سے دور کر دیا اور ان کے حال کو سنوار دیا۔

ذَٰلِكَ ٱلْيَوْمُ ٱلْحَقُّ ۖ فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ مَـَٔابًا ﴿39﴾

سورۃ النبأ آیت 39

یہ دن برحق ہے پس جو بھی چاہے اپنے رب کی طرف اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

الحَکَم

الحکم کا مطلب ہے۔ وہ جس کی بات صحیح اور غلط کا تعین کرنے میں فیصلہ کن ہے۔۔ نیکی اور گناہوں کے کاموں کے درمیان فرق کرنے میں بالکل حتمی ہے۔ وہ ہر نفس کو اس کی کمائی کے مطابق بدلہ دیتا ہے۔ جو اپنے بندوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتا ہے۔ مگر اپنے علم کی بنا پر اگر کسی پر رحمت کرکے اسے معافی سے نواز دے تو اس کے اس فیصلے میں کوئی مخل نہیں ہو سکتا۔ وہ بدبخت اور خوش نصیب میں نہایت اہتمام سے فرق کرتا ہے۔ بدبخت کو عذاب دیتا ہے اور خوش بخت کو جزا دیتا ہے۔ الحکم قطعی طور پر ثالث ہے۔ بالکل صحیح منصف ہے جس کے فیصلے کو نہ کوئی پلٹ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے حکم کو منسوخ کر سکتا ہے۔

الحکم وہ ہے جس کے وعدے میں کوئی شک نہ ہو۔ جس کے عمل میں کوئی نقص نہ ہو۔ بندوں کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فیصلے سے ہر کسی کو اس کی کمائی کا اجر ملے گا۔ دنیا میں ہر ایک کی کوشش نوٹ کی جا رہی ہے جو وہاں پر ریکارڈ و محفوظ ملے گی۔ اس کی طرف سے ہدایت موجود ہے جس میں راستبازی کو جنت کا راستہ اور گناہ کو جہنم کا راستہ بتایا گیا ہے۔ نیک اعمال کرنے والوں کو ابدی خوشی ملے گی۔ جبکہ گناہ کرنے والوں کو گناہ کے حساب سے یا ابدی سزا ملے گی۔

اس کے فیصلے سے کسی کو خوشی ہو گی مگر کوئی رنجیدہ ہو گا۔ مگر یہ کہنے کی کسی میں تاب نہ ہو گی کہ اس کے ساتھ ناانصافی اور حق تلفی ہوئی ہے۔ سب کو معلوم ہو گا کہ جیسا کیا ویسا بھر لیا۔ بس نظر التفات ہو گی

کہ کسی طرح معاملہ سدھر جائے۔ کسی معاملے پر اللہ کی وسعت نظر سے کسی کو پاکی بھی حاصل ہو جائے گی۔ مگر بدبخت راہ فرار نہ پائیں گے۔ ان میں سے کسی کو شکایت ہو گی بھی تو ازالہ نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ ان کے اعمال پر گواہی بھی موجود ہو گی۔ انکار کی صورت نہ بن پڑے گی۔ پھر وہ حق و باطل کی تفریق کا وقت ہو گا۔ اللہ کا فیصلہ حتمی ہو گا۔ وہی حق کو باطل سے الگ کرنے والا منصف ہے۔

الحکم کے معنی میں دانائی و حکمت بھی شامل ہے۔ جس سے فیصلے کا معیار بہت بڑھ جاتا ہے۔ کوئی بھی فیصلہ کرنے والا اس کے فیصلہ کو رد نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی کو کوئی حق ہے کہ اس کے فیصلوں پر تبصرہ کرے۔ جب بھی افراد یا قومیں آپس میں جھگڑتی ہیں۔ تو فیصلے کے لیے قرآن و نبی ﷺ کے فرمان تک رسائی لی جاتی ہے۔ تاکہ انصاف مل سکے۔ اللہ کے قوانین انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہیں۔ تو آخرت میں اللہ کیسے ناانصافی کر سکتا ہے۔ وہاں پر تو وہ معاملے بھی پیش ہوں گے جن پر ضد اور ہٹ دھرمی آڑے آئی ہو گی۔ وہی اپنے بندوں کے دنیاوی اختلاف کے بارے اپنے علم کے مطابق ان کے درمیان ایسے فیصلے کرے گا کہ فریقین کا منہ بند ہو جائے۔

الحکم سے مراد ایسا حاکم ہے جو اپنے بندوں کے درمیان میں بہت سارے معاملات پر فیصلہ کر دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ حق ہے۔ اور حکم بھی صرف اسی کا حق ہے۔ دنیا میں بعض لوگ کسی کے بارے دوزخی ہونے کا جو خود ہی فیصلہ کر لیتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہیئے کہ اس معاملے میں زبانِ خلق نقارۂ خدا نہیں ہو سکتی۔ ایسے فیصلے کا اختیار صرف اللہ کو ہے۔ اور یہ فیصلہ ابھی ہونا ہے۔ اس لیے ایسی کوئی بات زبان پر نہ لائی جائے۔ جو بعد میں پچھتاوے کا باعث بنے!

دنیا میں وحی کے ذریعے جو وہ اپنے انبیا پر نازل کرتا ہے۔اس سے اپنے بندوں کو فیصلہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔جو زندگی کے معاملات تک محدود رہتے ہیں۔اس میں کسی کے مر جانے کے بعد اس کے بارے اچھا گمان تو کیا جا سکتا ہے۔مگر دوزخی ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں دیا جا سکتا۔سوائے اس کے کہ پہلے سے اس بارے اللہ کا کوئی فرمان موجود ہو۔یا نبی ﷺ نے اس بارے خبر دی ہو۔کیونکہ اس کی فائل بند ہو گئی۔اب صرف اس میں صدقہ جاریہ یا گناہ جاریہ کا اندراج ہی ممکن ہے۔جو آخرت میں کھل کر سامنے آئے گا۔پھر اس پر جنت دوزخ کا فیصلہ ہو گا۔علاوہ ازیں اللہ جل شانہ باطل پرست اور مشرکوں کو زیر کرتے ہوئے اہل حق کی حمایت کا فیصلہ دے گا۔اور انصاف کے ذریعے ہر مظلوم کو اس کا حق دلائے گا۔اور اللہ تعالیٰ اپنے اقوال و افعال اور اپنے فیصلوں میں بہترین عادل حکمران ہے۔

قرآن پاک میں مختلف جگہوں پر اس لفظ کے بہت سے مشتقات ہیں۔

أَفَحُكْمَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ ٱللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿50﴾ ع7

سورۃ المائدۃ آیت 50

تو کیا پھر یہ زمانۂ جاہلیت کا سا فیصلہ چاہتے ہیں ؟۔حالانکہ جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے بہتر اور کوئی بھی فیصلہ کرنے والا نہیں۔

قُلْ إِنِّى عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَكَذَّبْتُم بِهِۦ ۚ مَا عِندِى مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِۦٓ ۚ إِنِ
ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْفَٰصِلِينَ ﴿57﴾

سورۃ الانعام آیت 57

کہہ دو کہ یقینی طور پر میں تو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھوٹا قرار دیتے ہو۔ جس (عذاب) کے لئے تم جلدی مچاتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے۔ (یہ) حکم وفیصلہ کرنے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہ حق ہی بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

ثُمَّ رُدُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِينَ ﴿62﴾

سورۃ الانعام آیت 62

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آگاہ رہو کہ حکم وفیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْتَغِى حَكَمًا وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ إِلَيْكُمُ ٱلْكِتَٰبَ مُفَصَّلًا ۚ وَٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ
ٱلْكِتَٰبَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُۥ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِٱلْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُمْتَرِينَ ﴿114﴾

سورۃ الانعام آیت 114

کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور منصف تلاش کروں؟۔ حالانکہ وہ (اللہ جل شانہ) ہی تو ہے جس نے تمہاری طرف ایک مفصل وواضح کتاب اتار دی ہے۔ اور جنہیں ہم نے (پہلے) کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ تیرے رب کی طرف سے یہ برحق نازل ہوئی ہے۔ پس تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ أَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿40﴾

سورۃ یوسف آیت 40

اللہ کو چھوڑ کر تم جن جن کی بھی عبادت کرتے ہو وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے اپنے طور پر رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی ہے۔ حکومت تو صرف اور صرف اللہ ہی کی ہے۔ یہ حکم بھی اسی کا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کی جائے یہی سیدھا دین ہے۔ لیکن بنی نوع انسان میں سے بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

وَقَالَ يَٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُواْ مِنۢ بَابٖ وَٰحِدٖ وَٱدْخُلُواْ مِنْ أَبْوَٰبٖ مُّتَفَرِّقَةٖۖ وَمَآ أُغْنِي عَنكُم
مِّنَ ٱللَّهِ مِن شَيْءٍۖ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿67﴾

سورۃ یوسف آیت 67

اور کہا۔اے میرے بیٹو ! ۔ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔اور میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی شے کو تم پر سے بالکل ٹال نہیں سکتا۔بلا شبہ حکم صرف اور صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔اسی پر میرا بھروسہ ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

قُلِ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُواْۖ لَهُۥ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِۖ أَبْصِرْ بِهِۦ وَأَسْمِعْۚ مَا
لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِيّٖ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِۦٓ أَحَدٗا ﴿26﴾

سورۃ الکہف آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔ تمام آسمانوں وزمین کا غیب وہی جانتا ہے۔کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔نہ تو اس (اللہ) کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی ولی ہے اور نہ ہی وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔

وَهُوَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلْأُولَىٰ وَٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَلَهُ ٱلْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿70﴾

سورۃ القصص آیت 70

اور وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔اسی کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہر طرح کی تعریف ہے۔اور اسی کی حکومت وفرمانروائی ہے۔اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۘ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُۥ ۚ لَهُ ٱلْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿88﴾ع9

سورۃ القصص آیت 88

اور تم اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو نہ پکارنا۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔اسی کی حکومت وفرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

ذَٰلِكُم بِأَنَّهُۥٓ إِذَا دُعِىَ ٱللَّهُ وَحْدَهُۥ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِۦ تُؤْمِنُوا۟ ۚ فَٱلْحُكْمُ لِلَّهِ ٱلْعَلِىِّ ٱلْكَبِيرِ ﴿12﴾

سورۃ غافر آیت 12

یہ (عذاب) اس لئے ہے کہ جب واحد و یکتا اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کردیتے تھے۔ اور اگر کسی کو اس کا شریک بنایا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے۔ اب تو فیصلہ اللہ ہی کا ہے جو اعلیٰ وارفع ہے سب سے بڑا ہے۔

وَإِذْ يَتَحَآجُّونَ فِى ٱلنَّارِ فَيَقُولُ ٱلضُّعَفَٰٓؤُا۟ لِلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوٓا۟ إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ ٱلنَّارِ ﴿47﴾ قَالَ ٱلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوٓا۟ إِنَّا كُلٌّ فِيهَآ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ ٱلْعِبَادِ ﴿48﴾

سورۃ غافر آیت ۴۷۔۴۸

اور جب یہ لوگ جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑا کریں گے تو کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تو البتہ تمہارے تابع تھے کیا تم آگ کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو؟۔ وہ بڑے لوگ کہیں گے کہ بلاشبہ ہم سب بھی اسی میں پڑے ہیں اور یقیناً اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرچکا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى ٱلْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَءَاتُوهُم مَّآ أَنفَقُوا۟ ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَآ

ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا۟ بِعِصَمِ ٱلْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوا۟ مَآ أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوا۟ مَآ
أَنفَقُوا۟ ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ ٱللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿10﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 10

اے ایمان والو! ۔جب مومن عورتیں ہجرت کرکے تمہارے پاس آئیں تو ان کی آزمائش کرلیا کرو۔اللہ تو ان کے ایمان کو بخوبی جانتا ہے۔پس اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ وہ مومن ہیں تو پھر انہیں کفار کی طرف واپس نہ بھیجو۔نہ تو یہ اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ ہی وہ اِن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔اور جو کچھ انہوں نے (اِن پر) خرچ کیا ہو وہ اُن کو ادا کردو۔اور تمہارے لئے کچھ گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جبکہ تم ان کے مہر انہیں ادا کردو۔اور تم (بھی) کافر عورتوں کو (اپنے نکاح میں) نہ روکے رکھو اور تم نے (ان پر جو مہر) خرچ کیا ہے وہ (ان سے) واپس طلب کرلو۔اور کافر بھی جو انہوں نے خرچ کیا ہے (مسلمان بیویوں سے واپس) مانگ لیں۔یہ اللہ کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کئے دیتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِٱلدِّينِ ﴿7﴾ط أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِأَحْكَمِ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿8﴾1ع

سورۃ التین آیت ۷۔۸

پس تجھے اس (ہدایت مل جانے) کے بعد کون سی چیز روزِ جزا کو جھٹلانے پر آمادہ کر دیتی ہے؟۔ کیا (کوئی شک ہے کہ) اللہ جل شانہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟۔

اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے بندوں سے بھی انصاف پر قائم رہنے کا تقاضا کرتا ہے۔اس کا حق ہے کہ دل اس سے خوش اور راضی رہیں۔ روحیں اس کے تابع فرمان رہیں۔اور اس کی فرمانبردار ہوں۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُكُمۡ أَن تُؤَدُّواْ ٱلۡأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهۡلِهَا وَإِذَا حَكَمۡتُم بَيۡنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحۡكُمُواْ بِٱلۡعَدۡلِۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعَۢا بَصِيرٗا ﴿58﴾

سورۃ النساء آیت 58

یقینی طور پر اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کر دو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بلا شبہ اللہ تمہیں نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے۔ بیشک اللہ خوب سنتا اور نگاہِ بصیرت سے دیکھتا ہے۔

الحکیم

الحکیم اللہ تعالیٰ کی ایک پیاری صفت ہے۔وہ جس کے پاس تمام تر حکمت ہے۔ وہ اپنی حکمت میں سب سے اوپر ہے۔اللہ رب العزت الحکیم ہے۔اس کا مطلب ہے ایک ایسا تجزیہ کرنے والا جس سے کوئی بھی جہت او جھل نہیں ہو سکتی۔وہ اس کے ہر پہلو سے اچھی طرح واقف ہوتا ہے۔ تخلیق کے اعتبار دیکھا جائے تو جب بھی اللہ کسی چیز کو بناتا ہے۔تو اس کے سارے پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتا ہے۔اور اس کا نہایت اعلیٰ میعار قائم کرتا ہے۔اس طرح سے الحکیم کا معنی پہلے سے سے جان لینے والا تجزیہ نگار یعنی العلیم ہونا بھی ہے۔جو حکمت کا بنیادی تصور واضح کرتا ہے۔ الحکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمتوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔وہ اپنے ازلی اور دائمی علم کے ذریعے ہر چیز کو ابتدا سے انتہا تک جانتا ہے جس کے کسی لمحہ معدوم ہونے کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔اس لیے اس کا کوئی کام و معاملہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔بلکہ حکمت سے بھرا ہوتا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالی ہر چیز کو پیدا کرنے اور ایسی تخلیق کو مکمل کرنے میں سب سے زیادہ حکمت والا ہے۔اس کی حکمت کا مطلب ہے ہر چیز کے بارے میں اس کا پہلے سے علم اور اس کا ہر چیز کو انتہائی دانشمندی اور بہترین طریقے سے وجود میں لانا۔یہی حکمت اس کے سارے امور میں ہوتی ہے۔

الحکیم کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کام کو انتہائی پاکیزگی و متانت سے سرانجام دینا۔کوئی بھی ایسا کام کرنا کہ کہیں بھی اُس کی مثال نہ ہو۔اس سے مراد۔دانائی والا اور جو کوئی بھی عبث اور بے فائدہ

کام نہ کرے۔اور نہ ہی کوئی ایسا حکم جاری کرے جو بلا فائدہ ہو۔اللہ سبحانہ ایسا دانا ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کو نہایت محکم کرکے پیدا کیا ہے۔اسی لیے رحمٰن کی تخلیق میں کوئی عیب نہیں ہو سکتا۔اور نہ کسی قسم کی کمی ہو سکتی ہے۔اور نہ ہی اس کی شریعت میں کسی قسم کا تضاد اور تناقص موجود ہے۔دیکھئے درج ذیل آیات۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُوا۟ فِيهِ ٱخْتِلَٰفًا كَثِيرًا ﴿82﴾

سورۃ النساء آیت 82

یہ لوگ قرآن میں غورو فکر کیوں نہیں کرتے۔اور اگر یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے ؟۔

ٱلَّذِى خَلَقَ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا ۖ مَّا تَرَىٰ فِى خَلْقِ ٱلرَّحْمَٰنِ مِن تَفَٰوُتٍ ۖ فَٱرْجِعِ ٱلْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ﴿3﴾

سورۃ الملک آیت 3

جس نے آسمانوں کے سات طبق اوپر تلے بنا دیئے۔تم ربِ الرحمٰن کی تخلیق میں کوئی نقص نہیں دیکھ پاؤ گے۔ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھو کیا تمہیں کوئی رخنہ و شگاف نظر آتا ہے؟۔

الحکیم ایک بہترین اور منفرد عدل والا۔ معاملات کے انتظام میں مہربان۔ ہر چیز کا پیمانہ مقرر کرنے والا۔ وہ جس کی حکمت انتہائی چوٹی کی اور حتمی ہوتی ہے۔ جس میں نظر ثانی بالکل نہیں ہوا کرتی۔ ہر چیز کو اس کے صحیح مقام پر رکھنے والا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی بھی خواہ کتنا برگزیدہ ہو اللہ کی حکمت کو قطعی نہیں سمجھ سکتا۔

الحکیم کسی بھی طرح کے مفادات کے حصول سے پاک ہے اور نہ ہی اس کے کسی کام پر کوئی اعتراض کر سکتا ہے۔ اس کا ہر کام حکمت سے آراستہ ہوتا ہے اور حکمت کی تعریف کچھ یوں ہے کہ بہترین ذرائع سے بہترین چیزوں کو ان کی ابتدا سے پہلے ہی ان کی انتہا تک جان لینا۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہر چیز سے ٹپکتی ہے۔ وہ تو مطلق الحکیم ہے۔ وہ ابدی اور لازوال علم کے بہترین ذرائع سے ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ علم جس کے بارے میں کوئی گمان بھی نہیں کر سکتا اور نہ اس میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ کسی کو ایسا نہیں کہا جا سکتا۔

قرآن کریم میں الحکیم کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

قَالُواْ سُبۡحَٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَآۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡعَلِيمُ ٱلۡحَكِيمُ ﴿32﴾

سورۃ البقرۃ آیت 32

انہوں نے عرض کیا تو پاک ہے ہمیں کچھ بھی علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ بیشک تو ہی سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا وَٱبْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ
وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿129﴾ ع15

سورۃ البقرۃ آیت 129

اے ہمارے رب ! ۔ان میں ایک ایسا رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کو ہر طرح سے پاک کرے ۔بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

فَإِن زَلَلْتُم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿209﴾

سورۃ البقرۃ آیت 209

پھر صاف صاف ہدایات آجانے کے بعد بھی تم پھسل جاؤ تو خوب جان لو کہ اللہ غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْيَتَٰمَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن
تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ ٱلْمُفْسِدَ مِنَ ٱلْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ
إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿220﴾

سورۃ البقرۃ آیت 220

دنیا اور آخرت میں (غور کیا کرو) اور تجھ سے یتیموں کے بارے پوچھتے ہیں کہہ دو کہ ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اگر تم ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی بند ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ فساد کرنے والا اور اصلاح کرنے والا کون کون ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں (اس بارے) مشقت میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ بڑا غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلْمُطَلَّقَٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَٰثَةَ قُرُوٓءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِىٓ أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِى ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوٓا۟ إِصْلَٰحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ ٱلَّذِى عَلَيْهِنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿228﴾ 28ع

سورۃ البقرۃ آیت 228

اور طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ اور اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے جائز نہیں کہ جو اللہ نے ان کے ارحام میں پیدا کیا ہے اسے چھپائیں۔ اور ان کے خاوند اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر وہ مفاہمت چاہیں۔ اور مناسب انداز میں ان (عورتوں) کا ویسا ہی حق ہے جیسا (مردوں کا) ان پر ہے۔ البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت ہے۔ اور اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَٰجِهِم مَّتَٰعًا إِلَى ٱلْحَوْلِ غَيْرَ
إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِى مَا فَعَلْنَ فِىٓ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ
وَٱللَّهُ عَزِيزٌ **حَكِيمٌ** ﴿240﴾

سورۃ البقرۃ آیت 240

جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ انہیں سال بھر تک نان و نفقہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔ پھر اگر وہ خود سے نکل جائیں اور اپنے حق میں مناسب کام (کا فیصلہ یعنی نکاح) کرلیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ زبردست غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ أَرِنِى كَيْفَ تُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن
لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِى ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ ٱلطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ ٱجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ٱدْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَٱعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ **حَكِيمٌ** ﴿260﴾ 35ع

سورۃ البقرۃ آیت 260

اور جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے رب !۔ مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں یقین نہیں ؟۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس لئے کہ میرا دل کامل اطمینان حاصل کرلے

۔ارشادِ باری ہوا کہ تم چار پرندے لو پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو پھر (ان کے ٹکڑے کرکے) ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر ان کو بلاؤ تو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے۔اور جان رکھو کہ بیشک اللہ بڑا زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى يُصَوِّرُكُمْ فِى ٱلْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿6﴾

سورۃ آل عمران آیت 6

وہ (اللہ) ہی تو ہے جو ارحام (کی تاریکیوں) میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہ خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 18

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔اور فرشتے اور علم والے لوگ بھی۔وہ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔(کہ) اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْقَصَصُ ٱلْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ
ٱلْحَكِيمُ ﴿62﴾

سورۃ آل عمران آیت 62

بلاشبہ یہ تمام واقعات حقیقت پر مبنی ہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔اور بیشک اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔

وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِۦ ۗ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ
ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿126﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 126

اور اس مدد کو تو محض تمہارے لئے بشارت اور اطمینان قلب (کا ذریعہ) بنایا۔ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَٰدِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ ٱثْنَتَيْنِ
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَٰحِدَةً فَلَهَا ٱلنِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا
ٱلسُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُۥ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُۥ وَلَدٌ وَوَرِثَهُۥٓ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ

ٱلثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُۥٓ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ ٱلسُّدُسُ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ
ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ
عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿11﴾

سورۃ النساء آیت 11

اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت کرتا ہے۔ کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ اور اگر صرف (دو یا) دو سے اوپر لڑکیاں ہی وارث ہوں تو ان کو ترکہ کا دو تہائی دیا جائے گا۔ اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ آدھا ہے۔ اور اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کے لئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہوگا (اور باقی سب اولاد کا)۔ اور اگر بے اولاد ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا (باقی دو تہائی باپ کو ملے گا)۔ اور اگر اس (میت) کے (بہن) بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا (باقی سب بہن بھائیوں کا)۔ مگر یہ تقسیم اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہو گی جو مرنے والا کر گیا اور اس قرض کی ادائیگی کے بعد جو اس (میت) کے ذمے ہو گا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ یا تمہاری اولاد میں سے فائدے کے لحاظ سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصے ہیں۔ بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّمَا ٱلتَّوْبَةُ عَلَى ٱللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلسُّوٓءَ بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ
فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَتُوبُ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿17﴾

سورۃ النساء آیت 17

اللہ یقیناً صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی سے کوئی برائی کرلیتے ہیں پھر جلد ہی اس سے (باز آجاتے اور) رجوع کرلیتے ہیں پس اللہ ان کو معاف کردیتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ ۖ كِتَٰبَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا۟ بِأَمْوَٰلِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ ۚ فَمَا ٱسْتَمْتَعْتُم بِهِۦ مِنْهُنَّ فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَٰضَيْتُم بِهِۦ مِنۢ بَعْدِ ٱلْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿24﴾

سورۃ النساء آیت 24

اور شوہر والی عورتیں بھی (حرام ہیں) مگر ایسی عورتیں جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہاری ملکیت میں ہوں۔ یہ اللہ کا قانون تم پر فرض ہے۔ اور ان کے علاوہ باقی سب عورتیں تم پر حلال ہیں ایسے کہ برائی سے بچنے کے لئے اپنے مال خرچ کرکے ان سے نکاح کرلو نہ کہ شہوت رانی کرنے کے لئے۔ پس جن (منکوحہ) عورتوں سے تم نے فائدہ حاصل کیا ہے ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کرو۔ البتہ مہر مقرر ہو جانے کے بعد بھی اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس کی رضامندی سے جو طے کرلو۔ بیشک اللہ ہر طرح سے خبردار نہایت حکمت والا ہے۔

يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿26﴾

سورۃ النساء آیت 26

اللہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام) وضاحت سے بیان کر دے اور تمہیں ان نیک لوگوں کی سنت پر چلائے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور تمہاری توبہ قبول کرے۔ اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿56﴾

سورۃ النساء آیت 56

بلاشبہ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم انہیں آگ میں ڈالیں گے جب ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم دوسری کھالوں سے بدل دیں گے تاکہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَصَّدَّقُوا۟ ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿92﴾

سورة النساء آیت 92

اور کسی ایمان والے کی شان نہیں کہ مومن کو قتل کردے مگر غلطی سے۔اور جو کوئی بھول کر بھی کسی مومن کو مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی دے مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کردیں۔پھر اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے ہو جس سے تمہاری دشمنی ہے تو صرف ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے۔اور اگر مقتول ایسے لوگوں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام بھی آزاد کرنا ہوگا۔اور پھر جسے غلام نہ میسر ہوسکے۔تو وہ اللہ سے گناہ بخشوانے کے لئے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے۔اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَا تَهِنُوا۟ فِى ٱبْتِغَآءِ ٱلْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا۟ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ
وَتَرْجُونَ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿104﴾ع15

سورة النساء آیت 104

اور ہمت نہ ہارنا خواہ تمہیں کفار کا تعاقب کرنے میں مشقت اٹھانی پڑے۔ پس جیسے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اسی طرح انہیں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اور تم تو البتہ اللہ سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ ہی سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُۥ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿111﴾

سورۃ النساء آیت 111

اور جو کوئی گناہ کماتا ہے تو البتہ اس کا وبال صرف اسی کی جان پر ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ ٱللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِۦ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ وَٰسِعًا حَكِيمًا ﴿130﴾

سورۃ النساء آیت 130

اور اگر دونوں میاں بیوی (ناموافقت پر) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو غنی کر دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا نہایت حکمت والا ہے۔

بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿158﴾

سورۃ النساء آیت 158

بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اللہ بخوبی غالب نہایت حکمت والا ہے۔

رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ ٱلرُّسُلِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿165﴾

سورۃ النساء آیت 165

(ہم نے) رسولوں کو خوشخبری سنانے والے اور خبردار کرنے والے بنا کر بھیجا تاکہ رسولوں کے آجانے کے بعد بنی نوع انسان کا اللہ پر کوئی الزام باقی نہ رہے۔ اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلرَّسُولُ بِٱلْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿170﴾

سورۃ النساء آیت 170

اے بنی نوع انسان! ۔ اللہ کا رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لے آؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر انکار کرو گے تو (مت بھولنا کہ) یقیناً اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں و زمین میں ہے۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلسَّارِقُ وَٱلسَّارِقَةُ فَٱقْطَعُوٓاْ أَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَٰلًا مِّنَ ٱللَّهِۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴿38﴾

سورۃ المائدۃ آیت 38

اور جو چوری کرے خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے کرتوت کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے۔ اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴿118﴾

سورۃ المائدۃ آیت 118

اگر تو انہیں عذاب دیتا ہے تو بیشک وہ تیرے ہی بندے ہیں۔ اور اگر تو انہیں معاف کر دیتا ہے تو بلاشبہ تو بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ﴿18﴾

سورۃ الانعام آیت 18

اور وہ اپنے بندوں پر مکمل اختیار اور پوری طرح سے قابو رکھتا ہے۔ اور وہ نہایت حکمت والا بڑا ہی باخبر ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ
ٱلْحَقُّ ۚ وَلَهُ ٱلْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۚ وَهُوَ **ٱلْحَكِيمُ**
ٱلْخَبِيرُ ﴿73﴾

سورۃ الانعام آیت 73

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے اور جس دن بس اتنا کہے گا کہ (حشر برپا) ہو جائے تو وہ برپا ہو جائے گا اسی کا ارشاد برحق ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو صرف اسی کی بادشاہت ہو گی۔ وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خوب خبر دار ہے۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ ءَاتَيْنَٰهَآ إِبْرَٰهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ
حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿83﴾

سورۃ الانعام آیت 83

اور یہی ہماری وہ دلیل تھی جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ بیشک تیرا رب بہت حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُم مِّنَ ٱلْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم
مِّنَ ٱلْإِنسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِىٓ أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ ٱلنَّارُ
مَثْوَىٰكُمْ خَٰلِدِينَ فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿128﴾

سورۃ الأنعام آیت 128

اور جس دن (اللہ جل شانہ) سارے (جنّ وانس) کو محشر میں جمع کرے گا۔ کہ اے گروہ جِنّات !۔ یقیناً تم نے انسانوں میں سے بہت سارے لوگوں کو (گمراہی پر) قابو کر رکھا تھا۔ تو انسانوں میں سے ان کے ولی اولیاء کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم سب نے ایک دوسرے سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس معیاد تک آ پہنچے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر رکھی تھی۔ ارشادِ باری ہو گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے مگر (یہ کہ) جو اللہ چاہے۔ بیشک تیرا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

وَقَالُوا۟ مَا فِى بُطُونِ هَٰذِهِ ٱلْأَنْعَٰمِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰٓ أَزْوَٰجِنَا ۖ وَإِن
يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿139﴾

سورۃ الأنعام آیت 139

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو ان جانوروں کے پیٹ میں ہے یہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری بیویوں پر (اس کا کھانا) حرام ہے۔ اور جو بچہ مُردہ (پیدا) ہو تو اس کے کھانے میں سب شریک ہوتے ہیں

۔اللہ عنقریب ان کی بنائی بیان کردہ باتوں پر انہیں سزا دے گا۔ بیشک وہ نہایت حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِۦ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿10﴾ع1

سورۃ الانفال آیت 10

اور اس مدد کو تو اللہ نے محض خوش خبری بنایا تھا تاکہ اس سے تمہارے دل مطمئن رہیں۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

إِذْ يَقُولُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿49﴾

سورۃ الانفال آیت 49

اس وقت منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا کہہ رہے تھے کہ ان (مسلمانوں) کے دین نے تو انہیں دھوکے وغرور میں ڈال رکھا ہے۔ اور جو کوئی بھی اللہ پر بھروسہ رکھے تو بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا مَّآ أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿63﴾

سورۃ الانفال آیت 63

اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دی۔ اور جو کچھ روئے زمین میں ہے اگر سارے کا سارا بھی تم خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے تھے مگر اللہ ہی نے ان کو آپس میں جوڑ دیا۔ بیشک وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِىٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ ٱلدُّنْيَا وَٱللَّهُ يُرِيدُ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿67﴾

سورۃ الانفال آیت 67

کسی نبی کے شایانِ شان نہیں کہ اپنے پاس قیدیوں کو رکھے جب تک وہ (فتنے کو مکمل کچلنے کیلئے) زمین میں خوب خون ریزی نہ کر لے۔ تم لوگ دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو اور اللہ (تمہارے لئے) آخرت چاہتا ہے۔ اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِن يُرِيدُوا۟ خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا۟ ٱللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃ الانفال آیت 71

اور اگر یہ لوگ تم سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً یہ پہلے ہی اللہ سے خیانت کر چکے ہیں پھر اللہ نے انہیں (تمہارے ہاتھ) گرفتار کروا دیا۔اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ ٱللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿15﴾

سورۃ التوبۃ آیت 15

اور ان کے دلوں کا غصہ دور کر دے گا۔اور اللہ جسے چاہتا ہے توبہ کی توفیق دیتا ہے۔اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُواْ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦٓ إِن شَآءَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿28﴾

سورۃ التوبۃ آیت 28

اے ایمان والو!۔ بس کچھ شک نہیں کہ مشرک لوگ پلید ہیں۔ پس اس سال کے بعد مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) کے نزدیک تک نہ آنے پائیں۔ اور اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہو تو عنقریب اللہ نے چاہا تو تمہیں اپنے فضل سے مالا مال کر دے گا۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِى ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُۥ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلسُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ ٱللَّهِ هِىَ ٱلْعُلْيَا ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ **حَكِيمٌ** ﴿40﴾

سورۃ التوبۃ آیت 40

اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو اللہ نے اس کی (ایسے وقت) مدد کی تھی جب کافروں نے ان کو گھر سے نکال دیا تھا۔ وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے جس وقت وہ (محمدؐ) اپنے ساتھی (ابوبکر صدیقؓ) سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اپنی طرف سے ان پر سکون واطمینان نازل فرمایا اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا۔ اور بات تو اللہ ہی کی بلند رہتی ہے۔ اور اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

۞ إِنَّمَا ٱلصَّدَقَٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَٱلۡعَٰمِلِينَ عَلَيۡهَا وَٱلۡمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمۡ وَفِي ٱلرِّقَابِ وَٱلۡغَٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱبۡنِ ٱلسَّبِيلِۖ فَرِيضَةٗ مِّنَ ٱللَّهِۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٞ ﴿60﴾

سورة التوبة آیت 60

بلاشبہ زکوۃ وصدقات صرف۔ مفلسوں۔ اور محتاجوں۔ اور اس پر مامور کام کرنے والوں کا حق ہے۔ اور جن کی (اسلام کے لئے) دلجوئی کرنا مقصود ہو۔ اور غلاموں کے آزاد کرانے میں۔ اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں۔ اور اللہ کی راہ میں۔ اور مسافروں (کی مدد) میں۔ یہ (سب حقوق) اللہ کی طرف سے مقرر کردیئے گئے ہیں۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلۡمُؤۡمِنُونَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتُ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَآءُ بَعۡضٖۚ يَأۡمُرُونَ بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ ٱلۡمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤۡتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓۚ أُوْلَٰٓئِكَ سَيَرۡحَمُهُمُ ٱللَّهُۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٞ ﴿71﴾

سورة التوبة آیت 71

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (دوست) ہیں۔ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت

کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

ٱلْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا۟ حُدُودَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿97﴾

سورۃ التوبہ آیت 97

دیہاتیوں میں کچھ کفر اور نفاق میں زیادہ ہی سخت ہیں۔ اور اسی قابل ہیں کہ ان حدود واحکام سے نابلد و جاہل ہی رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیے ہیں۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَءَاخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ ٱللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿106﴾

سورۃ التوبہ آیت 106

اور کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کا حکم آنے تک موقوف والتویٰ میں ہے۔ وہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو ان کو معاف کردے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

لَا يَزَالُ بُنْيَٰنُهُمُ ٱلَّذِى بَنَوْا۟ رِيبَةً فِى قُلُوبِهِمْ إِلَّآ أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ﴿110﴾ 13ع

سورة التوبة آیت 110

یہ عمارت (یعنی مسجد) جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ (کانٹا بن کر) ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

الٓر ۚ كِتَٰبٌ أُحْكِمَتْ ءَايَٰتُهُۥ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿1﴾ لا

سورة ہود آیت 1

الف لام را۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی آیات مستحکم ہیں۔ پھر حکیم وخبیر اللہ کی طرف سے تفصیلی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔

۞ وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ
ءَالِ يَعْقُوبَ كَمَآ أَتَمَّهَا عَلَىٰٓ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ﴿6﴾ 1ع

سورة یوسف آیت 6

اوراسی طرح تیرارب تجھے ممتاز کرے گااور تجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر سکھائے گا۔اوراپنی نعمت تجھ پر اورآلِ یعقوبؑ پر پوری کرے گا جس طرح اس نے اپنی نعمت تمہارے دونوں دادا۔ ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پہلے پوری کی تھی۔ بیشک تیرارب خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَأْتِيَنِى بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿83﴾

سورۃ یوسف آیت 83

(یعقوبؑ نے) کہا کہ (نہیں) بلکہ تم نے اپنی طرف سے یہ بات بنالی ہے۔پس اب صبر ہی بہتر ہے۔امید تو صرف اللہ سے ہی ہے (جو) کہ ان سب کو مجھ سے لاملائے۔ بیشک وہی خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى ٱلْعَرْشِ وَخَرُّوا۟ لَهُۥ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَٰٓأَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَٰىَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّى حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِىٓ إِذْ أَخْرَجَنِى مِنَ ٱلسِّجْنِ وَجَآءَ بِكُم مِّنَ ٱلْبَدْوِ مِنۢ بَعْدِ أَن نَّزَغَ ٱلشَّيْطَٰنُ بَيْنِى وَبَيْنَ إِخْوَتِىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى لَطِيفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿100﴾

سورۃ یوسف آیت 100

اور اپنے والدین کو اونچے تخت پر بٹھایا اور اس (یوسفؑ) کے آگے سب سجدے میں گر پڑے۔ اور (یوسفؑ نے) کہا کہ اے ابا جان! ۔یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (بچپن میں) دیکھا تھا۔ اسے میرے رب نے سچا کر دکھایا۔ اور یقیناً اس نے مجھ پر (اور بھی بہت سے) احسان کیے جب مجھے قید خانے سے نکالا اور تمہیں گاؤں سے یہاں لے آیا۔ اس کے بعد (بھی) کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد واختلاف ڈال دیا تھا۔ بیشک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے بہترین تدبیر کر دیتا ہے ۔ بلاشبہ وہی خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِۦ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿4﴾

سورۃ إبراهيم آیت 4

اور ہم نے ہر رسول کو اس کی اپنی قومی زبان میں رسول بنا کر بھیجا تاکہ وہ ان کے لئے (اللہ کے احکام) تفصیل سے واضح کر سکے۔ پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دے دیتا ہے ۔اور وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهُۥ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿25﴾ع2

سورۃ الحجر آیت 25

اور بلاشبہ تیرا رب ہی ان سب کو محشر میں جمع کرے گا۔ بیشک وہ بڑا حکمت والا نہایت خبردار ہے۔

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ مَثَلُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿60﴾ ع7

سورۃ النحل آیت 60

جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کے لئے ہی ہر بری مثال ہے اور اللہ کی مثالی شان تو سب سے بلند و بالا ہے اور وہی خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّآ إِذَا تَمَنَّىٰٓ أَلْقَى ٱلشَّيْطَٰنُ فِىٓ أُمْنِيَّتِهِۦ فَيَنسَخُ ٱللَّهُ مَا يُلْقِى ٱلشَّيْطَٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿52﴾ لا

سورۃ الحج آیت 52

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب بھی اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اس کی تمنا میں ملاوٹ و خلل اندازی نہ ڈال دی ہو۔ پھر شیطان جو (ملاوٹ) ڈالتا ہے اللہ اس کو دور کر دیتا ہے اور اپنی آیات کو مزید مستحکم کر دیتا ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ وَأَنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ **حَكِيمٌ**﴿10﴾ع1

سورۃ النور آیت 10

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ ہو جاتا) مگر یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے۔

وَيُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَـٰتِ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ **حَكِيمٌ**﴿18﴾

سورۃ النور آیت 18

اور اللہ تمہارے (سمجھانے کے) لئے ہی یہ آیات بیان کرتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لِيَسْتَـْٔذِنكُمُ ٱلَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُكُمْ وَٱلَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا۟ ٱلْحُلُمَ مِنكُمْ
ثَلَـٰثَ مَرَّٰتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَوٰةِ ٱلْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ ٱلظَّهِيرَةِ وَمِنۢ بَعْدِ
صَلَوٰةِ ٱلْعِشَآءِ ۚ ثَلَـٰثُ عَوْرَٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ
طَوَّٰفُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَـٰتِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ﴿58﴾

سورۃالنور آیت 58

اے ایمان والو !۔ تمہارے شرعی غلام اور وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تم سے ان تین اوقات میں اجازت لے کر (تمہارے کمروں میں) آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے۔اور دوپہر کے وقت۔جب کہ تم اپنے (حجاب والے) کپڑے ایک طرف رکھ دیتے ہو۔اور عشا کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں۔ان اوقات کے (پہلے یا) بعد نہ تو تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ہی ان پر کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آتے جاتے رہا کرو۔اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے صاف واضح کرتا ہے۔اور اللہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِذَا بَلَغَ ٱلْأَطْفَٰلُ مِنكُمُ ٱلْحُلُمَ فَلْيَسْتَـْٔذِنُوا۟ كَمَا ٱسْتَـْٔذَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿59﴾

سورۃالنور آیت 59

اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو ان کو بھی اجازت لے کر ہی آنا چاہیے جس طرح کہ ان سے پہلے لوگ اجازت لے کر آتے رہے۔اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے کھول کے واضح کرتا ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى ٱلْقُرْءَانَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿6﴾

سورۃ النمل آیت 6

اور بیشک تم کو یہ قرآن ایک بڑے ہی حکیم و علیم کے پاس سے عطا کیا جا رہا ہے۔

يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّهُۥٓ أَنَا ٱللَّهُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿9﴾ لا

سورۃ النمل آیت 9

اے موسیٰؑ! ۔ بلاشبہ وہی ہوں میں اللہ۔ بڑا ہی غالب نہایت حکمت والا۔

۞ فَـَٔامَنَ لَهُۥ لُوطٌۘ وَقَالَ إِنِّى مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿26﴾

سورۃ العنکبوت آیت 26

پس لوطؑ اس پر ایمان لائے اور (ابراہیمؑ) کہنے لگے کہ البتہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ بیشک وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿42﴾

سورۃ العنکبوت آیت 42

یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کسی سے بھی دعائیں مانگتے ہیں بیشک اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿27﴾ 3ع

سورۃ الروم آیت 27

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُس کا اعادہ بھی کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان بہت بلند ہے۔ اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿9﴾

سورۃ لقمان آیت 9

ہمیشہ اُن میں رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ اور وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿27﴾

سورۃ لقمان آیت 27

اوراگرزمین میں جتنے بھی درخت ہیں سب کی قلمیں بنالی جائیں اور سمندر کو سیاہی (اور) اس کے بعد سات سمندر اور اس سیاہی میں لاکے ملالیے جائیں تو بھی اللہ کے اوصاف وکلمات ختم نہ ہوں گے۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ ٱتَّقِ ٱللَّهَ وَلَا تُطِعِ ٱلْكَٰفِرِينَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿1﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 1

اے نبیؐ! اللہ سے ہی ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿1﴾

سورۃ سبآ آیت 1

ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں سب اسی کا ہے جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور آخرت میں بھی ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے۔ اور وہ بڑی حکمت والا خوب خبردار ہے۔

قُلْ أَرُونِىَ ٱلَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِۦ شُرَكَآءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿27﴾

سورۃ سبأ آیت 27

کہہ دو جن لوگوں کو تم نے (اللہ کا) شریک بنا کر اس کے ساتھ ملا رکھا ہے مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ۔ ہرگز نہیں !۔ (نہیں) بلکہ وہ (اکیلا ہی) اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

مَّا يَفْتَحِ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ فاطر آیت 2

اللہ بنی نوع انسان کے لئے اپنی رحمت (کا جو دروازہ) کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے تو اس کے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں۔ اور وہ خوب غالب بڑا حکمت والا ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الزمر آیت 1

یہ کتاب (یعنی قرآن) اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے جو خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ
وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿8﴾ لا

سورۃ غافر آیت 8

اے ہمارے رب !۔اوران کو اوران کے آباؤاجداد۔ان کی بیویوں۔اوران کو بھی جوان کی اولاد میں سے صالح ہوں ان ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔بیشک تو بڑا غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿42﴾

سورۃ فصلت آیت 42

باطل اس (قرآن) کے پاس نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے (پھٹک سکتا ہے)۔یہ تو حکمت والے قابلِ حمد و ستائش (اللہ جل شانہ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

كَذَٰلِكَ يُوحِىٓ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ ٱللَّهُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿3﴾

سورۃ الشوری آیت 3

وہ اسی طرح تمہاری طرف اور ان کی طرف بھی جو تم سے پہلے تھے وحی بھیجتا رہا ہے اللہ تو خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

۞ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِىَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِىٌّ حَكِيمٌ ﴿51﴾

سورۃ الشوری آیت 51

اور کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اس (اللہ جل شانہ) کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بلند و برتر نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِنَّهُۥ فِىٓ أُمِّ ٱلْكِتَٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِىٌّ حَكِيمٌ ﴿4﴾ ط

سورۃ الزخرف آیت 4

اور یقیناً یہ اصل کتاب (قرآن تو لوح محفوظ) میں ہے جو ہمارے نزدیک بڑا بلند مرتبہ نہایت حکمت والا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى فِى ٱلسَّمَآءِ إِلَٰهٌ وَفِى ٱلْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْعَلِيمُ ﴿84﴾

سورۃ الزخرف آیت 84

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو آسمان میں بھی عبادت کے لائق ہے اور زمین میں بھی عبادت کے قابل۔ اور وہ بڑا حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿2﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 2

یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَهُ ٱلْكِبْرِيَآءُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿37﴾ 4ع

سورۃ الجاثیۃ آیت 37

اور آسمانوں وزمین میں اسی کے لئے بڑائی و کبریائی ہے اور وہ ہر لحاظ سے غالب نہایت حکمت والا ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿2﴾

سورۃ الاحقاف آیت 2

(یہ) کتاب بڑے زبردست نہایت حکمت والے اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ فِى قُلُوبِ ٱلْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوٓا۟ إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿4﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 4

وہی تو ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں پر سکون واطمینان نازل کیا تاکہ وہ اپنے ایمان میں اور بڑھتے چلے جائیں۔ اور آسمانوں وزمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلِلَّهِ جُنُودُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿7﴾

سورۃ الفتح آیت 7

اور آسمانوں وزمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿19﴾

سورۃ الفتح آیت 19

اور بھی بہت ساری غنیمتیں جن کو وہ (عنقریب) حاصل کریں گے۔ اللہ ہی خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿8﴾

سورۃ الحجرات آیت 8

اللہ کے فضل و کرم اور اس کے انعام و احسان سے (ہی وہ راستباز ہیں)۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

قَالُوا۟ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْعَلِيمُ ﴿30﴾

سورۃ الذاریات آیت 30

فرشتوں نے کہا کہ تمہارے رب نے ایسا ہی کہا ہے۔ بیشک وہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿1﴾

سورۃ الحدید آیت 1

جو مخلوق بھی آسمانوں و زمین میں ہے سب اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُجیب کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿1﴾

سورۃ الحشر آیت 1

ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُجید کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بڑا ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿24﴾ 3ع

سورۃ الحشر آیت 24

وہی اللہ جو (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد و اختراع کرنے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ سب اچھے سے اچھے نام اسی کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آسمانوں و زمین میں ہے۔ سب اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القَوِیُ کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بہت ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَٱغْفِرْ لَنَا رَبَّنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿5﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 5

اے ہمارے رب !۔ ہمیں کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا ہماری مغفرت کر دے اور اے ہمارے رب !۔ بیشک تو ہی تو خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ
بِإِيمَٰنِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى ٱلْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ
وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَءَاتُوهُم مَّآ أَنفَقُواْ ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَآ
ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُواْ بِعِصَمِ ٱلْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُواْ مَآ أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُواْ مَآ
أَنفَقُواْ ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ ٱللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿10﴾

سورة الممتحنة آیت 10

اے ایمان والو ! ۔جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کی آزمائش کر لیا کرو۔اللہ تو ان کے ایمان کو بخوبی جانتا ہے۔پس اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ وہ مومن ہیں تو پھر انہیں کفار کی طرف واپس نہ بھیجو۔نہ تو یہ اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ ہی وہ اِن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔اور جو کچھ انہوں نے (اِن پر) خرچ کیا ہو وہ اُن کو ادا کر دو۔اور تمہارے لئے کچھ گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جبکہ تم ان کے مہر انہیں ادا کر دو۔اور تم (بھی) کافر عورتوں کو (اپنے نکاح میں) نہ روکے رکھو اور تم نے (ان پر جو مہر) خرچ کیا ہے وہ (ان سے) واپس طلب کر لو۔اور کافر بھی جو انہوں نے خرچ کیا ہے (مسلمان بیویوں سے واپس) مانگ لیں۔یہ اللہ کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کئے دیتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿1﴾

سورۃ الصّف آیت 1

ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الوَلِیُ کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔اور وہ پوری طرح غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ٱلْمَلِكِ ٱلْقُدُّوسِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 1

جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہیں سب اس اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الحَمِید کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے ہیں جو حقیقی بادشاہ۔مقدس ۔نہایت زبردست۔بڑا ہی حکمت والا ہے۔

وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا۟ بِهِمْ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿3﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 3

اوران میں سے دوسروں (یعنی آئندہ آنے والوں) کی طرف بھی بھیجا جواب تک ان سے نہیں ملے۔اور وہ بڑا زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ع2

سورۃ التغابن آیت 18

وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا انتہائی زبردست کمال حکمت والا ہے۔

قَدْ فَرَضَ ٱللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَٰنِكُمْ ۚ وَٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورة التحریم آیت 2

یقیناً اللہ نے تمہاری قسمیں کھولنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی تو بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿30﴾ ق صلے

سورة الانسان آیت 30

اور تم سب کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا جب تک اللہ نہ چاہے۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

الحکیم اور حکمتکے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں ۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ ان میں حکمت بھرے قرآن حکمت والے امور کے بارے کچھ آیات ہیں۔ جن سے ان کا معنی و مطلب اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ یہ ساری حکمتیں حقیقی اللہ کی طرف سے ہی ہیں۔

ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ ٱلْـَٔايَٰتِ وَٱلذِّكْرِ ٱلْحَكِيمِ ﴿58﴾

سورۃ آل عمران آیت 58

یہ آیات تو حکمت سے بھری نصیحتیں ہیں جو ہم تمہیں پڑھ کر سناتے ہیں۔

الٓر ۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْحَكِيمِ ﴿1﴾

سورۃ یونس آیت 1

الف لام را۔ یہ نہایت حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔

تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْحَكِيمِ ﴿2﴾ لا

سورۃ لقمان آیت 2

یہ حکمت بھری کتاب کی آیات ہیں۔

وَٱلْقُرْءَانِ ٱلْحَكِيمِ ﴿2﴾ لا

سورۃ یٰس آیت 2

قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرپور ہے۔

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿4﴾ لا

سورۃ الدخان آیت 4

اس (رمضان کی رات) میں (پورے سال کے لئے) سب حکمت والے معاملے طے کیے جاتے ہے۔

انسانوں میں سے بھی ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ حکمت سے نوازتے ہیں۔اس حکمت کا مطلب ہے حق کو جان لینا اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے بہترین طرزِ عمل معلوم کرنا۔پھر اسے اس طرح خوش اسلوبی سے ادا کرنا۔کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا برگزیدہ بندہ بن جائے۔اگرچہ کہ جہاں کہیں بھی کوئی حکمت ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہی عطا کردہ ہے۔اسی نے فرشتوں۔انسانوں اور جنوں کو بھی علم وحکمت سے نوازا ہے۔جبکہ فرشتوں کے علم واستعداد کے مقابلے میں بندے کا علم واستعداد کی کوئی حیثیت نہیں۔مگر اس کے باوجود جو بھی حکمت خاص کر انسانوں کو دی گئی ہے وہ اس طرح سے کافی اہم ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود اس کی عظمت بیان کردی۔دیکھئے حکمت کے موضوع پر قرآن حکیم سے آیات۔

رَبَّنَا وَٱبْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ
وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿129﴾ ع15

سورۃ البقرۃ آیت 129

اے ہمارے رب ! ۔ان میں ایک ایسا رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ پڑھ کر سنائے اور ان کو
کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کو ہر طرح سے پاک کرے ۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُواْ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱلْكِتَٰبَ
وَٱلْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ ﴿151﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 151

جیسا کہ ہم نے تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیات پڑھ سناتا ہے اور تم
کو پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُواْ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَ
وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ج
وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُواْ ج وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ج وَلَا تَتَّخِذُوٓاْ
ءَايَٰتِ ٱللَّهِ هُزُوًا ج وَٱذْكُرُواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ
وَٱلْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِۦ ج وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿231﴾ ع29

سورۃ البقرۃ آیت 231

اور جب عورتوں کو طلاق دے چکو پھر وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں مناسب انداز سے روک لو یا منصفانہ طریقے سے چھوڑ دو۔ اور انہیں ستانے کی غرض سے نہ روکے رکھو کہ تم زیادتی کرنے لگ جاؤ۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا تو یقیناً وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ اور تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ۔ اور اللہ کی وہ نعمتیں یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہیں اور جو کتاب و حکمت اس نے تم پر نازل کی ہے اسی کے ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ ٱللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُۥدُ جَالُوتَ وَءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُۥ مِمَّا
يَشَآءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ ٱلْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ ذُو
فَضْلٍ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿251﴾

سورۃ البقرۃ آیت 251

پس طالوت کے لشکر نے اللہ کے حکم سے ان کو شکست دی اور داوٗدؑ نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور اللہ نے اس (داوٗدؑ) کو بادشاہی اور دانائی عطا فرمائی اور جو چاہا سکھایا۔ اور اگر اللہ ایک کو دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ جہان والوں پر بہت ہی مہربان ہے۔

يُؤْتِى ٱلْحِكْمَةَ مَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ ٱلْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِىَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ
إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿269﴾

سورۃالبقرۃ آیت 269

وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے۔اور جس کو حکمت مل گئی یقینی طور پر اس کو بڑی نعمت مل گئی۔ اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِى وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِى بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ ٱللَّهُ يَخْلُقُ مَا
يَشَآءُ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿47﴾ وَيُعَلِّمُهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ
وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ ﴿48﴾ ج

سورۃآل عمران آیت ۴۷-۴۸

مریمؑ نے کہا کہ اے میرے رب !۔ میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا ؟۔فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو البتہ اسے بس یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسے کتاب۔اور حکمت ۔اور تورات۔اور انجیل۔کی تعلیم دے گا۔

وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلنَّبِيِّۦنَ لَمَآ ءَاتَيْتُكُم مِّن كِتَٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِۦ وَلَتَنصُرُنَّهُۥ ۚ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ
إِصْرِى ۖ قَالُوٓا۟ أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَٱشْهَدُوا۟ وَأَنَا۠ مَعَكُم مِّنَ ٱلشَّٰهِدِينَ ﴿81﴾

سورۃ آل عمران آیت 81

اور جب اللہ نے سارے نبیوں سے عہد لیا کہ میں نے جو بھی تمہیں کتاب و حکمت عطا کی ہے پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہارے پاس موجود شے کی تصدیق کرتا ہو۔ تو تمہیں لازمی اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ ارشاد ہوا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا ذمہ لیتے ہو؟۔ سب کہنے لگے ہاں !۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ ارشادِ باری ہوا کہ اچھا تو گواہ رہو اور میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ
ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ
مُّبِينٍ ﴿164﴾

سورۃ آل عمران آیت 164

البتہ یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا ہے جو ان کے درمیان ان ہی میں سے رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان کو پاک کرتا اور انہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

أَمْ يَحْسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۖ فَقَدْ ءَاتَيْنَآ ءَالَ إِبْرَٰهِيمَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَءَاتَيْنَٰهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿54﴾

سورۃ النساء آیت 54

یا (کیا) وہ لوگوں پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے نوازدیا؟۔(اگر یوں ہے) تو یقیناً ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد کو بھی کتاب و حکمت دی تھی اور ان کو ملک عظیم بھی عطا کیا تھا۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُۥ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَىْءٍ ۚ وَأَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿113﴾

سورۃ النساء آیت 113

اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک فریق نے تو تمہیں بہکانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔اور یہ اپنے علاوہ کسی کو نہیں بہکا سکتے اور تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔اور اللہ نے ہی تجھ پر

کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ باتیں سکھائی ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔اور اللہ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱذْكُرْ نِعْمَتِى عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَٰلِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ تُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًاۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ بِإِذْنِى فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِىۖ وَتُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ بِإِذْنِىۖ وَإِذْ تُخْرِجُ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِىۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿110﴾

سورۃ المائدۃ آیت 110

جب اللہ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ !۔ میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے تھے جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی تھی۔ تُو لوگوں سے گود میں اور ادھیڑ عمر میں بھی بات کرتا تھا۔اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی تھی۔اور جب تو میرے حکم سے مٹی کا جانور بناتا تھا پھر اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے (اصلی) پرندہ بن جاتا تھا۔اور تو مادر زاد اندھے اور کوڑھ کو میرے حکم سے تندرست کر دیتا تھا۔اور مُردوں کو میرے حکم سے (زندہ کرکے) نکال کھڑا کرتا تھا۔اور جب میں نے اولادِ اسرائیل کو تجھ سے

روک دیا تھا۔جب تم ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تھے توجو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ اور کچھ نہیں مگر کھلا کھلا جادو ہے۔

ٱدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحَسَنَةِ ۖ وَجَٰدِلْهُم بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿125﴾

سورۃ النحل آیت 125

لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے اپنے رب کے راستے کی طرف بلاؤاور ان سے شائستہ انداز سے بحث کرو۔بیشک تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے۔اور وہ ہدایت یافتہ کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

ذَٰلِكَ مِمَّآ أَوْحَىٰٓ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ ٱلْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتُلْقَىٰ فِى جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ﴿39﴾

سورۃ الإسراء آیت 39

یہ سب حکمت ودانائی کی ان باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تمہاری طرف وحی کی ہیں۔اور اللہ کے ساتھ کوئی بھی دوسرے عبادت کیے جانے والے (معبود) نہ بنا لینا۔ورنہ تم ملامت زدہ اور دھتکارے ہوئے جہنم میں ڈال دیئے جاؤگے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا لُقْمَٰنَ ٱلْحِكْمَةَ أَنِ ٱشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿12﴾

سورۃ لقمان آیت 12

اور البتہ یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت (ودانائی) عطا کی (اور کہا) کہ اللہ کا شکرادا کرو۔ اور جو بھی شکرادا کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے ہی فائدے کے لئے شکرادا کرتا ہے۔ اور جو ناشکری و کفرانِ نعمت کرتا ہے تو (جان لے کہ) بلاشبہ اللہ بھی بے پرواہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿34﴾ ع4

سورۃ الاحزاب آیت 34

اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیات پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی جو باتیں ہوتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بیشک اللہ بڑا باریک بیں اور بہت باخبر ہے۔

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُۥ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْحِكْمَةَ وَفَصْلَ ٱلْخِطَابِ ﴿20﴾

سورۃ ص آیت 20

اور ہم نے اس کی بادشاہی کو مستحکم کر دیا تھا اور اس کو حکمت و دانائی اور فیصلہ کُن بات کی صلاحیت عطا کر دی تھی۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيسَىٰ بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِٱلْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ ٱلَّذِى تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿63﴾

سورۃ الزخرف آیت 63

اور جب عیسیٰؑ نشانیاں (معجزے) لے کر آئے تو کہا میں تمہارے پاس حکمت و دانائی لے کر آیا ہوں تاکہ تم پر بعض ان باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ پس تم اللہ ہی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّنَ ٱلْأَنۢبَآءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿4﴾ حِكْمَةٌۢ بَٰلِغَةٌ ۖ فَمَا تُغْنِ ٱلنُّذُرُ ﴿5﴾

سورۃ القمر آیت ۴-۵

اور البتہ یقیناً ان کے پاس (سابقہ) خبریں پہنچ چکی ہیں جن میں سامانِ عبرت بھی ہے۔ اور کامل حکمت اور دانائی بھی مگر آگاہی تو (ہٹ دھرموں کو) کوئی فائدہ نہیں دے پاتی۔

هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ ﴿2﴾ لا

سورۃ الجمعۃ آیت 2

وہی تو ہے جس نے ان پڑھ قوم میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اس (اللہ جل شانہ) کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے تو یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

حکمت اللہ جل شانہ کی عطا کردہ عظیم نعمت ہے۔ جو ہر ایک کی اپنی اپنی استعداد کے مطابق لوگوں میں کسی قدر موجود ہے۔ اس حکمت کے یقینی حصول کا ذریعہ یہی ہے کہ بندے اپنے سارے معاملات اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق ہی ادا کریں اور کروائیں۔ تاکہ اللہ کی حکمت اور اس کا قرب حاصل ہوسکے۔

الحلیم

الحلیم اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جو اصل لفظ حلم سے ماخوذ ہے۔ یہ اللہ کی صفات میں ایک اہم صفت ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں۔ بردباری کرنے والا۔ تحمل کرنے والا۔ حلم کا مطلب ہے جوش غضب کے باوجود اپنے نفس کو روکنا۔ اس کے معنی کو مزید کھولا جائے تو حلیم سے مراد وہ ہستی ہوتی ہے جس میں جلد بازی نہ ہو۔ جو تحمل اور عزم کے ساتھ کسی بھی عمل کے مقابلے میں فوری رد عمل کا اظہار نہ کرے۔ وہ شخصیت جو جلد بازی سے کام خراب نہ کردے۔ وہ جسے اپنے اعصاب پر پورا قابو ہو۔ وہ جو اپنے آپ کو اچانک رد عمل سے روک کر رکھے اور ٹھنڈ یائی سے فیصلہ کرے۔ وہ جو جذبات سے مغلوب نہ ہو۔ اللہ کی صفت الحلیم سے مراد وہ ہستی ہے جو اپنی مخلوق پر ظاہری اور پوشیدہ انداز میں اپنی رحمت نازل کرتا رہتا ہے اور ان کی نافرمانیوں اور مخالفت کے باوجود ان پر شفقت کرتا اور ان کی کوتاہیوں سے درگذر کرتا ہے. صبر اور حلم میں فرق عام طور پر صبر اور تحمل کو مترادف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن در حقیقت صبر اور حلم میں فرق ہے۔ حلم ایک صفت ہے جو کسی میں بھی ایک پوشیدہ قوت کی طرح موجود ہوتی ہے۔ صبر ایک فعل یا کام ہے جو کسی خاص وقت میں انجام دینا ہوتا ہے۔ کسی شخص میں تحمل کی بنیادی قوت موجود نہ ہو تو اس کے لیے صبر کرنا یعنی مخصوص حالات میں خود پر قابو رکھنا ناممکن ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے لیے صفت حلم بیان کی ہے لیکن کہیں یہ نہیں آیا کہ اللہ تعالی صابر بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صبر ناموافق اور ناقابل کنٹرول حالات میں خود پر قابو رکھنے کا نام

ہے۔اللہ تعالی کے لیے تو کوئی بھی حالات ناموافق نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تو مسبّب الاسباب ہے۔اسی لیے اللہ کے لیے صابر کی صفت بیان نہیں ہوئی ہے۔بلکہ اللہ جل شانہ کی صفت الصبور ہے۔کہ وہی صبر کی توفیق دیتا ہے اور وہ قدرت کاملہ کے باوجود گنہگاروں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔

الحلیم۔ تحمل سے کسی کام کے لیے وقت نکالنے کے بھی ہیں۔اس کا مطلب دیکھ بھال۔توجّہ اور حساسیت بھی ہے۔انتہائی حساس ہونے کے باوجود وہ جلدی انتقام نہیں لیتا۔عام طور پر بدلہ لینے والے کو انتقام لینے والا کہا جاتا ہے۔یہاں پر اسے اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ بدلہ لینے پر قادر تو ہے۔مگر وہ اس کا بالکل بھی ارادہ نہیں رکھتا۔کیونکہ وہ باریک بین بھی ہے۔وہ کریم بھی ہے۔وہ کسی معاملے کی نزاکت کا بہترین تجزیہ کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرتا ہے۔الحلیم اکثر گناہوں کو نظرانداز کرتا ہے اور کوتاہیوں کو چھپاتا ہے۔وہ پردہ پوشی کے بعد معاف کردیتا ہے۔وہ تو یقیناً وہ بخشنے والا ہے۔وہ اپنے بندوں کے لیے اپنی محبت کو محفوظ کیے رکھتا ہے۔اس کا وعدہ سچا ہے۔وہ اپنا وعدہ پورا کرتا ہے۔الحلیم گناہوں میں مرتکب ہونے والوں کو اپنی بخشش کے ساتھ ڈھال سکتا ہے۔اس کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو معاف کرتا رہتا ہے۔جیسے کسی باغی کی سرکشی پر غصہ تو آتا ہے مگر اسے ڈھیل ملتی رہتی ہے کہ شاید سدھر جائے۔اور جیسے کسی ظالم کا ظلم کبھی مشتعل نہیں کرسکتا۔وہ خالق ہے۔اس کی بارگاہ میں رجوع کرتے رہنا مخلوق کا حق ہے۔اگر کوئی رجوع نہیں کرتا۔ظالم ہے اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتا ہے تو اس کے معاملے کا نتیجہ انتقام کی حد تک جانے کا امکان موجود ہوتا ہے۔مزید نافرمانی پر وہ عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔عذاب کے مستحق لوگوں کو سزا دینے میں بھی تاخیر کرتا ہے۔وہ ان کو تیزی سے سزا دینے پر

بھی قادر ہے۔ مگر تاخیر اس لیے کہ شاید سمجھ جائیں اور اللہ کے حضور توبہ تائب ہو جائیں۔ وہ غصے میں ہونے کے باوجود اس کی نافرمانی کرنے والوں کی نافرمانیوں اور لغزشوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ متعین وقت کے بعد۔ وہ ان کو سزا دے سکتا ہے یا ان میں تھوڑا اصلاحی پہلو ہو تو معاملے کو نظر انداز بھی کر سکتا ہے۔۔آسان لفظوں میں الحلیم وہ ہوتا ہے جو نافرمانوں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ بلکہ وہ انہیں مہلت دیئے جاتا ہے تا کہ وہ توبہ کر لیں۔ بلکہ نافرمانوں اور گناہگاروں کو ان کی نافرمانیوں اور گناہوں کے باوجود دنیا میں رزق دیتا ہے۔ وہ نہایت در گزر کرنے والا اور بردبار ہے۔

قرآن کریم میں الحلیم کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

لَّا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِيٓ أَيْمَٰنِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿225﴾

سورۃ البقرۃ آیت 225

اللہ تمہاری (غیر ارادی) قسموں پر نہیں پکڑتا لیکن تمہاری ان قسموں پر مؤاخذہ ضرور کرے گا جو تمہارے دلوں کے ارادے سے ہوں گی۔ اللہ بہت بخشنے والا نہایت حلیم و بردبار ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ ٱلنِّسَآءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِيٓ أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّآ أَن تَقُولُوا۟ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ

وَلَا تَعْزِمُوا۟ عُقْدَةَ ٱلنِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْكِتَٰبُ أَجَلَهُۥ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ فَٱحْذَرُوهُ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ **حَلِيمٌ** ﴿235﴾ ع30

سورۃ البقرۃ آیت 235

اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم اشارے کنائے سے عورتوں کو نکاح کا پیغام دے دو یا اسے اپنے دلوں میں مخفی رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم ان سے (اس کا) ذکر کرو گے مگر (ایام عدت میں) ان سے پوشیدہ طور پر قول واقرار نہ کرو سوا اس کے کہ کوئی معقول سی کوئی بات کہہ دو۔ نکاح کا پختہ عزم نہ کرو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔ اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے۔ پس اسی سے ڈرتے رہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ بڑا بخشنے والا ہے نہایت حلیم وبردبار ہے۔

۞ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَآ أَذًى ۗ وَٱللَّهُ غَنِىٌّ **حَلِيمٌ** ﴿263﴾

سورۃ البقرۃ آیت 263

معقول بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس صدقے سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد ستایا جائے۔ اور اللہ بڑا بےپرواہ ہے نہایت تحمل والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْا۟ مِنكُمْ يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ إِنَّمَا ٱسْتَزَلَّهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا۟ ۖ وَلَقَدْ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ **حَلِيمٌ** ﴿155﴾ ع16

سورۃ آل عمران آیت 155

بیشک تم میں سے جن لوگوں نے اس (غزوۂ اُحد کے) دن پیٹھ دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کا باہم سامنا ہوا تھا یہ لوگ اپنی بعض کمزوریوں کی وجہ سے بلاشبہ صرف شیطان کے پھسلاوے میں آ گئے تھے۔ لیکن البتہ یقینی طور پر کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ بیشک اللہ بہت در گزر کرنے والا نہایت بردبار ہے۔

۞ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَٰجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ
ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ ٱلثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً أَوِ ٱمْرَأَةٌ وَلَهُۥٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ
فَلِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا ٱلسُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوٓا۟ أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى ٱلثُّلُثِ ۚ
مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ
حَلِيمٌ ﴿12﴾ ط

سورۃ النساء آیت 12

اور جو ترکہ تمہاری بیویاں چھوڑ مریں اگران کی اولاد نہ ہو تواس میں سے آدھا تمہارا ہوگا۔ اور اگران کے اولاد ہو تو پھر تمہیں ان کے ترکہ کا چوتھا حصہ ملے گا۔ یہ تقسیم اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو اس نے کی ہو اور اس قرضہ کی ادائیگی کے بعد جو اس کے ذمہ ہو۔ اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرواور اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو وہ (بیویاں) تمہارے ترکہ میں سے چوتھے حصہ کی حقدار ہوں گی۔ اور اگر تمہارے اولاد ہو تو پھران کا آٹھواں حصہ ہوگا۔ اور (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو تم نے کی ہو اور اس قرض کو ادا کرنے کے بعد جو تمہارے ذمے ہو۔ اور اگر میت کلالہ ہو یعنی بے اولاد مرد ہو یا عورت ہو اور اس کے ماں باپ نہ ہوں مگر بھائی بہن ہوں۔ تو اگر اس کا صرف ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو پھر وہ کل ترکہ کے ایک تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے۔ مگر (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد جو کی گئی اور واجب الادا قرض چکانے کے بعد ہوگی (جبکہ وصیت کرنے والا وارثوں کو) نقصان پہنچانے کے درپے نہ ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے لازمی ہدایت ہے۔ اور اللہ بڑے ہی علم و حلم والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَسۡـَٔلُواْ عَنۡ أَشۡيَآءَ إِن تُبۡدَ لَكُمۡ تَسُؤۡكُمۡ وَإِن تَسۡـَٔلُواْ عَنۡهَا حِينَ يُنَزَّلُ ٱلۡقُرۡءَانُ تُبۡدَ لَكُمۡ عَفَا ٱللَّهُ عَنۡهَاۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿101﴾

سورۃ المائدۃ آیت 101

اے ایمان والو! ۔ایسی کچھ چیزیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر تم نزولِ قرآن کے وقت ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی گذشتہ سوالات تو اللہ نے معاف کر دیئے ہیں۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت بردبار ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ ٱلسَّبْعُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ
بِحَمْدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿44﴾

سورۃ الاسراء آیت 44

سات آسمانوں اور زمین اور جو کوئی بھی ان میں ہے وہ اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القدّوس کے اوصاف و کلمات) بیان کرتا ہے۔اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح نہ بیان کرتی ہو۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ بیشک وہ بڑا تحمل والا بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُۥ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿59﴾

سورۃ الحج آیت 59

یقیناً وہ ان کو ضرور ایسے مقام میں داخل کرے گا جس سے راضی ہو جائیں گے۔اور بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا بڑے تحمل والا ہے۔

۞ تُرْجِى مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِىٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ ءَاتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿51﴾

سورۃ الاٗحزاب آیت 51

(اور تم کو یہ اختیار ہے کہ) جس بیوی سے چاہو علیحدہ رہو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو۔ اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہے اگر اس کو پھر اپنے پاس طلب کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ (اجازت) اس لئے ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور جو کچھ تم ان کو دو وہ سب اس پر خوش رہیں۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے جانتا ہے۔ اور اللہ ہی خوب جاننے والا نہایت حلم والا ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يُمْسِكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَآ إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿41﴾

سورۃ فاطر آیت 41

یقینی طور پر اللہ ہی آسمانوں وزمین کو تھامے ہوئے ہے کہ ٹل نہ جائیں۔ اور اگر بالفرض وہ ٹل جائیں تو اللہ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے۔ بیشک وہ بڑا بردبار نہایت بخش دینے والا ہے۔

إِن تُقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿17﴾ لا

سورۃ التغابن آیت 17

اگر اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے تو اللہ اس کو تمہارے لئے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اللہ تو بڑا ہی قدر دان نہایت حلیم و بردبار ہے۔

حلیم کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے انسانوں میں سے بعض کو حلم سے نوازا ہے۔

یہ صفت حلیمی اگر کسی انسان میں ہے تو اللہ ہی کی عنایت کردہ ہے۔ جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یحیٰؑ کو اللہ جل شانہ کی طرف سے عطا ہوئی۔ جس کا اظہار قرآن کی درج ذیل آیات میں بڑا واضح ہے۔ لوگوں میں بھی جو حلم کا مادہ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کا عطا کردہ ہوتا ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بندوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ حلم وہمدردی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت کے حصول کا یقینی راستہ ہے۔

درج ذیل آیات میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یحیٰؑ کو حلیم الطبع کہا گیا۔

وَمَا كَانَ ٱسْتِغْفَارُ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَآ إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥٓ أَنَّهُۥ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَأَوَّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿114﴾

سورۃ التوبۃ آیت 114

اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا مانگنا تو ایک وعدے کے سبب تھا جو وہ اس سے کر چکا تھا۔ لیکن جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ بلا شبہ ابراہیمؑ بڑا ہی نرم دل بہت تحمل والا تھا۔

إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّٰهٌ مُّنِيبٌ ﴿75﴾

سورۃ ہود آیت 75

بیشک ابراہیم بڑے ہی تحمل والا نرم دل اور رجوع کرنے والا تھا۔

فَبَشَّرْنَٰهُ بِغُلَٰمٍ حَلِيمٍ ﴿101﴾

سورۃ الصافات آیت 101

تو ہم نے اس کو ایک حلیم الطبع لڑکے کی خوشخبری دی۔

الحمید

الحمید کا اصل لفظ حمد ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر کوئی جس کی تعریف وشکر کے جذبے سے معمور ہو۔ قابل تعریف الحمید اور المحمود کہلاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ الحمید ہے کہ ازل سے اس کی تعریف ہوتی آرہی ہے۔ آج بھی ہوتی ہے اور ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ اس کی مخلوق ہر کام میں کسی نہ کسی طرح اس کی تسبیح وتعریف میں مشغول ہوتی ہے۔ اور اسی کے گن گا رہی ہوتی ہے۔ جس سے صرف کچھ ناشکرے جن وانس ہی اپنے اختیار کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے محروم رہتے ہیں۔ جب کہ غیر اختیاری طور پر ان کے جسم کا ہر خلیہ اللہ کی تعریف میں مگن اسے ودیعت کردہ کام میں مصروفِ عمل ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کہ وہی الحمید ہے اور وہی تعریف کے قابل ہے۔ جہاں کہیں بھی کسی چیز کی کوئی تعریف ہوتی ہے وہ حقیقت میں اللہ رب العزت کی ہی تعریف ہو رہی ہوتی ہے۔ اس کی ساری صفات میں تعریف ہی تعریف نظر آتی ہے۔ اس کی کوئی صفت ایسی نہیں جو تعریف سے خالی ہو۔ کیونکہ خامی اس کی خاصیت میں ہے ہی نہیں۔

المختصر اللہ ہی الحمید ہے کیونکہ سب مخلوقات اسی کی حمد بیان کرتی ہیں اور وہی حمد کا مستحق بھی ہے کیونکہ مخلوقات پر انعام واکرام صرف وہی کرتا ہے۔ وہ اپنے افعال۔ اقوال۔ اسماء۔ صفات۔ احکامِ شریعت اور فیصلوں میں اپنے آپ محمود ہے۔

قرآن کریم میں الحمید کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَنفِقُواْ مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ ۖ
وَلَا تَيَمَّمُواْ ٱلْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِـَٔاخِذِيهِ إِلَّآ أَن تُغْمِضُواْ فِيهِ ۚ وَٱعْلَمُوٓاْ
أَنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿267﴾

سورۃ البقرۃ آیت 267

اے ایمان والو! ۔ اپنی کمائی میں سے عمدہ اور پاکیزہ چیزیں اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہیں ان میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرو۔ اور بری اور ناپاک چیزیں خیرات میں دینے کا ارادہ نہ کرو کہ جو (اگر تم کو دی جائیں تو) تم کبھی نہ لو مگر یہ کہ چشم پوشی اختیار کر جاؤ۔ اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ مِن
قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ وَإِن تَكْفُرُواْ فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى
ٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿131﴾

سورۃ النساء آیت 131

اور جو کچھ اسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اور البتہ یقیناً تم نے پہلے دی گئی کتاب والوں کو اور تمہیں بھی یہی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اگر تم ناشکری کروگے تو البتہ (جان

رکھو کہ) آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک اللہ ہی ہے۔ اور اللہ بڑا بے نیاز سب طرح کی تعریف کا حقدار ہے۔

قَالُوٓاْ أَتَعۡجَبِينَ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِۖ رَحۡمَتُ ٱللَّهِ وَبَرَكَٰتُهُۥ عَلَيۡكُمۡ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِۚ إِنَّهُۥ حَمِيدٞ مَّجِيدٞ ﴿73﴾

سورۃ ہود آیت 73

انہوں نے کہا کہ کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟۔ اے اہل بیت (ابراہیمؑ کی بیوی) !۔ تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔ بلا شبہ وہ بڑا قابل تعریف نہایت اونچی شان والا ہے۔

الٓرۚ كِتَٰبٌ أَنزَلۡنَٰهُ إِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ ٱلنَّاسَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذۡنِ رَبِّهِمۡ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡحَمِيدِ ﴿1﴾

سورۃ إبراهيم آیت 1

الف لام را۔ یہ (قرآن کریم) ایک کتاب ہے۔ جسے ہم نے تیری طرف اس لئے نازل کیا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤ۔ اس اللہ کے راستے کی طرف بڑا غالب حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَقَالَ مُوسَىٰٓ إِن تَكْفُرُوٓا۟ أَنتُمْ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ ٱللَّهَ لَغَنِىٌّ **حَمِيدٌ** ﴿8﴾

سورۃ ابراہیم آیت 8

اور موسیٰؑ نے کہہ دیا تھا کہ اگر تم اور روئے زمین میں سارے کے سارے لوگ انکار و ناشکری کرنے لگ جاؤ۔ تو بھی بلاشبہ اللہ بے نیاز (اور) حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ ٱلْغَنِىُّ **ٱلْحَمِيدُ** ﴿64﴾ 8ع

سورۃ الحج آیت 64

جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کچھ اسی کا ہے۔ اور بیشک اللہ سب سے بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا لُقْمَٰنَ ٱلْحِكْمَةَ أَنِ ٱشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦ ۖ
وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ **حَمِيدٌ** ﴿12﴾

سورۃ لقمان آیت 12

اور البتہ یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت (ودانائی) عطا کی (اور کہا) کہ اللہ کا شکرادا کرو۔ اور جو بھی شکرادا کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے ہی فائدے کے لئے شکرادا کرتا ہے۔ اور جو ناشکری و کفرانِ نعمت کرتا ہے تو (جان لے کہ) بلاشبہ اللہ بھی بے پرواہ ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

لِّلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿26﴾

سورۃ لقمان آیت 26

جو کچھ بھی آسمانوں وزمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ بیشک اللہ بے نیاز ہے اور حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَيَرَى ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ ٱلْحَقَّ وَيَهْدِىٓ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿6﴾

سورۃ سبا آیت 6

اور جو لوگ علم رکھنے والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ بالکل حق سچ ہے اور اس غالب اور قابلِ تعریف اللہ کے راستے کی طرف ہی رہنمائی کرتا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿15﴾

سورۃ فاطر آیت 15

اے بنی نوع انسان ! ۔تم سارے کے سارے اللہ کے در کے محتاج ہو۔اور اللہ تو بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿42﴾

سورۃ فصلت آیت 42

باطل اس (قرآن) کے پاس نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے (پھٹک سکتا ہے)۔یہ تو حکمت والے قابلِ حمد و ستائش (اللہ جل شانہ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ مِنۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوا۟ وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُۥ ۚ وَهُوَ ٱلْوَلِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿28﴾

سورۃ الشوری آیت 28

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی (بارانِ) رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔اور وہی تو ولی ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿24﴾

سورۃ الحدید آیت 24

جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں۔اور جو بھی منہ پھیرے تو بیشک اللہ بھی بے پروا حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْـَٔاخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿6﴾ 1ع

سورۃ الممتحنۃ آیت 6

البتہ یقینی طور پر تمہارے لئے ان لوگوں میں ایک اچھا نمونہ ہے جو بھی اللہ پر اور روزِ قیامت (کی ملاقات) پر امید رکھتا ہے۔اور جو منہ موڑ جائے تو بیشک اللہ بھی بے پرواہ حقیقی تعریف کے لائق ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُۥ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالُوٓا۟ أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا۟ وَتَوَلَّوا۟ ۚ وَّٱسْتَغْنَى ٱللَّهُ ۚ وَٱللَّهُ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿6﴾

سورۃ التغابن آیت 6

یہ اس وجہ سے ہوا کہ ان کے رسول واضح دلائل لے کر ان کے پاس آتے رہے مگر وہ کہنے لگے کہ کیا بشر ہمیں ہدایت کریں گے ؟۔پس وہ کافر و ناشکرے ہو گئے اور منہ پھیر لیا۔اور اللہ نے بھی (ان کی) کوئی پروا نہ کی۔اور اللہ تو بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَمَا نَقَمُوا۟ مِنْهُمْ إِلَّآ أَن يُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿8﴾ۙ

سورۃالبروج آیت 8

یہ لوگ ان سے (کوئی ذاتی) انتقام نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو خوب غالب ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَهُدُوٓا۟ إِلَى ٱلطَّيِّبِ مِنَ ٱلْقَوْلِ وَهُدُوٓا۟ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلْحَمِيدِ ﴿24﴾

سورۃالحج آیت 24

ان کو پاکیزہ بات کی طرف ہدایت کی گئی اور حقیقی قابلِ تعریف اللہ ہی کی راہ کی طرف ہدایت کی گئی۔

حمید کا لفظ ان عظیم ہستیوں کے لیے بھی بولا جا سکتا ہے جو شریعت پر کاربند رہتے ہوئے درجات کی بلندیوں کو چھو لیتے ہیں۔انسانوں میں جس کا عقیدہ۔اخلاق۔قول اور حسنِ عمل قابل تعریف ہو اسے حمید کہتے ہیں۔یہ اللہ جل

شانہ کا عطا کردہ وصف ہے جو صرف رسول اللہ ﷺ کے لیے موزوں ہے کیونکہ وہی صرف مقامِ محمود پر فائز ہوں گے۔

وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِۦ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰٓ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿79﴾

سورۃ الاسراء آیت 79

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو جو تیرے لئے اضافی ہے۔امید ہے کہ عنقریب تیرا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کردے۔

الحئ

الحئ ہمیشہ زندہ رہتا ہے کبھی نہیں مرتا۔اللہ جل شانہ ہمیشہ سے ہے۔وہ اپنے طور پر زندہ ہے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ ہمیشہ رہے گا۔ جو ازل سے قائم ودائم ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کامل زندہ ہے۔اس پر فنا نہیں ہے۔ وہ غیر فانی ہے۔ باقی سب ذی روح اور ساری وہ چیزیں اور جو اس کے علاوہ ہیں سب فانی ہیں۔ صرف اس پر موت نہیں۔نہ ہی اس پر موت کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

اللہ کے علاوہ سب کا شمار مخلوقات میں ہے۔اور مخلوق میں کوئی بھی جاندار اپنے طور پر زندہ نہیں ہے۔ ان کی زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی بھی خود اپنی زندگی کو برقرار نہیں رکھ سکتا۔ان کی دنیاوی زندگی کا خاص وقت اور دورانیہ ہوتا ہے۔جو موت پر ختم ہوتا ہے وہ بھی اللہ ہی کی مرہونِ منت ہوتا ہے۔ کہ کوئی کب پیدا ہو گا کتنا عرصہ زندہ رہے گا اور کب اسے موت آئے گی۔اسے وہ زندگی اللہ ہی دی ہوئی ہوتی ہے۔قرآن کریم میں الحئ کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ﴿2﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 2

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے جو زندہ جاوید نظام کائنات کو سنبھالنے والا ہے۔

۞ وَعَنَتِ ٱلْوُجُوهُ لِلْحَىِّ ٱلْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿111﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 111

اور سب کے چہرے اس زندہ و قائم رکھنے والے کے سامنے جھک جائیں گے۔ اور یقیناً وہ نامراد ہو گیا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھالیا۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَىِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ
خَبِيرًا ﴿58﴾ ج لا

سورۃ الفرقان آیت 58

اور تم اسی زندۂ جاوید اللہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّفیع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔ اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں کی ہر لحاظ سے خبر رکھنے والا کافی ہے۔

هُوَ ٱلْحَىُّ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۗ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿65﴾

سورۃ غافر آیت 65

وہی تو (لایموت) زندہ ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس دین (یعنی ساری عبادتیں) اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

الخالق

الخالق۔خَلَقَ سے ماخوذ ہے۔اصل میں خالق کے معنی ہر چیز کو بنانے والااوران پر ایک اندازہ مقرر کرنے والا۔اس کا مطلب کسی چیز کو بنانااوراس کی ابتدا سے انتہاتک پوری طرح اندازہ لگانا ہے۔خلق میں ابداع کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ابداع کو مختلف طرح سے واضح کیا گیا ہے۔کسی چیز کو بغیر کسی مادے کے پیدا کر دینا۔بغیر کسی متعین نقشے کی تقلید کے پیدا کر دینا۔بغیر کسی پیشگی نمونے یا خاکے کے ایجاداور اختراع کر دینا۔قاموس میں یوں ہے۔کہ خالق وہ ہے جو کسی بھی موجودسابقہ مثال کے بغیراختراع کرنے والا۔یعنی کچھ بھی ذرائع نہ ہوں تو بھی وجود میں لانے والا۔وہی ہے جو چیزوں کوان کے وجود میں نہ ہونے پر بھی وجود میں لاتا ہے۔کائنات کی ابتداپر مادہ پہلے سے موجود نہیں تھا۔اللہ ہی اسے وجود میں لایااور سب کچھ پیدا کر دیا۔ملحدین کی یہ تھیوری کہ مادّہ ازلی ہے جو ہمیشہ سے ہے۔اسے کسی نے پیدانہیں کیا۔اس کو تو موجودہ سائنس نے بھی ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

الخالق اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے۔ساری مخلوقات اسی نے پیدا کیں۔وہ کن کہہ دینے پر یک دم بھی تخلیق کرلیتا ہے۔اور کسی پروگرام کے تحت بھی تخلیق کر سکتا ہے۔اسی پروگرام والی تخلیق کے تحت دنیا چھ دن میں بنائی گئی۔پھر دنیا کے سارے کام اسی پروگرام والی تخلیق کے تحت پروان چڑھتے ہیں۔بیج بونے سے درخت بننے تک کاسب کچھ ایک پروگرام کے تحت وقوع پذیر ہوتا ہے۔اسی نے چیزوں کے اندر متنوع اقسام کے پروگرام ڈال دیئے۔جس سے کسی چیز کی خصوصیات متعین ہوتی ہیں۔اوران کی الگ الگ

پہچان بن جاتی ہے۔اوران کوایک دوسرے سے جداجدا سمجھنے میں امتیازی مدد ملتی ہے۔اس کے دیئے ہوئے سارے پروگرام اتنے جامع ہوتے ہیں۔کہ مختلف مراحل میں خودکار طریقے پر چلتے ہوئے۔ کسی جگہ آزاد۔ کسی جگہ ضابطے کے پابند۔ کسی جگہ باضابطہ تسلسل میں۔ کسی جگہ منحنی تسلسل۔ کسی جگہ ماحول دوست۔اور کسی جگہ ماحول دشمن۔الغرض ایسی بہت ساری پیچیدگیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی بھی پوری طرح نہیں جان سکتا۔ہر شے اسی کی ایجاد ہے چاہے ہماری آنکھیں دیکھ سکیں یانہ دیکھ سکیں ۔چاہے ہمیں سمجھ میں آئے یانہ آئے۔اس کی کسی بھی تخلیق میں کوئی نقص نہیں ہے۔اس کی مجموعہ تخلیقات کواس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔اس کے بارے توہماری عقل بالکل محدوداور ناقص ہے۔

وہی اپنی مرضی۔خواہش اور حکمت کے مطابق مخلوقات کووجود میں لایا۔اسی نے تمام چیزوں کا پیمانہ مقرر کیاہے۔پھرلوگوں کواپنے فضل اور بھلائی سے ایک مناسب حدتک ان کی سمجھ دی۔دنیامیں جو یہ سمجھتاہے کہ اس کے سوا کوئی اور بھی خالق اورپیدا کرنے والاہے وہ درحقیقت اللہ کامنکر ہے۔ایسے عقیدے کوارتداد۔الحاد۔کفرکے منفی معانی تودیئے جاسکتے ہیں۔جس میں اثبات کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ ایساانسان توجانوروں سے بھی بدتر ہے کہ اپنے خالق کو بھی نہیں پہچان پاتا۔

۞ إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلۡبُكۡمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعۡقِلُونَ ﴿22﴾

سورۃ الانفال آیت 22

بلاشبہ اللہ کے نزدیک بدترین وہ (انسان نما) جانور ہیں جو بہرے ہیں گونگے ہیں ذرا بھی عقل سے کام نہیں لیتے۔

جبکہ ہر ذی شعور اس کے خالق ہونے کی صفت کا معترف ہے۔

قرآن کریم میں الخالق کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ فَٱعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿102﴾

سورۃالأنعام آیت 102

یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔وہی ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا وکیل و کفیل ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿54﴾

سورۃالأعراف آیت 54

یقیناً تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپ دیتا ہے کہ جو اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند اور ستارے سب پیدا کیے وہ اسی کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اسی (اللہ جل شانہ) کا خاصہ ہے۔ اللہ سارے جہانوں کا رب تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ قُلِ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ لَا
يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَمْ هَلْ
تَسْتَوِى ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا۟ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ
عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿16﴾

سورۃ الرعد آیت 16

پوچھو کہ آسمانوں وزمین کا رب کون ہے۔ (ان ہی کا ناپتلا جواب) بتادو کہ اللہ۔ پوچھو کہ پھر کیوں تم اس (اللہ) کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنالیتے ہو جو اپنے آپ کے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں ہیں۔ کہہ دو کیا اندھا اور بصیرت والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں۔ بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہوا ہے کیا انہوں نے بھی اس (اللہ جل شانہ) جیسی کوئی مخلوقات پیدا کی ہیں کہ مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ واحد و یکتا اکیلا ہی زبردست ہے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا ٱلنُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا ٱلْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا ٱلْمُضْغَةَ عِظَٰمًا فَكَسَوْنَا ٱلْعِظَٰمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَٰهُ خَلْقًا ءَاخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ أَحْسَنُ ٱلْخَٰلِقِينَ ﴿14﴾ط

سورۃ المؤمنون آیت 14

پھر ہم نے اس نطفے کا جما ہوا خون بنا دیا۔ پھر ہم نے جمے ہوئے خون سے گوشت کا لوتھڑا بنا دیا۔ پھر ہم نے اس لوتھڑے سے ہڈیاں بنا دیں۔ پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا۔ پھر اسے ایک اور صورت عطا کر دی۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے وہ اللہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَٰلِقٍ غَيْرُ ٱللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿3﴾

سورۃ فاطر آیت 3

اے بنی نوع انسان ! ۔ یاد کرو اللہ کے وہ احسانات جو اس نے تم پر کیے ہیں۔ کیا اللہ کے علاوہ اور کوئی خالق (رازق) ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پھر تم کہاں بھٹکے پھرتے ہو؟۔

أَوَلَيْسَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ ٱلْخَلَّٰقُ ٱلْعَلِيمُ ﴿81﴾

سورۃ یس آیت 81

کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کر دیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ ان جیسے لوگوں کو (دوبارہ) پیدا کر دے۔ کیوں نہیں (ہاں) اور وہ تو سب کچھ پیدا کرنے والا بڑا علم والا ہے۔

ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿62﴾

سورۃ الزمر آیت 62

اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگران بھی ہے۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿62﴾

سورۃ غافر آیت 62

یہی اللہ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے پھر تم کدھر بھٹکے جاتے ہو؟۔

أَمْ خُلِقُوا۟ مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ أَمْ هُمُ ٱلْخَٰلِقُونَ ﴿35﴾ط

سورۃ الطور آیت 35

کیا یہ کسی (خالق) کے پیدا کئے بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود (اپنے آپ کو) پیدا کرنے والے ہیں؟۔

ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلْخَٰلِقُونَ ﴿59﴾

سورۃ الواقعۃ آیت 59

کیا تم اسے پیدا کرتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿24﴾3ع

سورۃ الحشر آیت 24

وہی اللہ جو (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد و اختراع کرنے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ سب اچھے سے اچھے نام اسی کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آسمانوں و زمین میں ہے۔ سب اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القویُ کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بہت ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

الخبیر

الخبیر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ وہ جو ہر چیز کے بارے میں اچھی طرح باخبر اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ جس کے علم سے کسی چیز کے کوئی ایک خاصیت بھی چھپ نہیں سکتی۔ وہ ہر چیز کے جوہر کو جانتا ہے اور اس کی حقیقت سے پوری طرح واقف ہے۔ وہ پیچیدہ سے پیچیدہ معاملات سے بھی واقف ہے۔ وہ بیماریوں کی ساری اقسام اور ان کے علاج کو بھی جانتا ہے۔

الخبیر ہر چیز کے باطن کو جانتا ہے۔ اس پوری کائنات میں جو کچھ بھی ہو رہا ہوتا ہے اسے سب خبر ہوتی ہے۔ اس کے علم کے بغیر سارے جہانوں میں کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی ایٹم حرکت نہیں کرتا اور نہ ہی ٹھہرتا ہے۔ نہ کوئی روح پریشان ہوتی ہے اور نہ ہی پرسکون ہوتی ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ اس کے بارے میں جانتا ہے۔ وہ وہی ہے جس کے علم سے زمین وآسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ آسمانوں وزمین میں رونما ہونے والی ہر تبدیلی وحرکت کے بارے میں وہ پہلے جانتا ہے۔ وہ ہر شے کے مسکن۔ اس کے مدو جزر اور اس کی منزل کے بارے میں بخوبی جانتا ہے۔

علماء نے الخبیر اور العلیم میں فرق کیا ہے۔ علیم سے مراد سب کچھ جاننا ہے۔ لیکن جب اسے مخفی امور ومعاملات پر دیکھا جائے تو اسے الخبیر کہا جاتا ہے۔۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ کیا وہ ہی نہیں جانے گا جس نے پیدا کیا؟

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿14﴾ ع1

سورۃ الملک آیت 14

(اے کم عقل لوگو!) کیا جس نے پیدا کیا ہے وہی نہ جانے گا؟۔ وہ تو بہت ہی باریک بین بڑا ہی باخبر ہے۔

الخبیر سے مراد ایسا جاننے والا ہے جو معاملات کی خفیہ اور اندرونی تہوں سے واقف ہو۔ جو ہو چکا ہو ۔جو چل رہا ہو جو ہونے والا ہو اسے اس سب کا علم ہو۔ وہ کسی کام کے ہونے سے پہلے ہی اس کے نتائج اور مقاصد سے آگاہ ہو۔ اور ہر معاملے کے انجام کار سے بخوبی آگاہی رکھتا ہو۔ الخبیر وہی ہو سکتا ہے۔ جو سب اشیاء کے منافع اور ان کی مضرّات کو جانتا ہو۔

قرآن کریم میں الخبیر کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِىٓ أَنفُسِهِنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿234﴾

سورۃ البقرۃ آیت 234

اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن روکے رکھیں۔ اور جب عدت پوری کر چکیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے حق میں مناسب کام (کا فیصلہ یعنی نکاح) کر لیں۔ اور اللہ تمہارے ہر عمل سے خبردار ہے۔

إِن تُبْدُوا۟ ٱلصَّدَقَـٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا ٱلْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّـَٔاتِكُمْ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ **خَبِيرٌ** ﴿271﴾

سورۃ البقرۃ آیت 271

اگر تم علانیہ خیرات دو تو یہ اچھا ہے۔ اور اگر اسے چھپا کر فقیروں کو دیدو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور (یہ) تمہارے گناہوں کو بھی مٹا دے گا۔ اور اللہ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔

۞ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُۥنَ عَلَىٰٓ أَحَدٍ وَٱلرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِىٓ أُخْرَىٰكُمْ فَأَثَـٰبَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا۟ عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ أَصَـٰبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ **خَبِيرٌۢ** بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿153﴾

سورۃ آل عمران آیت 153

یاد کرو کہ جب کہ تم بھاگے چلے جا رہے تھے کسی کی طرف پلٹ کر دیکھنے کا تمہیں ہوش تک نہیں تھا اور رسول تم کو تمہارے پیچھے سے بلا رہا تھا۔ پس اللہ نے اس کی پاداش میں تمہیں غم پر غم دیا تاکہ جو چیز

تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر ملال نہ رہے۔اور جو مصیبت درپیش ہوئی اس پر رنج بھی نہ کرو اور اللہ تمہارے سب اعمال سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا۟ بِهِۦ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿180﴾ 18ع

سورۃ آل عمران آیت 180

اور جو لوگ اس مال پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے۔ وہ ہر گز یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے۔بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے۔وہ جس میں بخل کرتے ہیں اس کا طوق بنا کر قیامت کے دن ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے۔اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَٱبْعَثُوا۟ حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِۦ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَآ إِن يُرِيدَآ إِصْلَٰحًا يُوَفِّقِ ٱللَّهُ بَيْنَهُمَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ﴿35﴾

سورۃ النساء آیت 35

اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی ناچاقی کا خوف ہو تو ایک منصف مرد کے کنبے میں سے اور ایک منصف عورت کے کنبے میں سے مقرر کردو اگر وہ صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں میں موافقت پیدا کردے گا۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا خوب خبردار ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَتَبَيَّنُواْ وَلَا تَقُولُواْ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَعِندَ ٱللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوٓاْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿94﴾

سورۃ النساء آیت 94

اے ایمان والو! ۔جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو جو تمہیں سلام کہے اسے مت کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے پس تحقیق کرلیا کرو۔ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ تم بھی پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس (لازم ہے کہ) تحقیق کرلیا کرو۔ بیشک اللہ تمہارے کاموں سے ہر طرح باخبر ہے۔

وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَٱلصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ ٱلْأَنفُسُ ٱلشُّحَّ ۚ وَإِن تُحْسِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿128﴾

سورۃالنساء آیت 128

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے کسی زیادتی یا بے رغبتی کا خدشہ ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی مناسب بات پر صلح کرلیں۔ اور یہ صلح بہتر ہے۔ اور نفس تو بخل کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور اگر تم احسان کروگے (یعنی اچھا سلوک کروگے) اور تقویٰ کی روش پر چلوگے تو بیشک اللہ تمہارے سب کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ بِٱلْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَوِ ٱلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَٱللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلْهَوَىٰٓ أَن تَعْدِلُواْ ۚ وَإِن تَلْوُۥٓاْ أَوْ تُعْرِضُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿135﴾

سورۃالنساء آیت 135

اے ایمان والو! ۔ انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو اگرچہ اس پر خود تمہارا۔ یا تمہارے ماں باپ۔ اور رشتہ داروں کا۔ نقصان ہی ہوتا ہو۔ اگر کوئی مالدار ہے یا فقیر ہے تو اللہ ان کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے۔ پس تم خواہش نفس کی پیروی میں عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اور اگر تم گول مول بات کروگے یا پہلو تہی کروگے تو بلاشبہ اللہ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُواْۚ ٱعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿8﴾

سورۃ المائدۃ آیت 8

اے ایمان والو ! ۔اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کھڑے ہو جایا کرو۔اور لوگوں کی دشمنی تم کو ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ انصاف چھوڑ دو۔انصاف کیا کرو کہ یہ بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔بلا شبہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خوب خبردار ہے۔

وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿18﴾

سورۃ الانعام آیت 18

اور وہ اپنے بندوں پر مکمل اختیار اور پوری طرح سے قابو رکھتا ہے۔اور وہ نہایت حکمت والا بڑا ہی باخبر ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ ٱلْحَقُّ ۚ وَلَهُ ٱلْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿73﴾

سورۃ الانعام آیت 73

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے اور جس دن بس اتنا کہے گا کہ (حشر برپا) ہو جائے تو وہ برپا ہو جائے گا اسی کا ارشاد برحق ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو صرف اسی کی بادشاہت ہو گی۔ وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خوب خبر دار ہے۔

لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿103﴾

سورۃ الانعام آیت 103

نگاہیں اسے نہیں پا سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا بخوبی ادراک کرلیتا ہے۔ اور وہ بہت باریک بین ہر طرح کی خبر رکھنے والا ہے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا۟ وَلَمَّا يَعْلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُوا۟ مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَا رَسُولِهِۦ وَلَا ٱلْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَٱللَّهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿16﴾ ع2

سورۃ التوبہ آیت 16

کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے؟۔ حالانکہ اللہ نے تم میں سے ایسے لوگوں کو ابھی نہیں جانچا جو صحیح معنوں میں جہاد کرنے والے ہیں (یا جو دین پھیلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں)۔ اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی کو ولی (دوست) نہیں بنایا۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں سے خوب باخبر ہے۔

الٓر ۚ كِتَٰبٌ أُحْكِمَتْ ءَايَٰتُهُۥ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿1﴾ لا

سورۃ ہود آیت 1

الف لام را۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی آیات مستحکم ہیں۔ پھر حکیم و خبیر اللہ کی طرف سے تفصیلی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔

وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَٰلَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿111﴾

سورۃ ہود آیت 111

اور بیشک تمہارا رب ان سب کو (قیامت کے دن) ان کے اعمال کا ضرور پورا پورا بدلہ دے گا۔ بلاشبہ جو عمل یہ کرتے ہیں وہ ان سے اچھی طرح خبردار ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ ٱلْقُرُونِ مِنۢ بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا
بَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الاسراء آیت 17

اور نوحؑ کے بعد ہم نے بہت ساری قوموں کو (ان کے گناہوں کی پاداش میں) ہلاک کر دیا تھا۔ اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا کافی ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿30﴾ 3ع

سورۃ الاسراء آیت 30

بیشک تمہارا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں کشادگی اور تنگی کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے حال سے بڑا باخبر ہے اور (ان کو) گہرائی سے دیکھتا ہے۔

قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿96﴾

سورۃ الاسراء آیت 96

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی شاہد و گواہ کافی ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کے حال سے بخوبی خبردار نگاہ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ ٱلْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿63﴾ ج

سورۃ الحج آیت 63

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے تو زمین سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے؟۔ بیشک اللہ باریک بین (اور) بڑا ہی خبر رکھنے والا ہے۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا۟ مِنْ أَبْصَٰرِهِمْ وَيَحْفَظُوا۟ فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿30﴾

سورۃ النور آیت 30

مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی بھی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے بیشک اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ صناعی کیا کرتے ہیں۔

۞ وَأَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا۟ ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿53﴾

سورۃ النور آیت 53

اور اللہ کی سخت پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر تم انہیں حکم کرو تو وہ ضرور (گھروں سے) نکل کھڑے ہوں۔ کہہ دو قسمیں نہ کھاؤ بس معروف انداز سے اطاعت ہی چاہیئے۔ بیشک اللہ اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَىِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًا ﴿58﴾ ج لا

سورة الفرقان آیت 58

اور تم اسی زندۂ جاوید اللہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّفیع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔ اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں کی ہر لحاظ سے خبر رکھنے والا کافی ہے۔

وَتَرَى ٱلْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِىَ تَمُرُّ مَرَّ ٱلسَّحَابِ ۚ صُنْعَ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ أَتْقَنَ كُلَّ شَىْءٍ ۚ إِنَّهُۥ خَبِيرٌۢ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿88﴾

سورة النمل آیت 88

اور (اس وقت) تم پہاڑوں کو دیکھو گے تو گمان کرو گے کہ وہ ساکن و برقرار ہیں مگر وہ بادلوں کی طرح
چلتے پھر رہے ہوں گے۔ یہ اللہ ہی کی کاریگری ہے جس نے ہر شے کو مضبوط و پائیدار بنادیا ہے۔ بیشک وہ
تمہارے سب کاموں سے خوب باخبر ہے۔

يَٰبُنَيَّ إِنَّهَآ إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِى صَخْرَةٍ أَوْ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ أَوْ
فِى ٱلْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا ٱللَّهُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿16﴾

سورۃ لقمان آیت 16

اے میرے بیٹے! یقینی طور پر اگر کوئی عمل (اچھا یا برا خواہ) رائی کے دانے کے برابر بھی ہو پھر وہ کسی
پتھر کے اندر ہو چاہے آسمانوں میں ہو یا زمین میں (بہر صورت) اللہ اسے لے ہی آئے گا۔ بیشک اللہ بڑا
باریک بین نہایت باخبر ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ
وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِىٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿29﴾

سورۃ لقمان آیت 29

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو (اس پر) مسخر کر رکھا ہے ہر ایک وقتِ مقرر تک (مدار میں) چل رہا ہے؟۔ اور اللہ ان سارے اعمال سے جو تم کرتے ہو خوب خبردار ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ ﴿34﴾ 4ع

سورة لقمان آیت 34

کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا کچھ ہے؟۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا بڑا ہی باخبر ہے۔

وَٱتَّبِعْ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿2﴾ لا

سورة الأحزاب آیت 2

اور جو (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تم کو وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کرنا۔ بیشک تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿34﴾ ع4

سورۃ الأحزاب آیت 34

اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیات پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی جو باتیں ہوتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بیشک اللہ بڑا باریک بیں اور بہت باخبر ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿1﴾

سورۃ سبا آیت 1

ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں سب اسی کا ہے جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور آخرت میں بھی ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے۔ اور وہ بڑی حکمت والا خوب خبردار ہے۔

إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا۟ دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا۟ مَا ٱسْتَجَابُوا۟ لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿14﴾ ع2

سورۃ فاطر آیت 14

اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سن سکیں اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری بات قبول نہ کر سکیں۔ اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور اس باخبر (اللہ جل شانہ) کی طرح تمہیں کوئی خبر نہیں دے سکتا۔

وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ هُوَ ٱلْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِعِبَادِهِۦ لَخَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿31﴾

سورۃ فاطر آیت 31

اور یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے بالکل برحق ہے اور اپنے سے پہلے والی (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں سے اچھی طرح باخبر نہایت بصیرت والا ہے۔

۞ وَلَوْ بَسَطَ ٱللَّهُ ٱلرِّزْقَ لِعِبَادِهِۦ لَبَغَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿27﴾

سورۃ الشوری آیت 27

اور اگر اللہ اپنے تمام بندوں کی روزی کشادہ کردیتا تو وہ زمین میں فساد و بغاوت پھیلانے لگ جاتے لیکن جو چیز بھی وہ چاہتا ہے ایک اندازے کے ساتھ نازل کردیتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کو اچھی طرح جانتا نہایت گہری نگاہ سے دیکھتا ہے۔

سَيَقُولُ لَكَ ٱلْمُخَلَّفُونَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ أَمْوَٰلُنَا وَأَهْلُونَا فَٱسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِى قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًۢا ۚ بَلْ كَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًۢا ﴿11﴾

سورۃ الفتح آیت 11

جو بدوی (سفر تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب کہیں گے کہ ہمارے مال اور اہل و عیال نے ہمیں مشغول رکھا پس ہمارے لئے (اللہ سے) بخشش کی دعا کرو!۔ وہ اپنی زبانوں سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ کہہ دو کہ اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں نفع دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ کے مقابل تمہارے لئے کسی شے کا بھی اختیار رکھتا ہے؟۔ بلکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿13﴾

سورۃ الحجرات آیت 13

اے بنی نوع انسان !۔البتہ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری مختلف قومیں اور قبیلے بنادیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقوے والا ہے۔ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے خوب باخبر ہے۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِى مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ ٱلْفَتْحِ وَقَٰتَلَ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ ٱلَّذِينَ أَنفَقُوا۟ مِنۢ بَعْدُ وَقَٰتَلُوا۟ ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحدید آیت 10

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ ہی کے لئے ہے۔تم میں سے وہ جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی لڑی اور وہ جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا اور جنگ کی بالکل برابر نہیں ہو سکتے۔(بلکہ پہلوں کا) درجہ کہیں بڑھ کر ہے اگرچہ اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

وَٱلَّذِينَ يُظَٰهِرُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا۟ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَآسَّا ۚ ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِۦ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿3﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 3

اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں اور پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہیں تو باہمی ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے (شوہر کو) ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ یہ بات ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُواْ فِى ٱلْمَجَٰلِسِ فَٱفْسَحُواْ يَفْسَحِ ٱللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ ٱنشُزُواْ فَٱنشُزُواْ يَرْفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمْ وَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْعِلْمَ دَرَجَٰتٍ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ **خَبِيرٌ** ﴿11﴾

سورة المجادلة آیت 11

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (آنے والوں کے لئے) مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھ جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو اللہ ان لوگوں کے درجے بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

ءَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَىٰكُمْ صَدَقَٰتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُواْ وَتَابَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ **خَبِيرٌۢ** بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿13﴾ ع2

سورۃ المجادلۃ آیت 13

کیاتم اس بات سے ڈر گئے کہ رسول سے سرگوشی کرنے سے قبل صدقہ دیا جائے !۔پھر جب تم نے ایسانہیں کیاتواللہ نے بھی تمھیں معاف کردیا۔پس نماز قائم کرواور زکوۃادا کرواور اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرتے رہواور تم جوکچھ کرتے ہواللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٖۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ﴿18﴾

سورۃ الحشر آیت 18

اے ایمان والو !۔اللہ سے ہی ڈرتے رہواور ہر کسی کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لئے کیا کچھ آگے بھیجا ہے۔اور (پھر سے یہ ایک یاد دہانی ہے کہ) اللہ سے ہی ڈرتے رہو یقینی طور پر جو بھی تم کرتے ہواللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَلَن يُؤَخِّرَ ٱللَّهُ نَفۡسًا إِذَا جَآءَ أَجَلُهَاۚ وَٱللَّهُ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ﴿11﴾ع2

سورۃ المنافقون آیت 11

اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ اسے ہر گز مہلت نہیں دیتا۔ اور اللہ اچھی طرح باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلنُّورِ ٱلَّذِيٓ أَنزَلۡنَاۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ **خَبِيرٞ** ﴿8﴾

سورۃ التغابن آیت 8

پس تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نورِ ہدایت (قرآن) پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔

وَإِذۡ أَسَرَّ ٱلنَّبِيُّ إِلَىٰ بَعۡضِ أَزۡوَٰجِهِۦ حَدِيثٗا فَلَمَّا نَبَّأَتۡ بِهِۦ وَأَظۡهَرَهُ ٱللَّهُ عَلَيۡهِ
عَرَّفَ بَعۡضَهُۥ وَأَعۡرَضَ عَنۢ بَعۡضٖۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِۦ قَالَتۡ مَنۡ أَنۢبَأَكَ هَٰذَاۖ قَالَ
نَبَّأَنِيَ ٱلۡعَلِيمُ **ٱلۡخَبِيرُ** ﴿3﴾

سورۃ التحریم آیت 3

جب نبیؐ نے اپنی بیوی سے راز کی ایک بات کہی۔ تو اس نے وہ بات (کسی دوسری کو) بتادی۔ اور اللہ نے تم کو اس (کے حال) سے آگاہ کر دیا۔ تو تم نے اس (بیوی) کو کچھ بات جتادی اور کچھ سے (چشم پوشی کرتے ہوئے) اعراض کر لیا۔ تو جب تم نے اس (بیوی) کو یہ بات جتائی تھی۔ تو وہ (ازراہِ تعجب) پوچھنے

لگی کہ آپ کو یہ کس نے بتادیا؟۔ (تو تم نے) کہا کہ مجھے تو اس (اللہ جل شانہ) نے بتادیا جو بڑا جاننے والا نہایت خبر دار ہے۔

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿14﴾ ع1

سورۃ الملک آیت 14

(اے کم عقل لوگو!) کیا جس نے پیدا کیا ہے وہی نہ جانے گا؟۔ وہ تو بہت ہی باریک بین بڑا ہی باخبر ہے۔

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿11﴾ ع1

سورۃ العادیات آیت 11

بیشک اس دن ان کا رب ان کے حالات سے ہر لمحہ باخبر ہوگا۔

خبیر کے موضوع پر قرآن کریم میں ایک اور آیت بھی ہے۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں ۔ مگر اس کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے انسانوں میں سے بعض کو اس لیے خبیر کہا ہے۔ کہ اللہ رب العزت کی دی ہوئی خبر کی تصدیق کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ جل شانہ نے آسمانوں وزمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے ان کی تخلیق سے متعلق چونکہ پہلی الہامی کتابوں میں بھی ذکر کیا ہوا تھا۔ اس لیے یہاں یہ فرمایا کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو نئی ہے۔ اس بارے تو وہ

لوگ بھی جانتے ہیں جن کے پاس پہلے سے کتاب موجود ہے۔اگر تمہیں معلوم نہیں توان اسے بھی بات کرکے دیکھ سکتے ہو۔جس نے یہ سب کچھ وقفوں سے بنایا ہے وہی تو ربِ الرحمٰن ہے۔

ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ ٱلرَّحْمَٰنُ فَسْـَٔلْ بِهِۦ خَبِيرًا ﴿59﴾

سورۃالفرقان آیت 59

جس نے آسمانوں وزمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے(سب) چھ دن میں بنادیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔وہی تو ربِ الرحمٰن ہے پس اس کی شان کسی خبردار (علم والے) سے پوچھ لو۔

الخلّاق

الخلّاق۔خالق کی تخلیقی صلاحیتوں پر اسم مبالغہ ہے۔یہ خالق کی تخلیق کی کثرت اوراس کی شکلوں۔رنگوں۔سائزوں۔اور مقداروں کی انواع اقسام کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ کن کہہ دینے پر یک دم بھی تخلیق کرلیتا ہے۔اور کسی پروگرام کے تحت بھی تخلیق کر سکتا ہے۔اسی پروگرام والی تخلیق کے تحت دنیا چھ دن میں بنائی گئی۔پھر دنیا کے سارے کام اسی پروگرام والی تخلیق کے تحت پروان چڑھتے ہیں۔بیج بونے سے درخت بننے تک کا سب کچھ ایک پروگرام کے تحت وقوع پذیر ہوتا ہے۔اسی نے چیزوں کے اندر متنوع اقسام کے پروگرام ڈال دیئے۔ جن پر ان کی خصوصیات کا تعین ہوتا ہے۔اور ان کی الگ الگ پہچان بن جاتی ہے۔اوران کو ایک دوسرے سے جداجدا سمجھنے میں امتیازی مدد ملتی ہے۔یہ مختلف ماحول میں مختلف طرح سے برتاؤ کرتے ہیں۔۔اس کے دیئے ہوئے سارے پروگرام اتنے جامع ہوتے ہیں۔کہ مختلف مراحل میں خودکار طریقے پر چلتے ہوئے۔ کسی جگہ آزاد۔ کسی جگہ ضابطے کے پابند۔ کسی جگہ باضابطہ تسلسل میں۔ کسی جگہ منحنی تسلسل۔ کسی جگہ ماحول دوست۔اور کسی جگہ ماحول دشمن۔ الغرض ایسی بہت ساری پیچیدگیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی بھی پوری طرح نہیں جان سکتا۔

الخلّاق اسی خالق کو کہا گیا ہے جس نے ایسی مخلوقات پیدا کی ہیں جو ایک ساتھ رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتیں۔اور نہ ہی ان میں ایک مقررہ حد سے تجاوز کرنے کی صلاحیت ہے۔اس نے ایسی بہت سی مخلوقات کو پیدا کیا جسے ہم نہیں جانتے اور نہ ہی ہمارے ذہن ان تک پہنچنے کی سکت ہے۔کچھ

ایسی بھی ہیں۔ جو اس دنیا میں رہیں اور پھر دوسری زندگی میں چلی گئیں۔ کچھ ایسی بھی ہیں جو مفقود ہو چکی ہیں۔ اور ایسی بھی ہیں۔ جو آئندہ نمودار ہوں گی۔ اس کی مخلوقات کو گنا یا شمار کرنا نہایت مشکل ہے۔ ان کی تعداد بھی صرف وہی جانتا ہے۔ وہی ہر لحاظ سے بخوبی واقف ہے۔ ان کی تخلیق کا تعین اور وقت اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ کسی چیز کو بے مقصد تخلیق نہیں کرتا۔ بلکہ جس کو تخلیق کرتا ہے اور اس تخلیق کی حکمت کو جانتا ہے۔ اور اس کی ساری مخلوقات میں سے کوئی بھی کسی چیز کی مکمل حکمت کو اس کے سوا نہیں جانتا۔ وہ اپنی حکمت۔ ارادے اور علم کے کمال کے ساتھ جو چاہے۔ جب چاہے۔ جہاں چاہے تخلیق کرتا ہے۔ ان سب کی زندگیوں اور انتقال کو اس الخلّاق کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ خالق ہے ان کے بارے سب کچھ جاننے والا ہے۔

کوئی بھی ذی عقل اگر غور کرے کہ کس نے آسمان و زمین پیدا فرمائے؟۔

کس نے دانے اور گٹھلی کو وجود بخشا؟۔

کون ہے جس نے (رات کی تاریکی سے) صبح روشن پیدا کیا۔ رات کو راحت کی چیز بنایا؟۔

کس نے سورج اور چاند کو حساب سے رکھا؟۔

کون ہے جس نے انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا؟۔

کس نے پوری انسانیت کو صرف ایک جان سے پیدا فرمایا؟۔

کون ہے جس نے ہر چیز کو شکل و صورت بخشی پھر راہ بھی دکھائی؟۔

جواب ہوگا۔ایک ہی عظیم الخلّاق ۔اللہ جل شانہ !۔جس نے کائنات کی ہر ایک چیز کو تخلیق کر دیا۔ کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔

ہر مخلوق اس کی الوہیت و ربوبیت کا اعتراف کرتی ہے۔

ہر وہ چیز جسے ہم اپنے ارد گرد دیکھ رہے -اور جسے نہیں دیکھ سکتے- وہ سب اللہ کے ہونے کی دلیل ہیں۔

اس نے تمام موجودات کو پیدا کیا۔انہیں خلقت بخشی۔

اپنی حکمت سے انہیں (درست اور) برابر کر دیا اور ایک شکل و صورت عطا کی۔

وہ الخلّاق ہمیشہ سے اس عظیم صفت سے متصف ہے اور رہے گا۔

اسی نے ہڈی پر گوشت چڑھایا۔ گوشت پر چمڑا پیدا کیا۔ چوپایوں کو بال اور کھال کا لباس پہنایا۔

شکم مادر کے اندر پل رہے جنین میں (زندگی کی) روح پھونکی۔

اس کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔اس کی دو آنکھیں بنائیں۔ زبان اور ہونٹ بنائے۔

پھر اسے شکم سے باہر لایا۔ رزق سے نوازا۔اس کی حفاظت فرمائی۔

اسے علم دیا۔اور (ہدایت و گمراہی کے) دونوں راستے دکھادئے۔

غرض ہر وہ کام کیا جسے اس کائنات کے لیے مناسب جانا۔

قرآن کریم میں الخلّاق کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ ٱلْخَلَّٰقُ ٱلْعَلِيمُ ﴿86﴾

سورۃ الحجر آیت 86

یقیناً تمہارا رب ہی سب کو پیدا کرنے والا (اور) ہر بات جاننے والا۔

أَوَلَيْسَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ ٱلْخَلَّٰقُ ٱلْعَلِيمُ ﴿81﴾

سورة یٰس آیت 81

کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کردیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ ان جیسے لوگوں کو (دوبارہ) پیدا کردے۔ کیوں نہیں (ہاں) اور وہ تو سب کچھ پیدا کرنے والا بڑا علم والا ہے۔

الرّقیب

الرقیب۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک ہے۔ الرقیب کے معنی نگران کے ہے۔ الرقیب وہ ہوتا ہے۔ جو ایک رکھوالا ہو۔ ایک چوکیدار ہو جو نگہبانی اور حفاظت کے لیے کھڑا ہوتا ہو۔ فوج میں رقیب وہی ہوتا ہے جو سب سے آگے ہوتا ہے۔ کائنات میں وہ اللہ ہی ہے جو ہر ایک چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ جس کے علم سے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اور نہ ہی گم ہو سکتی ہے۔

الرقیب۔ وہ ہوتا ہے جس کے بارے یہ بات تسلیم شدہ ہو کہ ہم جو کچھ بھی دیکھتے۔ کرتے اور کہتے ہیں وہ اس کی نگرانی کرتا ہے۔ قرآن میں کئی جگہ یہ لفظ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اللہ عزوجل الرقیب ہے۔ جو واقعیت میں ہم پر نظر رکھتا ہے۔ اس لیے انسان اس کی طرف اپنے فرائض کی پابندی کرتا رہے۔ کہ اللہ رب العزت ہمارے حالات کو جانتا ہے اور ہماری سانسوں تک کا شمار اس کی پہنچ سے باہر نہیں۔

الرقیب۔ نہ کوتاہی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ وہ ہمیشہ موجود ہوتا ہے۔ وہ ایسا گواہ ہے جو کبھی غائب نہیں ہوتا۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور اس کی مخلوق کے حالات کے بارے میں کوئی چیز اس کے علم سے ہرگز باہر نہیں ہو سکتی۔ وہی اپنے بندوں کے معاملات کو چلاتا ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی اس طرح کی دسترس نہیں رکھتا ہے۔ وہی اپنے بندوں پر نظر رکھتا ہے۔ اور ان کے کاموں سے واقف رہتا ہے۔ وہ ہر قسم کی جلی و خفی معلومات کا احاطہ کیے ہوتا ہے۔ بلکہ دلوں میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں جن کو ابھی تک زبان

تک نہیں لایا گیا ہوتا۔ وہ توان کو بھی جانتا ہے۔ یہاں تک کہ جو کچھ شعور و لاشعور میں پڑا ہے۔ ان سے بھی اچھی طرح واقفیت رکھتا ہے۔ جو اپنی سماعت کے ذریعے تمام مسموعات اور بصارت کے ذریعے تمام مبصورات کا احاطہ کیے رکھتا ہے۔ اس کا علم اتنا وسیع ہے کہ اس کی وسعت کا کسی سے تناسب نہیں بن سکتا۔ اور یہ سب کچھ خبر رکھنے والا الرقیب صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔

قرآن کریم میں الرقیب کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿1﴾

سورۃ النساء آیت 1

اے بنی نوع انسان !۔ اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے (روئے زمین پر) کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگا کرتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات بگاڑنے سے بچ جاؤ۔ بیشک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِى بِهِۦٓ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ
شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ
شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿117﴾

سورۃ المائدۃ آیت 117

میں نے ان سے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان کی دیکھ ریکھ کرتا رہا پھر جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا۔ پھر تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہی ہر چیز پر شاہد و گواہ ہے۔

لَّا يَحِلُّ لَكَ ٱلنِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَٰجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ
إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ رَّقِيبًا ﴿52﴾ 6ع

سورۃ الاحزاب آیت 52

(اے نبیؐ) ان کے علاوہ اور عورتیں تم پر حلال نہیں اور نہ ہی ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کر لینا (تم پر حلال ہے) خواہ ان کا حسن و جمال تمہیں (کتنا ہی) اچھا لگے سوائے ان (لونڈیوں) کے جو تمہاری ملکیت میں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر نظر رکھتا ہے۔

مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿18﴾

سورۃ ق آیت 18

کوئی بات وہ نہیں بولتا مگر نگران اس کے پاس چوکس و تیار رہتا ہے۔

رقیب کے معنی کی وضاحت کرنے والے کچھ نقطہ نظر درج ذیل بھی ہیں۔

ایک تو وہ چیزوں کی حفاظت کرتا ہے۔ جو ہر ایک پر نظر رکھتا ہے۔ جو ہر ایک کی حفاظت کرتا ہے۔ جو کسی طرح کی بھی کوتاہی یا غفلت سے پاک ہے۔ وہ ہر چیز کی دیکھ بھال اور حفاظت کرتا ہے اس بارے اوپر بیان ہو چکا ہے۔

دوسرے جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں اور کہتے ہیں فرشتے ہمارے اعمال کو لکھتے ہیں۔ اور ہر اس چیز کو نوٹ کرتے ہیں جس بارے کوئی انسان سوچتا غور کرتا۔ کہتا یا کرتا ہے۔ اس لکھنے والے فرشتے کو رقیب کہتے ہیں۔ جبکہ اس طرح سے بھی اللہ تعالیٰ رقیب ہے جو اپنے بندوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ ان کے حالات اور جو کچھ وہ بولتے رہتے ہیں اسے جانتا ہے۔

تیسرے رقیب کا مطلب اولاد بھی ہوتا ہے۔

درج ذیل آیات میں الرقیب کا لفظ تو نہیں البتہ اس کا مفہوم ضرور موجود ہے۔

۞ وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿59﴾

سورۃ الانعام آیت 59

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور اسے خشکی اور تری کی ہر شے کا بخوبی علم ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں نہ کوئی دانہ اور نہ کوئی تر چیز اور نہ ہی کوئی خشک چیز ایسی ہے مگر سب کچھ واضح کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔

ٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ ٱلْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَىْءٍ عِندَهُۥ بِمِقْدَارٍ ﴿8﴾

سورۃ الرعد آیت 8

اللہ ہی جانتا ہے جو ہر مادہ اپنے پیٹ میں لئے ہوتی ہے اور پیٹ کے سکڑنے اور بڑھنے کو بھی (خوب جانتا ہے)۔ اور اس کے ہاں ہر چیز کا مناسب اندازہ مقرر ہے۔

قَالَ لَا تَخَافَآ ۖ إِنَّنِى مَعَكُمَآ أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ﴿46﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 46

ارشادِ باری ہوا کہ تم ڈرو مت۔ میں سب کچھ سنتا دیکھتا یقیناً تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ الحدید آیت 4

وہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ جو کچھ بھی زمین میں داخل ہوتا اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا اور جو اس کی طرف چڑھتا ہے سب اسے معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے گہری نگاہ سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

رقیب کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ بات کو مزید واضح کرتا ہے۔ اس بارے ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ لفظ ارتقاب۔ انتظار سے ماخوذ ہے۔ جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا

وَيَٰقَوۡمِ ٱعۡمَلُواْ عَلَىٰ مَكَانَتِكُمۡ إِنِّي عَٰمِلٞۖ سَوۡفَ تَعۡلَمُونَ مَن يَأۡتِيهِ عَذَابٞ يُخۡزِيهِ
وَمَنۡ هُوَ كَٰذِبٞۖ وَٱرۡتَقِبُوٓاْ إِنِّي مَعَكُمۡ رَقِيبٞ ﴿93﴾

سورۃ ہود آیت 93

اور اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ۔ بلاشبہ میں (اپنی جگہ پر) کام کیے جاتا ہوں۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے۔ اور کون ہے جو جھوٹا ہے؟۔ اور تم بھی انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

فَٱرۡتَقِبۡ إِنَّهُم مُّرۡتَقِبُونَ ﴿59﴾ ع3

سورۃ الدخان آیت 59

پس تم بھی انتظار کرو البتہ یہ لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ مومن کے حسن سلوک میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اس بات کو ذہن میں رکھنا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی نگرانی کرتا ہے اور جو کچھ وہ کرتا ہے اسے دیکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کا نفس۔ اس کا دشمن ہے۔ اور یہ کہ شیطان ملعون بھی دوسرا ہے۔ اور یہ کہ وہ دونوں ہر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے سستی اور اس کے رب کی نافرمانی کراتے ہیں۔ اس لیے اسے ہمیشہ چوکنا رہنا چاہیے۔ اسے ان تمام گڑھوں کو بند کرنا چاہیے جن میں وہ گر سکتا ہے اور ان تمام راستوں پر رکاوٹیں کھڑی کرنی

چاہئیں جہاں سے شیطان اس کے پاس آسکتا ہے۔اس سلسلے میں مومن کے حسن اخلاق کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے آپ کو لاجواب نہ سمجھے بلکہ اپنے حواس پر نظر رکھے۔چوکنا رہے اور جو کچھ بھی وہ اپنے رب کی خوشنودی کے حصول کے لیے کرتا ہے خالص نیت سے کرے۔احسان کا درجہ یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے اس کو دیکھ رہے ہو۔ کیونکہ اگر کوئی اسے نہیں دیکھ رہا۔وہ تو یقیناً دیکھتا ہے۔ساتھ ہی حسن سلوک کا تقاضا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اس کی جو ذمہ داریاں بنتی ہیں ان کو نبھائے اور ان کے عیوب کو دوسروں پر ظاہر نہ کیا کرے۔

اوپر بیان کردہ آیات کے مفہوم پر غور کرو تو بھی یہ بات واضح ہوتی ہے۔کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس تک پہنچیں اور اسے ہی اپنی عبادت۔تواضع اور عاجزی کا ہدف بنائیں۔انحراف کی صورت میں نتیجے کا انتظار کریں۔جس سے وقت آنے پر خود ہی ان کو پتہ چل جائے گا۔کہ کیا صحیح تھا کیا غلط !

الراد

الراد۔کا مطلب ہے ہٹانے والا۔روکنے والا۔لوٹانے والا

اللہ کسی کو کوئی تکلیف دینا چاہے تو اس کے سوا کوئی بھی اسے ہٹانے والا نہیں۔اور وہ کسی کا بھلا کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل میں رخنہ ڈالنے والا نہیں ہے۔سوائے اس کے کہ وہ خود ہی اس میں روک لگانا چاہے۔ کسی بھی قسم کی برائی جو شیطانی وسوسوں کی صورت میں ہو یا اکساہٹ یا آمادگی پر مبنی ہو۔یا پھر کوئی بھلائی ہو۔اس کو روک رکھنے کی طاقت صرف اللہ کے پاس ہے۔نیکی کے خواستگار اس سے اس کا فضل اور بھلائی ہی مانگتے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ کی طرف سے ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے گا اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے پر گامزن ہو گا۔تو اسے اس کی اپنی ایما پر اسی طرف جانے دیتا جاتا ہے جس طرف وہ جانا چاہتا ہے۔

وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا﴿115﴾17ع

سورۃ النساء آیت 115

اور جو کوئی (اللہ کی طرف سے) ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ دوسرے کسی راستے پر چلے۔تو جدھر کو وہ چلے گا ہم اسے ادھر ہی اسے چلنے دیں گے اور (بالآخر) جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

کوئی فضل و کرم کو ترجیح دیتا ہے۔اور کوئی دنیاداری کو۔ مگر پند و نصائح کی حجت کے بعد ہر کسی کے انتخاب کا خیال رکھا جاتا ہے۔اللہ صرف رہنمائی مہیا کرتا رہتا ہے۔ باقی اختیار کرنا نہ کرنا انسان کا اپنا عمل ہے۔

اور وہی کسی معاملے کو واپس لوٹانے والا بھی ہے۔ جیسے موسیٰؑ کی والدہ کو وحی بھیجی کہ بچے کو دودھ پلاتی رہ۔اور جب اس کے بارے کچھ خوف محسوس کرنے لگ جاؤ تو اسے دریا میں بہا دینا۔اور کسی قسم کا خوف نہ کرنا بلاشبہ ہم اسے تیری طرف واپس لوٹا دیں گے۔ پھر اسے رسولوں میں سے بنادیں گے۔

اور نبی ﷺ کو تشفی دی کہ تم پر قرآن کا پیغام پہنچانا اور اس پر عمل کرنا فرض کر دیا ہے۔اور مکہ لوٹنے کی فکر نہ کرو۔ وہ خود تمہیں تمہاری واپسی کی منزل مکہ مکرمہ تک واپس لوٹا کر رہے گا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی الراد والی صفت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِۦ ۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿107﴾

سورۃ یونس آیت 107

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف دینا چاہے تو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اسے ہٹانے والا نہیں ۔اور اگر تمہارا بھلا کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ وہی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نچھاور کرتا ہے اور وہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ أُمِّ مُوسَىٰٓ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِى ٱلْيَمِّ وَلَا
تَخَافِى وَلَا تَحْزَنِىٓ ۖ إِنَّا رَآدُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿7﴾

سورۃ القصص آیت 7

اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کو وحی بھیجی کہ اس (بچے) کو دودھ پلاتی رہ۔ اور جب اس کے بارے کچھ خوف محسوس ہونے لگے تو اسے دریا میں ڈال دینا اور (کسی قسم کا) خوف و غم نہ کرنا۔ بلاشبہ ہم اسے تیری طرف واپس پہنچادیں گے اور (پھر) اسے رسولوں میں سے بنادیں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِى فَرَضَ عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّىٓ أَعْلَمُ مَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ
وَمَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿85﴾

سورۃ القصص آیت 85

(اے نبیؐ) یقینی طور پر جس (اللہ) نے تم پر قرآن (کا پیغام پہنچانا اور عمل کرنا) فرض کردیا ہے وہ تمہیں واپسی کی منزل (مکہ مکرمہ) تک پھر لوٹا کر رہے گا۔ کہہ دو کہ میرا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جو صریح گمراہی میں پڑا ہے۔

الرّزاق

الرّزاق۔اللہ کا ایک نام ہے۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی۔رزق کا انتظام کرنے والا۔رزق مہیا کرنے رزق عربی زبان میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو فائدہ دے۔رزق میں صرف غذا ہی نہیں بلکہ لباس۔سواری اور ساری ضروریات زندگی بھی آتی ہیں۔ہدایت۔ہوا۔پانی اور ساری نعمتیں بھی رزق میں شامل ہیں۔غور و فکر کی صلاحیت بھی رزق ہے۔ذہنی صلاحیتیں بھی رزق میں آتی ہیں۔اور سب سے افضل رزق علم و ایمان کا رزق ہے۔اور اللہ ہی تمام ذی روح کو رزق دینے والا ہے۔چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی مخلوق کو وہی روزی دیتا ہے۔وہی ہر چیز کی پرورش کرتا ہے۔وہی ساری کائنات کی تربیت فرماتا اور ہر چیز کو آہستہ آہستہ بتدریج اس کے کمالِ مقدار تک پہنچاتا ہے۔وہ رب العالمین ہے یعنی تمام عالم کا پرورش کرنے والا۔حقیقتاً روزی پہنچانے والا وہی ہے۔کسی نہ کسی سبب سے ہر طرح کا رزق دیتا رہتا ہے۔کچھ لوگ جسمانی حد تک تو اس کے دیئے ہوئے رزق سے با قاعدہ فائدہ لیتے ہیں مگر اس سے اپنی کوتاہیوں کی بدولت روحانی حد تک مستفید نہیں ہو پاتے۔

اللہ کے نام الرازق کو سمجھنے کے لئے۔ ہمیں یہ جاننا ہو گا کہ رزق کے ذرائع کیا ہیں۔کونسے رزق میں آپ کے لئے کونسا فائدہ ہے۔ان ساری پیچیدگیوں کا لحاظ رکھتے ہوئے وہ کسی بھی مخلوق کو رزق دیتا ہے۔وہی ہے جو ہر کسی کو رزق دیتا ہے۔اور کسی سے کوئی نعمت چھین بھی لیتا ہے۔وہ ہر ایک کو اس کے رزق کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔کافر۔مسلم۔مشرک عورت۔مرد۔انسان۔جانور۔نباتات۔جمادات۔غرض

جو کچھ بھی نشو و نما ہو رہی ہوتی ہے سب اسی رازق کی بدولت ہے۔اس نے اپنی ساری مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اس کے لیے رزق کا انتظام کر دیا تھا۔

اللہ رب الکریم انسانی زندگی کو شکمِ مادر میں اس کا وجود شروع ہوتے ہی رزق کی فراہمی شروع کر دیتا ہے۔ جو اس کی زندگی کے آغاز سے لحد تک ضروری ہے۔انسان کو اشرف المخلوقات کے درجہ پر فائز کیا تو اس کی زندگی کی خصوصیات میں اختیاری کیفیت بھی ممتاز کر دی گئی۔سب کچھ سامنے رکھ کر اسے رزق کے جائز و ناجائز ذرائع اپنانے کا اختیار دے دیا گیا۔کہ خود فیصلہ کرے کہ اسے عطا ہونے والا رزق حلال ہے یا کہ حرام۔جس پر اس سے مواخذے کی وعید بھی دے دی گئی۔کہ حلال کماؤ گے تو بھلا ہو گا۔اور حرام کماؤ گے تو اپنے پیٹ میں آگ بھرو گے۔

اللہ تعالی رزق کا نہ صرف مالک ہے بلکہ رزق کے دینے پر پوری طرح قادر ہے۔اس کے خرچ کرنے سے اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔رزق کی تمام کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔اس کی تقسیم اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے. جس کے لیے چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور کسی حکمت کی بدولت جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے. لازمی طور پر یہ فیصلہ اس کی حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔اس نے ہر ایک مخلوق کا رزق مقرر کر رکھا ہے۔جس جاندار کو جس رزق کی ضرورت ہوتی ہے اللہ سبحانہ و تعالی اس تک وہ رزق پہنچانے کا انتظام بھی کر دیتے ہیں۔وہی انسان کے لیے جسمانی رزق کے ساتھ ساتھ روحانی رزق کا بندوبست بھی کرتا ہے۔فرق یہ ہے کہ روحانی رزق کے لیے طلب و کاوش درکار ہوتی ہے۔اور جسمانی

رزق کی ذمہ داری اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے اوپر لی ہوئی ہے۔ کہ طلب کرے یا نہ کرے اسے مل جائے گا۔ البتہ اللہ کا تقوی رزق میں فراخی کا باعث ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالی ہے

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا۟ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا ﴿2﴾ لا

سورۃ الطلاق آیت 2

پھر جب وہ اپنی (مقررہ) عدت کے قریب پہنچ جائیں تو ان کو یا تو موزوں طریقے سے (زوجیت میں) روک لو یا پھر منصفانہ طریقے سے علیحدہ کر دو۔ اور اپنوں میں سے دو عادل مردوں کو گواہ بنالو۔ اور اللہ کے لئے صحیح گواہی دو ان باتوں سے ہر اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے (تو) اللہ بھی اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم اپنی ساری توقعات صرف اور صرف اسی سے وابستہ کریں۔ آمین !

قرآن کریم میں الرّازق اور اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۞ وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ
كُلٌّ فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿6﴾

سورۃ ہود آیت 6

اور روئے زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ کے ذمے ہے۔ اور وہ اس کے رہن سہن ٹھکانے اور اس کے سپرد کیے جانے کی جگہ کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ سب کچھ واضح کتاب میں (درج) ہے۔

وَٱلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوٓا۟ أَوْ مَاتُوا۟ لَيَرْزُقَنَّهُمُ ٱللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ
ٱللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿58﴾

سورۃ الحج آیت 58

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کر دیئے گئے یا اپنی موت آپ مر گئے۔ (دونوں صورتوں میں) اللہ ان کو ضرور اچھا ہی رزق دے گا اور بیشک اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿72﴾

سورۃ المؤمنون آیت 72

یا (کیا) تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو پس تمہارے رب کی اجرت ہی بہتر ہے۔ اور وہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

لِيَجْزِيَهُمُ ٱللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا۟ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿38﴾

سورۃ النور آیت 38

تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیدے اور انہیں اپنے فضل سے مزید اور بھی عطا کرے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دے دیتا ہے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّى يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ وَيَقْدِرُ لَهُۥ ۚ وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُۥ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿39﴾

سورۃ سبا آیت 39

کہہ دو کہ البتہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے۔ اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اور جو چیز بھی تم خرچ کرو گے وہ اس کا عوض (تمہیں) دیدے گا۔ اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

وَإِذَا رَأَوْا۟ تِجَٰرَةً أَوْ لَهْوًا ٱنفَضُّوٓا۟ إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ
ٱللَّهْوِ وَمِنَ ٱلتِّجَٰرَةِ ۚ وَٱللَّهُ خَيْرُ **ٱلرَّٰزِقِينَ** ﴿11﴾ 2ع

سورۃ الجمعۃ آیت 11

اور (کچھ لوگ) جب کوئی تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے کہیں بہتر ہے۔اور اللہ ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

الرافع

الرافع۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے جس کا اصل لفظ رَفَعَ۔اٹھالینا۔درجہ بلند کرنا۔اللہ تعالیٰ ہی درجات بلند کرنے والا ہے جو اپنے دوستوں کو ان کے دشمنوں پر اٹھاتا و بلند کرتا ہے۔ وہی صالحین کے درجات کو بلند کرتا ہے۔وہ سچائی کو جھکنے نہیں دیتا۔وقتی طور پر جھوٹ کا غلبہ ہو سکتا ہے۔مگر سچائی راسخ ہو کر ابھرتی ہے۔وہ مومنوں کو خوشیوں سے سرفراز کرتا ہے۔وہ مومنوں میں سے اپنے دوستوں کو اپنے قریب کر کے ان کا درجہ بلند کرتا ہے۔وہ اپنے دوستوں کو برتری عطا کئے رہتا ہے۔ اور جو لوگ اس سے سچائی اور انصاف کے ساتھ تعلق قائم کرتے ہیں ان کو اونچا مقام عطا کرتا ہے۔

وہ دنیا کی زندگی میں مومنین کو بلند مقام تک لے جانے کے لیے ان کو اپنے سامنے عاجزی کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ منکسر المزاج اور فرمانبرداروں کو بلند کرنے والا ہے۔اور یہی سب سے بڑی دولت ہے۔

الرافع ان لوگوں کی ساکھ کو بلند کرتا ہے جو اپنے ہی لوگوں میں کمزور سمجھے جاتے ہیں۔ان پر ظلم کرنے والوں کے خلاف مظلوم کی حمایت کرتا ہے۔

اس نے ہی بغیر ستونوں کے آسمان کو بلند کیا ہوا ہے۔وہی بادلوں کو ہواؤں پر اٹھاتا ہے۔وہی رفعت دینے والا ہے۔زمان و مکان کے حساب سے اور درجوں کے حساب سے بھی بلند کرنے والا ہے۔

اس سب کو قرآن کے مختلف جملوں سے سمجھنا زیادہ آسان رہے گا۔اس کے لیے رَفَعَ سے متعلق لفظ جہاں جہاں استعمال ہوا ہے۔ وہ لکھ دیا ہے۔اور آیت یا آیات سے پہلے چند تعریفی الفاظ لکھے ہیں تاکہ سمجھنے میں سہولت رہے۔اور کئی جگہ اللہ رب العزت کی صفت کے طور پر بھی استعمال ہوا ہے۔

اشیاء کو اوپر اٹھانے کے لیے رفع کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ درج ذیل آیات میں طور پہاڑ۔فرشوں اور تختوں کا ذکر ہے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ ٱلطُّورَ خُذُواْ مَآ ءَاتَيْنَٰكُم بِقُوَّةٍ وَٱذْكُرُواْ مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿63﴾

سورۃالبقرۃ آیت 63

اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا اور طور پہاڑ کو تمہارے اوپر اٹھا کھڑا کر دیا کہ جو تمہیں دیا جارہا ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور جو اس میں (لکھا ہے اسے عملی طور پر) یاد رکھو تاکہ تم (عذاب سے) بچ سکو۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ ٱلطُّورَ خُذُواْ مَآ ءَاتَيْنَٰكُم بِقُوَّةٍ وَٱسْمَعُواْ ۖ قَالُواْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُواْ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِۦٓ إِيمَٰنُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿93﴾

سورۃالبقرۃ آیت 93

اور جب ہم نے تم سے عہد واثق لیا اور طور پہاڑ کو ہم نے تمہارے اوپر اٹھا کر کھڑا کر دیا کہ جو کچھ ہم تمہیں دیتے ہیں اسے قوت کے ساتھ پکڑے رکھو اور (توجہ سے) سنو۔ وہ کہنے لگے ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور بچھڑے کی (محبت) ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں رچ بس گئی تھی۔ کہہ دو کیا ہی بری چیز ہے وہ جس کا تمہیں تمہارا ایمان حکم کرتا ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ ٱلطُّورَ بِمِيثَٰقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ٱدْخُلُوا۟ ٱلْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا۟ فِى ٱلسَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَٰقًا غَلِيظًا ﴿154﴾

سورۃ النساء آیت 154

اور ان لوگوں کے اوپر طور بلند کر کے ان سے عہد لیا اور ہم نے ہی انہیں حکم دیا تھا کہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا۔ اور ہم نے ہی ان سے یہ بھی کہا کہ ہفتے کے بارے میں زیادتی نہ کرلینا اور ہم نے ان سے پکے مضبوط عہد لیے تھے۔

فضیلت دینے کے معنی میں بھی استعمال ہے۔ کہ اللہ ہی بعض کو بعض پر درجات میں فضیلت دیتا ہے۔ اور اس نے ہی بعض پر بعض کے درجات کو بلند کیا۔

۞ تِلْكَ ٱلرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ ٱللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَٰتٍ ۚ وَءَاتَيْنَا عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَيَّدْنَٰهُ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ

مَا ٱقْتَتَلَ ٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ وَلَٰكِنِ ٱخْتَلَفُوا۟ فَمِنْهُم مَّنْ ءَامَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا ٱقْتَتَلُوا۟ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿253﴾ ع33

سورۃ البقرۃ آیت 253

یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔ اور بعض کے درجے بلند کیے ہیں۔ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو ہم نے واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے لوگ ان کے پاس کھلی دلیلیں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے باہمی اختلاف کر لیا تو ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے۔ اور اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ ٱلْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ ٱلْعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿165﴾ ع20

سورۃ الانعام آیت 165

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیئے۔ تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اسی میں تمہاری آزمائش کرے۔ بیشک تمہارا رب بہت جلد سزا دینے والا اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا بھی ہے۔

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ
وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿32﴾

سورۃ الزخرف آیت 32

کیا یہ لوگ تمہارے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں؟۔ ہم نے ان کی معیشت ان کے درمیان دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دی ہے اور بعض کو بعض پر کئی درجے فوقیت دی ہے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت لے سکیں۔ اور جو کچھ یہ جمع کرتے ہیں تمہارے رب کی رحمت اس سے کہیں بہتر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا۟ فِى ٱلْمَجَٰلِسِ فَٱفْسَحُوا۟ يَفْسَحِ ٱللَّهُ لَكُمْ ۖ
وَإِذَا قِيلَ ٱنشُزُوا۟ فَٱنشُزُوا۟ يَرْفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ
دَرَجَٰتٍ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿11﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 11

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (آنے والوں کے لئے) مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھ جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو اللہ ان لوگوں کے درجے بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

اسی نے عیسیٰؑ کو اپنی طرف اٹھایا اور ادریسؑ کو اونچے مقام پر اٹھایا۔

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَـٰعِيسَىٰٓ إِنِّى مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوْقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ ۖ ثُمَّ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿55﴾

سورۃ آل عمران آیت 55

اس وقت ارشادِ باری ہوا کہ اے عیسیٰؑ! بیشک میں تمہیں منتقل کرنے والا اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں (کی صحبت) سے پاک کرنے والا ہوں اور جو لوگ تیری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے پس میں ہی تمہارے آپس کے تمام تر اختلافات کا فیصلہ کردوں گا۔

وَقَوۡلِهِمۡ إِنَّا قَتَلۡنَا ٱلۡمَسِيحَ عِيسَى ٱبۡنَ مَرۡيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ
وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمۡۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخۡتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكّٖ مِّنۡهُۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنۡ عِلۡمٍ
إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينَۢا ﴿157﴾ لا بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيۡهِۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا
حَكِيمٗا ﴿158﴾

سورۃ النساء آیت ۱۵۷۔۱۵۸

اوران کے یہ کہنے پر کہ البتہ ہم نے مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو قتل کر دیا جو اللہ کا رسول تھا حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا بلکہ ان پر اصل معاملہ ہی مشتبہ کر دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس کے بارے اختلاف کیا ہے وہ بھی یقیناً اس کے متعلق شک میں ہیں۔ اور ظن کی پیروی کے علاوہ انہیں کچھ بھی علم نہیں۔ اور یہ تو یقینی ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ بخوبی غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱذۡكُرۡ فِي ٱلۡكِتَٰبِ إِدۡرِيسَۚ إِنَّهُۥ كَانَ صِدِّيقٗا نَّبِيّٗا ﴿56﴾ ق لا وَرَفَعۡنَٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿57﴾

سورۃ مریم آیت ۵۶۔۵۷

اور کتاب میں ادریس کا ذکر بھی کرو۔ بیشک وہ بھی نہایت سچا نبی تھا۔ اور ہم نے اس کو اونچے مقام پر اُٹھا لیا تھا۔

اسی نے ابراہیمؑ کو عزت دیتے ہوئے ان کے درجات بلند کیے۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ ءَاتَيْنَٰهَآ إِبْرَٰهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿83﴾

سورۃ الانعام آیت 83

اور یہی ہماری وہ دلیل تھی جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ بیشک تیرا رب بہت حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

اس کا استعمال کسی کے رتبے یا درجے کو بلند کرنے کے لیے بھی ہوتا ہے جیسا کہ آیت میں کہا گیا ہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَٰهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُۥٓ أَخْلَدَ إِلَى ٱلْأَرْضِ وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ ۚ فَمَثَلُهُۥ كَمَثَلِ ٱلْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ۚ ذَّٰلِكَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا ۚ فَٱقْصُصِ ٱلْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿176﴾

سورۃ الاعراف آیت 176

اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانیوں سے اس کے درجے بلند کر دیتے لیکن وہ تو دنیاوی پستی طرف مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑا۔ پس مثال اس کی کتے کی سی ہو گئی کہ اگر اس پر سختی کرو تو بھی ہانپے

اور ایسے چھوڑ دو تو بھی ہانپے۔ یہی مثال ان لوگوں کی بھی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلادیا۔ پس ان سے یہ قصہ بیان کردو شاید کہ وہ غور و فکر کرلیں۔

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ أَخِيهِ ثُمَّ ٱسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَآءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِى دِينِ ٱلْمَلِكِ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِى عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿76﴾

سورۃ یوسف آیت 76

پھر یوسفؑ نے اپنے بھائی کے سامان سے پہلے ان سب کے اسباب دیکھنے شروع کیے پھر وہ کٹورا اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔ اس طرح ہم (اللہ جل شانہ) نے یوسفؑ کے لئے تدبیر کردی۔ (و گرنہ) بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ اپنے بھائی کو اپنے پاس ہرگز نہ رکھ سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے۔ ہم جس کے چاہیں درجے بلند کردیتے ہیں۔ اور ہر ایک علم والے سے بڑھ کر دوسرا علم والا موجود ہے۔

اسی نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر اٹھایا اور بلند کیا۔ بیت المعمور بنایا اور بہترین توازن و میزان قائم کیا۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى رَفَعَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ يُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُم بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿2﴾

سورۃ الرعد آیت 2

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ پھر عرش پر مستوی ہوا اور سورج و چاند کو کام پر لگا دیا۔ کہ ہر ایک وقت معین تک رواں دواں ہے۔ سارے نظام (کائنات) کا وہی (اکیلا) منتظم ہے۔ وہ اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کر لو۔

وَٱلسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ ٱلْمِيزَانَ ﴿7﴾ لا

سورۃ الرحمٰن آیت 7

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزان (یعنی توازن) قائم کر دیا۔

ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ ٱلسَّمَآءُ ۚ بَنَىٰهَا ﴿27﴾ وقفہ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّىٰهَا ﴿28﴾ لا

سورۃ النازعات آیت 27

کیا تم لوگوں کو (پھر سے) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو جسے اسی (اللہ جل شانہ) نے بنایا ہے؟۔ اس کی چھت کو بلند کیا اور پھر اسے درست کر دیا۔

وَإِلَى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿18﴾ وقفہ

سورۃ الغاشیۃ آیت 18

اور آسمان کی طرف بھی کہ کیسے بلند کیا گیا ہے۔

اسی کے ذکر کو بلند درجہ حاصل ہے۔

فِى بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِٱلْغُدُوِّ
وَٱلْـَٔاصَالِ ﴿36﴾ لا

سورۃ النور آیت 36

(یہ فانوس) ایسے (اللہ کے) گھروں میں ہیں جن کے بارے میں اللہ کا حکم ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اللہ ہی کا نام لیا جائے ان (گھروں) میں لوگ صبح و شام اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرزّاق کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔

وہی نہایت بلند درجوں والا ہے۔

رَفِيعُ ٱلدَّرَجَٰتِ ذُو ٱلْعَرْشِ يُلْقِى ٱلرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ
لِيُنذِرَ يَوْمَ ٱلتَّلَاقِ ﴿15﴾ لا

سورۃ غافر آیت 15

نہایت بلند درجات والا عرش کا مالک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے۔ تاکہ اللہ سے ملاقات والے دن سے آگاہ کر دیا جائے۔

رافع کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔ جو اللہ کے اسمائے مشتق میں تو شامل نہیں ۔ مگران کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ بات کو مزید سمجھنے میں مدد مل سکے۔

اسے عمارت کے ڈھانچے کو بڑھانے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ آیت میں کہا گیا ہے۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَٰهِـۧمُ ٱلْقَوَاعِدَ مِنَ ٱلْبَيْتِ وَإِسْمَٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿127﴾

سورۃ البقرۃ آیت 127

اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (دعا بھی کیے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب !۔ ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے۔ بیشک تو ہی خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

اسے عزت و تکریم کو بڑھانے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ آیت میں کہا گیا ہے۔

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى ٱلْعَرْشِ وَخَرُّوا۟ لَهُۥ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَٰٓأَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَٰىَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّى حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِىٓ إِذْ أَخْرَجَنِى مِنَ ٱلسِّجْنِ وَجَآءَ بِكُم

مِّنَ ٱلْبَدْوِ مِنۢ بَعْدِ أَن نَّزَغَ ٱلشَّيْطَٰنُ بَيْنِى وَبَيْنَ إِخْوَتِىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى لَطِيفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿100﴾

سورۃ یوسف آیت 100

اور اپنے والدین کو اونچے تخت پر بٹھایا اور اس (یوسفؑ) کے آگے سب سجدے میں گر پڑے۔ اور (یوسفؑ نے) کہا کہ اے ابا جان! ۔یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (بچپن میں) دیکھا تھا۔اسے میرے رب نے سچا کر دکھایا۔ اور یقیناً اس نے مجھ پر (اور بھی بہت سے) احسان کیے جب مجھے قید خانے سے نکالا اور تمہیں گاؤں سے یہاں لے آیا۔اس کے بعد (بھی) کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد واختلاف ڈال دیا تھا۔ بیشک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے بہترین تدبیر کر دیتا ہے ۔ بلاشبہ وہی خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

اسے درجے بلند کرنے کے لیے اور اونچائی کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے۔

إِذَا وَقَعَتِ ٱلْوَاقِعَةُ ﴿1﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿2﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿3﴾

سورۃ الواقعۃ آیت ۱ تا ۳

جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی۔ اس کے واقع ہونے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں۔ کسی کو پست کسی کو بلند کرے گی۔

وَٱلْبَيْتِ ٱلْمَعْمُورِ ﴿4﴾ لا وَٱلسَّقْفِ ٱلْمَرْفُوعِ ﴿5﴾ لا

سورۃ الطور آیت ۴-۵

اور قسم ہے۔ بیت المعمور (یعنی فرشتوں سے آباد گھر) کی۔ اور اس چھت کی جو اونچی ہے۔

وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿34﴾ ط

سورۃ الواقعۃ آیت 34

اور اونچے اونچے فرشوں میں۔

فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿13﴾ لا

سورۃ الغاشیۃ آیت 13

اونچے بچھے ہوئے تخت ہوں گے۔

اعمال صالح درجات کو بلند کرتے ہیں۔

مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْعِزَّةَ فَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ جَمِيعًا ج إِلَيْهِ يَصْعَدُ ٱلْكَلِمُ ٱلطَّيِّبُ وَٱلْعَمَلُ ٱلصَّٰلِحُ
يَرْفَعُهُۥ ج وَٱلَّذِينَ يَمْكُرُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ صلے وَمَكْرُ أُو۟لَٰٓئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿10﴾

سورۃ فاطر آیت 10

جو شخص عزت کا طلب گار ہے پس عزت تو ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور صالح عمل اس کو بلند کرتے ہیں۔ اور جو لوگ بری بری چالیں چلتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا سب مکر وفریب نابود ہو جائے گا۔

اللہ جل شانہ کے معزز و مکرم صحیفے۔ کتابیں نہایت بلند و بالا اور بالکل پاک صاف ہیں۔

فِى صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿13﴾ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿14﴾

سورۃ عبس آیت 13

معزز و مکرم صحیفوں میں (لکھا ہوا) ہے۔ جو بلند و بالا (اور) بالکل پاک صاف ہیں۔

درج ذیل آیت میں نبی ﷺ کی عظمت کا بیان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوا۟ لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿2﴾

سورۃ الحجرات آیت 2

اے ایمان والو! ۔ تم اپنی آوازوں کو نبیؐ کی آواز سے اونچا نہ کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بول لیتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال غارت ہو جائیں اور تمہیں شعور واحساس بھی نہ ہو۔

یہ کسی کے رتبے کو بلند کرنے یا اس کی تعظیم کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿4﴾ط

سورۃ الشرح آیت 4

اور تمہارا ذکر بھی بلند کر دیا۔

الرّحمٰن

الرحمٰن ۔اللہ رب العزت کے اسماء الحسنی میں شامل ایک نام ہے۔ الرحمن بھی الرحیم کی طرح رحمت سے مشتق ہے۔ یہ دونوں ہم معنی لفظ مبالغہ کے صیغے ہیں لیکن الرحمٰن میں رحیم کی نسبت مبالغہ بہت زیادہ ہے۔ رحمٰن کے معنی سب پر عام رحم فرمانے والا۔ یہ رحمۃ کی اعلیٰ ترین مشتقی شکل ہے۔ جب کہ رحیم کے معنی خاص طور پر خواص پر رحم فرمانے والا۔ مطلب یہ ہو گا کہ وہ دنیا میں مومنوں اور کافروں سب پر رحمان ہے اور آخرت میں صرف مومنوں پر رحیم ہو گا۔

پانی۔ ہوا۔ صحت۔ بارش۔ سورج کی روشنی بلا تفریق سب کو عطا فرمائی یہاں رحمانیت کی جلوہ گری ہے۔ لیکن ایمان۔ ولایت۔ نبوت۔ حکومت۔ عبادت یہ سب کو نہیں عطا کیا گیا بلکہ خاص خاص کو عطا کیا گیا ان میں رحیم کے معنی کا ظہور ہے۔ دنیا میں وہ دوست۔ دشمن۔ مومن۔ کافر۔ متکبر و عاجز سب کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے یہ سب صفت رحمانی ہی کا ظہور ہے۔ لیکن آخرت میں صرف اور صرف ایمان والوں پر رحمت و کرم ہو گا۔ کافر و مشرک پر عذاب ہو گا یہ صفت رحیمی کا ظہور ہے۔

اہل ایمان پر جتنی بھی نعمتیں ظاہری و باطنی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی دلیل ہیں۔ مثلاً امن و سلامتی صحت و اموال۔ اولاد۔ خورونوش وغیرہ لیکن آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف اہل توحید کے ساتھ خاص ہو گی۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نہایت زیادہ رحیم۔ جس کا تقاضا فضل واحسان ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء صفات میں آغاز والفاظ کا لحاظ نہیں ہے بلکہ انجام و معانی کا لحاظ رکھا گیا ہے جبکہ رحمت کا انجام احسان ہے۔

اللہ کو رَحْمٰنُ الدنیا وَ رَحِيْمُ الْاٰخِرَة کہتے ہیں کیونکہ آخرت میں رحمت سے فائدہ اٹھانے والے صرف مومن ہوں گے اور دنیا میں سب ہی لوگ مومن بھی اور کافر بھی فائدہ اٹھانے والے ہیں۔

قرآن کریم میں الرحمٰن کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الفاتحۃ آیت 1

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿3﴾ لا

سورۃ الفاتحۃ آیت 3

نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿163﴾ 19ع

سورۃ البقرۃ آیت 163

اور تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے۔اس بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کے علاوہ کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں ہے۔

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَٰكَ فِىٓ أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَآ أُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ ٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِٱلرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴿30﴾

سورۃ الرعد آیت 30

(جس طرح ہم پہلے رسول بھیجتے رہے) اسی طرح ہم نے تجھے ایسی امت میں بھیجا ہے کہ جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں۔ تاکہ تم انہیں یہ (قرآن) پڑھ کر سنادو جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اور یہ لوگ تو ربِ الرحمٰن کے منکر ہیں۔ کہہ دو کہ وہی تو میرا رب ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے میں تو اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱللَّهَ أَوِ ٱدْعُوا۟ ٱلرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا۟ فَلَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿110﴾

سورۃ الاسراء آیت 110

کہہ دو کہ (اللہ جل شانہ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جس نام سے بھی پکارو سارے عمدہ واعلیٰ نام اسی کے ہیں۔ اور اپنی نماز نہ تو بلند اور نہ بالکل دھیمی آواز سے پڑھو بلکہ اس کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

قَالَتْ إِنِّىٓ أَعُوذُ بِٱلرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ﴿18﴾

سورۃ مریم آیت 18

(مریمؑ گھبراہٹ میں) بولیں کہ یقیناً اگر تم متقی ہو تو میں تم سے ربِ الرحمٰن کی پناہ میں آتی ہوں۔

فَكُلِى وَٱشْرَبِى وَقَرِّى عَيْنًا ۖ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ ٱلْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِىٓ إِنِّى نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ ٱلْيَوْمَ إِنسِيًّا ﴿26﴾ ج

سورۃ مریم آیت 26

پس کھاؤ اور پیو اور (بچے کو دیکھ دیکھ کر) آنکھ ٹھنڈی کرو۔ پھر اگر واقعی تمہاری کسی بشر پر نظر پڑے۔ تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ بلاشبہ میں نے ربِ الرحمٰن کے لئے (چپ کے) روزے کی منت مانی ہے پس آج میں کسی انسان سے ہرگز بات نہیں کروں گی۔

يَٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ ٱلشَّيْطَٰنَ ۖ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿44﴾

سورۃ مریم آیت 44

اے میرے ابا جان! ۔ شیطان کی عبادت نہ کرو بیشک شیطان ربِ الرحمٰن کا بڑا ہی نافرمان ہے۔

يَٰٓأَبَتِ إِنِّىٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ ٱلرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَٰنِ وَلِيًّا ﴿45﴾

سورۃ مریم آیت 45

اے میرے ابا جان ! ۔بیشک مجھے خوف ہے کہ تم پر ربِ الرحمٰن کا عذاب نہ آجائے کہیں تم شیطان کے ولی (ساتھی) نہ بن جاؤ۔

أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّۦنَ مِن ذُرِّيَّةِ ءَادَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْرَٰٓءِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَٱجْتَبَيْنَآ ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُ ٱلرَّحْمَٰنِ خَرُّوا۟ سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ﴿58﴾

سورۃ مریم آیت 58

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اپنے نبیوں میں سے خاص انعام کیا تھا۔اور یہ آدمؑ کی اولاد میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا اور ابراہیمؑ اور اسرائیل کی اولاد میں سے بھی تھے۔اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت عطا کی اور منتخب کر لیا تھا۔جب ان پر ربِ الرحمٰن کی آیات پڑھی جاتی تھیں۔تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے تھے۔

جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدَ ٱلرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُۥ بِٱلْغَيْبِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ وَعْدُهُۥ مَأْتِيًّا ﴿61﴾

سورۃ مریم آیت 61

ہمیشہ رہنے کے باغوں میں جن کا ربِ الرحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ طور پہ وعدہ کیا ہوا ہے۔ بلاشبہ اس کا وعدہ (متقیوں کے لئے) پورا ہونے والا ہی ہے۔

ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى ٱلرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿69﴾ ج

سورۃ مریم آیت 69

پھر ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو ضرور چھانٹ کر الگ کر لیں گے جو ربِ الرحمٰن کے مقابل زیادہ سرکش تھے۔

قُلْ مَن كَانَ فِى ٱلضَّلَٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ مَدًّا ج حَتَّىٰٓ إِذَا رَأَوْا۟ مَا يُوعَدُونَ إِمَّا ٱلْعَذَابَ وَإِمَّا ٱلسَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ﴿75﴾

سورۃ مریم آیت 75

کہہ دو کہ جو کوئی بھی گمراہی میں پڑا ہوا ہے پس ربِ الرحمٰن بھی اسے ڈھیل دیئے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ عذاب الٰہی ہو یا قیامت کی گھڑی۔ تب وہ جان لیں گے کہ مرتبے میں کون برا ہے اور کس کا جتھا کمزور ہے۔

أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿78﴾لا

سورۃ مریم آیت 78

کیا اس نے غیب پر اطلاع پالی ہے یا ربِ الرحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے؟۔

يَوْمَ نَحْشُرُ ٱلْمُتَّقِينَ إِلَى ٱلرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿85﴾لا

سورۃ مریم آیت 85

جس دن ہم متقی لوگوں کو ربِ الرحمٰن کے پاس مہمان بنا کر محشر میں جمع کریں گے۔

لَّا يَمْلِكُونَ ٱلشَّفَٰعَةَ إِلَّا مَنِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿87﴾م

سورۃ مریم آیت 87

کسی کو بھی سفارش کا اختیار نہیں ہوگا مگر جس نے ربِ الرحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہو۔

وَقَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿88﴾ط

سورۃ مریم آیت 88

اور (نصاریٰ) کہتے ہیں کہ ربِ الرحمٰن نے اپنا بیٹا بنا رکھا ہے۔

أَن دَعَوۡاْ لِلرَّحۡمَٰنِ وَلَدٗا ﴿91﴾ج

سورۃ مریم آیت 91

کہ انہوں نے ربِ الرحمٰن کے لئے بیٹے کا (جھوٹا) دعوی کر دیا!۔

وَمَا يَنۢبَغِي لِلرَّحۡمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿92﴾ط

سورۃ مریم آیت 92

اور ربِ الرحمٰن کے شانِ شایاں نہیں کہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے۔

إِن كُلُّ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ إِلَّآ ءَاتِي ٱلرَّحۡمَٰنِ عَبۡدٗا ﴿93﴾ط

سورۃ مریم آیت 93

جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں سارے کے سارے ربِ الرحمٰن کے حضور بندے ہو کر ہی پیش ہوں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَيَجۡعَلُ لَهُمُ ٱلرَّحۡمَٰنُ وُدّٗا ﴿96﴾

سورۃ مریم آیت 96

بلاشبہ جو بھی ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے عنقریب ربِ الرحمٰن (اپنی مخلوقات کے دلوں میں) ان کے لئے محبت پیدا کردے گا۔

ٱلرَّحۡمَٰنُ عَلَى ٱلۡعَرۡشِ ٱسۡتَوَىٰ ﴿5﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 5

ربِ الرحمٰن وہ (بابرکات اللہ) جو عرش پر جلوہ گر ہے۔

وَلَقَدۡ قَالَ لَهُمۡ هَٰرُونُ مِن قَبۡلُ يَٰقَوۡمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِۦۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ ٱلرَّحۡمَٰنُ فَٱتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوٓاْ أَمۡرِي ﴿90﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 90

اور البتہ یقیناً ہارونؑ نے تو انہیں پہلے سے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم البتہ اس سے صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ تمہارا رب رحمٰن ہی ہے پس میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو۔

يَوۡمَئِذٖ يَتَّبِعُونَ ٱلدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُۥۖ وَخَشَعَتِ ٱلۡأَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمَٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ إِلَّا هَمۡسٗا ﴿108﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 108

اس دن سب پکارنے والے کے پیچھے ہی چلیں گے کسی میں کوئی ٹیڑھا پن نہ ہوگا۔ اور ربِ الرحمٰن کے سامنے سب آوازیں پست ہو کر رہ جائیں گی پس تم (کھسر پھسر کی) آہٹ کے علاوہ کچھ بھی نہ سنو گے۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ وَرَضِىَ لَهُۥ قَوْلًا ﴿109﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 109

اس دن کوئی بھی سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر جسے ربِ الرحمٰن اجازت دیدے اور اس کی بات سننے کے لئے راضی بھی ہو جائے۔

وَقَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿26﴾ لا

سورۃ الانبیاء آیت 26

اور وہ کہتے ہیں کہ ربِ الرحمٰن نے اولاد بنا رکھی ہے۔ وہ تو (اس افترا سے) بالکل پاک ہے۔ وہ فرشتے (بیٹیاں نہیں) بلکہ اس کے عزت والے بندے ہی ہیں۔

وَإِذَا رَءَاكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا ٱلَّذِى يَذْكُرُ ءَالِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ هُمْ كَٰفِرُونَ ﴿36﴾

سورۃ الانبیاء آیت 36

اور جب بھی کافر تم کو دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق بنا لیتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی ہے جو تمہارے عبادت کیے جانے والے (معبودوں) کا ذکر (برائی سے) کیا کرتا ہے؟۔ حالانکہ وہ لوگ خود ربِ الرحمٰن کے نام کے منکر ہیں۔

قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ مِنَ ٱلرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ ﴿42﴾

سورۃ الانبیاء آیت 42

پوچھو کہ کون ہے جو تمہیں رات اور دن میں ربِ الرحمٰن (کے عذاب) سے بچا سکتا ہے؟۔ (نہیں) بلکہ وہ تو اپنے رب کے ذکر و یاد سے ہی منہ موڑے ہوئے ہیں۔

قُلَ رَبِّ ٱحْكُم بِٱلْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿112﴾ 7ع

سورۃ الانبیاء آیت 112

(آخر کار نبیؐ نے بھی) کہہ دیا کہ اے میرے رب!۔ حق کے ساتھ فیصلہ کر دے۔ اور ہمارا رب تو بڑا ہی مہربان ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے ان (من گھڑت) باتوں پر جو تم بناتے بیان کرتے ہو۔

ٱلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ ٱلْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ عَسِيرًا ﴿26﴾

سورۃ الفرقان آیت 26

اس دن ربِ الرحمٰن ہی کی حقیقی بادشاہی ہو گی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا ہی بھاری ہو گا۔

ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ ٱلرَّحْمَٰنُ فَسْـَٔلْ بِهِۦ خَبِيرًا ﴿59﴾

سورۃالفرقان آیت 59

جس نے آسمانوں وزمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے (سب) چھ دن میں بنادیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہی تو ربِ الرحمٰن ہے پس اس کی شان کسی خبردار (علم والے) سے پوچھ لو۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ٱسْجُدُوا۟ لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا۟ وَمَا ٱلرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ ﴿60﴾ 5ع

سورۃالفرقان آیت 60

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کے لئے سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا ہوتا ہے؟۔ کیا جس کے بارے تم حکم کرو ہم اسی کو سجدہ کرتے پھریں۔ اور اس سے ان کی نفرت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

وَعِبَادُ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى ٱلْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ ٱلْجَٰهِلُونَ قَالُوا۟ سَلَٰمًا ﴿63﴾

سورۃ الفرقان آیت 63

اور رحمٰن کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جاہل لوگ جب ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہو۔

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ ٱلرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا۟ عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿5﴾

سورۃ الشعراء آیت 5

اور جب بھی ان کے پاس ربِ الرحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو وہ اس سے بھی منہ پھیر لیتے ہیں۔

إِنَّهُۥ مِن سُلَيْمَٰنَ وَإِنَّهُۥ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿30﴾ لا

سورۃ النمل آیت 30

بیشک وہ خط سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور وہ البتہ یہ ہے کہ ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلذِّكْرَ وَخَشِىَ ٱلرَّحْمَٰنَ بِٱلْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿11﴾

سورۃ یس آیت 11

تم تو البتہ صرف ایسے شخص کو آگاہ کر سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور بن دیکھے ہی ربِ الرحمٰن سے ڈرے۔ پس اس کو مغفرت اور بڑے اجر کی بشارت سنا دو۔

قَالُواْ مَآ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ أَنزَلَ ٱلرَّحْمَٰنُ مِن شَىْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ﴿15﴾

سورۃ یس آیت 15

وہ بولے کہ تم تو ہماری ہی طرح کے بشر ہو اور ربِ الرحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو۔

ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ ٱلرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ﴿23﴾ج

سورۃ یس آیت 23

کیا میں اس کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں؟ اگر ربِ الرحمٰن میرے حق میں نقصان کرنا چاہے (پھر) نہ تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ دے سکے اور نہ ہی وہ مجھے چھڑا سکیں۔

قَالُواْ يَٰوَيْلَنَا مَنۢ بَعَثَنَا مِن مَّرۡقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ ٱلرَّحۡمَٰنُ وَصَدَقَ ٱلۡمُرۡسَلُونَ ﴿52﴾

سورۃ یس آیت 52

کہیں گے کہ آئے ہائے ہماری کم بختی !۔ کس نے ہمیں ہماری خوابگاہوں سے جگا اٹھایا؟۔ یہ وہی تو ہے جس کا ربِ الرحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے بھی سچ کہا تھا۔

تَنزِيلٌ مِّنَ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿2﴾ ج

سورۃ فصلت آیت 2

یہ (قرآن اللہ) رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحۡمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجۡهُهُۥ مُسۡوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿17﴾

سورۃ الزخرف آیت 17

حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس کی بشارت دی جاتی ہے جو انہوں نے رب الرحمٰن کے لئے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور اس کا دل غم سے بھر جاتا ہے۔

وَجَعَلُواْ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ ٱلَّذِينَ هُمْ عِبَٰدُ ٱلرَّحْمَٰنِ إِنَٰثًا ۚ أَشَهِدُواْ خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَٰدَتُهُمْ
وَيُسْـَٔلُونَ ﴿19﴾

سورۃالزخرف آیت 19

اورانہوں نے فرشتوں کو جو ربِ الرحمٰن کے بندے ہیں (اللہ کی) بیٹیاں قرار دے رکھا ہے۔ کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت (پاس) موجود تھے؟۔ عنقریب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے بازپرس کی جائے گی۔

وَقَالُواْ لَوْ شَآءَ ٱلرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَٰهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا
يَخْرُصُونَ ﴿20﴾ ط

سورۃالزخرف آیت 20

اور کہتے ہیں کہ اگر ربِ الرحمٰن چاہتا تو ہم ان (غیر اللہ) کی عبادت نہ کرتے۔ ان کو اس بارے کچھ بھی علم نہیں ہے۔ وہ صرف اٹکل پچو پر باتیں کرتے ہیں۔

وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِٱلرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن
فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿33﴾ لا

سورۃالزخرف آیت 33

اور اگر (کفریہ فسادی دوڑ کا) اندیشہ نہ ہوتا۔ کہ بنی نوع انسان ایک ہی طریقے (یعنی حبِ دنیا اور کثرتِ معاصی) کے ہو جائیں گے۔ تو ہم ربِ الرحمٰن کا انکار کرنے والوں کے مکانوں کی چھتیں اور سیڑھیاں (بھی) جن پر وہ چڑھتے ہیں چاندی کی بنا دیتے۔

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُۥ شَيْطَٰنًا فَهُوَ لَهُۥ قَرِينٌ ﴿36﴾

سورۃالزخرف آیت 36

اور جو کوئی ربِ الرحمٰن کے ذکر و یاد سے آنکھیں بند کر لیتا (یعنی غافل ہوتا) ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔

وَسْـَٔلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَآ أَجَعَلْنَا مِن دُونِ ٱلرَّحْمَٰنِ ءَالِهَةً يُعْبَدُونَ ﴿45﴾ ع4

سورۃالزخرف آیت 45

اور جو بھی رسول ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان سے پوچھ لو کیا ہم نے ربِ الرحمٰن کے علاوہ کوئی اور معبود مقرر کیے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے؟۔

قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْعَٰبِدِينَ ﴿81﴾

سورۃالزخرف آیت 81

کہہ دو کہ اگر ربِ الرحمٰن کے کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں (اس کی) عبادت کرنے والا ہو جاتا۔

مَّنْ خَشِىَ ٱلرَّحْمَٰنَ بِٱلْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴿33﴾لا

سورۃق آیت 33

جو بن دیکھے رب الرحمٰن سے ڈرتا رہا اور اللہ کی طرف متوجہ رہنے والا دل لے کر آیا۔

ٱلرَّحْمَٰنُ ﴿1﴾لا

سورۃالرحمٰن آیت 1

(اللہ جل شانہ جو) نہایت مہربان ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾

سورۃالحشر آیت 22

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

ٱلَّذِى خَلَقَ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا ۖ مَّا تَرَىٰ فِى خَلْقِ ٱلرَّحْمَٰنِ مِن تَفَٰوُتٍ ۖ فَٱرْجِعِ ٱلْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ﴿3﴾

سورۃ الملک آیت 3

جس نے آسمانوں کے سات طبق اوپر تلے بنا دیئے۔ تم ربِ الرحمٰن کی تخلیق میں کوئی نقص نہیں دیکھ پاؤ گے۔ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھو کیا تمہیں کوئی رخنہ و شگاف نظر آتا ہے؟۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَى ٱلطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَٰٓفَّٰتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا ٱلرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَىْءٍۭ بَصِيرٌ ﴿19﴾

سورۃ الملک آیت 19

کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر اڑتے ہوئے پرندوں کو پر پھیلاتے اور سکیڑتے نہیں دیکھا جن کو ربِ الرحمٰن کے علاوہ کوئی بھی (فضا میں) نہیں تھام سکتا۔ بیشک اس کی بصیرت تو ہر چیز پر ہے۔

أَمَّنْ هَٰذَا ٱلَّذِى هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ ٱلرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ ٱلْكَٰفِرُونَ إِلَّا فِى غُرُورٍ ﴿20﴾ ج

سورۃالملک آیت 20

کیا کوئی ہے جو ربِ الرحمٰن کے مقابلے میں تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کر سکے؟ یہ کہ کافرونا شکرے لوگ تو بڑے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

قُلْ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ءَامَنَّا بِهِۦ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿29﴾

سورۃالملک آیت 29

کہہ دو وہ ربِ الرحمٰن ہی ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہم بھروسہ بھی کرتے ہیں۔ پس عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑا تھا؟۔

رَّبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ٱلرَّحْمَٰنِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿37﴾ ج

سورۃالنبأ آیت 37

اس ربِ الرحمٰن کی طرف سے جو آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کا رب ہے کسی میں بھی اس سے بات کرنے کی تاب نہ ہو گی۔

يَوْمَ يَقُومُ ٱلرُّوحُ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿38﴾

سورۃ النبا آیت 38

جس دن جبرائیلؑ اور فرشتے سبھی صف باندھے کھڑے ہوں گے کوئی کلام (کی ہمت) نہیں کر سکے گا مگر جس کو ربِ الرحمٰن اجازت دیدے اور وہ بات بھی درست کہے۔

الرّحیم

الرحیم۔ اللہ رب العزت کے اسماء الحسنی میں شامل ایک نام ہے۔ جو اپنی رحمت پر بے شمار نعمتوں سے نوازتا ہے۔ اس کا اصل لفظ رحمۃ۔ رحم اور رحمہ سے ماخوذ ہے۔ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے نعمتیں اور برکتیں ملتی ہیں۔ یقیناً اس کی نعمتوں کو شمار کیا جانا بہت مشکل ہے۔ اور نہ ہی کبھی وہ ختم ہو سکتی ہیں۔ رحمۃ سے مراد ان لوگوں کی نجات ہے جو نقصان در نقصان حاصل کرتے ہیں۔ اور انہیں ہدایت۔ بخشش اور پختہ یقین سے نوازا جاتا ہے۔ وہی تو ہے جو رحم کرتا ہے۔ تو کسی اور کی طرف سے رحمت کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ جس کسی کے پاس بھی ہے۔ وہ سب اس کی رحمت کے منبع سے ہی تو ہے۔

الرحیم بھی الرحمن کی طرح رحمت سے مشتق ہے۔ یہ دونوں ہم معنی لفظ مبالغہ کے صیغے ہیں لیکن الرحیم میں الرحمٰن کی نسبت مبالغہ زیادہ نہیں ہے۔ رحیم کے معنی خاص طور پر خواص پر رحم فرمانے والا۔ جبکہ رحمٰن کے معنی سب پر عام رحم فرمانے والا۔ یہ رحمۃ کی اعلیٰ ترین مشتقی شکل ہے۔ مطلب یہ ہو گا کہ وہ آخرت میں صرف مومنوں پر رحیم ہوگا اور دنیا میں مومنوں اور کافروں سب پر رحمان ہے۔ اللہ جل شانہ آخرت میں صرف مؤمنوں پر رحیم ہوگا۔ جبکہ وہ دنیا میں مومنوں اور کافروں سب پر رحمان ہے۔

دنیا میں ایمان۔ ولایت۔ نبوت۔ حکومت۔ عبادت یہ سب کو نہ عطا کیا گیا بلکہ خاص خاص کو عطا کیا گیا۔ اور آخرت میں صرف اور صرف ایمان والوں پر رحمت و کرم ہوگا۔ کافر و مشرک پر عذاب ہوگا یہ صفت

رحیمی کا ظہور ہے۔ لیکن پانی۔ ہوا۔ صحت۔ بارش۔ سورج کی روشنی بلافرق سب کو عطا فرمائی۔ دنیا میں وہ دوست۔ دشمن۔ مومن۔ کافر۔ متکبر و عاجز سب کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے یہ سب صفت رحمانی کا جلوہ ہے۔

قرآن کریم میں الرحیم کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الفاتحۃ آیت 1

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿3﴾ لا

سورۃ الفاتحۃ آیت 3

نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا۔

فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿37﴾

سورۃ البقرۃ آیت 37

پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے (اور معافی مانگ لی) پس (اللہ نے) ان کی توبہ قبول فرمالی ۔بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ يَٰقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِٱتِّخَاذِكُمُ ٱلْعِجْلَ فَتُوبُوٓاْ إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَٱقْتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿54﴾

سورة البقرة آیت 54

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم بیشک بچھڑے کو (معبود) بناکے تم نے اپنے اوپر ظلم کرلیا پس اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو قتل کرو اسی میں تمہارے رب کے پاس تمہاری بہتری و بھلائی ہے پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بلاشبہ وہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

رَبَّنَا وَٱجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿128﴾

سورة البقرة آیت 128

اے ہمارے رب ! ۔ ہمیں اپنا مسلمان بنائے رکھنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا مسلم ہی رکھنا اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھادے اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿143﴾

سورۃ البقرۃ آیت 143

اور اِسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنادیا ہے تاکہ تم بنی نوع انسان پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہے۔ اور جس قبلے پر تم پہلے تھے اس کو ہم نے صرف اس لئے (عارضی طور پر) مقرر کیا تھا کہ ہم پرکھ لیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں کے بل واپس پھر جاتا ہے۔ یہ معاملہ تو البتہ بڑا مشکل تھا سوائے اُن لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دے رکھی ہے۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ بنی نوع انسان کے حق میں یقیناً بڑا شفیق نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ وَأَصْلَحُوا۟ وَبَيَّنُوا۟ فَأُو۟لَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿160﴾

سورۃ البقرۃ آیت 160

مگر جو توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلیتے ہیں اور (ان دلائل وہدایات کو) صاف صاف بیان کرتے ہیں۔ تو میں ان کے قصور معاف کردیتا ہوں اور میں بڑا ہی معاف کرنے والا مہربان ہوں۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿163﴾ 19ع

سورۃ البقرۃ آیت 163

اور تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف واحد ویکتا اکیلا اللہ ہی ہے۔ اس بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کے علاوہ کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيْرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿173﴾

سورۃ البقرۃ آیت 173

اس نے تم پر البتہ صرف۔ مردار۔ اور خون۔ اور سور کا گوشت۔ اور ہر وہ شے (یا جانور) جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا گیا ہو حرام کردیا ہے۔ پھر جو کوئی مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے اور زیادتی

کرنے والا بھی نہ ہو تو اس پر (بقدرِ ضرورت کھا لینے میں) کوئی گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿182﴾ 22ع

سورة البقرة آیت 182

پس جو کوئی وصیت کرنے والے کی طرف سے کسی طرفداری یا حق تلفی کا خوف (محسوس) کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ (وصیت بدل کر) وارثوں میں صلح کرا دے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَإِنِ ٱنتَهَوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿192﴾

سورة البقرة آیت 192

پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ثُمَّ أَفِيضُوا۟ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿199﴾

سورة البقرة آیت 199

پھر تم لوٹو جہاں سے سارے لوٹ کر آتے ہیں اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱلَّذِينَ هَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أُوْلَٰٓئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿218﴾

سورۃ البقرۃ آیت 218

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَآءُو فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿226﴾

سورۃ البقرۃ آیت 226

جو لوگ اپنی بیویوں سے الگ رہنے کی قسم کھا لیتے ہیں وہ چار مہینے انتظار کریں۔ پھر اگر رجوع کر لیں تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿31﴾

سورۃ آل عمران آیت 31

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔اور تمہارے گناہ معاف کردے گااور اللہ ہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿89﴾

سورۃ آل عمران آیت 89

مگر جو کہ اس کے بعد توبہ تائب ہو گئے اور اپنی اصلاح کرلی تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿129﴾ ع13

سورۃ آل عمران آیت 129

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے
چاہے عذاب دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَٱلَّذَانِ يَأْتِيَٰنِهَا مِنكُمْ فَـَٔاذُوهُمَا ۖ فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا۟ عَنْهُمَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ
تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿16﴾

سورۃ النساء آیت 16

اور تم میں سے جو دو فرد (مرد یا عورت) ایسی بدکاری کریں تو ان دونوں کو تکلیف دو۔ پھر اگر وہ توبہ
کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَٰتُكُمْ وَعَمَّٰتُكُمْ وَخَٰلَٰتُكُمْ وَبَنَاتُ ٱلْأَخِ وَبَنَاتُ
ٱلْأُخْتِ وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَٰعَةِ وَأُمَّهَٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَٰٓئِبُكُمُ
ٱلَّٰتِى فِى حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ ٱلَّٰتِى دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا۟ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَٰٓئِلُ أَبْنَآئِكُمُ ٱلَّذِينَ مِنْ أَصْلَٰبِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا۟ بَيْنَ ٱلْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا
قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿23﴾ لا

سورۃ النساء آیت 23

تم پر تمہاری مائیں۔اور بیٹیاں۔اور بہنیں۔اور پھوپھیاں۔اور خالائیں۔اور بھتیجیاں۔اور بھانجیاں۔اور وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا ہو۔اور رضاعی بہنیں۔اور ساسیں۔اور وہ لڑکیاں جنھوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے۔اور وہ ان عورتوں سے ہیں جن سے تم مباشرت کر چکے ہو۔اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں۔اور تمہارے سگے بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام کر دیا گیا ہے مگر جو پہلے ہو چکا (سو ہو چکا) ۔بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۚ فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ مُحْصَنَٰتٍ غَيْرَ مُسَٰفِحَٰتٍ وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى ٱلْمُحْصَنَٰتِ مِنَ ٱلْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ ٱلْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿25﴾ 4ع

سورۃ النساء آیت 25

اور جو شخص تم میں سے خاندانی مومن عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت و وسعت نہ رکھے تو مومن لونڈیوں سے ہی جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہارے قبضے میں آگئی ہوں (نکاح کر لے)۔اور اللہ

تمہارے ایمان سے اچھی طرح واقف ہے۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پس ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو اور مناسب طور پر ان کے مہر بھی ادا کردو کہ وہ پاک دامن رہیں نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں (اور) نہ کوئی خفیہ آشنائی لگانے والیاں۔ پھر اگر نکاح میں آجانے کے بعد کوئی بدکاری کر بیٹھیں تو جو سزا خاندانی مومن عورتوں کے لئے ہے ان کے لئے اس کی آدھی ہے۔ یہ (لونڈیوں سے) اجازت اس شخص کے لئے ہے جسے گناہ کا اندیشہ ہو۔ اور اگر صبر کرلو تو یہ تمہارے حق میں بہت اچھا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذۡنِ ٱللَّهِۚ وَلَوۡ أَنَّهُمۡ إِذ ظَّلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ جَآءُوكَ فَٱسۡتَغۡفَرُواْ ٱللَّهَ وَٱسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُواْ ٱللَّهَ تَوَّابٗا رَّحِيمٗا ﴿64﴾

سورۃ النساء آیت 64

اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے (صرف) اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کی پیروی کی جائے۔ اور اگر یہ لوگ جب کہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اللہ سے معافی مانگتے اور تمہارے پاس آجاتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی درخواست کرتا تو (یہ لوگ) اللہ کو بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا پاتے۔

دَرَجَٰتٖ مِّنۡهُ وَمَغۡفِرَةٗ وَرَحۡمَةٗۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورٗا رَّحِيمًا ﴿96﴾ ع13

سورۃ النساء آیت 96

ان کے لئے اللہ کی طرف سے درجات ہیں اور مغفرت و رحمت ہے۔اور اللہ بڑا ہی معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۞ وَمَن يُهَاجِرْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ يَجِدْ فِى ٱلْأَرْضِ مُرَٰغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَن يَخْرُجْ مِنۢ بَيْتِهِۦ مُهَاجِرًا إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ يُدْرِكْهُ ٱلْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿100﴾ 14ع

سورۃ النساء آیت 100

اور جو کوئی اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور وسعت پائے گا۔اور جو کوئی اللہ اور رسول کے لئے ہجرت کی خاطر اپنے گھر سے نکل چکا پھر (راستے میں) اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ثابت ہو چکا۔اور اللہ ہی بہت بخش دینے والا نہایت مہربان ہے۔

وَٱسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿106﴾ ج

سورۃ النساء آیت 106

اور اللہ سے بخشش طلب کرتے رہنا۔بیشک اللہ ہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمَن يَعْمَلْ سُوٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُۥ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ يَجِدِ ٱللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿110﴾

سورۃ النساء آیت 110

اور جو کوئی بھی برائی کرلے یا اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بہت بخشنے والا نہایت مہربان پائے گا۔

وَلَن تَسْتَطِيعُوٓا۟ أَن تَعْدِلُوا۟ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا۟ كُلَّ ٱلْمَيْلِ
فَتَذَرُوهَا كَٱلْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿129﴾

سورۃ النساء آیت 129

اور تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کرلو مگر اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح سے عدل نہیں کرسکتے۔ تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک کی طرف ہی جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی ہوئی چھوڑ دو۔ اور اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو تو بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَلَمْ يُفَرِّقُوا۟ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُو۟لَٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ
أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿152﴾ 21ع

سورۃ النساء آیت 152

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کیا ایسے لوگوں کو
وہ عنقریب ان کا اجر عطا کرے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ وَٱلْمُنْخَنِقَةُ
وَٱلْمَوْقُوذَةُ وَٱلْمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى
ٱلنُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا۟ بِٱلْأَزْلَٰمِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ ٱلْيَوْمَ يَئِسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن
دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِ ۚ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى
وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ
ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ المائدۃ آیت 3

تم پر حرام کر دیا گیا ہے۔ مرا ہوا جانور۔ اور خون۔ اور خنزیر کا گوشت۔ اور جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔ اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے۔ اور جو چوٹ لگنے سے مر جائے۔ یا بلندی سے گر کر مر جائے۔ یا سینگ لگنے سے مر جائے۔۔ اور (یہ بھی) جسے کوئی درندہ پھاڑ کھائے۔ مگر جس کو تم نے (قبل از موت) ذبح کر لیا ہو۔ اور (یہ بھی) جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔ اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں سے قسمت کا حال معلوم کرو۔ یہ سب بدترین گناہ ہیں۔ تمہارے دین سے آج کافروں کی (رہی سہی) آس بھی جاتی رہی تو ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا

دین مکمل کر دیا ہے(یعنی کسی بھی کمی بیشی کی گنجائش نہیں چھوڑی)۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے ۔اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے۔مگر جو بھوک کی شدت سے مجبور ہو کر (ان حرام چیزوں سے کچھ کھالے) جبکہ گناہ کی طرف دلی میلان ورغبت نہ رکھتا ہو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُواْ عَلَيْهِمْ ۖ فَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿34﴾ع5

سورۃ المائدۃ آیت 34

مگر جنہوں نے تمہارے قابو پانے سے پہلے توبہ کر لی تو جان رکھو کہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

فَمَن تَابَ مِنۢ بَعْدِ ظُلْمِهِۦ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿39﴾

سورۃ المائدۃ آیت 39

اور جو کوئی ظلم کرنے کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو بیشک اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى ٱللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿74﴾

سورۃ المائدۃ آیت 74

تو کیا پھر یہ لوگ اللہ کے آگے توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہ نہیں بخشواتے ؟۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ وَأَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿98﴾ ط

سورۃ المائدۃ آیت 98

جان رکھو کہ بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اور بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان بھی ہے۔

وَإِذَا جَآءَكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِنَا فَقُلْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُۥ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوٓءًۢا بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُۥ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ الانعام آیت 54

اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو ان سے کہا کرو سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ تمہارے رب نے رحمت کرنا اپنے ذمے لازم کرلیا ہے۔ بلاشبہ جو کوئی تم میں نادانی سے

کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو یقیناً وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿145﴾

سورۃ الأنعام آیت 145

کہہ دو کہ مجھ پر جو وحی نازل ہوئی ہے اس کے مطابق میں کسی چیز کو بھی کھانے والے پر حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ مرا ہوا جانور۔ یا بہتا خون۔ یا خنزیر کا گوشت۔ یہ سب تو یقیناً ناپاک ہیں۔ یا کوئی ناجائز چیز کہ اس پر اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ لیکن اگر کوئی (بھوک سے) مجبور ہو جائے نہ تو نافرمانی کرنے والا اور نہ ہی حد سے باہر نکل جانے والا ہو تو تیرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ ٱلْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ ٱلْعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿165﴾ ع20

سورۃ الأنعام آیت 165

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیئے۔
تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اسی میں تمہاری آزمائش کرے۔ بیشک تمہارا رب بہت جلد سزا دینے
والا اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا بھی ہے۔

وَٱلَّذِينَ عَمِلُواْ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ثُمَّ تَابُواْ مِنۢ بَعۡدِهَا وَءَامَنُوٓاْ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعۡدِهَا لَغَفُورٞ
رَّحِيمٞ ﴿153﴾

سورۃ الأعراف آیت 153

اور جن لوگوں نے برے کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے تو بیشک تیرا رب اس کے
بعد البتہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِذۡ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبۡعَثَنَّ عَلَيۡهِمۡ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ مَن يَسُومُهُمۡ سُوٓءَ ٱلۡعَذَابِۗ إِنَّ
رَبَّكَ لَسَرِيعُ ٱلۡعِقَابِۖ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿167﴾

سورۃ الأعراف آیت 167

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے ان کو خبردار کردیا تھا کہ (اگر یہ یہود اپنے کرتوتوں سے باز نہ آئے
تو) وہ ان پر قیامت تک ضرور ایسے لوگ مسلط رکھے گا جو انہیں برے برے عذاب دیتے رہیں گے۔ بیشک
تمہارا رب جلد ہی عذاب دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربانی کرنے والا بھی ہے۔

فَكُلُوا۟ مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَٰلًا طَيِّبًا ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿69﴾ 9ع

سورۃ الانفال آیت 69

تو جو بھی حلال اور پاکیزہ مالِ غنیمت تمہیں ملا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ سے ہی ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّمَن فِىٓ أَيْدِيكُم مِّنَ ٱلْأَسْرَىٰٓ إِن يَعْلَمِ ٱللَّهُ فِى قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿70﴾

سورۃ الانفال آیت 70

اے نبیؐ ! ۔ جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کوئی نیکی بھانپ لی تو جو کچھ تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دیدے گا اور تمہیں بخش بھی دے گا۔ اور اللہ ہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

فَإِذَا ٱنسَلَخَ ٱلْأَشْهُرُ ٱلْحُرُمُ فَٱقْتُلُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَٱحْصُرُوهُمْ وَٱقْعُدُوا۟ لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا۟ سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ التوبۃ آیت 5

پھر جب عزت وحرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کر دو اور ان کی تاک میں جگہ جگہ بیٹھو اور ان کا خوب گھیراؤ کرو اور انہیں گرفتار کرلو۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ثُمَّ يَتُوبُ ٱللَّهُ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿27﴾

سورۃ التوبۃ آیت 27

پھر اس کے بعد اللہ جس کو چاہتا ہے توبہ کی توفیق نصیب کر دیتا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

لَّيْسَ عَلَى ٱلضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى ٱلْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا۟ لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۚ مَا عَلَى ٱلْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿91﴾ لا

سورۃ التوبۃ آیت 91

کوئی گناہ نہیں ایسے ضعیفوں پر اور مریضوں پر اور ان لوگوں پر جو کچھ بھی نہیں پاتے کہ خرچ کر سکیں۔جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ مخلص وخیر خواہ ہیں۔ایسے احسان کرنے والوں پر کسی طرح کاالزام نہیں ہے۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمِنَ ٱلْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَٰتٍ عِندَ ٱللَّهِ وَصَلَوَٰتِ ٱلرَّسُولِ ۚ أَلَآ إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ ٱللَّهُ فِى رَحْمَتِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿99﴾ ع12

سورۃ التوبہ آیت 99

اور دیہاتیوں میں بعض ایسے ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کی قُربت اور رسول کی دعاؤں کا ثمرہ سمجھتے ہیں۔آگاہ رہو بلاشبہ وہ ان کے لئے باعثِ قربت ہی ہے عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَءَاخَرُونَ ٱعْتَرَفُوا۟ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا۟ عَمَلًا صَٰلِحًا وَءَاخَرَ سَيِّئًا عَسَى ٱللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿102﴾

سورۃ التوبہ آیت 102

اور کچھ اور بھی ہیں کہ اپنے گناہوں کا (صاف طور پر) اقرار کرتے ہیں کہ انہوں نے اچھے اور برے عملوں کو ملا جلا دیا تھا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت والا مہربان ہے۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ ٱلتَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيَأْخُذُ ٱلصَّدَقَٰتِ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿104﴾

سورۃ التوبۃ آیت 104

کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کو معاف کرتا ہے اور صدقات بھی لیتا ہے؟۔ اور بیشک اللہ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

لَّقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِىِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ فِى سَاعَةِ ٱلْعُسْرَةِ مِنۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُۥ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿117﴾ لا

سورۃ التوبۃ آیت 117

بلا شبہ یقینی طور پر اللہ نے نبیؐ کو اور ان مہاجرین وانصار کو معاف کر دیا جو مشکل کی گھڑی میں رسول کے ساتھ رہے۔ اگرچہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل کجروی کی طرف پھر جانے کے قریب تھے۔ پس اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ
عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوٓا۟ أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ ٱللَّهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوٓا۟ ج إِنَّ
ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ **ٱلرَّحِيمُ** ﴿118﴾ 14ع

سورۃ التوبۃ آیت 118

اوران تینوں (کعب بن مالکؓ۔ہلال بن امیہؓ۔ مرارہ بن ربیعؓ) پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے۔ اور انہوں نے یقین کر لیا کہ اب اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں پھر اس (اللہ جل شانہ) نے اپنی رحمت سے ان پر توجہ دی کہ وہ توبہ کر لیں۔ بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ
لِفَضْلِهِۦ ج يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ج وَهُوَ ٱلْغَفُورُ **ٱلرَّحِيمُ** ﴿107﴾

سورۃ یونس آیت 107

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف دینا چاہے تو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اسے ہٹانے والا نہیں ۔اور اگر تمہارا بھلا کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔وہی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نچھاور کرتا ہے اور وہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ وَقَالَ ٱرْكَبُواْ فِيهَا بِسْمِ ٱللَّهِ مَجْرٜىٰهَا وَمُرْسَىٰهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿41﴾

سورۃ ہود آیت 41

اور (نوحؑ نے) کہا اللہ کے نام سے اس میں سوار ہو جاؤ کہ اسی (اللہ) کے سہارے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِىٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿53﴾

سورۃ یوسف آیت 53

اور میں اپنے نفس کو پاک صاف نہیں کہتا بیشک نفس امارہ تو برائی ہی سکھاتا رہتا ہے مگر (بچتا وہی ہے) جس پر میرا رب مہربانی کردے۔ بلاشبہ میرا رب بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿98﴾

سورۃ یوسف آیت 98

(اس پر یعقوبؑ نے) کہا کہ میں اپنے رب سے تمہارے لئے بخشش طلب کروں گا بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِى فَإِنَّهُۥ مِنِّى ۖ وَمَنْ عَصَانِى فَإِنَّكَ غَفُورٌ **رَّحِيمٌ** ﴿36﴾

سورۃ إبراهيم آیت 36

اے میرے رب !۔ بلاشبہ ان (مصنوعی معبودوں) نے بہت سارے انسانوں کو گمراہ کردیا پس جس نے میری پیروی کرلی تو البتہ وہ میرا ہے۔ اور جس نے نافرمانی کردی تو بیشک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ نَبِّئْ عِبَادِىٓ أَنِّىٓ أَنَا ٱلْغَفُورُ **ٱلرَّحِيمُ** ﴿49﴾ لا

سورۃ الحجر آیت 49

(اے رسولؐ) میرے بندوں کو آگاہ کردو کہ میں بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہوں۔

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا۟ بَٰلِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ ٱلْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ **رَّحِيمٌ** ﴿7﴾ لا

سورۃ النحل آیت 7

اور یہ (جانور) تمہارے بوجھوں کو اٹھا کر (ایسی جگہوں اور) ان شہروں تک لے جاتے ہیں جہاں تک تم بڑی جانکاہ کوشش کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے۔ بیشک تمہارا رب نہایت شفیق بہت زیادہ مہربان ہے۔

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿18﴾

سورة النحل آیت 18

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو (کبھی بھی) شمار نہ کر سکو۔ بیشک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿47﴾

سورة النحل آیت 47

یا انہیں خوفزدہ کرنے کے بعد پکڑ لے پس یقیناً (انہیں جو مہلت ملی ہے۔ اس لئے کہ) تمہارا رب نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُواْ مِنۢ بَعْدِ مَا فُتِنُواْ ثُمَّ جَٰهَدُواْ وَصَبَرُوٓاْ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿110﴾ 14ع

سورة النحل آیت 110

پھر بلاشبہ تمہارارب ان لوگوں کے لئے جو سخت آزمائش میں پڑنے کے بعد ہجرت کر گئے پھر جہاد کرتے رہے اور صبر کا ثبوت بھی دیا۔ یقینی طور پر تمہارارب ایسے اعمال کے بعد بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ۖ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍۢ وَلَا عَادٍۢ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿115﴾

سورۃ النحل آیت 115

البتہ اس نے تم پر بس مردار۔ اور خون۔ اور سور کا گوشت۔ حرام کر دیا ہے اور وہ چیز بھی جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔ مگر جو بھوک کے مارے لاچار ہو جائے بشرطیکہ نہ تو وہ باغی ہو اور نہ ہی حد سے گزر جانے والا تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا۟ ٱلسُّوٓءَ بِجَهَٰلَةٍۢ ثُمَّ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوٓا۟ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿119﴾ ع15

سورۃ النحل آیت 119

پھر بلاشبہ تمہارارب ان لوگوں کے لئے جو جہالت میں برے کام کرتے رہے پھر اس کے بعد وہ توبہ تائب ہو گئے اور اصلاح بھی کر لی۔ یقینی طور پر تمہارارب اس کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِأَمْرِهِۦ وَيُمْسِكُ ٱلسَّمَآءَ أَن تَقَعَ عَلَى ٱلْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿65﴾

سورۃ الحج آیت 65

کیا تم نہیں دیکھتے بھالتے کہ اللہ نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لئے مسخر کر رکھی ہیں اور کشتیاں بھی جو دریا و سمندر میں اس کے حکم سے چلتی ہیں؟۔ اور وہی آسمان کو بھی تھامے رہتا ہے کہ زمین پر گر (نہ) پڑے مگر (گرے گا تو) اسی کے حکم سے۔ بیشک اللہ بنی نوع انسان پر نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ النور آیت 5

مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی) اصلاح کر لیں تو بیشک اللہ بڑا ہی معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ وَأَنَّ ٱللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿20﴾ ع2

سورۃالنور آیت 20

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ ہو جاتا) مگر یہ کہ اللہ نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُواْ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓاْ أُوْلِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُواْ وَلْيَصْفَحُوٓاْ ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿22﴾

سورۃالنور آیت 22

اور تم میں سے صاحبِ فضل وسعت اس بات پر قسم نہ کھالیں کہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر کچھ خرچ نہیں کیا کریں گے۔ بلکہ معاف کردیں اور در گزر کرلیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱلَّذِينَ يَبْتَغُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَءَاتُوهُم مِّن مَّالِ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ ءَاتَىٰكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُواْ فَتَيَٰتِكُمْ عَلَى ٱلْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُواْ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿33﴾

سورۃالنور آیت 33

اور وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ان کو چاہیئے کہ پاک دامن رہیں یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کردے۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو مال کے عوض آزادی کی تحریر چاہیں۔ اگر تم ان میں نیکی وبہتری کے آثار پاؤ تو ایسی تحریر انہیں لکھ دیا کرو۔ اور اللہ نے جو مال تمہیں دیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیاوی فائدے کی غرض سے زنا پر مجبور نہ کرو۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا (وہ تو لازمی سزا پائے گا۔ مگر ان لونڈیوں کے بارے) تو البتہ اللہ ان کو مجبور کئے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَإِذَا كَانُوا۟ مَعَهُۥ عَلَىٰٓ أَمْرٍ جَامِعٍ
لَّمْ يَذْهَبُوا۟ حَتَّىٰ يَسْتَـْٔذِنُوهُ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَـْٔذِنُونَكَ أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ
وَرَسُولِهِۦ ۚ فَإِذَا ٱسْتَـْٔذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُمُ
ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿62﴾

سورۃالنور آیت 62

مومن تو بس البتہ وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب کسی اجتماعی معاملہ میں رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو اس سے اجازت لئے بغیر کہیں نہیں چلے جاتے۔ بیشک جو لوگ تجھ سے اجازت لیتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ پھر جب وہ تم سے اپنے کسی کام کے لئے

اجازت مانگیں تو تم ان میں سے جس کو چاہو اجازت دے دیا کرو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش کی دعا مانگا کرو۔ بلا شبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ أَنزَلَهُ ٱلَّذِى يَعْلَمُ ٱلسِّرَّ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿6﴾

سورۃ الفرقان آیت 6

کہہ دو کہ اسے تو اس (اللہ جل شانہ) نے نازل کیا ہے جو آسمانوں و زمین کے خفیہ رازوں تک کو جانتا ہے۔ بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَٰلِحًا فَأُو۟لَٰٓئِكَ يُبَدِّلُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِهِمْ حَسَنَٰتٍ ۗ
وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿70﴾

سورۃ الفرقان آیت 70

مگر جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور عمل صالح کرنے لگے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو بھی اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿9﴾ ع1

سورۃ الشعراء آیت 9

اور بیشک تمہارا رب توخوب غالب ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿68﴾ ع4

سورۃ الشعراء آیت 68

اور بیشک تمہارا رب بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿104﴾ ع5

سورۃ الشعراء آیت 104

اور بیشک تمہارا رب توخوب غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿122﴾ ع6

سورۃ الشعراء آیت 122

اور بیشک تمہارا رب تو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿140﴾ ع7

سورۃ الشعراء آیت 140

اور بیشک تمہارا رب تو خوب غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ **ٱلرَّحِيمُ** ﴿159﴾ 8ع

سورۃ الشعراء آیت 159

اور بیشک تمہارا رب تو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ **ٱلرَّحِيمُ** ﴿175﴾ 9ع

سورۃ الشعراء آیت 175

اور بیشک تمہارا رب تو خوب غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ **ٱلرَّحِيمُ** ﴿191﴾ 10ع

سورۃ الشعراء آیت 191

اور بیشک تمہارا رب تو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْعَزِيزِ ٱلرَّحِيمِ ﴿217﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 217

اور اسی (اللہ جل شانہ) پر بھروسہ رکھو جو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِلَّا مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوٓءٍ فَإِنِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿11﴾

سورۃ النمل آیت 11

مگر جس نے کوئی ظلم کیا پھر برائی کے بعد اسے اچھائی سے بدل دیا تو بیشک میں بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہوں۔

إِنَّهُۥ مِن سُلَيْمَٰنَ وَإِنَّهُۥ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿30﴾ لا

سورۃ النمل آیت 30

بیشک وہ خط سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور وہ البتہ یہ ہے کہ ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى فَٱغْفِرْ لِى فَغَفَرَ لَهُۥٓ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿16﴾

سورۃ القصص آیت 16

(اللہ کے حضور) دعا کی کہ اے میرے رب ! ۔ یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کرلیا پس مجھے بخش دے تو اللہ نے اس کو بخش دیا' بیشک وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بِنَصْرِ ٱللَّهِ ۚ يَنصُرُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾ لا

سورۃ الروم آیت 5

اللہ ہی کی نصرت سے اللہ جسے چاہتا ہے وہ مدد دیتا ہے۔ اور وہ خوب غالب ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ذَٰلِكَ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿6﴾ لا

سورۃ السجدۃ آیت 6

وہ تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ٱدْعُوهُمْ لِءَابَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ ۚ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوٓا۟ ءَابَآءَهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى
ٱلدِّينِ وَمَوَٰلِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ أَخْطَأْتُم بِهِۦ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ
قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿5﴾

سورۃ الأحزاب آیت 5

(مومنو) ان کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا علم نہ ہو۔ تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔ اور اس میں تم بھول چوک جاؤ تو اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں۔ ہاں البتہ جو تم اپنے دلی ارادے سے کرو (اس پر پکڑ ہے)۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لِّيَجْزِىَ ٱللَّهُ ٱلصَّٰدِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ إِن شَآءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿24﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 24

تاکہ اللہ سچے لوگوں کو اُن کی سچائی کا بدلہ دیدے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب کرے اور (چاہے) اُن پر مہربانی کردے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَٰجَكَ ٱلَّٰتِىٓ ءَاتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّٰتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَٰلَٰتِكَ ٱلَّٰتِى هَاجَرْنَ مَعَكَ وَٱمْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِىِّ إِنْ أَرَادَ ٱلنَّبِىُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِىٓ

أَزْوَٰجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿50﴾

سورۃ الاٗحزاب آیت 50

اے نبیؐ ہم نے البتہ تم پر تمہاری بیویاں جن کو تم نے ان کے مہر دے دیئے ہیں اور وہ مملوکہ لونڈیاں بھی جو اللہ نے بطورِ غنیمت تمہیں دی ہیں۔اور تمہارے چچا کی بیٹیاں۔اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں۔ اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں۔اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں۔جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ کر آئی ہیں ۔سب حلال کردی ہیں۔اور اگر کوئی مومن عورت اپناآپ نبیؐ کو ہبہ کر دے (یعنی بغیر مہر کے نکاح میں آنے پر راضی ہو) بشرطیکہ نبیؐ بھی اس سے نکاح کرنا چاہے (وہ بھی حلال ہے لیکن) یہ اجازت خاص کر تمہارے لئے ہے عام مسلمانوں کے لئے نہیں۔اور ہم نے ان کی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے بارے ان پر جو واضح حقوق مقرر کردیئے ہیں ہم کو یقیناً معلوم ہیں وہ اس لئے کہ تم پر کسی طرح کی بھی تنگی نہ رہے ۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿59﴾

سورۃ الاٗحزاب آیت 59

اے نبیؐ ! ۔اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (وہ باہر نکلیں تو) اپنے اوپر چادر (بطور گھونگھٹ) لٹکا لیا کریں یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

لِّيُعَذِّبَ ٱللَّهُ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْمُشْرِكِينَ وَٱلْمُشْرِكَٰتِ وَيَتُوبَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿73﴾ ع9

سورۃ الاحزاب آیت 73

تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ ٱلرَّحِيمُ ٱلْغَفُورُ ﴿2﴾

سورۃ سبا آیت 2

اسے سبھی کچھ معلوم ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے۔ اور وہ نہایت مہربان بڑا بخش دینے والا ہے۔

تَنزِيلَ ٱلْعَزِيزِ ٱلرَّحِيمِ ﴿5﴾ لا

سورۃ یس آیت 5

یہ بڑے غالب نہایت مہربان نے نازل کیا ہے۔

سَلَٰمٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿58﴾

سورۃ یس آیت 58

ربِ رحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا۔

۞ قُلْ يَٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ
يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿53﴾

سورۃ الزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تَنزِيلٌ مِّنَ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿2﴾ ج

سورۃ فصلت آیت 2

یہ (قرآن اللہ) رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿32﴾ ع4

سورۃ فصلت آیت 32

(یہ سارا کچھ) بخشنے والے مہربان رب کی طرف سے مہمانی ہو گی۔

تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 5

(لوگوں کے اللہ کا شریک بنانے پر) قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور (مگر) فرشتے اپنے رب کی تعریف و تحمید کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔

إِلَّا مَن رَّحِمَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿42﴾ ع2

سورۃ الدخان آیت 42

مگر جس پر اللہ مہربانی کرے۔ بیشک وہ تو بڑا غالب نہایت مہربان ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ ٱفْتَرَيْتُهُۥ فَلَا تَمْلِكُونَ لِى مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِۦ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿8﴾

سورۃ الأحقاف آیت 8

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو اس نے خود سے گھڑ لیا ہے؟۔ کہہ دو کہ اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم لوگ اللہ کے حضور میرے (بچاؤ کے) لئے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ (مگر) تم لوگ (قرآن پر) جو باتیں بناتے ہو وہ ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔ اور وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿14﴾

سورۃ الفتح آیت 14

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے۔اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا۟ حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ الحجرات آیت 5

اور اگر وہ صبر کئے رہتے کہ تم خود باہر نکل کر ان کے پاس آجاؤ تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱجْتَنِبُوا۟ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا۟
وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ
وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الحجرات آیت 12

اے ایمان والو! ۔ بہت سارے گمانوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان تو یقینی طور پر گناہ ہیں۔اور نہ تو (ایک دوسرے کا) تجسّس وٹٹول کرو اور نہ ہی کوئی کسی کی غیبت کرے۔کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے (تو لازمی) تمہیں کراہت آئے گی؟۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۞ قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا۟ وَلَٰكِن قُولُوٓا۟ أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ ٱلْإِيمَٰنُ فِى قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَٰلِكُمْ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿14﴾

سورۃ الحجرات آیت 14

بدوی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْبَرُّ ٱلرَّحِيمُ ﴿28﴾ ع1

سورۃ الطور آیت 28

اس سے پہلے البتہ ہم (دنیا میں) اسی سے دعائیں کیا کرتے تھے بیشک وہ بڑا احسان کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِۦٓ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَإِنَّ
ٱللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ **رَّحِيمٌ** ﴿9﴾

سورۃالحدید آیت 9

وہی تو ہے جو اپنے بندے پر وضاحت بھری آیات نازل کرتا ہے تاکہ تم سب کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت میں لائے۔اور بیشک اللہ تم پر نہایت شفیق بڑا ہی مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَءَامِنُوا۟ بِرَسُولِهِۦ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِۦ
وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِۦ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ **رَّحِيمٌ** ﴿28﴾ ج لا

سورۃالحدید آیت 28

اے ایمان والو!۔اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ عطا کرے گا اور تمہیں وہ نور ایمان دے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہاری مغفرت بھی کردے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نَٰجَيْتُمُ ٱلرَّسُولَ فَقَدِّمُوا۟ بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَىٰكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ
خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ **رَّحِيمٌ** ﴿12﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 12

اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی اس رازدارانہ بات سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت بہتر اور پاکیزہ ہے۔ پھر اگر اس کے لئے کچھ نہ پاؤ تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَٱلَّذِينَ جَآءُو مِنۢ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلْإِيمَٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحشر آیت 10

اور (ان کے لئے بھی) جو ان کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب!۔ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں اہلِ ایمان کے لئے کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے دب!۔ تو یقیناً بڑا شفقت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾

سورۃ الحشر آیت 22

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۞ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَجۡعَلَ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَ ٱلَّذِينَ عَادَيۡتُم مِّنۡهُم مَّوَدَّةٗۚ وَٱللَّهُ قَدِيرٞۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿7﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 7

بہت ممکن ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے (آج) تم دشمنی رکھتے ہو کبھی محبت پیدا کر دے۔ اور اللہ بڑی قدرت والا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلۡمُؤۡمِنَٰتُ يُبَايِعۡنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشۡرِكۡنَ بِٱللَّهِ شَيۡـٔٗا وَلَا يَسۡرِقۡنَ وَلَا يَزۡنِينَ وَلَا يَقۡتُلۡنَ أَوۡلَٰدَهُنَّ وَلَا يَأۡتِينَ بِبُهۡتَٰنٖ يَفۡتَرِينَهُۥ بَيۡنَ أَيۡدِيهِنَّ وَأَرۡجُلِهِنَّ وَلَا يَعۡصِينَكَ فِي مَعۡرُوفٖ فَبَايِعۡهُنَّ وَٱسۡتَغۡفِرۡ لَهُنَّ ٱللَّهَۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿12﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 12

اے نبی! جب مومن عورتیں اس بات پر تمہارے پاس بیعت کرنے کو آئیں کہ کبھی اللہ کے ساتھ نہ شرک کریں گی۔ نہ چوری کریں گی۔ نہ بدکاری کریں گی۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ نہ اپنے ہاتھ پاؤں

میں سے کوئی بہتان گھڑ لائیں گی۔ اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو۔ اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ مِنْ أَزْوَٰجِكُمْ وَأَوْلَٰدِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَٱحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُواْ وَتَصْفَحُواْ وَتَغْفِرُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿14﴾

سورۃ التغابن آیت 14

اے ایمان والو! ۔ البتہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں پس ان سے (ہوشیار رہو) بچتے رہو۔ اور اگر معاف کردو اور درگزر کرلو اور بخش دو تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِى مَرْضَاتَ أَزْوَٰجِكَ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿1﴾

سورۃ التحریم آیت 1

اے نبیؐ! ۔ جو چیز اللہ نے تم پر حلال کی ہوئی ہے تم اسے (اپنے اوپر) حرام کیوں کرتے ہو۔ (کیا) تم اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو (؟) ۔ اور اللہ تو بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۞ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿20﴾ ع2

سورۃ المزمل آیت 20

یقیناً تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کبھی رات کی دو تہائی کے قریب کبھی نصف شب اور کبھی ایک تہائی قیام کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ ٹھہراتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم اس کو نبھا نہیں سکتے۔ تو اس نے تم پر مہربانی کردی پس اب جتنا قرآن تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی جو اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں زمین میں سفر کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ پس اتنا ہی قرآن پڑھو جتنا کہ آسان ہو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو۔ اور تم

لوگ جو بھی بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے جو بہت بہتر اور اجر میں عظیم ہو گی۔ اور اللہ ہی سے مغفرت طلب کیا کرو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

رحیم کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیت بھی ہے۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر اس کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے نبی ﷺ کو امت کے لیے رحیم کہا ہے۔

یہ صفت رحیمی اگر کسی انسان میں ہے تو اللہ ہی کی عنایت کردہ ہے۔ اور نبی ﷺ کو اللہ جل شانہ کی طرف سے عطا ہوئی۔ جس کا اظہار قرآن میں سورۃ التوبہ کی درج ذیل آیت میں بڑا واضح ہے۔ لوگوں میں بھی جو رحم کا مادہ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کا عطا کردہ ہوتا ہے۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بندوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا یقینی راستہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ زمین والوں پر رحم کرو تا کہ آسمان والا تم پر رحم کرے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿128﴾

سورۃ التوبۃ آیت 128

البتہ یقینی طور پر تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آگیا ہے جس پر تمہاری تکلیف بڑی شاق ہوتی ہے تمہاری بھلائی کا وہ بڑا حریص ہے مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

الرّزّاق

الرّزّاق۔رزق سے ماخوذ ہے۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں رزق دینے والے کے یا رزق پہنچانے والا کے ہیں۔ وہ ہی ہے جو ہر قسم کے رزق کو پیدا کرتا ہے۔ جو اپنی مخلوقات کے لیے ہر طرح کے رزق کو قابل رسائی بناتا ہے۔اس کے ذریعے اپنا فضل پھیلاتا ہے۔ وہی سب کو رزق کے حصول کے لیے اسباب مہیا کرتا ہے۔ وہ اپنی تمام مخلوقات کو رزق کے لیے درکار تمام ذرائع برقرار رکھتا ہے۔

عام طور پر رزق کا لفظ آمدنی۔ روزی۔ مال ودولت کے لیے گمان کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ کسی بھی نعمت کے حصول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ خواہ وہ دنیا کی زندگی ہو یا آخرت دونوں جگہ اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ کسی طرح کا حصول بھی رزق میں آتا ہے۔ وہ جسموں کو ہوا۔ پانی۔ خوراک ومادی وسائل۔ ذہنوں کو علم و سمجھ۔ دلوں کو اطمینان۔ روحوں کو ایمان کی تازگی سے ہمکنار کرتا ہے۔اور وہ سب کچھ بھی دیتا ہے جو انسان کی سمجھ سے پنہاں ہے۔ جس پر الرزاق کا ایک اعلیٰ مقام ہے۔ صرف اور صرف وہی ایسا کر سکتا ہے۔ جو کوئی بھی اس حقیقت کو جان لے۔اس کی زندگی شرک کے گھناؤنے جرم سے پاک ہو جائے گی۔ وہ اس حقیقت کو تسلیم کرلے گا کہ اس کا اپنا اور ہر ایک مخلوق کے رزق کا اختیار اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے۔ کوئی اور اس میں اس کا شریک نہیں۔ یوں تو اللہ رب العزت کی ساری صفات ہی انسان کو توحید کا درس دیتی ہیں۔ مگر الرازق اور الرّزّاق سے تو ہر کوئی واقف ہے۔اس کے لیے اسلامی آداب میں سے ایک اہم نقطہ نظریہ ہے کہ رزاق نے جو کچھ اللہ کے بندے کے لیے مختص کیا ہے وہ اس سے مطمئن

رہے۔اس کو یقین ہو جائے کہ جس طرح رزق دینے میں اس کے رب کا کوئی شریک نہیں ہے۔اسی طرح ہر چیز کے پیدا کرنے میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں۔اسی لیے وہ ہر چھوٹی یا بڑی ہر چیز کے لیے اسی سے التجا کرے!۔وہی سب طرح کا رزق دینے والا ہے۔الرّزّاق کا اطلاق صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہوتا ہے۔اس کا اطلاق اللہ کے سوا کسی پر نہیں ہو سکتا۔

قرآن کریم میں الرّزّاق اور اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿56﴾ مَآ أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍۢ وَمَآ أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ﴿57﴾ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ ﴿58﴾

سورۃ الذاریات آیت ۵۶ تا ۵۸

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے روزی کا طالب نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں۔ بیشک اللہ ہی تو رزق دینے والا بے پناہ قوت والا نہایت مضبوط ہے۔

رزق انسانوں۔ حیوانات۔ پودوں وغیرہ کے لیے بہت فائدہ مند ہے یہ ہمارے سیارے پر ہر جاندار کو برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے۔یا اس سے ان کی نشو ونما میں مدد ملتی ہے۔

رزق کی دو قسمیں ہیں۔ایک جسم کو برقرار رکھتا ہے۔ جیسے کہ کمانا۔ کھانا پینا۔ پہننا۔یہ صرف جسم کو برقرار رکھتا ہے اس کی مدت عارضی ہوتی ہے۔وقفے وقفے سے اس کا اعادہ جاری رہتا ہے۔

جبکہ دوسرا روح کو برقرار رکھتا ہے۔ جیسے کہ علم اور عقائد۔یہ رزق بہترین قسم کا ہے صرف اس لیے کہ جو چیز روح کو برقرار رکھتی ہے۔یہ جمع ہوتی رہتی ہے اور پھر ہمیشہ کے لیے قائم رہے گی۔

رزق کا حوالہ قرآن کی متعدد آیات میں آیا ہے۔جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۘ وَٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ فَوْقَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿212﴾

سورۃ البقرۃ آیت 212

کافروں کے لئے دنیا کی زندگی سجادی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن متقی لوگ قیامت کے دن ان سے بہت بالاتر ہوں گے۔اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَـٰهَدُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَوا۟ وَّنَصَرُوٓا۟ أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿74﴾

سورۃ الانفال آیت 74

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔ اور جن لوگوں نے ان (مہاجروں) کو جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں انہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

۞ وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿6﴾

سورۃ ہود آیت 6

اور روئے زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ کے ذمے ہے۔ اور وہ اس کے رہنے سہنے ٹھکانے اور اس کے سپرد کیے جانے کی جگہ کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ سب کچھ واضح کتاب میں (درج) ہے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿131﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 131

اور ان کی طرف نگاہ اٹھا کر ہر گز نہ دیکھنا جو ہم نے مختلف لوگوں کی آزمائش کے لئے دنیاوی شان و شوکت دے رکھی ہے۔ اور تمہارے رب کا دیا ہوا رزق بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْثَٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ
ٱللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَٱبْتَغُوا۟ عِندَ ٱللَّهِ ٱلرِّزْقَ وَٱعْبُدُوهُ وَٱشْكُرُوا۟ لَهُۥٓ ۖ إِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿17﴾

سورۃ العنکبوت آیت 17

بلاشبہ تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ بہتان گھڑ لیتے ہو۔ تو البتہ جن لوگوں کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے پس اللہ ہی سے رزق طلب کیا کرو اور اسی کی عبادت کیا کرو اور اسی کا شکر ادا کیا کرو۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُۥ مِن نَّفَادٍ ﴿54﴾ ج صلے

سورۃ ص آیت 54

یقینی طور پر یہ ہمارا (خاص) رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

ٱللَّهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهِۦ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْعَزِيزُ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الشوریٰ آیت 19

اللہ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے وہ بڑا ہی طاقت والا نہایت زبردست ہے۔

وَإِذَا رَأَوْا۟ تِجَٰرَةً أَوْ لَهْوًا ٱنفَضُّوٓا۟ إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ
ٱللَّهْوِ وَمِنَ ٱلتِّجَٰرَةِ ۚ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿11﴾ ع2

سورة الجمعة آیت 11

اور (کچھ لوگ) جب کوئی تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے کہیں بہتر ہے۔ اور اللہ ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ
أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ﴿3﴾

سورة الطلاق آیت 3

اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ جل شانہ) اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

الرشید

الرشید وصف رَشَدَ سے ماخوذ ہے۔اس کا اصل لفظرشد ہے جس کے معنی ہیں۔ہدایت اور راستبازی۔یہ گمراہی اور کجی کا مخالف لفظ ہے۔یہ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔الرشید کے معنی ہیں صحیح راہ پر چلانے والا۔سارے عالموں کا رہنما

اس مشتق کے دو وضاحتی نقائط ہیں۔ایک تو یہ ہے کہ الرشید وہ ہےجو کسی نہ کسی حکمت کے تحت بات کی وضاحت کرکے رشد وہدایت کی راہیں کھولنے والا۔ وہ اپنے غیر فانی منصوبوں کے مطابق عقلی ثبوت عطا کرکے راہ راست دکھاتا رہتا ہے۔اس کے نفس کو اپنی طاعت و عبادت کی راہ دکھاتا رہتا ہے۔اس کے قلب کو اپنی مغفرت کی راہ دکھاتا رہتا ہے۔اس کی روح کو اپنی محبت کی راہ دکھاتا رہتا ہے۔اس لیے کہ وہ الحکیم بھی ہے۔اس کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔اور اس کے کاموں میں سے کوئی کام ایسا نہیں جسے فضول یا لغو قرار دیا جائے۔

دوسرا یہ کہ اس کے آثار تب ظاہر ہوتے ہیں۔جب انسان کے اندر طلب ہوتی ہے۔اس کے بغیر خواہ کتنے ہی ثبوت کیوں نہ دے دیئے جائیں۔حق کی قبولیت کی طرف جھکاؤ نہیں ہوتا۔ہدایت تو موجود ہوتی ہے۔مگر دل ہی اس طرف مائل نہیں ہوتے۔اور جب کہ تقویٰ کا پہلہ درجہ طلب ہے۔اسی لیے قرآن کے شروع میں ہی اللہ جل شانہ کا فرمان ہے۔

۞ الٓمٓ ﴿1﴾ ج ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿2﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت ۱۔۲

الف لام میم۔ یہ (قرآن مجید) ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اللہ سے ڈر کے کچھ طلب رکھنے والوں کے لئے سراسر ہدایت ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ لوگوں کو ہدایت کی طلب کی وجہ سے راہ راست پر لانے والا ہے۔ اس میں ایک حکمت تو یہ سمجھ میں آتی ہے۔ کہ ہدایت عام تو ہے۔ مگر طلب پر ملنے کی وجہ سے اس کی قدر بڑھ جائے گی۔ اور انسان اللہ کا احسان مند رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ ہر چیز دیتا ہے مگر کسی چیز کا احسان نہیں جتاتا۔ لیکن ہدایت کے معاملے میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔ کہ یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿164﴾

سورۃ آل عمران آیت 164

البتہ یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا ہے جو ان کے درمیان ان ہی میں سے رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان کو پاک کرتا اور انہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہدایت سستی تو ہے مگر اتنی سستی نہیں کہ نہ چاہتے ہوئے بھی مل جائے۔ طلب پر اللہ تعالیٰ اس کو ایسے راہ دکھاتا ہے کہ بندے کا نفس سنورنا شروع ہو جاتا ہے۔اور اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ ہدایت اس کو تمام امور میں اللہ پر توکل و تفویض مہیا کر دیتی ہے۔ حق طلبی کے تحت ہدایت مل جاتی ہے۔اور حق سے بے راہ روی انسان کو ہدایت سے دور کر دیتی ہے۔

الرشید وہ ہے جو تمام کائنات کے تمام امور کا انتظام اس طرح کرتا ہے کہ ساری مخلوقات اپنے اپنے مقاصد کی ہدایت حاصل کر لیتی ہیں۔اسی کا دیا ہوا پروگرام ہر چیز میں کارفرما ہے۔اس کی طرف سے چیزوں کو دیا گیا پروگرام ایک مکمل کمال۔ عظیم حکمت عملی والا۔ حتمی رہنمائی کی خصوصیت والا ہوتا ہے۔ جو موسمیاتی تبدیلیوں میں خودکار طریقے سے رونمائے عمل ہوتا ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو اس کی اس ہدایت پر معاونت بھی کر سکے وہی ہے جس کے انتظام میں کوئی کوتاہی نہیں اور جس کی تشخیص میں کوئی نقص نہیں۔اس دیئے گئے پروگرام کو ودیعت شدہ جبلّی ہدایت کہتے ہیں۔ یہ انسان کے جسم کے اندر بھی دل ودماغ۔ پھیپھڑوں کلیجی۔پِتہ و گردہ۔اور ان کے مجموعی نظام پر مشتمل ہے۔ اسی نے ہمیں ہاتھ۔ پاؤں۔ ناک۔کان اور آنکھ جیسی صلاحیتیں دیں اور اُسی نے ہمیں جبلت و فطرت اور عقل و

ادراک وشعور کی نعمتیں بخشیں۔ وہی اپنی مخلوق کی رہنمائی کرتا ہے اور ایسی رہنمائی کرتا ہے جو ان کے لیے بہتر ہے۔ وہ اپنی حکمت کے ذریعے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ان کی بھلائی کے حصول کی طرف اختیاری رہنمائی بھی کرتا ہے۔ مگر اس سے استفادہ کرنے والے کم ہیں۔

الرشید ان لوگوں کو خوش کرتا ہے جو اسے راضی رکھتے ہیں۔ اپنے دوستوں کی اپنی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس کی تشخیص میں اور اس کے معاملات کے انتظام میں کوئی خلا نہیں ہے اور نہ ہی اس کو کسی اور سے تعاون درکار ہے۔ وہ کسی محتاج نہیں۔ بلکہ سارے اس کے محتاج ہیں۔ وہ منصف ہے اور اس کا سب پر بڑا احسان ہے۔ وہ ایسا مرشد ہے۔ جس نے تمام مخلوقات کو اپنی ہدایت کی طرف مرکوز کیا ہوا ہے۔ وہ اس کی اطاعت کرنے والوں کو تنہا نہیں چھوڑتا۔ اس کی رسی پکڑے رکھنا تفرقے بازی سے نجات دلا دیتا ہے۔

قرآن کریم میں الرشید اور اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿186﴾

سورۃ البقرۃ آیت 186

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دینا) میں یقیناً قریب ہی ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میرے حکم کو عملی طور پر قبول کریں اور مجھی پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت پالیں۔

قَالُواْ يَٰشُعَيۡبُ أَصَلَوٰتُكَ تَأۡمُرُكَ أَن نَّتۡرُكَ مَا يَعۡبُدُ ءَابَآؤُنَآ أَوۡ أَن نَّفۡعَلَ فِيٓ أَمۡوَٰلِنَا مَا نَشَٰٓؤُاْۖ إِنَّكَ لَأَنتَ ٱلۡحَلِيمُ **ٱلرَّشِيدُ** ﴿87﴾

سورۃ ہود آیت 87

انہوں نے کہا کہ اے شعیبؑ !۔ کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے چلے آئے ہیں۔ یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق تصرف نہ کریں۔ بیشک ایک تم ہی تو عالی ظرف اور راست باز (رہ گئے) ہو۔

إِذۡ أَوَى ٱلۡفِتۡيَةُ إِلَى ٱلۡكَهۡفِ فَقَالُواْ رَبَّنَآ ءَاتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحۡمَةٗ وَهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ أَمۡرِنَا **رَشَدٗا** ﴿10﴾

سورۃ الکھف آیت 10

جب ان چند نوجوانوں نے غار میں پناہ لی تو دعا کرنے لگے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم پر اپنے ہاں سے خصوصی رحمت نازل فرما اور ہمارے لئے اس کام میں رشد و ہدایت کا سامان مہیا کر دے۔

۞ وَتَرَى ٱلشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَٰوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ ٱلْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت
تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ ٱلشِّمَالِ وَهُمْ فِى فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ ٱللَّهُ
فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿17﴾ ع2

سورۃ الکہف آیت 17

اور تم دیکھوگے کہ جب سورج نکلے تو (دھوپ) ان کے غار سے دائیں طرف کو ہٹ جائے۔ اور جب غروب ہو تو (دھوپ) ان سے بائیں طرف کو کتراتی ہوئی گزر جائے۔ وہ اس (غار) کے کشادہ حصے میں تھے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک (نشانی) ہے۔ جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔ اور جسے وہ گمراہ ہونے پر چھوڑ دے تو تم اس کے لئے کوئی بھی ولی ہدایت پر لانے والا نہیں پاؤ گے۔

إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَٱذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰٓ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّى لِأَقْرَبَ مِنْ
هَٰذَا رَشَدًا ﴿24﴾

سورۃ الکہف آیت 24

مگر (ان شاء اللہ کہنا) کہ اگر اللہ چاہے۔ اور جب اللہ کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر (اس کا نام) لے لو اور دعا کیا کرو۔ کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ رشد وہدایت نصیب کرے۔

۞ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَآ إِبْرَٰهِيمَ رُشْدَهُۥ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِۦ عَٰلِمِينَ ﴿51﴾ ج

سورۃ الأنبياء آیت 51

اور البتہ یقیناً ہم نے ابراہیمؑ کو پہلے ہی سے رشد و ہدایت دے رکھی تھی اور ہم اس کو اچھی طرح جانتے تھے۔

رشید کے موضوع پر قرآن کریم میں یہ بھی آیت ہے۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر اس کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ یہ لفظ بھلے مانس کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔

وَجَآءَهُۥ قَوْمُهُۥ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ هَٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِى هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِى ضَيْفِىٓ ۖ أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿78﴾

سورۃ ہود آیت 78

اور اس کی قوم اس کے پاس بے اختیار دوڑتی ہوئی آئی اور یہ لوگ پہلے سے ہی ایسی بدکاریوں کے عادی ہو رہے تھے۔ لوطؑ نے کہا کہ اے میری قوم یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے (جائز اور) پاک ہیں۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں (کے بارے) میں مجھے ذلیل و رسوانہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں ہے۔

اس دنیا میں ہر کسی کو رہنمائی کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ جس کے حصول کے لیے وہ کوشش بھی کرتا ہے۔اس کی یہ کوشش اس کے پہلے سے حاصل کردہ علمی لیول کے مطابق ہو گی۔اور ہمارا یہ فرسودہ اور گھٹیا نظام اس کے راستے کا روڑہ ثابت ہوتا ہے۔جب تک کہ وہ اللہ کی مستند ہدایت سے مستفید نہ ہو جائے۔جو کہ قرآن و معتبر احادیث کی صورت میں موجود ہے۔جس میں یہ رہنمائی بھی موجود ہے کہ کہ وہ سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرے۔اپنے تمام معاملات اس کی طرف سونپ دے۔جب بھی اسے کوئی برائی پہنچے تو اسی سے پناہ مانگے اور جب بھی اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اسی سے مدد کی درخواست کرے۔غرض یہ کہ انسان کو اپنے رب پر اس طرح کا مضبوط طور پر بھروسہ کرنا چاہیئے کہ وہ اس کی رہنمائی کے لیے راستے کھولتا چلا جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی اس کی مدد کرے گا۔اس کی ضرورتیں پوری کرے گا۔اور اس کے تمام معاملات میں اس کے لیے کافی ہو جائے گا۔اللہ تعالیٰ کے بندے کو چاہیے کہ وہ صفت الرشید کو کثرت سے یاد رکھے اور اس کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے اس کے تقاضوں پر قائم رہے تاکہ وہ قابل ستائش عمل کی طرف راغب ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ اسے حکمت عطا فرمائے گا۔اور اس پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اگر کوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت کے خلاف جائے گا تو وہ کسی نہ کسی طرح اس کی سرزنش کرے گا تاکہ اس کو معلوم پڑے کہ اس کے رب نے اس میں کوئی بڑی خامی پائی ہے۔اور اصلاح کی طرف دھیان دے۔جب وہ ان اشاروں کی بھی بالکل پروا نہیں کرتا۔تو وہ اس کی رسی کھلی اور ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے۔کہ وہ اپنی عقل کے فریب میں مبتلا رہے۔

الرؤوف

الرؤوف۔ کی صفت شدید شفقت و رحمت سے ماخوذ ہے۔ وہ اپنے بندوں پر شفقت اور رحم کرنے والا ہے۔ اس سے مراد ہے جو گناہ گاروں کی توبہ قبول کرکے اور ان کو گناہوں سے بچانے کے لیے ان پر مہربانی اور رحم کرنے سے باز نہیں رہتا۔ جو ان پر اس قدر مہربان ہے کہ اسے اپنی شفقت سے ہمہ وقت رحمت نازل کرنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیئے۔ جو رحم کی آخری حد ہے۔ اس کا مطلب شفقت و رحمت کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی برائیوں سے بچانے والا بھی ہوتا ہے۔ یہ لفظ وہی مفہوم بیان کرتا ہے جو صفت الرحمٰن کے ذریعے بیان کیا گیا ہے اور اس سے اس کے معنی میں مزید شدت آ جاتی ہے۔

یہ اس کا اپنے بندوں پر اس کی رحمت کے مظاہر میں سے ہے کہ وہ ان کو حتی الامکان اس کے عذاب سے محفوظ رکھنے کے لیے کئی طرح سمجھاتا ہے۔ بار بار سمجھاتا ہے۔ جیسے کہ قرآن میں نماز کی تنبیہ کئی دفعہ کی گئی۔ صحیح راستے سے پھسلنے پر کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا کرکے یا کسی تنبیہ سے اس کو احساس دلا دیتا ہے۔ کہ اب بھی موقع ہے سدھر جا!۔ اس طرح کی حفاظت تب ہوتی ہے جب رحم کا جذبہ شدید ہوتا ہے۔

اس کا اپنے بندوں میں سے کسی کو ظاہری طور پر سختیوں میں مبتلا کرنا بھی اس پر مہربانی ہوتا ہے۔ کیونکہ درپردہ اس کے لیے ایسی سختیوں میں ہی بہت بڑی نعمتیں اور عنایات پوشیدہ ہو سکتی ہیں۔ جن کو انسان نہیں جان سکتا۔ یہ سب کچھ آنکھ بند ہونے کے بعد پتہ چلے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بندے جب بھی

غربت۔ بدحالی اور تنگدستی جیسی تکالیف سے دوچار ہوتے ہیں۔ ان کے صبر و قناعت سے ان پر رحمت بھی بڑھتی ہے۔ یعنی حقیقت میں ان کو ایسی نعمت مل رہی ہوتی ہے جس پر فرشتے بھی رشک کر رہے ہوتے ہیں۔

بزرگ و برتر اللہ سبحانہ و تعالی نے رؤف کو رحیم پر فضیلت دی ہے۔ شفقت کو رحمت پر ترجیح دی ہے۔ یہ صفت شفیق اور رحیم سے ماخوذ ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ ان دونوں الفاظ کو ایک ساتھ استعمال کرتا ہے تو رحیم سے پہلے صفت الرؤف کا ذکر کرتا ہے۔ اس کے لیے ہمیں ان دونوں الفاظ میں فرق کرنے کی ضرورت ہے۔ ان دونوں کے درمیان فرق کو سمجھنے کی مثال اس طرح ہے کہ۔ ایک ماں اپنی اولاد پر شفیق ہوتی ہے وہ اپنے بیٹے کو کسی آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ لیکن جب بیٹا ماں کو خاطر میں نہیں لاتا ۔اسے ماں کا درجہ ہی نہیں دیتا۔ اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس کی باتوں کی مخالفت کرتا ہے۔ تو ماں بھی اس سے لاپرواہ ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات یہی بات شدت اختیار کرکے دشمنی تک پہنچ جاتی ہے۔ اللہ نے ہی ماں کو یہ جذبہ دیا ہوتا ہے جو بہت حد تک محدود ہوتا ہے۔ اور اللہ تو ماں سے کہیں زیادہ اپنے بندوں پر شفیق ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو جہنم کی آگ سے عذاب نہیں دینا چاہتا۔ سوائے اس کے جو اس کو نظرانداز کرتا چلا جائے۔ اور اتنی معتبر بات کی گواہی دینے سے زیادہ تکبر کرلے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہاں پر تو اس نے شفقت و نظر کرم کا ابتدا سے ہی گلا گھونٹ دیا۔ یہ تو سیدھا سیدھا اسے تسلیم کرنے کا ہی انکاری ہو گیا۔ اور پھر اس کی نافرمانیاں جلتی پر آگ کا کام کرتی ہیں۔ جب کہ وہ اسے تسلیم کرلے۔ اس کے ساتھ شرک نہ کرے تو اس صورت میں شفقت کی رونمائی تو ہو جاتی ہے

۔اس صورت میں غلطیوں کوتاہیوں کی بات کچھ اور ہو گی کہ ساتھ میں شفقت کا عنصر موجود ہو گا۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ بات پہلے شفقت سے شروع ہوتی ہے پھر رحم کا جذبہ اس میں مزید رنگ بھرتا چلا جاتا ہے۔ جبکہ الرّحمٰن اور الرّحیم کے بارے میں پڑھیں تو وہاں اس بات کی وضاحت ہے کہ اللہ جل شانہ کی الرّحیم والی رحمت کا تعلق آخرت کے ساتھ خاص ہے۔

قرآن کریم میں الرؤوف اور اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿143﴾

سورۃ البقرۃ آیت 143

اور اِسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنادیا ہے تاکہ تم بنی نوع انسان پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہے۔ اور جس قبلے پر تم پہلے تھے اس کو ہم نے صرف اس لئے (عارضی طور پر) مقرر کیا تھا کہ ہم پرکھ لیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں کے بل واپس پھر جاتا ہے۔ یہ معاملہ تو البتہ بڑا مشکل تھا سوائے اُن لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دے رکھی ہے۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ بنی نوع انسان کے حق میں یقیناً بڑا شفیق نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشْرِى نَفْسَهُ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ رَءُوفٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿207﴾

سورۃ البقرۃ آیت 207

اور انسانوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ ایسے بندوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوٓءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُۥٓ أَمَدًۢا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ رَءُوفٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿30﴾ ع3

سورۃ آل عمران آیت 30

جس دن ہر کوئی نفس اپنے اعمال کی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو سامنے موجود پالے گا۔ چاہے گا کہ اے کاش ! ۔ اس کے اور اس کی برائیوں کے درمیان کوئی دور کا فاصلہ ہو جاتا۔ اور اللہ ہے کہ تمہیں اپنے (عذاب) سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر نہایت شفقت کرنے والا ہے۔

لَّقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِىِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ فِى سَاعَةِ ٱلْعُسْرَةِ مِنۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُۥ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿117﴾ لا

سورۃ التوبۃ آیت 117

بلا شبہ یقینی طور پر اللہ نے نبیؐ کو اور ان مہاجرین وانصار کو معاف کر دیا جو مشکل کی گھڑی میں رسول کے ساتھ رہے۔ اگرچہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل کجروی کی طرف پھر جانے کے قریب تھے۔ پس اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا۟ بَٰلِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ ٱلْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿7﴾ لا

سورۃ النحل آیت 7

اور یہ (جانور) تمہارے بوجھوں کو اٹھا کر (ایسی جگہوں اور) ان شہروں تک لے جاتے ہیں جہاں تک تم بڑی جانکاہ کوشش کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے۔ بیشک تمہارا رب نہایت شفیق بہت زیادہ مہربان ہے۔

أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿47﴾

سورۃ النحل آیت 47

یا انہیں خوفزدہ کرنے کے بعد پکڑ لے پس یقیناً (انہیں جو مہلت ملی ہے۔ اس لئے کہ) تمہارا رب نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِأَمْرِهِۦ
وَيُمْسِكُ ٱلسَّمَآءَ أَن تَقَعَ عَلَى ٱلْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ
رَّحِيمٌ ﴿65﴾

سورۃ الحج آیت 65

کیا تم نہیں دیکھتے بھالتے کہ اللہ نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لئے مسخر کر رکھی ہیں اور کشتیاں بھی جو دریا وسمندر میں اس کے حکم سے چلتی ہیں؟۔ اور وہی آسمان کو بھی تھامے رہتا ہے کہ زمین پر گر (نہ) پڑے مگر (گرے گا تو) اسی کے حکم سے۔ بیشک اللہ بنی نوع انسان پر نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ وَأَنَّ ٱللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿20﴾ ع2

سورۃ النور آیت 20

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ ہو جاتا) مگر یہ کہ اللہ نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِۦٓ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَإِنَّ
ٱللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿9﴾

سورۃ الحدید آیت 9

وہی تو ہے جو اپنے بندے پر وضاحت بھری آیات نازل کرتا ہے تاکہ تم سب کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت میں لائے۔ اور بیشک اللہ تم پر نہایت شفیق بڑا ہی مہربان ہے۔

وَٱلَّذِينَ جَآءُو مِنۢ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا
بِٱلْإِيمَٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحشر آیت 10

اور (ان کے لئے بھی) جو ان کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ۔ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں اہلِ ایمان کے لئے کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے رب! ۔ تو یقیناً بڑا شفقت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الرؤوف کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیت بھی ہے۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر اس کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ یہ صفت رؤوف اگر کسی انسان میں ہے تو اللہ ہی کی عنایت کردہ ہے۔ اور نبی ﷺ کو اللہ جل شانہ کی طرف سے عطا ہوئی۔ جس کا اظہار قرآن میں سورۃ التوبہ کی درج ذیل آیت میں بڑا واضح ہے۔ اگر اللہ کا کوئی بندہ اس صفت سے متصف ہونا چاہے تو اسے سب سے پہلے

اللہ سے تعلق قائم کرے۔ پھر عملی صورت میں قرآن سے جڑ جائے اور اسے سمجھ سمجھ کے پڑھے۔اور نبی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اس کی دلی کیفیات میں ایسی تبدیلی رونما ہو گی کہ وہ خاص وعام سب پر مشفق ہو جائے گا۔یہ کیفیت قرآن میں سورۃ الحدید کی درج ذیل آیت میں سمجھائی گئی ہے۔اور

رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ زمین والوں پر رحم کرو تاکہ آسمان والا تم پر رحم کرے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴿128﴾

سورۃ التوبۃ آیت 128

البتہ یقینی طور پر تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آگیا ہے جس پر تمہاری تکلیف بڑی شاق ہوتی ہے تمہاری بھلائی کا وہ بڑا حریص ہے مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ٱبْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَٰهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ رِضْوَٰنِ ٱللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَـَٔاتَيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ﴿27﴾

سورۃ الحدید آیت 27

پھر ہم نے ان کے بعد انہی کے نقشِ قدم پر (اور) رسولوں کو بھی بھیجا اور ان کے پیچھے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجا اور اسے انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈال دی۔ اور رہبانیت تو انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ ہاں البتہ انہوں نے اسے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اختیار کیا تھا پھر اس کا پوری طرح نبھا بھی نہ کر سکے جیسا کہ نبھانے کا حق تھا۔ پس جو لوگ ان میں ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر عطا کر دیا مگر ان میں سے بہت سارے لوگ تو فاسق ہی ہیں۔

درج ذیل آیت میں اس سزا کی بات ہے جو اللہ رب العزت کی حدوں کو توڑنے پر دنیا میں لاگو ہوتی ہے۔ یہاں بھی شفقت کے اس عنصر کی بات ہو رہی ہے۔ جو اس وقت لوگوں کے دلوں میں اس سزا پر امڈتا ہے۔ اس پر کہا گیا کہ۔ اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے اس شرعی معاملے میں ان پر ہرگز ترس نہ آئے۔ اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں موجود ہو کہ حدود پامال کرنے والوں کے لیے عبرت بن جائے۔ اور جس پر حد جاری ہو گئی اسے اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں آخرت کی بڑی سزا سے بچا لیا۔

ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِى فَٱجْلِدُوا۟ كُلَّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِا۟ئَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِى دِينِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿2﴾

سورۃ النور آیت 2

(بدکاری ثابت ہونے پر) بدکار عورت اور بدکار مرد۔ دونوں میں سے ہر ایک کو پس سو سو دُرّے مارو۔ اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے اس شرعی معاملے میں ان پر ہرگز ترس نہ آئے۔ اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت (وہاں) موجود رہنی چاہیے۔

السبوح

السبوح اللہ کے خوبصورت ناموں میں سے ایک ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ذات جس نے ہر اس چیز سے پرہیز کیا جو اس کے لیے مناسب نہیں۔ کیونکہ وہ کسی بھی بیان کرنے والے کی غلط بیانی سے اور ہر طرح کے عیوب سے پاک ہے۔اس کی عبادت تسبیح کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ تسبیح کیا ہوتی ہے۔ اصطلاح میں اللہ کے نام کو بار بار پڑھنا یا کسی وظیفہ کی تکرار کرنا۔اس میں دل کی گہرائیوں سے بار بار اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔اس کی پاکی بیان کرنا تسبیح کہلاتا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ

فَٱذْكُرُونِىٓ أَذْكُرْكُمْ وَٱشْكُرُوا۟ لِى وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿152﴾ع18

سورۃ البقرۃ آیت 152

پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔اور میرا شکرادا کیا کرو اور میری ناشکری بالکل نہ کرو۔

تسبیح اللہ جل شانہ کے ذکر سے مزین ہوتی ہے۔اس لیے تسبیح سے پہلے اللہ کے ذکر والی کچھ آیات کا تذکرہ ضروری ہے۔ کہ ذکر کی افادیت دل میں بیٹھ جائے۔اور پھر تسبیح کی اہمیت کو سمجھنا آسان ہو جائے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ وَسَعَىٰ فِى خَرَابِهَآ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَآ إِلَّا خَآئِفِينَ ۚ لَهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿114﴾

سورۃ البقرۃ آیت 114

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام ذکر کرنے سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو جائے؟۔ایسے لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ اس میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا۟ فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَـٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟
ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِۦ لَمِنَ
ٱلضَّآلِّينَ ﴿198﴾

سورۃ البقرۃ آیت 198

تم پر کوئی الزام نہیں ہے کہ تم حج کے دوران (بذریعہ تجارت) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔تو جب عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس (مزدلفہ میں) اللہ کو یاد کرو۔اور ایسے یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت کی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم محض بھٹکے ہوئے تھے۔

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَـٰسِكَكُمْ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ كَذِكْرِكُمْ ءَابَآءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ ٱلنَّاسِ
مَن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا وَمَا لَهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنْ خَلَـٰقٍ ﴿200﴾

سورۃ البقرۃ آیت 200

پھر جب حج کے پورے ارکان ادا کر چکو تو پھر اللہ کو ایسے یاد کرو جیسے اپنے باپ داداؤں کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ (اللہ کو) اس سے بھی کہیں بڑھ کر یاد کرو۔اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ! ۔ ہمیں (جو کچھ دینا ہے) اسی دنیا ہی میں دے دے ایسے شخص کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہے۔

۞ وَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْدُودَٰتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ ٱتَّقَىٰ ۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿203﴾

سورۃ البقرۃ آیت 203

اور گنتی کے ان چند دنوں میں اللہ کو یاد کرو پھر جو جلدی کرے اور (منیٰ سے) دو ہی دن میں چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔اور جو دیر کرے (تیسرے دن تک) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔یہ سب اس کے لئے ہے جو نافرمانی سے بچتا رہے۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کے حضور محشر میں جمع کیے جاؤ گے۔

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ ﴿239﴾

سورۃ البقرۃ آیت 239

اگر تم حالت خوف میں ہو تو پیادے یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو)۔ پھر جب امن ہو جائے تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح کہ اس نے تمہیں اس کی تعلیم دی تھی جسے تم بالکل نہیں جانتے تھے۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ قِيَـٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا ٱطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَـٰبًا مَّوْقُوتًا ﴿103﴾

سورة النساء آیت 103

پھر جب نماز ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں کے بل بھی پس اللہ ہی کو یاد کرو۔ پھر جب تم اطمینان پاؤ تو پوری طرح نماز قائم کرو۔ بیشک نماز اپنے مقرر وقتوں کے مطابق مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ إِذَا مَسَّهُمْ طَـٰٓئِفٌ مِّنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ تَذَكَّرُوا۟ فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿201﴾ ج

سورة الأعراف آیت 201

بیشک وہ لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں جب انہیں کوئی شیطانی وسوسہ چھوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور ذکرِ الٰہی میں لگ جاتے ہیں۔ پھر ایک دم سے وہ بصیرت والے ہو جاتے ہیں۔

وَٱذْكُر رَّبَّكَ فِى نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ ٱلْجَهْرِ مِنَ ٱلْقَوْلِ بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْـَٔاصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ ٱلْغَٰفِلِينَ﴿205﴾

سورۃ الاعراف آیت 205

اور صبح وشام اپنے رب کو دل ہی دل میں ڈرتے ہوئے عاجزی انکساری سے اور پست آواز سے بھی یاد کرتے رہا کرو۔ اور (دیکھنا) غافلوں میں سے نہ ہو جانا۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴿2﴾ج صلے

سورۃ الانفال آیت 2

ایمان والے تو البتہ بس وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب اس کی آیات ان کے سامنے پڑھی جائیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ تو اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَٱثْبُتُوا۟ وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴿45﴾ج

سورۃ الانفال آیت 45

اے ایمان والو! جب کسی (دشمن) جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ ٱللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ ٱللَّهِ تَطْمَئِنُّ ٱلْقُلُوبُ ﴿28﴾ ط

سورۃ الرعد آیت 28

وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کی تو اللہ کے ذکر سے ہی تسکین ہوتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى ٱلْقُرْءَانِ وَحْدَهُۥ وَلَّوْاْ عَلَىٰٓ أَدْبَٰرِهِمْ نُفُورًا ﴿46﴾

سورۃ الاسراء آیت 46

اور ہم ان کے دلوں پر (ان کے شدید انکار کی وجہ سے) پردہ حائل ہو جانے دیتے ہیں تاکہ اسے سمجھ ہی نہ سکیں۔ اور ان کے کانوں میں گرانی ڈال دیتے ہیں۔ اور جب تم قرآن میں صرف اور صرف اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کا ذکر کرتے ہو تو یہ نفرت سے بدکتے ہوئے اپنی پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں۔

إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَٱذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰٓ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّى لِأَقْرَبَ مِنْ
هَٰذَا رَشَدًا ﴿24﴾

سورۃ الکھف آیت 24

مگر (ان شاء اللہ کہنا) کہ اگر اللہ چاہے۔ اور جب اللہ کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر (اس کا نام) لے لو اور دعا کیا کرو۔ کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ رشد و ہدایت نصیب کرے۔

إِنَّنِىٓ أَنَا ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدْنِى وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِىٓ ﴿14﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 14

یقینی طور پر میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی ذکر و یاد کے لئے نماز پڑھا کرو۔

ٱذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِـَٔايَٰتِى وَلَا تَنِيَا فِى ذِكْرِى ﴿42﴾ ج

سورۃ طٰہٰ آیت 42

تو تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری ذکر و یاد میں کوتاہی نہ کرنا۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِى فَإِنَّ لَهُۥ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ
أَعْمَىٰ﴿124﴾

سورة طٰہٰ آیت 124

اور جو میرے ذکر و نصیحت (والی آیات) سے منہ پھیرے گا تو بیشک اس کی معیشت اس پر تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن اسے ہم اندھا کرکے اٹھائیں گے۔

قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ مِنَ ٱلرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ﴿42﴾

سورة الأنبياء آیت 42

پوچھو کہ کون ہے جو تمہیں رات اور دن میں ربِ الرحمٰن (کے عذاب) سے بچا سکتا ہے؟۔ (نہیں) بلکہ وہ تو اپنے رب کے ذکر و یاد سے ہی منہ موڑے ہوئے ہیں۔

وَلَوِ ٱتَّبَعَ ٱلْحَقُّ أَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَٰهُم
بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ﴿71﴾ط

سورة المؤمنون آیت 71

اور اگر حق بھی ان کی خواہشات پر چلنے لگ جاتا۔ تو آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان میں ہے سب درہم برہم ہو جاتا۔ (نہیں) بلکہ ہم نے تو ان کا ذکر و نصائح (قرآن) ان کے پاس پہنچا دیا ہے مگر وہ اپنی اس نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَٰرَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ وَإِقَامِ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءِ ٱلزَّكَوٰةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ ٱلْقُلُوبُ وَٱلْأَبْصَٰرُ ﴿37﴾ ق لا

سورۃ النور آیت 37

ایسے مرد جن کو اللہ کا ذکر کرنے۔ اور نماز پڑھنے۔ اور زکوۃ دینے سے۔ نہ تو سوداگری اور نہ ہی خرید وفروخت غافل کرتی ہے۔ وہ تو اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیا جائے گا۔

ٱتْلُ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ ۖ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿45﴾

سورۃ العنکبوت آیت 45

جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ہے تم اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو بلاشبہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم صناعی کیا کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿41﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 41

اے ایمان والو !۔اللہ کا ذکر خوب کثرت سے (بہت زیادہ) کیا کرو۔

أَفَمَن شَرَحَ ٱللَّهُ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَٰسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿22﴾

سورۃ الزمر آیت 22

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہو ۔(تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے) پس افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل اللہ کے ذکر (سے نرم نہیں ہو پاتے بلکہ مزید) سخت ہو جاتے ہیں۔یہی لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

ٱللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ ٱلْحَدِيثِ كِتَٰبًا مُّتَشَٰبِهًا مَّثَانِىَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهْدِى بِهِۦ مَن
يَشَآءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿23﴾

سورۃ الزمر آیت 23

اللہ نے تو بہترین کلام نازل کیا ہے ایک ایسی کتاب جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی جاتی ہیں۔ اس (کے پڑھنے) سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر ان کے بدن نرم ہوتے اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یہی تو اللہ کی ہدایت ہے اس سے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں۔

وَإِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَحْدَهُ ٱشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ ٱلَّذِينَ
مِن دُونِهِۦٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿45﴾

سورۃ الزمر آیت 45

اور جب واحد و یکتا اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دلوں میں تنگی و گھٹن رونما ہونے لگتی ہے۔ اور جب اس کے علاوہ دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ ایک دم سے خوش ہو جاتے ہیں۔

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُۥ شَيْطَٰنًا فَهُوَ لَهُۥ قَرِينٌ ﴿36﴾

سورۃ الزخرف آیت 36

اور جو کوئی رب الرحمٰن کے ذکر و یاد سے آنکھیں بند کرلیتا (یعنی غافل ہوتا) ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں جو اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔

۞ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ ٱللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ ٱلْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ ٱلْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿16﴾

سورۃ الحدید آیت 16

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر و یاد اور اس کے نازل کردہ برحق (قرآن) کے لئے نرم ہو جائیں؟۔ اور وہ کہیں ان لوگوں جیسے نہ ہو جائیں جن کو اس سے پہلے کتاب دی

گئی تھی پھر (اس سے لاتعلّقی میں) ان پر طویل مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور ان میں سے بہت سارے لوگ فاسق ہو گئے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْا۟ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ
وَذَرُوا۟ ٱلْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿9﴾

سورة الجمعة آیت 9

اے ایمان والو! ۔ جمعے والے دن جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور سب خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَٱبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ
كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿10﴾

سورة الجمعة آیت 10

پھر جب نماز ادا کر چکو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِۦ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿17﴾ لا

سورۃ الجن آیت 17

تاکہ اسی نعمت سے ان کی آزمائش بھی کرلیں اور جو بھی اپنے رب کی ذکرو یاد سے منہ پھیرے گا اللہ اس کو بڑھتا رہنے والے سخت عذاب میں مبتلا کردے گا۔

إِنَّ نَاشِئَةَ ٱلَّيْلِ هِىَ أَشَدُّ وَطْـًٔا وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿6﴾ط

سورۃ المزمل آیت 6

بلاشبہ رات کا اٹھنا سخت پامال کر دیتا ہے مگر (اللہ کے) ذکر کے لئے زیادہ موزوں اور مناسب ہے۔

وَٱذْكُرِ ٱسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿8﴾ط

سورۃ المزمل آیت 8

اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو اور سب سے بے تعلق ہو کر صرف اسی کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔

وَٱذْكُرِ ٱسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿25﴾ج صلے

سورۃ الانسان آیت 25

اور صبح وشام اپنے رب کے نام کا ذکر ہی کیا کرو۔

فَإِذَا فَرَغْتَ فَٱنصَبْ ﴿7﴾ لا

سورۃ الشرح آیت 7

پس جب تم (روزمرّہ امور سے) فارغ ہو جاؤ تو (ذکر و عبادت میں) ریاضت کیا کرو۔

درجہ بالا آیات میں ذکر ہے کہ اللہ رب العزت کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔ اس لیے مسلمانوں نے اسمائے الٰہی کو پڑھنا داخل عبادت سمجھا اور اس کے پڑھنے کا یہ طریقہ مقرر کیا کہ پتھر موتی یا مونگے وغیرہ کے ایک سو دانوں کو ایک ڈوری میں پرو لیتے ہیں۔ اور نماز کے بعد یا فرصت کے وقت ان پر اسمائے الٰہی کو پڑھتے ہیں۔ بعض علما نے اسے بدعت حسنہ قرار دیا ہے۔ اور بعض نے ناپسند کیا ہے۔ لیکن اگر اس سے ریاکاری ہوتی ہو تو سب کے نزدیک اس کا استعمال برا ہے۔ چونکہ ریاکار زاہدوں نے لمبی لمبی تسبیحیں رکھنی شروع کر دی تھیں اسی لیے مشرقی شاعری میں تسبیح خوانی اور سبحہ وغیرہ کی اصطلاحیں اور محاورات پیدا ہو گئے۔ اور ان کا مذاق اڑایا جانے لگا۔ رسول اللہ یا صحابہ نے تسبیح کا استعمال نہیں کیا۔ اس وقت مسلمان انگلیوں پر شمار کرتے تھے۔ جسے عقد انامل کہتے ہیں۔ تسبیح کا رواج بہت قدیم ہے۔ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ہندو۔ پارسی۔ مسیحی اور یہودی بھی تسبیح پڑھتے ہیں۔ مگر ان کی ادائیگی کچھ مختلف ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت کی تسبیح کرنا واجب ہے۔ اور ہر کوئی اسی کی آسمانوں اور زمین میں تسبیح اور تقدیس کرتا ہے۔ اور اسی کی تقدیس اور تعظیم سب پر لازم ہے۔ اور جس کی ہر کوئی تسبیح بیان کرے اسے السبوح کہتے ہیں۔ اب قرآن سے تسبیح کے موضوع پر آیات پیشِ خدمت ہیں۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوٓا۟ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿30﴾

سورۃ البقرۃ آیت 30

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا تو اسے بنانا چاہتا ہے جو اس میں فساد پھیلائے اور لہو بہائے ؟۔ جبکہ ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ یقیناً جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے !۔

قَالَ رَبِّ ٱجْعَل لِّىٓ ءَايَةً ۖ قَالَ ءَايَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ ٱلنَّاسَ ثَلَٰثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ۗ وَٱذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ﴿41﴾ ع4

سورۃ آل عمران آیت 41

زکریا نے کہا کہ اے میرے رب !۔ میرے لئے کوئی نشانی مقرر کردے۔ ارشاد ہوا کہ تیرے لئے یہ نشانی ہے کہ تو تین دن اشارے کے علاوہ لوگوں سے بات نہ کرسکے گا۔ اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کر اور صبح و شام اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّحمٰن کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کر۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَيُسَبِّحُونَهُۥ وَلَهُۥ يَسْجُدُونَ ۩
﴿206﴾24ع

سورۃ الاعراف آیت 206

بیشک جو (فرشتے) تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی بندگی سے ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔اور (ہر لحہ) اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ البدِیع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔اور اسی کے آگے سجدے کرتے ہیں۔

وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعْدُ بِحَمْدِهِۦ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِۦ وَيُرْسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ وَهُمْ يُجَٰدِلُونَ فِى ٱللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ ٱلْمِحَالِ﴿13﴾ط

سورۃ الرعد آیت 13

اور برق (یعنی بجلیاں) اور سارے فرشتے بھی اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تعریف (یعنی شانِ ربِ القھّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ تو بڑی قوتوں والا ہے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ﴿98﴾لا

سورۃ الحجر آیت 98

پس تم اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الْمَلِكُ کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔ اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو۔

تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ ٱلسَّبْعُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿44﴾

سورۃ الاسراء آیت 44

سات آسمانوں اور زمین اور جو کوئی بھی ان میں ہے وہ اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الْقُدُّوس کے اوصاف و کلمات) بیان کرتا ہے۔ اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح نہ بیان کرتی ہو۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ بیشک وہ بڑا تحمل والا بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنَ ٱلْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰٓ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا۟ بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿11﴾

سورۃ مریم آیت 11

پھر وہ حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے۔ اور انہیں اشارے سے سمجھایا کہ تم صبح و شام اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الْعَزِيزِ کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿33﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿34﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 33

تاکہ ہم تیرے حضور کثرت سے تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُتَکَبِّر کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کریں۔ اور تیرا ذکر بھی کثرت سے کرتے رہیں۔

فَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ ءَانَآئِ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ ٱلنَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿130﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 130

پس جو کچھ بھی یہ (استہزائی و خود ساختہ) باتیں بناتے ہیں ان پر صبر کرلو اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیا کرو۔ اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے اطراف پر بھی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الخَالِق کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو تاکہ تمہیں حقیقی خوشی و رضا نصیب ہو جائے۔

يُسَبِّحُونَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿20﴾

سورۃ الانبیاء آیت 20

وہ دن رات اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الغَفُور کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔

فَفَهَّمْنَٰهَا سُلَيْمَٰنَ ۚ وَكُلًّا ءَاتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُۥدَ ٱلْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَٱلطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فَٰعِلِينَ ﴿79﴾

سورۃ الأنبياء آیت 79

تو ہم نے وہ فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا اور حکمت اور علم تو ہم نے ہر ایک کو دیا تھا۔ اور ہم نے داوٗدؑ کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی تابع کر دیئے تھے جو تسبیح (یعنی شانِ ربِ الوَہَّاب کے اوصاف و کلمات) کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور یہ سب کچھ ہم ہی تو کرنے والے تھے۔

فِى بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْءَاصَالِ ﴿36﴾ لا

سورۃ النور آیت 36

(یہ فانوس) ایسے (اللہ کے) گھروں میں ہیں جن کے بارے میں اللہ کا حکم ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اللہ ہی کا نام لیا جائے ان (گھروں) میں لوگ صبح و شام اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرَّزَّاق کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلطَّيْرُ صَٰٓفَّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُۥ وَتَسْبِيحَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿41﴾

سورۃ النور آیت 41

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ آسمانوں و زمین کے رہنے والے سب اور پر پھیلائے اڑنے والے پرندے بھی اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ العٰلیم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے ہیں؟۔ یقیناً ہر کوئی اپنی نماز اور تسبیح سے اچھی طرح واقف ہے۔ اور اللہ ہی سب کچھ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَىِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًا ﴿58﴾ ج لا

سورۃ الفرقان آیت 58

اور تم اسی زندۂ جاوید اللہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّفیع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔ اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں کی ہر لحاظ سے خبر رکھنے والا کافی ہے۔

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿42﴾

سورۃ الاحزاب آیت 42

اور صبح وشام اسی کی تسبیح و تحمید بیان کرتے رہا کرو۔

فَلَوْلَآ أَنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلْمُسَبِّحِينَ ﴿143﴾ لَلَبِثَ فِى بَطْنِهِۦٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿144﴾ ج النصف

سورۃ الصافات آیت ۱۴۳-۱۴۴

پھر اگر وہ تسبیح (یعنی اللہ جل شانہ کے حضور دعائیہ کلمات) بیان کرنے والوں میں نہ ہوتا۔ تو دوبارہ اٹھائے جانے والے دن (یعنی قیامت) تک اسی (مچھلی) کے پیٹ میں رہتا۔

وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلْمُسَبِّحُونَ ﴿166﴾

سورۃ الصافات آیت 166

اور بیشک ہم (اللہ جل شانہ کی) تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔

إِنَّا سَخَّرْنَا ٱلْجِبَالَ مَعَهُۥ يُسَبِّحْنَ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِشْرَاقِ ﴿18﴾ وَٱلطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُۥٓ أَوَّابٌ ﴿19﴾

سورۃ ص آیت ۱۸-۱۹

بیشک ہم نے (بھی) پہاڑوں کو اس کے لئے مسخر کر دیا تھا کہ وہ شام و صبح اس کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ البَصِیر کے اوصاف و کلمات) کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی جو جمع ہو کر سب کے سب اُس ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

وَتَرَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ ٱلْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿75﴾ 8ع

سورۃ الزمر آیت 75

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے۔ کہ وہ عرش (الہیٰ) کے گرد گھیرا باندھے ہوئے اپنے رب کی تسبیح (تقدیس) کر رہے ہوں گے۔ اور سب (اولین و آخرین) کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور (بہر زبانِ معترف) کہا جائے گا۔ ہر طرح کی تعریف صرف اور صرف اس اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا۟ وَٱتَّبَعُوا۟ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿7﴾

سورۃ غافر آیت 7

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں۔ وہ اسی پر یقین رکھتے ہیں اور سب اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے پس جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے تُو ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔

فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِٱلْعَشِيِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ﴿55﴾

سورة غافر آیت 55

پس صبر کئے رہو یقینی طور پر اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور شام و صبح اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الخُبیر کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

فَإِنِ ٱسْتَكْبَرُوا۟ فَٱلَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُۥ بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُونَ ۩ ﴿38﴾

سورة فصلت آیت 38

اور اگر یہ لوگ تکبر کریں تو (اللہ بھی بے پرواہ ہے) جو فرشتے تمہارے رب کے پاس ہیں وہ رات دن اسی کی تسبیح (و تقدیس) بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ کبھی نہیں تھکتے۔

تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ﴿5﴾

سورة الشورى آیت 5

(لوگوں کے اللہ کا شریک بنانے پر) قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور (مگر) فرشتے اپنے رب کی تعریف و تحمید کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔

لِّتُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴿9﴾

سورة الفتح آیت 9

تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی مدد کرو اور اس کی توقیر و تکریم کرو اور صبح و شام اس (اللہ ہی) کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الحلیم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

فَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ
ٱلْغُرُوبِ﴿39﴾ج

سورة ق آیت 39

پس جو کچھ بھی یہ (اوٹ پٹانگ) باتیں کہتے ہیں ان پر صبر کرو اور سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ العظیم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَٰرَ ٱلسُّجُودِ ﴿40﴾

سورۃ ق آیت 40

اور رات کے کچھ حصے میں اور سجدے کے بعد بھی اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الغفور کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

وَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿48﴾ لا

سورۃ الطور آیت 48

اور اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کئے رہو کیوں کہ بلاشبہ تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو۔اور جب تم اٹھا کرو تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الکبیر کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَٰرَ ٱلنُّجُومِ ﴿49﴾ ع2

سورۃ الطور آیت 49

اور رات کے بعض لمحات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الْحَفِيظُ کے اوصاف وکلمات) بیان کیا کرو۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿74﴾ ع2

سورۃ الواقعۃ آیت 74

پس تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الْجَلِيلُ کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے رہو۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿96﴾ ع3

سورۃ الواقعۃ آیت 96

پس تم اپنے عظمتوں والے رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الْكَرِيمُ کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے رہو۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿24﴾ ع3

سورۃ الحشر آیت 24

وہی اللہ جو (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد واختراع کرنے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آسمانوں وزمین میں ہے۔ سب اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القَوِیُ کے اوصاف وکلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بہت ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ٱلْمَلِكِ ٱلْقُدُّوسِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ﴿1﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 1

جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہیں سب اس اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الْحَمِید کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے ہیں جو حقیقی بادشاہ۔ مقدس۔ نہایت زبردست۔ بڑا ہی حکمت والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ لَهُ ٱلْمُلْكُ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ﴿1﴾

سورۃ التغابن آیت 1

جو بھی آسمانوں وزمین میں ہیں سب اسی اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الصَّمَد کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے ہیں۔ اسی کی حقیقی بادشاہت ہے اور ہر طرح کی تعریف (شکر) اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿28﴾

سورۃ القلم آیت 28

ایک جو اُن میں بہتر تھا بولنے لگا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم تسبیح (یعنی شانِ ربِ التّوّاب کے اوصاف و کلمات) کیوں نہیں بیان کرتے ہو؟۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿52﴾ ع2

سورۃ الحاقۃ آیت 52

پس تم اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّؤوف کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَٱسْجُدْ لَهُۥ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿26﴾

سورۃ الانسان آیت 26

اور رات کے ایک حصے میں اس کے حضور سجدہ کیا کرو اور رات کے طویل حصے میں اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ ذُوالجَلَالِ وَالاِکرَام کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى ﴿1﴾ لا

سورۃ الاعلیٰ آیت 1

اپنے بلند و برتر رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الہَادِی کے اوصاف و کلمات) بیان کرو۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ﴿3﴾ 1ع

سورۃ النصر آیت 3

پس اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الغُفّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو اور اسی سے معافی مانگتے رہو بیشک وہ نہایت معاف کرنے والا ہے۔

السّلام

السّلام۔سلم سے ہے اس کا مطلب سلامتی دینا۔ سلام مصدر ہے بطور مبالغہ صفت کی جگہ ذکر کیا گیا ہے۔وہ ہر نقص اور خرابی سے پاک ہے۔اس کی صفات ہر طرح کے عیب سے بالاتر ہیں۔ جس کا ہر عمل برائیوں سے پاک ہے۔اللہ تعالیٰ کی اس صفت السّلام ساتھ موصوف ہونے کے معنی یہ ہیں کہ جو عیوب وآفات مخلوق کو لاحق ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب سے پاک ہے۔وہ ہر قسم کی خامیوں سے محفوظ ہے۔ اور وہی اپنے بندوں کو آلام و مصائب سے بچاتا اور سلامتی دیتا ہے۔ جس کے اذن کے بغیر امن و سلامتی کا ہونا محال ہے۔اللہ تعالیٰ سلامتی دیتا ہے اور امن چاہتا ہے۔اس کے علاوہ امن نہ تو ہو سکتا ہے اور نہ ہی سلامتی کی کوئی پہچان رہتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ صفاتی نام درج ذیل آیت میں مذکور ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔امن وامان دینے والا۔نگہبانی کرنے والا۔غالب آنے والا۔نہایت زبردست

۔بڑے زور و جبر والا۔بڑائی و کبریائی والا ہے۔اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

سلام کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ امن و سلامتی کو کتنی اہمیت دی گئی ہے۔اور وضاحت بھی ہو جاتی ہے کہ اللہ ہی سلامتی دینے والا ہے۔اس کا پسندیدہ دین بھی سلامتی والا ہے۔جس پر عمل کرنے والا خود امن پسند ہونے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی سلامتی کا درس دیتا ہے۔

جیسے سلام کا مطلب امن و سلامتی ہے۔ایسے ہی سلامتی کے گھر کو جنت کہا گیا ہے۔جہاں ہر طرف سلامتی ہی سلامتی ہو گی۔قرآن پاک ہمیں بتاتا ہے کہ جنت کا نام دار السلام امن کا گھر ہے۔وہ اس کی شان اور بلندی پر کہتا ہے۔کہ جو خوش نصیب لوگ جنت میں جائیں گے۔وہاں پر اللہ ہی ان کا ولی ہو گا۔جس کا کچھ حصہ نیک اور صالح انسان کو روح قبض ہونے پر ہی مل جاتا ہے۔جو بھی سلامتی کے گھر میں رہے گا وہ عذاب اور ہلاکت سے بچ جائے گا۔

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمُ ٱدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿32﴾

سورة النحل آیت 32

جب فرشتے ان پاک صاف لوگوں کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں تو کہتے ہیں سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کی بدولت جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۞ لَهُمْ دَارُ ٱلسَّلَٰمِ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿127﴾

سورۃ الأنعام آیت 127

ان کے لئے ان کے رب کے ہاں سلامتی والا گھر ہے اور ان کے کیے ہوئے اعمال پر وہی تو ان کا ولی ہے۔

وَٱللَّهُ يَدْعُوٓا۟ إِلَىٰ دَارِ ٱلسَّلَٰمِ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿25﴾

سورۃ یونس آیت 25

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کا راستہ دکھا دیتا ہے۔

جَنَّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ
يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ﴿23﴾ ج سَلَٰمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى
ٱلدَّارِ ﴿24﴾ ط

سورۃ الرعد آیت ۲۳۔۲۴

(ان کے لئے) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ خود اور ان کے آباؤاجداد۔اور بیویوں۔اور اولادوں میں سے جو بھی نیکوکار ہوں گے وہ داخل ہوں گے۔اور ان کے پاس فرشتے ہر ایک دروازے سے آئیں گے۔(کہیں گے) سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔اس وجہ سے جو تم نے صبر کیا۔پس یہ عاقبت کا (کیا ہی اچھا) گھر ہے۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى ٱلْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّۢا بِسِيمَىٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا۟ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ أَن سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿46﴾

سورۃ الأعراف آیت 46

اور ان دونوں کے درمیان (اعراف نامی) ایک دیوار ہو گی۔اور اس اعراف پر کچھ مرد موجود ہوں گے جو ہر ایک کو ان کی علامات (یعنی قیافوں) سے پہچان لیں گے۔اور یہ جنتی لوگوں کو پکار کر کہیں گے سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔یہ لوگ ابھی جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے مگر اس کے امیدوار ہوں گے۔

دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾ع1

سورۃ یونس آیت 10

وہاں پر ان کی دعا ہوگی کہ اے اللہ تیری ذات بالکل پاک ہے۔اور اس میں ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہوگا۔اوران کی دعا کا خاتمہ ہوگا کہ سب طرح کی تعریف (وشکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَأُدْخِلَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ﴿23﴾

سورۃ ابراهيم آیت 23

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہ ایسے جنت کے باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی اپنے رب کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے وہاں پر ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہوگا۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُۥ سَلَٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿44﴾

سورۃ الأحزاب آیت 44

جس روز وہ اس سے ملیں گے تو ان کا دعائیہ تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا۔اور اس نے ان کے لئے اجرِ کریم تیار کر رکھا ہے۔

إِنَّ أَصۡحَٰبَ ٱلۡجَنَّةِ ٱلۡيَوۡمَ فِي شُغُلٖ فَٰكِهُونَ ﴿55﴾ج هُمۡ وَأَزۡوَٰجُهُمۡ فِي ظِلَٰلٍ عَلَى
ٱلۡأَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔونَ ﴿56﴾ لَهُمۡ فِيهَا فَٰكِهَةٞ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿57﴾ج صلے سَلَٰمٞ قَوۡلٗا مِّن رَّبّٖ
رَّحِيمٖ ﴿58﴾ وَٱمۡتَٰزُواْ ٱلۡيَوۡمَ أَيُّهَا ٱلۡمُجۡرِمُونَ ﴿59﴾

سورۃ یٰس آیت ۵۵تا۵۹

البتہ اہل جنت اس دن بڑے عیش و نشاط کے مشغلوں میں ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں ان کے لئے (ہر قسم کے) میوے ہوں گے اور (وہ سب کچھ موجود ہوگا) جو وہ مانگیں گے۔ ربِ رحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا۔ اور (ارشاد ہوگا) اے گنہگارو! ۔آج الگ ہو جاؤ۔

نیک لوگ اصحاب الیمین ہوں گے۔ان کو یہ یقین ہو گا کہ وہ امن اور سکون سے لطف اندوز ہوں گے۔

وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنۡ أَصۡحَٰبِ ٱلۡيَمِينِ ﴿90﴾لا فَسَلَٰمٞ لَّكَ مِنۡ أَصۡحَٰبِ ٱلۡيَمِينِ ﴿91﴾ط

سورۃ الواقعۃ آیت ۹۰۔۹۱

اور اگر وہ اصحاب الیمین (یعنی دائیں ہاتھ والوں) میں سے ہوا۔ پس (کہا جائے گا کہ) تمہارے لئے سلام (یعنی سلامتی) ہے تم اصحاب الیمین (یعنی دائیں ہاتھ والوں) میں سے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے سارے رسولوں کی اور کچھ کا نام لے کر تعریف میں جو کچھ کہا۔ وہ درج ذیل آیات میں دیکھ سکتے ہیں۔ وہ سب امن و سلامتی کے علم بردار رہے۔ سب سے زیادہ نازک حالات جن کا انسانوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے وہ اس کی زندگی میں تین اوقات ہوتے ہیں۔ ایک پیدائش کا وقت۔ دوسرا موت کا وقت اور تیسرا قیامت کا وقت۔ قرآن میں یحییٰؑ اور عیسیٰؑ کے لیے تو واضح فرما دیا گیا۔ مگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان تینوں حالات میں رسولوں کو عزت بخشی۔ انہیں ان کی پریشانیوں سے امن و سلامتی اور رعایت عطا کی۔ اس نے ان کو تینوں طرح کے حالات و خطرات سے بچایا اور خوف کے خلاف سلامتی عطا کی۔

يَٰيَحْيَىٰ خُذِ ٱلْكِتَٰبَ بِقُوَّةٍ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿12﴾ وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَوٰةً ۖ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿13﴾ وَبَرًّۢا بِوَٰلِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿14﴾ وَسَلَٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿15﴾ ع1

سورۃ مریم آیت ۱۲ تا ۱۵

(یحییٰؑ پیدا ہو کے جوان ہو گئے تو ارشادِ ربانی ہوا) اے یحییٰ۔ (ہماری) کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ اور ہم نے اس کو لڑکپن ہی میں حکمت و دانائی عطا فرما دی تھی۔ اور خصوصاً اسے اپنے پاس سے حلاوت اور پاکیزگی عنایت کر دی تھی اور وہ بڑا متقی تھا۔ اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا تھا اور سرکش نافرمان بالکل نہیں تھا۔ اور اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

قَالَ إِنِّى عَبْدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِىَ ٱلْكِتَٰبَ وَجَعَلَنِى نَبِيًّا ﴿30﴾ وَجَعَلَنِى مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ
وَأَوْصَٰنِى بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿31﴾ وَبَرًّۢا بِوَٰلِدَتِى وَلَمْ يَجْعَلْنِى جَبَّارًا
شَقِيًّا ﴿32﴾ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿33﴾

سورۃ مریم آیت ۳۰ تا ۳۳

(اس گود کے بچے عیسیٰؑ نے) کہا کہ بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں کہیں (جس حال میں) بھی ہوں مجھے بابرکت بنایا ہے۔ اور جب تک میں زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوۃ کی وصیت کی گئی ہے۔ اور اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ہوں اور مجھے سرکش و بدبخت ہر گز نہیں بنایا۔ اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔

فَأْتِيَاهُ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَٰكَ
بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىٰ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿47﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 47

پس تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ بیشک ہم تمہارے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں ۔(مدعا یہ ہے) کہ بنی اسرائیل کو عذاب مت دیتے رہو اور انہیں ہمارے ساتھ جانے دو۔ ہم تیرے پاس

تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں۔اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو (اللہ جل شانہ کی) ہدایت پر چلے۔

قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَٰمٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ ٱلَّذِينَ ٱصْطَفَىٰٓ ۗ ءَآللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿59﴾ ط

سورۃ النمل آیت 59

کہہ دو کہ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے اور اس کے ان بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے ہی چنا تھا۔ (بتاؤ) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ (معبود) جن کو وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں؟۔

سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ ﴿109﴾

سورۃ الصافات آیت 109

سلام ہو ابراہیمؑ پر۔

سَلَٰمٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ﴿120﴾

سورۃ الصافات آیت 120

موسیٰؑ اور ہارونؑ پر سلام ہو۔

سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِلْ يَاسِينَ ﴿130﴾

سورۃ الصافات آیت 130

سلام ہو اِلیاسین پر۔

وَسَلَٰمٌ عَلَى ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿181﴾ ج

سورۃ الصافات آیت 181

اور سلام ہو سارے رسولوں پر۔

اللہ تعالیٰ نے سارے نیک بندوں کی تعریف میں جو کچھ کہا۔ وہ درج ذیل آیت میں دیکھ سکتے ہیں۔ وہ بھی امن وسلامتی کے اصولوں پر کاربند رہے۔

وَسِيقَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ إِلَى ٱلْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَٰبُهَا
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَٱدْخُلُوهَا خَٰلِدِينَ ﴿73﴾

سورۃ الزمر آیت 73

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے تھے وہ گروہ در گروہ بہشت کی طرف لے جائے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور اس کے

داروغے ان سے کہیں گے سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو) تم پاک ہو! اب تم اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے ایک رات کو بھی سلامتی والی مبارک رات کہا ہے۔ کیونکہ اس رات میں سلامتی والا پیغام قرآن پاک ملاءِ اعلیٰ سے آسمان دنیا پر آیا تھا۔ جس پر چلنے والا دنیا وآخرت میں امن وسلامتی سے رہے گا۔

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿3﴾ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ
رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿4﴾ لا سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴿5﴾ ع1

سورۃ الدخان آیت 3

بیشک ہم نے اس (قرآن) کو نہایت برکت والی رات (لیلۃ القدر) میں نازل کیا ہے بلاشبہ ہمارا مقصد (بنی نوع انسان کو) خبردار کرنا تھا۔ اس میں فرشتے اور روح (الامین) اپنے رب کی اجازت سے (پورے سال کے لئے) ہر بات کا حکم لے کر اترتے ہیں۔ یہ (رات) طلوعِ فجر تک سراسر سلامتی (ہی سلامتی) ہے۔

السلام علیکم! ۔ایک سلامتی کا پیغام ہے۔ اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو السلام علیکم کہتا ہے تو اسے اپنی طرف سے حفاظت اور سلامتی کا یقین دلاتا ہے کہ ان شاء اللہ وہ برے ارادوں سے مستثنیٰ رہے۔

قرآن پاک میں مسلمانوں کو بار بار امن وسلامتی کی تبلیغ کرنے کی ترغیب دی ہے۔اور اسے پیش کرنے والوں کو بڑا اجر اور اسے قبول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱدْخُلُواْ فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴿208﴾

سورة البقرة آیت 208

اے ایمان والو!۔ تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤاور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا (جدّی) دشمن ہے۔

۞ وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلْمِ فَٱجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ﴿61﴾

سورة الأنفال آیت 61

اور اگر وہ صلح کے لئے مائل ہوں تو تم بھی اس طرف مائل ہو جاؤاور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو۔بیشک وہی سب کچھ سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَإِذَا جَآءَكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِنَا فَقُلْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ
ٱلرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُۥ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوٓءًۢا بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُۥ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿54﴾

سورۃالانعام آیت 54

اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو ان سے کہا کرو سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ تمہارے رب نے رحمت کرنا اپنے ذمے لازم کرلیا ہے۔ بلاشبہ جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو یقیناً وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

فَٱصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿89﴾ ع7

سورۃالزخرف آیت 89

پس ان سے در گزر کرو اور سلام کہہ دو عنقریب ان کو (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

جو کچھ بھی اوپر لکھا ہے وہ سب اللہ جل شانہ کی طرف سے امن و سلامتی کا نہایت عمدہ مظہر ہے۔

السمیع

السمیع ۔سمع سے ماخوذ ہے۔ یہ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر آواز کے بارے میں حقیقی طور پر اس کا ادراک کرلیتا ہے خواہ وہ کسی کی محدود صلاحیتوں کے مطابق بالکل خاموش ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کی بدولت آوازوں کے ساتھ ساتھ رنگوں کو بھی اسی طرح پہچانتا اور امتیاز کرتا ہے جس طرح وہ باقی سب چیزوں میں ممتاز فرق کرلیتا ہے۔

وہ ایسا واحد و یکتا ہے جسے سماعت کے لیے کسی کان یا کسی سماعتی آلے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ان کے بغیر ہی وہ ہر ایک آواز کو سن لیتا ہے۔ یہ صرف اللہ سبحانہ وتعالی کی شان ہے۔ کہ بہت ساری آوازوں کو سن کر بھی تمیز کرلینا کہ کونسی آواز کس کی ہے اور وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اگر حضرت آدمؑ سے قیامت تک آنے والی ساری مخلوق ایک جگہ اکٹھی ہو اور سب کی سب ایک ساتھ اللہ سے مانگے۔ ان میں گونگے بھی ہوں۔ تخیل میں رہنے والے بھی ہوں۔ پھر بھی فرداً فرداً اللہ کو ان کے الفاظ کی ادائیگی۔ ان کے دلوں کیفیت اور ان کی سوچ کے زاویے کا پیشگی پتہ ہوگا۔ اس کے لیے فریکونسی کی کوئی قید نہیں۔ اس کے ہاں آوازیں۔ دلوں کی کیفیات اور ضمیروں کا تخیل آپس میں گڈمڈ نہیں ہوتا۔ وہ ہر طرح سے سن لیتا ہے خواہ وہ مخلوق کی حد سے پرے یا بالکل پوشیدہ ہی کیوں نہ ہو۔ اُس کی سماعت ہر چیز پر محیط ہے۔ وہ سب لوگوں کی فریاد سنتا ہے۔ دعا مانگنے والوں کی دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ ان کی حسبِ ضرورت اور جائز مدد بھی

کرتا ہے۔ یہاں تک دل ودماغ میں اٹھنے والے وسوسے اور ضمیر کی آواز بھی سن لیتا ہے۔ کسی گونگے کے دل وضمیر میں کیا چل رہا ہوتا ہے وہ اس تک سے واقف ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِۦ نَفْسُهُۥ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ ٱلْوَرِيدِ ﴿16﴾

سورۃ ق آیت 16

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں جو بھی وسوسے اس کے نفس میں اٹھتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

وہ جہاں تعریف کرنے والوں کی تعریف سنتا ہے۔ وہیں ناہنجار لوگوں کی طرف سے ناقدری پر بولے گئے الفاظ بھی سنتا ہے۔ جو کچھ وہ بول رہے ہوتے ہیں۔ یہ تو اس کا حلم ہے جو وہ ان کو فوری طور پر سزا نہیں دیتا۔ وگرنہ انہوں نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی ہوتی۔ اور بعض جو اس سے درخواست کرتے ہیں۔ وہ ان کی دعا سنتا ہے۔ اور قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس کی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہو سکا تو اسے آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے۔

السمیع۔ تو اس قدر باریکی اور لطافت سے سننے پر قادر ہے کہ سیاہ ترین رات میں ایک چٹان پر کالی چیونٹی کو دیکھ کر اس کے چلنے کی آواز بھی سنتا ہے۔ اور وہ یہاں تک بھی سن لیتا ہے کہ دل کیا سوچتے ہیں

اور ضمیر میں کیا شکوک و شبہات چل رہے ہوتے ہیں۔ دنیا کی ساری مخلوقات بمعہ جن وانس بیک وقت کچھ بھی سوچیں یا دھیمی بات کریں۔ اللہ جل شانہ کے لیے بالکل ایسے ہی ہے جیسے وہ سب کی الگ الگ سنتا ہے۔ اس کے ہاں کوئی ایک آواز کسی دوسرے کے ساتھ مخل نہیں ہو سکتی۔ وہ جانتا ہے کہ بصارت کہاں تک پہنچتی ہے اور سینوں نے کیا چھپا رکھا ہے۔ وہ ہر خاموش فریاد سنتا ہے۔ وہ تمہاری اور میری سب کی سنتا ہے۔ اس سے زمین و آسمان کی کوئی چیز کبھی چھپی نہیں رہ سکتی۔

سمع کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسا سننا جس میں قبولیت اور پھر اس موافق جواب دینا بھی شامل ہو۔ جیسا کہ ایک مسلمان اپنی روزانہ کی نمازوں کے دوران کہتا ہے۔

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دعا سنتے ہی اسے جوابِ قبولیت دے دیا جس نے اس کی تعریف کی۔

عام طور پر اس کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کی دعا سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔ مگر قبولیت اور جواب کا عنصر اس میں موجود ہونے کے باوجود ترجمے میں نہیں لکھا جاتا۔

قرآن کریم میں السمیع کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَٰهِـۧمُ ٱلْقَوَاعِدَ مِنَ ٱلْبَيْتِ وَإِسْمَٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿127﴾

سورۃ البقرۃ آیت 127

اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (دعا بھی کیے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب !۔ ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے۔ بیشک تو ہی خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَإِنْ ءَامَنُوا۟ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَوا۟ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿137﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 137

پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم سا ایمان لائے ہو تو یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔ اور اگر روگردانی کریں تو البتہ وہ صرف کھلی مخالفت میں ہیں پس ان کے مقابلے میں اللہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔ اور وہ خوب سننے والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔

إِذْ قَالَتِ ٱمْرَأَتُ عِمْرَٰنَ رَبِّ إِنِّى نَذَرْتُ لَكَ مَا فِى بَطْنِى مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿35﴾

سورۃ آل عمران آیت 35

جب عمران کی بیوی نے کہا۔ کہ اے میرے رب !۔ جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے بیشک میں اس کو خاص طور پر تیری ہی نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے قبول فرمالے !۔ یقیناً تو خوب سننے والا اور ہر طرح سے جاننے والا ہے۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿76﴾

سورۃ المائدۃ آیت 76

کہہ دو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسوں ایسوں کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نفع اور نقصان کا ذرا سا بھی اختیار نہیں رکھتے؟۔ اور وہ اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ وَلَهُۥ مَا سَكَنَ فِى ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿13﴾

سورۃ الأنعام آیت 13

اور جو مسکن بھی رات اور دن میں بستا ہے اسی (اللہ جل شانہ) کا ہے۔ اور وہی خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿115﴾

سورۃ الأنعام آیت 115

اور تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے ہر طرح مکمل ہیں۔ اس کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں۔ اور وہ بہت سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلۡمِ فَٱجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ﴿61﴾

سورة الانفال آیت 61

اور اگر وہ صلح کے لئے مائل ہوں تو تم بھی اس طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو۔ بیشک وہی سب کچھ سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَلَا يَحۡزُنكَ قَوۡلُهُمۡۘ إِنَّ ٱلۡعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًاۚ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ﴿65﴾

سورة یونس آیت 65

اور ان (کافرو ناشکرے لوگوں) کی باتوں سے غمزدہ نہ ہو جانا۔ بیشک عزت ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَٱسۡتَجَابَ لَهُۥ رَبُّهُۥ فَصَرَفَ عَنۡهُ كَيۡدَهُنَّۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ﴿34﴾

سورة یوسف آیت 34

پس اس کے رب نے اس کی دعا قبول کرلی اور ان عورتوں کے مکروفریب کو اس سے دور کر دیا۔ بیشک وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ سُبۡحَٰنَ ٱلَّذِيٓ أَسۡرَىٰ بِعَبۡدِهِۦ لَيۡلٗا مِّنَ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ إِلَى ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡأَقۡصَا
ٱلَّذِي بَٰرَكۡنَا حَوۡلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنۡ ءَايَٰتِنَآۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ﴿1﴾

سورۃ الإسراء آیت 1

پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا۔ جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ اسے ہم اپنی (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ بڑا سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّي يَعۡلَمُ ٱلۡقَوۡلَ فِي ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ﴿4﴾

سورۃ الأنبياء آیت 4

(رسول نے) کہہ دیا کہ میرا رب تو آسمان و زمین کی ساری باتیں جانتا ہے۔ اور وہ بڑا ہی سننے والا اور ہر بات جاننے والا ہے۔

إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ﴿220﴾

سورۃ الشعراء آیت 220

بلاشبہ وہ۔ وہی سب کچھ سننے اور خوب جاننے والا ہے۔

مَن كَانَ يَرْجُواْ لِقَآءَ ٱللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ لَءَاتٍ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿5﴾

سورة العنكبوت آیت 5

جو کوئی اللہ کے حضور ملاقات کی امید رکھتا ہے تو بیشک اللہ کا وہ مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے۔ اور وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ٱللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿60﴾

سورة العنكبوت آیت 60

اور کتنے ہی زمین پر چلنے پھرنے والے (جاندار) ایسے ہیں جو اپنا رزق (ساتھ) اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی انہیں اور تمہیں بھی رزق دیتا ہے۔ اور وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَٱللَّهُ يَقْضِى بِٱلْحَقِّ ۖ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَقْضُونَ بِشَىْءٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿20﴾ 2ع

سورة غافر آیت 20

اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کردے گا۔ اور جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا سننے والا گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِيٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيۡرِ سُلۡطَٰنٍ أَتَىٰهُمۡ إِن فِي صُدُورِهِمۡ إِلَّا كِبۡرٞ مَّا هُم بِبَٰلِغِيهِۚ فَٱسۡتَعِذۡ بِٱللَّهِۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ ﴿56﴾

سورۃ غافر آیت 56

یقیناً جو لوگ (رب سے) آئی ہوئی کسی سند و دلیل کے بغیر اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں پس تکبر و بڑائی کے علاوہ اور کچھ نہیں جس تک وہ کبھی بھی پہنچنے والے نہیں۔ پس اللہ سے ہی پناہ مانگتے رہو بلا شبہ وہ بڑا سننے والا نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ نَزۡغٞ فَٱسۡتَعِذۡ بِٱللَّهِۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿36﴾

سورۃ فصلت آیت 36

اور اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کسی طرح کا کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ بڑا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَاطِرُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ جَعَلَ لَكُم مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ أَزۡوَٰجٗا وَمِنَ ٱلۡأَنۡعَٰمِ أَزۡوَٰجٗاۖ يَذۡرَؤُكُمۡ فِيهِۚ لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ ﴿11﴾

سورۃ الشوری آیت 11

(وہی تو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کیے اور مویشیوں میں سے بھی جوڑے بنائے ہیں اسی طریقے سے تمہیں بھی پھیلاتا ہے۔ کوئی بھی چیز اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) جیسی نہیں ہے وہ توخوب سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿6﴾ لا

سورۃ الدخان آیت 6

یہ (سب) خاص تمہارے رب کی رحمت ہے وہ بلاشبہ بڑا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

سمع کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں توشامل نہیں۔ مگر اس کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے انسانوں کو تفریق کرنے کا عمدہ سبق دیا ہے۔

۞ مَثَلُ ٱلْفَرِيقَيْنِ كَٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْأَصَمِّ وَٱلْبَصِيرِ وَٱلسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿24﴾ 2ع

سورۃ ہود آیت 24

دو فریقوں کی مثال ایسے ہے جیسے ایک اندھا و بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا و سنتا۔ کیا دونوں کا حال برابر ہو سکتا ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَمَا يَسْتَوِى ٱلْأَحْيَآءُ وَلَا ٱلْأَمْوَٰتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَآءُ ۖ وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ
مَّن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿22﴾

سورۃ فاطر آیت 22

اور نہ ہی زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تو یقیناً جسے چاہتا ہے سنا سنوا دیتا ہے۔ اور تم ان کو جو قبروں میں ہیں نہیں سنا سکتے۔

الشّہید

الشّہید ۔کا وصف شہود سے ماخوذ ہے۔ دیکھنے والا۔ گواہی دینے والا۔ یا گواہی کے عنوان سے موجودگی کا ہونا۔۔آنکھوں دیکھی گواہی۔جس کے لیے موجودگی و مشاہدے کے ذریعے شواہد کی ضرورت ہوتی ہے۔الشہید سے مراد حاضر گواہ لیا جائے۔ توجو ہر چیز کی اطلاع رکھتا ہو۔آوازیں خواہ مخفی ہوں یا ظاہر وہ سب سنتا ہو۔ تمام ظاہری و باطنی اشیاء کو خواہ بڑی ہوں یا چھوٹی۔ باریک ہوں یا موٹی ہوں۔ وہ سب کچھ دیکھتا ہو۔اس کا علم ہر شے پر محیط ہو۔ ایسا صرف اللہ عزوجل اشہد الشہید ہے کیونکہ وہ موجود و مشاہد ہےاور تمام مخلوقات کو دیکھتا ہے۔اللہ رب العزت کی بصیرت بھی شاہد کے معنی ہی دیتی ہے۔ جو قیامت کے دن بندوں کے کے بارے سب کچھ جانتا ہو گا۔

وہی سب کو پیدا کرتا ہے۔اسے معلوم ہے کہ کب اور کس جگہ کسی کو پیدا کرنا ہے۔اور وہ اپنی مخلوقات سے پوری طرح باخبر ہے۔اور اس نے ان کو پیدا کرکے چھوڑ نہیں دیا بلکہ جہاں کہیں بھی کوئی ہو وہ اس کے ساتھ ہے۔الشہید سے الشہد گواہی کا اعلیٰ مقام ہے۔ تاج العروس میں الزبیدی نے اشارہ کیا ہے کہ شہید اللہ کی صفات میں سے ایک ہے جس کا مطلب ہے۔وہ جو اپنی گواہی پر ایمان رکھتا ہے۔اور جس کے علم سے کوئی چیز فرار نہیں ہو پاتی۔ اس کا علم تمام ظاہری معاملات۔ مشاہدہ کرنے اور گواہی دینے والی تمام چیزوں کے بارے میں انتہائی حتمی اور کامل ہے۔اور اس میں غلطی کا بالکل احتمال نہیں۔

الشّھید ۔کے بارے یہ بھی ہے کہ کسی کو اللہ کی کتاب سے کسی بات کا علم ہو جانا اور یہ ایسے ہی علم کے پھیلاؤ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو وحی جلی یا وحی خفی پر مشتمل ہو۔ کیونکہ اللہ کی بات اتنی قابل یقین ہوتی ہے کہ اس پر گواہی دی جا سکتی ہے۔قرآن میں اسے اللہ کی گواہی کافی ہونے بعد یوں ذکر کیا کہ وہ بھی گواہی دے گا جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَسۡتَ مُرۡسَلٗاۚ قُلۡ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدَۢا بَيۡنِي وَبَيۡنَكُمۡ وَمَنۡ عِندَهُۥ عِلۡمُ ٱلۡكِتَٰبِ ﴿43﴾ع6

سورۃ الرعد آیت 43

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم (اللہ کے) رسول نہیں ہو۔ (بس اتنا) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی شاہد و گواہ کافی ہے اور وہ بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق گواہی دی کہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ اس کی اپنی وحدانیت کی گواہی ہے۔ جس پر اسے پڑھ کر یقین رکھنے والے لوگ اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں۔ نبی ﷺ کے پیغام کی سچائی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی گواہی تمام لوگوں کے لیے کافی ہے۔ وہ گواہی دیتا ہے کہ نبی ﷺ صرف اس کا رسول اور عالی مرتبت بندہ ہے۔ اور قرآن میں اللہ کے برگزیدہ بندوں کی دعا کے الفاظ بھی واضح کرتے ہیں۔

رَبَّنَآ ءَامَنَّا بِمَآ أَنزَلْتَ وَٱتَّبَعْنَا ٱلرَّسُولَ فَٱكْتُبْنَا مَعَ ٱلشَّٰهِدِينَ﴿53﴾

سورۃ آل عمران آیت 53

اے ہمارے رب !۔ جو کچھ تو نے نازل کیا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کر لی پس ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

وَإِذَا سَمِعُوا۟ مَآ أُنزِلَ إِلَى ٱلرَّسُولِ تَرَىٰٓ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ ٱلدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا۟ مِنَ ٱلْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَٱكْتُبْنَا مَعَ ٱلشَّٰهِدِينَ﴿83﴾

سورۃ المائدۃ آیت 83

اور جب وہ اس (قرآن) کو سنتے ہیں۔ جو رسولؐ پر نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں یہ اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب !۔ ہم ایمان لے آئے تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

اللہ جل جلالہ کے مخلص اور وفادار بندوں میں سے ایک منتخب گروہ شہید ہے۔ جو اللہ کے بارے میں جو کچھ جانتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ اسے ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی نے جو کچھ پیدا کیا ہے اس کے ذریعے سے اس کا ایک ہونا ثابت کرتے ہیں۔ اس کے سوا ہر اس جہت کا رد کرتے ہیں۔ جو مخلوق کو اللہ سے ہٹا کر دوسروں کی طرف قائل کرنے میں لگے ہوتے ہیں۔ اور باور کراتے رہتے ہیں کہ۔ اللہ ہی

الشہید ہے۔اوراسی کی دی ہوئی شہادت پر ہماری گواہی ہے کہ وہ ہمیشہ سے موجود ہے۔اس کی بادشاہی سے کچھ بھی غائب نہیں ہو سکتا۔ہر چیزاس کی بادشاہی کے دائرے میں شامل ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا نبی ﷺ سے ارشاد ہے کہ ان کافروں سے پوچھو۔سب سے بڑی گواہی کیا ہے؟۔ کس کی گواہی سب سے بڑی اور صحیح ہے؟ جو یہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور فرشتےاور علم والے لوگ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔کہتے ہیں کہ اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُوْلُواْ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 18

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔اور فرشتےاور علم والے لوگ بھی۔وہ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔(کہ) اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَٰدَةًۖ قُلِ ٱللَّهُۖ شَهِيدٌۢ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْۚ وَأُوحِىَ إِلَىَّ هَٰذَا
ٱلْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ ٱللَّهِ ءَالِهَةً أُخْرَىٰۚ قُل
لَّآ أَشْهَدُۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَإِنَّنِى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿19﴾م

سورۃ الانعام آیت 19

پوچھو کہ سب سے بڑا گواہ کون ہے؟۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہے جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور یہ قرآن مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے تم سب کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو آگاہ کردوں۔ کیا تم لوگ البتہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی عبادت کے قابل ہے؟۔ کہو کہ میں تو گواہی نہیں دے سکتا۔ کہہ دو کہ یقیناً صرف وہ واحد و یکتا اکیلا (اللہ جل شانہ) ہی عبادت کے لائق ہے۔ اور جن جن کو بھی تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو بلاشبہ میں ان سے بالکل بری الذمہ ہوں۔

سب سے بڑی گواہی اس کی گواہی ہے جس کے بیان میں کسی قسم کے جھوٹ اور غلطی کا شائبہ تک نہیں ہے۔ اس بارے اللہ تعالیٰ کی شہادت چار قسم کی ہے۔

ا۔ اس کا اپنی کتاب میں لوگوں کو یہ بتانا کہ اس نے نبیوں کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اور نبی ﷺ آخری رسول ہیں۔

۲۔ ان کی اپنے رسول کے لیے متعدد طریقوں سے حمایت جن میں سب سے بڑا قرآن کریم ہے۔ جو لازوال علمی اور عقلی معجزہ ہے۔ یہ عملاً ثابت ہو چکا ہے کہ تمام لوگ اکٹھے ہو کر اس جیسا کوئی باب یا آیت تیار کرنے سے قاصر ہیں۔

۳۔ اس سے پہلے نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کی گواہی اور یہ حقیقت کہ اس سے پہلے کے رسول ان کی نبوت کی بشارت دے چکے تھے۔

۴۔ قیامت والے دن نبی ﷺ اور ان کی امت کی گواہی۔ جو قرآن و نبی ﷺ کے مستند فرمان سے حاصل ہوئی ہوگی۔ وہ ارشادات باری تعالیٰ کے عین مطابق ہوگی۔ مومن قوم وہ قوم ہے جو محمد ﷺ کو اللہ کا رسول مانتی ہے۔ ہمیشہ یاد رکھتی ہے کہ اس کا رب اللہ اس پر گواہ ہے اور وہ ہر میدان میں گواہی دینے والی قوم ہے۔ اس کے رب نے اس کے بارے میں یہ فرمایا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿143﴾

سورۃ البقرۃ آیت 143

اور اِسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنادیا ہے تاکہ تم بنی نوع انسان پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہے۔اور جس قبلے پر تم پہلے تھے اس کو ہم نے صرف اس لئے (عارضی طور پر) مقرر کیا تھا کہ ہم پرکھ لیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں کے بل واپس پھر جاتا ہے۔یہ معاملہ تو البتہ بڑا مشکل تھا سوائے اُن لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دے رکھی ہے۔اور اللہ تمہارے ایمان کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔وہ بنی نوع انسان کے حق میں یقیناً بڑا شفیق نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سورۂ ابراہیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِي وَمَا نُعۡلِنُۗ وَمَا يَخۡفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِن شَيۡءٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَا فِي ٱلسَّمَآءِ ﴿38﴾

سورۃ ابراہیم آیت 38

اے ہمارے رب !۔ بیشک تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔اور اللہ سے زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہداء ہے۔قرآن میں یہ جملہ تقریباً دس مرتبہ دہرایا ہے جو ہر طرح کے غیب اور ظاہر کو جانتا ہے۔ایسے حوالے نیچے دی گئی شاہد و شہید والی آیات میں اپنی جگہ پر دیکھ

سکتے ہیں۔اور کچھ آیات قدرے مختلف ہیں جو صرف شہید کا مطلب واضح کرنے کے لیے لکھ دی گئی ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿143﴾

سورۃ البقرۃ آیت 143

اور اِسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنا دیا ہے تاکہ تم بنی نوع انسان پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہے۔اور جس قبلے پر تم پہلے تھے اس کو ہم نے صرف اس لئے (عارضی طور پر) مقرر کیا تھا کہ ہم پر کھ لیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں کے بل واپس پھر جاتا ہے۔یہ معاملہ تو البتہ بڑا مشکل تھا سوائے اُن لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دے رکھی ہے۔اور اللہ تمہارے ایمان کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔وہ بنی نوع انسان کے حق میں یقیناً بڑا شفیق نہایت رحم کرنے والا ہے۔

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 18

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور فرشتے اور علم والے لوگ بھی۔ وہ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔ (کہ) اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿98﴾

سورۃ آل عمران آیت 98

کہہ دو کہ اے اہلِ کتاب! تم اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو؟ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس پر شاہد و گواہ ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَٰلِىَ مِمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ ۚ وَٱلَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَـَٔاتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدًا ﴿33﴾ ع5

سورۃ النساء آیت 33

اور ہر شخص کے ہم نے والی وارث مقرر کر دیئے ہیں اس مال میں جو ماں باپ یا رشتہ دار چھوڑ مریں۔ اور جن لوگوں سے تم عہد کر چکے ہو ان کو بھی ان کا حصہ دے دو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَٰكَ
لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿79﴾

سورۃ النساء آیت 79

(اے انسان ! ۔ یاد رکھ) تجھے جو بھی بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے ۔ اور جو برائی تجھے پہنچے وہ تیرے نفسانی کرتوتوں کی وجہ سے ہے ۔ اور (اے نبیؐ) ہم نے تجھے بنی نوع انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ ہی گواہ کافی ہے ۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِى بِهِۦٓ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ
شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ
شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿117﴾

سورۃ المائدۃ آیت 117

میں نے ان سے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا ۔ کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے ۔ اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان کی دیکھ ریکھ کرتا رہا پھر جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا ۔ پھر تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہی ہر چیز پر شاہد و گواہ ہے ۔

قُلْ أَىُّ شَىْءٍ أَكْبَرُ شَهَٰدَةً ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ شَهِيدٌۢ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِىَ إِلَىَّ هَٰذَا
ٱلْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ ٱللَّهِ ءَالِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل
لَّآ أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَإِنَّنِى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿19﴾

سورۃ الانعام آیت 19

پوچھو کہ سب سے بڑا گواہ کون ہے؟۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہے جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور یہ قرآن مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے تم سب کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو آگاہ کردوں۔ کیا تم لوگ البتہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی عبادت کے قابل ہے؟۔ کہو کہ میں تو گواہی نہیں دے سکتا۔ کہہ دو کہ یقیناً صرف وہ واحد و یکتا اکیلا (اللہ جل شانہ) ہی عبادت کے لائق ہے۔اور جن جن کو بھی تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو بلا شبہ میں ان سے بالکل بریٔ الذمہ ہوں۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ
ٱلْحَقُّ ۚ وَلَهُ ٱلْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ
ٱلْخَبِيرُ ﴿73﴾

سورۃ الانعام آیت 73

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے اور جس دن بس اتنا کہے گا کہ (حشر برپا) ہو جائے تو وہ برپا ہو جائے گا اسی کا ارشاد برحق ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو صرف اسی کی بادشاہت ہوگی۔ وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خوب خبردار ہے۔

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا ٱللَّهُ مِنْ
أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ
فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿94﴾

سورۃ التوبۃ آیت 94

جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تم پر عذر پیش کریں گے۔ کہہ دینا کہ بہانے مت بناؤ ہم تمہاری بات کا ہرگز اعتبار نہیں کریں گے۔ اللہ ہمیں تمہاری پوری خبر دے چکا ہے۔ اور ابھی اللہ اور اس کا رسول تمہارا طرزِ عمل دیکھیں گے۔ پھر تم ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ جل شانہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر وہ تمہیں سب جتا دے گا جو تم کرتے رہے تھے۔

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ ٱلَّذِى نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ ٱللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ
مَا يَفْعَلُونَ ﴿46﴾

سورۃ یونس آیت 46

اور اگر ہم تمہیں ان کی کچھ باتوں کے (برے نتائج) تمہاری زندگی میں واقعی تجھے دکھا دیں جس کا ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے یا اس سے پہلے ہی تجھے وفات دے دیں۔ پھر ان کو بھی ہماری ہی طرف لوٹ کے آنا ہے۔ پس اللہ تو شاہد و گواہ ہے اس پر جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔

وَمَا تَكُونُ فِى شَأْنٍ وَمَا تَتْلُواْ مِنْهُ مِن قُرْءَانٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَآ أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرَ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿61﴾

سورۃ یونس آیت 61

اور تم جس حال میں بھی ہوتے ہو۔ یا قرآن میں سے کچھ تلاوت کر رہے ہوتے ہو یا تم لوگ کوئی کام کرتے ہو۔ تو ہم ضرور تم پر ناظر و نگران ہوتے ہیں جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو۔ اور تمہارے رب سے ذرّہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اور نہ کوئی چیز اس ذرّے سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب کچھ کتاب روشن میں درج ہے۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْكَبِيرُ ٱلْمُتَعَالِ ﴿9﴾

سورۃ الرعد آیت 9

وہی تو ہر غیب اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے سب سے بڑا نہایت بلند مرتبے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱلَّذِينَ هَادُواْ وَٱلصَّٰبِـِٔينَ وَٱلنَّصَٰرَىٰ وَٱلْمَجُوسَ وَٱلَّذِينَ أَشْرَكُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿17﴾

سورة الحج آیت 17

یقیناً اللہ ایمان والے (مسلمانوں)۔اور یہودیوں۔اور صابیوں۔اور عیسائیوں۔اور مجوسیوں۔اور مشرکوں۔ بلاشبہ اللہ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کردے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر شاہد ہے۔

عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿92﴾ع5

سورة المؤمنون آیت 92

وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور یہ لوگ جو شریک ٹھہراتے ہیں اس کی شان اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

ذَٰلِكَ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿6﴾لا

سورة السجدة آیت 6

وہ تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿47﴾

سورۃ سبا آیت 47

کہہ دو کہ میں نے تم سے کوئی صلہ تو نہیں مانگا پس وہ (ہے اگر تو) تم کو مبارک ہو۔ میری اجرت تو بس اللہ کے ذمے ہے اور وہ ہر چیز سے اچھی طرح باخبر ہے۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ عَٰلِمَ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا۟ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿46﴾

سورۃ الزمر آیت 46

کہہ دو کہ اے اللہ !۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے !۔ (اور) اے ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے !۔ تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ باہم اختلاف کرتے رہتے ہیں۔

سَنُرِيهِمْ ءَايَٰتِنَا فِى ٱلْـَٔافَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿53﴾

سورۃ فصلت آیت 53

ہم عنقریب ان کو آفاق میں اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہ (قرآن ہی) حق سچ ہے۔ کیا ان کو رب کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر شاہد ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾

سورۃ الحشر آیت 22

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوٓا۟ ۚ أَحْصَىٰهُ ٱللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿6﴾ ع1

سورۃ المجادلۃ آیت 6

جس دن اللہ ان سب کو زندہ کر کے اٹھائے گا تو جو کچھ وہ کرتے رہے تھے انہیں جتائے گا کہ اللہ نے تو (ان کے کیے سب کام) یاد رکھے مگر خود وہ لوگ (ان کو) بھول گئے اور اللہ ہی ہر چیز پر شاہد ہے۔

قُلْ إِنَّ ٱلْمَوْتَ ٱلَّذِى تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُۥ مُلَٰقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ

وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿8﴾ 1ع

سورۃ الجمعۃ آیت 8

کہہ دو کہ البتہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو بہر حال تم کو مل کر رہے گی۔ پھر تم اس (اللہ جل شانہ) کے حضور لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب وظاہر کا جاننے والا ہے پس وہ تمہیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿9﴾ ط

سورۃ البروج آیت 9

وہ جس کی آسمانوں وزمین میں بادشاہت ہے اور اللہ تو ہر چیز پر عینی گواہ ہے۔

شہید کے موضوع پر قرآن کریم میں یہ بھی آیت ہے۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر اس میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ کسی معاملے کی نوعیت میں لکھنے لکھانے کا عمل بہت اہمیت رکھتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَٱكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ

كَاتِبٌۢ بِٱلْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ ٱللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ ٱلَّذِى

عَلَيۡهِ ٱلۡحَقُّ وَلۡيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ وَلَا يَبۡخَسۡ مِنۡهُ شَيۡـٔٗاۚ فَإِن كَانَ ٱلَّذِي عَلَيۡهِ ٱلۡحَقُّ
سَفِيهًا أَوۡ ضَعِيفًا أَوۡ لَا يَسۡتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلۡيُمۡلِلۡ وَلِيُّهُۥ بِٱلۡعَدۡلِۚ
وَٱسۡتَشۡهِدُواْ شَهِيدَيۡنِ مِن رِّجَالِكُمۡۖ فَإِن لَّمۡ يَكُونَا رَجُلَيۡنِ فَرَجُلٞ وَٱمۡرَأَتَانِ مِمَّن
تَرۡضَوۡنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ أَن تَضِلَّ إِحۡدَىٰهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحۡدَىٰهُمَا ٱلۡأُخۡرَىٰۚ وَلَا يَأۡبَ
ٱلشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُواْۚ وَلَا تَسۡـَٔمُوٓاْ أَن تَكۡتُبُوهُ صَغِيرًا أَوۡ كَبِيرًا إِلَىٰٓ أَجَلِهِۦۚ ذَٰلِكُمۡ
أَقۡسَطُ عِندَ ٱللَّهِ وَأَقۡوَمُ لِلشَّهَٰدَةِ وَأَدۡنَىٰٓ أَلَّا تَرۡتَابُوٓاْ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً حَاضِرَةٗ
تُدِيرُونَهَا بَيۡنَكُمۡ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ أَلَّا تَكۡتُبُوهَاۗ وَأَشۡهِدُوٓاْ إِذَا تَبَايَعۡتُمۡۚ وَلَا
يُضَآرَّ كَاتِبٞ وَلَا شَهِيدٞۚ وَإِن تَفۡعَلُواْ فَإِنَّهُۥ فُسُوقُۢ بِكُمۡۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۖ وَيُعَلِّمُكُمُ
ٱللَّهُۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ ﴿282﴾

سورۃ البقرۃ آیت 282

اے ایمان والو! ۔جب تم کسی وقت مقرر تک آپس میں ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔اور لکھنے والا تم میں سے انصاف سے لکھے۔اور کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ نے اس کو صلاحیت دی ہے ۔پس اسے چاہیے کہ لکھ دے اور قرض دار ہی املا کرائے اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور لکھاتے ہوئے اس میں کچھ بھی کم نہ کرے۔اور اگر قرض دار بے عقل یا ضعیف ہو یا املا کرانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو اس کا ولی (سرپرست) ہو وہ انصاف کے ساتھ املا کرائے۔اور اپنے مردوں میں

سے دو گواہ کرلیا کرو۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ کے طور پر پسند کرو تاکہ اگر ایک ان میں سے بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلادے۔ اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار نہ کریں۔ اور قرض (خواہ) تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے لکھنے میں کوتاہی نہ کرو۔ یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک نہایت قرین انصاف ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والا ہے اور اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم (روزمرہ) لین دین کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جب آپس میں خرید وفروخت کرو تو بھی گواہ کرلیا کرو۔ نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو۔ اگر ایسا کرو گے تو بلاشبہ یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (یہ سب) اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

الشاکر

الشاکر ۔اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔جس کا مطلب ہے۔نہایت قدردان ۔قدردانی کرنے والا۔ایسا قدردان جو تھوڑے سے عمل کی قدر کرتے ہوئے اسے بھی شرف قبولیت سے نواز دیتا ہے اور بے شمار لغزشوں کو معاف کر دیتا ہے اور اہل اخلاص کے اعمال کا ثواب بے حساب بڑھا دیتا ہے۔جو شکر کرنے والوں کی قدر کرتا ہے اور اس کا ذکر کرنے والوں کو یاد کرتا ہے۔کوئی بندہ جس قدر نیکیاں کرکے اس کا تقرب حاصل کرنا چاہتا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے اتنا ہی قرب عطا کر دیتا ہے۔وہ اس کی رضا کے لئے عمل کرنے والوں کے عمل کو ضائع نہیں کرتا۔بلکہ کئی گنا بڑھا چڑھا دیتا ہے۔وہ تھوڑے عمل کی بھی قدر کرتا ہے۔اور زیادہ تر خطائیں تو معاف ہی کر دیتا ہے۔وہ اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والوں کی قدر کرتا ہے اور جو بھی اسے یاد کرتا ہے وہ اسے اس سے بہتر یاد کرتا ہے۔اور جو تھوڑے سے نیک اعمال تھوڑے ہوں یا زیادہ۔خالص اللہ کے لیے کیا ہوا عمل ہی فائدہ دے گا۔کسی دوسرے کے لیے گئے عمل کا بدلہ اللہ کے پاس نہیں ہے۔شرک کا شائبہ بھی ہو تو عمل رد ہو جائے گا۔اس لیے شرک سے پاک عبادت کرکے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہیئے۔شرک سے بچنے والوں کو ہی اللہ تعالیٰ اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔جو بندہ اس کی اطاعت کرے اور اس کی ثناء بیان کرے اللہ اس کی نہایت قدر کیا کرتا ہے۔

قرآن کریم میں الشاکر اور اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۞ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ **شَاكِرٌ** عَلِيمٌ ﴿158﴾

سورۃ البقرۃ آیت 158

بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔ پس جو بھی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان سعی کر لے۔ اور جو کوئی بھی اپنی خوشی سے مزید نیکی کرے تو بیشک اللہ قدردان ہے خوب جاننے والا ہے۔

مَّا يَفْعَلُ ٱللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَءَامَنتُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ **شَاكِرًا** عَلِيمًا ﴿147﴾

سورۃ النساء آیت 147

اگر تم ایمان لے آؤ اور شکر گزار بن جاؤ تو اللہ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟۔ اللہ تو بڑا قدردان بھرپور علم رکھنے والا ہے۔

شاکر کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کو پڑھنے سے مزید کچھ وضاحت ہو جاتی ہے۔ کہ اللہ جل شانہ کس قدر قدردان ہے۔ کہ اسی کی دی ہوئی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے والے کی قدر کرتا ہے۔ جس میں ابراہیمؑ پیش پیش تھے۔ جنہوں نے اللہ کی عطا پر شکرانے کا ایسا حق ادا کر دیا کہ اللہ رب العزت نے بطور نمونہ ان کا ذکر قرآن میں کر دیا۔ اسی طرح

حضرت انسان کو بھی یہ چاہیئے کہ اپنا جائزہ لیتا رہے کہ کہیں کوئی ایسا عمل تو نہیں ہو رہا جس میں ناشکری کا امکان ہو۔ حتی الامکان اللہ رب العزت کا شکر بجا لانے والا بندہ ہی بن کے رہے۔

شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ ٱجْتَبَىٰهُ وَهَدَىٰهُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿121﴾

سورۃ النحل آیت 121

(ابراہیمؑ) اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا تھا۔ اللہ نے اسے چن لیا تھا اور اسے سیدھی راہ پر بھی چلا دیا تھا۔

إِنَّا خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَٰهُ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ﴿2﴾ إِنَّا هَدَيْنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿3﴾

سورۃ الانسان آیت ۲۔۳

بیشک ہم نے ہی انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا کہ اس کو آزمائیں پس ہم نے اس کو سننے والا بصیرت والا بنا دیا۔ یقیناً اسے ہم نے راستہ بھی دکھا دیا۔ (اب) چاہے وہ شکرادا کرے اور چاہے تو ناشکرا بن جائے۔

الشکور

الشکور۔کا اصل لفظ شکر سے ہے جس کے معنی ہیں اضافی قدر دان۔ حسنِ عمل کی قدر کرنے والا۔ بہتر سے بہتر جزا دینے والا۔ کثرت سے شکریہ ادا کرنے والا۔اللہ کا الشکور ہونا وہ بکثرت قدر دانی ہے۔ جو نیکی۔ خیرات اور احسان کے کاموں کی تعریف کے بدلے میں ہوتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کی چند نیکیوں کی بھی قدر کرتا ہے اور ان کے لیے اپنے اجر کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ان کا شکریہ ادا کرنے کا اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی نعمتوں میں سے ان کو مزید دیتا ہے حالانکہ وہی ہے جس نے پہلے بھی ان کو دیا ہوتا ہے اور پھر وہ انہیں اچھے کام کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ وہی اُن کے دلوں میں بھلائی کرنے کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ پھر وہی اُن کے لیے اُن خواہشات کو پورا کرنے کے لیے تمام ذرائع بھی مہیا کرتا ہے۔اور اس پر مزید مہربانی یہ کہ پھر اس سب پر قدر دان بھی بن جاتا ہے۔

وہ اپنے بندوں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ ان نعمتوں کا شکر ادا کریں جو وہ انہیں عطا کرتا ہے۔اس لیے وہ ان کو اپنی چھوٹی چھوٹی اطاعتوں کے لیے بھی اپنی اچھی چیزوں کی کثرت سے نوازتا ہے۔ وہ جو دنیا میں چند دنوں کی کوشش سے آخرت میں ایسی نعمتیں عطا کرے گا جو کبھی ختم نہیں ہوں گی۔

الشکور۔ چھوٹے سے عمل کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتا شرفِ قبولیت بخشتا ہے اور اس پر بھی بہت کچھ دے دیتا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو الشکور اس لیے بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو اس کا شکریہ ادا کرنے پر جزا دیتا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکور بندہ وہ ہوتا ہے جو اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی

اطاعت کرتا ہے اور ان فرائض کو ادا کرتا ہے جو اس نے اس پر فرض کیے ہیں۔ در حقیقت شکر نیکی کی پہچان اور اس کی تبلیغ ہے۔

قرآن کریم میں الشکور اور اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿30﴾

سورۃ فاطر آیت 30

اس لئے کہ اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل و کرم سے کچھ زیادہ بھی دیدے گا۔ وہ تو بلا کسی شک و شبہ بڑا بخش دینے والا نہایت قدردان ہے۔

وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِىٓ أَذْهَبَ عَنَّا ٱلْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿34﴾ لا

سورۃ فاطر آیت 34

وہ کہیں گے کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا۔ بیشک ہمارا رب بڑا بخش دینے والا نہایت قدردان ہے۔

ذَٰلِكَ ٱلَّذِى يُبَشِّرُ ٱللَّهُ عِبَادَهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ۗ قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ ۗ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُۥ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ **شَكُورٌ** ﴿23﴾

سورۃ الشوری آیت 23

یہی وہ (فضل) ہے جس کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لاتے اور عمل صالح کرتے ہیں ۔ کہہ دو کہ میں تم سے سوائے قرابت داری کی محبت کے اس کام کا کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور جو کوئی نیک کام کرے گا ہم اس کے ثواب میں اضافہ کردیں گے۔ یقیناً اللہ بڑا ہی بخشنے والا بہت قدردان ہے۔

إِن تُقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ **شَكُورٌ** حَلِيمٌ ﴿17﴾ لا

سورۃ التغابن آیت 17

اگر اللہ کو قرضۂ حسنہ دوگے تو اللہ اس کو تمہارے لئے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کردے گا۔ اللہ تو بڑا ہی قدردان نہایت حلیم و بردبار ہے۔

شکور کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے انسانوں کو اللہ کا شکر ادا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اور ان برگزیدہ بندوں کی تعریف کی ہے۔ جو شکر بجالاتے تھے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَآ أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ وَذَكِّرْهُم
بِأَيَّىٰمِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿5﴾

سورۃ إبراهيم آیت 5

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی آیات دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤ اور انہیں اللہ کے خاص دن یاد دلاؤ۔ بیشک ان میں ہر صبر شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ﴿3﴾

سورۃ الإسراء آیت 3

(اے) ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا۔ بیشک وہ (نوحؑ ہمارا) ایک شکر گزار بندہ تھا۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِنِعْمَتِ ٱللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ ءَايَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ
لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿31﴾

سورۃ لقمان آیت 31

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہی دریا و سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی قدرت کی علامات دکھائے؟۔ بیشک اس میں ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

يَعْمَلُونَ لَهُۥ مَا يَشَآءُ مِن مَّحَٰرِيبَ وَتَمَٰثِيلَ وَجِفَانٍ كَٱلْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَٰتٍ ۚ
ٱعْمَلُوٓا۟ ءَالَ دَاوُۥدَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِىَ ٱلشَّكُورُ ﴿13﴾

سورۃ سبا آیت 13

جو کچھ وہ چاہتے یہ ان کے لئے بنادیتے۔ قلعے اور مجسمے اور (بہت بڑے بڑے) پیالے جیسے تالاب اور گڑی ہوئی دیگیں۔اے آلِ داوٗدؑ!۔ (میرا) شکر ادا کرکے عمل کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار بہت تھوڑے ہیں۔

فَقَالُوا۟ رَبَّنَا بَٰعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَٰهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَٰهُمْ كُلَّ
مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿19﴾

سورۃ سبا آیت 19

تو وہ کہنے لگے کہ اے ہمارے رب ! ۔ہمارے سفر کی مسافتوں میں دوری پیدا کردے اور (اس طرح) انہوں نے اپنے حق میں ظلم کرلیا۔تو ہم نے ان (کو برباد کر)کے افسانے بنادیئے اور انہیں بالکل تتر بتر کردیا۔ بیشک اس میں ہرایک صبر وشکر کرنے والے کے لیے البتہ نشانیاں ہیں۔

إِن يَشَأْ يُسْكِنِ ٱلرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِۦٓ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿33﴾ لا

سورۃ الشوری آیت 33

اگر وہ چاہے تو ہوا (یعنی دھکیلنے والی قوت) کو ٹھہرا دے تو وہ (جہاز) اس کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ بیشک اس میں ہر صابر وشاکر کے لئے قدرت الٰہی کی بڑی نشانیاں ہیں۔

الصّبور

الصبور۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔۔ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ایک ایسی صفت ہے جو اسم صبر سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے۔ صبر کی توفیق عنایت کرنے والا۔ اور اپنے آپ کو شدید غصے کے اظہار سے روکنے والا۔ الصبور خود کو انتہائی زیادہ روک رکھنے والا ہوتا ہے۔ اس میں روک لگانے کی صلاحیت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ وہ نرمی کرنے والا ہے جو اس کی نافرمانی کرنے والوں کو اچانک اس کا عذاب دے کر حیران نہیں کرتا۔ بلکہ وہ معاف کر دیتا ہے اور کبھی اس طرح سے کہ سزا کو ملتوی کر دیتا ہے۔ الصبور کسی بھی کام میں جلدی نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ایک اندازے کے مطابق معاملات کو چلاتا رہتا ہے۔ وہ ان کو اپنے ایک طے شدہ منصوبے کے مطابق کاربند رکھتا ہے۔ وہ سستی اور کاہلی کی وجہ سے کسی کو منزل مقصود تک پہنچانے میں تاخیر نہیں کرتا اور نہ ہی ان کی سزا کو آگے بڑھاتا ہے۔ بلکہ۔ وہ ہر چیز کو اس کے صحیح وقت پر۔ بہترین طریقے سے کرتا ہے۔ سارے حربے آزما لینے کے بعد جب معاملہ آخری حد کو چھو لیتا ہے۔ اور نتیجہ خیز مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے تو جو ہونا چاہیے وہ ہو جاتا ہے۔ یہ سب وہ بغیر کسی مشقت کے کرتا ہے۔ کوئی دوسری قوت اس کے فیصلے کو ناکام نہیں بنا سکتی ہے۔ الّا یہ کہ وہ کسی کو بات کرنے اجازت دے دے۔ اور جس کو اجازت ملے تو اس کی بات بھی معقول اور نپی تلی ہو۔

الصبور۔ کے یہ معنی بھی ہیں کہ بڑے صبر و تحمل والا۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بڑھ کر کوئی بھی صبر و تحمل والا نہیں ہو سکتا۔ وہ اس طرح کہ وہی ساری نعمتیں دیتا ہے اور انسان سے صرف یہ توقع رکھتا ہے

کہ سچا بنے۔ سچائی و حق کا ساتھ دے۔ یہاں تک کہ لوگ اس کو اہمیت نہیں دیتے۔ اسے پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ بد تمیزی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس سے دور بھاگتے ہیں اور اس کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔ اس کا کئی طرح سے انکار ہوتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہیں۔ اس کے لیے بیٹے ٹھہرا دیتے ہیں۔ پھر بھی وہ انہیں صحت اور رزق عطا کرتا ہے۔ اور ان کے لیے معافی کا جذبہ رکھتا ہے۔ اور اس کی نافرمانی کرنے والوں کو عذاب دینے یا گناہ کرنے والوں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ وہ اس وقت بھی کچھ نہیں کہتا جب اس کی حکمت۔ عزت اور عظمت کی وجہ سے اس کے پاس بڑا موزوں موقع ہو۔ اسے گناہ کرنے والوں سے کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ وہ مجرموں کو فوراً پیشانی سے پکڑ سکتا ہے۔ مگر انہیں ڈھیل دیتا رہتا ہے اور مہلت دیئے جاتا ہے۔۔ وہ ہر پہلو سے مشاہدہ کرتا رہتا ہے اور اصلاح کا موقع بھی دیتا رہتا ہے۔ کسی معاملے میں جلدی نہیں کرتا۔ اس کے معین وقت تک انتظار کرتا ہے۔ وقت آنے پر جو فیصلہ دیتا ہے۔ وہ فیصلہ ایک خاص اندازے کے مطابق ہوتا ہے۔ اور انصاف کے اعلیٰ معیار پر ہوتا ہے۔ پھر اسی کے مطابق معاملے کا قضیہ چکا دیا جاتا ہے۔

قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِى ضَرًّا وَلَا نَفۡعًا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌۚ إِذَا جَآءَ أَجَلُهُمۡ فَلَا يَسۡتَـٔۡخِرُونَ سَاعَةًۖ وَلَا يَسۡتَقۡدِمُونَ ﴿49﴾

سورۃ یونس آیت 49

کہہ دو کہ میں تو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر وہی جو صرف اللہ چاہے۔ ہر ایک امت کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آ جاتا ہے تو ایک لمحہ بھی نہ پیچھے ہٹ سکتا ہے اور نہ ہی آگے بڑھ سکتا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ غَٰفِلًا عَمَّا يَعْمَلُ ٱلظَّٰلِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ ٱلْأَبْصَٰرُ ﴿42﴾ لا

سورۃ إبراهيم آیت 42

اور تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ اللہ ان ظالم لوگوں کے اعمال سے بے خبر ہے۔ انہیں تو بلاشبہ صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جب کہ (دہشت کے مارے) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَـْٔخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿61﴾

سورۃ النحل آیت 61

اور اگر اللہ بنی نوع انسان کو ان کے ظلم پر پکڑنے لگے تو زمین پر کسی جاندار کو بھی نہ چھوڑے لیکن ایک مقرر مدت تک انہیں مہلت دیئے جاتا ہے۔ پھر جب ان کا وہ وقت آ جاتا ہے تو نہ یہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ ہی آگے بڑھ سکتے ہیں۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِمَا كَسَبُوا۟ مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَآبَّةٍۢ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ
إِلَىٰٓ أَجَلٍۢ مُّسَمًّىۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِۦ بَصِيرًۢا﴿45﴾ع5

سورۃ فاطر آیت 45

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کی پاداش میں پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے۔ پھر جب ان کا وقت آن پہنچے گا تو بیشک اللہ ہی اپنے بندوں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھ لے گا۔

الصبور اپنی تمام مخلوقات کو صبر واستقامت کی ترغیب دیتا ہے۔ نہایت ہی بردبار ہے کہ جو اپنے بندوں کے برے اعمال پر فوراً انہیں پکڑتا اور گنہگاروں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا۔اس صفت کے تحت دو تعریفیں ذکر کی جاتی ہیں۔ صفت الصبور کا معنیٰ اس کی ایک دوسری صفت الحلیم کے بہت قریب ہے۔ لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ صبور اس بات پر دلیل ہے کہ اگرچہ فی الوقت بردباری کرلی لیکن آخرت میں پکڑے گا اور عذاب دے گا۔جب کہ حلیم بردباری کے مفہوم میں مطلق ہے۔ان دونوں صفات کا امتزاج اس طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے کہ وہ ذات جسے گناہوں کی زیادتی سزامیں زیادتی پر نہیں ابھار سکتی۔اللہ کے سامنے اگر تم ظلم کرکے بھی جاؤگے تب بھی

وہ تمہارا استقبال بخشش و عطاء سے فرمائے گا اور اگر تم گناہ کرکے اس سے اعراض کرو گے تب بھی وہ اپنی مغفرت کے ساتھ تمہاری جانب توجہ فرمائے گا۔

بعض کا کہنا ہے کہ الصبور کے معنی بندہ کو اس کی مصیبت و بلاء میں صبر دینے والا۔ شہوات و خواہش کی مخالفت پر صبر دینے والا۔ اور ادائے عبادت میں مشقت پر صبر دینے والا وہی حق سبحانہ و تعالیٰ ہے۔

وَلَمَّا بَرَزُواْ لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِۦ قَالُواْ رَبَّنَآ أَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرٗا وَثَبِّتۡ أَقۡدَامَنَا وَٱنصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَٰفِرِينَ﴿250﴾ط

سورة البقرة آیت 250

اور جب وہ لوگ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل آئے تو دعا کی کہ اے ہمارے رب !۔ ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہمیں مدد و نصرت عطا فرما۔

ٱلصَّٰبِرِينَ وَٱلصَّٰدِقِينَ وَٱلۡقَٰنِتِينَ وَٱلۡمُنفِقِينَ وَٱلۡمُسۡتَغۡفِرِينَ بِٱلۡأَسۡحَارِ﴿17﴾

سورة آل عمران آیت 17

یہ وہ لوگ ہیں جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے۔ اور عبادت میں لگے رہنے والے۔ اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے۔ اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگنے والے ہیں۔

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَٰتَلَ مَعَهُۥ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَآ أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ
وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا ٱسْتَكَانُواْ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿146﴾

سورۃآل عمران آیت 146

اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کا ساتھ دیتے ہوئے بہت سارے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں انہیں بھی اللہ کی راہ میں بہت تکلیفیں پہنچیں مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری نہ تو بزدلی دکھائی اور نہ ہی وہ (باطل کے سامنے) جھکے۔اور اللہ صابر و ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿200﴾ ع20

سورۃآل عمران آیت 200

اے ایمان والو!۔(کفار کے مقابلے میں) صبر و تحمل سے کام لو اور ثابت قدم رہو اور کمر بستہ رہو اور اللہ (نافرمانی سے) سے ڈرتے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

وَمَا تَنقِمُ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ ءَامَنَّا بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا
وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿126﴾ ع14

سورۃالاعراف آیت 126

اور تم ہم سے صرف یہ انتقام لینا چاہتے ہو کہ اپنے رب کی نشانیاں جب ہمارے پاس آگئیں تو ہم نے ان کو مان لیا۔(اور دعا کی کہ) اے ہمارے رب ! ۔ ہمارے اوپر صبر واستقامت کے دہانے کھول دے۔اور ہمیں ایسی موت دے کہ ہم (سچے) مسلمان ہی ہوں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ حَرِّضِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَى ٱلْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا۟ مِا۟ئَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّا۟ئَةٌ يَغْلِبُوٓا۟ أَلْفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿65﴾

سورۃ الانفال آیت 65

اے نبیؐ ! ۔اہلِ ایمان کو جہاد کی ترغیب دو۔اگر تم میں بیس آدمی بھی ثابت قدم رہنے والے ہوئے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔اور اگر تم میں سو ہوئے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ لوگ کچھ سمجھ نہیں رکھتے۔

رمضان کا مہینہ صبر واستقامت کا مہینہ کہلاتا ہے۔اس کے ایام میں مومن اپنے آپ کو خواہشات اور سہولت کاری کا آزمائشوں کے آگے جھکنے سے باز رکھتا ہے۔یہ ایک طرح سے انسان کے لیے تربیت کا مہینہ ہے۔جو لوگوں مناسب اور موزوں عملی سہولت کاری مہیا کرتا ہے۔جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے صبر کا درس دیتا ہے۔کہ عام حالات میں بھی اپنے آپ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں

لگائیں۔ پھر اس پر مصیبتیں آئیں تو ان کو برداشت کرنے کا عادی بنائیں۔ اپنے باطن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے مشتاق رہنے کی تربیت دیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے صبر کریں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے ثابت قدم رہنا۔ اللہ عزوجل کے احکام ماننا اور فرمانبرداری کے سائے میں رہنا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے صبر آزمائش ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے صبر کرنے کی جو مشقت ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ ایک وفاداری ہے۔ اس لیے بندہ کو چاہیے کہ وہ ہر مصیبت ورنج و آفت و بلاء میں خدا سے صبر چاہے اور اس کی نافرمانی سے دور رہے۔ نیز اس اسم پاک کا بندہ پر یہ تقاضا ہے کہ وہ کسی کام میں سبکی اور جلدی نہ کرے بلکہ وقار وطمانیت اور تمکین اختیار کرے اور ہر رنج میں اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ طلب کرے۔

صفت الصبور کی اطاعت سے اخلاقی ضابطہ اخذ کرنے میں مومن کے حسن اخلاق کا ایک مظہر یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کے خوبصورت معانی کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہر حال میں صبر کرتا رہے۔ جو شخص اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔ ان کی بدتمیزی اور نافرمانی پر وہ کیسے صبر کرتا ہے۔ جب کہ وہ انہیں ایک کے بعد ایک مہلت دیتا رہتا ہے۔ وہ یہ سیکھتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آداب پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیئے۔ اس کی بہترین صلاحیت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بندے کی طرف سے جب بھی صبر کا اعادہ ہوتا ہے تو یہ اس کی عادت بن جاتی ہے اور پھر وہ اس کے رہنمائی سے پرنور ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔ یہ ان لوگوں کا درجہ ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی شان اور حمد وثنا پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ یہی تو قرآن میں بھی بتایا گیا ہے کہ

صبر کرنے والوں کا گروہ دوسروں سے آگے رہے گا۔ ایسے گروہ کا درجہ اس کے بندوں کے دوسرے گروہوں سے بلند ہوگا۔ اور پھر اسی سے صبر کی توفیق مانگتے رہنا چاہیئے۔ وہ صابر لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ مشائخ کا یہ مقولہ کتنا ہی عارفانہ ہے۔ جام صبر پیو اگر مارے جاؤ گے شہید اور اگر زندہ رہو گے تو سعید کہلاؤ گے۔

الصّمد

الصمد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ایک صفت ہے جس کے معانی میں درج ذیل ساری باتیں شامل ہیں۔

الصمد وہ ہوتا ہے۔ جو نہ کسی کی اولاد ہو اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہو۔ الصمد وہ ہوتا ہے جو کسی کا محتاج نہ ہو اور ہر چیز اس کی محتاج ہو۔

سردار۔ رب۔ بے نیاز۔ غیر محتاج۔ ہر طرح سے بے نیاز۔ جو آخری مقصد ہے۔ اطاعت کیے جانے والا مالک جس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ ان سب کی مدد کرنے والا جن کو مدد کی ضرورت ہے۔ وہ جس کی طرف تمام معاملات بھیجے اور پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ جس کے بارے میں کوئی اور فیصلہ نہیں کر سکتا۔ وہ جس کی طرف ساری التجائیں جاتی ہیں۔

الصمد سے مہربانی کرنے کے لیے رابطہ کیا جاتا ہے اور خواہشات کو پورا کرنے کی التجا کی جاتی ہے۔ وہ ایسا مالک ہے جسے ضرورت کے وقت تلاش کیا جاتا ہے۔ الصمد وہ ہے جس کی طرف ہی آخری ٹھکانہ اور آخری منزل ہے۔

الصمد اس عظمت والے کو کہتے ہیں جو اپنے علم۔ حکمت و حلم۔ قدرت۔ عزت اور سب صفات میں با کمال ہو۔ تمام مخلوقات جس کی محتاج ہوں۔ اور کائنات میں بسنے والی تمام اشیاء اپنے تمام معاملات میں اس کی کلی محتاج ہوں۔ مصائب و آفات میں اسی کو پکارتی ہوں۔ اور جب غم واندوہ کی کرب ناکیاں ان کو گھیر لیں تو وہی ان کا مقصود و مطلوب ہوتا ہے۔ اور جب حزن وملال کے گھٹاٹوپ اندھیرے ان پر چھا

جاتے ہیں تو اللہ ہی سے وہ فریاد کرتے ہیں کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ وہی ان کا حاجت روا اور مشکل کشا ہے اور وہی ان کی پریشانیاں اور کرب والم کھول سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا علم۔ کامل واکمل ہے اور اس کی رحمت واسع ہے۔اس کی شفقت۔ مخلوق کے ساتھ محبت۔ لطافت اور رحم و کرم بیکراں ولامحدود ہے۔ نیز اس کی قدرت و سلطنت عظیم ترین ہے۔

عرب میں اس گھرانے کو صمد کہتے ہیں جہاں پر لوگ اپنی دنیاوی ضروریات پوری کرنے کی امید میں وہاں جاتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بہت زیادہ نعمتوں سے نوازا ہوتا ہے۔ اور وہ دوسروں پر بھی دستِ شفقت رکھتے ہیں۔ یہ نیکی بھی الصمد والی اس صفت کی متاثرہ ہوتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کسی کو لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ خاص طور پر ان کی روزمرہ زندگی کے ساتھ ساتھ عقیدے سے متعلق بھی اصلاح کرنے کی استطاعت دیتا ہے۔ وہ جو بلا معاوضہ کسی کے مفادات کو اسباب سے پورا کرتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو ہر طرح سے خود کفیل ہے کسی کا محتاج نہیں۔ جو بھی اس کو دل سے الصمد تسلیم کرلیتا ہے۔ وہ اس عارضی زندگی کی زینت سے متاثر نہیں ہوتا۔ اسے مادی چیزوں کی خواہش نہیں رہتی۔ اس صفت سے متاثرہ مومن کے حسن اخلاق میں خاص طور پر یہ بات نظر آتی ہے کہ وہ بہت شفیق ہوتا ہے۔ وہ اپنے طرز عمل سے ایسا بن جاتا ہے کہ لوگوں کو ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تلاش کرتا ہے۔ اور اپنی ساری ماورائی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اللہ رب العزت کے سوا کسی سے استعانت نہیں لیتا اور نہ ہی اس کے سوا کسی پر بھروسہ کرتا ہے۔

ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿2﴾ ج

سورۃ الإخلاص آیت 2

اللہ (سب سے) بے پرواہ و بے نیاز ہے۔

الضّار

یہ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔الضار کے معنی ہیں ضرر پہنچانے والا۔الضّار نفعی یا فائدے کا مخالف ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ الضّار ہے۔کامطلب یہ ہے کسی نہ کسی حکمت کے تحت وہ جس کو چاہے۔جس طرح چاہے نقصان پہنچاسکتا ہے۔وہ اپنی حکمت عملی کے مطابق ہی اپنے بندوں میں سے بعض کو غریب کر دیتا ہے یا انہیں بیماری کا شکار کر دیتا ہے۔ہر چیز کا تعین اسی کی طرف سے ہوتا ہے۔

وہ جو ایسی مخلوق پیدا کرتا ہے جو دیکھنے دوسروں کے لیے موجب نقصان ہوتی ہے۔مگر اس کی افادیت کا پہلو عام لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوتا ہے۔الضّار اور نافع دونوں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں۔زیادہ تر حوالہ جات جہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات پر بحث کی گئی ہے دونوں صفات کا ایک ساتھ ذکر ملتا ہے۔بہتر بھی یہی ہے۔کہ ان دونوں صفات کو یکجا بیان کیا جائے۔یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک مضبوط مفہوم بیان کرتا ہے کہ وہ جو چاہے۔جیسا چاہے۔ویسا ہی ہوتا ہے۔اس کے سوا کسی کو فائدہ اور نقصان نہیں پہنچتا۔

وہ اکیلا ہی اپنی طرف سے آزمائش کے طور پر نقصان کے اسباب کو آسان کرتا ہے جس کے ذریعے وہ گناہوں کو مٹاتا ہے یا اپنے بندوں میں سے کسی کو اس کا درجہ بلند کرنے کے لیے آزمائش میں ڈالتا ہے۔وہ اپنے بعض بندوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور اپنے اس فیصلے کو بعض ذرائع سے متاثر کرتا ہے۔وہ جو کچھ کرتا ہے اس میں حکمت والا پہلو شامل رہتا ہے۔کیونکہ اس کے فیصلے میں رحم کرنے والا عنصر موجود

رہتا ہے۔ اگر وہ کسی نقصان کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ عام بھلائی کے لیے ہوتا ہے اور اگر کسی بیماری کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ کسی نہ کسی طرح مفید ہی ہوتا ہے۔ بس اس کا فائدہ ہماری نظروں سے اوجھل ہوتا ہے۔

الّا یہ کہ کوئی بدبخت اپنی غلطیوں کی وجہ سے دائمی عذاب کا مستحق ہو جائے۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰؑ نے رب العزت سے دانت میں درد کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت کی کہ اس درد کی جگہ پر ایک خاص قسم کی جڑی بوٹی لگالیں۔ جو انہوں نے لگائی اور درد رک گیا۔ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ وہی درد دوبارہ ہوا تو جا کر وہی جڑی بوٹی لگالی لیکن اس بار تکلیف کئی گنا زیادہ ہو گئی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے شکایت کی کہ اے میرے رب! اب کے درد کے لیے وہی جڑی بوٹی لگائی تو درد بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! شفا دینے والا اور اچھی صحت دینے والا میں ہوں۔ وہ جڑی بوٹی نہیں۔ میں ہی نفع و نقصان پہنچانے والا ہوں۔ تم نے پہلی بار میری طرف رجوع کیا تھا۔ اس لیے میں نے تمہاری بیماری کا توڑ اس جڑی بوٹی کو بنا دیا۔ اب کی بار تم میری بجائے سیدھے اس پودے کی طرف متوجہ ہوئے اور مجھے بھول گئے۔ تو میں نے اس جڑی بوٹی کے اثر کو الٹا کر دیا۔ دراصل رجوع اللہ رب العزت کی طرف رکھنا پسندیدہ ہے۔ دوا میں شفا بھی اسی کی بدولت ہے۔

قرآن کریم میں الضّار اور اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿17﴾

سورۃ الأنعام آیت 17

اور اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے علاوہ کوئی بھی اس کا دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر کوئی خیر پہنچانا چاہے (تو کوئی بھی اسے روکنے والا نہیں؟) وہ تو ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِى ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَـْٔخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿49﴾

سورۃ یونس آیت 49

کہہ دو کہ میں تو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر وہی جو صرف اللہ چاہے۔ ہر ایک امت کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آجاتا ہے تو ایک لمحہ بھی نہ پیچھے ہٹ سکتا ہے اور نہ ہی آگے بڑھ سکتا ہے۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِۦ ۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿107﴾

سورۃ یونس آیت 107

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف دینا چاہے تو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اسے ہٹانے والا نہیں
۔اور اگر تمہارا بھلا کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔وہی اپنے بندوں میں سے
جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نچھاور کرتا ہے اور وہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ ٱلرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا
وَلَا يُنقِذُونِ ﴿23﴾ ج

سورۃ یس آیت 23

کیا میں اس کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں؟ اگر رب الرحمن میرے حق میں نقصان کرنا چاہے
(پھر) نہ تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ دے سکے اور نہ ہی وہ مجھے چھڑا سکیں۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ
مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ
هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿38﴾

سورۃ الزمر آیت 38

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پوچھو
کیا پھر تم نے کبھی غور کیا؟۔ کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا

چاہے تو کیا یہ اس نقصان کو دور کر سکتے ہیں ؟۔ یا اگر اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟۔(ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

الضار کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگران کا مفہوم اسی جیسا ہے۔ کہ اللہ رب العزت انسانوں کو برائی اور اچھائی کے ساتھ آزماتے ہیں ۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِٱلشَّرِّ وَٱلْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿35﴾

سورۃ الأنبياء آیت 35

ہر ایک متنفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہی ہے۔اور ہم تمہیں برائی اور اچھائی کے ساتھ آزماتے ہیں اور (پھر) تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

الظاھر

الظاھر۔ ظھور۔ ظھیرِ نظر وغیرہ سے ماخوذ ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔اس کے معنی ہر ظاہر کا بخوبی جاننے اور اس کا احاطہ کرنے والا۔اس کا الٹ لفظ الباطن ہے۔اللہ جل شانہ کی بہت ساری تخلیقات بڑی واضح نظر آتی ہیں۔جیسے زمین۔آسمان۔سورج۔چاند۔ستارے۔اور بھی کافی کچھ۔ان سب کو دیکھ کر اس کے خالق کی شان ظاہر ہو جاتی ہے۔وہ تخلیق کے شاندار مظاہر کی کثرت اور اس کی شان کی گواہی دینے والے روشن دلائل کی وجہ سے الظاہر ہے۔ اس کے ظاہر ہونے کا ثبوت اس طرح کے بہت سے شواہد کی شدت کی وجہ سے ہے۔اس کے ظاہر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے شواہد او جھل نہیں اور نہ ہی مبہم ہیں۔اس کے شواہد کی روشنی وہی ہے جو ہمیں اس کائنات میں نظر آتی ہے۔جو ہر مشکوک انسان کے شکوک و شبہات کو دھندلا کر رکھ دیتی ہے۔

قرآن کریم میں الظاہر کے بارے جو آیت ہے وہ درج ذیل ہے۔

لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْيِۦ وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿2﴾ هُوَ ٱلْأَوَّلُ وَٱلْءَاخِرُ وَٱلظَّٰهِرُ وَٱلْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿3﴾

سورۃالحدید آیت 2

آسمانوں وزمین کی بادشاہت اسی کے لئے ہے۔وہی زندگی دیتااور مارتا ہے۔اور وہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔
وہی اول۔اور وہی آخر۔اور وہی ظاہر۔اور وہی باطن۔اور وہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

ظاہر کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔مگران کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ بات کو مزید سمجھنے میں مدد مل سکے۔

یہ غالب اور فاتح کے معنی بھی بیان کرتا ہے۔درج ذیل آیت میں اسی معنی میں آیا ہے۔اور اگر ظاہر کے یہ معنی بھی لے لیے جائیں۔تو اللہ ظاہر ہے کا مطلب یہ بنے گا کہ اس کے اوپر کوئی بھی نہیں کیونکہ وہ سب اونچی شان والوں سے کہیں اونچا اور اعلی اور ہر طرح سے غالب ہے۔

يَٰقَوْمِ لَكُمُ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ظَٰهِرِينَ فِى ٱلْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِنۢ بَأْسِ ٱللَّهِ إِن جَآءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ أُرِيكُمْ إِلَّا مَآ أَرَىٰ وَمَآ أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ ٱلرَّشَادِ ﴿29﴾

سورۃ غافر آیت 29

اے میری قوم آج تمہاری بادشاہی ہے اور اس سرزمین میں تمہیں غلبہ بھی حاصل ہے لیکن اگر اللہ کا عذاب ہم پر آگیا تو کون ہماری مدد کرے گا؟۔فرعون بولا کہ میں تو تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جو مجھے مناسب لگتی ہے اور میں اسی راہ کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جس میں بھلائی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوٓا۟ أَنصَارَ ٱللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّـۧنَ مَنْ
أَنصَارِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۖ قَالَ ٱلْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ ٱللَّهِ ۖ فَـَٔامَنَت طَّآئِفَةٌ مِّنۢ بَنِىٓ
إِسْرَٰٓءِيلَ وَكَفَرَت طَّآئِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا۟
ظَٰهِرِينَ ﴿14﴾ ع2

سورۃ الصّف آیت 14

اے ایمان والو! ۔اللہ کے (دین میں) مددگار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہیں ؟۔جو اللہ کی طرف بلانے میں میرے مددگار ہوں۔ حواری کہنے لگے ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پھر بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ کافر ہی رہا۔تو ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمن کے مقابلے میں مدد کی پس وہ غالب ہو گئے۔

وہ کفایت کے اعتبار سے الظاہر ہے۔ معروضیت کے اعتبار سے الباطن ہے۔اپنی نعمتوں سے الظاہر اور اپنی رحمتوں سے الباطن ہے۔ وہ ظاہر ہے کہ ہر چیز کو مسخر کرنے والا ہے۔ وہ پوشیدہ ہے کہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔وہ ہر چیز کی قائل کر دینے والی دلیلوں سے ظاہر ہے اور وہ ہر ظاہری شکل کے باریک اسرار و رموز میں پوشیدہ ہے۔اس نے ہم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔

وَذَرُواْ ظَٰهِرَ ٱلۡإِثۡمِ وَبَاطِنَهُۥٓۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكۡسِبُونَ ٱلۡإِثۡمَ سَيُجۡزَوۡنَ بِمَا كَانُواْ
يَقۡتَرِفُونَ﴿120﴾

سورۃ الأنعام آیت 120

اور تم ظاہری اور باطنی سب طرح کے گناہ چھوڑ دو۔ بیشک جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب اپنے کیے کسب کی سزا پائیں گے۔

أَلَمۡ تَرَوۡاْ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَأَسۡبَغَ عَلَيۡكُمۡ
نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةٗ وَبَاطِنَةٗۗ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِي ٱللَّهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٖ وَلَا هُدٗى وَلَا
كِتَٰبٖ مُّنِيرٖ﴿20﴾

سورۃ لقمان آیت 20

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور اپنی ساری ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں ؟۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بغیر علم و ہدایت اور روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے و بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں۔

اس آیت میں ظاہری وہ چیزیں ہیں جو کسی بھی طرح ہمارے مشاہدے میں آ جاتی ہیں۔اور باطنی وہ چیزیں ہیں جن سے ہم واقف نہیں ہو سکتے۔ یہ حقیقت بھی بیان کر دی گئی کہ اگر اللہ کی ظاہری نعمتوں کو ہی لے لیا جائے اور کوئی ان نعمتوں کو شمار کرنا چاہے تو شمار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بہت ساری ظاہری نعمتیں بھی انسان کی نظر سے اوجھل ہیں۔

وَءَاتَىٰكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿34﴾ 5ع

سورۃ إبراهيم آیت 34

اور اسی نے تمہیں وہ سب کچھ دیا جو تم نے مانگا۔اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو انہیں کبھی شمار نہ کر سکو ۔ بلا شبہ انسان بڑا ہی ظالم ناشکرا (ثابت ہوا) ہے۔

وَإِن تَعُدُّوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿18﴾

سورۃ النحل آیت 18

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو (کبھی بھی) شمار نہ کر سکو۔ بیشک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی آیات دولائل قدرت کے لحاظ سے ظاہر ہے اور باعتبار ذات الباطن ہے۔

الظاہر سے اس کا تمام اشیاء پر محیط ہونا مراد ہے اور الباطن ہے۔ کہ وہ ہمارے احاطہ اوراک میں نہیں آسکتا

لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿103﴾

سورۃ الأنعام آیت 103

نگاہیں اسے نہیں پاسکتیں اور وہ سب نگاہوں کا بخوبی ادراک کرلیتا ہے۔ اور وہ بہت باریک بین ہر طرح کی خبر رکھنے والا ہے۔

اللہ الظاہر ہے کہ جو ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہے وہ ظاہر کردیتا ہے۔ وہ کسی کا پابند نہیں۔ ہر چیز اس کے قبضٔ قدرت میں ہے۔ کوئی اسے مجبور نہیں کرسکتا۔ اور اللہ الباطن ہے۔ کہ اس کی بہت ساری باطنی نعمتیں اور وہ خود بھی ہمارے احاطہ اوراک میں نہیں آسکتا۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾ لا إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُۥ يَسْلُكُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ رَصَدًا ﴿27﴾ لا لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا۟ رِسَٰلَٰتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًۢا ﴿28﴾ ع2

سورۃ الجن آیت 26

وہی تو ہر غیب کا جاننے والا ہے پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ سوائے اس رسول کے جسے وہ پسند کرے پھر البتہ وہ اس کے آگے پیچھے نگہبان (فرشتے) مقرر کر دیتا ہے۔ تاکہ جانچ پڑتال کر لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور وہ ان کے حالات کا پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر ایک چیز کو گن رکھا ہے۔

العاصم

العاصم۔کا مطلب ہے بچانے والا۔

اس سے مراد۔کیسے بھی مشکل حالات وواقعات کیوں نہ ہوں۔وہی مشکل سے بچانے والا ہے۔اس کا مطلب محافظ اور نگہبان بھی ہے۔ان تمام معانی میں جو قدر مشترک ہے وہ اس کی قرابت ہے۔اس طرح سے عاصم وہ ہے جو جسمانی اور علامتی طور پر کسی کے نزدیک ہو۔اور اللہ سے زیادہ قریب کوئی نہیں یوں بھی اس کا اپنے بندوں کے لیے عاصم اور محافظ ونگہبان ہونا واضح ہوتا ہے۔کہ جو نزدیک ہو وہی بچاسکتا ہے۔

اورایسا عظیم نگہبان ہے جس میں ہر مشکل سے بچانے کا عنصر اپنی تمام تر خصوصیات کے ساتھ واضح طور پر موجود ہے۔اور عاصم کا لفظ بچانے والے نگہبان کے معانی میں اللہ کے لیے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔کیونکہ حقیقی بچانے والا آقا صرف اور صرف اللہ جل شانہ ہی ہے۔جو کل کائنات کا انتظام وانصرام کرتا ہے ہر شے پر نگرانی رکھتا ہے اور کائنات میں کسی بھی لحہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات پر قدرت رکھتا ہے۔اس لیے اس سے بہتر کوئی عاصم اور محافظ نہیں ہو سکتا۔

اللہ ہی رات دن ہر ذی روح کو مختلف مضرتوں سے بچانے والا ہے۔یہ صفت اللہ کے سوا کسی اور بچانے والے پر نہیں بولی جاسکتی۔کیونکہ درج ذیل آیت میں يَكْلَؤُ کا لفظ عاصم اور بچانے والے کے معانی دیتا ہے۔اللہ جل شانہ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اے پیغمبر! ان سے پوچھو کہ کون ہے جو تمہیں رات اور

دن میں ربِ الرحمٰن (کے عذاب) سے بچا سکتا ہے؟۔ یہ سوال دراصل سرزنش اور توبیخ کے لیے کیا گیا ہے اور یہ استفہام سراسر اس بات کی نفی ہے۔ کہ ایسا کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔ تم لوگ تو بڑی غفلت میں پڑے ہوئے ہو۔ وہی تو ہے جو دن رات تمہیں بچاتا رہتا ہے اور اس کے سوا کوئی بھی بچانے والا یا حفاظت کرنے والا نہیں ہے۔ جن سے تم مدد کی امیدیں لگا رکھتے ہو۔ وہ تو خود اپنی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی اللہ کی طرف سے انہیں ایسی کوئی تائید و نصرت حاصل ہے۔ کہ انہیں صاحب قوت کہا جا سکے۔ اور ان کے قوت حاصل کر لینے کا کوئی امکان بھی نہیں ہے۔

قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ مِنَ ٱلرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ ﴿42﴾
أَمْ لَهُمْ ءَالِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا
يُصْحَبُونَ ﴿43﴾

سورۃ الأنبياء آیت 42

پوچھو کہ کون ہے جو تمہیں رات اور دن میں ربِ الرحمٰن (کے عذاب) سے بچا سکتا ہے؟۔ (نہیں) بلکہ وہ تو اپنے رب کے ذکر و یاد سے ہی منہ موڑے ہوئے ہیں۔ کیا ان کے ہمارے علاوہ اور بھی عبادت کے لائق (معبود) ہیں جو اِن کو (مصائب و تکالیف سے) بچا رکھتے ہیں۔ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہماری طرف سے انہیں ایسی کوئی تائید و رفاقت حاصل ہے۔

درج ذیل آیات میں وَلِی کالفظ بھی بچانے والے آقا کے معانی دیتا ہے۔اور اللہ کے سوا کوئی بھی بچانے والا سرپرست و آقا نہیں ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿107﴾

سورۃ البقرۃ آیت 107

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمان وزمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے؟۔اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی تمہارا ولی اور مددگار نہیں۔

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ ٱلْيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ ٱلَّذِى جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿120﴾

سورۃ البقرۃ آیت 120

اور یہودی و عیسائی تم سے ہر گز نہ راضی ہوں گے جب تک تم ان کی پیروی نہ کرنے لگ جاؤ۔ کہہ دو بیشک حقیقی ہدایت بس وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔اور اگر (اللہ کی طرف سے) علم آ جانے کے بعد تم

بھی اُن کی خواہشات پہ چلے تو تمہارے لئے بھی اللہ کی پکڑ سے بچانے والا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی مدد گار۔

ٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَوْلِيَآؤُهُمُ ٱلطَّٰغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ ٱلنُّورِ إِلَى ٱلظُّلُمَٰتِ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿257﴾ ع34

سورۃ البقرۃ آیت 257

ایمان والوں کا ولی تو اللہ ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو کفار ہیں ان کے ولی اولیاء طاغوت (یعنی معبودانِ باطل) ہیں وہ انہیں نورِ ہدایت سے نکال کر ظلمت کے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ جہنمی ہیں۔ جو ہمیشہ ہمیش اسی میں پڑے رہیں گے۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱسْتَنكَفُواْ وَٱسْتَكْبَرُواْ فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿173﴾

سورۃ النساء آیت 173

پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور عمل صالح کیے ہوں گے انہیں تو ان کا اجر پورا پورا ملے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دیدے گا۔ اور جن لوگوں نے (اس کی بندگی سے) عار وانکار اور تکبر کیا ہو گا ان کو المناک عذاب ہو گا اور وہ اللہ کے علاوہ اپنے لئے کوئی بھی ولی نہیں پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

قُلْ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّىٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿14﴾

سورۃ الانعام آیت 14

کہہ دو کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو ولی بناؤں ؟۔ جو آسمانوں وزمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو کھلاتا ہے اور وہ (خود) نہیں کھلایا جاتا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان بن کر رہوں۔ اور یہ بھی کہ مشرکوں میں ہرگز نہ ہو جاؤں۔

وَأَنذِرْ بِهِ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوٓا۟ إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِۦ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿51﴾

سورۃ الانعام آیت 51

اور وہ لوگ جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے محشر میں جمع کیے جائیں گے اور اس (اللہ) کے علاوہ نہ تو ان کا کوئی ولی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ ان کو اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کر دو تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

وَذَرِ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِۦٓ أَن
تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ
عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَآ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أُبْسِلُوا۟ بِمَا كَسَبُوا۟ ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ
وَعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ ﴿70﴾ 8ع

سورۃ الانعام آیت 70

اور انہیں چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ اور انہیں قرآن سے نصیحت کرتے رہو تاکہ کوئی اپنے کرتوتوں کے باعث ہلاکت میں نہ ڈال دیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی سفارش کرنے والا اور اگر کوئی دنیا بھر کا معاوضہ بھی دینا چاہے تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہلاکت میں ڈال دیئے گئے۔ ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہوگا اور ان کے کفر کے صلے میں دردناک عذاب ہوگا۔

وَٱخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُۥ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَٰتِنَا ۖ فَلَمَّآ أَخَذَتْهُمُ ٱلرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّٰىَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَّآ ۖ إِنْ هِىَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَآءُ وَتَهْدِى مَن تَشَآءُ ۖ أَنتَ **وَلِيُّنَا** فَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْغَٰفِرِينَ ﴿155﴾

سورۃ الاعراف آیت 155

موسیٰؑ نے ہماری مقرر کردہ میعاد پر حاضری کے لئے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔ پھر جب انہیں زلزلے نے آپکڑا تو عرض کیا کہ اے میرے رب !۔ اگر تو چاہتا تو مجھے اور انہیں پہلے ہی ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہمیں اس فعل پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوم کے چند بیوقوف لوگوں نے کیا ہے؟۔ یہ سب تیری طرف سے آزمائش تھی اس سے تو جسے چاہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت کا راستہ دکھا دیتا ہے۔ تو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی بہترین معاف کر دینے والا ہے۔

إِنَّ **وَلِۦِّىَ** ٱللَّهُ ٱلَّذِى نَزَّلَ ٱلْكِتَٰبَ ۖ وَهُوَ **يَتَوَلَّى** ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿196﴾

سورۃ الاعراف آیت 196

یقیناً میرا ولی تو اللہ ہی ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور نیک لوگوں کا ولی بھی وہی ہے۔

يَحۡلِفُونَ بِٱللَّهِ مَا قَالُواْ وَلَقَدۡ قَالُواْ كَلِمَةَ ٱلۡكُفۡرِ وَكَفَرُواْ بَعۡدَ إِسۡلَٰمِهِمۡ وَهَمُّواْ بِمَا لَمۡ
يَنَالُواْۚ وَمَا نَقَمُوٓاْ إِلَّآ أَنۡ أَغۡنَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ مِن فَضۡلِهِۦۚ فَإِن يَتُوبُواْ يَكُ
خَيۡرٗا لَّهُمۡۖ وَإِن يَتَوَلَّوۡاْ يُعَذِّبۡهُمُ ٱللَّهُ عَذَابًا أَلِيمٗا فِي ٱلدُّنۡيَا وَٱلۡأٓخِرَةِۚ وَمَا لَهُمۡ فِي
ٱلۡأَرۡضِ مِن وَلِيّٖ وَلَا نَصِيرٖ ﴿74﴾

سورۃ التوبۃ آیت 74

یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کچھ نہیں کہا کہ اور البتہ یقیناً انہوں نے کفر کا کلمہ کہہ دیا ہے اور اسلام لانے کے بعد یہ کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایسا کچھ کرنے کا تہیّہ کیا تھا جو پورا نہ کر سکے۔ اور یہ سب کچھ اس بات کا بدلہ لے رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے دولتمند کر دیا ہے۔ پس وہ اگر اب بھی توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور انہیں دنیا جہان میں کوئی ولی اور کوئی بھی مددگار نہیں ملے گا۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ يُحۡيِۦ وَيُمِيتُۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن
وَلِيّٖ وَلَا نَصِيرٖ ﴿116﴾

سورۃ التوبۃ آیت 116

یقیناً آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی بھی ولی اور مددگار نہیں ہے۔

۞ رَبِّ قَدْ ءَاتَيْتَنِى مِنَ ٱلْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِى مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَنتَ وَلِىِّۦ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِى مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿101﴾

سورۃ یوسف آیت 101

(تو یوسفؑ نے اللہ سے دعا کی کہ) اے میرے رب ! ۔ تو نے مجھے حکومت دی اور مجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر کا علم بھی سکھلایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے ! ۔ دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا ولی ہے۔ پس مجھے اسلام پر ہی موت دینا اور مجھے صالحین میں شامل کرنا۔

درج ذیل آیات میں وَاقٍ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جو ایسا محافظ و نگہبان ہوتا ہے جو کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیتا۔ اس میں بچانے والے کے معانی شامل ہوتے ہیں۔

لَّهُمْ عَذَابٌ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ ٱلْءَاخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿34﴾

سورۃ الرعد آیت 34

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور البتہ آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔ اور انہیں اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَمَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ مَا
لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿37﴾ ع5

سورۃ الرعد آیت 37

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا۔ اور (اللہ کی طرف سے) اس علم کے آجانے کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہشوں پر چلے تو اللہ کے سامنے نہ کوئی تمہارا ولی ہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

۞ أَوَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ كَانُوا۟ مِن قَبْلِهِمْ ۚ
كَانُوا۟ هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَءَاثَارًا فِى ٱلْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم
مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿21﴾

سورۃ غافر آیت 21

کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟۔ وہ قوت اور چھوڑے ہوئے زمینی آثاروں کے لحاظ سے ان سے کہیں بڑھ کر تھے پس اللہ نے گناہوں کی پاداش میں ان کو پکڑ لیا اور ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی نہ تھا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی صفت العاصم کے مشتقات کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿67﴾

سورۃ المائدۃ آیت 67

اے رسولؐ !۔ جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچا دو۔ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ بیشک اللہ انکار کرنے والوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

وَٱلَّذِينَ كَسَبُواْ ٱلسَّيِّـَٔاتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَّا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَآ أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ ٱلَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿27﴾

سورۃ یونس آیت 27

اور جن لوگوں نے برے کام کیے تو برائی کا بدلہ بھی ویسا ہی ہوگا کہ ان پر ذلت چھا جائے گی۔ اور کوئی بھی انہیں اللہ سے بچانے والا نہ ہوگا۔ گویا کہ ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت لپیٹ دیئے گئے ہوں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

قَالَ سَـَٔاوِىٓ إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِى مِنَ ٱلْمَآءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ ٱلْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ إِلَّا
مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا ٱلْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ ٱلْمُغْرَقِينَ ﴿43﴾

سورۃ ہود آیت 43

اس نے کہا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔(نوحؑ نے) کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی بھی بچانے والا نہیں مگر وہی جس پر اللہ رحم کردے۔اتنے میں دونوں کے درمیان ایک لہر و موج حائل ہو گئی۔پس وہ غرق ہو جانے والوں میں سے ہو گیا۔

قُلْ مَن ذَا ٱلَّذِى يَعْصِمُكُم مِّنَ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوٓءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا
يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الأحزاب آیت 17

کہہ دو کہ اگر وہ تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچانا چاہے تو کون ہے تم کو اللہ سے بچانے والا یا اگر وہ تم پر کوئی مہربانی کرنا چاہے (تو کوئی ہے اسے روکنے والا!)۔اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ نہ تو اپنا کوئی ولی پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُم مِّنَ ٱللَّهِ مِنْ عَاصِمٍۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ
هَادٍ﴿33﴾

سورۃ غافر آیت 33

جس روز تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے تمہیں اللہ کے (عذاب) سے کوئی بھی بچانے والا نہ ہوگا۔اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا۔

العالم

العالم۔ علم رکھنے والا۔ خبر رکھنے والا۔ ہر طرح کے علم کا ماسٹر۔ کسی بھی علم کی انتہائی باریکیوں سے پوری طرح واقف۔ جس کا علم ظاہر اور باطن کے سارے امور پر محیط ہے۔اس کا علم اشیاء کے ظاہر و باطن نیز ان کی کھلی اور چھپی خصائص پر حاوی ہے۔ وہ چھپی اور چھپائی ہوئی باتیں بھی جانتا ہےاور ظاہر کی ہوئی بھی۔ واجبات سے بھی باخبر ہےاور ممکنات و محالات سے بھی۔ وہ ماضی سے بھی واقف ہے۔ حال سے بھی اور مستقبل سے بھی۔ جو ہو گیا۔ ہو رہا یا ہونے والا ہے سب جانتا ہے۔اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اور نہ ہی اس سے کچھ بھی مخفی و پوشیدہ رہ سکتا ہے۔

قرآن کریم میں العالم یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ ٱلْحَقُّ ۚ وَلَهُ ٱلْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿73﴾

سورۃ الانعام آیت 73

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے اور جس دن بس اتنا کہے گا کہ (حشر برپا) ہو جائے تو وہ برپا ہو جائے گا اسی کا ارشاد برحق ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو صرف اسی کی بادشاہت ہو گی۔ وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خوب خبر دار ہے۔

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا ٱللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ **عَٰلِمِ** ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿94﴾

سورۃ التوبۃ آیت 94

جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تم پر عذر پیش کریں گے۔ کہہ دینا کہ بہانے مت بناؤ ہم تمہاری بات کا ہرگز اعتبار نہیں کریں گے۔ اللہ ہمیں تمہاری پوری خبر دے چکا ہے۔ اور ابھی اللہ اور اس کا رسول تمہارا طرزِ عمل دیکھیں گے۔ پھر تم ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ جل شانہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۔پھر وہ تمہیں سب جتا دے گا جو تم کرتے رہے تھے۔

وَقُلِ ٱعْمَلُوا۟ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ **عَٰلِمِ** ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿105﴾ ج

سورۃ التوبۃ آیت 105

اور کہہ دو کہ عمل کیے جاؤ پس عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور اہلِ ایمان تمہارے طرزِ عمل (کے معیار) کو دیکھ لیں گے۔ اور عنقریب تم ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ جل شانہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

عٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْكَبِيرُ ٱلْمُتَعَالِ﴿9﴾

سورۃ الرعد آیت 9

وہی تو ہر غیب اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے سب سے بڑا نہایت بلند مرتبے والا ہے۔

عٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴿92﴾5ع

سورۃ المؤمنون آیت 92

وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور یہ لوگ جو شریک ٹھہراتے ہیں اس کی شان اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

ذَٰلِكَ عٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ﴿6﴾لا

سورۃ السجدۃ آیت 6

وہ تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَا تَأۡتِينَا ٱلسَّاعَةُۖ قُلۡ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأۡتِيَنَّكُمۡ عَٰلِمِ ٱلۡغَيۡبِۖ لَا
يَعۡزُبُ عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٖ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَآ أَصۡغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكۡبَرُ
إِلَّا فِي كِتَٰبٖ مُّبِينٖ ﴿3﴾ ق لا

سورۃ سبا آیت 3

اور کافروں کا کہنا ہے کہ ہم پر قیامت کی گھڑی نہیں آئے گی۔ کہہ دو کیوں نہیں میرے رب کی قسم !۔وہ تم پر ضرور آ کر رہے گی۔اس غیب وپوشیدہ کے جاننے والے (اللہ) سے نہ تو آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں اور کوئی بھی چیز ذرّے سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں جو روشن کتاب میں نہ (لکھی ہوئی) ہو۔

إِنَّ ٱللَّهَ عَٰلِمُ غَيۡبِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ إِنَّهُۥ عَلِيمُۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿38﴾

سورۃ فاطر آیت 38

بیشک اللہ ہی آسمانوں وزمین کا غیب جاننے والا ہے۔ بلا شبہ وہ تو دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ عَٰلِمَ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ أَنتَ تَحۡكُمُ بَيۡنَ عِبَادِكَ
فِي مَا كَانُواْ فِيهِ يَخۡتَلِفُونَ ﴿46﴾

سورۃ الزمر آیت 46

کہہ دو کہ اے اللہ ! ۔اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ! ۔ (اور) اے ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے ! ۔تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ باہم اختلاف کرتے رہتے ہیں۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾

سورۃ الحشر آیت 22

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ إِنَّ ٱلْمَوْتَ ٱلَّذِى تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُۥ مُلَٰقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿8﴾ ع1

سورۃ الجمعۃ آیت 8

کہہ دو کہ البتہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو بہر حال تم کو مل کر رہے گی۔ پھر تم اس (اللہ جل شانہ) کے حضور لوٹائے جاؤگے جو ہر غیب وظاہر کا جاننے والا ہے پس وہ تمہیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ 2ع

سورۃ التغابن آیت 18

وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا انتہائی زبردست کمال حکمت والا ہے۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾ لا

سورۃ الجن آیت 26

وہی تو ہر غیب کا جاننے والا ہے پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔

العزیز

العزیز۔کا مطلب ہے غالب۔اللہ کا غالب ہونا یہ ہے کہ تمام کائنات پر اس کا غلبہ ایسا ہے کہ کوئی چیز بھی اس کے قابو سے باہر نہیں۔ تمام مخلوقات کی تکمیل اسی کے ہاتھ میں ہے اور جس کسی کو بھی اس نے کسی قسم کا اختیار بخشا ہے اسے وہ جب چاہے واپس لے سکتا ہے۔اس سے بغاوت اور سرکشی کرکے کوئی بھی اس کی گرفت سے اپنے کو بچا نہیں سکتا۔اس میں اللہ کی صفت الغالب کے معنی بھی موجود ہیں۔ دوسرے الفاظ میں وہ ایسا طاقتور غالب ہے۔ جسے کوئی عاجز نہیں کرسکتا۔اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کے لیے بھی بہت زبردست ہے۔اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر چیز زیر دست اور مغلوب ہے۔ وہ غالب اور انتہائی بلند ہے۔اس کی بلندی تک کوئی نہیں پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی دھونس جما سکتا ہے۔اس کے آگے عاجزی وانکساری ہی بہترین ہے۔ جو شخص جس قدر اللہ کی صفت العزیز کا احساس رکھے گا۔اسی قدر اس کے دل میں اس کی خشیت زیادہ ہوگی۔ وہ سمجھتا ہوگا کہ اللہ ہر چیز پر عزیز وغالب ہے۔وہ قدم قدم پر اس سے ڈرتا رہے گا۔یہ خشیت ایک ایسی قوت ہوتی ہے جو بندے کے اور اللہ کی نافرمانی کے درمیان حائل ہوتی ہے۔اور بندہ اللہ کا فرمانبردار بنا رہتا ہے۔

قرآن کریم میں العزیز یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

رَبَّنَا وَٱبْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿129﴾ 15ع

سورۃ البقرۃ آیت 129

اے ہمارے رب ! ۔ان میں ایک ایسا رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کو ہر طرح سے پاک کرے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

فَإِن زَلَلْتُم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴿209﴾

سورۃ البقرۃ آیت 209

پھر صاف صاف ہدایات آجانے کے بعد بھی تم پھسل جاؤتو خوب جان لو کہ اللہ غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْيَتَٰمَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن
تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ ٱلْمُفْسِدَ مِنَ ٱلْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ
إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴿220﴾

سورۃ البقرۃ آیت 220

دنیا اور آخرت میں (غور کیا کرو) اور تجھ سے یتیموں کے بارے پوچھتے ہیں کہہ دو کہ ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اگر تم ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی بند ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ

فساد کرنے والا اور اصلاح کرنے والا کون کون ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں (اس بارے) مشقت میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ بڑا غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلْمُطَلَّقَٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَٰثَةَ قُرُوٓءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِىٓ أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِى ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوٓا۟ إِصْلَٰحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ ٱلَّذِى عَلَيْهِنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَٱللَّهُ **عَزِيزٌ** حَكِيمٌ ﴿228﴾ 28ع

سورۃ البقرۃ آیت 228

اور طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ اور اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے جائز نہیں کہ جو اللہ نے ان کے ارحام میں پیدا کیا ہے اسے چھپائیں۔ اور ان کے خاوند اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر وہ مفاہمت چاہیں۔ اور مناسب انداز میں ان (عورتوں) کا ویسا ہی حق ہے جیسا (مردوں کا) ان پر ہے۔ البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت ہے۔ اور اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَٰجِهِم مَّتَٰعًا إِلَى ٱلْحَوْلِ غَيْرَ
إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِى مَا فَعَلْنَ فِىٓ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ
وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿240﴾

سورۃ البقرۃ آیت 240

جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ انہیں سال بھر تک نان و نفقہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔ پھر اگر وہ خود سے نکل جائیں اور اپنے حق میں مناسب کام (کا فیصلہ یعنی نکاح) کرلیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ أَرِنِى كَيْفَ تُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن
لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِى ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ ٱلطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ ٱجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ٱدْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَٱعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿260﴾ 35ع

سورۃ البقرۃ آیت 260

اور جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے رب ! ۔ مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں یقین نہیں ؟ ۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس لئے کہ میرا دل کامل اطمینان حاصل کرلے

۔ارشادِ باری ہوا کہ تم چار پرندے لو پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو پھر (ان کے ٹکڑے کرکے) ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر ان کو بلاؤ تو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے۔اور جان رکھو کہ بیشک اللہ بڑا زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ ٱلْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿4﴾

سورۃ آل عمران آیت 4

اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے (کتابیں نازل کیں) اور (اب یہ قرآن) حق اور باطل میں فرق کردینے والا فیصلہ کن کلام نازل کردیا۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔اور اللہ نہایت زبردست (اور ظلم کا) انتقام لینے والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى يُصَوِّرُكُمْ فِى ٱلْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿6﴾

سورۃ آل عمران آیت 6

وہ (اللہ) ہی تو ہے جو ارحام (کی تاریکیوں) میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنادیتا ہے۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہ خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 18

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور فرشتے اور علم والے لوگ بھی۔ وہ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔ (کہ) اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْقَصَصُ ٱلْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿62﴾

سورۃ آل عمران آیت 62

بلاشبہ یہ تمام واقعات حقیقت پر مبنی ہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ اور بیشک اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔

وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِۦ ۗ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿126﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 126

اوراس مدد کو تو محض تمہارے لئے بشارت اور اطمینان قلب (کا ذریعہ) بنایا۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ ٱلْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿4﴾

سورۃ آل عمران آیت 4

اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے (کتابیں نازل کیں) اور (اب یہ قرآن) حق اور باطل میں فرق کر دینے والا فیصلہ کن کلام نازل کر دیا۔ بلا شبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اللہ نہایت زبردست (اور ظلم کا) انتقام لینے والا ہے۔

بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿158﴾

سورۃ النساء آیت 158

بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ بخوبی غالب نہایت حکمت والا ہے۔

رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ ٱلرُّسُلِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿165﴾

سورۃ النساء آیت 165

(ہم نے) رسولوں کو خوشخبری سنانے والے اور خبردار کرنے والے بنا کر بھیجا تاکہ رسولوں کے آجانے کے بعد بنی نوع انسان کا اللہ پر کوئی الزام باقی نہ رہے۔ اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلسَّارِقُ وَٱلسَّارِقَةُ فَٱقْطَعُوٓا۟ أَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَٰلًا مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿38﴾

سورۃ المائدۃ آیت 38

اور جو چوری کرے خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے کرتوت کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے۔ اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْتُلُوا۟ ٱلصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُۥ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ ٱلنَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِۦ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًۢا بَٰلِغَ ٱلْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّٰرَةٌ

طَعَامُ مَسَٰكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِۦ ۗ عَفَا ٱللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ
وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ ٱللَّهُ مِنْهُ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿95﴾

سورۃ المائدۃ آیت 95

اے ایمان والو! ۔جس وقت تم حالتِ احرام میں ہو تو شکار نہ مارنا اور جو کوئی تم میں سے اس کو جان بوجھ کر مارے تو اس کی سزا اس کا کوئی ایسا ہم پلہ جانور فدیے میں دینا ہے جس کا فیصلہ تم میں دو معتبر شخص کریں بشرطیکہ یہ قربانی کعبے تک پہنچائی جائے۔یا کفارہ (جانور کی قیمت کے برابر) مسکینوں کو (معمول کا) کھانا کھلانا ہے۔یا (جتنے مسکینوں کے لئے حسبِ معمول کھانا کھلانا بنے گا) اس کے برابر روزے رکھنا ہے تاکہ اپنے کیے کا وبال چکھے۔اللہ نے اس چیز کو معاف کیا جو پہلے گزر چکا۔اور جو کوئی پھر کرے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے۔

إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿118﴾

سورۃ المائدۃ آیت 118

اگر تو انہیں عذاب دیتا ہے تو بیشک وہ تیرے ہی بندے ہیں۔اور اگر تو انہیں معاف کر دیتا ہے تو بلاشبہ تو بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

فَالِقُ ٱلْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ ٱلَّيْلَ سَكَنًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ ﴿96﴾

سورۃ الانعام آیت 96

وہی صبح کو نمودار کرنے والا ہے اور اسی نے آرام کے لئے رات بنائی ہے۔ اور اسی نے چاند اور سورج کا حساب مقرر کر رکھا ہے۔ یہ غالب دانا علم والے کا اندازہ ہے۔

وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِۦ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الانفال آیت 10

اور اس مدد کو تو اللہ نے محض خوش خبری بنایا تھا تاکہ اس سے تمہارے دل مطمئن رہیں۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

إِذْ يَقُولُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿49﴾

سورۃ الانفال آیت 49

اس وقت منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا کہہ رہے تھے کہ ان (مسلمانوں) کے دین نے توانہیں دھوکے وغرور میں ڈال رکھا ہے۔ اور جو کوئی بھی اللہ پر بھروسہ رکھے تو بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا مَّآ أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿63﴾

سورۃ الانفال آیت 63

اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دی۔ اور جو کچھ روئے زمین میں ہے اگر سارے کا سارا بھی تم خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے تھے مگر اللہ ہی نے ان کو آپس میں جوڑ دیا۔ بیشک وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِىٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ ٱلدُّنْيَا وَٱللَّهُ يُرِيدُ ٱلْءَاخِرَةَ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿67﴾

سورۃ الانفال آیت 67

کسی نبی کے شایانِ شان نہیں کہ اپنے پاس قیدیوں کو رکھے جب تک وہ (فتنے کو مکمل کچلنے کیلئے) زمین میں خوب خون ریزی نہ کرلے۔ تم لوگ دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو اور اللہ (تمہارے لئے) آخرت چاہتا ہے۔اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِى ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُۥ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلسُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ ٱللَّهِ هِىَ ٱلْعُلْيَا ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿40﴾

سورۃ التوبۃ آیت 40

اگر تم رسول کی مدد نہ کروگے تو اللہ نے اس کی (ایسے وقت) مدد کی تھی جب کافروں نے ان کو گھر سے نکال دیا تھا۔ وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے جس وقت وہ (محمدؐ) اپنے ساتھی (ابو بکر صدیقؓ) سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اپنی طرف سے ان پر سکون واطمینان نازل فرمایا اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا۔ اور بات تو اللہ ہی کی بلند رہتی ہے۔ اور اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃ التوبۃ آیت 71

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (دوست) ہیں۔ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَٰلِحًا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْىِ يَوْمِئِذٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْعَزِيزُ ﴿66﴾

سورۃ ہود آیت 66

پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے صالحؑ کو اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے نجات دے دی۔ بیشک تمہارا رب بڑا ہی طاقتور نہایت زبردست ہے۔

الٓر ۚ كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ ٱلنَّاسَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ
صِرَٰطِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿1﴾ لا

سورۃ إبراهيم آیت 1

الف لام را۔ یہ (قرآن کریم) ایک کتاب ہے۔ جسے ہم نے تیری طرف اس لئے نازل کیا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤ۔ اس اللہ کے راستے کی طرف بڑا غالب حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِۦ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ
وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿4﴾

سورۃ إبراهيم آیت 4

اور ہم نے ہر رسول کو اس کی اپنی قومی زبان میں رسول بنا کر بھیجا تاکہ وہ ان کے لئے (اللہ کے احکام) تفصیل سے واضح کر سکے۔ پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دے دیتا ہے ۔اور وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿20﴾

سورۃ إبراهيم آیت 20

اور یہ کام اللہ پر کچھ بھی مشکل نہیں۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿47﴾ ط

سورۃ إبراهيم آیت 47

پس تم ہر گزایسا گمان نہ کرو کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا غالب اور سخت انتقام لینے والا ہے۔

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ مَثَلُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿60﴾ 7ع

سورۃ النحل آیت 60

جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کے لئے ہی بری مثال ہے اور اللہ کی مثالی شان تو سب سے بلند و بالا ہے اور وہی خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّآ أَن يَقُولُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَٰمِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَٰتٌ وَمَسَٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا ٱسْمُ ٱللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿40﴾

سورۃ الحج آیت 40

یہ تو وہ لوگ ہیں جو ناحق ان کے گھروں سے نکال دیئے گئے صرف یہ کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا۔ تو خانقاہیں۔ اور عیسائی گرجے۔ اور یہودی معبد خانے۔ اور مسجدیں تک ڈھادی جاتیں جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک وہ بہت طاقت والا نہایت غلبے والا ہے۔

مَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿74﴾

سورۃ الحج آیت 74

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیسا کہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔ بلا شبہ اللہ بہت زبردست خوب غالب ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿9﴾ ع1

سورۃ الشعراء آیت 9

اور بیشک تمہارا رب توخوب غالب ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿68﴾ ع4

سورۃ الشعراء آیت 68

اور بیشک تمہارا رب بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿104﴾ ع5

سورۃ الشعراء آیت 104

اور بیشک تمہارا رب توخوب غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿122﴾ ع6

سورۃ الشعراء آیت 122

اور بیشک تمہارا رب تو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿140﴾ ع7

سورة الشعراء آیت 140

اور بیشک تمہارا رب تو خوب غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿159﴾ ع8

سورة الشعراء آیت 159

اور بیشک تمہارا رب تو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿175﴾ ع9

سورة الشعراء آیت 175

اور بیشک تمہارا رب تو خوب غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿191﴾ ع10

سورة الشعراء آیت 191

اور بیشک تمہارا رب تو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱلۡعَزِيزِ ٱلرَّحِيمِ ﴿217﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 217

اور اسی (اللہ جل شانہ) پر بھروسہ رکھو جو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّهُۥٓ أَنَا ٱللَّهُ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ﴿9﴾ لا

سورۃ النمل آیت 9

اے موسیٰؑ !۔ بلاشبہ وہی ہوں میں اللہ۔ بڑا ہی غالب نہایت حکمت والا۔

إِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِي بَيۡنَهُم بِحُكۡمِهِۦۚ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿78﴾ ج لا

سورۃ النمل آیت 78

بیشک تمہارا رب (بروزِ قیامت) ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کردے گا۔ وہ بڑا غالب خوب جاننے والا ہے۔

۞ فَـَٔامَنَ لَهُۥ لُوطٞۘ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّيٓۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ﴿26﴾

سورۃ العنکبوت آیت 26

پس لوطؑ اس پر ایمان لائے اور (ابراہیمؑ) کہنے لگے کہ البتہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ بیشک وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿42﴾

سورۃ العنکبوت آیت 42

یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کسی سے بھی دعائیں مانگتے ہیں بیشک اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

بِنَصْرِ ٱللَّهِ ۚ يَنصُرُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾ لا

سورۃ الروم آیت 5

اللہ ہی کی نصرت سے اللہ جسے چاہتا ہے وہ مدد دیتا ہے۔ اور وہ خوب غالب ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿27﴾ ع3

سورۃ الروم آیت 27

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُس کا اعادہ بھی کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان بہت بلند ہے۔ اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿9﴾

سورۃ لقمان آیت 9

ہمیشہ اُن میں رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ اور وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿27﴾

سورۃ لقمان آیت 27

اور اگر زمین میں جتنے بھی درخت ہیں سب کی قلمیں بنالی جائیں اور سمندر کو سیاہی (اور) اس کے بعد سات سمندر اور اس سیاہی میں لا کے ملا لیے جائیں تو بھی اللہ کے اوصاف وکلمات ختم نہ ہوں گے۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

ذَٰلِكَ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿6﴾ لا

سورۃ السجدۃ آیت 6

وہ تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَرَدَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُواْ خَيْرًا ۚ وَكَفَى ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱلْقِتَالَ ۚ
وَكَانَ ٱللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴿25﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 25

اور جو کافر تھے اللہ نے اُن کو ان کے غصے میں بھرے ہی لوٹا دیا وہ کچھ بھلائی نہ حاصل کر سکے۔ اور اللہ مومنوں کے بارے لڑائی میں کافی ہو گیا اور اللہ کافی طاقتور (اور) بہت زبردست ہے۔

وَيَرَى ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْعِلْمَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ ٱلْحَقَّ وَيَهْدِىٓ إِلَىٰ صِرَٰطِ
ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿6﴾

سورۃ سبا آیت 6

اور جو لوگ علم رکھنے والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ بالکل حق سچ ہے اور اس غالب اور قابلِ تعریف اللہ کے راستے کی طرف ہی رہنمائی کرتا ہے۔

قُلْ أَرُونِىَ ٱلَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِۦ شُرَكَآءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿27﴾

سورة سبا آیت 27

کہہ دو جن لوگوں کو تم نے (اللہ کا) شریک بنا کر اس کے ساتھ ملا رکھا ہے مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ۔ ہرگز نہیں !۔ (نہیں) بلکہ وہ (اکیلا ہی) اللہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

مَّا يَفْتَحِ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍۢ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورة فاطر آیت 2

اللہ بنی نوع انسان کے لئے اپنی رحمت (کا جو دروازہ) کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کردے تو اس کے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں۔ اور وہ خوب غالب بڑا حکمت والا ہے۔

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ بِعَزِيزٍۢ ﴿17﴾

سورة فاطر آیت 17

اور ایسے کرنا اللہ پر کچھ بھی مشکل نہیں۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلْأَنْعَٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَٰٓؤُا۟ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿28﴾

سورۃ فاطر آیت 28

اورانسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں۔البتہ اس کے بندوں میں سے صرف وہی اللہ سے ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ بلا شبہ اللہ خوب غالب بڑا بخش دینے والا ہے۔

تَنزِيلَ ٱلْعَزِيزِ ٱلرَّحِيمِ﴿5﴾لا

سورۃ یٰس آیت 5

یہ بڑے غالب نہایت مہربان نے نازل کیا ہے۔

وَٱلشَّمْسُ تَجْرِى لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ﴿38﴾ط

سورۃ یٰس آیت 38

اور سورج ہے کہ اپنے مقررہ رستے پر چلتا رہتا ہے۔ یہ بڑے غالب اور نہایت دانا کا (مقرر کردہ) اندازہ ہے۔

أَمْ عِندَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ ٱلْعَزِيزِ ٱلْوَهَّابِ﴿9﴾ج

سورۃ ص آیت 9

یا (کیا) ان کے پاس تمہارے رب کی رحمت کے خزانے ہیں جو بڑا غالب بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفَّٰرُ ﴿66﴾

سورۃ ص آیت 66

وہی آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے وہ نہایت زبردست بڑا بخش دینے والا ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الزمر آیت 1

یہ کتاب (یعنی قرآن) اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے جو خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ ٱلَّيْلَ عَلَى ٱلنَّهَارِ وَيُكَوِّرُ ٱلنَّهَارَ عَلَى ٱلَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفَّٰرُ ﴿5﴾

سورۃ الزمر آیت 5

اسی نے آسمانوں اور زمین کو حکمت وتدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے وہی رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ لیتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو (اس طرح) تابع کر رکھا ہے کہ ہر ایک مدت مقررہ تک رواں دواں رہے۔ جان رکھو کہ وہی خوب غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے۔

وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِى ٱنتِقَامٍ﴿37﴾

سورۃ الزمر آیت 37

اور جس کو اللہ ہدایت یاب ہونے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ بڑا غالب بدلہ لینے والا نہیں ہے؟۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ﴿2﴾لا

سورۃ غافر آیت 2

اس کتاب (قرآن کریم) کا نزول اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بہت زبردست خوب جاننے والا ہے۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴿8﴾لا

سورۃ غافر آیت 8

اے ہمارے رب ! ۔ اور ان کو اور ان کے آباؤاجداد۔ ان کی بیویوں۔ اور ان کو بھی جو ان کی اولاد میں سے صالح ہوں ان ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ بیشک تو بڑا غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

تَدْعُونَنِى لِأَكْفُرَ بِٱللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِۦ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ عِلْمٌ وَأَنَا۠ أَدْعُوكُمْ إِلَى ٱلْعَزِيزِ ٱلْغَفَّٰرِ﴿42﴾

سورۃ غافر آیت 42

تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کردوں اور ایسی چیز کو اس کا شریک مقرر کروں جس کا مجھے کچھ بھی علم نہیں اور میں تمہیں اس اللہ جل شانہ کی طرف بلاتا ہوں جو خوب غالب بڑا بخش دینے والا ہے۔

فَقَضَىٰهُنَّ سَبْعَ سَمَٰوَاتٍ فِى يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِى كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنْيَا بِمَصَٰبِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ﴿12﴾

سورۃ فصلت آیت 12

پھر اس نے دو دن میں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کے معاملے کی وحی کر دی۔ اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے زینت بخش دی اور اسے (شیطانوں سے) محفوظ بنا دیا۔ یہ اس (اللہ جل شانہ) کا اندازہ ہے جو خوب غالب بڑا جاننے والا ہے۔

كَذَٰلِكَ يُوحِىٓ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ ٱللَّهُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿3﴾

سورۃ الشوری آیت 3

وہ اسی طرح تمہاری طرف اوران کی طرف بھی جو تم سے پہلے تھے وحی بھیجتا رہا ہے اللہ توخوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

ٱللَّهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهِۦ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْعَزِيزُ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الشوری آیت 19

اللہ تواپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے وہ بڑا ہی طاقت والا نہایت زبردست ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ ٱلْعَزِيزُ ٱلْعَلِيمُ ﴿9﴾ لا

سورۃ الزخرف آیت 9

اوراگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو وہ ضرور کہیں گے کہ ان کواس غالب اور علم والے (اللہ) نے پیدا کیا ہے۔

إِلَّا مَن رَّحِمَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿42﴾ع2

سورۃ الدخان آیت 42

مگر جس پر اللہ مہربانی کرے۔ بیشک وہ تو بڑا غالب نہایت مہربان ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿2﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 2

یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَهُ ٱلْكِبْرِيَآءُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿37﴾ع4

سورۃ الجاثیۃ آیت 37

اور آسمانوں و زمین میں اسی کے لئے بڑائی و کبریائی ہے اور وہ ہر لحاظ سے غالب نہایت حکمت والا ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿2﴾

سورۃ الاٗحقاف آیت 2

(یہ) کتاب بڑے زبردست نہایت حکمت والے اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

وَيَنصُرَكَ ٱللَّهُ نَصْرًا **عَزِيزًا** ﴿3﴾

سورۃ الفتح آیت 3

اور اللہ تمہاری بھرپور زبردست مدد کردے۔

وَلِلَّهِ جُنُودُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ **عَزِيزًا** حَكِيمًا ﴿7﴾

سورۃ الفتح آیت 7

اور آسمانوں وزمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ **عَزِيزًا** حَكِيمًا ﴿19﴾

سورۃ الفتح آیت 19

اور بھی بہت ساری غنیمتیں جن کو وہ (عنقریب) حاصل کریں گے۔اللہ ہی خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَٰهُمْ أَخْذَ **عَزِيزٍ** مُّقْتَدِرٍ ﴿42﴾

سورۃ القمر آیت 42

انہوں نے تو ہماری ساری نشانیوں کو جھٹلادیا تھا تو ہم نے بھی ان کو ایسے پکڑ لیا جیسے کوئی زبردست قدرت والا پکڑ لیتا ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿1﴾

سورۃ الحدید آیت 1

جو مخلوق بھی آسمانوں وزمین میں ہے سب اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُجیب کے اوصاف وکلمات) بیان کرتی ہے۔اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمِيزَانَ لِيَقُومَ ٱلنَّاسُ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا ٱلْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥ وَرُسُلَهُۥ بِٱلْغَيْبِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿25﴾ع 3

سورۃ الحدید آیت 25

البتہ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی ہوئی نشانیاں (معجزے) دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتابیں اور میزان نازل کیا تاکہ بنی نوع انسان عدل وانصاف پر قائم رہیں۔اور ہم نے ہی لوہا نازل کیا جس میں (سامانِ حرب کے لئے) قوت بھی شدید ہے اور لوگوں کے لئے اور بہت سے فائدے بھی ہیں تاکہ

اللہ جانچ کرے کہ کون بن دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے؟۔ بیشک اللہ بڑا طاقتور نہایت زبردست ہے۔

كَتَبَ ٱللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا۠ وَرُسُلِىٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿21﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 21

اللہ نے لکھ دیا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ہی ضرور غالب آکر رہیں گے بیشک اللہ بڑا زورآور نہایت زبردست ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿1﴾

سورۃ الحشر آیت 1

ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُجید کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بڑا ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔ امن وامان دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب آنے والا۔ نہایت زبردست ۔بڑے زور وجبر والا۔ بڑائی وکبریائی والا ہے۔ اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿24﴾ ع3

سورۃ الحشر آیت 24

وہی اللہ جو (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد واختراع کرنے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ سب اچھے سے اچھے نام اسی کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آسمانوں وزمین میں ہے۔ سب اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القوِیُ کے اوصاف وکلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بہت ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَٱغْفِرْ لَنَا رَبَّنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿5﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 5

اے ہمارے رب !۔ ہمیں کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا ہماری مغفرت کردے اور اے ہمارے رب !۔ بیشک تو ہی تو خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

۞ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿1﴾

سورۃ الصّف آیت 1

ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الوَلِیُ کے اوصاف و کلمات) بیان کرتی ہے۔اور وہ پوری طرح غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ٱلْمَلِكِ ٱلْقُدُّوسِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 1

جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہیں سب اس اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الحُمِید کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے ہیں جو حقیقی بادشاہ۔مقدس ۔نہایت زبردست۔بڑا ہی حکمت والا ہے۔

وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا۟ بِهِمْ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿3﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 3

اور ان میں سے دوسروں (یعنی آئندہ آنے والوں) کی طرف بھی بھیجا جواب تک ان سے نہیں ملے۔اور وہ بڑا زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ع2

سورۃ التغابن آیت 18

وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا انتہائی زبردست کمال حکمت والا ہے۔

ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْمَوْتَ وَٱلْحَيَوٰةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفُورُ ﴿2﴾ لا

سورۃ الملک آیت 2

جس نے موت وزندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔؟ وہ بڑا زبردست نہایت بخشنے والا ہے۔

وَمَا نَقَمُوا۟ مِنْهُمْ إِلَّآ أَن يُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿8﴾ لا

سورۃ البروج آیت 8

یہ لوگ ان سے (کوئی ذاتی) انتقام نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو خوب غالب ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

عزیز کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے نبی ﷺ کے بارے بتایا کہ اس پر تمہاری تکلیف بڑی شاق ہوتی ہے۔ وہ بھلائی کا بڑا حریص ہے مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ یہ نبی ﷺ کا امتیاز ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿128﴾

سورۃ التوبۃ آیت 128

البتہ یقینی طور پر تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آگیا ہے جس پر تمہاری تکلیف بڑی شاق ہوتی ہے تمہاری بھلائی کا وہ بڑا حریص ہے مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

درج ذیل آیت میں قبیلے و برادری کے غلبے کا ذکر ہے۔

قَالُوا۟ يَٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَىٰكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَٰكَ ۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿91﴾

سورۃ ہود آیت 91

انہوں نے کہا کہ اے شعیبؑ ! ۔ تمہاری بہت ساری باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور بلاشبہ ہم تمہیں اپنے درمیان کمزور و نحیف ہی دیکھتے ہیں۔ اور اگرچہ تیرے قبیلے برادری کا خیال نہ ہوتا تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے۔ اور تم ہم پر (کسی طرح سے بھی) غالب نہیں ہو۔

درج ذیل آیت میں قرآن کے رتبے اور اس کی عظمت کا ذکر ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِٱلذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُۥ لَكِتَٰبٌ عَزِيزٌ ﴿41﴾ لا

سورۃ فصلت آیت 41

بیشک جن لوگوں نے ان کے پاس نصیحت پہنچ جانے کے بعد اس کا انکار کر دیا (وہ بھی ہم سے چھپ نہیں سکتے)۔ اور بلاشبہ یہ (قرآن) تو ایک بڑی معزز و عالی رتبہ کتاب ہے۔

العظیم

العظیم۔اسم اعظم سے ماخوذ ایک اعلیٰ صفت ہے جس کے معنی ہیں۔بڑی عظمت والا۔سب سے بزرگ و برتر۔بڑے وقار والا۔نہایت عزت و تکریم والا۔جس پر اس سے محبت کرنے والوں بڑا فخر ہو۔

مطلق العظیم وہ ہے اللہ جس کی عظمت کو حواس سے نہیں سمجھا جاسکتا۔جو ہر حد سے باہر ہے۔اتنا کہ کوئی انسانی عقل اسے پا نہیں سکتی۔اگر کوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت پر غور کرے تو کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کے سوا ہر کوئی حقیر سی شے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔انسان خواہ کتنا ہی علم رکھتا ہو۔بہر حال اس کے علم کی وسعت اور ذرائع بہت محدود ہیں۔یہ تو اللہ رب العزت کی عظیم مہربانی ہے کہ انسان کو تمام مخلوقات سے افضل بنادیا۔اور اس کو بہت ہی کم علم دیا۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا
قَلِيلًا ﴿85﴾ وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِۦ عَلَيْنَا
وَكِيلًا ﴿86﴾ لا إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُۥ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿87﴾

سورۃ الاسراء آیت ۸۵ تا ۸۷

اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ روح تو میرے رب کا امر (اور شانِ ربانی) ہے اور (درحقیقت) تم لوگوں کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔ اور اگر ہم چاہیں تو واقعی اس (وحی) کو سلب کر

لیں جو کہ ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے۔ پھر تجھے اس کے لئے ہمارے مقابلے میں کوئی بھی حمایتی ومددگار نہ مل سکے۔ مگر (اس کا سلب نہ کرنا) صرف تمہارے رب کی رحمت ہے بلا شبہ اس کا تم پر بڑا ہی فضل ہے۔

جس پر اس کو بہت ناز ہے اور اسی پر اتراتا پھرتا ہے۔ اتنے محدود علم سے اللہ تعالیٰ کو کیسے سمجھا جاسکتا ہے۔ اس کے لامحدود علم سے کیسے موازنہ کیا جاسکتا ہے؟ ہم مثالوں سے ہی کسی قدر اللہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی قدرت کی ایک مثال اس آیت میں موجود ہے

مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَٰحِدَةٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿28﴾

سورۃ لقمان آیت 28

تم سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کرکے اٹھانا (اللہ کے لئے) ایک شخص کے پیدا کرنے اور دوبارہ اٹھانے جیسا ہی ہے۔ بیشک اللہ بڑا سننے والا نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ کے لیے تمام کائنات کی تخلیق اتنی ہی آسان ہے جتنی کہ ایک روح کی تخلیق اور وہ بھی صرف کن کہہ دینے سے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَىْءٍ إِذَآ أَرَدْنَٰهُ أَن نَّقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿40﴾ ع5

سورۃ النحل آیت 40

البتہ ہم جس کام کا بس ارادہ کرتے ہیں۔ تو اس کے لئے بلاشبہ ہمارا صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی ہوتا ہے کہ ہو جا۔ پھر ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں العظیم کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مَّا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَلَا ٱلْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿105﴾

سورۃ البقرۃ آیت 105

اہلِ کتاب میں سے کافر اور مشرکین نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی خیر و برکت نازل ہو۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا اور اللہ ہی عظیم فضل کا مالک ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِۦ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿74﴾

سورۃ آل عمران آیت 74

وہ اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے۔ اور اللہ بڑے ہی فضل کا مالک ہے۔

فَٱنقَلَبُوا۟ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوٓءٌ وَٱتَّبَعُوا۟ رِضْوَٰنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿174﴾

سورۃ آل عمران آیت 174

پھر انہیں کوئی بھی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے اور اللہ کی رضا کے تابع رہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تَتَّقُواْ ٱللَّهَ يَجۡعَل لَّكُمۡ فُرۡقَانٗا وَيُكَفِّرۡ عَنكُمۡ سَيِّـَٔاتِكُمۡ وَيَغۡفِرۡ
لَكُمۡۗ وَٱللَّهُ ذُو ٱلۡفَضۡلِ ٱلۡعَظِيمِ﴿29﴾

سورۃ الانفال آیت 29

اے ایمان والو ! ۔اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہیں حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت دے
گا۔تم سے تمہارے گناہ مٹادے گااور تمہاری بخشش و مغفرت کردے گا۔اور اللہ بڑے ہی فضل والا ہے۔

فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُلۡ حَسۡبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ
ٱلۡعَظِيمِ﴿129﴾﴿16﴾ع

سورۃ التوبۃ آیت 129

پھر اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی
بھی عبادت کے قابل نہیں۔اسی پر میرا بھروسہ ہے۔اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

قُلۡ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ ٱلسَّبۡعِ وَرَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡعَظِيمِ﴿86﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِۚ قُلۡ أَفَلَا
تَتَّقُونَ﴿87﴾

سورۃ المؤمنون آیت ۸۶۔۸۷

پوچھو کہ سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟۔ (فوراً) کہہ دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ پوچھو پھر تم اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں؟۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ۩ ﴿26﴾

سورۃ النمل آیت 26

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے وہی تو عرش عظیم کا مالک ہے۔

لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿4﴾

سورۃ الشوری آیت 4

جو کچھ آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے سب اسی (اللہ جل شانہ) کا ہے۔ وہ نہایت بلند و برتر عظمت والا ہے۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿96﴾ 3ع

سورۃ الواقعۃ آیت 96

پس تم اپنے عظمتوں والے رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الکَرِیم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

سَابِقُوٓاْ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أُعِدَّتْ
لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ
ٱلْعَظِيمِ ﴿21﴾

سورۃ الحدید آیت 21

(اے بندو!) اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل وکرم والا ہے۔

لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَىْءٍ مِّن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَأَنَّ ٱلْفَضْلَ بِيَدِ
ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿29﴾ع4

سورۃ الحدید آیت 29

اس لئے کہ اہلِ کتاب جان لیں کہ وہ اللہ کے فضل پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور یہ بھی کہ فضل صرف اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل وکرم کا مالک ہے۔

ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿4﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 4

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ ٱلْعَظِيمِ ﴿33﴾ لا

سورۃ الحاقۃ آیت 33

البتہ یہ نہ تو عظمت والے اللہ جل شانہ پر ایمان رکھتا تھا۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿52﴾ 2ع

سورۃ الحاقۃ آیت 52

پس تم اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّؤوف کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

عظمت کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے ان میں کچھ چیزوں کا ذکر کرکے یہ بات باور کرائی ہے کہ اللہ کی نشانیاں آج بھی موجود ہیں۔ جو بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نشانیوں کا بہت زیادہ

احترام کرتا ہے۔مذہبی علامات کی قدر کرتا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے متعلق کسی بھی چیز کی عزت و تکریم کرتا ہے۔یقیناًاللہ سبحانہ وتعالی اس بندے کی عزت کرتے ہیں۔

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ ﴿32﴾

سورة الحج آیت 32

یہی (حکم) ہے اور جو کوئی اللہ کے نامزد شعائر کی تعظیم کرے تو بلاشبہ یہ دلوں کے تقویٰ سے (ہی ممکن) ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نشانیوں ان نشانیوں میں سے عظمت والا قرآن بھی ہے۔جس کو اسی نے نازل کیا ہے۔اور جس سے تعلق انسان کو عظیم بناتا اور اللہ سے جوڑ دیتا ہے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَٰكَ سَبْعًا مِّنَ ٱلْمَثَانِى وَٱلْقُرْءَانَ ٱلْعَظِيمَ ﴿87﴾

سورة الحجر آیت 87

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے تمہیں دہرائی جانے والی سات آیات (سورۃ الفاتحۃ کی) اور عظمت والا قرآن بھی عطا کیا ہے۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿58﴾

سورۃ الدخان آیت 58

پس یقینی طور پر ہم نے محض اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں بالکل آسان کر دیا ہے اس لئے کہ یہ لوگ غور و فکر سے نصیحت حاصل کریں۔

جو شخص اسے سیکھتا ہے۔اس کا پوری طرح سے علم رکھتا ہے۔ پھر اس سیکھے ہوئے پر عمل کرتا ہے اور اس کی تعلیمات کو پھیلاتا بھی ہے تو وہ بھی اللہ کی نظر میں عظیم بن جاتا ہے۔جس چیز کا تعلق اللہ جل شانہ سے جڑ جاتا ہے وہ بھی عظمت کا حامل ہو جاتا ہے۔ عرش کا تعلق اللہ سے ہے اس لیے وہ بھی عظیم ہے۔اس لیے اسی سے تعلق جوڑنے کی کوشش سب سے افضل ہے۔

العفوّ

العفو۔اصل لفظ عفو سے ماخوذ ہے اور اس کے متعدد معنی ہیں۔جب بطور فعل استعمال ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کسی چیز کو حاصل کرنے کے لیے کہیں جانا۔بغیر مانگے دینا۔بڑھانا۔کسی چیز کو مٹا دینا۔ بطور اسم۔اس کا مطلب ہے گناہوں کا مکمل طور پر مٹا دینا۔وہ معاف کرنے والا ہے۔کوئی دعا کرے اور کہے کہ اے رب! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے عفو و عافیہ عطا فرما۔یعنی مجھے میرے گناہوں کی سزا نہ دے۔اور اپنے عذاب سے مجھے محفوظ و مامون بنا دے۔بطور صفت۔اس کا مطلب ہے حلال۔حلال کیا ہے۔

العفو اپنی رحمت سے روحوں کو راہِ راست سے ہٹ جانے کی تاریکی۔اور دلوں سے بھول کے گناہ کرنے کی بیماری کو اپنی عظمت کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔وہ تو نہایت خوبصورتی سے گناہوں کو نامۂ اعمال سے ہی مٹا دینے پر قادر ہے۔وہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ان کے نشانات کو مٹاتا ہے۔نیتوں میں فتور نہ ہو تو انہیں نیکیوں سے بھی بدل دیتا ہے۔وہ اپنے مقرر کردہ فرشتوں کے ذریعے رکھے گئے ریکارڈ سے بھی گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔یہاں تک کہ وہ ان کو ان فرشتوں کی یادوں اور ان لوگوں کی یادوں سے ہی محو کر دینے پر قادر ہے کہ جس صورت اور جن حالات میں نے ان کا ارتکاب کیا ہوتا ہے۔

جب وہ معاف کرتا ہے تو نہایت مہربانی سے کرتا ہے۔وہ گنہگاروں کو سزا نہیں دیتا۔جو کسی کو اس کی کوتاہیوں کی یاد نہیں دلاتا۔اسے شرمندگی کے احساس سے بچاتا ہے۔اور وہ اسے اپنے کیے کی برائی یاد

نہیں دلاتا ہے۔اگر کوئی اس سے ٹوٹ کر محبت کرتا ہے تو وہ کے دل کو گناہ کو برائی کرنے سے بچاتا ہے۔ اوراسے برائی کرنے والے کے شر سے بھی بچاتا ہے۔جو دل سے معافی چاہنے والوں کو اس طرح معاف کرتا ہے جیسے کہ انہوں نے گناہ کیے ہی نہ ہوں۔یہ بھی اللہ کی رحمت اور عفو ودر گذر کا ایک مظہر ہے کہ نیکی کا اجر دس گنا اور برائی کا گناہ اتنا ہی جتنا کہ سرزد ہوا۔اور پھر نیکیاں بھی برائیوں کو مٹادیتی ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقْرَبُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُواْ مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِى سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُواْ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43﴾

سورۃ النساء آیت 43

اے ایمان والو !۔نماز کے قریب مت جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو یہاں تک کہ تم جو تم کہہ رہے ہو (اسے) سمجھنے لگو اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز مت پڑھو) یہاں تک کہ غسل کر لو۔مگر یہ کہ (تیمّم کر کے نماز پڑھ لو اگر) بحالت سفر راستے پر چلے جا رہے ہو۔اور اگر تم بیمار ہو۔یا سفر میں ہو۔یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے آیا ہو۔یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو۔اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں پر مسح کر لو۔بیشک اللہ ہی معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔

فَأُوْلَٰٓئِكَ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿99﴾

سورۃالنساء آیت 99

پس امید ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمادے۔اور اللہ ہی معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔

إِن تُبْدُوا۟ خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا۟ عَن سُوٓءٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ﴿149﴾

سورۃالنساء آیت 149

اور اگر تم اعلانیہ بھلائی کرو یا اسے خفیہ رکھو یا کسی برائی سے در گزر کرو تو بیشک اللہ بھی بڑا معاف کرنے والا نہایت قدرت رکھنے والا ہے۔

۞ ذَٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِۦ ثُمَّ بُغِىَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿60﴾

سورۃالحج آیت 60

یہ (بات طے شدہ) ہے اور جو کوئی ویسا ہی بدلہ لے جیسا اس کے ساتھ (ظلم وزیادتی) کی گئی پھر اس پر مزید بڑھ جائے تو اللہ ضرور اس (دوسرے) کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ در گزر کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُظَٰهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَآئِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَٰتِهِمۡۖ إِنۡ أُمَّهَٰتُهُمۡ إِلَّا ٱلَّٰٓـِٔي
وَلَدۡنَهُمۡۚ وَإِنَّهُمۡ لَيَقُولُونَ مُنكَرٗا مِّنَ ٱلۡقَوۡلِ وَزُورٗاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٞ ﴿2﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 2

تم میں سے جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں)۔ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔اور البتہ یہ لوگ ایک بہت ہی نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔اور بلاشبہ اللہ بڑا درگزر کرنے والا نہایت بخشنے والا ہے۔

عفو ودرگذر جہاں کہیں بھی مخلوق میں نظر آتا ہے وہ اسی کا عطا کردہ ہوتا ہے۔جو کوئی بھی اس صفت سے متصف ہوتا ہے وہ معافی چاہنے والوں کو معاف کرنے کا جذبہ رکھتا ہے۔جس کسی نے اس کے خلاف کوئی غلط کام کیا ہوتا ہے یا اس کے ساتھ ناانصافی یا زیادتی کی ہوتی ہے۔اس پر ظلم کیا ہوتا ہے یا اس کے ساتھ براسلوک کیا ہوتا ہے وہ معافی کے بعد اس کو یاد نہیں رکھتا۔بلکہ اسے اپنے دل سے مٹا دیتا ہے اور اس کے ساتھ حسن سلوک ہی کرتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلۡكَٰظِمِينَ ٱلۡغَيۡظَ وَٱلۡعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِۗ وَٱللَّهُ
يُحِبُّ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ﴿134﴾ج

سورۃ آل عمران آیت 134

جو فراخی میں اور تنگی میں بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روک لیتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کردیتے ہیں اور اللہ ایسے احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

العلیم

العلیم۔ علم سے ماخوذ ہے جو کسی چیز کے بارے میں حقیقت کو سمجھنے اور حقیقت سے متفق ہونے کے یقین سے حاصل ہوتا ہے۔ ہر موجود چیز اللہ تعالیٰ کے قبضۂ ملکیت میں ہے۔ اللہ ہی ہے جو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ یقیناً اس کا علم ہر چیز کے وجود میں آنے سے پہلے کا ہے۔ کوئی بھی چیز اس کے علم سے ڈھکی چھپی نہیں۔ وہی ہے جس کے علم کو مکمل و جامع کہا جا سکتا ہے۔ لامکاں سے مکاں تک خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ وہ اس کے آغاز سے انجام تک جانتا ہے۔ اس سے اوپر یا نیچے۔ اس سے پہلے یا بعد کیا ہے اور اس کے نتائج کیا کیا ہیں۔ وہ سب جاننے والا ہے۔

جو جانتا ہے کہ کیا ہوا۔ کیا ہے اور کیا ہوگا۔ کون و مکان کا علم اسی کے پاس ہے اور قیامت کا علم بھی اسی کے پاس ہے۔ وہ جانتا ہے کہ بارش کہاں کہاں مفید ہے۔ رحم کیا کچھ برداشت کرتا ہے۔ ہر ذی روح کیا کچھ کماتا ہے۔ کون ہے جو برے ارادے رکھتا ہے۔ کون دنیاوی اور کون اخروی خواہشات رکھتا ہے۔ کوئی کیا چھپاتا ہے اور کیا ظاہر کرتا ہے۔ کون کب اور کہاں مرے گا۔ ہر ہر چیز کی تفصیلات۔ سب ضمائر اور ساری روحیں بیک نظر اس کے سامنے ہیں۔ کوئی بھی چیز۔ یہاں تک کہ زمین یا آسمان میں نہایت ہلکے ایٹم کے برابر وزن بھی اس کے علم سے مبرا نہیں۔

رات کی تاریکی میں اٹھنے والی آوازیں ہوں یا دن کی شورش۔ پردۂ شب میں ہونے والی جنبش ہو یا دن کی روشنی۔ سب ایک ساتھ اور یکساں طور پر اللہ کے سامنے عیاں ہیں۔

قرآن کریم میں العلیم کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ ٱسْتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ فَسَوَّىٰهُنَّ
سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿29﴾ 3ع

سورۃ البقرۃ آیت 29

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے پیدا کیا پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں ٹھیک سات آسمان بنا دیا۔ اور وہ ہر ایک چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿32﴾

سورۃ البقرۃ آیت 32

انہوں نے عرض کیا تو پاک ہے ہمیں کچھ بھی علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ بیشک تو ہی سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ﴿95﴾

سورۃ البقرۃ آیت 95

اور کبھی ہرگز اس کی تمنا نہیں کریں گے ان (بداعمالیوں) کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں
۔اور اللہ ظالم لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

وَلِلَّهِ ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا۟ فَثَمَّ وَجْهُ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿115﴾

سورۃ البقرۃ آیت 115

اور مشرق و مغرب کا مالک اللہ ہی ہے پس تم جدھر بھی رخ کرو ادھر اللہ کی رضا شامل ہے۔ بیشک اللہ
بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَٰهِـۧمُ ٱلْقَوَاعِدَ مِنَ ٱلْبَيْتِ وَإِسْمَٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ
ٱلْعَلِيمُ ﴿127﴾

سورۃ البقرۃ آیت 127

اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (دعا بھی کیے جاتے تھے کہ) اے ہمارے
رب !۔ ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے۔ بیشک تو ہی خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَإِنْ ءَامَنُوا۟ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَوا۟ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ
فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿137﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 137

پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم سب ایمان لائے ہو تو یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔ اور اگر رو گردانی کریں تو البتہ وہ صرف کھلی مخالفت میں ہیں پس ان کے مقابلے میں اللہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔ اور وہ خوب سننے والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿158﴾

سورۃ البقرۃ آیت 158

بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔ پس جو بھی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان سعی کر لے۔ اور جو کوئی بھی اپنی خوشی سے مزید نیکی کرے تو بیشک اللہ قدردان ہے خوب جاننے والا ہے۔

فَمَنۢ بَدَّلَهُۥ بَعْدَمَا سَمِعَهُۥ فَإِنَّمَآ إِثْمُهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿181﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 181

پھر جو کوئی وصیت کو سننے کے بعد بدل ڈالے تو بلاشبہ اس کا گناہ صرف انہی لوگوں پر ہے جو اسے بدلتے ہیں۔ بیشک اللہ سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے۔

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَآ أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿215﴾

سورۃ البقرۃ آیت 215

تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟۔ کہہ دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر۔ رشتے داروں پر۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں پر خرچ کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم کرو گے تو بلاشبہ اللہ اسے بخوبی جانتا ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا۟ ٱللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَٰنِكُمْ أَن تَبَرُّوا۟ وَتَتَّقُوا۟ وَتُصْلِحُوا۟ بَيْنَ ٱلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿224﴾

سورۃ البقرۃ آیت 224

اور اللہ کو اپنی قسموں کا (ایسے) نشانہ نہ بناؤ کہ اچھا سلوک کرنے۔ اور تقویٰ اختیار کرنے۔ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے سے رک جاؤ۔ اور اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَإِنْ عَزَمُوا۟ ٱلطَّلَٰقَ فَإِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿227﴾

سورۃ البقرۃ آیت 227

اور اگر وہ طلاق کا عزم کرلیں تو بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ
وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا۟ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوٓا۟
ءَايَٰتِ ٱللَّهِ هُزُوًا ۚ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ
وَٱلْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِۦ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿231﴾ 29ع

سورۃ البقرۃ آیت 231

اور جب عورتوں کو طلاق دے چکو پھر وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں مناسب انداز سے روک لو یا منصفانہ طریقے سے چھوڑ دو۔ اور انہیں ستانے کی غرض سے نہ روکے رکھو کہ تم زیادتی کرنے لگ جاؤ۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا تو یقیناً وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ اور تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ۔ اور اللہ کی وہ نعمتیں یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہیں اور جو کتاب و حکمت اس نے تم پر نازل کی ہے اسی کے ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

وَقَٰتِلُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿244﴾

سورۃ البقرۃ آیت 244

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ اللہ خوب سننے والا بڑا علم والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلْمَلَإِ مِنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ مِنۢ بَعْدِ مُوسَىٰٓ إِذْ قَالُواْ لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ٱبْعَثْ لَنَا
مَلِكًا نُّقَٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِتَالُ أَلَّا تُقَٰتِلُواْ ۖ
قَالُواْ وَمَا لَنَآ أَلَّا نُقَٰتِلَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَٰرِنَا وَأَبْنَآئِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ
عَلَيْهِمُ ٱلْقِتَالُ تَوَلَّوْاْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ﴿246﴾

سورۃ البقرۃ آیت 246

کیا تم نے اولادِ اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰؑ کے بعد اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کردو تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں ؟۔ اس نے کہا کہیں ایسا نہ ہو کہ جب لڑنا تم پر واجب ہو جائے تو پھر تم نہ لڑو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کی راہ میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئےاور بال بچوں سے دور کردیئے گئے ؟۔ پھر جب انہیں لڑائی کا حکم ہوا تو چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوٓا۟ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ ٱلْمُلْكُ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِٱلْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ ٱلْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهُۥ بَسْطَةً فِى ٱلْعِلْمِ وَٱلْجِسْمِ ۖ وَٱللَّهُ يُؤْتِى مُلْكَهُۥ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ
وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿247﴾

سورۃ البقرۃ آیت 247

اوران کے نبی نے ان سے کہاکہ بیشک اللہ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا ہے۔ وہ بولے کہ اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے اس سے زیادہ تو ہم ہی بادشاہت کے حقدار ہیں اور اس کے پاس تو اتنی مال و دولت بھی نہیں ؟۔ نبی نے کہاکہ بلاشبہ اللہ نے اس کو تم پر فوقیت دی ہے اور (بادشاہت کے لئے) چن لیا ہے اور اسے علمی و جسمانی لحاظ سے بھی برتری عطا کی ہے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنا ملک عطا کرتا ہے ۔اور اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

لَآ إِكْرَاهَ فِى ٱلدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشْدُ مِنَ ٱلْغَىِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ
فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَا ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿256﴾

سورۃ البقرۃ آیت 256

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یقینی طور پر ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔ پس جو کوئی طاغوت (یعنی ہر باطل معبود) کا انکار کردے اور اللہ پر ہی ایمان لائے تو اس نے ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

مَّثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِى كُلِّ سُنۢبُلَةٍ مِّا۟ئَةُ حَبَّةٍ ۗ وَٱللَّهُ يُضَٰعِفُ لِمَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿261﴾

سورۃ البقرۃ آیت 261

جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر ایک بالی میں سو سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔ اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

ٱلشَّيْطَٰنُ يَعِدُكُمُ ٱلْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِٱلْفَحْشَآءِ ۖ وَٱللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿268﴾ لا صلے

سورۃ البقرۃ آیت 268

شیطان تمہیں تنگ دستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے۔ اور اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ اور اللہ بہت وسعت و کشائش والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ ٱلَّذِينَ أُحْصِرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِى ٱلْأَرْضِ
يَحْسَبُهُمُ ٱلْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ ٱلتَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ
إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿273﴾ ع37

سورۃ البقرۃ آیت 273

خیرات ان حاجت مندوں کے لئے (بھی) ہے جو اللہ کے راستے میں گھِر گئے (یعنی اللہ کے لئے ایسے مصروفِ عمل ہوئے کہ کمائی کے لئے) ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لوگے وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگ سکتے۔ اور تم جو مال بھی خرچ کروگے تو بلاشبہ اللہ اس کو جانتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَٱكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ
كَاتِبٌۢ بِٱلْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ ٱللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ ٱلَّذِى
عَلَيْهِ ٱلْحَقُّ وَلْيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ فَإِن كَانَ ٱلَّذِى عَلَيْهِ ٱلْحَقُّ
سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُۥ بِٱلْعَدْلِ ۚ
وَٱسْتَشْهِدُوا۟ شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَٱمْرَأَتَانِ مِمَّن
تَرْضَوْنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَىٰهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَىٰهُمَا ٱلْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ

ٱلشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُواْ ۚ وَلَا تَسْـَٔمُوٓاْ أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰٓ أَجَلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ
أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَٰدَةِ وَأَدْنَىٰٓ أَلَّا تَرْتَابُوٓاْ ۖ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً حَاضِرَةً
تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوٓاْ إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا
يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُواْ فَإِنَّهُۥ فُسُوقٌۢ بِكُمْ ۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ
ٱللَّهُ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿282﴾

سورۃ البقرۃ آیت 282

اے ایمان والو ! ۔جب تم کسی وقت مقرر تک آپس میں ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔اور لکھنے والا تم میں سے انصاف سے لکھے۔اور کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ نے اس کو صلاحیت دی ہے ۔پس اسے چاہیے کہ لکھ دے اور قرض دار ہی املا کرائے اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور لکھاتے ہوئے اس میں کچھ بھی کم نہ کرے۔اور اگر قرض دار بے عقل یا ضعیف ہو یا املا کرانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو اس کا ولی (سرپرست) ہو وہ انصاف کے ساتھ املا کرائے۔اور اپنے مَردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو۔پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ کے طور پر پسند کرو تاکہ اگر ایک ان میں سے بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار نہ کریں۔اور قرض (خواہ) تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے لکھنے میں کوتاہی نہ کرو۔یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک نہایت قرین انصاف ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والا ہے اور اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم

کسی شبہ میں نہ پڑو۔ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم (روزمرہ) لین دین کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔اور جب آپس میں خرید وفروخت کرو تو بھی گواہ کرلیا کرو۔نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو۔اگر ایسا کرو گے تو بلاشبہ یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (یہ سب) اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۞ وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا۟ كَاتِبًا فَرِهَٰنٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ ٱلَّذِى ٱؤْتُمِنَ أَمَٰنَتَهُۥ وَلْيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُۥٓ ءَاثِمٌ قَلْبُهُۥ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ **عَلِيمٌ** ﴿283﴾ 39ع

سورۃ البقرۃ آیت 283

اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو (کوئی چیز) رہن رکھ کر (قرض لے لو)۔اور اگر تم ایک دوسرے پر اعتبار کرتے ہو تو جس پر اعتبار کیا گیا ہے اسے چاہیے کہ اس (صاحبِ امانت) کی امانت واپس کردے اور اللہ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے۔اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بلاشبہ اس کا دل گناہ گار ہے۔اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ بخوبی جانتا ہے۔

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنۢ بَعْضٍ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ **عَلِيمٌ** ﴿34﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 34

ان میں سے بعضے اولاد تھے بعض کی۔اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

إِذْ قَالَتِ ٱمْرَأَتُ عِمْرَٰنَ رَبِّ إِنِّى نَذَرْتُ لَكَ مَا فِى بَطْنِى مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿35﴾

سورۃ آل عمران آیت 35

جب عمران کی بیوی نے کہا۔کہ اے میرے رب !۔جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے بیشک میں اس کو خاص طور پر تیری ہی نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے قبول فرمالے !۔یقیناً تو خوب سننے والا اور ہر طرح سے جاننے والا ہے۔

فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُفْسِدِينَ ﴿63﴾ ع6

سورۃ آل عمران آیت 63

پس اگر یہ لوگ روگردانی کرلیں تو بلاشبہ اللہ مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

وَلَا تُؤۡمِنُوٓاْ إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمۡ قُلۡ إِنَّ ٱلۡهُدَىٰ هُدَى ٱللَّهِ أَن يُؤۡتَىٰٓ أَحَدٞ مِّثۡلَ مَآ
أُوتِيتُمۡ أَوۡ يُحَآجُّوكُمۡ عِندَ رَبِّكُمۡۗ قُلۡ إِنَّ ٱلۡفَضۡلَ بِيَدِ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۗ وَٱللَّهُ
وَٰسِعٌ عَلِيمٞ ﴿73﴾ ج لا

سورۃ آل عمران آیت 73

اور (کہتے ہیں کہ) اپنے ہم مذہب کے علاوہ کسی کی بات نہ مانو (ان سے) کہہ دو کہ یقیناً حقیقی ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے یہ بھی (کہتے ہیں کہ بالکل نہ مانو) کہ کسی کو ویسی ہی چیز مل جائے جو (کبھی) تم کو دی گئی تھی یا (یہ بھی کہ) تمہارے خلاف رب کے حضور کوئی دلیل و حجت پیش کر سکے گا؟۔ (ان سے یہ) کہہ دو کہ بیشک سارے کا سارا فضل و کرم اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

لَن تَنَالُواْ ٱلۡبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَۚ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيۡءٖ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ
عَلِيمٞ ﴿92﴾

سورۃ آل عمران آیت 92

جب تک کہ اپنی من پسند چیزوں میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو گے بھلائی ہرگز نہ حاصل کرسکو گے۔ اور جو چیز بھی تم خرچ کرو گے تو بلا شبہ اللہ اسے بخوبی جانتا ہے۔

وَمَا يَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُتَّقِينَ ﴿115﴾

سورۃ آل عمران آیت 115

اور یہ جیسی بھی نیکی کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔ اور اللہ متقی لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

هَٰٓأَنتُمْ أُوْلَآءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِٱلْكِتَٰبِ كُلِّهِۦ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ عَضُّواْ عَلَيْكُمُ ٱلْأَنَامِلَ مِنَ ٱلْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُواْ بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿119﴾

سورۃ آل عمران آیت 119

خبردار! ۔ تم ان سے محبت کرتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں کرتے اور تم تو سب کتابوں کو مانتے ہو اور (ان کا حال ہے کہ) جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر مارے غصے کے انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ کہہ دو تم اپنے غم وغصے میں ہی مر جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تمہارے دلوں کے رازوں تک کو بھی جانتا ہے۔

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ ٱلْمُؤْمِنِينَ مَقَٰعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿121﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 121

اور جب تم صبح کو اپنے گھر سے نکل کر ایمان والوں کو لڑائی کے ٹھکانوں پر جگہ جگہ بٹھا رہے تھے۔ اور اللہ بڑا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنۢ بَعْدِ ٱلْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَآئِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ ظَنَّ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ ٱلْأَمْرِ مِن شَىْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْأَمْرَ كُلَّهُۥ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِىٓ أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَٰهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِى بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ ٱلَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِىَ ٱللَّهُ مَا فِى صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿154﴾

سورۃ آل عمران آیت 154

پھر اللہ نے رنج و غم کے بعد تم پر امن نازل فرمایا کہ تم میں سے ایک فریق پر نیند طاری ہو گئی۔ اور کچھ لوگ جن کو جان کا فکر لاحق تھا اللہ کے بارے میں جاہلوں جیسے غیر حقیقی گمان کر رہے تھے۔ اور کہتے تھے بھلا اس معاملہ میں ہمیں بھی کچھ اختیار ہے؟۔ تم کہہ دو کہ بیشک سب کچھ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی باتیں چھپائے ہوئے ہیں جن کا تم سے اظہار نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ ہمارے

بس میں ہوتا تو ہم یہاں قتل ہی نہ کیے جاتے۔ کہہ دو کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی جن کے لئے قتل ہونا لکھ دیا گیا تھا وہ ضرور اپنے مقتل کی طرف نکل آتے۔ (یہ سب کچھ اس لئے ہوا) کہ اللہ آزمائے جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اور بالکل پاک صاف کردے اس بات کو جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اور اللہ ہی دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔

يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَٰدِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ ٱثْنَتَيْنِ
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَٰحِدَةً فَلَهَا ٱلنِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا
ٱلسُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُۥ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُۥ وَلَدٌ وَوَرِثَهُۥٓ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ
ٱلثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُۥٓ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ ٱلسُّدُسُ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ
ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ
عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿11﴾

سورۃ النساء آیت 11

اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت کرتا ہے۔ کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ اور اگر صرف (دو یا) دو سے اوپر لڑکیاں ہی وارث ہوں تو ان کو ترکہ کا دو تہائی دیا جائے گا۔ اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ آدھا ہے۔ اور اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کے لئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہوگا (اور باقی سب اولاد کا)۔ اور اگر بے اولاد ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث

ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا (باقی دو تہائی باپ کو ملے گا)۔ اور اگر اس (میت) کے (بہن) بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا (باقی سب بہن بھائیوں کا)۔ مگر یہ تقسیم اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہوگی جو مرنے والا کر گیا اور اس قرض کی ادائیگی کے بعد جو اس (میت) کے ذمے ہوگا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ یا تمہاری اولاد میں سے فائدے کے لحاظ سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصے ہیں۔ بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَٰجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ ٱلثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً أَوِ ٱمْرَأَةٌ وَلَهُۥٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا ٱلسُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوٓا۟ أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى ٱلثُّلُثِ ۚ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿12﴾ ط

سورة النساء آیت 12

اور جو ترکہ تمہاری بیویاں چھوڑ مریں اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے آدھا تمہارا ہوگا۔ اور اگر ان کے اولاد ہو تو پھر تمہیں ان کے ترکہ کا چوتھا حصہ ملے گا۔ یہ تقسیم اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو

اس نے کی ہو اور اس قرضہ کی ادائیگی کے بعد جو اس کے ذمہ ہو۔ اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرو اور اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو وہ (بیویاں) تمہارے ترکہ میں سے چوتھے حصہ کی حقدار ہوں گی۔ اور اگر تمہارے اولاد ہو تو پھر ان کا آٹھواں حصہ ہوگا۔ اور (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو تم نے کی ہو اور اس قرض کو ادا کرنے کے بعد جو تمہارے ذمے ہو۔ اور اگر میت کلالہ ہو یعنی بے اولاد مرد ہو یا عورت ہو اور اس کے ماں باپ نہ ہوں مگر بھائی بہن ہوں۔ تو اگر اس کا صرف ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو پھر وہ کل ترکہ کے ایک تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے۔ مگر (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد جو کی گئی اور واجب الادا قرض چکانے کے بعد ہوگی (جبکہ وصیت کرنے والا وارثوں کو) نقصان پہنچانے کے درپے نہ ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے لازمی ہدایت ہے۔ اور اللہ بڑے ہی علم و حلم والا ہے۔

إِنَّمَا ٱلتَّوْبَةُ عَلَى ٱللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلسُّوٓءَ بِجَهَٰلَةٍۢ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍۢ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَتُوبُ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿17﴾

سورۃ النساء آیت 17

اللہ یقیناً صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی سے کوئی برائی کر لیتے ہیں پھر جلد ہی اس سے (باز آجاتے اور) رجوع کر لیتے ہیں پس اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ ۖ كِتَٰبَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا۟ بِأَمْوَٰلِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ ۚ فَمَا ٱسْتَمْتَعْتُم بِهِۦ مِنْهُنَّ فَـَٔاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَٰضَيْتُم بِهِۦ مِنۢ بَعْدِ ٱلْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿24﴾

سورۃ النساء آیت 24

اور شوہر والی عورتیں بھی (حرام ہیں) مگر ایسی عورتیں جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہاری ملکیت میں ہوں۔ یہ اللہ کا قانون تم پر فرض ہے۔ اور ان کے علاوہ باقی سب عورتیں تم پر حلال ہیں ایسے کہ برائی سے بچنے کے لئے اپنے مال خرچ کرکے ان سے نکاح کرلو نہ کہ شہوت رانی کرنے کے لئے۔ پس جن (منکوحہ) عورتوں سے تم نے فائدہ حاصل کیا ہے ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کرو۔ البتہ مہر مقرر ہو جانے کے بعد بھی اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس کی رضامندی سے جو طے کرلو۔ بیشک اللہ ہر طرح سے خبردار نہایت حکمت والا ہے۔

يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿26﴾

سورۃ النساء آیت 26

اللہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام) وضاحت سے بیان کردے اور تمہیں ان نیک لوگوں کی سنت پر چلائے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور تمہاری توبہ قبول کرے۔ اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَا تَتَمَنَّوْاْ مَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بِهِۦ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍۢ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌۭ مِّمَّا ٱكْتَسَبُواْ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌۭ مِّمَّا ٱكْتَسَبْنَ ۚ وَسْـَٔلُواْ ٱللَّهَ مِن فَضْلِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًۭا ﴿32﴾

سورۃ النساء آیت 32

اور اس فضیلت میں آرزو مت کرو جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے۔ مردوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَٱبْعَثُواْ حَكَمًۭا مِّنْ أَهْلِهِۦ وَحَكَمًۭا مِّنْ أَهْلِهَآ إِن يُرِيدَآ إِصْلَـٰحًۭا يُوَفِّقِ ٱللَّهُ بَيْنَهُمَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًۭا ﴿35﴾

سورۃ النساء آیت 35

اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی ناچاقی کا خوف ہو تو ایک منصف مرد کے کنبے میں سے اور ایک منصف عورت کے کنبے میں سے مقرر کردو اگر وہ صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں میں موافقت پیدا کردے گا۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا خوب خبردار ہے۔

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَأَنفَقُوا۟ مِمَّا رَزَقَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ﴿39﴾

سورۃ النساء آیت 39

اور اگر یہ لوگ اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لے آتے اور جو کچھ اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ بھی کرتے تو ان کا کیا نقصان ہو جاتا؟۔ اور اللہ ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔

ذَٰلِكَ ٱلْفَضْلُ مِنَ ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ عَلِيمًا ﴿70﴾ ع9

سورۃ النساء آیت 70

یہی (رفاقت) تو اللہ کا خاص فضل ہے۔ اور اللہ ہی جاننے والا کافی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَصَّدَّقُوا۟ ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿92﴾

سورۃ النساء آیت 92

اور کسی ایمان والے کی شان نہیں کہ مومن کو قتل کردے مگر غلطی سے۔ اور جو کوئی بھول کر بھی کسی مومن کو مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی دے مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں۔ پھر اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے ہو جس سے تمہاری دشمنی ہے تو صرف ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے۔ اور اگر مقتول ایسے لوگوں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام بھی آزاد کرنا ہوگا۔ اور پھر جسے غلام نہ میسر ہو سکے۔ تو وہ اللہ سے گناہ بخشوانے کے لئے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ
وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿104﴾ 15ع

سورۃ النساء آیت 104

اور ہمت نہ ہارنا خواہ تمہیں کفار کا تعاقب کرنے میں مشقت اٹھانی پڑے۔ پس جیسے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اسی طرح انہیں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اور تم تو البتہ اللہ سے ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ ہی سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُۥ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿111﴾

سورۃ النساء آیت 111

اور جو کوئی گناہ کماتا ہے تو البتہ اس کا وبال صرف اسی کی جان پر ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِى ٱلنِّسَآءِ ۖ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِى ٱلْكِتَٰبِ فِى يَتَٰمَى ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِى لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلْوِلْدَٰنِ وَأَن تَقُومُوا۟ لِلْيَتَٰمَىٰ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِهِۦ عَلِيمًا ﴿127﴾

سورۃ النساء آیت 127

تم سے لوگ (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ تمہیں ان کے بارے فتویٰ دیتا ہے اور قرآن کی وہ آیات جو تم پر ان یتیم عورتوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں تم ان کا حق تو

نہیں دیتے اور راغب ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کرلو اور (وہ آیات بھی جو) کمزور و بے بس بچوں کے متعلق ہیں کہ یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو۔ اور جو بھلائی تم کروگے تو بلا شبہ اللہ اسے پوری طرح جانتا ہے۔

مَّا يَفْعَلُ ٱللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَءَامَنتُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿147﴾

سورۃ النساء آیت 147

اگر تم ایمان لے آؤ اور شکر گزار بن جاؤ تو اللہ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟۔ اللہ تو بڑا قدر دان بھرپور علم رکھنے والا ہے۔

۞ لَّا يُحِبُّ ٱللَّهُ ٱلْجَهْرَ بِٱلسُّوٓءِ مِنَ ٱلْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ﴿148﴾

سورۃ النساء آیت 148

برائی کے ساتھ اعلانیہ بات کرنے کو اللہ بالکل پسند نہیں کرتا مگر مظلوم کو اجازت ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلرَّسُولُ بِٱلْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا۟
فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿170﴾

سورۃ النساء آیت 170

اے بنی نوع انسان ! ۔اللہ کا رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لے آؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے۔اور اگر انکار کروگے تو (مت بھولنا کہ) یقیناً اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں وزمین میں ہے۔اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِى ٱلْكَلَٰلَةِ ۚ إِنِ ٱمْرُؤٌا۟ هَلَكَ لَيْسَ لَهُۥ وَلَدٌ وَلَهُۥٓ أُخْتٌ
فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا ٱثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا
ٱلثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوٓا۟ إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۗ
يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا۟ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌۢ ﴿176﴾ ع24

سورۃ النساء آیت 176

تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے اس کے تمام ترکہ کا آدھا ملے گا۔اور وہ شخص اس کی بہن کا وارث ہوگا اگر اس کے کوئی اولاد نہ ہو۔اور اگر دو بہنیں ہوں تو انہیں کل ترکہ میں سے دو تہائی

ملے گا۔اور اگر مرد اور عورت دونوں (ملا کر) کئی بھائی بہن ہوں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا۔اللہ تمہارے لئے کھول کھول کر احکام واضح کرتا ہے کہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَـٰقَهُ ٱلَّذِى وَاثَقَكُم بِهِۦٓ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿7﴾

سورۃ المائدۃ آیت 7

اور یاد کرو وہ انعام جو اللہ نے جو تم پر کیے اور اس کے عہد و پیمان کو جو اس نے تم سے لیا جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سن لیا اور قبول کر لیا۔اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ دلوں کے رازوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلْكَـٰفِرِينَ يُجَـٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ المائدۃ آیت 54

اے ایمان والو! ۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں کے حق میں بہت سخت ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بخوبی جاننے والا ہے۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿76﴾

سورۃ المائدۃ آیت 76

کہہ دو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسوں ایسوں کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نفع اور نقصان کا ذرا سا بھی اختیار نہیں رکھتے؟ ۔ اور وہ اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ جَعَلَ ٱللَّهُ ٱلْكَعْبَةَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ قِيَٰمًا لِّلنَّاسِ وَٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَٱلْهَدْىَ وَٱلْقَلَٰٓئِدَ ۚ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿97﴾

سورۃ المائدۃ آیت 97

اللہ نے کعبے کو جو عزت والا گھر ہے بنی نوع انسان کے لئے قیام (امن) کا باعث قرار دیا ہے۔ اور عزت کے مہینوں کو۔ اور حرم میں قربانی والے جانوروں کو۔ اور جن کے گلے میں پٹے باندھ کر کعبہ کو لے جایا جائے۔ یہ اس لئے ہے کہ تم جان لو کہ بلاشبہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو کہ آسمانوں وزمین میں ہے اور بیشک اللہ ہر چیز کا بخوبی علم رکھنے والا ہے۔

۞ وَلَهُۥ مَا سَكَنَ فِى ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿13﴾

سورۃ الانعام آیت 13

اور جو مسکن بھی رات اور دن میں بستا ہے اسی (اللہ جل شانہ) کا ہے۔ اور وہی خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ ءَاتَيْنَٰهَآ إِبْرَٰهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿83﴾

سورۃ الانعام آیت 83

اور یہی ہماری وہ دلیل تھی جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ بیشک تیرا رب بہت حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَالِقُ ٱلْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ ٱلَّيْلَ سَكَنًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ ﴿96﴾

سورۃ الانعام آیت 96

وہی صبح کو نمودار کرنے والا ہے اور اسی نے آرام کے لئے رات بنائی ہے۔ اور اسی نے چاند اور سورج کا حساب مقرر کر رکھا ہے۔ یہ غالب دانا علم والے کا اندازہ ہے۔

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُۥ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ صَٰحِبَةٌ ۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿101﴾

سورۃ الانعام آیت 101

وہ آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی مادے کے پیدا کرنے والا) اعلیٰ وانوکھا موجد ہے۔ اس کے اولاد کیسے ہو سکتی ہے جب کہ اس کی کوئی شریکِ حیات ہی نہیں؟۔ اور اسی نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿115﴾

سورۃ الانعام آیت 115

اور تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے ہر طرح مکمل ہیں۔اس کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں۔اور وہ بہت سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُم مِّنَ ٱلْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ ٱلْإِنسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِىٓ أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَىٰكُمْ خَٰلِدِينَ فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿128﴾

سورة الأنعام آیت 128

اور جس دن (اللہ جل شانہ) سارے (جِنّ وانس) کو محشر میں جمع کرے گا۔ کہ اے گروہ جِنّات !۔ یقیناً تم نے انسانوں میں سے بہت سارے لوگوں کو (گمراہی پر) قابو کر رکھا تھا۔ توانسانوں میں سے ان کے ولی اولیاء کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم سب نے ایک دوسرے سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس معیاد تک آپہنچے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر رکھی تھی۔ ارشادِ باری ہو گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے مگر (یہ کہ) جو اللہ چاہے۔ بیشک تیرا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

وَقَالُوا۟ مَا فِى بُطُونِ هَٰذِهِ ٱلْأَنْعَٰمِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰٓ أَزْوَٰجِنَا ۖ وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿139﴾

سورة الأنعام آیت 139

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو ان جانوروں کے پیٹ میں ہے یہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری بیویوں پر (اس کا کھانا) حرام ہے۔ اور جو بچہ مُردہ (پیدا) ہو تو اس کے کھانے میں سب شریک ہوتے ہیں ۔اللہ عنقریب ان کی بنائی بیان کردہ باتوں پر انہیں سزا دے گا۔ بیشک وہ نہایت حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ نَزْغٌ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿200﴾

سورۃ الأعراف آیت 200

اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ ہی سے پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِىَ ٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿17﴾

سورۃ الأنفال آیت 17

پس تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کر دیا۔ اور جس وقت تم نے مٹھی بھر کنکریاں پھینکی تھیں وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ وہ اللہ نے پھینکی تھیں۔ تاکہ ایمان والے اس بہترین (احسان کی آزمائش سے بھی آزمالئے جائیں۔ بیشک اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

إِذْ أَنتُم بِٱلْعُدْوَةِ ٱلدُّنْيَا وَهُم بِٱلْعُدْوَةِ ٱلْقُصْوَىٰ وَٱلرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَٱخْتَلَفْتُمْ فِى ٱلْمِيعَٰدِ ۙ وَلَٰكِن لِّيَقْضِىَ ٱللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنۢ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَىَّ عَنۢ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿42﴾ لا

سورۃ الانفال آیت 42

جس وقت تم قریب کے ناکے پر تھے اور وہ دور کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے (ساحل) پر تھا۔ اگر تم کوئی باہمی اقرار بھی کر لیتے تو یقیناً تم وقت معین پر پہنچنے میں آگے پیچھے ہو جاتے۔ لیکن اللہ کو وہ کام کرنا تھا جو مقرر ہو چکا تھا تاکہ جو ہلاک ہو تو کسی دلیل پر ہلاک ہو اور جو زندہ رہے تو وہ بھی کسی دلیل پر زندہ رہے۔ اور بیشک اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

إِذْ يُرِيكَهُمُ ٱللَّهُ فِى مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَىٰكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَٰزَعْتُمْ فِى ٱلْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿43﴾

سورۃ الانفال آیت 43

جس وقت اللہ نے تیرے خواب میں تجھے ان کفار کی تعداد کم دکھائی۔ اور اگر تجھے بہت دکھلا دیتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (درپیش) معاملے پر آپس میں جھگڑنے لگتے بلکہ اللہ نے اس سے بچا لیا۔ بیشک وہ سینوں کی پوشیدہ باتوں تک کا علم رکھتا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا۟ مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ
وَأَنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿53﴾ لا

سورۃ الانفال آیت 53

یہ اس وجہ سے کہ اللہ جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے اسے (اس وقت تک) نہیں بدلا کرتا جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں۔ اور بلاشبہ اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ وَإِن جَنَحُوا۟ لِلسَّلْمِ فَٱجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿61﴾

سورۃ الانفال آیت 61

اور اگر وہ صلح کے لئے مائل ہوں تو تم بھی اس طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو۔ بیشک وہی سب کچھ سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَإِن يُرِيدُوا۟ خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا۟ ٱللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃ الانفال آیت 71

اور اگر یہ لوگ تم سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً یہ پہلے ہی اللہ سے خیانت کر چکے ہیں پھر اللہ نے انہیں (تمہارے ہاتھ) گرفتار کروا دیا۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنۢ بَعۡدُ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ مَعَكُمۡ فَأُوْلَٰٓئِكَ مِنكُمۡۚ وَأُوْلُواْ ٱلۡأَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلَىٰ بِبَعۡضٖ فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمُۢ ﴿75﴾ع10

سورۃ الانفال آیت 75

اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد بھی کرتے رہے۔ پس وہ تم میں سے ہی ہیں۔ اور رشتہ دار اللہ کے حکم کی رو سے آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔ بیشک اللہ ہر چیز سے خوب خبر دار ہے۔

وَيُذۡهِبۡ غَيۡظَ قُلُوبِهِمۡۗ وَيَتُوبُ ٱللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَآءُۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿15﴾

سورۃ التوبۃ آیت 15

اور ان کے دلوں کا غصہ دور کر دے گا۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے توبہ کی توفیق دیتا ہے۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡمُشۡرِكُونَ نَجَسٞ فَلَا يَقۡرَبُواْ ٱلۡمَسۡجِدَ ٱلۡحَرَامَ بَعۡدَ عَامِهِمۡ هَٰذَاۚ وَإِنۡ خِفۡتُمۡ عَيۡلَةٗ فَسَوۡفَ يُغۡنِيكُمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦٓ إِن شَآءَۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٞ ﴿28﴾

سورۃالتوبۃ آیت 28

اے ایمان والو!۔بس کچھ شک نہیں کہ مشرک لوگ پلید ہیں۔پس اس سال کے بعد مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) کے نزدیک تک نہ آنے پائیں۔اور اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہو تو عنقریب اللہ نے چاہا تو تمہیں اپنے فضل سے مالا مال کردے گا۔یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

لَا يَسْتَـْٔذِنُكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ أَن يُجَٰهِدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلْمُتَّقِينَ ﴿44﴾

سورۃالتوبۃ آیت 44

جو لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو کبھی تم سے اجازت نہیں مانگتے کہ مالی اور جانی جہاد سے رک جائیں۔اور اللہ متقی لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

لَوْ خَرَجُوا۟ فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا۟ خِلَٰلَكُمْ يَبْغُونَكُمُ ٱلْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّٰعُونَ لَهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ﴿47﴾

سورۃالتوبۃ آیت 47

اگروہ تمہارے ساتھ نکل بھی جاتے تو شر وفساد کے علاوہ کچھ اور نہ بڑھاتے اور تم میں فساد ڈلوانے کی غرض سے دوڑے دوڑے پھرتے اور تم میں ان کے جاسوس تو (موجود) ہیں۔اور اللہ ظالم لوگوں کو بخوبی جانتا ہے۔

۞ إِنَّمَا ٱلصَّدَقَٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱلْعَٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَٱلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَٱلْغَٰرِمِينَ وَفِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿60﴾

سورۃ التوبۃ آیت 60

بلاشبہ زکوٰۃ وصدقات صرف۔ مفلسوں۔اور محتاجوں۔اور اس پر مامور کام کرنے والوں کا حق ہے۔ اور جن کی (اسلام کے لئے) دلجوئی کرنا مقصود ہو۔اور غلاموں کے آزاد کرانے میں۔اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں۔اور اللہ کی راہ میں۔اور مسافروں (کی مدد) میں۔یہ (سب حقوق) اللہ کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

ٱلْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا۟ حُدُودَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿97﴾

سورۃ التوبۃ آیت 97

دیہاتیوں میں کچھ کفر اور نفاق میں زیادہ ہی سخت ہیں۔ اور اسی قابل ہیں کہ ان حدود واحکام سے نابلد و جاہل ہی رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیے ہیں۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَمِنَ ٱلۡأَعۡرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغۡرَمٗا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ ٱلدَّوَآئِرَۚ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ
ٱلسَّوۡءِۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿98﴾

سورۃ التوبۃ آیت 98

اور دیہاتیوں میں بعض ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر زمانے کی گردشوں کے منتظر رہتے ہیں۔ انھی پر بری گردشیں پڑنے والی ہیں۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

خُذۡ مِنۡ أَمۡوَٰلِهِمۡ صَدَقَةٗ تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٞ
لَّهُمۡۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿103﴾

سورۃ التوبۃ آیت 103

ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو کہ اس کے ذریعے سے ان کا ظاہر صاف اور ان کا باطن پاکیزہ ہو جائے۔ ان کے حق میں دعا خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے لئے سکون واطمینان کا باعث ہے۔ اور اللہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَءَاخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ ٱللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿106﴾

سورة التوبة آیت 106

اور کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کا حکم آنے تک موقوف والتویٰ میں ہے۔ وہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو ان کو معاف کر دے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

لَا يَزَالُ بُنْيَٰنُهُمُ ٱلَّذِى بَنَوْا۟ رِيبَةً فِى قُلُوبِهِمْ إِلَّآ أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿110﴾ 13ع

سورة التوبة آیت 110

یہ عمارت (یعنی مسجد) جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ (کانٹا بن کر) ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿115﴾

سورة التوبة آیت 115

اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ ہونے دے جب تک کہ ان پر اس بات کی
وضاحت نہ کردے کہ کن (برائیوں) سے انہیں بچنا چاہیے۔ بیشک اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا
ہے۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا
يَفْعَلُونَ ﴿36﴾

سورۃ یونس آیت 36

اور ان میں بہت سارے لوگ صرف ظن و گمان پر چلتے ہیں۔ بلا شبہ ظن و گمان حق کے مقابلے میں کچھ
بھی کام آنے والا نہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ لوگ کر رہے ہیں۔

وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿65﴾

سورۃ یونس آیت 65

اور ان (کافر و ناشکرے لوگوں) کی باتوں سے غمزدہ نہ ہو جانا۔ بیشک عزت ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے
ہے۔ وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُواْ مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا
يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿5﴾

سورۃ ہود آیت 5

جان رکھو کہ یہ اپنے سینوں کو البتہ موڑتے جھکاتے ہیں تاکہ (کسی طرح) اس سے چھپ جائیں۔ آگاہ ہو جاؤ جس وقت وہ کپڑوں میں لپٹے ہوتے ہیں (تب بھی) وہ ان کی پوشیدہ اور ظاہر سب باتوں کو جانتا ہے۔ بیشک وہی تو دلوں کی باتوں کو بھی بخوبی جاننے والا ہے۔

۞ وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ
ءَالِ يَعْقُوبَ كَمَآ أَتَمَّهَا عَلَىٰٓ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ﴿6﴾ ع1

سورۃ یوسف آیت 6

اور اسی طرح تیرا رب تجھے ممتاز کرے گا اور تجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر سکھائے گا۔ اور اپنی نعمت تجھ پر اور آلِ یعقوبؑ پر پوری کرے گا جس طرح اس نے اپنی نعمت تمہارے دونوں دادا۔ ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پہلے پوری کی تھی۔ بیشک تیرا رب خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُواْ وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُۥ ۖ قَالَ يَٰبُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَٰمٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ
بِضَٰعَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿19﴾

سورۃ یوسف آیت 19

اور (ادھر) ایک قافلہ آیا تو انہوں نے اپنا پانی بھرنے والا (نزدیکی کنویں پر) بھیجا۔ اس نے جونہی اپنا ڈول ڈالا تو (یوسفؑ کو دیکھ کر) پکار اٹھا واہ کیا خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اسے تجارت کا مال سمجھ کر چھپالیا۔ اور اللہ کو خوب معلوم تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔

فَٱسْتَجَابَ لَهُۥ رَبُّهُۥ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿34﴾

سورۃ یوسف آیت 34

پس اس کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے مکر و فریب کو اس سے دور کر دیا۔ بیشک وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَقَالَ ٱلْمَلِكُ ٱئْتُونِى بِهِۦ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُ ٱلرَّسُولُ قَالَ ٱرْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ
ٱلنِّسْوَةِ ٱلَّٰتِى قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّى بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿50﴾

سورۃ یوسف آیت 50

اور بادشاہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لے آؤ پھر جب قاصد ان کے پاس پہنچا۔ تو (یوسفؑ نے) کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جا۔ اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کے معاملے کی حقیقت کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ بیشک میرا رب ان کے مکروفریب کو خوب جانتا ہے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَأْتِيَنِى بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿83﴾

سورۃ یوسف آیت 83

(یعقوبؑ نے) کہا کہ (نہیں) بلکہ تم نے اپنی طرف سے یہ بات بنالی ہے۔ پس اب صبر ہی بہتر ہے۔ امید تو صرف اللہ سے ہی ہے (جو) کہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے۔ بیشک وہی خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى ٱلْعَرْشِ وَخَرُّوا۟ لَهُۥ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَٰٓأَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَٰىَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّى حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِىٓ إِذْ أَخْرَجَنِى مِنَ ٱلسِّجْنِ وَجَآءَ بِكُم مِّنَ ٱلْبَدْوِ مِنۢ بَعْدِ أَن نَّزَغَ ٱلشَّيْطَٰنُ بَيْنِى وَبَيْنَ إِخْوَتِىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى لَطِيفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿100﴾

سورۃ یوسف آیت 100

اور اپنے والدین کو اونچے تخت پر بٹھایا اور اس (یوسفؑ) کے آگے سب سجدے میں گر پڑے۔ اور (یوسفؑ نے) کہا کہ اے ابا جان! ۔یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (بچپن میں) دیکھا تھا۔اسے میرے رب نے سچا کر دکھایا۔اور یقیناً اس نے مجھ پر (اور بھی بہت سے) احسان کیے جب مجھے قید خانے سے نکالا اور تمہیں گاؤں سے یہاں لے آیا۔اس کے بعد (بھی) کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد و اختلاف ڈال دیا تھا۔بیشک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے بہترین تدبیر کر دیتا ہے ۔بلا شبہ وہی خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهُۥ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿25﴾ ع2

سورۃ الحجر آیت 25

اور بلا شبہ تیرا رب ہی ان سب کو محشر میں جمع کرے گا۔بیشک وہ بڑا حکمت والا نہایت خبردار ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ ٱلْخَلَّٰقُ ٱلْعَلِيمُ ﴿86﴾

سورۃ الحجر آیت 86

یقیناً تمہارا رب ہی سب کو پیدا کرنے والا (اور) ہر بات جاننے والا۔

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا۟ ٱلسَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍۭ ۚ
بَلَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿28﴾

سورۃ النحل آیت 28

وہ جو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ سلامتی کی پیشکش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے۔ (کیوں نہیں) ہاں۔ بیشک اللہ اچھے سے جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّىٰكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ
شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿70﴾ 9ع

سورۃ النحل آیت 70

اور اللہ نے ہی تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے۔ اور کوئی تو تم میں سے ناقص ترین عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے کہ (بہت کچھ) سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد بے علم ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا۔ بہت قدرت والا ہے۔

قَالَ رَبِّى يَعْلَمُ ٱلْقَوْلَ فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿4﴾

سورۃ الانبیاء آیت 4

(رسول نے) کہہ دیا کہ میرا رب تو آسمان وزمین کی ساری باتیں جانتا ہے۔اور وہ بڑا ہی سننے والا اور ہر بات جاننے والا ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّآ إِذَا تَمَنَّىٰٓ أَلْقَى ٱلشَّيْطَـٰنُ فِىٓ أُمْنِيَّتِهِۦ فَيَنسَخُ ٱللَّهُ مَا يُلْقِى ٱلشَّيْطَـٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ ٱللَّهُ ءَايَـٰتِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿52﴾ لا

سورۃ الحج آیت 52

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب بھی اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اس کی تمنا میں ملاوٹ و خلل اندازی نہ ڈال دی ہو۔ پھر شیطان جو (ملاوٹ) ڈالتا ہے اللہ اس کو دور کر دیتا ہے اور اپنی آیات کو مزید مستحکم کر دیتا ہے۔اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُۥ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿59﴾

سورۃ الحج آیت 59

یقیناًوہ ان کو ضرور ایسے مقام میں داخل کرے گا جس سے راضی ہو جائیں گے۔اور بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا بڑے تحمل والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرُّسُلُ كُلُوا۟ مِنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَٱعْمَلُوا۟ صَٰلِحًا ۖ إِنِّى بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿51﴾ ط

سورۃ المؤمنون آیت 51

اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤاور عمل صالح کرو۔بیشک تم جو کچھ کرتے ہو میں اسے بخوبی جانتا ہوں۔

وَيُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿18﴾

سورۃ النور آیت 18

اور اللہ تمہارے (سمجھانے کے) لئے ہی یہ آیات بیان کرتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ فَإِنَّهُۥ يَأْمُرُ بِٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يُزَكِّى مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿21﴾

سورۃ النور آیت 21

اے ایمان والو! ۔شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلے گا پس وہ تو البتہ اسے بے حیائی اور برے کام ہی بتائے گا۔اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہو پاتا۔بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بڑا سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

فَإِن لَّمْ تَجِدُوا۟ فِيهَآ أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ٱرْجِعُوا۟ فَٱرْجِعُوا۟ ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿28﴾

سورۃالنور آیت 28

پھر اگر تم وہاں کسی کو نہ پاؤ تو بھی جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے اندر مت جاؤ۔اور اگر تمہیں یہ کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس چلے جایا کرو۔ یہ تمہارے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ سب جانتا ہے۔

وَأَنكِحُوا۟ ٱلْأَيَٰمَىٰ مِنكُمْ وَٱلصَّٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَآئِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا۟ فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿32﴾

سورۃالنور آیت 32

اور تم میں جو بے نکاح (یعنی بیوہ عورتیں۔ رنڈوے۔ بن بیاہے) ہوں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے بھی جو نیک ہوں ان سب کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِۦ كَمِشْكَوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ ٱلْمِصْبَاحُ فِى زُجَاجَةٍ ۖ ٱلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِىٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِى ٱللَّهُ لِنُورِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَٰلَ لِلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿35﴾ لا

سورۃ النور آیت 35

اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق میں چراغ ہے۔ چراغ شیشے کے فانوس میں ہے فانوس (اتنا صاف شفاف۔ کہ) گویا کہ موتی کی طرح شاندار چمکتا ہوا تارا ہے۔ زیتون کے ایک مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ ایسا لگتا ہے کہ اس تیل کو خواہ آگ نہ بھی چھوئے تو بھی جلنے و نور بکھیرنے کو تیار ہے۔ یہ نور بالائے نور ہے۔ اللہ اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ اور اللہ بنی نوع انسان کے (سمجھانے کے) لئے ہی مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ ہی ہر چیز کو اچھی طرح سے جاننے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلطَّيْرُ صَٰٓفَّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ
صَلَاتَهُۥ وَتَسْبِيحَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ **عَلِيمٌۢ** بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿41﴾

سورۃ النور آیت 41

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ آسمانوں وزمین کے رہنے والے سب اور پر پھیلائے اڑنے والے پرندے بھی اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الْعَلِیم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے ہیں؟۔ یقیناً ہر کوئی اپنی نماز اور تسبیح سے اچھی طرح واقف ہے۔ اور اللہ ہی سب کچھ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لِيَسْتَـْٔذِنكُمُ ٱلَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ وَٱلَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا۟ ٱلْحُلُمَ مِنكُمْ
ثَلَٰثَ مَرَّٰتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَوٰةِ ٱلْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ ٱلظَّهِيرَةِ وَمِنۢ بَعْدِ
صَلَوٰةِ ٱلْعِشَآءِ ۚ ثَلَٰثُ عَوْرَٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ
طَوَّٰفُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ **عَلِيمٌ**
حَكِيمٌ ﴿58﴾

سورۃ النور آیت 58

اے ایمان والو!۔ تمہارے شرعی غلام اور وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تم سے ان تین اوقات میں اجازت لے کر (تمہارے کمروں میں) آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے۔ اور دوپہر کے وقت۔ جب کہ تم

اپنے (حجاب والے) کپڑے ایک طرف رکھ دیتے ہو۔ اور عشا کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں۔ ان اوقات کے (پہلے یا) بعد نہ تو تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ہی ان پر کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آتے جاتے رہا کرو۔ اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے صاف واضح کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِذَا بَلَغَ ٱلْأَطْفَٰلُ مِنكُمُ ٱلْحُلُمَ فَلْيَسْتَـْٔذِنُوا۟ كَمَا ٱسْتَـْٔذَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿59﴾

سورۃ النور آیت 59

اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو ان کو بھی اجازت لے کر ہی آنا چاہیے جس طرح کہ ان سے پہلے لوگ اجازت لے کر آتے رہے۔ اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے کھول کھول کے واضح کرتا ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱلْقَوَٰعِدُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِى لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَٰتٍۭ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿60﴾

سورۃ النور آیت 60

اور وہ خانہ نشین بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی کوئی رغبت نہیں رہی ان پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ وہ اپنے (حجاب والے) کپڑے ایک طرف رکھ دیں۔ بشرطیکہ زینت کا اظہار مقصود نہ ہو۔ اور (اگر) اس سے بھی بچ جائیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے۔ اور اللہ سب کچھ سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌۢ ﴿64﴾ ع9

سورة النور آیت 64

آگاہ رہو! ۔ یقیناً جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اسے معلوم ہے جس حال پر تم ہو۔ اور جس دن لوگ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو انہیں جتادے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اور اللہ تو ہر چیز کا بخوبی علم رکھتا ہے۔

قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُۥٓ إِنَّ هَٰذَا لَسَٰحِرٌ عَلِيمٌ ﴿34﴾ لا

سورة الشعراء آیت 34

اپنے ارد گرد کے درباریوں سے (فرعون نے) کہا کہ بیشک یہ تو بڑا کامل جادوگر ہے۔

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿37﴾

سورۃ الشعراء آیت 37

جو سارے بڑے جادو گروں کو تمہارے پاس لے آئیں گے۔

إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿220﴾

سورۃ الشعراء آیت 220

بلاشبہ وہ۔ وہی سب کچھ سننے اور خوب جاننے والا ہے۔

وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى ٱلْقُرْءَانَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿6﴾

سورۃ النمل آیت 6

اور بیشک تم کو یہ قرآن ایک بڑے ہی حکیم و علیم کے پاس سے عطا کیا جا رہا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِى بَيْنَهُم بِحُكْمِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْعَلِيمُ ﴿78﴾ ج لا

سورۃ النمل آیت 78

بیشک تمہارا رب (بروزِ قیامت) ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کردے گا۔ وہ بڑا غالب خوب جاننے والا ہے۔

مَن كَانَ يَرۡجُواْ لِقَآءَ ٱللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ لَأٓتٖۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿5﴾

سورۃ العنکبوت آیت 5

جو کوئی اللہ کے حضور ملاقات کی امید رکھتا ہے تو بیشک اللہ کا وہ مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے۔اور وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٖ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ٱللَّهُ يَرۡزُقُهَا وَإِيَّاكُمۡۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ﴿60﴾

سورۃ العنکبوت آیت 60

اور کتنے ہی زمین پر چلنے پھرنے والے (جاندار) ایسے ہیں جو اپنا رزق (ساتھ) اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی انہیں اور تمہیں بھی رزق دیتا ہے۔اور وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

ٱللَّهُ يَبۡسُطُ ٱلرِّزۡقَ لِمَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦ وَيَقۡدِرُ لَهُۥٓۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ
عَلِيمٞ ﴿62﴾

سورۃ العنکبوت آیت 62

اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

۞ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ
قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْقَدِيرُ ﴿54﴾

سورۃ الروم آیت 54

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہاری پیدائش کی ابتدا بہت کمزور سی حالت سے کی پھر لاغری کے بعد قوت بخش دی اور پھر قوت وطاقت کے بعد اس نے کمزوری اور بڑھاپا بھی پیدا کر دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا بڑی ہی قدرت والا ہے۔

وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُۥٓ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ
بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿23﴾

سورۃ لقمان آیت 23

اور جو کوئی کفر اختیار کرے تو اس کا کفر تم کو غمناک نہ کر دے۔ ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ہم انہیں جتائیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ بیشک اللہ سینوں کے رازوں کو بھی بخوبی جاننے والا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ ﴿34﴾ 4ع

سورۃ لقمان آیت 34

کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا کچھ ہے؟۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا بڑا ہی باخبر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ ٱتَّقِ ٱللَّهَ وَلَا تُطِعِ ٱلْكَٰفِرِينَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿1﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 1

اے نبیؐ! اللہ سے ہی ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿40﴾ 5ع

سورۃ الاحزاب آیت 40

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے میں آخری نبی ہیں۔ اور اللہ ہی ہر چیز سے واقف ہے۔

۞ تُرْجِى مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِىٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ ءَاتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿51﴾

سورۃ الاحزاب آیت 51

(اور تم کو یہ اختیار ہے کہ) جس بیوی سے چاہو علیحدہ رہو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو۔ اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہے اگر اس کو پھر اپنے پاس طلب کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ (اجازت) اس لئے ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور جو کچھ تم ان کو دو وہ سب اس پر خوش رہیں۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے جانتا ہے۔ اور اللہ ہی خوب جاننے والا نہایت حلم والا ہے۔

إِن تُبْدُوا۟ شَيْـًٔا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿54﴾

سورۃ الاحزاب آیت 54

اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تو البتہ بہر حال ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِٱلْحَقِّ وَهُوَ ٱلْفَتَّاحُ ٱلْعَلِيمُ ﴿26﴾

سورۃ سبا آیت 26

کہہ دو کہ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہمارے (تمہارے) درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے گا اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ فَرَءَاهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن
يَشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَٰتٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿8﴾

سورۃ فاطر آیت 8

کیا پھر وہ (صالح آدمی جیسا ہو سکتا ہے) جس کو اس کے برے کرتوت خوشنما بنا کے دکھائے جائیں اور وہ ان کو عمدہ و بہترین سمجھنے لگے ؟۔ پس بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کی توفیق دیتا ہے۔ تو (اے نبیؐ) ان لوگوں پر افسوس کرتے ہوئے تمہاری جان نہ چلی جائے۔ بلاشبہ یہ جو کچھ بھی گھڑتے رہتے ہیں اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ عَٰلِمُ غَيۡبِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ إِنَّهُۥ عَلِيمُۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ﴿38﴾

سورۃ فاطر آیت 38

بیشک اللہ ہی آسمانوں وزمین کا غیب جاننے والا ہے۔ بلاشبہ وہ تو دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔

أَوَلَمۡ يَسِيرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَيَنظُرُواْ كَيۡفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَكَانُوٓاْ أَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةٗۚ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعۡجِزَهُۥ مِن شَيۡءٖ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِۚ إِنَّهُۥ كَانَ عَلِيمٗا قَدِيرٗا﴿44﴾

سورۃ فاطر آیت 44

کیا یہ لوگ زمین میں کبھی سیر نہیں کرتے کہ دیکھ لیتے جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا حالانکہ وہ طاقت و قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اللہ کو عاجز و بے بس کر سکے۔ بیشک وہ تو بڑے علم والا بھرپور قدرت والا ہے۔

وَٱلشَّمۡسُ تَجۡرِي لِمُسۡتَقَرّٖ لَّهَاۚ ذَٰلِكَ تَقۡدِيرُ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡعَلِيمِ﴿38﴾ط

سورۃ یٰس آیت 38

اور سورج ہے کہ اپنے مقررہ رستے پر چلتا رہتا ہے۔ یہ بڑے غالب اور نہایت دانا کا (مقرر کردہ) اندازہ ہے۔

قُلْ يُحْيِيهَا ٱلَّذِىٓ أَنشَأَهَآ أَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿79﴾

سورۃ یس آیت 79

کہہ دو کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے۔

أَوَلَيْسَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ ٱلْخَلَّٰقُ ٱلْعَلِيمُ ﴿81﴾

سورۃ یس آیت 81

کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کردیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ ان جیسے لوگوں کو (دوبارہ) پیدا کردے۔ کیوں نہیں (ہاں) اور وہ تو سب کچھ پیدا کرنے والا بڑا علم والا ہے۔

إِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ ٱلْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا۟ يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿7﴾

سورۃ الزمر آیت 7

اگر تم انکار و ناشکری کروگے تو بلاشبہ اللہ تم سے بے نیاز ہے۔اور وہ اپنے بندوں سے ناشکری پسند نہیں کرتا اور شکر گزاری کرو تو وہ تمہارے لئے اسے پسند کرتا ہے۔اور کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔اور پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے تو جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں جتادے گا۔بیشک وہ سینوں کے رازوں تک کو جاننے والا ہے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ ﴿2﴾ لا

سورۃ غافر آیت 2

اس کتاب (قرآن کریم) کا نزول اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بہت زبردست خوب جاننے والا ہے۔

فَقَضَىٰهُنَّ سَبْعَ سَمَٰوَاتٍ فِى يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِى كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنْيَا بِمَصَٰبِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ ﴿12﴾

سورۃ فصلت آیت 12

پھر اس نے دو دن میں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کے معاملے کی وحی کر دی۔ اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے زینت بخش دی اور اسے (شیطانوں سے) محفوظ بنا دیا۔ یہ اس (اللہ جل شانہ) کا اندازہ ہے جو خوب غالب بڑا جاننے والا ہے۔

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ نَزْغٌ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿36﴾

سورۃ فصلت آیت 36

اور اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کسی طرح کا کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ بڑا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

لَهُۥ مَقَالِيدُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الشوری آیت 12

آسمانوں و زمین کی کنجیاں اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز کے بارے اچھی طرح جاننے والا ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ ٱللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ ٱللَّهُ
ٱلْبَٰطِلَ وَيُحِقُّ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿24﴾

سورۃ الشوری آیت 24

یا (کیا) یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول نے اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑ لیا ہے اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر مہر لگ جانے دے۔ اور اللہ تو باطل کو مٹاتا اور حق کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔ بیشک وہ سینوں کے چھپے ہوئے رازوں تک کو اچھی طرح جانتا ہے۔

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَٰثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَآءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿50﴾

سورۃ الشوری آیت 50

اور جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ بیشک وہ بڑا علم والا بڑا قدرت والا ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ ٱلْعَزِيزُ ٱلْعَلِيمُ ﴿9﴾ لا

سورۃ الزخرف آیت 9

اورا گرتم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو وہ ضرور کہیں گے کہ ان کو اس غالب اور علم والے (اللہ) نے پیدا کیا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى فِى ٱلسَّمَآءِ إِلَٰهٌ وَفِى ٱلْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْعَلِيمُ ﴿84﴾

سورة الزخرف آیت 84

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو آسمان میں بھی عبادت کے لائق ہے اور زمین میں بھی عبادت کے قابل۔ اور وہ بڑا حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿6﴾ لا

سورة الدخان آیت 6

یہ (سب) خاص تمہارے رب کی رحمت ہے وہ بلاشبہ بڑا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ فِى قُلُوبِ ٱلْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوٓا۟ إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿4﴾ لا

سورة الفتح آیت 4

وہی تو ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں پر سکون واطمینان نازل کیا تاکہ وہ اپنے ایمان میں اور بڑھتے چلے جائیں۔ اور آسمانوں وزمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

إِذْ جَعَلَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَعَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَىٰ وَكَانُوٓا۟ أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿26﴾ 3ع

سورۃ الفتح آیت 26

جب کافروں نے اپنے دلوں میں کٹھورپن پیدا کرلیا اور کٹھورپن بھی جاہلیت والا تو اللہ نے اپنے رسول اور اہلِ ایمان پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ان کو تقویٰ کی بات پر قائم رکھا کہ وہ اسی کے زیادہ حقدار اور اسی کے اہل بھی تھے۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُقَدِّمُوا۟ بَيْنَ يَدَىِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿1﴾

سورۃ الحجرات آیت 1

اے ایمان والو! ۔ تم (کسی طرح بھی) اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ خوب سننے والا بہت جاننے والا ہے۔

فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿8﴾

سورۃ الحجرات آیت 8

اللہ کے فضل و کرم اور اس کے انعام واحسان سے (ہی وہ راستباز ہیں)۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿13﴾

سورۃ الحجرات آیت 13

اے بنی نوع انسان! ۔ البتہ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری مختلف قومیں اور قبیلے بنادیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقوے والا ہے۔ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے خوب باخبر ہے۔

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ ٱللَّهَ بِدِينِكُمْ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿16﴾

سورۃ الحجرات آیت 16

کہہ دو کہ کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتلاتے ہو اللہ تو ہر اس چیز سے بخوبی آگاہ ہے جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے؟۔اور اللہ تو ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔

قَالُوا۟ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْعَلِيمُ ﴿30﴾

سورۃ الذاریات آیت 30

فرشتوں نے کہا کہ تمہارے رب نے ایسا ہی کہا ہے۔ بیشک وہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

هُوَ ٱلْأَوَّلُ وَٱلْءَاخِرُ وَٱلظَّٰهِرُ وَٱلْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ الحدید آیت 3

وہی اول۔اور وہی آخر۔اور وہی ظاہر۔اور وہی باطن۔اور وہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿6﴾

سورۃ الحدید آیت 6

وہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ تو دلوں کے رازوں تک سے خوب واقف ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَٰثَةٍ
إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ
مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا۟ ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ
عَلِيمٌ ﴿7﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 7

کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے؟۔ کہیں بھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ کہیں پانچ کی مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر یہ کہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں جتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں؟۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ
بِإِيمَٰنِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى ٱلْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ
وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَءَاتُوهُم مَّآ أَنفَقُواْ ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَآ
ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُواْ بِعِصَمِ ٱلْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُواْ مَآ أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُواْ مَآ
أَنفَقُواْ ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ ٱللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿10﴾

سورة الممتحنة آیت 10

اے ایمان والو ! ۔جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کی آزمائش کر لیا کرو۔اللہ تو ان کے ایمان کو بخوبی جانتا ہے۔پس اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ وہ مومن ہیں تو پھر انہیں کفار کی طرف واپس نہ بھیجو۔نہ تو یہ اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ ہی وہ اِن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔اور جو کچھ انہوں نے (اِن پر) خرچ کیا ہو وہ اُن کو ادا کر دو۔اور تمہارے لئے کچھ گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جبکہ تم ان کے مہر انہیں ادا کر دو۔اور تم (بھی) کافر عورتوں کو (اپنے نکاح میں) نہ روکے رکھو اور تم نے (ان پر جو مہر) خرچ کیا ہے وہ (ان سے) واپس طلب کر لو۔اور کافر بھی جو انہوں نے خرچ کیا ہے (مسلمان بیویوں سے واپس) مانگ لیں۔یہ اللہ کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کئے دیتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُۥٓ أَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ﴿7﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 7

اور وہ کبھی بھی اس کی تمنا نہیں کریں گے اپنے ان اعمال کی وجہ سے جو آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿4﴾

سورۃ التغابن آیت 4

وہ تو ہر اس چیز کو جانتا ہے جو بھی آسمانوں و زمین میں ہے اور اسے وہ بھی معلوم ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ تو سینوں کے رازوں تک کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿11﴾

سورۃ التغابن آیت 11

کسی پر کوئی مصیبت نہیں آتی مگر اللہ کے اذن واجازت سے۔ اور جو بھی اللہ پر ایمان لے آئے اللہ اس کے دل کو صحیح راستہ دکھادیتا ہے۔ اور اللہ کو ہر چیز کا پوری طرح علم ہے۔

قَدْ فَرَضَ ٱللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَٰنِكُمْ ۚ وَٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ التحریم آیت 2

یقیناً اللہ نے تمہاری قسمیں کھولنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی تو بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِىُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِۦ وَأَظْهَرَهُ ٱللَّهُ عَلَيْهِ
عَرَّفَ بَعْضَهُۥ وَأَعْرَضَ عَنۢ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِۦ قَالَتْ مَنْ أَنۢبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ
نَبَّأَنِىَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿3﴾

سورۃ التحریم آیت 3

جب نبیؐ نے اپنی بیوی سے راز کی ایک بات کہی۔ تو اس نے وہ بات (کسی دوسری کو) بتا دی۔ اور اللہ نے تم کو اس (کے حال) سے آگاہ کر دیا۔ تو تم نے اس (بیوی) کو کچھ بات جتا دی اور کچھ سے (چشم پوشی کرتے ہوئے) اعراض کر لیا۔ تو جب تم نے اس (بیوی) کو یہ بات جتائی تھی۔ تو وہ (ازراہِ تعجب) پوچھنے لگی کہ آپ کو یہ کس نے بتا دیا؟۔ (تو تم نے) کہا کہ مجھے تو اس (اللہ جل شانہ) نے بتا دیا جو بڑا جاننے والا نہایت خبردار ہے۔

وَأَسِرُّوا۟ قَوْلَكُمْ أَوِ ٱجْهَرُوا۟ بِهِۦٓ ۖ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿13﴾

سورۃ الملک آیت 13

اور تم اپنی بات آہستہ سے کہو یا بلند آواز سے کرو۔ بلاشبہ وہ سینوں کے رازوں تک کو بخوبی جانتا ہے۔

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿30﴾ ق صلے

سورۃ الانسان آیت 30

اور تم سب کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا جب تک اللہ نہ چاہے۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

العلیؔ

العلیؔ۔اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ یہ علو سے ہے کہ اونچائی۔ عظمت کی بلندی۔وہ بلندی جس کے باالمقابل پستی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہاں جس اونچائی کا حوالہ دیا گیا ہے وہ حیثیت کی ہے۔اللہ تعالیٰ بلند ہیں۔اس قدر بلند ہیں کہ نہ تو اس کا گمان کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کا تصور۔ دماغوں کی پہنچ اس کی عظمت کے بارے میں بہت پیچھے ہے۔ عقلیں اس کے کمال کا تصور کرنے سے قاصر ہیں۔وہ العلی ہے وہ اس طرح سب سے ممتاز اور امتیازی ہے۔ کہ کسی کا اس کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی ہر صفت امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔جس طرح وہ ہر صفت میں بلند و بالا ہے۔اس طرح اس عظیم ہستی کی بلندی کا بیان کیا جانا بھی بالاتر ہے۔جو کوئی اس کے بارے میں صفاتی کلمات ادا کرتا ہے۔وہ اس سے کہیں بالاتر اور بڑھ کر ہے۔

وہ اللہ جس کی حیثیت بھی نہایت بلند اور اس کا اختیار بھی بہت بلند۔بہت ہی زیادہ بلند مرتبہ والا۔جس کی بلندی کی کوئی انتہا نہیں اور نہ ہی کسی کو اس کی بلندی کا علم ہے۔اسے ہر لحاظ سے مطلق بلندی حاصل ہے۔ذاتی طور پر بھی علو اور صفات اور قدر و منزلت کا علو۔غلبہ واقتدار کا علو۔وہی عرش پر مستوی ہے اور اقتدار کا مالک ہے۔وہ عظمت۔کبریائی۔جلال اور کمال کی تمام تر صفات سے بہرہ ور ہے جن کے آگے کمال کا کوئی درجہ نہیں۔

قرآن کریم میں العلی کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ **ٱلْعَلِىُّ** ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورة البقرة آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ هُوَ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ
ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿62﴾

سورة الحج آیت 62

یہ (بات تو پکی) ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن جن سے دعائیں مانگا کرتے ہیں وہ سب باطل ہے۔ اور بیشک اللہ ہی بلند مرتبہ بہت بڑائی والا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِيُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿30﴾ 3ع

سورۃ لقمان آیت 30

یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جن جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں سب باطل ہیں اور کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی عالی مرتبہ ہے نہایت بڑائی والا ہے۔

وَلَا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ عِندَهُۥٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُۥ ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿23﴾

سورۃ سبا آیت 23

اور اللہ کے ہاں کوئی سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر اس کے حق میں جس کے بارے میں وہ اجازت دیدے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے خوف و گھبراہٹ دور کردی جائے گی۔ تو (فرشتوں یا سفارشیوں سے) پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے (معافی پر) کیا ارشاد فرمایا۔ تو وہ کہیں گے کہ حق سچ ہی کہا ہے اور وہ نہایت بلند و بالا بہت بڑا ہے۔

ذَٰلِكُم بِأَنَّهُۥٓ إِذَا دُعِىَ ٱللَّهُ وَحْدَهُۥ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِۦ تُؤْمِنُوا۟ ۚ فَٱلْحُكْمُ لِلَّهِ ٱلْعَلِىِّ ٱلْكَبِيرِ ﴿12﴾

سورة غافر آیت 12

یہ (عذاب) اس لئے ہے کہ جب واحد و یکتا اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے۔ اور اگر کسی کو اس کا شریک بنایا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے۔ اب تو فیصلہ اللہ ہی کا ہے جو اعلیٰ وارفع ہے سب سے بڑا ہے۔

لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿4﴾

سورة الشوری آیت 4

جو کچھ آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہے سب اسی (اللہ جل شانہ) کا ہے۔ وہ نہایت بلند و برتر عظمت والا ہے۔

۞ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِىَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِىٌّ حَكِيمٌ ﴿51﴾

سورة الشوری آیت 51

اور کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اس (اللہ جل شانہ) کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بلند و برتر نہایت حکمت والا ہے۔

وَإِنَّهُۥ فِيٓ أُمِّ ٱلۡكِتَٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿4﴾ ط

سورۃ الزخرف آیت 4

اور یقیناً یہ اصل کتاب (قرآن تو لوح محفوظ) میں ہے جو ہمارے نزدیک بڑا بلند مرتبہ نہایت حکمت والا ہے۔

الغافر

الغافر۔کاایک معنی ساتِر ہے کہ چھپانے والا ہے۔جولوگوں کی لغزشوں۔کوتاہیوں اورگناہوں کو چھپاتا ہے۔اور دوسرا معنی گناہ بخشنے والا ہے۔اس سے معافی مانگتے رہنا چاہیئے

وَمَن يَعْمَلْ سُوٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُۥ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ يَجِدِ ٱللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿110﴾

سورۃالنساء آیت 110

اور جو کوئی بھی برائی کرلے یااپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے بخشش مانگے تواللہ کو بہت بخشنے والا نہایت مہربان پائے گا۔

ثُمَّ إِنِّىٓ أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿9﴾ لا فَقُلْتُ ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ إِنَّهُۥ كَانَ غَفَّارًا ﴿10﴾ لا

سورۃنوح آیت ۹۔۱۰

پھر میں ان کواعلانیہ بھی اور چپکے چپکے بھی ہر طرح سمجھاتا رہا۔ پس میں کہتا رہاکہ اپنے رب سے معافی مانگ لو بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔

جو مسلمان نادم ہو کر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے۔ وہ اس کے گناہوں کو بخشش دیتا ہے۔ اور یہ اس کا فضل و کرم اور احسان ہوتا ہے کہ بہت سے صغیرہ گناہ تو وہ بغیر توبہ کے بھی معاف کر دیتا ہے۔

إِن تُبْدُواْ خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُواْ عَن سُوٓءٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ﴿149﴾

سورۃ النساء آیت 149

اور اگر تم اعلانیہ بھلائی کرو یا اسے خفیہ رکھو یا کسی برائی سے در گزر کرو تو بیشک اللہ بھی بڑا معاف کرنے والا نہایت قدرت رکھنے والا ہے۔

اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے صغیرہ کبیرہ تمام گناہوں اور خطاؤں کو محض اپنے فضل سے دنیا میں چھپاتا رہتا ہے۔ اور جو اس سے امید و خوف کے ملے جلے تاثر سے جڑے رہتے ہیں۔ ان کے گناہ قیامت کے دن بھی چھپائے گا۔ مختصر یہ کہ اگر کوئی جن وانس اپنے آپ کو اس کا بندہ ثابت کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ تو وہ اپنے بندے کو قیامت کی دن شرمندہ نہیں ہونے دے گا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

غَافِرِ ٱلذَّنۢبِ وَقَابِلِ ٱلتَّوْبِ شَدِيدِ ٱلْعِقَابِ ذِى ٱلطَّوْلِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿3﴾

سورۃ غافر آیت 3

جو گناہ بخشنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا۔ سخت عذاب دینے والا۔ نہایت فضل و کرم کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

الغالب

الغالب ۔کامطلب ہے غلبے والا۔اللہ ہی ہر لحاظ سے غالب ہے۔اسی کا تمام کائنات پر ایسا غلبہ ایسا ہے کہ کوئی بھی چیز اس کے قابو سے باہر نہیں۔ تمام مخلوقات کی نکیل اس کے ہاتھ میں ہے۔جس کسی کو بھی اس نے کسی قسم کا اختیار بخشا ہے۔وہ جب چاہے ان سے واپس لے سکتا ہے۔اس سے بغاوت اور سرکشی کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔اگر وہ پکڑنا چاہے تو کوئی بھی اپنے آپ کو اس کی گرفت سے نہیں بچا سکتا۔اس میں اللہ کی صفت العزیز کے معنی بھی موجود ہیں۔ دوسرے الفاظ میں وہ ایسا طاقتور غالب ہے۔ کہ کوئی اسے عاجز نہیں کر سکتا۔وہ اپنی عطا اور اپنے انتقام کے لیے بھی بہت زبردست و غالب ہے۔اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر چیز زیردست اور مغلوب ہے۔وہ غالب اور انتہائی بلند ہے۔اس کی کمال بلندی تک کوئی نہیں پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی دھونس جما سکتا ہے۔اس کے آگے عاجزی وانکساری کے سوا کوئی چارہ نہیں۔جو شخص جس قدر اللہ کے غلبے کا احساس رکھے گا۔اسی قدر اس کی خشیت اس کے دل میں زیادہ ہو گی۔وہ سمجھتا ہو گا کہ اللہ ہر چیز پر قادر وغالب ہے۔وہ قدم قدم پر اس سے ڈرتا رہے گا۔یہ خشیت ایک ایسی قوت ہوتی ہے جو بندے کے اور اللہ کی نافرمانی کے درمیان حائل ہوتی ہے۔اور بندہ اللہ کا فرمانبردار رہتا ہے۔

درج ذیل آیات میں اللہ کے غلبے کی ہی بات ہے۔ کہ جس کے ساتھ اللہ کی مدد ہو تو یقینی طور پر وہ غالب آئے گا اور جسے اللہ چھوڑ دے تو شکست اور ذلت و پستی اس کا مقدر ہو گی۔

إِن يَنصُرْكُمُ ٱللَّهُ فَلَا **غَالِبَ** لَكُمْ ۖ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا ٱلَّذِى يَنصُرُكُم مِّنۢ بَعْدِهِۦ ۗ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿160﴾

سورۃ آل عمران آیت 160

اور اگر اللہ تمہارا مددگار ہو تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا؟۔ اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمَا ٱدْخُلُوا۟ عَلَيْهِمُ ٱلْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ **غَٰلِبُونَ** ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَتَوَكَّلُوٓا۟ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿23﴾

سورۃ المائدۃ آیت 23

اللہ کا ڈر رکھنے والوں میں سے دو مردوں نے کہا جن پر اللہ کا فضل تھا کہ ان لوگوں پر دروازے کے راستے سے گھس جاؤ جب تم دروازے میں داخل ہو گئے تو بلاشبہ غلبہ تمہارا ہے۔ اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو اگر تم ایمان والے ہو۔

وَمَن يَتَوَلَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَإِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ **ٱلْغَٰلِبُونَ** ﴿56﴾ ع8

سورۃ المائدۃ آیت 56

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو ولی بنائے گا تو یقینی طور پر اللہ کا گروہ ہی غلبہ پانے والا ہے۔

وَنَصَرْنَٰهُمْ فَكَانُوا۟ هُمُ ٱلْغَٰلِبِينَ ﴿116﴾ ج

سورۃ الصافات آیت 116

اور ہم نے ان کی نصرت ومدد کی جس کے سبب وہ غالب رہے۔

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ ٱلْغَٰلِبُونَ ﴿173﴾

سورۃ الصافات آیت 173

اور البتہ ہمارا ہی لشکر بہر حال غالب ہو کر رہے گا۔

سورۃ الانفال کی درج ذیل آیات میں بھی اللہ رب العزت کے غلبے کی ہی بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ پہلے تو شیطان نے ان کو تسلی دی کہ بلاشبہ میں تمہارا حمایتی ہوں۔ آج کے دن کوئی بھی تم پر غالب نہ آسکے گا۔ پھر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہو گئیں۔ تو شیطان اپنی ایڑیوں کے بل الٹا پھر گیا۔ اور کہنے لگا کہ بیشک میں تم سے بری الذمہ ہوں۔ مجھے تو یقینی طور پر وہ کچھ نظر آتا ہے جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ خَرَجُواْ مِن دِيَٰرِهِم بَطَرًا وَرِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ
ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿47﴾ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ وَقَالَ لَا **غَالِبَ**
لَكُمُ ٱلْيَوْمَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَإِنِّى جَارٌ لَّكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَآءَتِ ٱلْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ
وَقَالَ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّنكُمْ إِنِّىٓ أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّىٓ أَخَافُ ٱللَّهَ ۚ وَٱللَّهُ شَدِيدُ
ٱلْعِقَابِ ﴿48﴾ 6ع

سورۃ الانفال آیت ۴۷۔۴۸

اوران لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو شان دکھاتے ہوئے گھروں سے نکلے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ ان کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال بڑے ہی اچھے کرکے ان کو دکھائے اور کہا کہ بلاشبہ میں جو تمہارا حمایتی ہوں۔آج کے دن لوگوں میں کوئی بھی تم پر غالب نہ آسکے گا۔ پھر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہو گئیں تو وہ اپنی ایڑیوں کے بل الٹا پھر گیا اور کہنے لگا کہ بیشک میں تم سے بری الذمہ ہوں۔ میں تو یقیناً وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے میں تو البتہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِى ٱشْتَرَىٰهُ مِن مِّصْرَ لِٱمْرَأَتِهِۦٓ أَكْرِمِى مَثْوَىٰهُ عَسَىٰٓ أَن يَنفَعَنَآ أَوْ
نَتَّخِذَهُۥ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُۥ مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ
وَٱللَّهُ **غَالِبٌ** عَلَىٰٓ أَمْرِهِۦ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿21﴾

سورۃ یوسف آیت 21

اور جس نے اسے مصر میں خریدا۔اس نے اپنی عورت سے کہہ دیا کہ اسے عزت واکرام سے رکھنا کہ شاید ہمارے کسی کام آئے یا ہم اسے بیٹا ہی بنالیں۔اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمین (مصر) میں جگہ دے دی۔اور تاکہ ہم اسے (خواب کی) باتوں کی تعبیر سکھائیں۔اور اللہ ہر طرح سے اپنے کام پر خوب غالب ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

الغفّار

الغفّار۔اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے جو غفر اور غفران سے ماخوذ ہے۔ان دونوں کے معنی ہیں۔پردہ کرنا۔چھپانا۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مغفرت۔گناہوں کی پردہ پوشی۔اوراس پر اپنا فضل اور رحمت عطا کرکے معاف کرنا ہے۔ان میں سے ایک الغفار ہے

الغفار وہ ہے جس نے دنیا کی زندگی میں خوبصورت چیزوں کو ظاہر کیااور بدصورت چیزوں پر پردہ ڈالا۔جس کسی کو بھی اس نے معاف کیاوہ آخرت کی زندگی میں عذاب سے بچ گیا۔وہی گناہوں کو معاف کرنے والا۔کوتاہیوں پر پردہ ڈالنے والا۔توبہ قبول کرکے گناہوں کو مٹانے والا ہے۔پھر وہ جو گناہوں کو بخش دیتاہے اس پر مزید یہ کہ اپنے فضلِ عظیم سے انہیں نیکیوں میں بدل سکتا ہے۔وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے یہاں تک کہ ان سے راضی ہوجاتا ہے۔اگر کوئی اس سے مانگنے یا گناہ بخشوانے کی جدو جہد نہیں کرتا تو وہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ أَخَذْنَٰهُم بِٱلْعَذَابِ فَمَا ٱسْتَكَانُوا۟ لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ﴿76﴾

سورۃالمؤمنون آیت 76

اور البتہ یقیناًہم نے ان کو عذاب میں بھی مبتلا کیا پھر بھی وہ اپنے رب کے سامنے نہ تو گڑگڑائےاور نہ ہی عجزوانکساری سے دعا کی۔

وہی ہے جو گناہوں کو بخش دیتا ہے خواہ وہ کتنے بڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور وہ ان پر پردہ ڈالتا ہے اگرچہ وہ بہت زیادہ ہوں۔ مگر یاد رہے ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جانا چاہیئے۔

استغفار سے ماخوذ الفاظ زیادہ تر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ ہی جڑے ہوئے ہیں۔

قرآن کریم میں الغفار کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَإِنِّى لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا ثُمَّ ٱهْتَدَىٰ ﴿82﴾

سورۃ طہ آیت 82

اور جو کوئی توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور عمل صالح کرے پھر راہِ راست پر چلتا رہے۔ تو بلاشبہ میں اس کو بخش دینے والا ہوں۔

رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفَّٰرُ ﴿66﴾

سورۃ ص آیت 66

وہی آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے وہ نہایت زبردست بڑا بخش دینے والا ہے۔

خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ ٱلَّيْلَ عَلَى ٱلنَّهَارِ وَيُكَوِّرُ ٱلنَّهَارَ عَلَى
ٱلَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ ٱلْعَزِيزُ **ٱلْغَفَّٰرُ** ﴿5﴾

سورۃ الزمر آیت 5

اسی نے آسمانوں اور زمین کو حکمت وتدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے وہی رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ لیتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو (اس طرح) تابع کر رکھا ہے کہ ہر ایک مدت مقررہ تک رواں دواں رہے۔ جان رکھو کہ وہی خوب غالب ہے. بڑا بخشنے والا ہے۔

تَدْعُونَنِى لِأَكْفُرَ بِٱللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِۦ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ عِلْمٌ وَأَنَا۠ أَدْعُوكُمْ إِلَى
ٱلْعَزِيزِ **ٱلْغَفَّٰرِ** ﴿42﴾

سورۃ غافر آیت 42

تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کردوں اور ایسی چیز کو اس کا شریک مقرر کروں جس کا مجھے کچھ بھی علم نہیں اور میں تمہیں اس اللہ جل شانہ کی طرف بلاتا ہوں جو خوب غالب. بڑا بخش دینے والا ہے۔

فَقُلْتُ ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ إِنَّهُۥ كَانَ **غَفَّارًا** ﴿10﴾ لا

سورۃ نوح آیت 10

پس میں کہتا رہا کہ اپنے رب سے معافی مانگ لو بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔

الغفور

الغفور۔کا اصل لفظ غفر سے ماخوذ ہے۔جس کا مطلب ہے پردہ یا چادر۔وہ غفور ہے کیونکہ وہ اکثر گناہوں کا دوسروں کے سامنے پردہ رکھتا ہے اور اکثر گناہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔وہ اپنے بندوں سے ان کے بارے میں جھگڑا نہیں کرتا۔ مغفرہ کا مطلب ہے پردہ ڈالنا اور گناہوں کی بخشش کرنا۔ اس کی بخشش کا مطلب ہے کہ بندے کو اس کے عذاب سے بچالینا۔اس کا مطلب یہ بھی ہے کسی کے گناہوں کو سرِ عام نظر انداز کر دینا۔وہ مالک ہے جس کی قدرت کامل ہے۔وہ اپنے بندوں پر جو احسانات کرتا ہے۔اور اس کی مہربانیوں کی وجہ سے وہ غیر مشروط معافی بھی دے سکتا ہے۔

قرآن کریم میں اکثر معافی کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے کئی طرح بیان فرمایا ہے تاکہ اس کی نافرمانی کرنے والوں کے دل اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں اور کوئی مجرم اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر اس دلدل میں پھنس کر نہ رہ جائے۔وہ ہر نوعیت کے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور شرک جیسے بڑے گناہ پر بھی توبہ قبول کرتا ہے۔بس اس سے معافی مانگنے کی دیر ہے۔

قرآن کریم میں الغفور کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيْرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿173﴾

سورۃ البقرۃ آیت 173

اس نے تم پر البتہ صرف۔ مردار۔ اور خون۔ اور سور کا گوشت۔ اور ہر وہ شے (یا جانور) جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا گیا ہو حرام کر دیا ہے۔ پھر جو کوئی مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے اور زیادتی کرنے والا بھی نہ ہو تو اس پر (بقدرِ ضرورت کھا لینے میں) کوئی گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿182﴾ 22ع

سورۃ البقرۃ آیت 182

پس جو کوئی وصیت کرنے والے کی طرف سے کسی طرفداری یا حق تلفی کا خوف (محسوس) کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ (وصیت بدل کر) وارثوں میں صلح کرا دے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَإِنِ ٱنتَهَوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿192﴾

سورۃ البقرۃ آیت 192

پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ثُمَّ أَفِيضُوا۟ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿199﴾

سورۃ البقرۃ آیت 199

پھر تم لوٹو جہاں سے سارے لوٹ کر آتے ہیں اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَٱلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أُو۟لَٰٓئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿218﴾

سورۃ البقرۃ آیت 218

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

لَّا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَٰنِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿225﴾

سورۃ البقرۃ آیت 225

اللہ تمہاری (غیر ارادی) قسموں پر نہیں پکڑتا لیکن تمہاری ان قسموں پر مؤاخذہ ضرور کرے گا جو تمہارے دلوں کے ارادے سے ہوں گی۔ اللہ بہت بخشنے والا نہایت حلیم و بردبار ہے۔

لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَآءُو فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿226﴾

سورۃ البقرۃ آیت 226

جو لوگ اپنی بیویوں سے الگ رہنے کی قسم کھا لیتے ہیں وہ چار مہینے انتظار کریں۔ پھر اگر رجوع کرلیں تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ ٱلنِّسَآءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّآ أَن تَقُولُوا۟ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا۟ عُقْدَةَ ٱلنِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْكِتَٰبُ أَجَلَهُۥ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ فَٱحْذَرُوهُ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿235﴾ ع 30

سورۃ البقرۃ آیت 235

اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم اشارے کنائے سے عورتوں کو نکاح کا پیغام دے دو یا اسے اپنے دلوں میں مخفی رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم ان سے (اس کا) ذکر کرو گے مگر (ایام عدت میں) ان سے پوشیدہ طور پر قول

واقرار نہ کرو سوا اس کے کہ کوئی معقول سی کوئی بات کہہ دو۔ نکاح کا پختہ عزم نہ کرو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔ اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے۔ پس اسی سے ڈرتے رہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ بڑا بخشنے والا ہے نہایت حلیم و بردبار ہے۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿31﴾

سورۃ آل عمران آیت 31

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ ہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿89﴾

سورۃ آل عمران آیت 89

مگر جو کہ اس کے بعد توبہ تائب ہو گئے اور اپنی اصلاح کر لی تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿129﴾ 13ع

سورۃ آل عمران آیت 129

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْا۟ مِنكُمْ يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ إِنَّمَا ٱسْتَزَلَّهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ بِبَعْضِ مَا
كَسَبُوا۟ ۖ وَلَقَدْ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿155﴾ 16ع

سورۃ آل عمران آیت 155

بیشک تم میں سے جن لوگوں نے اس (غزوۂ اُحد کے) دن پیٹھ دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کا باہم سامنا ہوا تھا یہ لوگ اپنی بعض کمزوریوں کی وجہ سے بلاشبہ صرف شیطان کے پھسلاوے میں آ گئے تھے۔ لیکن البتہ یقینی طور پر کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ بیشک اللہ بہت در گزر کرنے والا نہایت بردبار ہے
۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَٰتُكُمْ وَعَمَّٰتُكُمْ وَخَٰلَٰتُكُمْ وَبَنَاتُ ٱلْأَخِ وَبَنَاتُ
ٱلْأُخْتِ وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَٰعَةِ وَأُمَّهَٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَٰٓئِبُكُمُ

ٱلَّٰتِى فِى حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ ٱلَّٰتِى دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا۟ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَٰٓئِلُ أَبْنَآئِكُمُ ٱلَّذِينَ مِنْ أَصْلَٰبِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا۟ بَيْنَ ٱلْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا
قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿23﴾ لا

سورۃ النساء آیت 23

تم پر تمہاری مائیں۔اور بیٹیاں۔اور بہنیں۔اور پھوپھیاں۔اور خالائیں۔اور بھتیجیاں۔اور بھانجیاں۔اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو۔اور رضاعی بہنیں۔اور ساسیں۔اور وہ لڑکیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے۔اور وہ ان عورتوں سے ہیں جن سے تم مباشرت کر چکے ہو۔اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں۔اور تمہارے سگے بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام کر دیا گیا ہے مگر جو پہلے ہو چکا (سو ہو چکا) ۔بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ
أَيْمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۚ
فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ مُحْصَنَٰتٍ غَيْرَ مُسَٰفِحَٰتٍ
وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى

ٱلْمُحْصَنَٰتِ مِنَ ٱلْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ ٱلْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ
وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿25﴾ 4ع

سورة النساء آیت 25

اور جو شخص تم میں سے خاندانی مومن عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت و وسعت نہ رکھے تو مومن لونڈیوں سے ہی جو (کسی شرعی جہاد کی اسیر شدہ) تمہارے قبضے میں آگئی ہوں (نکاح کرلے)۔ اور اللہ تمہارے ایمان سے اچھی طرح واقف ہے۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پس ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو اور مناسب طور پر ان کے مہر بھی ادا کردو کہ وہ پاک دامن رہیں نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں (اور) نہ کوئی خفیہ آشنائی لگانے والیاں۔ پھر اگر نکاح میں آجانے کے بعد کوئی بدکاری کر بیٹھیں تو جو سزا خاندانی مومن عورتوں کے لئے ہے ان کے لئے اس کی آدھی ہے۔ یہ (لونڈیوں سے) اجازت اس شخص کے لئے ہے جسے گناہ کا اندیشہ ہو۔ اور اگر صبر کرلو تو یہ تمہارے حق میں بہت اچھا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا۟ مَا تَقُولُونَ وَلَا
جُنُبًا إِلَّا عَابِرِى سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا۟ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ
أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا
فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43﴾

سورۃالنساء آیت 43

اے ایمان والو! ۔ نماز کے قریب مت جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو یہاں تک کہ تم جو تم کہہ رہے ہو (اسے) سمجھنے لگو اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز مت پڑھو) یہاں تک کہ غسل کر لو۔ مگر یہ کہ (تیمّم کرکے نماز پڑھ لو اگر) بحالت سفر راستے پر چلے جا رہے ہو۔ اور اگر تم بیمار ہو۔ یا سفر میں ہو۔ یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے آیا ہو۔ یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو۔ اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں پر مسح کر لو۔ بیشک اللہ ہی معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔

دَرَجَٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿96﴾ع13

سورۃالنساء آیت 96

ان کے لئے اللہ کی طرف سے درجات ہیں اور مغفرت و رحمت ہے۔ اور اللہ بڑا ہی معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَأُو۟لَٰٓئِكَ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿99﴾

سورۃالنساء آیت 99

پس امید ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمادے۔ اور اللہ ہی معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔

۞ وَمَن يُهَاجِرْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ يَجِدْ فِى ٱلْأَرْضِ مُرَٰغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَن يَخْرُجْ
مِنۢ بَيْتِهِۦ مُهَاجِرًا إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ يُدْرِكْهُ ٱلْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُۥ عَلَى
ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ **غَفُورًا** رَّحِيمًا ﴿100﴾ 14ع

سورۃ النساء آیت 100

اور جو کوئی اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور وسعت پائے گا۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول کے لئے ہجرت کی خاطر اپنے گھر سے نکل چکا پھر (راستے میں) اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ثابت ہو چکا۔ اور اللہ ہی بہت بخش دینے والا نہایت مہربان ہے۔

وَٱسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ **غَفُورًا** رَّحِيمًا ﴿106﴾ ج

سورۃ النساء آیت 106

اور اللہ سے بخشش طلب کرتے رہنا۔ بیشک اللہ ہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمَن يَعْمَلْ سُوٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُۥ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ يَجِدِ ٱللَّهَ **غَفُورًا** رَّحِيمًا ﴿110﴾

سورۃ النساء آیت 110

اور جو کوئی بھی برائی کرلے یا اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بہت بخشنے والا نہایت مہربان پائے گا۔

وَلَن تَسْتَطِيعُوٓاْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُواْ كُلَّ ٱلْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَٱلْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿129﴾

سورۃ النساء آیت 129

اور تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کرلو مگر اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح سے عدل نہیں کر سکتے۔ تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک کی طرف ہی جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی ہوئی چھوڑ دو۔ اور اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو تو بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَلَمْ يُفَرِّقُواْ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُوْلَٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿152﴾ ع21

سورۃ النساء آیت 152

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کیا ایسے لوگوں کو وہ عنقریب ان کا اجر عطا کرے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ وَٱلْمُنْخَنِقَةُ
وَٱلْمَوْقُوذَةُ وَٱلْمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى
ٱلنُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا۟ بِٱلْأَزْلَٰمِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ ٱلْيَوْمَ يَئِسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن
دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِ ۚ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى
وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ
ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿3﴾

سورۃ المائدۃ آیت 3

تم پر حرام کر دیا گیا ہے۔ مرا ہوا جانور۔ اور خون۔ اور خنزیر کا گوشت۔ اور جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔ اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے۔ اور جو چوٹ لگنے سے مر جائے۔ یا بلندی سے گر کر مر جائے۔ یا سینگ لگنے سے مر جائے۔۔ اور (یہ بھی) جسے کوئی درندہ پھاڑ کھائے۔ مگر جس کو تم نے (قبل از موت) ذبح کر لیا ہو۔ اور (یہ بھی) جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔ اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں سے قسمت کا حال معلوم کرو۔ یہ سب بدترین گناہ ہیں۔ تمہارے دین سے آج کافروں کی (رہی سہی) آس بھی جاتی رہی تو ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے (یعنی کسی بھی کمی بیشی کی گنجائش نہیں چھوڑی)۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔ اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے۔ مگر جو بھوک کی شدت سے مجبور ہو کر

(ان حرام چیزوں سے کچھ کھالے) جبکہ گناہ کی طرف دلی میلان ورغبت نہ رکھتا ہو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُواْ عَلَيْهِمْ ۖ فَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿34﴾ ع5

سورۃ المائدۃ آیت 34

مگر جنہوں نے تمہارے قابو پانے سے پہلے توبہ کرلی تو جان رکھو کہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

فَمَن تَابَ مِنۢ بَعْدِ ظُلْمِهِۦ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿39﴾

سورۃ المائدۃ آیت 39

اور جو کوئی ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو بیشک اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى ٱللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿74﴾

سورۃ المائدۃ آیت 74

توکیا پھر یہ لوگ اللہ کے آگے توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہ نہیں بخشواتے ؟۔اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ وَأَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿98﴾ط

سورۃالمائدۃ آیت 98

جان رکھو کہ بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اور بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان بھی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِن تَسْـَٔلُوا۟ عَنْهَا
حِينَ يُنَزَّلُ ٱلْقُرْءَانُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهَا ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿101﴾

سورۃالمائدۃ آیت 101

اے ایمان والو !۔ایسی کچھ چیزیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر تم نزولِ قرآن کے وقت ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی گذشتہ سوالات تو اللہ نے معاف کردیئے ہیں۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت بردبار ہے۔

وَإِذَا جَآءَكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِنَا فَقُلْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ
ٱلرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُۥ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوٓءًۢا بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُۥ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ الانعام آیت 54

اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو ان سے کہا کرو سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ تمہارے رب نے رحمت کرنا اپنے ذمے لازم کرلیا ہے۔ بلاشبہ جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو یقیناً وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ
دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ۚ فَمَنِ
ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿145﴾

سورۃ الانعام آیت 145

کہہ دو کہ مجھ پر جو وحی نازل ہوئی ہے اس کے مطابق میں کسی چیز کو بھی کھانے والے پر حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ مرا ہوا جانور۔ یا بہتا خون۔ یا خنزیر کا گوشت۔ یہ سب تو یقیناً ناپاک ہیں۔ یا کوئی ناجائز چیز

کہ اس پر اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ لیکن اگر کوئی (بھوک سے) مجبور ہو جائے نہ تو نافرمانی کرنے والا اور نہ ہی حد سے باہر نکل جانے والا ہو تو تیرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ ٱلْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ ٱلْعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿165﴾ ع20

سورۃ الأنعام آیت 165

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیئے۔ تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اسی میں تمہاری آزمائش کرے۔ بیشک تمہارا رب بہت جلد سزا دینے والا اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا بھی ہے۔

وَٱلَّذِينَ عَمِلُوا۟ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ثُمَّ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِهَا وَءَامَنُوٓا۟ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿153﴾

سورۃ الأعراف آیت 153

اور جن لوگوں نے برے کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو بیشک تیرا رب اس کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ ۗ إِنَّ
رَبَّكَ لَسَرِيعُ ٱلْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿167﴾

سورۃ الاعراف آیت 167

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے ان کو خبردار کردیا تھا کہ (اگر یہ یہود اپنے کرتوتوں سے باز نہ آئے تو) وہ ان پر قیامت تک ضرور ایسے لوگ مسلط رکھے گا جو انہیں برے برے عذاب دیتے رہیں گے۔ بیشک تمہارا رب جلد ہی عذاب دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربانی کرنے والا بھی ہے۔

فَكُلُوا۟ مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَٰلًا طَيِّبًا ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿69﴾ 9ع

سورۃ الانفال آیت 69

تو جو بھی حلال اور پاکیزہ مالِ غنیمت تمہیں ملا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ سے ہی ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّمَن فِىٓ أَيْدِيكُم مِّنَ ٱلْأَسْرَىٰٓ إِن يَعْلَمِ ٱللَّهُ فِى قُلُوبِكُمْ خَيْرًا
يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿70﴾

سورۃ الانفال آیت 70

اے نبیؐ! ۔جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کوئی نیکی بھانپ لی تو جو کچھ تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دیدے گا اور تمہیں بخش بھی دے گا۔اور اللہ ہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

فَإِذَا ٱنسَلَخَ ٱلْأَشْهُرُ ٱلْحُرُمُ فَٱقْتُلُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَٱحْصُرُوهُمْ وَٱقْعُدُوا۟ لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا۟ سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ **غَفُورٌ** رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ التوبۃ آیت 5

پھر جب عزت وحرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کردو اور ان کی تاک میں جگہ جگہ بیٹھو اور ان کا خوب گھیراؤ کرو اور انہیں گرفتار کرلو۔پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوۃ دینے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ثُمَّ يَتُوبُ ٱللَّهُ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ **غَفُورٌ** رَّحِيمٌ ﴿27﴾

سورۃ التوبۃ آیت 27

پھر اس کے بعد اللہ جس کو چاہتا ہے توبہ کی توفیق نصیب کر دیتا ہے۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

لَّيۡسَ عَلَى ٱلضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى ٱلۡمَرۡضَىٰ وَلَا عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ
حَرَجٌ إِذَا نَصَحُواْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦۚ مَا عَلَى ٱلۡمُحۡسِنِينَ مِن سَبِيلٖۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ
رَّحِيمٞ ﴿91﴾ لا

سورة التوبة آیت 91

کوئی گناہ نہیں ایسے ضعیفوں پر اور مریضوں پر اور ان لوگوں پر جو کچھ بھی نہیں پاتے کہ خرچ کر سکیں۔جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ مخلص و خیر خواہ ہیں۔ایسے احسان کرنے والوں پر کسی طرح کا الزام نہیں ہے۔اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمِنَ ٱلۡأَعۡرَابِ مَن يُؤۡمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَٰتٍ عِندَ ٱللَّهِ
وَصَلَوَٰتِ ٱلرَّسُولِۚ أَلَآ إِنَّهَا قُرۡبَةٞ لَّهُمۡۚ سَيُدۡخِلُهُمُ ٱللَّهُ فِي رَحۡمَتِهِۦٓۚ إِنَّ ٱللَّهَ
غَفُورٞ رَّحِيمٞ ﴿99﴾ ع12

سورة التوبة آیت 99

اور دیہاتیوں میں بعض ایسے ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کی قُربت اور رسول کی دعاؤں کا ثمرہ سمجھتے ہیں۔آگاہ رہو بلاشبہ وہ ان کے لئے باعثِ قربت ہی ہے عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَءَاخَرُونَ ٱعْتَرَفُوا۟ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا۟ عَمَلًا صَٰلِحًا وَءَاخَرَ سَيِّئًا عَسَى ٱللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿102﴾

سورۃ التوبۃ آیت 102

اور کچھ اور بھی ہیں کہ اپنے گناہوں کا (صاف طور پر) اقرار کرتے ہیں کہ انہوں نے اچھے اور برے عملوں کو ملا جلا دیا تھا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرلے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت والا مہربان ہے۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِۦ ۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿107﴾

سورۃ یونس آیت 107

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف دینا چاہے تو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اسے ہٹانے والا نہیں ۔اور اگر تمہارا بھلا کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ وہی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نچھاور کرتا ہے اور وہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ وَقَالَ ٱرْكَبُوا۟ فِيهَا بِسْمِ ٱللَّهِ مَجْرٜىٰهَا وَمُرْسَىٰهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿41﴾

سورۃ ہود آیت 41

اور (نوحؑ نے) کہا اللہ کے نام سے اس میں سوار ہو جاؤ کہ اسی (اللہ) کے سہارے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِىٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿53﴾

سورة یوسف آیت 53

اور میں اپنے نفس کو پاک صاف نہیں کہتا بیشک نفس امارہ تو برائی ہی سکھاتا رہتا ہے مگر (بچتا وہی ہے) جس پر میرا رب مہربانی کردے۔ بلاشبہ میرا رب بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿98﴾

سورة یوسف آیت 98

(اس پر یعقوبؑ نے) کہا کہ میں اپنے رب سے تمہارے لئے بخشش طلب کروں گا بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِى فَإِنَّهُۥ مِنِّى ۖ وَمَنْ عَصَانِى فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿36﴾

سورۃ إبراهيم آیت 36

اے میرے رب ! ۔ بلاشبہ ان (مصنوعی معبودوں) نے بہت سارے انسانوں کو گمراہ کردیا پس جس نے میری پیروی کرلی تو البتہ وہ میرا ہے۔ اور جس نے نافرمانی کردی تو بیشک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ نَبِّئْ عِبَادِيٓ أَنِّيٓ أَنَا ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿49﴾ لا

سورۃ الحجر آیت 49

(اے رسولؐ) میرے بندوں کو آگاہ کردو کہ میں بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہوں۔

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿18﴾

سورۃ النحل آیت 18

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو (کبھی بھی) شمار نہ کرسکو۔ بیشک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہاہت مہربان ہے۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُواْ مِنۢ بَعْدِ مَا فُتِنُواْ ثُمَّ جَٰهَدُواْ وَصَبَرُوٓاْ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ
بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿110﴾ 14ع

سورۃ النحل آیت 110

پھر بلا شبہ تمہارا رب ان لوگوں کے لئے جو سخت آزمائش میں پڑنے کے بعد ہجرت کر گئے پھر جہاد کرتے رہے اور صبر کا ثبوت بھی دیا۔ یقینی طور پر تمہارا رب ایسے اعمال کے بعد بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ۖ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿115﴾

سورۃ النحل آیت 115

البتہ اس نے تم پر بس مردار۔ اور خون۔ اور سور کا گوشت۔ حرام کر دیا ہے اور وہ چیز بھی جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے۔ مگر جو بھوک کے مارے لاچار ہو جائے بشرطیکہ نہ تو وہ باغی ہو اور نہ ہی حد سے گزر جانے والا تو بلا شبہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا۟ ٱلسُّوٓءَ بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوٓا۟ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿119﴾ 15ع

سورۃ النحل آیت 119

پھر بلا شبہ تمہارا رب ان لوگوں کے لئے جو جہالت میں برے کام کرتے رہے پھر اس کے بعد وہ توبہ تائب ہو گئے اور اصلاح بھی کرلی۔ یقینی طور پر تمہارا رب اس کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِى نُفُوسِكُمْ ۚ إِن تَكُونُواْ صَٰلِحِينَ فَإِنَّهُۥ كَانَ لِلْأَوَّٰبِينَ غَفُورًا ﴿25﴾

سورۃ الاسراء آیت 25

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر تم صالح بن کے رہے تو بلا شبہ وہ رجوع کرنے والوں کے لئے بہت بخشنے والا ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ ٱلسَّبْعُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿44﴾

سورۃ الاسراء آیت 44

سات آسمانوں اور زمین اور جو کوئی بھی ان میں ہے وہ اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القدّوس کے اوصاف و کلمات) بیان کرتا ہے۔ اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح نہ بیان کرتی ہو۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ بیشک وہ بڑا تحمل والا بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

وَرَبُّكَ ٱلْغَفُورُ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا۟ لَعَجَّلَ لَهُمُ ٱلْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا۟ مِن دُونِهِۦ مَوْئِلًا ﴿58﴾

سورۃ الکہف آیت 58

اور تیرا رب تو بڑا معاف کرنے والا صاحبِ رحمت ہے۔اگر ان کے کرتوتوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی عذاب بھیج دیتا۔بلکہ ان کے لئے ایک معیاد مقرر کر دی گئی ہے جس کے سوا کوئی بھی وعدے کی جگہ وہ ہرگز نہیں پائیں گے۔

۞ ذَٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِۦ ثُمَّ بُغِىَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿60﴾

سورۃ الحج آیت 60

یہ (بات طے شدہ) ہے اور جو کوئی ویسا ہی بدلہ لے جیسا اس کے ساتھ (ظلم وزیادتی) کی گئی پھر اس پر مزید بڑھ جائے تو اللہ ضرور اس (دوسرے) کی مدد کرے گا۔بیشک اللہ در گزر کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ النور آیت 5

مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور (اپنی) اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ بڑا ہی معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُواْ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓاْ أُوْلِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُواْ وَلْيَصْفَحُوٓاْ ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿22﴾

سورۃ النور آیت 22

اور تم میں سے صاحبِ فضل وسعت اس بات پر قسم نہ کھالیں کہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر کچھ خرچ نہیں کیا کریں گے۔ بلکہ معاف کردیں اور درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کردے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱلَّذِينَ يَبْتَغُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَءَاتُوهُم مِّن مَّالِ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ ءَاتَىٰكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُواْ فَتَيَٰتِكُمْ عَلَى ٱلْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُواْ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿33﴾

سورۃ النور آیت 33

اور وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ان کو چاہیئے کہ پاک دامن رہیں یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو مال کے عوض آزادی کی تحریر چاہیں۔ اگر تم ان میں نیکی وبہتری کے آثار پاؤ تو ایسی تحریر انہیں لکھ دیا کرو۔ اور اللہ نے جو مال تمہیں دیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیاوی فائدے کی غرض سے زنا پر مجبور نہ کرو۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا (وہ تو لازمی سزا پائے گا۔ مگر ان لونڈیوں کے بارے) تو البتہ اللہ ان کو مجبور کیئے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَإِذَا كَانُوا۟ مَعَهُۥ عَلَىٰٓ أَمْرٍ جَامِعٍ
لَّمْ يَذْهَبُوا۟ حَتَّىٰ يَسْتَـْٔذِنُوهُ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَـْٔذِنُونَكَ أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ
وَرَسُولِهِۦ ۚ فَإِذَا ٱسْتَـْٔذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُمُ
ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿62﴾

سورۃ النور آیت 62

مومن تو بس البتہ وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب کسی اجتماعی معاملہ میں رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو اس سے اجازت لئے بغیر کہیں نہیں چلے جاتے۔ بیشک جو لوگ تجھ سے اجازت لیتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ پھر جب وہ تم سے اپنے کسی کام کے لئے

اجازت مانگیں تو تم ان میں سے جس کو چاہو اجازت دے دیا کرو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش کی دعا مانگا کرو۔ بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ أَنزَلَهُ ٱلَّذِى يَعْلَمُ ٱلسِّرَّ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿6﴾

سورۃ الفرقان آیت 6

کہہ دو کہ اسے تو اس (اللہ جل شانہ) نے نازل کیا ہے جو آسمانوں وزمین کے خفیہ رازوں تک کو جانتا ہے۔ بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَٰلِحًا فَأُو۟لَٰٓئِكَ يُبَدِّلُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِهِمْ حَسَنَٰتٍ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿70﴾

سورۃ الفرقان آیت 70

مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور عمل صالح کرنے لگے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو بھی اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِلَّا مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوٓءٍ فَإِنِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿11﴾

سورۃ النمل آیت 11

مگر جس نے کوئی ظلم کیا پھر برائی کے بعد اسے اچھائی سے بدل دیا تو بیشک میں بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہوں۔

قَالَ رَبِّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى فَٱغْفِرْ لِى فَغَفَرَ لَهُۥٓ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿16﴾

سورۃ القصص آیت 16

(اللہ کے حضور) دعا کی کہ اے میرے رب! ۔ یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کرلیا پس مجھے بخش دے تو اللہ نے اس کو بخش دیا' بیشک وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ٱدْعُوهُمْ لِءَابَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ ۚ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوٓا۟ ءَابَآءَهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى
ٱلدِّينِ وَمَوَٰلِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ أَخْطَأْتُم بِهِۦ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ
قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿5﴾

سورۃ الاحزاب آیت 5

(مومنو) ان کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا علم نہ ہو۔ تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔ اور اس میں تم بھول چوک جاؤ تو اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں۔ ہاں البتہ جو تم اپنے دلی ارادے سے کرو (اس پر پکڑ ہے)۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لِّيَجْزِىَ ٱللَّهُ ٱلصَّٰدِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ إِن شَآءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ
ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿24﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 24

تاکہ اللہ سچے لوگوں کو اُن کی سچائی کا بدلہ دیدے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب کرے اور (چاہے) اُن پر مہربانی کردے۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَٰجَكَ ٱلَّٰتِىٓ ءَاتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ
أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّٰتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَٰلَٰتِكَ ٱلَّٰتِى
هَاجَرْنَ مَعَكَ وَٱمْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِىِّ إِنْ أَرَادَ ٱلنَّبِىُّ أَن
يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِىٓ
أَزْوَٰجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا
رَّحِيمًا ﴿50﴾

سورۃ الأحزاب آیت 50

اے نبیؐ ہم نے البتہ تم پر تمہاری بیویاں جن کو تم نے ان کے مہر دے دیئے ہیں اور وہ مملوکہ لونڈیاں بھی جو اللہ نے بطورِ غنیمت تمہیں دی ہیں۔ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں۔ اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں۔

اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں۔اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں۔جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ کرآئی ہیں ۔سب حلال کردی ہیں۔اوراگرکوئی مومن عورت اپناآپ نبیؐ کو ہبہ کردے (یعنی بغیر مہر کے نکاح میں آنے پرراضی ہو) بشرطیکہ نبیؐ بھی اس سے نکاح کرنا چاہے (وہ بھی حلال ہے لیکن) یہ اجازت خاص کر تمہارے لئے ہے عام مسلمانوں کے لئے نہیں۔اورہم نے ان کی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے بارے ان پرجو واضح حقوق مقرر کردیئے ہیں ہم کو یقیناً معلوم ہیں وہ اس لئے کہ تم پر کسی طرح کی بھی تنگی نہ رہے ۔اوراللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿59﴾

سورۃ الاحزاب آیت 59

اے نبیؐ!۔اپنی بیویوں اوراپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (وہ باہر نکلیں تو) اپنے اوپر چادر (بطور گھونگھٹ) لٹکالیا کریں یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اوراللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

لِّيُعَذِّبَ ٱللَّهُ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْمُشْرِكِينَ وَٱلْمُشْرِكَٰتِ وَيَتُوبَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًۢا ﴿73﴾ ع9

سورۃ الاحزاب آیت 73

تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ ٱلرَّحِيمُ **ٱلْغَفُورُ** ﴿2﴾

سورۃ سبا آیت 2

اسے سبھی کچھ معلوم ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے۔ اور وہ نہایت مہربان بڑا بخش دینے والا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِى مَسْكَنِهِمْ ءَايَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا۟ مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَٱشْكُرُوا۟ لَهُۥ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ **غَفُورٌ** ﴿15﴾

سورۃ سبا آیت 15

قومِ سبا کے لئے ان کی آبادی میں البتہ یقیناً دو باغ (قدرتِ الٰہی کی) نشانی تھے۔ (ایک) دائیں طرف اور (دوسرا) بائیں طرف۔ (کہہ دیا گیا تھا کہ) اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر بھی ادا کرتے رہو۔ یہ شہر (تمہارے لئے) کتنا عمدہ و پاکیزہ ہے اور رب بھی بہت بخشنے والا ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلْأَنْعَٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَٰٓؤُا۟ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿28﴾

سورۃ فاطر آیت 28

اور انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں۔ البتہ اس کے بندوں میں سے صرف وہی اللہ سے ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ بلا شبہ اللہ خوب غالب بڑا بخش دینے والا ہے۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿30﴾

سورۃ فاطر آیت 30

اس لئے کہ اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل و کرم سے کچھ زیادہ بھی دیدے گا۔ وہ تو بلا کسی شک و شبہ بڑا بخش دینے والا نہایت قدردان ہے۔

وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِىٓ أَذْهَبَ عَنَّا ٱلْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿34﴾ لا

سورۃ فاطر آیت 34

وہ کہیں گے کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے غم کو دور کردیا۔ بیشک ہمارا رب بڑا بخش دینے والا نہایت قدردان ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يُمۡسِكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ أَن تَزُولَاۚ وَلَئِن زَالَتَآ إِنۡ أَمۡسَكَهُمَا مِنۡ أَحَدٖ مِّنۢ بَعۡدِهِۦٓۚ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورٗا﴿41﴾

سورۃ فاطر آیت 41

یقینی طور پر اللہ ہی آسمانوں وزمین کو تھامے ہوئے ہے کہ ٹل نہ جائیں۔ اور اگر بالفرض وہ ٹل جائیں تو اللہ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے۔ بیشک وہ بڑا بردبار نہایت بخش دینے والا ہے۔

۞ قُلۡ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسۡرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُواْ مِن رَّحۡمَةِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغۡفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًاۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ﴿53﴾

سورۃ الزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿32﴾ ع4

سورۃ فصلت آیت 32

(یہ سارا کچھ) بخشنے والے مہربان رب کی طرف سے مہمانی ہو گی۔

تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾

سورۃ الشوری آیت 5

(لوگوں کے اللہ کا شریک بنانے پر) قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور (مگر) فرشتے اپنے رب کی تعریف و تحمید کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔

ذَٰلِكَ ٱلَّذِى يُبَشِّرُ ٱللَّهُ عِبَادَهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ۗ قُل لَّآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ أَجۡرًا إِلَّا ٱلۡمَوَدَّةَ فِى ٱلۡقُرۡبَىٰ ۗ وَمَن يَقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهُۥ فِيهَا حُسۡنًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿23﴾

سورة الشوری آیت 23

یہی وہ (فضل) ہے جس کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لاتے اور عمل صالح کرتے ہیں ۔ کہہ دو کہ میں تم سے سوائے قرابت داری کی محبت کے اس کام کا کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور جو کوئی نیک کام کرے گا ہم اس کے ثواب میں اضافہ کردیں گے۔ یقیناً اللہ بڑا ہی بخشنے والا بہت قدردان ہے۔

أَمۡ يَقُولُونَ ٱفۡتَرَىٰهُ ۖ قُلۡ إِنِ ٱفۡتَرَيۡتُهُۥ فَلَا تَمۡلِكُونَ لِى مِنَ ٱللَّهِ شَيۡـًٔا ۖ هُوَ أَعۡلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِۦ شَهِيدًۢا بَيۡنِى وَبَيۡنَكُمۡ ۖ وَهُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿8﴾

سورة الأحقاف آیت 8

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو اس نے خود سے گھڑ لیا ہے؟۔ کہہ دو کہ اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم لوگ اللہ کے حضور میرے (بچاؤ کے) لئے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ (مگر) تم لوگ (قرآن پر) جو باتیں بناتے ہو وہ ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔ اور وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿14﴾

سورۃ الفتح آیت 14

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا۟ حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿5﴾

سورۃ الحجرات آیت 5

اور اگر وہ صبر کئے رہتے کہ تم خود باہر نکل کر ان کے پاس آجاؤ تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۞ قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا۟ وَلَٰكِن قُولُوٓا۟ أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ ٱلْإِيمَٰنُ فِى قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَٰلِكُمْ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿14﴾

سورۃ الحجرات آیت 14

بدوی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروگے تو اللہ تمہارے اعمال سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَءَامِنُواْ بِرَسُولِهِۦ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِۦ
وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِۦ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ **غَفُورٌ** رَّحِيمٌ ﴿28﴾ ج لا

سورۃ الحدید آیت 28

اے ایمان والو! ۔ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ عطا کرے گا اور تمہیں وہ نور ایمان دے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلوگے اور تمہاری مغفرت بھی کردے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يُظَٰهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَآئِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَٰتِهِمْ ۖ إِنْ أُمَّهَٰتُهُمْ إِلَّا ٱلَّٰٓـِٔى
وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ ٱلْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَعَفُوٌّ **غَفُورٌ** ﴿2﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 2

تم میں سے جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں)۔ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔اور البتہ یہ لوگ ایک بہت ہی نا معقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔اور بلاشبہ اللہ بڑا در گزر کرنے والا نہایت بخشنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نَٰجَيْتُمُ ٱلرَّسُولَ فَقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَىٰكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 12

اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی سر گوشی کرنا چاہو تو اپنی اس رازدارانہ بات سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔یہ بات تمہارے لئے بہت بہتر اور پاکیزہ ہے۔پھر اگر اس کے لئے کچھ نہ پاؤ تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

۞ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ٱلَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَٱللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿7﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 7

بہت ممکن ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے (آج) تم دشمنی رکھتے ہو کبھی محبت پیدا کر دے۔اور اللہ بڑی قدرت والا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا وَلَا
يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَٰنٍ يَفْتَرِينَهُۥ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ
وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِى مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُنَّ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ **غَفُورٌ**
رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 12

اے نبی! جب مومن عورتیں اس بات پر تمہارے پاس بیعت کرنے کو آئیں کہ کبھی اللہ کے ساتھ نہ
شرک کریں گی۔ نہ چوری کریں گی۔ نہ بدکاری کریں گی۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ نہ اپنے ہاتھ پاؤں
میں سے کوئی بہتان گھڑ لائیں گی۔ اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے
لو۔ اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ مِنْ أَزْوَٰجِكُمْ وَأَوْلَٰدِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَٱحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا۟
وَتَصْفَحُوا۟ وَتَغْفِرُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ **غَفُورٌ** رَّحِيمٌ ﴿14﴾

سورۃ التغابن آیت 14

اے ایمان والو! ۔البتہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں پس ان سے (ہوشیار رہو) بچتے رہو۔اور اگر معاف کردو اور در گزر کرلو اور بخش دو تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والانہایت رحم کرنے والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِى مَرْضَاتَ أَزْوَٰجِكَ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿1﴾

سورۃ التحریم آیت 1

اے نبیؐ! ۔جو چیز اللہ نے تم پر حلال کی ہوئی ہے تم اسے (اپنے اوپر) حرام کیوں کرتے ہو۔(کیا) تم اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو(؟) ۔اور اللہ تو بڑا بخشنے والانہایت رحم کرنے والا ہے۔

ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْمَوْتَ وَٱلْحَيَوٰةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفُورُ ﴿2﴾ لا

سورۃ الملک آیت 2

جس نے موت وزندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔؟ وہ بڑا زبردست نہایت بخشنے والا ہے۔

۞ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ
ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ
فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ
يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ
فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا
حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ
وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿20﴾ ع2

سورۃ المزمل آیت 20

یقیناً تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کبھی رات کی دو تہائی کے قریب کبھی نصف شب اور کبھی ایک تہائی قیام کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ ٹھہراتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم اس کو نبھا نہیں سکتے۔ تو اس نے تم پر مہربانی کر دی پس اب جتنا قرآن تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی جو اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں زمین میں سفر کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ پس اتنا ہی قرآن پڑھو جتنا کہ آسان ہو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو۔ اور تم

لوگ جو بھی بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے جو بہت بہتر اور اجر میں عظیم ہو گی۔اور اللہ ہی سے مغفرت طلب کیا کرو۔بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلْوَدُودُ ﴿14﴾ لا

سورۃ البروج آیت 14

اور وہ بڑا بخشنے والا نہایت محبت کرنے والا بھی ہے۔

الغنيّ

الغني۔ کا اصل لفظ غنی ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ خود کفالت کی وجہ سے آزادی۔ یہ ایسی تونگری و بے نیازی ہے کہ ہر طرح سے کلی طور پر بے نیاز ہو جانا۔ یہ بے نیازی سوائے اللہ کے کسی کو حاصل نہیں ہے اور بیشک اللہ ہی اس بے نیازی پر قابل ستائش ہے۔

ضرورت کسی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک ایسی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔ جسے کوئی محتاج حاصل کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ اس لیے تو اس نے خواہش کی ہوتی ہے۔ اور جو غنی ہوتا ہے وہ ضرورت مند پر ہر طرح فضیلت رکھتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ باقی سب محتاج ہیں جب کہ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس کو اپنے اندر یا اپنی صفات یا اعمال میں کسی شے یا کسی بھی چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ ہر ضرورت سے پاک ہوتا ہے۔ جبکہ باقی سب کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو کچھ اس کے ہاں اور اس کے پاس ہے اس کی وجہ سے وہ کامل الغنی ہے۔ اور وہ صرف ہمارا رب ہی ہے جو سب سے زیادہ قابل تعریف ہے۔

اللہ جل شانہ خود مختار ہے۔ خود کفیل ہے۔ اس کے ہاں کسی ضرورت کا فقدان نہیں ہوتا۔ اور کوئی بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی ضرورت سے آزاد نہیں ہے۔ ضرورتیں چھوٹی یا بڑی۔ تھوڑی ہوں یا زیادہ۔ سب کو اللہ ہی پورا کرتا ہے۔ کسی کے کفر کرنے پر اللہ تعالیٰ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر کوئی فرق آئے گا تو وہ مخلوق کو ہی بھگتنا ہوگا۔ اللہ تو سارے جہانوں و زمانوں کی ضرورتوں سے بے نیاز ہے

اللہ ہی غنی ہے کہ وہ کسی کا بھی ذرہ بھر محتاج نہیں لیکن ساری مخلوقات انفرادی طور پر ایک لمحہ کے لیے بھی اس سے غیر محتاج نہیں ہو سکتیں۔ اللہ ہی کے ہاتھ میں ارض و سماوات کے خزانے ہیں۔ دنیا و آخرت کے خزانے بھی اسی کے پاس ہیں اس کے غیر محتاج ہونے کی اس سے زیادہ واضح مثال کیا ہو گی؟ کہ نہ اس کی بیوی ہے اور نہ ہی اولاد۔ یہود و نصاریٰ جو تہمتیں اس پر لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسی بن مریم اللہ کا بیٹا ہے۔ وہ یہ باتیں کر کے تا قیامت اللہ کی لعنت کے موجب بن چکے الّا یہ کہ توبہ تائب ہو جائیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی شان ان کی کہی گئی باتوں سے انتہائی معتبر و بلند و بالا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے آپ میں غنی ہے۔ اس لیے اسے اپنے سوا کسی کی ضرورت نہیں۔ مطلق الغنیؒ کے معاملے میں اس کے بارے کسی کمی کوتاہی کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اور اس کی غنیؒ کسی دوسرے کی طرف منسوب نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی کوئی اس پر احسان کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے علاوہ ہر چیز کا وجود اس وقت ہی ممکن ہوتا ہے جب وہ اسے پیدا کر لیتا ہے۔ ہر چیز اس کی اپنی تخلیق اور ایجاد ہوتی ہے۔ وہی بناتا اور تخلیق کرتا ہے۔ اس کی بنائی ہوئی ساری مخلوقات بالکل ویسے بنی ہوتی ہیں۔ جیسا خالق نے چاہا ہوتا ہے۔ پیدائش کے بعد وہ ہر لمحہ اپنے خالق کی محتاج رہتی ہیں۔ اور ساری اشیاء کا دارومدار مکمل طور پر اسی پر منحصر ہوتا ہے۔ تو صرف اور صرف اکیلا اللہ ہی اس تعریف پر الغنی ہے۔۔ الغنی اور المغنی دونوں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں۔

قرآن کریم میں الغنی کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

https://quranexcel.com

۞ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَآ أَذًى ۗ وَٱللَّهُ غَنِىٌّ حَلِيمٌ ﴿263﴾

سورۃ البقرۃ آیت 263

معقول بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس صدقے سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد ستایا جائے۔ اور اللہ بڑا بے پرواہ ہے نہایت تحمل والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ ۖ
وَلَا تَيَمَّمُوا۟ ٱلْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِـَٔاخِذِيهِ إِلَّآ أَن تُغْمِضُوا۟ فِيهِ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟
أَنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿267﴾

سورۃ البقرۃ آیت 267

اے ایمان والو! ۔ اپنی کمائی میں سے عمدہ اور پاکیزہ چیزیں اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہیں ان میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرو۔ اور بری اور ناپاک چیزیں خیرات میں دینے کا ارادہ نہ کرو کہ جو (اگر تم کو دی جائیں تو) تم کبھی نہ لو مگر یہ کہ چشم پوشی اختیار کر جاوٗ۔ اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

فِيهِ ءَايَٰتٌۢ بَيِّنَٰتٌ مَّقَامُ إِبْرَٰهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُۥ كَانَ ءَامِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ
ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿97﴾

سورۃ آل عمران آیت 97

اس میں واضح نشانیاں ہیں (اور) مقام ابراہیمؑ ہے۔ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا اس نے امن پا لیا اور اللہ نے بنی نوع انسان پر جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی انکار کرے تو بیشک اللہ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔

وَرَبُّكَ ٱلْغَنِىُّ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنۢ بَعْدِكُم مَّا يَشَآءُ كَمَآ أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ ءَاخَرِينَ ﴿133﴾ ط

سورۃ الأنعام آیت 133

اور تیرا رب بے نیاز بے پناہ رحمت والا بھی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہاری جگہ جانشین بنا دے جیسا کہ تم کو بھی دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔

قَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَـٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ۖ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَـٰنٍۭ بِهَـٰذَآ ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿68﴾

سورۃ یونس آیت 68

کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنالیا ہے اس کی ذات بالکل پاک ہے (اور) وہ بے نیاز ہے۔ جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کیا تم اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جو جانتے تک نہیں ہو؟۔ تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل بھی نہیں ہوتی۔

وَقَالَ مُوسَىٰٓ إِن تَكْفُرُوٓاْ أَنتُمْ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ ٱللَّهَ لَغَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿8﴾

سورۃ إبراهيم آیت 8

اور موسیٰ نے کہہ دیا تھا کہ اگر تم اور روئے زمین میں سارے کے سارے لوگ انکار و ناشکری کرنے لگ جاؤ۔ تو بھی بلاشبہ اللہ بے نیاز (اور) حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿64﴾ 8ع

سورۃ الحج آیت 64

جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کچھ اسی کا ہے۔ اور بیشک اللہ سب سے بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

قَالَ ٱلَّذِى عِندَهُۥ عِلْمٌ مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَءَاهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُۥ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّى لِيَبْلُوَنِىٓ ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّى غَنِىٌّ كَرِيمٌ ﴿40﴾

سورۃ النمل آیت 40

اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ اس سے پہلے کہ تم آنکھ جھپکو میں اسے تمہارے پاس حاضر کئے دیتا ہوں۔ پھر جب اس نے اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا۔ کہ یہ میرے رب کا فضل و کرم ہی ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو بس البتہ وہ اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو بلاشبہ میرا رب بھی (اس سے) بے پروا نہایت کرم کرنے والا ہے۔

وَمَن جَٰهَدَ فَإِنَّمَا يُجَٰهِدُ لِنَفْسِهِۦٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿6﴾

سورۃ العنکبوت آیت 6

اور جو کوئی کوشش کرتا ہے تو البتہ وہ صرف اپنے ہی فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تو سارے جہانوں سے بے نیاز ہے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا لُقْمَٰنَ ٱلْحِكْمَةَ أَنِ ٱشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦ ۖ
وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿12﴾

سورۃ لقمان آیت 12

اور البتہ یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت (ودانائی) عطا کی (اور کہا) کہ اللہ کا شکرادا کرو۔ اور جو بھی شکرادا کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے ہی فائدے کے لئے شکرادا کرتا ہے۔ اور جو ناشکری و کفرانِ نعمت کرتا ہے تو (جان لے کہ) بلاشبہ اللہ بھی بے پرواہ ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿26﴾

سورۃ لقمان آیت 26

جو کچھ بھی آسمانوں و زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ بیشک اللہ بے نیاز ہے اور حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿15﴾

سورۃ فاطر آیت 15

اے بنی نوع انسان ! ۔ تم سارے کے سارے اللہ کے در کے محتاج ہو۔ اور اللہ تو بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

إِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ ٱلْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا۟ يَرْضَهُ
لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ
تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿7﴾

سورة الزمر آیت 7

اگر تم انکار و ناشکری کروگے تو بلا شبہ اللہ تم سے بے نیاز ہے۔ اور وہ اپنے بندوں سے ناشکری پسند نہیں کرتا اور شکر گزاری کرو تو وہ تمہارے لئے اسے پسند کرتا ہے۔ اور کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے تو جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں جتادے گا۔ بیشک وہ سینوں کے رازوں تک کو جاننے والا ہے۔

هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا
يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ وَٱللَّهُ ٱلْغَنِىُّ وَأَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا۟ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ
ثُمَّ لَا يَكُونُوٓا۟ أَمْثَٰلَكُم ﴿38﴾ ع4

سورة محمد آیت 38

دیکھو ! ۔تم ہی وہ لوگ ہو جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے کچھ لوگ بُخل کرنے لگ جاتے ہیں۔اور جو بُخل کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے آپ سے ہی بُخل کرتا ہے اور اللہ تو بے نیاز ہے اور تم سب ہی (اس کے حضور) محتاج ہو۔اور اگر تم منہ پھیر لوگے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿24﴾

سورۃ الحدید آیت 24

جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں۔اور جو بھی منہ پھیرے تو بیشک اللہ بھی بے پروا حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُۥ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالُوٓا۟ أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا۟ وَتَوَلَّوا۟ ۚ وَّٱسْتَغْنَى ٱللَّهُ ۚ وَٱللَّهُ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿6﴾

سورۃ التغابن آیت 6

یہ اس وجہ سے ہوا کہ ان کے رسول واضح دلائل لے کر ان کے پاس آتے رہے مگر وہ کہنے لگے کہ کیا بشر ہمیں ہدایت کریں گے؟۔پس وہ کافرو ناشکرے ہو گئے اور منہ پھیر لیا۔اور اللہ نے بھی (ان کی) کوئی پروا نہ کی۔اور اللہ تو بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْءَاخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿6﴾ ع1

سورۃ الممتحنۃ آیت 6

البتہ یقینی طور پر تمہارے لئے ان لوگوں میں ایک اچھا نمونہ ہے جو بھی اللہ پر اور روزِ قیامت (کی ملاقات) پر امید رکھتا ہے۔اور جو منہ موڑ جائے تو بیشک اللہ بھی بے پرواہ حقیقی تعریف کے لائق ہے۔

غنی کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔کہ یہ فقر۔غربت۔ضرورت۔لاچاری۔دولت مندی۔مکر و فریب جو ضرورت کا حصہ ہے۔اس پر رب العزت نے انسانوں کی مثبت و منفی فطرت و عادات سے آگاہ کیا ہے۔

انسان کے لیے دولت کا سب سے بڑا درجہ اطمینان ہے۔کہ جو کچھ پاس ہو اس پر قناعت ہو جائے تو واقعی اطمینان کے احساس جیسی کوئی دولت نہیں ہے۔انسان بہت غریب ہو سکتا ہے پھر بھی لوگوں کی نظروں

میں اچھا نظر آنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔

درج ذیل آیات میں غنی کا لفظ مالدار و دولت مندوں پر استعمال ہوا ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ ٱلَّذِينَ أُحْصِرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِى ٱلْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ ٱلْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ ٱلتَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ﴿273﴾ ع37

سورۃ البقرۃ آیت 273

خیرات ان حاجت مندوں کے لئے (بھی) ہے جو اللہ کے راستے میں گھِر گئے (یعنی اللہ کے لئے ایسے مصروفِ عمل ہوئے کہ کمائی کے لئے) ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لوگے وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگ سکتے۔ اور تم جو مال بھی خرچ کروگے تو بلاشبہ اللہ اس کو جانتا ہے۔

مَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ كَىْ لَا يَكُونَ دُولَةًۢ بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ ۚ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿7﴾ م

سورۃ الحشر آیت 7

جو مال اللہ نے بستی والوں سے اپنے رسول کو دلوایا ہے وہ اللہ کا۔ اور رسول کا۔ اور (اس کے) قرابتداروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں کا ہے۔ تاکہ وہ تمہارے دولتمندوں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے۔ اور جو کچھ رسول تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے منع کردیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ہی ڈرتے رہو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ مَا قَالُوا۟ وَلَقَدْ قَالُوا۟ كَلِمَةَ ٱلْكُفْرِ وَكَفَرُوا۟ بَعْدَ إِسْلَٰمِهِمْ وَهَمُّوا۟ بِمَا لَمْ يَنَالُوا۟ ۚ وَمَا نَقَمُوٓا۟ إِلَّآ أَنْ أَغْنَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ مِن فَضْلِهِۦ ۚ فَإِن يَتُوبُوا۟ يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْا۟ يُعَذِّبْهُمُ ٱللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿74﴾

سورۃ التوبۃ آیت 74

یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کچھ نہیں کہا کہ اور البتہ یقیناً انہوں نے کفر کا کلمہ کہہ دیا ہے اور وہ اسلام لانے کے بعد یہ کافر ہوگئے ہیں اور انہوں نے ایسا کچھ کرنے کا تہیّہ کیا تھا جو پورا نہ کرسکے۔ اور یہ سب کچھ اس بات کا بدلہ لے رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے دولتمند کردیا ہے۔ پس وہ اگر اب بھی توبہ کرلیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور انہیں دنیا جہان میں کوئی ولی اور کوئی بھی مددگار نہیں ملے گا۔

۞ إِنَّمَا ٱلسَّبِيلُ عَلَى ٱلَّذِينَ يَسْتَـْٔذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوا۟ بِأَن يَكُونُوا۟ مَعَ ٱلْخَوَالِفِ وَطَبَعَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿93﴾

سورۃ التوبۃ آیت 93

الزام تو بس البتہ ان لوگوں پر ہے جو دولتمند ہیں اور تم سے اجازت مانگتے ہیں۔ وہ اس بات سے خوش ہیں کہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ پیچھے رہ جائیں۔ اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگ جانے دی ہے پس وہ کچھ بھی علم نہیں رکھتے۔

وَأَنَّهُۥ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿48﴾ لا

سورۃ النجم آیت 48

اور بیشک وہی دولت مند بناتا اور مفلسی دیتا ہے۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿8﴾ ط

سورۃ الضحی آیت 8

اور تجھے تنگ دست پایا تو مالدار کر دیا۔

درج ذیل آیت میں لوگوں کی ہٹ دھرمی اور دیدہ دلیری پر اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ انسان کس قدر پستیوں میں چلا جاتا ہے کہ اللہ رب العزت کے لیے نازیبا الفاظ تک استعمال کرنے سے نہیں کتراتا۔

لَّقَدْ سَمِعَ ٱللَّهُ قَوْلَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا۟ وَقَتْلَهُمُ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ﴿181﴾

سورۃ آل عمران آیت 181

البتہ یقیناً اللہ نے ان کی بات سن لی جن لوگوں نے یہ کہا کہ بیشک اللہ فقیر ہے اور ہم بڑے غنی ہیں ۔پس ان کا یہ کہنا ہم لکھ رکھیں گے اور اس کو بھی جو یہ نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں۔اور (بروزِ قیامت) ہم ان سے کہیں گے کہ لو اب بھڑکتے ہوئے عذاب کے مزے چکھو۔

درج ذیل آیات میں فرمایا گیا۔کہ اللہ کے خلاف لوگوں کی محاذ آرائی اور جماعت و جتھہ بندی کسی کام نہ آئی۔دنیاوی فائدے تو بہت اٹھاتے رہے۔مگر اللہ کے دین سے لاپرواہی۔یہ دنیاوی کمائی اور اس پر تکبر ہی انہیں لے ڈوبا۔

وَنَادَىٰٓ أَصْحَٰبُ ٱلْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَىٰهُمْ قَالُوا۟ مَآ أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿48﴾

سورۃ الاعراف آیت 48

اور پھر اعراف والے ندیٰ دیں گے (دوزخ کے چند آدمیوں کو) جنہیں وہ قیافوں سے پہچان لیں گے کہ آج تمہاری جماعت تمہارے کسی کام نہ آئی اور نہ ہی وہ جو تم تکبر کیا کرتے تھے۔

فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ﴿84﴾ط

سورۃالحجر آیت 84

پھر ان کی دنیاوی کمائی وکاریگری ان کے کچھ بھی کام نہ آئی۔

مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يُمَتَّعُونَ﴿207﴾ط

سورۃالشعراء آیت 207

تو ان کے کس کام آئے جو (دنیاوی) فائدے یہ اٹھاتے رہے۔

قَدْ قَالَهَا ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ﴿50﴾

سورۃالزمر آیت 50

یقینی طور پر ایسی بات ان سے پہلے لوگ بھی کہا کرتے تھے (جب پکڑ لیے گئے) تو ان کی کمائی کچھ بھی ان کے کام نہ آئی۔

أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوٓاْ أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَءَاثَارًا فِى ٱلْأَرْضِ فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَكْسِبُونَ ﴿82﴾

سورۃ غافر آیت 82

کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ دیکھ لیتے ان سے پہلے گزرے لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔ جو تعداد میں اور طاقت میں اور زمین میں چھوڑے آثاروں کے اعتبار سے ان سے کہیں بڑھ کر تھے لیکن ان سب کمائی کچھ بھی ان کے کام نہ آئی۔

وَلَقَدْ مَكَّنَّٰهُمْ فِيمَآ إِن مَّكَّنَّٰكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَٰرًا وَأَفْـِٔدَةً فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُهُمْ وَلَآ أَفْـِٔدَتُهُم مِّن شَىْءٍ إِذْ كَانُواْ يَجْحَدُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿26﴾ ع3

سورۃ الاحقاف آیت 26

اور البتہ یقیناً ہم نے ان لوگوں کو ایسے کاموں پر قدرت دے رکھی تھی جو تم لوگوں کو بھی میسر نہیں اور ہم نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل تو دیئے تھے مگر ان کی سماعت اور ان کی بصارت اور ان کی عقل و خرد نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیا کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے اور (پھر) ان کو اسی چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

مَآ أَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَهْ ۜ ﴿28﴾ ج

سورۃ الحاقۃ آیت 28

آج) میرا مال بھی میرے کچھ کام نہ آیا۔

أَمَّا مَنِ ٱسْتَغْنَىٰ ﴿5﴾ لا

سورۃ عبس آیت 5

لیکن جو پروا نہیں کرتا۔

وَأَمَّا مَنۢ بَخِلَ وَٱسْتَغْنَىٰ ﴿8﴾ لا

سورۃ اللیل آیت 8

اور جس نے بخل کیا اور (اللہ سے) بے پروا بنا رہا۔

أَن رَّءَاهُ ٱسْتَغْنَىٰٓ ﴿7﴾ ط

سورۃ العلق آیت 7

جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ وہ (غنی) بے نیاز ہے۔

مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ ﴿2﴾ط

سورۃ المسد آیت 2

نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ ہی جو کچھ اس نے کمایا۔

الفاطر

الفاطر۔ حسنِ تدبیر سے پیدا کرنے والا۔

اللہ تعالیٰ ہی کائنات اور اس میں موجود تمام چیزوں کا بنانے والا ہے۔اور اس نے اپنے فضل سے انسان پر احسان کرتے ہوئے اس کے لیے اس کی جنس میں سے جوڑے بنائے اور اسی طرح چوپایوں کے بھی نر و مادہ کے جوڑے بنائے۔اس کے علاوہ اور بہت سی چیزیں پیدا کیں۔جو با قاعدہ نر اور مادہ جوڑوں میں ہیں۔پھر انہی جوڑوں سے وہ نسل پھیلاتا ہے اور غور کرنے والے کو اس کی ہر تخلیق میں حسنِ تدبیر نظر آتی ہے۔اس پیدا کرنے والے خالق جیسا کوئی نہیں ہے۔کیونکہ وہ ہر طرح سے بے مثال ہے۔اور سب سے بے نیاز ہے۔وہ واحد و یکتا سارے معاملات کا سنبھالنے والا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

إِنِّى وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِى فَطَرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿79﴾ ج

سورة الأنعام آیت 79

بیشک میں نے سب سے ہٹ کے یکسو ہو کر اپنا رخ اس (باکمال اللہ) کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں وزمین کو حسنِ تدبیر سے پیدا کیا۔اور میں شرک کرنے والوں میں سے بالکل نہیں ہوں۔

يَٰقَوْمِ لَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَى ٱلَّذِى فَطَرَنِىٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿51﴾

سورۃ ہود آیت 51

اے میری قوم میں تم سے اس پر کوئی صلہ ومزدوری نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو اسی (اللہ جل شانہ) پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے؟۔

أَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِى صُدُورِكُمْ ۚ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا ۖ قُلِ ٱلَّذِى فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ قَرِيبًا ﴿51﴾

سورۃ الاسراء آیت 51

یا کوئی اور ایسی چیز جس کا (پیدا کرنا) تمہارے خیال میں بڑا ہی مشکل ہو۔ پھر وہ پوچھیں گے ہمیں دوبارہ کون لوٹائے گا۔ کہہ دو کہ وہی (اللہ جل شانہ) جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ پھر تمہارے سامنے سروں کو ہلاتے ہوئے پوچھیں گے کہ کب ایسا ہونے والا ہے۔ کہہ دو شاید کہ وہ بالکل قریب ہی ہو۔

قَالُوا۟ لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَآءَنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلَّذِى فَطَرَنَا ۖ فَٱقْضِ مَآ أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِى هَٰذِهِ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَآ ﴿72﴾ ط

سورۃ طٰہٰ آیت 72

(جادو گروں نے) کہا کہ جو کھلے ہوئے واضح دلائل ہمارے پاس آچکے ہیں ہم تجھے ہر گز اپنے پیدا کرنے والے پر ترجیح نہیں دیں گے۔ پس جو کچھ بھی فیصلہ تمہیں کرنا ہے کر گزرو۔ تمہارا حکم تو البتہ صرف اس دنیا کی زندگی تک ہی چل سکتا ہے۔

قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلَّذِى فَطَرَهُنَّ وَأَنَا۠ عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ ٱلشَّٰهِدِينَ ﴿56﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 56

(ابراہیمؑ نے) کہا (نہیں) بلکہ تمہارا رب تو آسمانوں اور زمین کا بھی رب ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور میں اسی بات کا قائل و گواہ ہوں۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ج فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا ج لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ج ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿30﴾ ق لا

سورۃ الروم آیت 30

پس تم یکسو ہو اپنا رخ دینِ حق پر قائم رکھو۔ اسی (دینِ) فطرت کی پیروی کرتے رہو جس پر اس نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی اس فطری ساخت میں کوئی ردوبدل نہیں ہے۔ یہی سیدھا سادھا دین ہے مگر بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ جَاعِلِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُو۟لِىٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۚ يَزِيدُ فِى ٱلْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ فاطر آیت 1

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور ایسے) فرشتوں کو پیغامبر بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں۔ وہ (اپنی) مخلوقات میں جب چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

وَمَا لِىَ لَآ أَعْبُدُ ٱلَّذِى فَطَرَنِى وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿22﴾

سورۃ یس آیت 22

اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور تم سب کو بھی اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

إِلَّا ٱلَّذِى فَطَرَنِى فَإِنَّهُۥ سَيَهْدِينِ ﴿27﴾

سورۃ الزخرف آیت 27

مگر وہ جس نے مجھے پیدا کیا پس البتہ وہی مجھے سیدھا رستہ دکھائے گا۔

الفالق

الفالق۔کا مطلب ہے پھاڑ کر نکالنے والا۔

کسی اناج کے خشک دانے کو جب زمین میں لگایا جاتا ہے۔تو زمین کے نم ہو جانے پر یہ دانہ گٹھلی کو چیر کر اس سے سبز کونپل نکالتا ہے۔پھر آہستہ آہستہ وہ پودااور پھر درخت بن جاتا ہے۔اس طرح سے پیدا کرنا قدرت کے کیسے عجائبات میں سے ہے۔کیونکہ ایسی سنگلاخ زمینوں میں جہاں لوہے کی میخ بھی کام نہ کرسکے۔وہاں پراتنے نرم ریشوں کو گٹھلی پھاڑکے جاری کر دینااس کی قدرت کا کرشمہ ہے۔وہی اللہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہےاور مردہ کو زندہ سے۔جیسے انڈے سے چوزہ اور مرغی سے انڈا۔وہ سبز پودے کو گٹھلی سے پیدا کرتا ہے۔پھر اس سبز پودے سے مزید بیج پیدا ہوتے ہیں۔وہی انسان و حیوان کو نطفہ سے پیدا کرتا ہےاور پھر انسان و حیوان سے نطفہ پیدا ہوتا ہے۔ان سب میں پیدا ہونے والی چیز کسی دوسری چیز کو پھاڑ کر نکلتی ہے۔اس کے علاوہ صبح بھی رات کی تاریکی کو پھاڑکے نمودار ہوتی ہے۔یہ سب اس کے عجائبِ قدرت و حکمت ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی صفت الفالق کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ فَالِقُ ٱلْحَبِّ وَٱلنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ ٱلْمَيِّتِ مِنَ ٱلْحَىِّ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿95﴾

سورۃ الانعام آیت 95

بیشک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے وہی مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور وہی زندہ سے مُردہ کو نکالنے والا ہے۔ یہی تو اللہ ہے پھر تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟۔

فَالِقُ ٱلْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ ٱلَّيْلَ سَكَنًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ ﴿96﴾

سورۃ الانعام آیت 96

وہی صبح کو نمودار کرنے والا ہے اور اسی نے آرام کے لئے رات بنائی ہے۔ اور اسی نے چاند اور سورج کا حساب مقرر کر رکھا ہے۔ یہ غالب دانا علم والے کا اندازہ ہے۔

الفتّاح

الفتاح ۔اللہ کا صفاتی نام ہے جو عربی کے لفظ فَتَحَ فعل سے ماخوذ ہے۔جس کا مطلب ہے کھلا ہوا۔ذیل میں اس کی مختلف طرح سے وضاحت کی گئی ہے۔

الفتاح سے منسلک ایک لفظ مفتاح ہے جس کا مطلب ہے کلید چابی ہے۔اور چابی کسی چیز کو کھولنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔کہ اللہ کے پاس غیب کے خزانوں کی ساری کنجیاں ہیں۔پس وہی ہے جو ان غیب کے خزانوں سے ساری بندشوں کو کھولتا ہے۔وہی ہے جو رزق کے دروازے کھولتا ہے اور بارش برساتا ہے جس سے وہ مردہ زمینوں کو زندہ کرتا ہے۔

اس میں فتح کا مطلب کامیابی و کامرانی ہے۔جب کہ الفتاح کا مطلب فتح عطا کرنے والا ہے۔فتح سے ہمکنار کرنے والا۔استفتاح کا مطلب ہے۔مدد طلب کرنا یا فتح حاصل کرنا۔جو کہ نبیوں نے مانگی۔اسی نے اپنے بھیجے ہوئے انبیاء کو فتح و نصرت سے ہمکنار کیا۔جو اپنے مجاہدین کو فتح اور نصرت دیتا ہے۔کہ مختلف مقامات میں سچائی کی روشنی چمکے۔اور طلب رکھنے والوں کو کفار کے برے ارادوں سے پاک کر دے۔

وہی بند دلوں کو کھولتا ہے۔اور انہیں اپنی رحمتوں سے ایسے نوازتا ہے کہ وہ پر سکون ہو جاتے ہیں۔وہ کامیابی کے احساس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔یہ سب کچھ غیب کے خزانوں سے ہی ملتا ہے۔

وہی ہے جو تعطل کا شکار معاملات اور مسائل کو کھولتا ہے۔جو سچائی کو ظاہر کرتا ہے۔جو پیچیدہ معلوم ہونے والے امور کو آسان کرتا ہے۔جو آسمانوں اور زمین کے معاملات کو اور اس کی تمام پیچیدگیوں کو

سنبھالتا ہے اور اس میں سے جہاں تک مناسب ہوتا ہے اسے لوگوں کی تحقیق پر مختلف ادوار میں واضح کرتا چلا جاتا ہے۔ جس کی رہنمائی سے سمجھنے والے اور فائدہ اٹھانے والے کی ہر مشکل حل ہوتی ہے۔ وہی ہے جو دل و دماغ پر پڑے پردے ہٹا کر زمین و آسمان اور میں موجود رازوں تک رسائی دیتا ہے اور ان سے مختلف قوانین سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

ایک اعلیٰ درجہ کے مطابق اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ دو مخالفوں کے درمیان ثالثی کرنا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس معنی میں بھی الفتاح ہے کہ وہ اپنے فرمانبردار بندوں اور سرکشوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس لفظ کا استعمال ثالثی یا فیصلہ سازی میں ہوا ہے۔ وہی ہے جو اپنے بندوں کے درمیان اپنی شریعت اور اپنی تقدیر کے مطابق فیصلے کرتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس نے اپنے لطف و مہربانی سے سچ بولنے والوں کی بصیرت و بصارت کھول دی۔ اور اپنی معرفت اور محبت کے لیے ان کے دلوں کو کھول دیا اور اپنے بندوں کے لیے اپنی رحمت اور انواع واقسام کے دروازے کھول دیے۔ اور وہی اہل باطل کے خلاف اہل حق اور ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کرتا ہے۔

الفاتح اور الفتاح دونوں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں۔ قرآن کریم میں الفتاح اور اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهِۦ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَٰبَ كُلِّ شَىْءٍ حَتَّىٰٓ إِذَا فَرِحُواْ بِمَآ أُوتُوٓاْ أَخَذْنَٰهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ﴿44﴾

سورۃ الانعام آیت 44

پھر جب وہ اس نصیحت کو جو ان کو کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے بھی ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ان کو عطا کردہ چیزوں سے خوب خوشی خوشی اترانے لگے تو اچانک ہم نے ان کو پکڑ لیا پھر اس وقت وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔

وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿59﴾

سورۃ الانعام آیت 59

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور اسے خشکی اور تری کی ہر شے کا بخوبی علم ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں نہ کوئی دانہ اور نہ کوئی تر چیز اور نہ ہی کوئی خشک چیز ایسی ہے مگر سب کچھ واضح کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَٱسْتَكْبَرُوا۟ عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَٰبُ ٱلسَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ ٱلْجَمَلُ فِى سَمِّ ٱلْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿40﴾

سورۃ الاعراف آیت 40

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلادیا اوران سے تکبر کیا۔نہ توان کے لئے آسمان کے دروازے
کھولے جائیں گے اورنہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نکل
جائے۔اور ہم مجرموں کوایسی ہی سزادیا کرتے ہیں۔

قَدِ ٱفْتَرَيْنَا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِى مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّىٰنَا ٱللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا
يَكُونُ لَنَآ أَن نَّعُودَ فِيهَآ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۚ
عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا ٱفْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِٱلْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْفَٰتِحِينَ ﴿89﴾

سورۃ الأعراف آیت 89

اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس (برائی) سے نجات دے دی۔اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آگئے تو
ہم اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑنے والے ہو جائیں گے۔اور ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ تمہارے دین میں
لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو ہمارا رب ہے ۔ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ہم
اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔اے ہمارے رب !۔ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ
کردے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ ٱلْقُرَىٰٓ ءَامَنُوا۟ وَٱتَّقَوْا۟ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَٰتٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ
وَلَٰكِن كَذَّبُوا۟ فَأَخَذْنَٰهُم بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿96﴾

سورۃ الاعراف آیت 96

اور اگر ان بستیوں والے بھی ایمان لے آتے اور متقی بن جاتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے نعمتوں و برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے تو تکذیب کر دی۔ پس ان کے اعمال کی پاداش میں ہم نے بھی انہیں پکڑ لیا۔

إِن تَسْتَفْتِحُواْ فَقَدْ جَآءَكُمُ ٱلْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُواْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُواْ نَعُدْ وَلَن تُغْنِىَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الانفال آیت 19

اگر تم فتح چاہتے ہو تو (مسلمانوں کی یہ) فتح تمہارے سامنے آچکی۔ اور (اے کافرو) اگر اب بھی تم باز آجاؤ تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اور اگر پھر سے وہی کام کرو گے تو ہم بھی ویسا ہی (حشر) کریں گے۔ اور تمہاری جمعیت چاہے کتنی بھی بڑی ہو ذرا بھی فائدہ نہیں دے گی اور بلاشبہ اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ فَظَلُّواْ فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿14﴾ لا لَقَالُوٓاْ إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَٰرُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿15﴾ ع1

سورۃ الحجر آیت ۱۴۔۱۵

اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں پھر وہ اس میں چڑھنے بھی لگ جائیں۔ تو بھی یہ کہیں گے۔ کہ ہماری تو البتہ محض نظر بند کر دی گئی ہے (نہیں) بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴿96﴾

سورۃ الانبیاء آیت 96

یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں۔ اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

وَلَقَدْ أَخَذْنَٰهُم بِٱلْعَذَابِ فَمَا ٱسْتَكَانُوا۟ لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ﴿76﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ﴿77﴾ع4

سورۃ المؤمنون آیت ۷۶۔۷۷

اور البتہ یقیناً ہم نے ان کو عذاب میں بھی مبتلا کیا پھر بھی وہ اپنے رب کے سامنے نہ تو گڑگڑائے اور نہ ہی عجز و انکساری سے دعا کی۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیا تو ایک دم سے نا امید ہو گئے۔

فَٱفْتَحْ بَيْنِى وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِى وَمَن مَّعِىَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴿118﴾

سورۃ الشعراء آیت 118

پس تو میرے اور ان کے درمیان حتمی فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے سب مومن ساتھیوں کو نجات دیدے۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿28﴾

سورۃ السجدۃ آیت 28

اور کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلے (کا دن) کب ہوگا؟۔

قُلْ يَوْمَ ٱلْفَتْحِ لَا يَنفَعُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِيمَٰنُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿29﴾

سورۃ السجدۃ آیت 29

کہہ دو کہ فیصلے کے دن کافروں کو نہ تو ان کا ایمان لانا کچھ بھی فائدہ دے گا اور نہ ہی ان کو مہلت دی جائے گی۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِٱلْحَقِّ وَهُوَ ٱلْفَتَّاحُ ٱلْعَلِيمُ ﴿26﴾

سورۃ سبا آیت 26

کہہ دو کہ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہمارے (تمہارے) درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے گا اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

مَّا يَفْتَحِ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍۢ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُۥ مِنۢ
بَعْدِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ فاطر آیت 2

اللہ بنی نوع انسان کے لئے اپنی رحمت (کا جو دروازہ) کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے تو اس کے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں۔ اور وہ خوب غالب بڑا حکمت والا ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿1﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 1

بیشک ہم نے تم کو ایک واضح و نمایاں فتح عطا کر دی ہے۔

۞ لَّقَدْ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنِ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِى قُلُوبِهِمْ
فَأَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَٰبَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿18﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 18

البتہ یقینی طور پر اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اس نے جانچ لیا جو بھی (صدق وخلوص) ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر سکینت نازل کر دی اور انہیں ایک قریب کی فتح بھی دے دی۔

لَّقَدْ صَدَقَ ٱللَّهُ رَسُولَهُ ٱلرُّءْيَا بِٱلْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ
ءَامِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا۟ فَجَعَلَ مِن
دُونِ ذَٰلِكَ **فَتْحًا** قَرِيبًا ﴿27﴾

سورۃ الفتح آیت 27

البتہ یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو صحیح سچا خواب دکھایا تھا کہ اللہ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن وامان سے ضرور داخل ہو جاؤ گے اور کسی طرح کا بھی خوف نہ کرو گے۔ جو بات تم نہیں جانتے تھے اس پر بالکل عیاں تھی پس اس نے اس سے پہلے ہی ایک قریبی فتح عطا کر دی۔

فَفَتَحْنَآ أَبْوَٰبَ ٱلسَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿11﴾ ز صلے

سورۃ القمر آیت 11

تو ہم نے زور کی بارش کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دیئے۔

وَفُتِحَتِ ٱلسَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَٰبًا ﴿19﴾

سورۃ النبا آیت 19

اور آسمان کھول دیا جائے گا تو (اس میں) کئی دروازے ہو جائیں گے۔

إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ ﴿1﴾

سورۃ النصر آیت 1

جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہو گئی)۔

فتح کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت کی اس صفت الفتاح سے انسانوں کو بھی جو کچھ عنایت ہوا ہے۔ وہ ایک بالکل ادنٰی سا مظہر ہے۔ جو اسے اچھے اخلاق کی ترغیب دیتا ہے۔ اس کو مختلف پہلوؤں پر سوچ بچار کے بعد کسی حتمی نتیجے پر پہنچنے کی استطاعت دیتا ہے۔ جو اس پر گہرائی سے غور و فکر کرتا ہے۔ وہ الجھے ہوئے معاملات بھی سلجھا لیتا ہے۔ آج جو بھی اس سے فیض یاب ہونا چاہتا ہو۔ اس طرح کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالٰی کے فضل کے ساتھ خوبصورت توقعات کا رویہ برقرار رکھے۔ اس کی نعمتوں کی مسلسل توقع رکھے۔ ہمیشہ اسی سے نعمتیں حاصل کرنے کا منتظر رہے۔ جلد بازی چھوڑ دے۔ صابر رہے۔ اپنے رزق میں سے جو کچھ اس کے رب نے اس کے لیے مقرر کیا ہے اس پر

راضی رہے تو امید ہے اللہ جل شانہ اسے مزید نواز دے گا۔ایک عربی محاورے کا ترجمہ کتنا سچ ہے کہ قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔لیکن اللہ جل شانہ نے لوگوں میں اس کے منفی پہلو کو بھی اجاگر کیا ہے۔

وَإِذَا لَقُواْ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوٓاْ أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوكُم بِهِۦ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿76﴾

سورۃ البقرۃ آیت 76

اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہم ایمان لے آئے لیکن جب آپس میں تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم انہیں وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے صرف تم پر ظاہر کی ہیں ؟۔تاکہ وہ اس کے ذریعے تمہارے رب کے سامنے بحث کریں۔کیا پھر تم سمجھتے نہیں ہو؟۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتَٰبٌ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُواْ مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَلَمَّا جَآءَهُم مَّا عَرَفُواْ كَفَرُواْ بِهِۦ ۚ فَلَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿89﴾

سورۃ البقرۃ آیت 89

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک کتاب آ گئی جو ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس سے پہلے تو وہ کافروں پر فتح کی دعائیں مانگا کرتے تھے پھر جب (وہ حق) ان کے پاس آگیا جسے انہوں نے پہچان بھی لیا تو اس کے منکر ہو گئے۔ پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

ٱلَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِن كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ ٱللَّهِ قَالُوٓا۟ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ وَإِن كَانَ لِلْكَٰفِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوٓا۟ أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ فَٱللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَلَن يَجْعَلَ ٱللَّهُ لِلْكَٰفِرِينَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿141﴾ 20ع

سورۃ النساء آیت 141

وہ جو تمہارے بارے (آر یا پار کے) انتظار میں رہتے ہیں پھر اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح حاصل ہو جائے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟۔ اور اگر کافروں کو (فتح کا) کچھ حصہ مل جائے تو (ان سے) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں آنے والے تھے اور کیا ہم تمہیں مومنوں سے بچانے والے نہیں تھے؟۔ پس اللہ ہی قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور اللہ کافروں کو اہلِ ایمان پر غلبے کا راستہ ہر گز نہیں دے گا۔

فَتَرَى ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَٰرِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰٓ أَن تُصِيبَنَا
دَآئِرَةٌ ۚ فَعَسَى ٱللَّهُ أَن يَأْتِىَ بِٱلْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِۦ فَيُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَآ أَسَرُّوا۟
فِىٓ أَنفُسِهِمْ نَٰدِمِينَ ﴿52﴾ ط

سورۃ المائدۃ آیت 52

پھر تم ان لوگوں کو دیکھو گے جن کے دلوں میں روگ ہے کہ ان میں دوڑ دوڑ کر ملے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ پس قریب ہے کہ اللہ جلدی فتح بھیج دے یا کوئی اور حکم اپنے ہاں سے صادر کردے۔ پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے نادم ہونے لگیں گے۔

إِن تَسْتَفْتِحُوا۟ فَقَدْ جَآءَكُمُ ٱلْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُوا۟ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُوا۟ نَعُدْ
وَلَن تُغْنِىَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿19﴾ ع 2

سورۃ الانفال آیت 19

اگر تم فتح چاہتے ہو تو (مسلمانوں کی یہ) فتح تمہارے سامنے آچکی۔ اور (اے کافرو) اگر اب بھی تم باز آ جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اور اگر پھر سے وہی کام کرو گے تو ہم بھی ویسا ہی (حشر) کریں گے۔ اور تمہاری جمعیت چاہے کتنی بھی بڑی ہو ذرا بھی فائدہ نہیں دے گی اور بلاشبہ اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُواْ مَتَٰعَهُمْ وَجَدُواْ بِضَٰعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُواْ يَٰٓأَبَانَا مَا نَبْغِى ۖ هَٰذِهِۦ
بِضَٰعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ
يَسِيرٌ ﴿65﴾

سورۃ یوسف آیت 65

اورجب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی پونجی انہوں نے (اس میں پڑی ہوئی) پائی جو ان کو واپس کر دی گئی تھی۔ کہنے لگے کہ اے ہمارے ابا جان! ہمیں اور کیا چاہیئے ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کر دی ہے۔ اب ہم پھر اپنے اہل وعیال کے لئے اور غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی (بھرپور) حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ غلہ زیادہ لائیں گے۔ یہ پیمانہ تو بہت آسان ہے۔

وَٱسْتَفْتَحُواْ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿15﴾ لا

سورۃ إبراهيم آیت 15

اور رسولوں نے (اللہ سے) فتح ہی چاہی اور ہر ایک سرکش ضدی نامراد ہی رہ گیا۔

جَنَّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ ٱلْأَبْوَٰبُ ﴿50﴾ ج

سورۃ ص آیت 50

ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے سب دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے۔

وَسِيقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًاۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَٰبُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هَٰذَاۚ قَالُواْ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ ٱلْعَذَابِ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ﴿71﴾

سورۃ الزمر آیت 71

اور کفر اختیار کرنے والے لوگ گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے کوئی رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہیں اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے ؟۔ وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں (ہاں !۔ آئے تو تھے) لیکن کافروں پر عذاب کا فیصلہ ثابت ہو چکا ہو گا۔

وَسِيقَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْاْ رَبَّهُمْ إِلَى ٱلْجَنَّةِ زُمَرًاۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَٰبُهَا
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَٱدْخُلُوهَا خَٰلِدِينَ﴿73﴾

سورۃ الزمر آیت 73

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے تھے وہ گروہ در گروہ بہشت کی طرف لے جائے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو) تم پاک ہو! اب تم اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِى مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ ٱلْفَتْحِ وَقَٰتَلَ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ ٱلَّذِينَ أَنفَقُوا۟ مِنۢ بَعْدُ وَقَٰتَلُوا۟ ۚ وَكُلًّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحدید آیت 10

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ ہی کے لئے ہے۔ تم میں سے وہ جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی لڑی اور وہ جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا اور جنگ کی بالکل برابر نہیں ہو سکتے۔ (بلکہ پہلوں کا) درجہ کہیں بڑھ کر ہے اگرچہ اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿13﴾

سورۃ الصف آیت 13

اور دوسری چیز بھی (اے نبیؐ) جسے تم بہت زیادہ پسند کرتے ہو وہ اللہ کی طرف سے مدد و نصرت ہے اور قریب والی فتح و کامرانی ہے۔ اور ایمان والوں کو (بھی یہ) بشارت سنا دو۔

فتح کا مطلب بہتا ہوا پانی یا ایک رواں ندی بھی ہے۔

القائم

القائم۔درج ذیل آیت کے شروع کے الفاظ۔ أَفَ مَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ کے مطابق اس کاجوابی مطلب یہ ہے کہ۔ قائم ودائم۔ موجود۔ سب کا محافظ۔ نگران ونگہبان اور ممتحن۔اللہ رب العزت ہے۔وہ پروردگارِ عالم اپنے آپ ہی مطلق طور پر بذات خود قائم ہے۔اسے قائم ودائم رہنے کے لیے کسی اور کی حاجت نہیں۔وہ اپنے آپ ہی اپنے ماسوا سے بے نیاز ہے۔ وہ اللہ بزرگ وبرتر ہی ہے جو زندہ وجاوید اور قائم ودائم ہے۔ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔وہ محافظ اور نگران ونگہبان بھی ہے۔ تمام قدرت رکھنے والوں سے زیادہ قادر اور سب حاکموں کا مطلق حاکم ہے۔اسی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا۔سب کا نفع ونقصان کا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے۔وہ اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اس کو یاد کیا جائے۔اسی کی عبادت کی جائے۔اسی کی حمد وثنا بیان کی جائے۔اور اسی کا شکر بجالایا جائے۔وہی مدد پر پوری طرح قادر ہے۔اس سے نصرت ومدد کی التجا کے بعد کسی اور کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ اس سے بہتر اور مکمل مدد کوئی نہیں کر سکتا۔سب سے مہربان وشفیق بادشاہ ہے۔سب سے سخی وفیاض داتا ہے۔ معافی کی قدرت رکھنے والا اور سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔ سب سے زیادہ نوازنے والا ہے۔ اور بہترین عادل ومنصف ہے۔وہ ہر گناہ گار کے بارے علم رکھنے کے باوجود حلم وبردباری سے پیش آتا ہے۔ قدرت رکھنے کے باوجود بھی در گزر کر دیتا ہے۔عادی مجرموں کے لیے ڈھیل موقع غنیمت ہوتی ہے۔اصلاح کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔وہ ایک ممتحن ہے۔اس کا امتحان لینا بھی ہر زاویے سے پوری طرح مکمل ہوتا ہے۔جس میں کوئی رخنہ نہیں ہو سکتا اور حجت بھی پوری ہو جاتی ہے۔

کیا پھر وہ اللہ جو اتنی صفات کا حامل ہو وہ غیر اللہ کی طرح بے علم و بے خبر ہو سکتا ہے۔ جن لوگوں اللہ کے شراکت دار بنا رکھے ہیں۔ وہ سب ان کے منہُ کی باتیں ہیں۔ جسے اللہ گمراہ ہونے کو چھوڑ دے تو اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

أَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّـُٔونَهُۥ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلْأَرْضِ أَم بِظَـٰهِرٍ مِّنَ ٱلْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا۟ عَنِ ٱلسَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿33﴾

سورۃ الرعد آیت 33

کیا پھر جو (اللہ) ہر کسی کے اعمال کا نگران و نگہبان ہے۔ (وہ غیر اللہ کی طرح بے علم و بے خبر ہو سکتا ہے؟) اور ان لوگوں نے تو اللہ کے لئے شراکت دار بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو ذرا ان کے نام تو جتلاؤ۔ کیا تم اللہ کو ایسی (بات کی) خبر دیتے ہو۔ جس کا سراغ وہ زمین میں (کہیں بھی) نہیں پاتا یا (کیا) تم لوگ یونہی ایسی باتیں کہہ دیتے ہو۔ (نہیں) بلکہ کافروں (ناشکروں) کو ان کے فریب بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اور وہ (ہدایت کے) راستے سے روک دیئے گئے ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ ہونے کو چھوڑ دے تو اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

القابض

القابض۔ قَبَضَ سے ماخوذ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ یہ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔ القابض کے معنی ہیں تنگدستی دینے والا۔ جس کا مطلب ہے۔ لینا۔ پکڑنا۔ تنگ کرنا۔ قابض ہونا اور سنبھالنا وغیرہ۔ یہ ہاتھ سے کسی چیز کو پکڑنا ہے جیسے تلوار کا ہینڈل وغیرہ۔ اس سے مراد کسی چیز کو یا پھر کسی کو زبردستی اپنے قبضے میں لے لینا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۲۴۵ میں اسی معنی میں فرمایا کہ وہ بعض پر اپنے رزق کو تنگ کرتا ہے یا روک لگادیتا ہے۔ بعض کے رزق میں اضافہ کرتا ہے یا رکاوٹ ہٹا دیتا ہے۔

القابض۔ کے بنیادی معانی ایک ہی ہیں۔ مگر کئی جگہ منطبق ہوتا ہے جیسے کہ۔ اللہ جل شانہ چیزوں کو مسخر کرنے والا ہے۔ اللہ رب العزت عدل کرنے والا ہے۔ وہ اپنی حکمت سے رزق کے ذرائع بنانے والا ہے۔ یہ سب قابض کے بعد والے امور ہیں۔ وہی ہے جو انسان کے غیر اختیاری نظاموں پر قابو رکھتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں اپنی عظمت وشان اجاگر کرتا ہے۔ اپنا ڈر پیدا کرتا ہے۔ وہ سب پر اپنی شان ظاہر کرتا رہتا ہے۔ کوئی تو سمجھ جاتا ہے اور کوئی غافل رہتا ہے۔ غافل رہنے والا کسی طرح بھی اللہ کو دوش نہیں دے سکتا۔ اس لیے کہ اس نے اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا تو بھرپور فائدہ اٹھایا۔ مگر خود ہی اللہ تک رسائی کے راستے مسدود کر رکھے۔ اس کی دی ہوئی صلاحیتوں کو منفی طور پر استعمال کیا۔ جبکہ وہی ہے ۔ جو سوتے وقت عارضی موت طاری کر دیتا ہے۔ جس کے حکم سے موت کے وقت روحوں کو ان کے

جسموں سے۔ان کے عارضی گھروں سے نکال دیا جاتا ہے۔وہی ہے جو معین وقت تک ساری مخلوق میں موت و پیدائش کا ایک سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔اور وہی قیامت کے دن زمین وآسمانوں کو لپیٹ دے گا۔اسلام میں روحوں کو قبض کرنے والے فرشتے کا نام عزرائیل ہے۔جو اللہ کے اذن سے اس کام پر مامور ہے۔

القابض۔وہ ہے جو دلوں کو پکڑتا ہے۔وہی علم کی روشنی سے بہرہ مند کرتا ہے۔پھر ان کی محنت ولگن اور لاپرواہی کے پیشِ نظر ان کی کاوشوں کو اپنی نگرانی کے ذریعے الگ تھلگ کرتا ہے۔تاکہ ان کا محاسبہ ہو جائے پھر اس پر وہ کچھ دلوں پر اپنے عظمت اور جلال کو ظاہر کرتا ہے۔وہی دلوں کو تنگ کرتا ہے۔ان پر بھاری بوجھ ڈالتا ہے۔تکلیفوں اور پریشانیوں کا۔خوف یا امید کا بوجھ ڈالتا ہے۔وہی رزق تنگ کرنے والا ہے۔مخلوق میں سے جس کا رزق تنگ کرنا چاہے تنگ کر دیتا ہے اور مشرکین و کفار کے دلوں کو بند کر دیتا ہے۔اور اپنے دور ہونے سے ڈراتا ہے۔اور کچھ پر اپنی مہربانی اور فضل کرتے ہوئے ان کے قریب ہو جاتا ہے۔اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمت سے جس بندے کا رزق چاہے کشادہ کر دے۔اور جس بندے کے دل پر چاہے اپنی رحمت کے لیے وسیع کر دے۔ صدقات کے ذریعے وصولی کرنے والا۔اور دلوں سے اپنی نظر کرم ہٹا کر سکیڑ دینے والا۔اور جس بندے کو چاہے وسعت علمی بھی دے دے۔یہ سب حفاظت کے اقدام ہیں۔مگر بعض نامراد اس کی طرف مائل ہی نہیں ہو پاتے اور محروم رہ جاتے ہیں۔

قرآن کریم میں القابض کے مشتقات پر جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مَّن ذَا ٱلَّذِى يُقْرِضُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَٰعِفَهُۥ لَهُۥٓ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَٱللَّهُ يَقْبِضُ
وَيَبْصُۜطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿245﴾

سورۃ البقرۃ آیت 245

ہے کوئی جو قرض دے اللہ کو قرضِ حسنہ پھر اللہ اسے بہت بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟۔اور اللہ ہی روزی کو تنگ کرتا اور وہی کشادہ کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

القابض وہ ہے جو پورے کائنات کو کنٹرول کرتا ہے۔ سورۃ الزمر آیت ۶۷ میں وہ اپنے کنٹرول کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نہ دائیں ہاتھ ہے نہ بائیں ہاتھ اور نہ مٹھی ہے۔ ترجمے میں مٹھی لکھنے کا مطلب پوری طرح قبضہ قدرت میں ہونا۔ یہ صرف سمجھانے کا ایک انداز ہے جو آسمانوں اور زمین اور ان میں موجود ہر چیز پر اس کے مکمل کنٹرول کو ظاہر کرتا ہے۔ دنیا کی زندگی میں زمین میں وسعت و فراوانی اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔

وَمَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ وَٱلْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ
مَطْوِيَّٰتٌۢ بِيَمِينِهِۦ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿67﴾

سورۃ الزمر آیت 67

اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیسا کہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔اور قیامت کے دن یہ سب زمین اسی کی مٹھی میں ہو گی۔اور سارے آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔وہ ان لوگوں کے شرک کرنے سے پاک اور برتر ہے۔

القادر

القادر۔ کا اصل لفظ اسم قدرۃ سے ہے۔ قوت۔ طاقت۔ استطاعت۔ قابلیت وغیرہ ہے۔ لفظ قدر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بغیر نمٹے یا بغیر کوئی ذریعہ استعمال کیے کسی بھی چیز پر قادر ہے اس لیے جو کچھ وہ چاہتا ہے اسے کرنے کے لیے اس کو مشقت یا تھکاوٹ نہیں کرنی پڑتی۔ اس قدر اختیار اور طاقت کہ کسی مخالف کی طرف سے مخالفت کی پرواکیے بغیر اپنا کام کرنے والا۔ پوری کائنات کے ساتھ مکمل طور پر بلاشرکت غیرے معاملہ کرنا۔ نہ کوئی اس کی مخالفت کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کی گرفت سے بچ سکتا ہے؟

اس کا حکم یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا حکم دیتا ہے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتی ہے۔ اور یہ ہے. اس کا مطلب ہے وہ جو مکمل طاقت رکھتا ہے۔ جو کسی چیز سے مایوس نہیں ہوتا۔ اسے کچھ کرنے کے لیے کسی وسیلے واسطے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ اپنے حکم کی ایما پر سب کچھ کرتا ہے۔ وہی کائنات کو طاقت اور حکمت کے ساتھ چلاتا ہے۔

القادر۔ اسے کہتے ہیں جو اقتضائے حکمت کے مطابق جو چاہے کر سکے اور اس میں کمی بیشی نہ ہونے دے۔ لہٰذا اللہ کے سوا کسی کو القادر نہیں کہہ سکتے۔ القادر کے معنی بہترین اور انتہائی قدرت والا بھی ہے۔ جو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے۔ سب سے زیادہ عزت والا اور جلال والا۔ تقدیروں پر قادر۔ کائناتی امور پر ایسا قادر کہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ہر موقع محل کی مناسبت سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بندوں کو بھی کسی حد تک اختیار و قدرت دی ہے۔ کہ اس کے بندے کے بہت سے کام کر لیتے ہیں۔ لیکن اس میں ادھورا پن ہوتا ہے کیونکہ اس کی بھرپور صلاحیتیں بھی ایک حد سے آگے نہیں جا سکتیں۔ ان میں محدودیت ہوتی ہے۔ انسان اگر کچھ کرتا بھی ہے تو اس کا سہرا اپنے سر باندھ لیتا ہے۔ جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی اپنے بندوں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر کچھ نہ کچھ کر سکیں۔ بلاشبہ یہ اللہ جل شانہ کی اس عطا پر یہ کافی کچھ کرنے کی طاقت تو رکھتا ہے لیکن وہ سب کچھ نہیں کر سکتا۔ جو کرنا چاہتا ہے۔ بہت مقامات پر چیزوں کو اس طرح سے نہیں بنا سکتا۔ جس طرح بنانا چاہتا ہے۔ یہ صرف اللہ ہی کا خاصا ہے۔

لیکن مقتدر کے ساتھ کبھی انسان بھی متصف ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے متعلق مقتدر کا لفظ استعمال ہو تو یہ القدیر کے ہم معنیٰ ہوتا ہے اور جب انسان کے وصف پر واقع ہو تو اس کے معنیٰ تکلیف سے قدرت حاصل کرنے والا کے ہوتے ہیں۔ اس بارے محاورہ ہے

قدرت علی كذا قدرة کہ میں نے فلاں چیز پر قدرت حاصل کر لی۔ لیکن یہ جملہ حقیقت کی عکاسی نہیں کرتا صرف اپنے آپ کو تسلّی دینے کے لیے بولا جاتا ہے۔

اور القدیر دونوں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں۔ یہ دونوں صفات تقدیر۔ تخمینہ۔ تشخیص۔ قد۔ قوت۔ طاقت۔ یا قابلیت سے ماخوذ ہو سکتے ہیں۔ القدیر جو کچھ کرتا ہے حکمت کے تقاضے کے مطابق کرتا ہے۔ نہ کم۔ نہ زیادہ۔

جبکہ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے کہ قدرت حاصل کرنا تو دور کی بات ہے۔ کچھ لوگ اپنے اعمال کا کچھ بھی وزن نہیں پائیں گے۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهِۦ فَحَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَزْنًا﴿105﴾

سورۃ الکھف آیت 105

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات سے اور اس کے سامنے حاضری سے انکار کیا۔ تو ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے پس ہم قیامت کے دن ان کے (اعمال کا) کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔

اللہ جل جلالہ القادر ہے۔ بمعنی وہ ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے فیصلے کرتا ہے۔

القادر اس معنی میں بھی ہے کہ اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی اس کی طلب پر کوئی مخلوق اس سے فرار ہو سکتی ہے۔ وہ ایسا قادر القدیر ہے کہ اس کی قدرت ہر طرح کامل ہے۔ جب وہ کسی چیز کو ایجاد کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو صرف کن۔ یعنی کہ ہو جا کہہ دینا کافی ہو جاتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے۔ دیکھئے درج ذیل آیات۔

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ﴿117﴾

سورۃ البقرۃ آیت 117

وہ آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی مادے کے پیدا کرنے والا) اعلیٰ وانوکھا موجد ہے۔اور جب بھی وہ کسی کام کا فیصلہ کرلیتا ہے تو البتہ صرف (اتنا) کہتا ہے کہ ہو جا۔تو وہ فوری ہو جاتا ہے۔

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ ٱللَّهِ كَمَثَلِ ءَادَمَ ۖ خَلَقَهُۥ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿59﴾

سورۃ آل عمران آیت 59

بیشک عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے نزدیک آدمؑ کی سی ہے کہ اسے مٹی سے بنایا پھر اس کو کہا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَىْءٍ إِذَآ أَرَدْنَٰهُ أَن نَّقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿40﴾ 5ع

سورۃ النحل آیت 40

البتہ ہم جس کام کا بس ارادہ کرتے ہیں۔تو اس کے لئے بلاشبہ ہمارا صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی ہوتا ہے کہ ہو جا۔پھر ہو جاتا ہے۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿35﴾ ط

سورۃ مریم آیت 35

اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنا لے۔ وہ تو بالکل پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو البتہ صرف اتنا ہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ (جھٹ پٹ) ہو جاتا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿68﴾ ع7

سورۃ غافر آیت 68

وہی تو ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پھر جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو البتہ اس سے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ (فوراً) ہو جاتا ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿40﴾

سورۃ المائدۃ آیت 40

کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں و زمین میں اللہ ہی کی سلطنت ہے؟۔ وہ جسے چاہے عذاب کرے اور جسے چاہے بخش دے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

قرآن کریم میں القادر کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَقَالُوا۟ لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ قُلْ إِنَّ ٱللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰٓ أَن يُنَزِّلَ ءَايَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿37﴾

سورۃ الانعام آیت 37

اور کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نہیں آ جاتا؟۔ کہہ دو کہ یقیناً اللہ اس پر قادر ہے کہ کوئی معجزہ اتار دے بلکہ ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ﴿65﴾

سورۃ الانعام آیت 65

کہہ دو کہ وہ تو اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے۔اور (پھر) ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو تو ہم کس طرح مختلف انداز سے آیات کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ (کسی طرح تو) سمجھ جائیں۔

۞ أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ
وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى ٱلظَّٰلِمُونَ إِلَّا كُفُورًا ﴿99﴾

سورۃ الاسراء آیت 99

کیاانہوں نے نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں وزمین کو بنادیا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ ان جیسوں کو (دوبارہ) پیدا کردے۔ اور اس نے ان کے (حشر کے) لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ پس اس (امرِ ربی) میں بھی ظالم لوگ انکار کیے بغیر نہ رہے۔

أَوَلَيْسَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ
ٱلْخَلَّٰقُ ٱلْعَلِيمُ ﴿81﴾

سورۃ یس آیت 81

کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کردیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ ان جیسے لوگوں کو (دوبارہ) پیدا کردے۔ کیوں نہیں (ہاں) اور وہ تو سب کچھ پیدا کرنے والا بڑا علم والا ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ
أَن يُحْـِۧىَ ٱلْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿33﴾

سورۃ الأحقاف آیت 33

کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے ہی آسمانوں وزمین کو پیدا کیا ہے اور وہ ان کے پیدا کرنے سے بالکل نہیں تھکا؟۔ وہ اس پر بھی خوب قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کردے۔ (کیوں نہیں) جی ہاں !۔ بیشک وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔

أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْـِۧىَ ٱلْمَوْتَىٰ﴿40﴾ع2

سورۃ القیامۃ آیت 40

کیا وہ (عظیم خالق) اس بات پر قادر نہیں !۔ کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کرسکے ؟۔

إِنَّهُۥ عَلَىٰ رَجْعِهِۦ لَقَادِرٌ﴿8﴾ط

سورۃ الطارق آیت 8

یقینی طور پر وہ (اللہ جل شانہ) اس کو پھر سے پیدا کرنے پر قادر ہے۔

اس سے ملتے جلتے نام القادر اور المقتدر ہیں۔ ایک ہی صفت کے کئی ناموں کو ایک نام شمار نہیں کیا جاتا بلکہ انہیں الگ الگ نام شمار کیا جاتا ہے۔ جیسے : القادر۔ القدیر۔ المقتدر۔ ان تینوں میں قدرت کی صفت ہے لیکن اس کے باوجود انہیں تین الگ الگ نام ہی شمار کیا جاتا ہے۔

القاہر

القاہر۔ کا لفظ قہر سے ہے جس کے معنی ہیں غلبہ اور بلندی۔ کا مطلب ہے زور آور۔ اور اللہ نہایت زور آور ہے۔ وہ ہر ظالم و سرکش کو زیر و مغلوب کرنے پر قادر ہے۔ مگر دنیا میں ایک حد تک ظالم کو ڈھیل دیے جاتا ہے۔ پھر پکڑ کر اسے آنے والوں کے لیے اسے سامان عبرت بھی بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ فرعون کے ساتھ ہوا۔

فَٱلْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ ءَايَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ عَنْ ءَايَٰتِنَا لَغَٰفِلُونَ ﴿92﴾ 9ع

سورۃ یونس آیت 92

پس آج ہم تیرے بدن کو بچا لیں گے تاکہ تو (یعنی تیرا وجود) تیرے بعد آنے والے بنی نوع انسان کے لئے عبرت کا باعث ہو جائے۔ اور بیشک بہت سارے انسان تو ہماری نشانیوں سے بلاشبہ غافل ہیں۔

وہ عزیز و برتر پروردگار اپنی شانِ بادشاہی کے ذریعہ غالب ہے۔ پوری کائنات میں تصرف کرتا ہے۔ اس کے ارادے پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔ تاریخ گواہ ہے کہ اس نے بڑے بڑے سرکش حکمرانوں کو زیر کر دیا۔ شاہان عالم کی کمر توڑ دی۔ اس کے سامنے ساری گردنیں خم ہو کر رہ گئیں۔ اس کی عظمت و کبریائی کے سامنے خواہ کوئی بھی ہو۔ کسی کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔۔ اس کے لیے سارے چہرے چارو

ناچار عاجزی کے ساتھ جھک جاتے ہیں۔انسانوں اور جنوں میں چند ایک کے سوا تمام مخلوقات اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہتی ہیں۔اس کی جلالتِ شان کا یہ عالم ہے۔ کہ خاکساری بھی بچھی بچھی جاتی ہے۔

وہ پروردگار پاک و برتر ہے۔اس کے سامنے ساری مخلوقات عاجز و بے بس ہے۔دنیا تو ایک امتحان گاہ ہے۔یہاں تو کوئی کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔ مگر جب اس کے حضور پیشی ہو گی۔تو کسی میں اتنی تاب نہیں ہو گی کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے کھڑا ہو کر کچھ کہہ سکے۔ساری قوتیں اس کی عزت و قوت اور کمالِ قدرت کے سامنے پست رہتی ہیں۔اللہ عزوجل پورے عالم علوی اور سفلی پر غالب ہے۔ تمام تر حرکات وسکنات اس کی اجازت سے ہی واقع ہوتی ہیں۔ وہ جو چاہے وہی ہوتا اور جو نہ چاہے تو وہ کبھی ہو نہیں سکتا۔ یہی معنی ہیں اللہ کے القاہر والقہار ناموں کے۔جو کہ غالب وزور آور ہے۔

اللہ نے قوم نوح کو طوفان کے ذریعہ نیست و نابود کر دیا۔ قوم صالح کو سخت آواز (چنگھاڑ) کے ذریعہ قوم عاد کو تیز و تند آندھی کے ذریعہ۔ قوم لوط پر پتھر برسا کر۔ قارون کو زمین میں دوز کرکے۔ قوم سبا کو بھوک وپیاس اور رزق کی تنگی میں مبتلا کر کے۔بنی اسرائیل پر خوف اور قتل اولاد و خوں ریزی کرنے والے دشمنوں کو مسلط کرکے۔اوران کی ایک قوم کو مسخ اور طاعون کے ذریعہ مقہور اور مغلوب کر دیا۔ان سارے واقعات میں القاہر کا غلبہ اور اس کی برتری ظاہر ہو جاتی ہے۔قرآن مجید میں پچھلی قوموں کی تباہی اور بربادی کا جو ذکر آیا ہے۔اس سے اللہ سبحانہ وتعالی کی یہ صفت کھل کر سامنے آتی ہے کہ وہ کس قدر قہر وجبروت والا ہے۔جب کوئی ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو پکڑ لیتا ہے۔ جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔اس کے دین کو بدلنے کی کوشش کی تو ان کو اللہ تعالی نے پکڑ لیا۔اور انبیاء اور ایمان والوں کو

نجات دی اور باقی سب کو ہلاک کر دیا۔ دراصل لوگ اللہ کی نافرمانیوں میں غرق ہو کر خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ اللہ تعالی عمومی طور پر اپنی تمام مخلوقات پر نظرِ کرم رکھتا ہے لیکن خاص طور پر ظالموں اور جابروں کے حق میں وہ زبردست قاہر و غالب ہے۔

وَعَلَى ٱلَّذِينَ هَادُواْ حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ ۖ وَمَا ظَلَمْنَٰهُمْ وَلَٰكِن كَانُوٓاْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿118﴾

سورۃ النحل آیت 118

اور ہم نے یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کر دی تھیں۔ جن کا ذکر ہم اس سے پہلے (سورہ انعام آیت 146 میں) تم سے کر چکے ہیں۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا۔ لیکن وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔

القاہر وہ ہے جس کا قہر و غلبہ ساری مخلوقات کے غلبہ کو زیر کر دیتا اور اس کی قوت کے سامنے تمام خلائق کی قوتیں پسپا رہتی ہیں۔

يَوْمَ هُم بَٰرِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِّمَنِ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿16﴾

سورۃ غافر آیت 16

جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ان کی کوئی بات بھی اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔ (ارشاد ہوگا) آج کس کی کامل بادشاہت ہے؟ صرف اور صرف اللہ کی نا۔جو واحد و یکتا اکیلا ہر چیز پر بخوبی غالب ہے۔

القاہر لفظ قرآن کریم کی درج ذیل آیات میں آیا ہے۔

وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْخَبِيرُ ﴿18﴾

سورۃ الانعام آیت 18

اور وہ اپنے بندوں پر مکمل اختیار اور پوری طرح سے قابو رکھتا ہے۔اور وہ نہایت حکمت والا بڑا ہی باخبر ہے۔

وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿61﴾

سورۃ الانعام آیت 61

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے۔ جو اپنے بندوں پر پوری طرح سے قدرت رکھتا ہے۔ اور تم پر حفاظت کرنے والے فرشتے بھی بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کسی طرح کی بھی کوتاہی نہیں کرتے۔

اللہ سبحانہ و تعالی کائنات میں اپنے اختیار کے ساتھ تصرف کرتا ہے۔ اس میں جو تبدیلیاں ہو رہی ہوتی ہیں وہ اسی کے اذن سے ہو رہی ہوتی ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالی کے علاوہ کوئی اس پر قدرت نہیں رکھتا۔

تعالی نے دنیا میں ہر قوت والی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ختم کیا ہے مثلا پہاڑوں کی بلندی اور سختی کو توڑنے کے لئے لوہا پیدا کیا۔ لوہے کا ہتھوڑا پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ اللہ تعالی نے لوہے کو پگھلانے کیلئے آگ پیدا کر دی ہے۔ آگ کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالی نے پانی پیدا کیا، اور پانی کو ہوا بخارات بنا کے اڑا دیتی ہے۔

دنیا میں کوئی بھی چیز جب بلند ہونے لگتی ہے، تو اللہ تعالی اس کو نیچے لے آتے ہیں۔ کیونکہ بلندی تو صرف اسی کی ذات کو زیبا ہے اور باقی سب اس کے بندے ہیں۔

اللہ تعالی مظلوم کی آواز کو ساتویں آسمان پر سنتا ہے اور اس کی دعا پہنچنے میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مظلوم کی بددعا سے بچو۔

اللہ تعالی کسی انسان کو کوئی بھی طاقت دیتے ہیں خواہ وہ مال کی ہو یا علم اور قوت کی۔ کوئی حکومت ہو یا کوئی اقتدار۔ خود کو کبھی بھی اللہ سبحانہ تعالی کے مقابل طاقتور نہ سمجھیں۔ اپنے معاملات کو اللہ سبحانہ و تعالی کے سپرد کر دینا پسند کیا گیا ہے۔

القدّوس

القدّوس۔لفظ قدس یعنی طہارت یا پاکیزگی سے ماخوذ ہے۔اللہ القدوس ہے۔مقدس ہے بالکل پاک صاف ہے۔جس کی خصوصیات کو نہ حواس سے تصور کیا جاسکتا ہے۔نہ تخیل سے اور نہ کسی عقل اور شعور سے اس کاادراک کیا جاسکتاہے اور نہ ہی کسی طرح سے کوئی اندازہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

القدوس وہ ہے جو ہر ضرورت سے بالاتر ہے اور جس کی صفات ہر طرح کی کمی سے بالاتر ہیں۔وہی ہے جو روحوں کو گناہوں سے پاک کرتا ہے۔جو شریروں کو ان کی پیشانی سے پکڑتا ہے۔جو جگہ یا وقت تک میں محدود ہونے سے بالاتر ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس اللہ کی پاکی اور شان بیان کرتا ہے جو خود پاک ہے اور جس کا تعلق بھی اس سے قائم ہو جاتا ہے اسے پاک کر دیتا ہے۔

قرآن کریم میں القدوس یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةًۭ ۖ قَالُوٓا۟ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿30﴾

سورۃ البقرۃ آیت 30

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔انہوں نے عرض کیا کہ کیا تو اسے بنانا چاہتا ہے جو اس میں فساد پھیلائے اور لہو بہائے ؟۔ جبکہ ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ارشاد فرمایا کہ یقیناً جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے !۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔امن و امان دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب آنے والا۔ نہایت زبردست۔بڑے زور و جبر والا۔بڑائی و کبریائی والا ہے۔اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ٱلْمَلِكِ ٱلْقُدُّوسِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 1

جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہیں سب اس اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الحَمِید کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے ہیں جو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ۔ نہایت زبردست ۔بڑا ہی حکمت والا ہے۔

اللہ کی پاکی کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت کے لیے سُبْحٰن کا لفظ استعمال ہوا ہے جس میں اس کی پاکی کا اعتراف بھی ہے اور مختلف طرح سے تعریفی بیان بھی ہے۔

قَالُواْ سُبْحَٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿32﴾

سورۃ البقرۃ آیت 32

انہوں نے عرض کیا تو پاک ہے ہمیں کچھ بھی علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ بیشک تو ہی سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَقَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ بَل لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ ﴿116﴾

سورۃ البقرۃ آیت 116

اور کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ وہ تو (اس سے) بالکل پاک ہے بلکہ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اس کے حضور سارے عاجز و فرمانبردار ہیں۔

ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿191﴾

سورۃ آل عمران آیت 191

جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور ان کی کروٹوں کے بل (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان وزمین کی تخلیق پر غور وفکر کرتے ہوئے (دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب !۔ تونے یہ سب بے فائدہ نہیں بنایا ۔تو بالکل پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالینا۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ
عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ
وَرُسُلِهِۦ ۖ وَلَا تَقُولُوا۟ ثَلَٰثَةٌ ۚ ٱنتَهُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ أَن
يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٌ ۘ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿171﴾ 23ع

سورۃ النساء آیت 171

اے اہل کتاب !۔ تم اپنے دین میں حد سے آگے نہ بڑھو اور اللہ کی شان میں سچ کے علاوہ کچھ نہ کہو۔ بلاشبہ مسیح عیسیٰؑ ابن مریم صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جسے مریمؑ کی طرف ڈال دیا گیا تھا اور اس کی جانب سے ایک روح ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور (یوں) نہ کہو کہ (عبادت

کے لائق) تین ہیں۔اس بات سے باز آجاؤتو تمہارے حق میں بہتر ہے۔بیشک واحدو یکتاآکیلااللہ ہی صرف عبادت کے لائق ہے۔وہ اس سے بالکل پاک ہے کہ اس کے کوئی اولاد ہو۔جو کچھ آسمانوں میں ہےاور جو بھی زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿116﴾

سورۃ المائدۃ آیت 116

اور جب اللہ ارشاد فرمائے گا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ !۔کیا تو نے بنی نوع انسان سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ عبادت کیے جانے والے (معبود) بنالو؟۔وہ عرض کرے گا تو بالکل پاک ہے مجھے سراسر لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کچھ بھی حق حاصل نہیں۔اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو ضرور تیرے علم میں ہوگا۔جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے اچھی طرح جانتا ہے۔اور تیرے اسرار و رموز کو میں (کیا کوئی بھی) نہیں جانتا۔بیشک تو ہی تو ساری غیب کی باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔

وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ ٱلْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ ۖ وَخَرَقُوا۟ لَهُۥ بَنِينَ وَبَنَٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿100﴾ 12ع

سورۃ الانعام آیت 100

اور ان لوگوں نے جِنّوں کو اللہ کا شریک بنادیا حالانکہ انہیں بھی اسی نے پیدا کیا ہے۔ اور انہوں نے جہالت کی وجہ سے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لئے۔ یہ جو بھی باتیں (اللہ پر) بناتے بیان کرتے ہیں وہ ان سے بالکل پاک اور بلند و بالا ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوسَىٰ لِمِيقَٰتِنَا وَكَلَّمَهُۥ رَبُّهُۥ قَالَ رَبِّ أَرِنِىٓ أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَىٰنِى وَلَٰكِنِ ٱنظُرْ إِلَى ٱلْجَبَلِ فَإِنِ ٱسْتَقَرَّ مَكَانَهُۥ فَسَوْفَ تَرَىٰنِى ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُۥ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُۥ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ أَفَاقَ قَالَ سُبْحَٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿143﴾

سورۃ الاعراف آیت 143

اور جب موسیٰؑ ہمارے مقرر کردہ وقت پر آئے۔ اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو عرض کرنے لگے کہ اے میرے رب! ۔ مجھے (اپنی جھلک تو) دکھا کہ میں تجھے دیکھ لوں۔ ارشادِ باری ہوا کہ تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ تم اس پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ پھر

جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کو ریزہ ریزہ (یعنی پاش پاش) کر دیا اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

ٱتَّخَذُوٓا۟ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوٓا۟ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿31﴾

سورۃ التوبۃ آیت 31

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں اور مسیح ابنِ مریمؑ کو عبادت کیے جانے والے رب بنا لیا۔ حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ واحد و یکتا اکیلے اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ وہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ یونس آیت 10

وہاں پر ان کی دعا ہو گی کہ اے اللہ تیری ذات بالکل پاک ہے۔اور اس میں ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہوگا۔اوران کی دعا کا خاتمہ ہو گا کہ سب طرح کی تعریف (و شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّـُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿18﴾

سورة یونس آیت 18

اور اللہ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ توانہیں نقصان پہنچاسکیں اور نہ ہی نفع دے سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔پوچھو تو کیا تم اللہ کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا وجود نہ تو اسے آسمانوں میں دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی زمین میں۔وہ تو بالکل پاک اور بہت بلند و بالا ہے ان لوگوں کے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔

قَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ۖ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَٰنٍۭ بِهَٰذَآ ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿68﴾

سورة یونس آیت 68

کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنالیا ہے اس کی ذات بالکل پاک ہے (اور) وہ بے نیاز ہے۔ جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کیا تم اللہ پر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جو جانتے تک نہیں ہو؟۔ تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل بھی نہیں ہوتی۔

قُلْ هَٰذِهِۦ سَبِيلِىٓ أَدْعُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا۠ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِى ۖ وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿108﴾

سورة یوسف آیت 108

کہہ دو میرا اور میرے پیروکاروں کا تو یہی راستہ ہے کہ بصیرت کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ ہر نقص وعیب سے پاک ہے۔ اور میں بالکل شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

۞ أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿1﴾

سورة النحل آیت 1

اللہ کا حکم (یعنی عذاب گویا) آ ہی پہنچا۔ تو (کافرو) اس کے لئے جلدی مت مچاؤ۔ یہ لوگ جو (اللہ کا) شریک بناتے ہیں وہ تو اس سے بالکل پاک اور بہت بالاتر ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ ٱلْبَنَٰتِ سُبْحَٰنَهُۥ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿57﴾

سورۃ النحل آیت 57

اور اللہ کے لئے تو بیٹیاں مقرر کرلیتے ہیں وہ توان (کی ایسی افتراپردازیوں) سے بالکل پاک ہے۔اور خود ان کے لئے (بیٹے) جس کے وہ خواہشمند ہوتے ہیں۔

۞ سُبْحَٰنَ ٱلَّذِىٓ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا مِّنَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ إِلَى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْأَقْصَا ٱلَّذِى بَٰرَكْنَا حَوْلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنْ ءَايَٰتِنَآ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿1﴾

سورۃ الاسراء آیت 1

پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا۔جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ اسے ہم اپنی (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھائیں۔بیشک وہ بڑا سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿43﴾

سورۃ الاسراء آیت 43

وہ تو پاک ہے اور عالی مرتبہ ہے۔بڑا بلند و بالا ہے ان بڑی (من گھڑت) باتوں سے جو یہ لوگ کہہ دیتے ہیں۔

وَيَقُولُونَ سُبۡحَٰنَ رَبِّنَآ إِن كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُولٗا ﴿108﴾

سورۃ الإسراء آیت 108

اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب بالکل پاک ہے۔ بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہے گا۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٖۖ سُبۡحَٰنَهُۥٓۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمۡرٗا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن
فَيَكُونُ ﴿35﴾ط

سورۃ مریم آیت 35

اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے۔ وہ تو بالکل پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرلیتا ہے تو البتہ صرف اتنا ہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ (جھٹ پٹ) ہو جاتا ہے۔

لَوۡ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَاۚ فَسُبۡحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلۡعَرۡشِ عَمَّا
يَصِفُونَ ﴿22﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 22

اگران دونوں (آسمان وزمین) میں اللہ کے علاوہ اور بھی عبادت کیے جانے والے (معبود) ہوتے تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ یہ جو باتیں بھی (اللہ کے متعلق) بناتے بیان کرتے ہیں عرش کا مالک اللہ تو ان باتوں سے بالکل پاک ہے۔

وَقَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿26﴾ لا

سورۃ الأنبیاء آیت 26

اور وہ کہتے ہیں کہ ربِ الرحمٰن نے اولاد بنا رکھی ہے۔ وہ تو (اس افترا سے) بالکل پاک ہے۔ وہ فرشتے (بیٹیاں نہیں) بلکہ اس کے عزت والے بندے ہی ہیں۔

وَذَا ٱلنُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَٰضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿87﴾ ج صلے

سورۃ الأنبیاء آیت 87

اور ذوالنونؑ (مچھلی والے کا بھی ذکر کرو) جب (وہ بغیر بتائے قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیا پھر خیال کیا کہ (شاید) ہم اس پر پکڑ نہ کریں۔ پس (مچھلی کے پیٹ کی) تاریکیوں میں پکارنے لگا کہ تیرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے تیری ذات بالکل پاک ہے بیشک میں ہی ظالم لوگوں میں سے ہو گیا تھا۔

مَا ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُۥ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا
بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿91﴾ لا

سورۃ المؤمنون آیت 91

اللہ نے نہ تو کسی کو (اپنا) بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ دوسرا کوئی معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی بنائی ہوئی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ایک معبود دوسرے پر چڑھ دوڑتا جو باتیں بھی یہ لوگ (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ان سے بالکل پاک ہے۔

وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَٰنَكَ هَٰذَا بُهْتَٰنٌ
عَظِيمٌ ﴿16﴾

سورۃ النور آیت 16

اور جب تم نے اسے سنا تھا تو (اسی لمحے) یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے نکالیں (اے اللہ!) تو بالکل پاک ہے یہ تو بہت بڑا گھناؤنا بہتان ہے۔

قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ مَا كَانَ يَنۢبَغِى لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ
وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا۟ ٱلذِّكْرَ وَكَانُوا۟ قَوْمًۢا بُورًا ﴿18﴾

سورة الفرقان آیت 18

وہ کہیں گے تو بالکل پاک ہے ہمیں یہ قطعاً لائق نہ تھا کہ تیرے علاوہ کسی اور کو ولی اولیاء بناتے لیکن تو نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو اتنی سہولتیں اور آسائشیں دے رکھی تھیں یہاں تک کہ وہ تجھے یاد رکھنا بھول گئے اور اس طرح تباہ و برباد ہوتے چلے گئے۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُودِىَ أَنۢ بُورِكَ مَن فِى ٱلنَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿8﴾

سورة النمل آیت 8

پھر جب موسیٰؑ وہاں آئے تو ندی دی گئی کہ نہایت ہی بابرکت ہے وہ جو آگ میں اور اس کے پاس ہے ۔اور اللہ بالکل پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴿68﴾

سورة القصص آیت 68

اور تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) انتخاب کرلیتا ہے۔ان لوگوں کے پاس کچھ بھی اختیار نہیں ہے۔ اللہ تو بالکل پاک ہے اور جو شرک وہ کرتے ہیں وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

فَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿17﴾

سورۃ الروم آیت 17

جب تم پر شام ہو اور جب تم پر صبح ہو پس اللہ ہی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ التَّسبیح کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَىْءٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿40﴾ 4ع

سورۃ الروم آیت 40

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا اور پھر سے تمہیں زندہ بھی کرے گا۔ کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی بھی کر سکے ؟۔ اللہ بالکل پاک ہے اور (اس کی شان) بہت بلند و برتر ہے اس سے جو وہ (اس کا) شریک بنالیتے ہیں۔

قَالُواْ سُبۡحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِمۖ بَلۡ كَانُواْ يَعۡبُدُونَ ٱلۡجِنَّۖ أَكۡثَرُهُم بِهِم
مُّؤۡمِنُونَ﴿41﴾

سورة سبا آیت 41

وہ عرض کریں گے۔ تو بالکل پاک ہے ان سب کو چھوڑ کر تو ہی ہمارا ولی ہے۔ (نہیں) بلکہ ! ۔ یہ تو جنّوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان میں بہت سارے لوگ انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

سُبۡحَٰنَ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلۡأَزۡوَٰجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۢبِتُ ٱلۡأَرۡضُ وَمِنۡ أَنفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا
يَعۡلَمُونَ﴿36﴾

سورة یس آیت 36

پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جس نے سب طرح کے جوڑے جوڑے بنا دیئے۔ خواہ وہ نباتات ہو جسے زمین اگاتی ہے یا خود ان کے نفس ہوں یا وہ چیزیں جن کو یہ بالکل نہیں جانتے۔

فَسُبۡحَٰنَ ٱلَّذِي بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيۡءٖ وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ﴿83﴾ع5

سورة یس آیت 83

پس بالکل پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿159﴾ لا

سورة الصافات آیت 159

جو باتیں بھی یہ (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں اللہ ان سے بالکل پاک ہے۔

سُبْحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿180﴾ ج

سورة الصافات آیت 180

یہ جو باتیں بھی عزت والے شان والے رب (کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں تیرا رب ان سے بالکل پاک ہے۔

لَّوْ أَرَادَ ٱللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّٱصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ج سُبْحَٰنَهُۥ صلے هُوَ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿4﴾

سورة الزمر آیت 4

اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو) اپنا بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہتا انتخاب کر لیتا وہ تو اس سے بالکل پاک ہے۔ وہ واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی سب پر غالب ہے۔

وَمَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ وَٱلْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ وَٱلسَّمَـٰوَٰتُ
مَطْوِيَّـٰتٌۢ بِيَمِينِهِۦ ۚ سُبْحَـٰنَهُۥ وَتَعَـٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿67﴾

سورۃ الزمر آیت 67

اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیسا کہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔ اور قیامت کے دن یہ سب زمین اسی کی مٹھی میں ہو گی۔ اور سارے آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ ان لوگوں کے شرک کرنے سے پاک اور برتر ہے۔

لِتَسْتَوُۥا۟ عَلَىٰ ظُهُورِهِۦ ثُمَّ تَذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا ٱسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا۟ سُبْحَـٰنَ
ٱلَّذِى سَخَّرَ لَنَا هَـٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُۥ مُقْرِنِينَ ﴿13﴾ لا

سورۃ الزخرف آیت 13

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو اور پھر اپنے رب کی نعمت و احسان کو یاد کرو اور کہو کہ بالکل پاک ہے وہ (اللہ) جس نے ان چیزوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم ایسے زور آور تو نہ تھے کہ ان کو اپنے قابو میں کر لیتے۔

سُبۡحَٰنَ رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ رَبِّ ٱلۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُونَ﴿82﴾

سورۃ الزخرف آیت 82

یہ جو باتیں بھی (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں آسمانوں و زمین کا رب (اور) عرش کا مالک ان سب سے بالکل پاک ہے۔

أَمۡ لَهُمۡ إِلَٰهٌ غَيۡرُ ٱللَّهِۚ سُبۡحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشۡرِكُونَ﴿43﴾

سورۃ الطور آیت 43

یا (کیا) اللہ کے علاوہ ان کا کوئی اور عبادت کے قابل (معبود) ہے؟۔ اللہ تو ان کے شریک ٹھہرانے سے بالکل پاک ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلۡمُؤۡمِنُ ٱلۡمُهَيۡمِنُ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡجَبَّارُ ٱلۡمُتَكَبِّرُۚ سُبۡحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشۡرِكُونَ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔ امن وامان دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب آنے والا۔ نہایت زبردست

۔بڑے زور و جبر والا۔بڑائی و کبریائی والا ہے۔اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ﴿29﴾

سورة القلم آیت 29

(تب) وہ کہنے لگے کہ ہمارا رب بالکل پاک ہے بلا شبہ ہم ہی قصوروار تھے۔

قدس کو مزید سمجھنے کے لیے کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔

خانہ کعبہ کو بیت اللہ یا بیت المقدس کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے پاکیزہ گھر۔جو نجاست و شرک سے پاک وصاف ہے اور جس میں لوگ اپنے گناہوں کی غلاظت سے پاک ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو پاک وادی کے میدان طویٰ میں بلایا۔اور نصیحت کی۔

إِنِّيٓ أَنَا۠ رَبُّكَ فَٱخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۖ إِنَّكَ بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ طُوًى﴿12﴾ط

سورة طٰہٰ آیت 12

یقیناً میں ہی تمہارا رب ہوں پس تم اپنے جوتے اتار دو۔بیشک تم پاکیزہ وادی طویٰ میں موجود ہو۔

إِذْ نَادَىٰهُ رَبُّهُۥ بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿16﴾ ج

سورۃ النازعات آیت 16

جب اُس کے رب نے اس کو پاک میدان طویٰ میں ندیٰ دی۔

اللہ کے فرشتے جبرائیلؑ کو روح القدس کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کے رسولوں کو وحیٔ الٰہی یا الہام پہنچانے میں کسی غلطی سے پاک ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے پاک کلام۔ قدس کی حکمت سے بھرا قرآن اور فیض الٰہی لے کر نازل ہوتے تھے۔ جس سے نفوس کی تطہیر ہوتی ہے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَـٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنۢ بَعْدِهِۦ بِٱلرُّسُلِ ۖ وَءَاتَيْنَا عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱلْبَيِّنَـٰتِ وَأَيَّدْنَـٰهُ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُولٌۢ بِمَا لَا تَهْوَىٰٓ أَنفُسُكُمُ ٱسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿87﴾

سورۃ البقرۃ آیت 87

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور پے بعد دیگرے ان کے بعد کئی رسول بھیجے۔ اور ہم نے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو روشن نشانیاں عطا کیں اور ہم نے روح القدس (یعنی جبرائیلؑ) سے اس کی تائید کی۔ (اس سب کے باوجود) کیا پھر جب کوئی رسول تمہاری خواہشات نفسانی کے خلاف کوئی حکم لے کر تمہارے پاس آیا؟۔ تو تم نے تکبر کیا پس کچھ کو تم نے جھوٹا قرار دے دیا اور کچھ کو تم نے جان سے مار ڈالا۔

۞ تِلْكَ ٱلرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ ٱللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَٰتٍ ۚ وَءَاتَيْنَا عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَيَّدْنَٰهُ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا ٱقْتَتَلَ ٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ وَلَٰكِنِ ٱخْتَلَفُوا۟ فَمِنْهُم مَّنْ ءَامَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا ٱقْتَتَلُوا۟ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿253﴾ 33ع

سورۃ البقرۃ آیت 253

یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔ اور بعض کے درجے بلند کیے ہیں۔ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو ہم نے واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے لوگ ان کے پاس کھلی دلیلیں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے باہمی اختلاف کر لیا تو ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے۔ اور اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

قُلْ نَزَّلَهُۥ رُوحُ ٱلْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِٱلْحَقِّ لِيُثَبِّتَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿102﴾

سورۃ النحل آیت 102

کہہ دو کہ یہ (قرآن) روح القدس (جبرائیلؑ) کے ذریعے تیرے رب کی طرف سے برحق نزول ہوا ہے تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے۔ اور مسلمانوں کے لیے تو سرچشمۂ ہدایت اور خوشخبری ہے۔

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱذْكُرْ نِعْمَتِى عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَٰلِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ تُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًاۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ بِإِذْنِى فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِىۖ وَتُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ بِإِذْنِىۖ وَإِذْ تُخْرِجُ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِىۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿110﴾

سورۃ المائدۃ آیت 110

جب اللہ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسٰیؑ ابن مریمؑ! ۔ میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے تھے جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی تھی۔ تُو لوگوں سے گود میں اور ادھیڑ عمر میں بھی بات کرتا تھا۔ اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی تھی۔ اور جب تو میرے حکم سے مٹی کا جانور بناتا تھا پھر اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے

(اصلی) پرندہ بن جاتا تھا۔اور تومادرزاد اندھے اور کوڑھ کو میرے حکم سے تندرست کردیتا تھا۔اور مُردوں کو میرے حکم سے (زندہ کرکے) نکال کھڑا کرتا تھا۔اور جب میں نے اولادِ اسرائیل کو تجھ سے روک دیا تھا۔جب تم ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تھے تو جوان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ اور کچھ نہیں مگر کھلا کھلا جادو ہے۔

قُلْ نَزَّلَهُۥ رُوحُ ٱلْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِٱلْحَقِّ لِيُثَبِّتَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴿102﴾

سورة النحل آیت 102

کہہ دو کہ یہ (قرآن) روح القدس (جبرائیلؑ) کے ذریعے تیرے رب کی طرف سے برحق نزول ہوا ہے تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے۔اور مسلمانوں کے لیے تو سرچشمۂ ہدایت اور خوشخبری ہے۔

موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو ارض مقدس میں داخل ہونے کے لیے کہا۔مگر وہ کہنے لگے کہ اے موسیٰؑ!۔ وہاں پر تو یقیناً بڑی جابر قوم رہتی ہے اور ہم اس وقت تک وہاں جانے والے نہیں جب تک کہ وہ خود اس سے نکل نہ جائیں۔

يَٰقَوْمِ ٱدْخُلُوا۟ ٱلْأَرْضَ ٱلْمُقَدَّسَةَ ٱلَّتِى كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا۟ عَلَىٰٓ أَدْبَارِكُمْ فَتَنقَلِبُوا۟ خَٰسِرِينَ﴿21﴾

سورۃ المائدۃ آیت 21

اے میری قوم اس ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے۔اور پیٹھ دکھا کر نہ بھاگنا ورنہ خسارے میں لوٹو گے۔

جنت کو بھی قدس کی جگہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ہر طرح کی برائیوں سے پاک ہے۔

القدیر

القدیر ۔اللہ کے خوبصورت ناموں میں سے ایک نام ہے جس کا مطلب ہے۔ دائمی قدرت رکھنے والا۔ وہ مکمل اور ہمیشگی والی قدرت رکھنے والا ہے۔اسی کے پاس ہی اقتدار ہے۔وہ اول سے آخر تک ہر چیز پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے۔اسی کے لیے ہے بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور وہی ہر چیز پر ہر طرح سے اختیار رکھتا ہے۔وہ پوری دنیا میں مسلسل ہونے والی تبدیلیوں پر بھی نظر رکھنے والا ہے۔پھر وہی ہر ایک پر ہر آن قدرت رکھنے والا ہے۔وہی کسی وجہ سے اپنے بندوں کو خیر اور شر پہنچانے پر بھی قادر ہے ۔اگر اللہ کسی کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ کسی کو کوئی بھلائی پہنچائے تو کوئی اسے روکنے والا نہیں وہ ہر ہر چیز پر پوری طرح حکمران ہے۔وہ انسانوں اور مخلوقات کو پھیلانے اور اکٹھا کرنے پر بھی قادر ہے۔وہ ساری مخلوق کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

اسی نے فیصلوں کو نافذ کرنے کے لیے فرشتوں کو مقرر کیا۔انسان کی موت کا وقت بھی اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

القدیر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ننانوے صفات میں سے نہیں ہے حالانکہ قرآن پاک کے پورے متن میں اسے تیس سے زیادہ مرتبہ دہرایا گیا ہے۔ قرآن کریم میں القدیر کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۞ مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَآ ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿106﴾

سورۃ البقرۃ آیت 106

جو آیت ہم منسوخ کردیں یا فراموش کرادیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی ہر چیز پر خوب قادر ہے ؟۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ ٱلْحَقُّ ۖ فَٱعْفُواْ وَٱصْفَحُواْ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿109﴾

سورۃ البقرۃ آیت 109

حق واضح ہو جانے کے باوجود بہت سے اہل کتاب محض ذاتی حسد کی بنا پر چاہتے ہیں کہ کاش تجھے ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف واپس پھیر سکیں۔ پس معاف کردو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَٱسْتَبِقُوا۟ ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا۟ يَأْتِ بِكُمُ ٱللَّهُ
جَمِيعًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ **قَدِيرٌ** ﴿148﴾

سورۃ البقرۃ آیت 148

اور ہر ایک (فرقے) کے لئے کوئی نہ کوئی سمت (مقرر) ہے جس طرف وہ متوجہ ہوتا ہے۔ پس تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ سب کو جمع کرلے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

أَوْ كَٱلَّذِى مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْىِۦ هَٰذِهِ ٱللَّهُ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ ٱللَّهُ مِا۟ئَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُۥ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ
بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِا۟ئَةَ عَامٍ فَٱنظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ
وَٱنظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ ءَايَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَٱنظُرْ إِلَى ٱلْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ
نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ **قَدِيرٌ** ﴿259﴾

سورۃ البقرۃ آیت 259

کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس کا گزر ایک گاؤں پر ہوا جو چھتوں کے بل گرا پڑا تھا وہ کہنے لگا کہ اللہ اسے مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟۔ تو اللہ نے اسے سو برس تک موت دے دی پھر اسے اٹھایا ۔(اور) پوچھا کہ تو یہاں کتنی دیر رہا؟۔ عرض کیا ایک دن یا اس سے کچھ کم۔ ارشاد ہوا (نہیں) بلکہ تو سو

برس تک رہا ہے پس دیکھ اپنی کھانے پینے کی چیزوں کو کہ ذرا بھی گلی سڑی نہیں اور دیکھ اپنے گدھے کی طرف (کہ بوسیدہ پڑا ہے)۔ یہ اس لئے کیا ہے کہ تمہیں بنی نوع انسان کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیں۔ اور دیکھ اس کی ہڈیوں کی طرف کہ ہم کس طرح اٹھاتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پس جب یہ واقعات اس کے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

لِّلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا۟ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ ٱللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿284﴾

سورۃ البقرۃ آیت 284

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اس کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر وہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿26﴾

سورۃ آل عمران آیت 26

کہہ دو کہ اے اللہ !۔ حقیقی بادشاہت کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے حکومت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل ہونے دے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قُلْ إِن تُخْفُوا۟ مَا فِى صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿29﴾

سورۃ آل عمران آیت 29

کہہ دو کہ کوئی بھی بات خواہ تم اپنے دلوں میں چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے بخوبی جانتا ہے۔اور جو کچھ بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے اس کو سب معلوم ہے۔اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

أَوَلَمَّآ أَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿165﴾

سورۃ آل عمران آیت 165

کیا جب (غزوۂ اُحد میں) تمہیں تکلیف پہنچی حالانکہ تم اس سے پہلے دو چند تکلیف انہیں پہنچا چکے تھے تو کہتے ہو یہ آفت کہاں سے آ گئی ؟۔ کہہ دو کہ یہ تمہارے ہی اعمال کی شامت ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ **قَدِيرٌ** ﴿189﴾ع19

سورۃ آل عمران آیت 189

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔

إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا ٱلنَّاسُ وَيَأْتِ بِـَٔاخَرِينَ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ **قَدِيرًا** ﴿133﴾

سورۃ النساء آیت 133

اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور (تمہاری جگہ) دوسروں کو لے آئے۔ اور اللہ اس بات پر بخوبی قادر ہے۔

إِن تُبْدُوا۟ خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا۟ عَن سُوٓءٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا **قَدِيرًا** ﴿149﴾

سورۃ النساء آیت 149

اور اگر تم اعلانیہ بھلائی کرو یا اسے خفیہ رکھو یا کسی برائی سے درگزر کرو تو بیشک اللہ بھی بڑا معاف کرنے والا نہایت قدرت رکھنے والا ہے۔

لَّقَدۡ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡمَسِيحُ ٱبۡنُ مَرۡيَمَۚ قُلۡ فَمَن يَمۡلِكُ مِنَ ٱللَّهِ
شَيۡـًٔا إِنۡ أَرَادَ أَن يُهۡلِكَ ٱلۡمَسِيحَ ٱبۡنَ مَرۡيَمَ وَأُمَّهُۥ وَمَن فِي ٱلۡأَرۡضِ جَمِيعٗاۗ وَلِلَّهِ
مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَاۚ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ
قَدِيرٞ ﴿17﴾

سورۃ المائدۃ آیت 17

البتہ یقیناً وہ کافر ہو گئے۔ جنہوں نے کہا کہ اللہ تو البتہ وہی مسیح ابن مریمؑ ہے۔ کہہ دو کہ اگر اللہ عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو۔ اور ان کی ماں کو۔ اور جتنے لوگ بھی زمین میں آباد ہیں۔ سب کو ہلاک کرنا چاہے۔ تو اس کے آگے کسی کی بھی ذرا سی (بولنے کی) مجال ہے (؟)۔ اور آسمانوں اور زمین۔ اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ سب پر اللہ ہی کی سلطنت ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ عَلَىٰ فَتۡرَةٖ مِّنَ ٱلرُّسُلِ أَن تَقُولُواْ مَا
جَآءَنَا مِنۢ بَشِيرٖ وَلَا نَذِيرٖۖ فَقَدۡ جَآءَكُم بَشِيرٞ وَنَذِيرٞۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ
قَدِيرٞ ﴿19﴾ 3ع

سورۃ المائدۃ آیت 19

اے اہلِ کتاب !۔ یقینی طور پر تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے۔ جو (ہمارے احکام کو) تمہارے لئے صاف صاف واضح کر دیتا ہے۔ ایسے وقت میں تمہارے پاس آیا ہے کہ جب رسولوں کی آمد کا سلسلہ کچھ عرصہ سے موقوف تھا تاکہ تم یوں نہ کہنے لگ جاؤ کہ ہمارے پاس خوشخبری دینے والا اور آگاہ کرنے والا کوئی نہیں آیا۔ پس تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا آ چکا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿40﴾

سورۃ المائدۃ آیت 40

کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں و زمین میں اللہ ہی کی سلطنت ہے ؟۔ وہ جسے چاہے عذاب کرے اور جسے چاہے بخش دے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

لِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌۢ ﴿120﴾ع16

سورۃ المائدۃ آیت 120

آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان (دونوں) میں ہے۔ سب پر اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿17﴾

سورۃ الأنعام آیت 17

اور اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے علاوہ کوئی بھی اس کا دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر کوئی خیر پہنچانا چاہے (تو کوئی بھی اسے روکنے والا نہیں؟) وہ تو ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

۞ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَىْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُۥ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ إِن كُنتُمْ ءَامَنتُم بِٱللَّهِ وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ ٱلْفُرْقَانِ يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿41﴾

سورۃ الأنفال آیت 41

اور جان رکھو کہ جو چیز بھی تمہیں غنیمت میں ملے تو بلاشبہ اس میں پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول۔ اور رشتہ داروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں کے لئے ہے۔ اگر تم اللہ پر اور ہمارے بندے پر جو (غیبی نصرت) اتری تھی اس (فیصلہ کن) فرقانی دن پر ایمان رکھتے ہو جب (بدر کے) دن دو جماعتوں کی آپس میں مڈ بھیڑ ہوئی تھی۔ اور اللہ ہر چیز پر بخوبی قدرت رکھنے والا ہے۔

إِلَّا تَنفِرُواْ يُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيۡـًٔاۗ وَٱللَّهُ
عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٌ ﴿39﴾

سورۃالتوبہ آیت 39

اور اگر تم نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں المناک عذاب میں مبتلا کر دے گا اور تمہاری بجائے دوسرے لوگ بدل کر لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی نقصان نہ کر سکو گے۔ اور اللہ ہی ہر چیز پر خوب قدرت رکھتا ہے۔

إِلَى ٱللَّهِ مَرۡجِعُكُمۡۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ ہود آیت 4

تم (سب) کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

وَٱللَّهُ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ يَتَوَفَّىٰكُمۡۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرۡذَلِ ٱلۡعُمُرِ لِكَيۡ لَا يَعۡلَمَ بَعۡدَ عِلۡمٖ
شَيۡـًٔاۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٞ قَدِيرٞ ﴿70﴾ 9ع

سورۃ النحل آیت 70

اور اللہ نے ہی تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے۔ اور کوئی تو تم میں سے ناقص ترین عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے کہ (بہت کچھ) سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد بے علم ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا۔ بہت قدرت والا ہے۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَمَآ أَمْرُ ٱلسَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ ٱلْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿77﴾

سورة النحل آیت 77

اور آسمانوں و زمین کا سارا غیب اللہ ہی کو (معلوم) ہے۔ اور قیامت کا برپا ہونا تو ایسے ہی ہے جیسے پلک کا جھپک لینا یا اس سے بھی قریب تر۔ یقیناً اللہ ہی ہر شے پر بخوبی قدرت رکھنے والا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّهُۥ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿6﴾ لا

سورة الحج آیت 6

یہ (سب کچھ) اس لئے کہ اللہ ہی حقیقی (قادرِ مطلق) ہے۔ اور یقیناً وہ مُردوں کو زندہ کرے گا اور یقیناً وہ ہر بات پر خوب قدرت رکھتا ہے۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَٰتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا۟ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿39﴾ لا

سورۃ الحج آیت 39

جن (مسلمانوں) سے کافر (خواہ مخواہ کی) لڑائی لڑتے ہیں انہیں بھی (دفاعی) لڑائی لڑنے کی اجازت دی جاتی ہے اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر خوب قادر ہے۔

وَٱللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ ۖ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰ بَطْنِهِۦ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِى عَلَىٰٓ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿45﴾

سورۃ النور آیت 45

اور اللہ ہی نے ہر جاندار کو پانی سے بنایا۔ بعض تو ان میں ایسے ہیں کہ اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ان میں سے چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُۥ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿54﴾

سورۃ الفرقان آیت 54

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے بشر کو پانی سے پیدا کیا پھر اسے صاحب نسب اور سسرالی رشتوں والا بنادیا اور تمہارا رب تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ بَدَأَ ٱلْخَلْقَ ۚ ثُمَّ ٱللَّهُ يُنشِئُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿20﴾ ج

سورۃ العنکبوت آیت 20

کہہ دو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اللہ نے کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا کیا؟۔ پھر اللہ دوسری بار بھی (اسی طرح) پیدا کرے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

فَٱنظُرْ إِلَىٰٓ ءَاثَٰرِ رَحْمَتِ ٱللَّهِ كَيْفَ يُحْىِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿50﴾

سورۃ الروم آیت 50

پس اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف بھی دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مردہ و بنجر ہو جانے کے بعد زندہ (سرسبز و شاداب) کر دیتا ہے۔ بیشک وہی مُردوں کو بھی زندہ کرے گا۔ اور وہ ہر ایک چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

۞ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۢ بَعْدِ
قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ **ٱلْقَدِيرُ** ﴿54﴾

سورۃ الروم آیت 54

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہاری پیدائش کی ابتدا بہت کمزور سی حالت سے کی پھر لاغری کے بعد قوت بخش دی اور پھر قوت وطاقت کے بعد اس نے کمزوری اور بڑھاپا بھی پیدا کر دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا بڑی ہی قدرت والا ہے۔

وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَٰرَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيرًا ﴿27﴾ ع3

سورۃ الاحزاب آیت 27

اور اُن کی زمین کا۔ اور ان کے گھروں کا۔ اور ان کے مالوں کا۔ اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنا دیا۔ اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ جَاعِلِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُو۟لِىٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ
وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۚ يَزِيدُ فِى ٱلْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ **قَدِيرٌ** ﴿1﴾

سورۃ فاطر آیت 1

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور ایسے) فرشتوں کو پیغامبر بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں۔ وہ (اپنی) مخلوقات میں جب چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

أَوَلَمْ يَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوٓاْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعْجِزَهُۥ مِن شَىْءٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿44﴾

سورۃ فاطر آیت 44

کیا یہ لوگ زمین میں کبھی سیر نہیں کرتے کہ دیکھ لیتے جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا حالانکہ وہ طاقت و قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اللہ کو عاجز و بے بس کر سکے۔ بیشک وہ تو بڑے علم والا بھرپور قدرت والا ہے۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنَّكَ تَرَى ٱلْأَرْضَ خَٰشِعَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا ٱلْمَآءَ ٱهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِىٓ أَحْيَاهَا لَمُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰٓ ۚ إِنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿39﴾

سورۃ فصلت آیت 39

اوراس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ زمین سُونی پڑی ہے اور جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرنے اور لہلہانے لگتی ہے۔ بیشک جس نے اسے زندہ کردیا وہی مُردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے بلاشبہ وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھتا ہے۔

أَمِ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۖ فَٱللَّهُ هُوَ ٱلْوَلِىُّ وَهُوَ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿9﴾ 1ع

سورۃالشوری آیت 9

کیاانہوں نے اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ اور بھی ولی اولیاء بنارکھے ہیں؟۔ ولی تو اللہ ہی ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرے گااور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَآبَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَآءُ قَدِيرٌ ﴿29﴾ 3ع

سورۃالشوری آیت 29

اوراسی کی نشانیوں میں سے آسمانوں وزمین کی پیدائش بھی اور جو کچھ ان دونوں میں اس نے چلنے پھرنے والے جانور بھی (پیدا کرکے) پھیلا رکھے ہیں۔ اور وہ جب چاہے ان سب کے جمع کرلینے پر بھی قادر ہے۔

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَٰثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَآءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿50﴾

سورۃ الشوری آیت 50

اور جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت کرتا ہے۔اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنادیتا ہے۔ بیشک وہ بڑا علم والا بڑا قدرت والا ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْۦِىَ ٱلْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰٓ ۚ إِنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿33﴾

سورۃ الاحقاف آیت 33

کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے ہی آسمانوں وزمین کو پیدا کیا ہے اور وہ ان کے پیدا کرنے سے بالکل نہیں تھکا؟۔ وہ اس پر بھی خوب قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کردے۔ (کیوں نہیں) جی ہاں !۔ بیشک وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔

وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا۟ عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ ٱللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرًا ﴿21﴾

سورۃ الفتح آیت 21

اور بھی (کافی) غنیمتیں ہیں جن پر تم ابھی قدرت نہیں رکھتے اور اللہ نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور اللہ تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿2﴾

سورۃ الحدید آیت 2

آسمانوں وزمین کی بادشاہت اسی کے لئے ہے۔ وہی زندگی دیتا اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔

وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُۥ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿6﴾

سورۃ الحشر آیت 6

اور جو مال اللہ نے اپنے رسول کو ان لوگوں سے (بغیر جنگ کے) دلوایا پس اس میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ تم لوگوں نے نہ تو اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

۞ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ٱلَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَٱللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿7﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 7

بہت ممکن ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے (آج) تم دشمنی رکھتے ہو کبھی محبت پیدا کر دے۔اور اللہ بڑی قدرت والا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلْأَرْضِ ۖ لَهُ ٱلْمُلْكُ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ التغابن آیت 1

جو بھی آسمانوں وزمین میں ہیں سب اسی اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الصَّمَد کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے ہیں۔اسی کی حقیقی بادشاہت ہے اور ہر طرح کی تعریف (شکر) اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ وَمِنَ ٱلْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ ٱلْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًۢا ﴿12﴾ ع2

سورۃ الطلاق آیت 12

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے سات آسمان اور زمین بھی انہی کی طرح پیدا کر دی۔ ان کے درمیان (اللہ کے) احکام اترتے رہتے ہیں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ ہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اور یہ کہ اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ تُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى ٱللَّهُ ٱلنَّبِىَّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَٰنِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَٱغْفِرْ لَنَآ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿8﴾

سورۃ التحریم آیت 8

اے ایمان والو! ۔ اللہ کے حضور خالص توبہ کر لو امید ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (اس دن) ان کا نورِ ایمان ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف چل رہا ہو گا (اور) وہ اللہ سے دعا کر رہے ہوں گے۔ اے ہمارے رب! ۔ ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کر دے اور ہمیں معاف کر دے۔ بیشک تو ہی ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

۞ تَبٰرَكَ ٱلَّذِى بِيَدِهِ ٱلْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾ لا

سورۃ الملک آیت 1

بڑا ہی بابرکت ہے وہ (اللہ جل شانہ) جس کے ہاتھ میں (ساری کائنات کی) بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

اس سے ملتے جلتے نام القادر اور المقتدر ہیں۔ایک ہی صفت کے کئی ناموں کو ایک نام شمار نہیں کیا جاتا بلکہ انہیں الگ الگ نام شمار کیا جاتا ہے۔ جیسے: القادر۔القدیر۔المقتدر۔ان تینوں میں قدرت کی صفت ہے لیکن اس کے باوجود انہیں تین الگ الگ نام ہی شمار کیا جاتا ہے۔

وہ القدیر ہے کہ جو چاہے کرسکتا ہے اور کوئی بھی اس کو عاجز نہیں کرسکتا۔ وہ ایسا قدرت والا ہے جس نے ہر چیز ایک اندازے سے بنائی ہے۔اس کو کسی کے مشورے کی ضرورت نہیں۔اس نے ہر چیز کا طریقہ مقرر کرنے کے بعد اس کے لیے راہ بھی بتادی۔وہی ان چیزوں کو پیدا کرنے اور ان کو ختم کرنے پر قادر ہے۔

وَأَنزَلْنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّٰهُ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍۭ بِهِۦ لَقَٰدِرُونَ ﴿18﴾ ج

سورۃ المؤمنون آیت 18

اور ہم نے ایک اندازہ کے مطابق آسمان سے پانی نازل کیا پھر اسے زمین میں ہی ٹھہرا دیا۔اور یقیناً ہم اسے لے جانے پر بھی قادر ہیں۔

وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَآئِنُهُۥ وَمَا نُنَزِّلُهُۥٓ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿21﴾

سورۃ الحجر آیت 21

اور ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہیں اور ہم صرف اس میں سے مناسب مقدار میں ہی اُتارتے رہتے ہیں۔

۞ وَلَوْ بَسَطَ ٱللَّهُ ٱلرِّزْقَ لِعِبَادِهِۦ لَبَغَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿27﴾

سورۃ الشوری آیت 27

اور اگر اللہ اپنے تمام بندوں کی روزی کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد و بغاوت پھیلانے لگ جاتے لیکن جو چیز بھی وہ چاہتا ہے ایک اندازے کے ساتھ نازل کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کو اچھی طرح جانتا نہایت گہری نگاہ سے دیکھتا ہے۔

وَٱلَّذِى نَزَّلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِۦ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿11﴾

سورۃالزخرف آیت 11

اور وہی جس نے ایک خاص مقدار میں آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے مردہ شہر زمین کو زندہ کر دیا۔اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤگے۔

إِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ ﴿49﴾

سورۃالقمر آیت 49

بیشک ہم نے ہر چیز کو خاص اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

لیلۃالقدر ایک قدر والی یا تقدیر کی رات یقیناً عظیم الشان برکت والی رات ہے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿1﴾ ج صلے وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ﴿2﴾ط لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿3﴾ط

سورۃالقدر آیت ۱تا ۳

یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو نہایت برکت والی رات (لیلۃالقدر) میں نازل کیا۔ اور تم کیا جانو!۔ کہ لیلۃالقدر کیا ہے؟۔ لیلۃالقدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

القدیر کا ایک معنی تقدیر بنانے والا بھی ہے۔ ساری کائنات کی تقدیروں کے پیچیدہ نقشے اللہ سبحانہ وتعالی نے ہی بنائے ہیں۔ قلم۔ قضاء وقدر اس ہی کی بنائی ہوئی ہیں۔

انسان کو اللہ سبحانہ وتعالی کی بنائی ہوئی تقدیر پر راضی رہنا چاہیئے۔ ہر طرح کی دعا اسی القدیر سے مانگنی چاہیئے کہ وہی ہر چیز پر مکمل اختیار رکھتا ہے اور کوئی نہیں۔

القریب

القریب۔قرب سے ہے۔جس سے مراد ہے اللہ تعالی یقیناً قریب ہے۔اللہ عزوجل اپنی بلندئ شان کے باوجود اپنے علم وآگہی اور نگرانی وخبرداری کے لحاظ سے بالکل قریب ہے۔اس کائنات کی کوئی بھی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں ہے۔یوں تو وہ ہر ایک کے قریب ہے۔اس پر بھروسہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔انسان خواہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو اس کی رحمت سے کسی کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَىِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًا ﴿58﴾ ج لا

سورۃ الفرقان آیت 58

اور تم اسی زندۂ جاوید اللہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّفیع کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے رہو۔اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں کی ہر لحاظ سے خبر رکھنے والا کافی ہے۔

۞ قُلْ يَٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿53﴾

سورۃ الزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

القریب۔ نہایت قریب ہے۔ یوں تو وہ ہر ایک کے قریب ہے۔ مگر بندہ جس قدر اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ اسی قدر وہ اس سے قریب ہوتا ہے۔ اللہ کا قریب ہونا ہر اس شخص کے لیے زیادہ فائدے مند ہے جو خود بھی اس کی قربت کا طلب گار ہو۔ اس کی عبادات کے ذریعے بندہ اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہو۔ وہ ہر اس شخص کو زیادہ پسند کرتا ہے جو اس کے دربار میں دستِ توبہ دراز کرتا ہے۔ اور اس سے لَو لگائے رکھتا ہے۔ اس کی قربت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہی اس کے گناہ معاف کرتا ہے۔ اور اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور اس کی قربت اللہ کے آگے عاجزی۔ انکساری۔ عبادات و ریاضت اور سجدوں میں اور نبی ﷺ کی پیروی میں ہے۔ دیکھئے کہ وہ اللہ کا مقرب کیسا ہوتا ہے۔ جس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ إِنَّنَآ ءَامَنَّا فَٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿16﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 16

جو التجا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ۔ بیشک ہم ایمان لا چکے ہیں پس ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ والے عذاب سے بچالے۔

قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ
رَّحِيمٞ﴿31﴾

سورۃآل عمران آیت 31

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔اور تمہارے
گناہ معاف کردے گااور اللہ ہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ إِلَّآ أَن قَالُواْ رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسۡرَافَنَا فِيٓ أَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ
أَقۡدَامَنَا وَٱنصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَٰفِرِينَ﴿147﴾

سورۃآل عمران آیت 147

ان کی تو بس یہی دعا تھی کہ اے ہمارے رب !۔ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے
زیادتیاں ہوئی ہیں ہمیں معاف فرمااور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيٗا يُنَادِي لِلۡإِيمَٰنِ أَنۡ ءَامِنُواْ بِرَبِّكُمۡ فَـَٔامَنَّاۚ رَبَّنَا فَٱغۡفِرۡ لَنَا
ذُنُوبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلۡأَبۡرَارِ﴿193﴾ج

سورۃآل عمران آیت 193

اے ہمارے رب ! ۔ بیشک ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندیٰ دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب ! ۔ ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دینا۔

أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُۥ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُۥٓ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿57﴾

سورۃ الاسراء آیت 57

یہ لوگ جن سے دعائیں مانگتے ہیں وہ تو خود اپنے رب سے قربت کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کون ان میں (اللہ جل شانہ کے) زیادہ قریب ہو پاتا ہے اور اسی سے مہربانی کی امیدیں لگائے رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ تیرے رب کا عذاب ڈر جانے کے لائق ہی ہے۔

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿71﴾

سورۃ الاحزاب آیت 71

وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کردے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو یقیناً بڑی عظیم مراد پائے گا۔

يَٰقَوْمَنَآ أَجِيبُواْ دَاعِيَ ٱللَّهِ وَءَامِنُواْ بِهِۦ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ
أَلِيمٍ ﴿31﴾

سورۃ الأحقاف آیت 31

اے ہماری قوم ! ۔اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو عملی طور پر قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے بچالے گا۔

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ إِذَا جَآءَ لَا
يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿4﴾

سورۃ نوح آیت 4

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دے گا۔ بیشک جب اللہ کا مقرر کردہ وقت آجاتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوا کرتی کاش کہ تم جانتے ہوتے۔

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَٱسْجُدْ وَٱقْتَرِب ۩ ﴿19﴾ ع1

سورۃ العلق آیت 19

ہر گز نہیں بالکل اس (جھوٹے) کی اطاعت نہ کرنا اور سجدہ کرتے رہنا اور (اللہ جل شانہ کا) قرب حاصل کرتے رہنا۔

القریب۔ وہ ہے جو اپنے ہر بندے کے حال سے واقف ہے۔ وہ ہر اس شخص سے اس کی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوتا ہے جو اس کو پکارتا ہے۔ وہ اس پر لطف و مہربانی کرتا ہے۔اس کی امیدوں کی برآوری کرتا ہے۔اس کے مصیبتوں اور غموں کو دور کرتا ہے۔اور ہر پریشان حال کی دعائیں قبول کرتا ہے۔

وہی اپنے لطف و کرم۔ حفاظت و سلامتی۔ نصرت و مدد اور تائید سے قریب ترین ہے۔اور یہ قربت اس کے دوستوں یعنی مومنوں کے لئے مخصوص ہے۔آخر سب کو مرنا ہے۔سب کا انجام کار اسی ذات کی طرف ہونے والا ہےاور سورہ الواقعۃ آیت ۸۵ میں اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ ہم تمہاری نسبت اس مرنے والے شخص سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

قرآن کریم میں القریب کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ان میں کئی طرح کی قربت اور نزدیکی کا ذکر ہے۔سب سے پہلے اللہ جل شانہ جو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہے۔اس کا ذکر ہے کہ اتنا ہم خود بھی اپنے آپ کو نہیں جانتے جتنا وہ ہمیں جانتا ہے۔اسے انفرادی سطح پر ہمارے جسمانی ڈھانچے کی سارے نظاموں کا پتہ ہے۔کہ اندر کیا کچھ چل رہا ہے۔اور کیا اچھا یا برا ہونے والا ہے۔روحانی طور پر ہمارے وہم و گمان اور خیالات سے لے کر ہمارے سارے پیچیدہ ذہنی نقوش اس کے سامنے ہیں۔اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ ہماری رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿186﴾

سورۃ البقرۃ آیت 186

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دینا) میں یقیناً قریب ہی ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میرے حکم کو عملی طور پر قبول کریں اور مجھی پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت پا لیں۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ ٱلْبَأْسَآءُ وَٱلضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوا۟ حَتَّىٰ يَقُولَ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ مَتَىٰ نَصْرُ ٱللَّهِ ۗ أَلَآ إِنَّ نَصْرَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ ﴿214﴾

سورۃ البقرۃ آیت 214

یا (کیا) تمہیں لگتا ہے کہ تم یوں ہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تمہیں وہ (حالات) پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو پیش آئے تھے جنہیں (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (مصیبتوں میں) ہلاہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ خود رسول اور ایمان والے پکار اٹھے کہ آخر اللہ کی مدد کب آئے گی؟۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی مدد یقیناً نزدیک ہی ہے۔

وَلَا تُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَٰحِهَا وَٱدْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ ٱللَّهِ
قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿56﴾

سورۃ الأعراف آیت 56

اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ برپا کرنا اور اللہ ہی سے خوف اور امید کے ساتھ دعائیں کرتے رہنا۔ بلا شبہ اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے بہت ہی قریب ہے۔

۞ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ هُوَ
أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى قَرِيبٌ
مُّجِيبٌ ﴿61﴾

سورۃ ہود آیت 61

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تمہیں اس میں آباد کر دیا پس اس سے معافی مانگو پھر اسی کی آگے توبہ بھی کرو۔ بیشک میرا رب نزدیک ہے اور دعائیں قبول کرنے والا بھی ہے۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَمَآ أَمْرُ ٱلسَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ ٱلْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ
إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿77﴾

سورۃ النحل آیت 77

اور آسمانوں وزمین کا سارا غیب اللہ ہی کو (معلوم) ہے۔اور قیامت کا برپا ہونا تو ایسے ہی ہے جیسے پلک کا جھپک لینا یا اس سے بھی قریب تر۔ یقیناً اللہ ہی ہر شے پر بخوبی قدرت رکھنے والا ہے۔

قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِى ۖ وَإِنِ ٱهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِىٓ إِلَىَّ رَبِّىٓ ۚ إِنَّهُۥ
سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿50﴾

سورۃ سبا آیت 50

کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو البتہ صرف میری گمراہی کا وبال مجھی پر ہے۔اور اگر ہدایت یافتہ ہوں تو اس وحی کی وجہ سے جو میرا رب میری طرف بھیجتا ہے۔ بیشک وہ بڑا سننے والا بہت قریب ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِۦ نَفْسُهُۥ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ
ٱلْوَرِيدِ ﴿16﴾

سورۃ ق آیت 16

اور البتہ یقینی طور پر ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں جو بھی وسوسے اس کے نفس میں اٹھتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿85﴾

سورۃ الواقعۃ آیت 85

اور ہم اس وقت تم سے زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔

القہار

القہار۔ قہر سے ماخوذ ہے۔ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ القہار مبالغے کا صیغہ ہے۔ یعنی سب سے بڑھ کر غلبے والا ہے۔ اس کا مطلب ہے کسی کی غصے میں تحقیر کرنے والا اور کسی پر بھی قہر نازل کرنے والا۔ یہ قہر کے راستے سے دوسروں کو سبق سکھانا مقصود ہوتا ہے۔ یہ فاتح کا ایک اعلیٰ درجہ ہے۔ اللہ جل شانہ کی کوئی بھی صفت منفی رجحان نہیں رکھتی۔ در حقیقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی وہ ہے جس نے اپنے قدرت واختیار سے اپنی تخلیق کردہ ہر چیز کو اپنے ماتحت اور تابع کر رکھا ہے۔ وہ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہے استعمال کرنے پر قادر ہے۔ مگر اس کی بہت ساری دوسری صفات کی بدولت عام طور پر وہ قہر نازل نہیں کرتا۔ قہر صرف ان پر نازل کرتا ہے جن میں اصلاح نام کی کوئی رمق بھی باقی نہیں رہتی۔ اسے ایک طرح کا انتقام بھی کہہ سکتے ہیں۔ جو ہر ممکنہ اصلاحی کاوشوں کے بعد بھی سدھار نہ آنے پر لیا جاتا ہے۔ چاہے کوئی اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ پھر اس انتقام کو کوئی چاہے بھی تو نہیں روک سکتا۔ وہ ظالموں کو ذلیل کرتا ہے۔ مغرور و متکبر بادشاہوں اور شہنشاہوں کو بھی برباد کرکے رکھ دیتا ہے۔ اس کی قدرت کے عوامل پر تمام مخلوق بے بس ہو جاتی ہے۔ کسی میں بھی ہمت نہیں ہوتی کہ اس کے آگے لب کشائی کرسکے۔ فرشتے بھی اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اس کو معبود حقیقی سمجھ کر اگر ہم پہلے سے ہی اُس کے آگے سرِ تسلیم خم کر لیا جائے۔ تو وہ ہماری ساری ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ تو پھر وہ ہمیں ڈھیل پر ڈھیل دیئے چلا جاتا ہے۔ اور جب پانی سر سے اوپر ہو جاتا ہے تو اپنے شکنجے کسنا شروع

کر دیتا ہے۔اور جب حدیں ٹوٹتی چلی جاتی ہیں اور ہٹ دھرمی بڑھ جاتی ہے تو قہر میں جکڑ لیتا ہے۔اس کی اطاعت سے بغاوت اس کے ساتھ ایک طرح کی دشمنی ہے۔اور وہ اپنے دشمنوں میں سے حد سے گزرنے والے ظالموں اور جابروں کی ریڑھ کی ہڈی کو چکنا چور دیتا ہے۔ان کو ذلیل کر کے صفحۂ ہستی سے ملیامیٹ کر دیتا ہے۔مگر آخرت کی پکڑ یقینی ہوتی ہے۔بلاشبہ ہر چیز اس کی گرفت میں ہے۔

القھار۔اپنی مخلوق کے بارے میں اپنی مرضی کا اثر ڈال سکتا ہے۔چاہے وہ رضامند ہوں یا ناخوش۔ چاہے وہ اسے پسند کریں یا نہ کریں۔وہ عبادت کرنے والوں کے دلوں میں اپنے قہر کا خوف ڈال کر اور ان لوگوں کے دلوں کو مسخر کر دیتا ہے۔تاکہ سدھر جائیں۔اس طرح سے قہر کا خوف بھی لوگوں کے لیے رحمت بن جاتا ہے۔پھر ان کے دلوں میں اس کی قربت حاصل کرنے کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔اور ان لوگوں کی روحوں کو جو اس سے محبت کا دم بھرتے ہیں۔اپنے بارے میں سارے شکوک شبہات رفع کرا دیتا ہے اور حق سچ کو ظاہر کر کے وہ ان کو پر سکون اور مطمئن رکھتا ہے۔

موت ایک اٹل حقیقت ہے۔جس میں اس کے قہر کا معمولی سا ذائقہ ہے۔اور یہ معمولی سا ذائقہ بھی کسی کے لیے تو مکھن سے بال نکالنے کی طرح ہو جاتا ہے اور کسی کے لیے زمین سے درخت کو جڑ سمیت اکھاڑنے جیسا بن جاتا ہے۔اس نے تمام مخلوقات کو فنا اور ان موت کے ذریعے بھی مسخر کر رکھا ہے۔ اس لیے کوئی بھی اس سے بچ نہیں سکتا۔یہاں تک کہ نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول اور نہ ہی کوئی خاص درجہ رکھنے والا فرشتہ۔سب فرشتوں کے بعد اللہ عزوجل تو موت کے فرشتے عزرائیل کو بھی موت کا مزہ چکھائے گا۔اور اسی دن اس فرشتے کو یہ احساس ہو گا کہ کس کرب و سختی سے لوگوں کی جان نکلتی تھی؟۔

القھار۔کے سامنے سبھی گردنیں چاروناچار اس کے لیے جھکتی ہیں۔وہ ظالم اور جابر دشمنوں کا غلبہ توڑ دیتا ہے۔اور بڑے بڑے دنیاوی ظالم ذلیل و رسوا ہو جاتے ہیں۔اور بڑے ہی خوبصورت روشن اور سرخ وسفید چہرے اگر اس کے اطاعت گذار نہیں تو اس کے سامنے بجھ سے جاتے ہیں۔اور کتنے ہی بدصورت اور کالا کلوٹے چہرے کیوں نہ ہوں۔اگر اس کے فرمانبرار ہیں تو اس کے لیے نہایت باقدر ہیں ۔تمام مخلوقات اس کے آگے پست ہیں۔اور اکثریت نے اس کے جلال و عظمت و کبریائی والی اس کی قدرت کو مان لیا ہے۔کہ اس کے سامنے تمام اشیاء کمزور اور مسکین سی ہیں۔اور ہر شے اللہ کی حکمتوں اور اس کے غلبے کی وجہ سے دبی جاتی ہیں۔اس کے قہر و غضب اور قدرت کے سامنے ہر موجود شے بے بس ہے اور اس کے سامنے بالکل عاجز ہے۔

قرآن کریم میں القھار کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

يَٰصَٰحِبَيِ ٱلسِّجۡنِ ءَأَرۡبَابٞ مُّتَفَرِّقُونَ خَيۡرٌ أَمِ ٱللَّهُ ٱلۡوَٰحِدُ ٱلۡقَهَّارُ ﴿39﴾ ط

سورۃ یوسف آیت 39

اے میرے جیل خانے کے ساتھیو !۔کیا کئی جدا جدا عبادت کیے جانے والے اچھے ہیں یا واحد و یکتا اکیلا اللہ جو بڑا ہی زبردست ہے؟۔

يَوۡمَ تُبَدَّلُ ٱلۡأَرۡضُ غَيۡرَ ٱلۡأَرۡضِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُۖ وَبَرَزُواْ لِلَّهِ ٱلۡوَٰحِدِ ٱلۡقَهَّارِ ﴿48﴾

سورۃ إبراهيم آیت 48

جس دن یہ زمین کسی اور زمین سے اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے۔ اور سب کے سب اس واحد ویکتا زبردست جلالی اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿65﴾ ج

سورۃ ص آیت 65

کہہ دو البتہ میں تو صرف خبردار کر دینے والا ہوں۔ کہ اسی واحد ویکتا اکیلے زبردست غالب اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

لَّوْ أَرَادَ ٱللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّٱصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿4﴾

سورۃ الزمر آیت 4

اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو) اپنا بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہتا انتخاب کر لیتا وہ تو اس سے بالکل پاک ہے۔ وہ واحد ویکتا اکیلا اللہ ہی سب پر غالب ہے۔

يَوْمَ هُم بَٰرِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِّمَنِ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ
ٱلْقَهَّارِ ﴿16﴾

سورۃ غافر آیت 16

جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ ان کی کوئی بات بھی اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔ (ارشاد ہوگا) آج کس کی کامل بادشاہت ہے؟ صرف اور صرف اللہ کی نا۔ جو واحد و یکتا اکیلا ہر چیز پر بخوبی غالب ہے۔

انسان کے اندر بھی قہر والا عنصر کسی حد تک موجود ہوتا ہے۔ اگر اس کا صحیح استعمال کرے تو نعمت سے کم نہیں۔ اور اس کا غلط استعمال ہو گیا تو ظالم کہلائے گا۔

صحیح استعمال کی ایک مثال یہ ہے۔ کہ اگر ایک مسلمان یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے اندر کی اس عنصر سے فائدہ حاصل کرے تو یقیناً وہ اس سے بھی روشنی حاصل کر سکتا ہے وہ ایسے کہ انسان اپنے نفس امارہ کو جو ہر وقت اس کو اندر سے برائی پر اکساتا رہتا ہے۔ اس کو اپنے دشمنوں میں سے بدترین دشمن سمجھے۔ اس پر سارا قہر توڑے۔ اپنے اس ضدی حریف شیطان کو زیر کرے۔ اس کی بری تجاویز سے چوکنا رہے۔ اس کی ترغیب والی ساری راہیں مسدود کرتا رہے۔ جب کوئی شیطانی رکاوٹوں کا قلع قمع کرتے ہوئے اپنی خواہشات نفس پر قابو پا لیتا ہر اور اس کو مسخر کرکے اس کا گلا گھونٹ دیتا ہے۔ اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتا

۔پھر طلبِ حق پر اصلاحی پہلو نکھرتا چلا جاتا ہے۔تو اس کے پاس احکامِ الٰہی کے تابع ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔

غلط استعمال کی ایک مثال یہ ہے۔کہ غصے پر کنٹرول نہ رہے اور اللہ کی پناہ میں آنے کی بجائے ظلم و بربریت پر اتر آئے۔

القوی

القوی -زور۔طاقت۔ قوت اور قوی۔ وغیرہ سے ماخوذ ہے۔لغت میں طاقت بمقابلہ کمزوری کی نشاندہی کرتا ہے۔اللہ جل شانہ بہت ہی زیادہ طاقت والا ۔ قوت والا اور بہت مضبوط ہے۔اس کی قوت ایک مکمل اور کامل طاقت کہلاتی ہے۔ اللہ کے پاس سب سے زیادہ کامل اور مطلق طاقت و کمال ہے۔ وہ کبھی محکوم و مغلوب نہیں ہو سکتا۔ وہ سب کو قوت دیتا ہے اور کبھی کسی سے طاقت و قوت والی مدد نہیں لیتا۔اس کی طاقت ہر کسی کی طاقت سے زیادہ ہے۔ وہ ایسا طاقتور اور ایسا زور آور ہے کہ کسی لمحہ بھی کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔اور نہ کسی طرح عاجز کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی سارے جملہ غالب آنے والے مل کراس پر غلبہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ منوانے پر آئے تو کوئی بھی رد کرنے والے اس کا فیصلہ رد نہیں کر سکتے۔اس نے اختیار اور سمجھ بوجھ اس لیے دی ہے کہ لوگ اپنی مرضی سے مانیں۔وہ اپنی اس صفت میں کبھی کمزوری کا شکار نہیں ہوتا۔اور اس کی قوت ہی اس کی مکمل طاقت کی دلیل ہے۔

اس کی طاقت لامحدود ہے اور یہ اس کی عظمت ہے کہ ہر طاقت والا اس سے ڈرتا ہے۔ جس کسی کے پاس بھی کوئی طاقت و قوت ہے اسی کی عطا کردہ ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی دی ہوئی طاقت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے فرشتوں کو ایسی زبردست طاقت دی ہوئی ہے۔ کہ ایک فرشتہ کسی پہاڑ کو آسانی سے تہہ و بالا کر سکتا ہے یا شہروں اور ملکوں کو الٹا پلٹا سکتا ہے۔اس سب کی طاقت رکھنے والا وہ فرشتہ بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کی قدرت سے ہر وقت ڈرتا رہتا ہے۔اس کی قوت کے آگے سرنگوں

رہتا ہے اس کے خوف سے کانپتا ہے۔ جب اتنے طاقتور فرشتے اس سے ڈرتے ہیں تو اس کی اپنی طاقت کا کیا کمال ہو گا۔

قرآن کریم میں القوی کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ
إِنَّ ٱللَّهَ **قَوِىٌّ** شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿52﴾

سورۃ الانفال آیت 52

جیسا کہ آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا۔ کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے انکار کر دیا تو اللہ نے بھی انہیں ان کے گناہوں کی سزا میں پکڑ لیا۔ بیشک اللہ بہت زبردست شدید عذاب دینے والا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَـٰلِحًا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْىِ
يَوْمِئِذٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ **ٱلْقَوِىُّ** ٱلْعَزِيزُ ﴿66﴾

سورۃ ہود آیت 66

پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے صالحؑ کو اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے نجات دے دی۔ بیشک تمہارا رب بڑا ہی طاقتور نہایت زبردست ہے۔

ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّآ أَن يَقُولُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَٰمِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَٰتٌ وَمَسَٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا ٱسْمُ ٱللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿40﴾

سورة الحج آیت 40

یہ تو وہ لوگ ہیں جو ناحق ان کے گھروں سے نکال دیئے گئے صرف یہ کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا۔ تو خانقاہیں۔ اور عیسائی گرجے۔ اور یہودی معبد خانے۔ اور مسجدیں تک ڈھادی جاتیں جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک وہ بہت طاقت والا نہایت غلبے والا ہے۔

مَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿74﴾

سورة الحج آیت 74

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیسا کہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔ بلا شبہ اللہ بہت زبردست خوب غالب ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَكَفَرُوا۟ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ قَوِىٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿22﴾

سورۃ غافر آیت 22

یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس رسول واضح نشانیاں لے کر آتے تھے پھر بھی یہ کفر کرتے تھے پس اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ بیشک وہ بڑی قوت والا سخت سزا دینے والا ہے۔

ٱللَّهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهِۦ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْعَزِيزُ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الشوریٰ آیت 19

اللہ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے وہ بڑا ہی طاقت والا نہایت زبردست ہے۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمِيزَانَ لِيَقُومَ ٱلنَّاسُ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا ٱلْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥ وَرُسُلَهُۥ بِٱلْغَيْبِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿25﴾ ع3

سورۃ الحدید آیت 25

البتہ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی ہوئی نشانیاں (معجزے) دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتابیں اور میزان نازل کیا تاکہ بنی نوع انسان عدل وانصاف پر قائم رہیں۔ اور ہم نے ہی لوہا نازل کیا جس

میں (سامانِ حرب کے لئے) قوت بھی شدید ہے اور لوگوں کے لئے اور بہت سے فائدے بھی ہیں تاکہ اللہ جانچ کرے کہ کون بن دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے؟۔ بیشک اللہ بڑا طاقتور نہایت زبردست ہے۔

كَتَبَ ٱللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا۠ وَرُسُلِىٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿21﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 21

اللہ نے لکھ دیا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ہی ضرور غالب آ کر رہیں گے بیشک اللہ بڑا زور آور نہایت زبردست ہے۔

القیّوم

القیّوم ۔جو قائم ودائم ہے۔اور سارے امور کا مالک اور منتظم ہے۔القیوم کبھی پیدا نہیں ہوتا۔وہ تمام امور کا انتظام سنبھالتا ہے۔القیوم دوسروں کے ذریعے نہیں بالکل اپنے سے آپ ہے۔ جبکہ تمام مخلوقات اور ہر جاندار اسی کے ذریعے اور اس کی وجہ سے موجود ہیں۔اسی نے ہر مخلوق کی تخلیق کی۔وہی رزق دیتا ہے۔وہی تربیت کے ذرائع مہیا کرتا ہے۔ان کی حفاظت کا سامان فراہم کرتا ہے۔ان کے آخرت میں حساب وکتاب کی ذمہ داری صرف اور صرف اللہ سبحانہ کے پاس ہے وہ اللہ ہی یہ سارے کام سرانجام دے گا اور ان کاموں کو کرنے کے لیے وہ کسی کا محتاج نہیں زمین اور ساتوں آسمان اور ان کے اندر رہنے والی ساری کی ساری مخلوقات اسی کے سہارے قائم ہیں۔ کوئی بھی چیز۔ کوئی بھی زندگی۔اس کے بغیر کبھی بھی قائم نہیں رہ سکتی۔وہی واحد الحیُ القیوم ہے جو اپنی ذات پر آپ قائم ہے۔کائنات میں جو کچھ قائم نظر آتا ہے وہ سب اس پر منحصر ہے۔جب تک وہ چاہتا ہے کسی کو قائم رکھتا ہے۔جب چاہتا ہے۔فنا کر دیتا ہے۔القیوم ہمیشہ قائم رہنے والا۔ابدی ہے جس پر کبھی بھی فنا نہیں۔جو خود کو برقرار رکھنے والا ہے اسے نیند بھی کبھی نہیں آتی۔اکثر القیوم کے ساتھ الحیُ بھی بولا جاتا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تمام صفات میں سب سے بڑی صفت الحیُ والقیوم ہے۔جس کا مطلب ہے زندۂ جاوید و قائم و قیوم ودائم۔

قرآن کریم میں القیوم کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کرسکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ﴿2﴾ط

سورۃ آل عمران آیت 2

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے جو زندہ جاوید نظام کائنات کو سنبھالنے والا ہے۔

۞ وَعَنَتِ ٱلْوُجُوهُ لِلْحَيِّ ٱلْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿111﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 111

اور سب کے چہرے اس زندہ و قائم رکھنے والے کے سامنے جھک جائیں گے۔ اور یقیناً وہ نامراد ہو گیا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھا لیا۔

جو بھی اللہ رب العزت کو اس کی اس صفت کے حساب سے اسے یاد رکھتا ہے۔ اس کا دل اللہ کی محبت سے کبھی الگ و خالی نہیں ہو گا۔ القیوم اس کی مکمل آزادی اور اس پر باقی سب کے انحصار کو ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اسے کسی کی ضرورت نہیں ہے جب کہ سب کو اس کی ضرورت ہے۔

کوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔ القیوم پر کامل بھروسہ رکھے گا۔ تو اس کے سوا اسے کسی اور حمایتی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ نہ اس کے سوا کوئی ایسا ہے جو کسی کو سنبھال سکتا ہے۔ اور جو کچھ بھی کسی کو جاننے کی ضرورت ہے۔ وہی سب سکھا سکتا ہے۔

الکبیر۔الاکبر

الکبیر۔کبر سے ہے۔ایک بڑے عظیم۔بڑے باوقار۔بڑے ممتاز۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نام ہے۔جو پاک اور بلند ہے۔ہر شے اور ہر چیز سے بڑا ہے۔اس کی عظمت سب سے بڑھ کر ہے۔لغت میں اسے کہتے ہیں جو سب سے بڑا ہو۔کہ کوئی اس کی کبریائی اور عظمت کا احاطہ نہ کرسکے۔اسے اپنی مخلوق کی مشابہت سے تشبیہ نہ جاسکے۔الکبیر وہ ہے جو اپنی خوبیوں۔اپنی صفات اور تعریفات میں ہر طرح سے بلند وبڑا ہے۔اس کی مخلوقات میں سے اس کی مثل کوئی بھی نہیں ہے۔کوئی بھی ایسا نہیں جو اس کی صفتوں۔تسبیح۔یا بیان میں اس کی تعریف سے بالاتر ہے۔وہی سب سے زیادہ کامل ہے۔وہ جس کے پاس تمام شان۔عظمت۔عزت اور وقار ہے۔وہ ان ساری چیزوں سے بالاتر ہے جن کو اس نے پیدا کیا ہے۔ارض وسماء اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں اس طرح ہیں جس طرح ہم میں سے کسی کے ہاتھ میں رائی کا دانہ ہو۔یہ تو بات سمجھانے کے لیے لکھا ہے۔کیونکہ کسی طرح کی تشبیہ سے بھی بات پوری نہیں ہوتی بلکہ زیادہ تر ادھوری رہ جاتی ہے۔اس کو سمجھنا ہی مشکل ہے تو بیان کرنا کیسے ممکن ہوگا۔وہ اتنا عظیم ہے کہ کوئی بھی زبان اسے بیان کرنے سے قاصر ہے۔اس کی کامل کبریائی کے سامنے ہر زبان کے الفاظ ہی کورے رہ جاتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اجر کے لحاظ سے بھی اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑھ کر ہے۔

اللہ اکبر! بھی الکبیر سے ماخوذ ہے اور اسے نماز کو شروع کرنے کے لیے یا رکوع۔ سجدہ یا قیام کے دوران بولا جاتا ہے۔ جسے تکبیر کہتے ہیں۔ اس لیے کہ تسبیح الکبیر عظیم ترین واعلیٰ ترین ہے۔ اور اس لیے بھی کہ سب کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ جائے کہ اللہ ہر لحاظ سے بڑا ہے۔ تاکہ وہ نماز میں اور نماز کے باہر اس کے دماغ پر اللہ کے سوا کسی اور کا قبضہ نہ ہونے دے۔ اور نہ ہی اس کا دل اللہ کے سوا کسی اور سے گہرا لگاؤ رکھے۔

یہ اسی اہمیت کی وجہ سے اذان۔ اقامت۔ نماز۔ دونوں عیدوں۔ قربانی۔ نماز جنازہ۔ کعبہ کو دیکھنے پر۔ جمرات میں پتھر پھینکنے پر۔ جہاد۔ مقدس مقامات پر۔ اور بھی کئی مواقع پر تکبیر کہی جاتی ہے۔ خاص طور پر دشمن کے مقابلے میں اللہ اکبر کے نعرے گونجتے ہیں۔ حقیقت میں نعرہ ہوتا ہی اللہ کا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان شاء اللہ ہمیں اللہ ہی سے مدد ملنے والی ہے۔ اور جب اللہ سے مدد کی امید رکھ لی تو کسی اور طرف دھیان لے جانا صحیح نہیں۔ مطلب یہ کہ پھر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نعرہ لگانا بالکل موزوں نہیں۔ کیونکہ جب اللہ کی طرف سے مدد آجائے تو وہ اتنی پوری اور مکمل ہوتی ہے۔ کہ کسی اور کی مدد کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور کسی اور کا نعرہ لگانے کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ کی مدد کو ناکافی جانا۔ اور کسی دوسرے کو اللہ پر ترجیح دے دی۔ جو شرک میں آئے گا۔

قرآن کریم میں الکنیر کے بارے جو آیات اور مشتقات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَآ أَنفَقُوا۟
مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ ۚ فَٱلصَّٰلِحَٰتُ قَٰنِتَٰتٌ حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ ۚ وَٱلَّٰتِى تَخَافُونَ
نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَٱهْجُرُوهُنَّ فِى ٱلْمَضَاجِعِ وَٱضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا
تَبْغُوا۟ عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴿34﴾

سورۃالنساء آیت 34

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر جو نیک عورتیں ہیں تابع فرمان رہتی ہیں مردوں کی پیٹھ پیچھے اللہ کی نگرانی میں اُن کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں ے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھانے کی کوشش کرو خوابگاہوں میں اُن سے علیحدگی اختیار کرلو اور (آخری حربے کے طور پر) انہیں مار کی سزا بھی دو۔ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو خواہ مخواہ ان کو تکلیف دینے کے بہانے تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند و بالا بڑائی میں سب سے بڑا ہے۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْكَبِيرُ ٱلْمُتَعَالِ ﴿9﴾

سورۃالرعد آیت 9

وہی تو ہر غیب اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے سب سے بڑا نہایت بلند مرتبے والا ہے۔

إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ج إِنَّ فَضْلَهُۥ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿87﴾

سورة الإسراء آیت 87

مگر (اس کا سلب نہ کرنا) صرف تمہارے رب کی رحمت ہے بلاشبہ اس کا تم پر بڑا ہی فضل ہے۔

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ فِى ٱلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ
وَلِىٌّ مِّنَ ٱلذُّلِّ صلے وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًۢا ﴿111﴾ 12ع

سورة الإسراء آیت 111

اور کہہ دو سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی مملکت میں شریک ہے۔ اور نہ ہی کسی کمزوری کے باعث اسے کسی ولی (سرپرست وحمایتی) کی ضرورت ہے اور اسی کی کبریائی (اور) کمال درجے کی بڑائی بیان کرتے رہو۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ هُوَ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ
ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿62﴾

سورة الحج آیت 62

یہ (بات تو پکی) ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن جن سے دعائیں مانگا کرتے ہیں وہ سب باطل ہے۔ اور بیشک اللہ ہی بلند مرتبہ بہت بڑائی والا ہے۔

ٱتْلُ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ ۖ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿45﴾

سورۃ العنکبوت آیت 45

جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ہے تم اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو بلاشبہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم صناعی کیا کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿30﴾ ع3

سورۃ لقمان آیت 30

یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جن جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں سب باطل ہیں اور کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی عالی مرتبہ ہے نہایت بڑائی والا ہے۔

وَلَا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ عِندَهُۥٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُۥ ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟ مَاذَا
قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿23﴾

سورة سبأ آیت 23

اور اللہ کے ہاں کوئی سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر اس کے حق میں جس کے بارے میں وہ اجازت دیدے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے خوف و گھبراہٹ دور کردی جائے گی۔ تو (فرشتوں یا سفارشیوں سے) پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے (معافی پر) کیا ارشاد فرمایا۔ تو وہ کہیں گے کہ حق سچ ہی کہا ہے اور وہ نہایت بلند و بالا بہت بڑا ہے۔

ذَٰلِكُم بِأَنَّهُۥٓ إِذَا دُعِىَ ٱللَّهُ وَحْدَهُۥ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِۦ تُؤْمِنُوا۟ ۚ فَٱلْحُكْمُ لِلَّهِ
ٱلْعَلِىِّ ٱلْكَبِيرِ ﴿12﴾

سورة غافر آیت 12

یہ (عذاب) اس لئے ہے کہ جب واحد و یکتا اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کردیتے تھے۔ اور اگر کسی کو اس کا شریک بنایا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے۔ اب تو فیصلہ اللہ ہی کا ہے جو اعلیٰ وارفع ہے سب سے بڑا ہے۔

وَلَهُ ٱلْكِبْرِيَآءُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿37﴾ ع4

سورۃ الجاثیۃ آیت 37

اور آسمانوں وزمین میں اسی کے لئے بڑائی و کبریائی ہے اور وہ ہر لحاظ سے غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿3﴾ص لا

سورۃ المدثر آیت 3

اور بس اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿20﴾

سورۃ الانسان آیت 20

تم جہاں بھی جدھر بھی دیکھوگے عظیم نعمت اور عظیم سلطنت ہی دیکھوگے۔

سب کو چاہیئے کہ حتی الامکان اُسی کی بڑائی اور اسی کی صفات بیان کرتے رہیں۔ کیونکہ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ۔

قُل لَّوْ كَانَ ٱلْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّى لَنَفِدَ ٱلْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَٰتُ رَبِّى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِۦ مَدَدًا ﴿109﴾

سورۃ الکہف آیت 109

کہہ دو کہ اگر میرے رب کی صفات وکلمات لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بنالیا جائے تو میرے رب کے اوصاف وکلمات پورے ہونے سے پہلے ہی سمندر ختم ہو جائے۔ اور اگرچہ اس کی مدد کے لئے ہم ویسا ہی سمندر اور لے آئیں۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿27﴾

سورۃ لقمان آیت 27

اور اگر زمین میں جتنے بھی درخت ہیں سب کی قلمیں بنالی جائیں اور سمندر کو سیاہی (اور) اس کے بعد سات سمندر اور اس سیاہی میں لا کے ملا لیے جائیں تو بھی اللہ کے اوصاف وکلمات ختم نہ ہوں گے۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

الکریم

الکریم ۔کرم سے ماخوذ اللہ جل شانہ کی صفت ہے۔عام طور پر جو سخی ہو۔ حلیم الطبع ہو۔ کرم کرنے والا ہو اسے کریم کہتے ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ الکریم ہے۔یہ اللہ جل شانہ کی ایک ایسی صفت جو اس کے جود و سخا اور احسان کو بیان کرتی ہے۔اللہ ہمیشہ سے سخی رہا ہے۔اب بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔وہ ہر طرح سے حلیم و بردبار ہے۔اور معافی اس کا خاصا ہے۔وہ صاحبِ کرم ہے۔ نہایت کرم کرنے والا ہے۔جس سے بڑھ کر کوئی بھی کرم نہیں کر سکتا۔وہ کثرت سے دیتا ہے۔اور نہایت خوبصورتی سے دیتا ہے۔اور معاف بھی کرتا رہتا ہے۔اللہ کی الکریم والی صفت ایسی ہے جس سے وہ معافی و در گزر کی طرف زیادہ مائل رہتا ہے۔حالانکہ وہ سخت ترین سزا دینے پر بھی قادر ہے۔ مگر اس کی یہ صفت اس کے غصے والی صفت پر حاوی ہے۔وہ اپنا وعدہ پورا کرتا ہے۔جو کوئی اس سے مانگتا ہے۔وہ اس کو نوازتا ہے۔یہ الگ بات ہے کوئی چیز مانگنے والے کے لیے مضر ہو تو وہ اس سے دنیا میں محروم رہ جائے لیکن اس کا نعم البدل اسے ضرور مل جاتا ہے۔یا پھر آخرت کے لیے سرمایا بن جاتا ہے۔اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کتنا دیتا ہے۔ کس کو دیتا ہے۔ کس قدر دیتا ہے۔جو اس سے پناہ مانگتا ہے اسے فائدہ ہی ملتا ہے۔جو کچھ وہ کرتا ہے اسے کرنے کے لیے ذرائع کی ضرورت نہیں ہوتی۔اس کی الکریم والی صفت ہی ان تمام خصوصیات کا مجموعہ ہے جو اس کی مطلق الکریم ہونے کو اجاگر کرتی ہیں۔اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہ ہے نہ ہو سکتا ہے نہ کبھی ہوگا۔

قرآن کریم میں الکریم کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

قَالَ ٱلَّذِى عِندَهُۥ عِلْمٌ مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا
رَءَاهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُۥ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّى لِيَبْلُوَنِىٓ ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَن
شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّى غَنِىٌّ كَرِيمٌ ﴿40﴾

سورۃ النمل آیت 40

اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ اس سے پہلے کہ تم آنکھ جھپکو میں اسے تمہارے پاس حاضر کئے دیتا ہوں۔ پھر جب اس نے اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا۔ کہ یہ میرے رب کا فضل و کرم ہی ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو بس البتہ وہ اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو بلاشبہ میرا رب بھی (اس سے) بے پروا نہایت کرم کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ ﴿6﴾ لا

سورۃ الانفطار آیت 6

اے بنی نوع انسان!۔ تجھے (آخر) کس چیز نے اپنے ربِ کریم کے بارے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟۔

کریم کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے انسانوں کے لیے کیا کچھ مہیا کیا۔ کیا کچھ ملے گا اس کے علاوہ اور بھی کئی باتیں سمجھائی ہیں۔

إِن تَجْتَنِبُوا۟ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿31﴾

سورۃ النساء آیت 31

اگر تم کبیرہ گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا گیا ہے بچتے رہو گے تو ہم تمہارے (چھوٹے وصغیرہ) گناہ مٹا دیں گے اور تمہیں عزت والے مقام میں داخل کریں گے۔

أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ دَرَجَـٰتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿4﴾ ج

سورۃ الانفال آیت 4

یہی تو سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے ان کے رب پاس بلند درجے اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَـٰهَدُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَوا۟ وَّنَصَرُوٓا۟ أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿74﴾

سورۃ الانفال آیت 74

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔ اور جن لوگوں نے ان (مہاجروں) کو جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں انہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَـًٔا وَءَاتَتْ كُلَّ وَٰحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ ٱخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُۥٓ أَكْبَرْنَهُۥ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَـٰشَ لِلَّهِ مَا هَـٰذَا بَشَرًا إِنْ هَـٰذَآ إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿31﴾

سورۃ یوسف آیت 31

پھر جب عزیز کی بیوی نے ان کی ملامت سنی تو ان سب کو بلا بھیجا اور ان کے لئے ایک محفل مرتب کی اور (پھل تراشنے کے لئے) ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری دے دی۔ اور (یوسفؑ سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آجاؤ۔ پھر جب انہوں نے اس (یوسفؑ) کو دیکھا تو مارے حیرت کے (پھل تراشتے تراشتے) اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ اور بے ساختہ بول اٹھیں۔ پناہ اللہ پاک کی! ۔ یہ بشر تو نہیں بلکہ کوئی معزز و مکرم فرشتہ ہے۔

۞ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ
أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿23﴾

سورۃ الاسراء آیت 23

اور یہ تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرتے رہو۔ اور جب کبھی بھی ان دو میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ تو ان کو اُف تک بھی نہ کہو۔ اور نہ ہی ان کو جھڑکا کرو۔ اور ان دونوں سے ادب واحترام کے ساتھ بات کیا کرو۔

فَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿50﴾

سورۃ الحج آیت 50

توجو لوگ ایمان لائیں اور عمل صالح کریں ان کے لئے بخشش بھی ہے اور عزت کی روزی بھی ہے۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْكَرِيمِ ﴿116﴾

سورۃ المؤمنون آیت 116

پس اللہ کا مرتبہ نہایت ہی عالیشان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی تو عرش کریم کا مالک ہے۔

ٱلْخَبِيثَٰتُ لِلْخَبِيثِينَ وَٱلْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَٰتِ ۖ وَٱلطَّيِّبَٰتُ لِلطَّيِّبِينَ وَٱلطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَٰتِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿26﴾ ع3

سورۃ النور آیت 26

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے ہیں۔اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔یہ پاک لوگ اس سب سے برئ الذمہ ہیں جو (برے لوگ) ان کے بارے کہتے ہیں۔(بلکہ) ان کے لئے تو بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَى ٱلْأَرْضِ كَمْ أَنۢبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿7﴾

سورۃ الشعراء آیت 7

کیا وہ زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس میں ہر قسم کی کتنی ہی عمدہ و نفیس چیزیں اگائی ہیں؟۔

فَأَخْرَجْنَٰهُم مِّن جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿57﴾ لا وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿58﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت ۵۷-۵۸

یوں ہم نے ان کو باغوں اور چشموں سے باہر نکال دیا۔ اور خزانوں اور شاندار قیام گاہوں سے بھی۔

قَالَتْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَؤُا۟ إِنِّىٓ أُلْقِىَ إِلَىَّ كِتَٰبٌ كَرِيمٌ ﴿29﴾

سورۃ النمل آیت 29

(ملکہ نے) کہا اے درباریو! ۔یقیناً میری طرف ایک معزز خط ڈالا گیا ہے۔

خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِى ٱلْأَرْضِ رَوَٰسِىَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَنۢبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿10﴾

سورۃ لقمان آیت 10

اسی نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر پیدا کیا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہی ہو۔اور زمین میں بھاری بھرکم پہاڑ گاڑ دیئے تاکہ وہ تمہیں لے کر (دورانِ گردش) ڈھلک نہ جائے اور اس میں ہر طرح کے چلنے پھرنے والے (جانور) پھیلا دیئے۔اور ہم ہی نے آسمانوں سے پانی برسایا اور زمین میں اس سے ہر قسم کی عمدہ و نفیس چیزیں اگا دیں۔

۞ وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتَعْمَلْ صَٰلِحًا نُّؤْتِهَآ أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ﴿31﴾

سورۃ الأحزاب آیت 31

اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور عمل صالح کرے گی۔ ہم اس کو دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُۥ سَلَٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿44﴾

سورۃ الأحزاب آیت 44

جس روز وہ اس سے ملیں گے تو ان کا دعائیہ تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا۔ اور اس نے ان کے لئے اجرِ کریم تیار کر رکھا ہے۔

لِّيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿4﴾

سورۃ سبا آیت 4

اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان کو بدلہ دیدے۔ یہی ہیں وہ (خوش قسمت) لوگ جن کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلذِّكْرَ وَخَشِىَ ٱلرَّحْمَٰنَ بِٱلْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿11﴾

سورۃ یس آیت 11

تم تو البتہ صرف ایسے شخص کو آگاہ کر سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور بن دیکھے ہی ربِ الرحمٰن سے ڈرے۔ پس اس کو مغفرت اور بڑے اجر کی بشارت سنادو۔

۞ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿17﴾ لا

سورۃ الدخان آیت 17

اور البتہ یقیناً ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمایا تھا جب ان کے پاس ایک عالی قدر رسول آیا تھا۔

كَمْ تَرَكُوا۟ مِن جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿25﴾ لا وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿26﴾ لا

سورۃ الدخان آیت ۲۵_۲۶

وہ لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیتیاں اور نفیس مقامات بھی۔

ثُمَّ صُبُّوا۟ فَوْقَ رَأْسِهِۦ مِنْ عَذَابِ ٱلْحَمِيمِ ﴿48﴾ ط ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْكَرِيمُ ﴿49﴾

سورۃ الدخان آیت ۴۸_۴۹

پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا عذابی پانی ڈال دو۔ (اب) مزا چکھو تم تو البتہ بڑی عزت والے اور بڑے اکرام والے تھے۔

وَأَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ مَآ أَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ ﴿41﴾ط فِى سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿42﴾لا وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿43﴾لا لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿44﴾

سورۃ الواقعۃ آیت ۴۱ تا ۴۴

اور بائیں ہاتھ والے۔ کیا (ہی خستہ حال) ہیں بائیں ہاتھ والے۔ لُو کی لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں۔ اور کالے سیاہ دھوئیں کے سائے میں۔ نہ تو ٹھنڈا نہ ہی خوشنما۔

إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿77﴾لا

سورۃ الواقعۃ آیت 77

کہ یقینی طور پر یہ قرآن بڑے ہی رتبے وشان والا ہے۔

مَّن ذَا ٱلَّذِى يُقْرِضُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَٰعِفَهُۥ لَهُۥ وَلَهُۥٓ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿11﴾ج

سورۃ الحدید آیت 11

کون ہے جو اللہ کو قرضۂ حسنہ دے تاکہ وہ اس کو اس کے لئے کئی گنا بڑھاتا جائے اور اس کے لئے بہترین اجر ہو جائے۔

إِنَّ ٱلْمُصَّدِّقِينَ وَٱلْمُصَّدِّقَٰتِ وَأَقْرَضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿18﴾

سورۃ الحدید آیت 18

بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ کو قرضۂ حسنہ دیتے ہیں یہ ان کے لیے (کئی گنا) بڑھا دیا جائے گا۔ اور یہ ان کے لئے عزت و اکرام والا اجر ہے۔

إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿40﴾ ج لا

سورۃ الحاقۃ آیت 40

یقینی طور پر یہ (قرآن) ایک مکرم رسول (فرشتے کا لایا ہوا) کلام ہے۔

إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿19﴾ لا

سورۃ التکویر آیت 19

یقینی طور پر یہ (قرآن) ایک مکرم رسول (فرشتے کا لایا ہوا) کلام ہے۔

الکاشف

الکاشف۔کا مطلب ہے کھولنے والا۔ظاہر کرنے والا۔پردہ ہٹانے والا۔ تنگی پریشانی ومصیبت دور کرنے والا۔

اور اگر اللہ کسی کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اللہ کے علاوہ کوئی بھی اس کا رد کرنے والا نہیں۔اور اگر کوئی تنگی پریشانی ومصیبت دور کرنا چاہے تو کوئی بھی بیچ میں خلل اندازی کرنے والا نہیں۔ وہ تو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نچھاور کرتا ہے اور وہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔اسی سے مخلص ہو کے دعائیں مانگو گے تو فائدے میں رہو گے۔اکثر ایسا ہوتا ہے۔کہ مصیبت میں اللہ کو گڑگڑا کے پکارا جاتا ہے۔پھر جب وہ اس (مصیبت) کو دور کر دیتا ہے۔تو کچھ لوگ اس کے ساتھ شریک بنانے لگ جاتے ہیں۔اور کچھ اسے بھول جاتے ہیں۔بعض اوقات تو لوگ یہ تک بھول جاتے ہیں۔کہ کیا کسی مصیبت کے لئے اللہ کو پکارا بھی تھا؟۔کاش! کہ لوگ اللہ کے کرشماتی جلوے کی حقیقی طاقت کو بھانپ لیتے۔تو جن جن کو شریک بناتے ہیں۔ان سب کو بھول جاتے۔

ان سے پوچھو کہ وہ کون ہے جو مضطرب کی دعا والتجا کو قبول کرتا ہے۔پھر اسے پورا کر دیتا ہے۔کوئی بھی جب اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی مشکل وتکلیف کو دور کر دیتا ہے اور یکے بعد دیگرے انسان کو زمین میں پہلے لوگوں کا جانشین بھی بناتا ہے؟۔تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے؟۔(ہرگز نہیں) بلکہ تم لوگ بہت ہی کم غور وفکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔ اور لوگ سجدے کے لئے بلائے جائیں گے۔ تو کچھ لوگ باوجود کوشش کے سجدہ نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ ان کا دنیا میں بھی یہی وطیرہ تھا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿17﴾

سورة الأنعام آیت 17

اور اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے علاوہ کوئی بھی اس کا دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر کوئی خیر پہنچانا چاہے (تو کوئی بھی اسے روکنے والا نہیں؟) وہ تو ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِن شَآءَ وَتَنسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿41﴾ ع4

سورة الأنعام آیت 41

بلکہ خالص اسی سے دعائیں مانگوگے اگر وہ چاہے تو اس (مصیبت) کو دور کر دے گا جس کے لئے تم نے اسے پکارا اور جن جن کو تم شریک بناتے تھے ان سب کو بھول جاؤگے۔

وَإِن يَمۡسَسۡكَ ٱللَّهُ بِضُرّٖ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَۖ وَإِن يُرِدۡكَ بِخَيۡرٖ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهِۦۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦۚ وَهُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ﴿107﴾

سورۃ یونس آیت 107

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف دینا چاہے تو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اسے ہٹانے والا نہیں ۔اور اگر تمہارا بھلا کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔وہی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نچھاور کرتا ہے اور وہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

أَمَّن يُجِيبُ ٱلۡمُضۡطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكۡشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجۡعَلُكُمۡ خُلَفَآءَ ٱلۡأَرۡضِۗ أَءِلَٰهٞ مَّعَ ٱللَّهِۚ قَلِيلٗا مَّا تَذَكَّرُونَ﴿62﴾

سورۃ النمل آیت 62

وہ کون ہے جو مضطرب کی دعا والتجا کو قبول کرتے ہوئے پورا کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور (پھر) اس کی مشکل وتکلیف کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بھی بناتا ہے؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے؟۔ (ہر گز نہیں) بلکہ تم لوگ بہت ہی کم غور وفکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ كَاشِفَةٌ﴿58﴾ط

سورۃ النجم آیت 58

اللہ کے علاوہ اسے کوئی بھی ظاہر کرنے والا نہیں۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ﴿42﴾لا

سورۃ القلم آیت 42

جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔ اور وہ سجدے کے لئے بلائے جائیں گے۔ تو (باوجود کوشش کے) سجدہ نہ کرسکیں گے۔

الکافی

الکافی۔سے مراد وہ جو اپنے بندوں کے لئے ان کی ضرورتوں اور پریشانیوں پر کافی ہے۔اور اس کی ذات پر ایمان رکھنے والے۔اس پر بھروسہ کرنے والے۔ نیز اپنی دینی و دنیوی ضرورتوں میں اسی سے مدد مانگنے والوں کے لئے وہ خصوصی طور پر کافی ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو کئی جگہ یہ بات سمجھائی کہ تمہارے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ اللہ تعالی اپنی مخلوق کا کارساز ہے۔اور ان کے لئے ہر چیز سے متعلق کافی ہے۔ لیکن اللہ کے سمجھانے کے باوجود لوگ دوسروں سے بھی غیبی مدد مانگتے ہیں۔اور اس پر اصرار کرتے ہیں۔ سوچو تو جب اللہ کی طرف سے مدد آ جائے تو وہ اتنی پوری اور مکمل ہوتی ہے۔کہ کسی اور کی مدد کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور پھر اور کسی دوسرے سے غیبی اور مافوق الاسباب مدد مانگنے کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ کی مدد کو ناکافی جانا۔اللہ کی مدد پر بھروسہ و اکتفا نہیں کیا۔اور کسی دوسرے کو اللہ پر ترجیح دے دی۔ جو شرک میں آئے گا۔

دراصل یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ توکل۔ اور اسے اپنے تمام امور میں کافی سمجھنا اسلامی عقیدے کا جزوِ خاص ہے بعض لوگ اس سے منحرف نظر آتے ہیں۔اور قرآن و سنت کے دلائل میں اپنے خیالات کے مطابق تحریف کا ارتکاب کرتے ہیں۔جو کہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی درج ذیل آیات میں اس عقدے پر قائم رہنے کی بات کی گئی ہے۔

فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُلۡ حَسۡبِیَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡعَظِيمِ ﴿129﴾ 16ع

سورۃ التوبۃ آیت 129

پھر اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

وَيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسۡبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمۡرِهِۦ ۚ قَدۡ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىۡءٍ قَدۡرًا ﴿3﴾

سورۃ الطلاق آیت 3

اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ جل شانہ) اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ اور وہ کیا ہی بہترین کارساز ہے۔ اس جملے کو اللہ کے دوست حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا۔ جب وہ آگ میں پھینکے جا رہے تھے۔ تو آگ ان کے لئے اس قدر بن ٹھنڈی بن گئی کہ سلامتی دینے والی ہو گئی۔

اور جب غزوۂ احد میں ستر صحابہ کرامؓ کی شہادت کے بعد سورہ آل عمران آیت 173 میں یوں کہا گیا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لئے ہیں۔ تو صحابہ نے کہا تھا۔ اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ پھر سورہ آل عمران آیت 174 میں نتیجہ بیان ہوا کہ وہ اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ لوٹے۔ انہیں کوئی برائی نہیں پہنچی۔ انہوں نے اللہ تعالی کی رضامندی کی پیروی کر لی تھی۔

ٱلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ ٱلنَّاسُ إِنَّ ٱلنَّاسَ قَدْ جَمَعُوا۟ لَكُمْ فَٱخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَٰنًا وَقَالُوا۟ حَسْبُنَا ٱللَّهُ وَنِعْمَ ٱلْوَكِيلُ ﴿173﴾

سورۃ آل عمران آیت 173

(جب) ان سے لوگوں نے کہا کہ بلاشبہ کفار نے تمہارے مقابلے کے لئے سامان جمع کیا ہے پس تم ان سے ڈر جاؤ تو ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا اور کہنے لگے ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین وکیل و کارساز ہے۔

فَٱنقَلَبُوا۟ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوٓءٌ وَٱتَّبَعُوا۟ رِضْوَٰنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿174﴾

سورۃ آل عمران آیت 174

پھر انہیں کوئی بھی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے اور اللہ کی رضا کے تابع رہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

الزمر آیت 36 جو آگے اپنے مقام پر درج ہے اس میں اللہ رب العزت نے کہا ہے کہ کیا اللہ تعالی اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے ؟۔ یقیناً اللہ تعالی حسیب و کافی ہے۔ اللہ تعالی اپنی مخلوق کا کارساز ہے۔ اور ان کے لئے ہر چیز پر کافی ہے۔ وہ ذات جو اپنے بندوں کو بھلائی و برائی پر اپنی حکمت و علم کی بنیاد پر ہر چھوٹی بڑی چیز پر بدلہ دینے والی ہے۔

اللہ جل شانہ سے دعا گو رہنا چاہیئے کہ اے پروردگار۔ اے الکافی ذات ہماری پریشانیوں پر ہمارے لئے کافی ہو جا۔ ہمیں ہدایت و رہبری کی دولت سے نواز دے۔ اور اے رب کریم ہمیں بکثرت خیر و بھلائی کی طرف بڑھنے والا بنا دے۔

الکافی۔ کافی ہو جانے والے کفیٰ کے بارے قرآن پاک میں اللہ جل شانہ کے فرمودات درج ذیل ہیں۔ جو یہ سمجھانے کے لیے بھی کافی ہیں کہ اللہ کو علاوہ کوئی بھی کسی طرح بھی مشکلات پر قابو پانے کو کافی نہیں ہو سکتا۔

وَٱبْتَلُواْ ٱلْيَتَٰمَىٰ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغُواْ ٱلنِّكَاحَ فَإِنْ ءَانَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَٱدْفَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ
أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَآ إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُواْ ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن

كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ فَأَشْهِدُوا۟ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿6﴾

سورۃ النساء آیت 6

اور یتیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں ضائع نہ کرو۔ جو (سرپرست) مالدار ہو وہ یتیم کے مال سے بچ جائے۔ اور جو حاجت مند ہو تو بقدرِ ضرورت کچھ لے لے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو اس پر گواہ کر لیا کرو۔ اور حساب لینے کے لئے تو اللہ ہی کافی ہے۔

وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَآئِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ نَصِيرًا ﴿45﴾

سورۃ النساء آیت 45

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور اللہ ہی ولی کافی ہے اور اللہ ہی مددگار بھی کافی ہے۔

ذَٰلِكَ ٱلْفَضْلُ مِنَ ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ عَلِيمًا ﴿70﴾ 9ع

سورۃ النساء آیت 70

یہی (رفاقت) تو اللہ کا خاص فضل ہے۔اور اللہ ہی جاننے والا کافی ہے۔

مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍۢ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍۢ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَٰكَ لِلنَّاسِ رَسُولًۭا ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۭا ﴿79﴾

سورۃ النساء آیت 79

(اے انسان !۔یاد رکھ) تجھے جو بھی بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔اور جو برائی تجھے پہنچے وہ تیرے نفسانی کرتوتوں کی وجہ سے ہے۔اور (اے نبیؐ) ہم نے تجھے بنی نوع انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌۭ فَإِذَا بَرَزُوا۟ مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌۭ مِّنْهُمْ غَيْرَ ٱلَّذِى تَقُولُ ۖ وَٱللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿81﴾

سورۃ النساء آیت 81

اور یہ لوگ منہ پر تو کہتے ہیں کہ اطاعت کر لی لیکن جب تیرے پاس سے باہر جاتے ہیں۔ تو ان میں سے ایک فریق رات بھر تیری باتوں کے خلاف مشورے کرتا ہے اور جو مشورے بھی یہ کرتے ہیں اللہ ان کو لکھ رکھتا ہے۔پس ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے

۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿132﴾

سورۃ النساء آیت 132

اور (ذہن نشین کرلو کہ) آسمانوں کی اور زمین کی ساری چیزوں پر اللہ ہی کا اختیار ہے۔اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

لَّٰكِنِ ٱللَّهُ يَشْهَدُ بِمَآ أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُۥ بِعِلْمِهِۦ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ
شَهِيدًا ﴿166﴾ ط

سورۃ النساء آیت 166

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو (قرآن) تم پر نازل کیا ہے۔اس (اللہ) نے اپنے علم سے نازل کیا ہے۔اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں۔اور گواہ تو اللہ ہی کافی ہے۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ
عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ
وَرُسُلِهِۦ ۖ وَلَا تَقُولُوا۟ ثَلَٰثَةٌ ۚ ٱنتَهُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ أَن
يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٌ ۘ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿171﴾ ع23

سورۃ النساء آیت 171

اے اہلِ کتاب ! ۔ تم اپنے دین میں حد سے آگے نہ بڑھو اور اللہ کی شان میں سچ کے علاوہ کچھ نہ کہو۔ بلا شبہ مسیح عیسیٰؑ ابن مریم صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جسے مریمؑ کی طرف ڈال دیا گیا تھا اور اس کی جانب سے ایک روح ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور (یوں) نہ کہو کہ (عبادت کے لائق) تین ہیں۔ اس بات سے باز آجاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بیشک واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی صرف عبادت کے لائق ہے۔ وہ اس سے بالکل پاک ہے کہ اس کے کوئی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور اللہ ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

فَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَٰفِلِينَ ﴿29﴾

سورۃ یونس آیت 29

پس ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے کہ ہمیں تو تمہاری عبادت کے بارے پتہ بھی نہ تھا۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلْكِتَٰبِ ﴿43﴾ع6

سورۃ الرعد آیت 43

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم (اللہ کے) رسول نہیں ہو۔ (بس اتنا) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی شاہد و گواہ کافی ہے اور وہ بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ ٱلْقُرُونِ مِنۢ بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الاسراء آیت 17

اور نوحؑ کے بعد ہم نے بہت ساری قوموں کو (ان کے گناہوں کی پاداش میں) ہلاک کر دیا تھا۔ اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا کافی ہے۔

إِنَّا كَفَيْنَٰكَ ٱلْمُسْتَهْزِءِينَ ﴿95﴾ لا

سورۃ الحجر آیت 95

بیشک ہم تمہاری طرف سے ان مذاق اڑانے والوں کے لئے کافی ہیں۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ ٱلْقُرُونِ مِنۢ بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الاسراء آیت 17

اور نوحؑ کے بعد ہم نے بہت ساری قوموں کو (ان کے گناہوں کی پاداش میں) ہلاک کر دیا تھا۔اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا کافی ہے۔

إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿65﴾

سورۃ الاسراء آیت 65

بیشک میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کچھ بھی زور و غلبہ نہیں۔اور تیرا رب ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿96﴾

سورۃ الاسراء آیت 96

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی شاہد و گواہ کافی ہے۔بیشک وہ اپنے بندوں کے حال سے بخوبی خبردار نگاہ بصیرت سے دیکھنے والا ہے۔

وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَٰسِبِينَ ﴿47﴾

سورۃ الانبیاء آیت 47

اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہو گا تو ہم اسے بھی لا حاضر کریں گے۔ اور حساب لینے کے لئے تو ہم ہی کافی ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ ٱلْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿31﴾

سورۃ الفرقان آیت 31

اور ہم اسی طرح مجرموں کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے رہے ہیں۔ اور ہدایت کرنے اور مدد کرنے کے لئے تمہارا رب ہی کافی ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَيِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًا ﴿58﴾ ج لا

سورۃ الفرقان آیت 58

اور تم اسی زندۂ جاوید اللہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّفیع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔ اور وہی اپنے بندوں کے گناہوں کی ہر لحاظ سے خبر رکھنے والا کافی ہے۔

قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱلَّذِينَ
ءَامَنُوا۟ بِٱلْبَٰطِلِ وَكَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿52﴾

سورۃ العنکبوت آیت 52

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہی کے لئے کافی ہے۔ جو بھی آسمانوں وزمین میں ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور اللہ کے ساتھ کفرو ناشکری کردی وہی تو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وَٱتَّبِعْ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿2﴾ لا وَتَوَكَّلْ عَلَى
ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿3﴾

سورۃ الاحزاب آیت ۲۔۳

اور جو (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تم کو وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کرنا۔ بیشک تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

وَرَدَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا۟ خَيْرًا ۚ وَكَفَى ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱلْقِتَالَ ۚ
وَكَانَ ٱللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴿25﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 25

اور جو کافر تھے اللہ نے اُن کو ان کے غصے میں بھرے ہی لوٹا دیا وہ کچھ بھلائی نہ حاصل کر سکے۔ اور اللہ مومنوں کے بارے لڑائی میں کافی ہوگیا اور اللہ کافی طاقتور (اور) بہت زبردست ہے۔

ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ﴿39﴾

سورۃ الأحزاب آیت 39

جو اللہ کے پیغام (واضح طور پر) پہنچا دیتے اور اسی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور اللہ ہی حساب لینے کو کافی ہے۔

وَلَا تُطِعِ ٱلْكَٰفِرِينَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَدَعْ أَذَىٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿48﴾

سورۃ الأحزاب آیت 48

اور نہ تو کافروں اور منافقوں کی اطاعت کرنا اور نہ ہی ان کی ایذا رسانی کی پروا کرنا۔ اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُۥ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا
لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿36﴾ ج

سورۃ الزمر آیت 36

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟۔اور یہ لوگ تم کو اس (اللہ) کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے ہیں۔اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ ٱفْتَرَيْتُهُۥ فَلَا تَمْلِكُونَ لِى مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا
تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِۦ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿8﴾

سورۃ الاحقاف آیت 8

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو اس نے خود سے گھڑ لیا ہے؟۔ کہہ دو کہ اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم لوگ اللہ کے حضور میرے (بچاؤ کے) لئے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔(مگر) تم لوگ (قرآن پر) جو باتیں بناتے ہو وہ ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔اور وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔اور وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ ۚ وَكَفَىٰ
بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿28﴾ ط

سورۃ الفتح آیت 28

وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور (اس بات کی) شہادت کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

الکفیل

الکفیل ۔کفل سے ہے۔ جس کا مطلب ہے کفالت کرنے والا۔ نہایت ذمہ داری سے اپنے امور پورے کرنے والا۔ تن دہی سے سارے اسباب کا بندوبست کرنے والا۔ عربی میں الکفیل اسے کہتے ہیں جس کے سپرد کوئی معاملہ ہو اور وہ اسے پورا کرنے میں لگا ہو۔ اللہ الکفیل ہے کہ اس نے بہت سارے اسباب میسر کیے ہوئے ہیں۔ اور ہر سبب کو بڑی حوش اسلوبی سے پورا کر رہا ہے۔ اسی نے فلاح و بہبود کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے معاشرے کے افراد کو ایک دوسرے کی کفالت کا ذمہ دار بنایا ہے۔ اور اُن اسے اس پر ترغیب دینے کے لیے اجر و ثواب کا وعدہ بھی کیا ہے۔ اس کی ایک مثال ہے کہ اولاد اگر چھوٹی ہے تو اُس کے نان و نفقہ اور دیگر اخراجات والدین پر ہیں۔ والدین کے بوڑھے و ناتواں ہو جانے کے بعد یہی ذمہ داری اولاد کو منتقل ہو جاتی ہے۔ اس کفالت کے بارے کچھ تو ایسی باتیں ہیں جو دنیاوی ماحول میں ہمیں نظر آتی ہیں۔ اور جن کے بغیر سسٹم ادھورا لگنے لگتا ہے۔ اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کی طرف کبھی ہمارا دھیان بھی نہیں جاتا۔ جیسے کہ اللہ عزوجل کائناتی مخلوق اور اس کے بندوں کی روزی کا بندوبست کرنے والا ہے۔ کائنات کا انتظام سنبھالنے والا ہے۔ سارے کے سارے کام کس خوش اسلوبی اور ذمہ داری سے نبھاتا ہے۔ کہ کوئی خلا نظر نہیں آتا۔ وہی اس سب کا ضامن اور ان کی مصلحتوں کو مکمل کرنے والا ہے۔ وہ اللہ تعالی ہی ہے جو ہر طرح سے ہماری کفالت کرتا ہے۔ اور ہمیں محسوس بھی نہیں ہونے دیتا۔ ظاہر و پوشیدہ جتنے بھی اسباب ہیں۔ وہ سب اللہ تعالی کی طرف سے ہیں۔ جن سب کا کفیل وہی ہے اور وہ

ہی ہے جو سارے معاملات کا مکمل علم رکھتا اور سب کی تفاصیل کا پوری طرح احاطہ کیے ہوئے ہے۔

اور اس پر قدرت بھی اسی کے پاس ہے تاکہ اس معاملہ میں وہ کامل تصرف کر سکے۔اور اس کی اس طریقے سے تدبیر کی جائے جو اس معاملے کے لائق ہے۔وہی تو بہت ہی اچھا مولی اور کارساز کفیل ہے۔

اسے کفیل مان لینے میں اللہ تعالی کی ربوبیت کو تسلیم کرنا بھی شامل ہےاور جب رب مان لیا تو اس میں اس کی عبادت کے پورے نقاط بھی موجود ہیں۔جن پر عمل پیرا ہونا اس کی شان کے عین مطابق ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ جو معاملہ بھی اس کے سپرد ہے وہ اس میں معتبر بھی اور مستقل بھی ہے۔وہ خا؛ق ہے۔ مخلوق کی ساری باریکیوں کو جانتا ہے۔اس کے مطابق اس کے امور ہیں۔اللہ تعالی کے علاوہ کوئی کسی چیز کا مالک نہیں۔اور بعض نے اسے الکافی کا معنی بھی دیا ہے کہ وہ بہت ہی اچھا کفایت کرنے والا ہے ۔اس طرح سے اس کا معنی کافی ہو جانے والا بھی ہوگا۔وہ کہ جو ساری مخلوقات کے معاملات کو بخوبی نپٹاتا ہے۔اور ہر لحاظ سے وہ ان پر ضامن ہے۔اور بالکل کافی ہے۔

قرآن کریم میں الکفیل یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا ٱلْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَٰمَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿37﴾

سورة آل عمران آیت 37

https://quranexcel.com

تو رب نے اسے بخوشی قبول فرمالیا اور زکریا کو اس کا نگہبان بنادیا اور بہترین طریقے سے اس کی پرورش کی۔جب زکریا اس کے پاس حجرے میں آتے تو اس کے پاس کچھ رزق پاتے۔(ایک دن) پوچھا کہ اے مریمؑ !۔یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟۔وہ بولیں اللہ کے ہاں سے (آتا ہے)۔بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

وَأَوْفُوا۟ بِعَهْدِ ٱللَّهِ إِذَا عَٰهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا۟ ٱلْأَيْمَٰنَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ ٱللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿91﴾

سورۃ النحل آیت 91

اور اللہ کے عہد کو اور تمہارے (آپس میں) کئے جانے والے عہد کو پورا کرو اور اپنی قسمیں پختہ کر لینے کے بعد مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن ٹھہرا چکے ہو۔بیشک اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو بھی تم کرتے ہو۔

کفل کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔کہ اللہ رب العزت نے انسانوں میں سے بعض کو بعض کا کفیل بنادیا۔ اس کے علاوہ کچھ اور مفید باتیں بھی ہیں۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَٰمَهُمْ أَيُّهُمْ
يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿44﴾

سورۃ آل عمران آیت 44

یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں۔ اور تم ان کے پاس نہیں تھے جب وہ لوگ (قرعہ اندازی کے لئے) اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریمؑ کی کفالت کون کرے گا اور نہ ہی اس وقت تم ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے؟۔

مَّن يَشْفَعْ شَفَٰعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُۥ نَصِيبٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن يَشْفَعْ شَفَٰعَةً سَيِّئَةً يَكُن
لَّهُۥ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيتًا ﴿85﴾

سورۃ النساء آیت 85

جو کوئی اچھی بات کی سفارش کرے تو اسے بھی اس میں سے حصہ ملے گا۔ اور جو بری بات کی سفارش کرے وہ بھی اس میں سے حصہ پائے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

إِذْ تَمْشِىٓ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُۥ ۖ فَرَجَعْنَٰكَ إِلَىٰٓ أُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ
عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَٰكَ مِنَ ٱلْغَمِّ وَفَتَنَّٰكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ
فِىٓ أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَٰمُوسَىٰ ﴿40﴾

سورۃطٰہٰ آیت 40

جب تمہاری بہن چلتی ہوئی (فرعون کے ہاں) گئی۔ اور کہنے لگی کیا میں تمہیں ایسی عورت بتاؤں جو اس کی اچھی پرورش کرے؟۔ تو (اس طرح) ہم نے تجھے تیری ماں کے پاس واپس پہنچادیا کہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کرے۔ اور تو نے ایک شخص کو بھی مار ڈالا تھا پھر ہم نے تجھے اس غم سے بھی نجات دیدی۔ اور ہم نے تجھے کئی مرتبہ آزمائش میں بھی ڈالا پھر تو کئی برس مدین والوں میں بھی رہا تو اب اے موسیٰؑ! ۔ اپنے معین وقت پر یہاں چلا آیا۔

۞ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ ٱلْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰٓ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُۥ
لَكُمْ وَهُمْ لَهُۥ نَٰصِحُونَ ﴿12﴾

سورۃالقصص آیت 12

اور ہم نے اس (بچے) پر دائیوں کے دودھ پہلے سے حرام کر دیئے تھے تو اس (بچے کی بہن) نے کہا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے اہل بیت (اپنی ماں جو موسیٰؑ کی بھی والدہ تھیں) کے بارے بتاؤں جو تمہارے لئے اس کو پالیں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟۔

إِنَّ هَٰذَآ أَخِى لَهُۥ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِىَ نَعْجَةٌ وَٰحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِى فِى ٱلْخِطَابِ﴿23﴾

سورة ص آیت 23

(تنازعہ یہ ہے کہ) بلاشبہ یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے یہ کہتا ہے کہ یہ ایک دنبی بھی میرے حوالے کر دو اور باتوں میں مجھے دبا لیتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَءَامِنُوا۟ بِرَسُولِهِۦ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِۦ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِۦ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴿28﴾ ج لا

سورة الحدید آیت 28

اے ایمان والو!۔ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ عطا کرے گا اور تمہیں وہ نور ایمان دے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہاری مغفرت بھی کر دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللطیف

اللطیف۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک ایسی صفت ہے جو انتہائی مہربانی اور شفقت پر محمول ہے جس کا اندازہ کوئی بھی انسان نہیں کر سکتا۔ لطافت اور لطف و کرم اس کی اہم صفت ہے۔ وہ مسلسل اپنے بندوں پر اپنی رحمتیں نازل کرتا رہتا ہے۔ اس کی لطافت کا مظہر نہایت خوبصورت ہے۔ اس صفت کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسا حسنِ عمل جو انسانی حواس یا دیگر تمام مخلوقات کی حس سے محسوس نہیں کیا جا سکتا۔ جو نہایت پوشیدہ اور بہت باریک اور مختصر معاملات کو بھی مدِ نظر رکھتا ہے۔

وہی باریک بین ہے جس کا علم تمام حقائق سے متعلق ہر لمحے کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کی ہر مرضی پوری ہوتی ہے۔ وہ وہ مرضی جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق کی حفاظت کرتا ہے۔ اپنے بندوں کو اس وقت راضی کرتا ہے جب کہ وہ اپنے لیے گڑھے کھود چکے ہوتے ہیں۔ اور اس میں گرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ تو اپنے بندوں کے ساتھ اپنے فرمان سے تعلق رکھنے والے معاملات میں بھی مہربان ہے۔ وہ تمام چھپے ہوئے معاملات کو جانتا ہے۔

وہ دلچسپیوں اور ان کی مبہم چیزوں سے متعلق سب سے زیادہ پیچیدہ تفصیلات جانتا ہے۔ وہ نرمی سے انہیں ان کی منزلوں تک پہنچاتا ہے۔ وہ اپنے بندوں پر بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے یہاں تک کہ وہ بندہ بھی اس سے واقف نہیں ہو پاتا۔ جس طرح وہ ان کے معاملات کا انتظام کرتا ہے اس سے صاف پتہ چلتا

ہے کہ وہ اپنے بندوں کے لیے ہر چیز کی بھلائی چاہتا ہے۔ وہ ان کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے اور ان کے لیے نیکی کو بھلائی کا ذریعہ بناتا ہے۔ وہ ہر مشکل کو آسان کرتا ہے۔ نہایت پیچیدہ الجھن کو بھی سلجھا دیتا ہے۔

اپنے بندوں پر اس کی مہربانی و عنایات کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ اکثر انہیں ان کی ضروریات سے زیادہ ہی دیتا ہے اور ان سے زکوۃ خیرات پر جو خرچ کرنے کو کہتا ہے۔ وہ نسبتاً بہت کم ہوتا ہے۔ اور جو اس کے دیئے میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ان کو اس پر بھی اجر ملتا ہے۔ اس طرح بہت کم وقت میں آسان کوشش سے دائمی سعادت کا حصول ممکن ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ اس زندگی کے دورانیے کا آخرت کی ابدیت سے موازنہ کیا جائے۔ تو یہ بہت ہی مختصر ہے۔ یہ حسنِ لطافت نہیں تو اور کیا ہے۔

قرآن کریم میں اللطیف کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿103﴾

سورۃ الانعام آیت 103

نگاہیں اسے نہیں پا سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا بخوبی ادراک کر لیتا ہے۔ اور وہ بہت باریک بین ہر طرح کی خبر رکھنے والا ہے۔

الطیف نے اپنے اندر مختصر اور حکیمانہ ہمدردی کے ساتھ ساتھ تمام امور کا مختصر اور مفصل علم اور اسباب کو جمع کیا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے پہنچا سکے۔ الطیف نے ہر پیش آنے والے واقعے میں کوئی نہ کوئی آسانی رکھی ہوتی ہے جو ہماری سوچ سے بھی دور ہوتی ہے۔۔ مثال کے طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے غلامی کے لبادے میں اقتدار کی عظمت کو چھپا رکھا تھا یہاں تک کہ یوسفؑ نے خود اس کا اقرار کیا کہ وہ کس لطافت سے تدبیر میں حسن پیدا کر دیتا ہے۔

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى ٱلْعَرْشِ وَخَرُّواْ لَهُۥ سُجَّدًاۖ وَقَالَ يَٰٓأَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَٰىَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّى حَقًّاۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِىٓ إِذْ أَخْرَجَنِى مِنَ ٱلسِّجْنِ وَجَآءَ بِكُم مِّنَ ٱلْبَدْوِ مِنۢ بَعْدِ أَن نَّزَغَ ٱلشَّيْطَٰنُ بَيْنِى وَبَيْنَ إِخْوَتِىٓۚ إِنَّ رَبِّى لَطِيفٌ لِّمَا يَشَآءُۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ﴿100﴾

سورۃ یوسف آیت 100

اور اپنے والدین کو اونچے تخت پر بٹھایا اور اس (یوسفؑ) کے آگے سب سجدے میں گر پڑے۔ اور (یوسفؑ نے) کہا کہ اے ابا جان! ۔یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (بچپن میں) دیکھا تھا۔ اسے میرے رب نے سچا کر دکھایا۔ اور یقیناً اس نے مجھ پر (اور بھی بہت سے) احسان کیے جب مجھے قید خانے سے نکالا اور تمہیں گاؤں سے یہاں لے آیا۔ اس کے بعد (بھی) کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے

بھائیوں میں فساد واختلاف ڈال دیا تھا۔ بیشک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے بہترین تدبیر کر دیتا ہے ۔ بلاشبہ وہی خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ ٱلْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿63﴾ ج

سورة الحج آیت 63

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے تو زمین سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے؟۔ بیشک اللہ باریک بین (اور) بڑا ہی خبر رکھنے والا ہے۔

يَٰبُنَيَّ إِنَّهَآ إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِى صَخْرَةٍ أَوْ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ أَوْ فِى ٱلْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا ٱللَّهُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿16﴾

سورة لقمان آیت 16

اے میرے بیٹے!۔ یقینی طور پر اگر کوئی عمل (اچھا یا برا خواہ) رائی کے دانے کے برابر بھی ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو چاہے آسمانوں میں ہو یا زمین میں (بہر صورت) اللہ اسے لے ہی آئے گا۔ بیشک اللہ بڑا باریک بین نہایت باخبر ہے۔

وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿34﴾ ع4

سورۃ الأحزاب آیت 34

اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیات پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی جو باتیں ہوتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بیشک اللہ بڑا باریک بیں اور بہت باخبر ہے۔

ٱللَّهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهِۦ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْعَزِيزُ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الشوری آیت 19

اللہ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے وہ بڑا ہی طاقت والا نہایت زبردست ہے۔

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿14﴾ ع1

سورۃ الملک آیت 14

(اے کم عقل لوگو!) کیا جس نے پیدا کیا ہے وہی نہ جانے گا؟۔ وہ تو بہت ہی باریک بین بڑا ہی باخبر ہے۔

المُقِیْت

المقیت۔ کا معنی حفیظ اور قدرت والا جو ہر چیز پر شاہد ہے۔ اور جو مخلوق کو روزی بہم پہنچاتا اور ان میں روزی تقسیم کرتا ہے۔ اس کا معنی مد بھی ہے۔ اس کا اصل اسم قوت ہے۔ یہ قوت اکثر رزق و خوراک کے لیے ہے۔ جس سے انسانی جسم برقرار رہتا ہے۔ المقیت والمقتدر ہی قادر مطلق ہے۔ المقیت کے معنی نگران و غذا بہم پہنچانے والے کے ہیں۔ المقیت تمام مخلوقات کو پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح ان کے رزق کے ذرائع بھی پیدا کرتا ہے۔ وہ ان کو ایسے ذرائع سے رزق فراہم کرتا ہے۔ کہ ہر کسی کو آسانی سے میسر آجائے۔ المقیت نے اس کا حصول ہر مخلوق کے لیے قابلِ رسائی بنادیا ہے۔ پھر اسے یہ بھی اختیار دے دیا کہ خود فیصلہ کرے کہ کیا کچھ ضروریات میں سے ہے اور کیا کچھ پر تعیش ہے۔ کیا کچھ حلال ہے اور کیا کچھ حرام۔

وہ جسموں اور روحوں کو پالتا ہے۔ اس نے اپنی مخلوق کو برقرار رکھنے کے لیے جو نظام بنادیا اس کو اس کے سوا کوئی بھی نہیں سنبھال سکتا۔ المقیت خاموش دعائیں سنتا ہے اور اس کا جواب بھی دیتا ہے اور مصیبت کو جانتا ہے اور اسے دور کرتا ہے۔

المقیت۔ کے معنی الحفیظ اور محافظ کے بھی ہیں۔ وہی ہے جو مخلوقات کی حفاظت کرتا ہے۔ جس کو جس قدر چاہے اپنی حکمت اور مرضی کے مطابق اشیاء خورونوش بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ اس طرح سے وہی جانداروں کی حفاظت اور پرورش کرتا ہے۔ اور بعض روایات میں المقیت کے بدلے المغیث کا لفظ آیا ہے

، اور المغیث کی تفسیر یہ کی گئی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے جب وہ سختیوں میں اسے پکارتے ہیں۔ ان کی دعائیں قبول کرتا اور انہیں سختیوں سے نجات دیتا ہے۔ نیز المقیت بمعنی محاسب اور جزا دینے والے کے بھی ہے۔

وہ علم کے ذریعے دلوں کو قائم رکھتا ہے۔ اس لیے بھی کہ وہ الرزاق ہے۔ خصوصیت سے دیکھا جائے تو رزق میں خوراک اور غیر خوراک دونوں شامل ہیں۔ خوراک یہ کہ جس پر کی جسم کی زندگی کا دارومدار ہو۔ جس طرح دنیا میں مثبت اور منفی اثرات کی حامل غذائیں موجود ہیں۔ ان پر انسان کے پاس اختیار ہے کہ قوت دینے والی غذا کھائے یا کمزور کرنے والی یا نقصان پہنچانے والی غذا کا استعمال نہ کرے۔ جو غذا بھی مطلوب ہوتی ہے وہ اسے ملتی رہتی ہے۔ ایسے ہی غیر خوراک بھی کہ ایسے نظریات جن سے وہ اللہ کے نزدیک ہوتا ہے یا دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اسے اپنے معاملات کو سنبھالنے کی چھٹی دے رکھی ہے۔ اسے اس پر اختیار دیا ہوا ہے۔ جب کہ المقیت نے خاص طور پر صحیح راستے کے چناؤ کی تاکید اور اس کی نشان دہی بھی کی ہوئی ہے۔ انسان کو اختیار ہے کہ جنت اور جہنم میں کسی ایک کا انتخاب اور اس کے درجات پر حصول تک محدود رہنا ہے۔ اللہ کی رضا اور غصے میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہے۔

قرآن کریم میں المقیت یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مَّن يَشْفَعْ شَفَٰعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُۥ نَصِيبٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن يَشْفَعْ شَفَٰعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُۥ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيتًا ﴿85﴾

سورۃ النساء آیت 85

جو کوئی اچھی بات کی سفارش کرے تو اسے بھی اس میں سے حصہ ملے گا۔ اور جو بری بات کی سفارش کرے وہ بھی اس میں سے حصہ پائے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَٰسِىَ مِن فَوْقِهَا وَبَٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ أَقْوَٰتَهَا فِىٓ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ ﴿10﴾

سورۃ فصلت آیت 10

اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنادیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں تمام طلبگاروں کی ضرورت کے مطابق (زمین کے بنانے سمیت) چار دن میں صحیح اندازے سے سامانِ معیشت مہیا کر دیا۔

اللہ کی اس صفت سے متاثر ہونے والے کا حسن اخلاق ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ جب اسے مختلف ذرائع سے رزق ملے تو اس میں المقیت کا مشکور رہے جس کا دیا گیا رزق کافی کشادہ اور ہر لحاظ سے محیط ہے۔ اسی کے فضل سے سب کو کھانا ملتا ہے۔ اس صفت کی پہچان انسان کے لیے جسمانی نشو ونما کے ساتھ ساتھ اسے روحانی طور پر بلند کرنے کا سبب بھی بنتی ہے۔ اللہ جل شانہ کے خزانے بے بہا ہیں۔ جن میں سے وہ

اپنے بندوں کو نوازتا رہتا ہے۔ وہی تو برقرار رکھنے والا۔ علم سکھانے والا ہے۔ وہی نیکوکاروں کو ہمیشہ کی پرسکون زندگی کی طرف راغب کرتا ہے۔ انہیں ان کے پروردگار طرف لے جانے کے قابل بنائے گا۔

انسان کو چاہیئے کہ اپنی تمام تر امنگوں اور خواہشات کے حصول کی کوشش میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو نہ بھولے۔ اس کے سوا کوئی المقیت نہیں ہے۔ کیونکہ صرف اس کے پاس سب رزق کے خزانوں کی کنجیاں ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز کے بارے بھی توجہ اسی کی طرف رہنی چاہیئے۔ خواہ جوتے کا تسمہ ہو یا نمک کی ڈلی۔

الماجد

الماجد۔ کا اصل لفظ مجد ہے۔ ایک اسم جس کے معنی جلال اور اعزاز کے ہیں۔ وصف الماجد کا مطلب ہے مکمل کمال اور شاندار جلال۔ وہ اپنی صفات اور افعال میں خوبصورت ہے۔ وہ اپنے بندوں کے ساتھ نہایت رحم دلی سے پیش آتا ہے۔ نہایت سخاوت سے۔ اپنی شفقت کے نور سے ان پر اپنی عظمت کا اظہار کرتا ہے۔ وہی الماجد والمجید ہے

وہی ہماری دعاؤں کا محور ہے۔ ہمارا رب ! الماجد ہے۔ المجید ہے۔ اس کی بڑی اونچی شان ہے۔ جو کچھ اسے پسند ہے وہی کرنے والا ! ہم اسی سے التجا کرتے ہیں کہ ہمیں وعدہ کے دن سلامتی عطا فرما۔ پاک ہے وہ جس نے اپنے بندوں پر اپنی شان و عظمت کے ذریعے احسان کیا اور وہ اسی سے وصف سے نہایت ممتاز بھی ہے۔ پاک ہے وہ جو ہر لحاظ سے عظیم ہے۔ جس کی عزت و شان کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جس کی سخاوت وسیع ہے

وصف "المجد" وصف "الواجد" کے معنی کو واضح کرتا ہے۔ اس طرح ان کی آزادی کے مشترکہ معنی پر زور دیتا ہے۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ کے رب نے فرمایا: اے میرے بندو ! تم سب گنہگار ہو سوائے اُن کے جنہیں میں نے گناہ سے شفا دی ہے۔ پس تم مجھ سے معافی مانگو تاکہ میں تمہیں اپنی طاقت سے بخش دوں۔

تم میں سے جو شخص یہ جان لے کہ میں معاف کرنے پر قادر ہوں اور وہ مجھ سے استغفار کرے گا تو میں اس کے گناہوں کو بخش دوں گا اور ان سے در گزر کروں گا۔ تم سب ہلاک ہونے والے ہو سوائے ان کے

جنہیں میں ہدایت دیتا ہوں۔ پس تم میری رہنمائی حاصل کرو تاکہ میں تمہیں ہدایت دوں۔ تم سب غریب ہو سوائے ان کے جنہیں میں غنی کرتا ہوں۔ پس مجھ سے مانگو تاکہ میں تمہیں رزق دوں۔

اے میرے بندو! اگر تم میں سے پہلا اور آخری۔ جو کچھ تمہارے پاس نم ہو اور جو کچھ خشک ہو۔ تم میں سے زندہ اور مردہ سب مل کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ متقی شخص کی طرح متقی ہو جائیں۔ تو اس سے میری دولت میں اتنا اضافہ نہیں ہو گا۔ ایک مچھر کے بازو کے وزن کے طور پر. اور اگر وہ سب میرے بندوں میں سب سے زیادہ بد بخت ہو جائیں تو میری دولت میں مچھر کے پر کے وزن کے برابر کمی نہیں آئے گی۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَتَرَى ٱلْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِىَ تَمُرُّ مَرَّ ٱلسَّحَابِ ۚ صُنْعَ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ أَتْقَنَ كُلَّ شَىْءٍ ۚ إِنَّهُۥ خَبِيرٌۢ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿88﴾

سورۃ النمل آیت 88

اور (اس وقت) تم پہاڑوں کو دیکھو گے تو گمان کرو گے کہ وہ ساکن و برقرار ہیں مگر وہ بادلوں کی طرح چلتے پھر رہے ہوں گے۔ یہ اللہ ہی کی کاریگری ہے جس نے ہر شے کو مضبوط و پائیدار بنا دیا ہے۔ بیشک وہ تمہارے سب کاموں سے خوب باخبر ہے۔

الماجد اور المجید سے مراد عظمت والا۔ کبریائی والا ہے۔ جو ازلی طور پر مجد و شرف۔ کبریائی۔ عظمت اور جلالت جیسی صفات سے متصف ہو۔ جو ہر چیز سے بڑا۔ بزرگ۔ بلند شان والا اور زیادہ عظمت والا ہو۔ اس کے دشمنوں کے دلوں میں بھی اس کی تعظیم اور بزرگی راسخ ہو۔ جو نہایت شرف والا ہو۔ جس کے تمام افعال جمیل ہوں۔ اور جس کی عطاء اور ثواب نہایت کثیر ہو۔

قرآن کریم میں الماجد کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

قَالُوٓاْ أَتَعۡجَبِينَ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِۖ رَحۡمَتُ ٱللَّهِ وَبَرَكَٰتُهُۥ عَلَيۡكُمۡ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِۚ إِنَّهُۥ حَمِيدٞ مَّجِيدٞ ﴿73﴾

سورۃ ہود آیت 73

انہوں نے کہا کہ کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟۔ اے اہل بیت (ابراہیمؑ کی بیوی)! ۔ تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔ بلا شبہ وہ بڑا قابل تعریف نہایت اونچی شان والا ہے۔

ذُو ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡمَجِيدُ ﴿15﴾ لا

سورۃ البروج آیت 15

عرش کا مالک بڑی ہی شان والا ہے۔

المجید کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیت بھی ہے۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر اس کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے قرآن پاک کو بھی بڑی شان والا بتایا ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ مَّجِيدٌ ﴿21﴾ لا

سورۃ البروج آیت 21

بلکہ یہ قرآن کریم تو بڑی ہی شان والا ہے۔

الْمَالِک

الْمَالِک ۔اللہ عزوجل کی وہ عظمت وکبریائی والا ہے۔جس سے وہ کائناتی معاملات کی تدبیر کرتا ہے۔اور اس میں جیسا چاہے تصرف کرتا ہے۔سارے بندے اس کے غلام اور اسی کے محتاج ہیں۔اور وہ ان سب کا بادشاہ وآقا ہے۔

کوئی بھی دنیاوی بادشاہ یا آقا ہو۔اللہ کا دیا ہوا منصب ہے۔اللہ ہی کے لئے مکمل حکومت ہے۔سب اسی کے غلام ہیں۔اور آسمان وزمین میں جو بھی بھلائی اور خیر ہے۔سب اسی کے احسان وکرم کا ثمرہ ہے۔اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں اور کائنات کی تمام چیزیں ہیں۔

المالک وہ ہے جو بنا حساب وکتاب عطا کرتا ہے۔بندوں پر اپنی عطاؤں کی بارش برساتا ہے۔اور اس سے اس کی بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے۔اور نہ ایک مصروفیت دوسری مصروفیت سے اس کو بے خبر رکھ سکتی ہے۔حتیٰ کہ ساری مصروفیات ایک ساتھ مجتمع ہو جائیں۔تو بھی اس منتظم کے لیے کم ہیں۔اللہ جل شانہ کا قدسی فرمان ہے کہ۔اگر انسان اور جنات میں سے پہلے سے لے کر آخری تک ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو جائیں۔اور مجھ سے مانگیں۔اور میں ان میں سے ہر ایک کی مراد پوری کردوں۔تو اس سے میرے خزانوں میں اس قدر بھی کمی نہ ہوگی جس قدر سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے ہوا کرتی ہے۔

(امام مسلم)

وہی انصاف کے دن کا مالک ہے جسے چاہتا ہے۔ بادشاہت عطا کرتا ہے۔ اور جس سے چاہے حکومت چھین لیتا ہے اور جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔

یقیناً سارا کا سارا اور سب کچھ اللہ تعالی ہی کا ملک ہے۔ وہی اس سب کا مالک اور پھر ملیک بھی ہے۔

مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿4﴾ ط

سورۃ الفاتحۃ آیت 4

مالک ہے انصاف کے دن کا۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿26﴾

سورۃ آل عمران آیت 26

کہہ دو کہ اے اللہ ! ۔ حقیقی بادشاہت کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے حکومت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل ہونے دے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

مالک کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جن میں نام سے تو نہیں بلکہ لب لباب میں اللہ کی ملکیت اور بادشاہت کا ذکر ہے۔اور ملکیت کے اظہار کے لیے لَّهُۥ۔ لِلَّهِ۔ لِلرَّحْمَٰنِ۔ اور بِيَدِهِ کے الفاظ ہیں۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ
ٱلْحَقُّ ۚ وَلَهُ ٱلْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ
ٱلْخَبِيرُ ﴿73﴾

سورة الأنعام آیت 73

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے اور جس دن بس اتنا کہے گا کہ (حشر برپا) ہو جائے تو وہ برپا ہو جائے گا اسی کا ارشاد برحق ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو صرف اسی کی بادشاہت ہوگی۔ وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خوب خبردار ہے۔

ٱلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فِى جَنَّٰتِ
ٱلنَّعِيمِ ﴿56﴾

سورة الحج آیت 56

اس دن اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی وہی ان کے درمیان فیصلہ کردے گا۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔

ٱلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ ٱلْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ عَسِيرًا ﴿26﴾

سورۃ الفرقان آیت 26

اس دن ربِ الرحمٰن ہی کی حقیقی بادشاہی ہوگی۔اور وہ دن کافروں پر بڑا ہی بھاری ہوگا۔

خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْأَنْعَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِى ظُلُمَٰتٍ ثَلَٰثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿6﴾

سورۃ الزمر آیت 6

اسی نے تم (سب) کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کے بھی آٹھ جوڑے پیدا کئے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریک پردوں میں ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت میں پیدا کرتا ہے۔یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔پھر تم کہاں بہکے جاتے ہو؟۔

يَوْمَ هُم بَٰرِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِّمَنِ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿16﴾

سورۃ غافر آیت 16

جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ان کی کوئی بات بھی اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔ (ارشاد ہوگا) آج کس کی کامل بادشاہت ہے؟ صرف اور صرف اللہ کی نا۔ جو واحد و یکتا اکیلا ہر چیز پر بخوبی غالب ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى ٱلسَّمٰوٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ لَهُ ٱلْمُلْكُ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ التغابن آیت 1

جو بھی آسمانوں وزمین میں ہیں سب اسی اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الصّمَد کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے ہیں۔اسی کی حقیقی بادشاہت ہے اور ہر طرح کی تعریف (شکر) اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

۞ تَبٰرَكَ ٱلَّذِى بِيَدِهِ ٱلْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾ لا

سورۃ الملک آیت 1

بڑا ہی بابرکت ہے وہ (اللہ جل شانہ) جس کے ہاتھ میں (ساری کائنات کی) بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

المالک ہی اپنی مخلوقات کا مالک ہے۔ وہ دنیا و آخرت میں ان کے معاملات میں تصرف کا اختیار رکھنے والا ہے۔ لہٰذا بندے اسی کی طرف راغب رہیں۔ اسی کی پناہ کے طلب گار ہوں۔ اور اس کی طرف سے ملنے والی نعمتوں کو آہ وزاری۔ اور دعاء وبکاء کے ذریعے زیادہ سے زیادہ مانگنے کی خواہش رکھیں۔

الملک کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیت بھی ہے۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر اس کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ انسانوں کا اس سرزمین پر جو بھی غلبہ حاصل ہے وہ اللہ رب العزت کا دیا ہوا ہے۔ وگرنہ انسان تو ایک تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کا مالک نہیں۔

يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۚ وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿13﴾ ط

سورۃ فاطر آیت 13

وہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر کوئی ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے۔ یہی تو تمہارا رب اللہ ہے اسی کی بادشاہت ہے۔ اور اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن لوگوں سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی (کسی چیز کے) مالک نہیں۔

يَٰقَوْمِ لَكُمُ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ظَٰهِرِينَ فِى ٱلْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِنۢ بَأْسِ ٱللَّهِ إِن
جَآءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ أُرِيكُمْ إِلَّا مَآ أَرَىٰ وَمَآ أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ ٱلرَّشَادِ ﴿29﴾

سورۃ غافر آیت 29

اے میری قوم آج تمہاری بادشاہی ہے اور اس سرزمین میں تمہیں غلبہ بھی حاصل ہے لیکن اگر اللہ کا عذاب ہم پر آگیا تو کون ہماری مدد کرے گا؟۔ فرعون بولا کہ میں تو تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جو مجھے مناسب لگتی ہے اور میں اسی راہ کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جس میں بھلائی ہے۔

المانع

المانع۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔المانع کے معنی ہیں روک دینے والا۔یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک ہےاور منع سے ماخوذ ہے۔دینے یا عطا کرنے کا برعکس ہے۔اس کا مطلب حفاظت کرنااور بچاکے رکھنا بھی ہے۔ کسی ایک چیز کادوسری کو نقصان پہنچانے سے روکنا یالوگوں کے ایک گروہ کادوسرے کو تباہ کرنے سے روکنا۔یہ لفظ دشمن کے خلاف ایک محفوظ گھر۔ایک مضبوط قلعہ۔یا پھر دفاع کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اس کا مطلب ہے۔حفاظت اور مدد کرنا۔

اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ یہ عقیدہ اور جسم دونوں میں فنا یا کمی کے اسباب کو روکنے کی طاقت رکھتا ہے۔اس فنااور زوال کو ایسے اسباب پیدا کرکے روکتا ہے جو اسے فنااور زوال سے بچاتے ہیں۔پس وہ بعض اسباب پیدا کرتا ہےاور بعض سے منع کرتا ہے۔ہر وہ چیز دیتا ہے جو اس کے مفادات کو پورا کرےاور جو اس کے نقصان کا سبب بننے سے رک جائے۔وہ دفاع اور حفاظت کے لیے برائی سے بچاتا ہے۔وہ جس کو چاہتا ہے دینا بند کردیتا ہے تاکہ وہ اس کی طرف کوشش کرے یا اپنی اصلاح کرے۔وہ ہر کسی کو آزمائشی زندگی بخشتا ہے۔وہ کسی سے محبت کرتا ہے یا نہیں کرتا سب کو دیتا ہے۔لیکن آخرت کی نعمتیں بس اسے دے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے دوسروں سے روک رکھے گا۔

جو اس کی اطاعت کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ دنیا کی حد تک وہ سب کو دیتا اور سب کی حفاظت اور مدد بھی کرتا ہے۔ وہ ان کو بھی دیتا ہے جو چاہتے ہیں کہ دنیا میں فساد پھیلے۔ اور حکمت کے تحت ایسے اسباب پیدا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مختلف معاملات میں تباہی اور زوال کے اسباب کی طرف نہ جا سکیں۔ البتہ کبھی اپنے مطیع بندوں میں سے کچھ کو وہ ایسے کام کرنے سے روک رکھتا ہے جو وہ ان سے نہیں کرانا چاہتا ۔

انسانوں کے قائم کیے اہداف پر ایک نظر ڈالیں تو ان میں یہ بھی شامل ہوتا ہے کہ کسی چیز کا تحفظ اور اس کے فنا کے اسباب پر روک لگائی جائے۔ تاکہ وہ معدوم ہونے سے محفوظ رہے۔ لیکن وہ اس کے کہ فنا اور زوال کے اسباب سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتے۔ بس اندازے مقرر کیے ہوتے ہیں۔ یوں تو ہر محافظ دفاع اور حفاظت کرتا ہے۔ مگر ہر منع کرنے والا حفاظت نہیں کرتا۔ سوائے اس کے کہ وہ فنا اور زوال کے اسباب سے اچھی طرح واقف ہو۔ جس پر اللہ جل شانہ ہی پورا اترتا ہے۔ اور صحیح روک لگاتا ہے۔

المانع۔ مصیبت کو اپنے دوستوں تک پہنچنے سے روک رکھتا کرتا ہے۔ یا جس کو چاہے دینے سے مکمل پرہیز کرتا ہے۔ اگر وہ مصیبت کو اپنے دوستوں تک پہنچنے نہیں دیتا۔ تو یہ اس کے خوبصورت فضل کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان کو وہ چیز دینا بند کر دے جس کی وجہ سے وہ کسی مصیبت میں پھنس سکتے ہوں تو یہ بھی اس کی طرف سے بہت بڑا احسان ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ دنیا کی زندگی کی لذتیں سب کو دیتا ہے لیکن دل کی حفاظت کا کام انسان کا اپنا ہے۔ یہ ایک اختیاری معاملہ ہے جسے اللہ نہیں کرتا سوائے اس کے جو عبادات و ریاضت سے اس کا قرب حاصل کر لے۔

وہ کچھ لوگوں کو دولت دے کر دولت مند بناتا ہے اور جسے چاہتا ہے دینا بند کر دیتا ہے تاکہ ان کو مصیبت میں آزمائے۔ وہ مالدار اور غریب کرتا ہے۔ وہ کچھ لوگوں کو خوش کرتا ہے اور کچھ کو دکھی کرتا ہے۔ وہ کچھ کو دیتا ہے اور کچھ سے روکتا ہے۔ بعض کو عطا کرتا ہے اور بعض کو محروم کرتا ہے۔ وہ المعطی بھی ہے اور المانع بھی۔ المعطی کہ دینے والا ہے۔ اور المانع کہ روک لگا رکھنے والا ہے۔ یہ دونوں صفات اکثر ایک ساتھ استعمال ہوتی ہیں۔ المانع المعطی بھی ہے۔ روکے جانے کے اندر بھی دینا ہو سکتا ہے اور دینے میں روک بھی ہو سکتی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے کسی کو اچھی صحت سے محروم کر سکتا ہے اور اس سے اپنے فرمان پورے کروا کے راضی کر سکتا ہے۔ یا مختلف طرح کی نعمتوں میں کسی نعمت کی افراط اور کسی میں تفریط۔ جیسے کہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی پر بہت زیادہ دولت کو روک سکتا ہے اور اس کے بجائے اسے کئی دوسرے کمالات اور خوبصورتی دے دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ روزانہ مقررہ نمازوں میں سے ہر ایک سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہا کرتے تھے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا اور واحد معبود ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے۔ اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے رب! جو کچھ تو عطا کرتا ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور نہ ہی تیری روک پر کوئی دے سکتا ہے اور کوئی تیری مرضی کے نفاذ کو روکنے پر قادر نہیں ہے۔

قرآن کریم میں المانع یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَٰتُهُمْ إِلَّآ أَنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَبِرَسُولِهِۦ وَلَا يَأْتُونَ
ٱلصَّلَوٰةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَٰرِهُونَ ﴿54﴾

سورۃ التوبۃ آیت 54

اوران کی خیرات قبول نہ ہونے کی وجہ اس کے سوااور کچھ نہیں کہ انہوں نے اللہ اوراس کے رسول سے کفر کرلیا۔اور نماز میں سست روی سے آتے ہیں اور ناگواری سے خرچ کرتے ہیں۔

وَمَا مَنَعَنَآ أَن نُّرْسِلَ بِٱلْءَايَٰتِ إِلَّآ أَن كَذَّبَ بِهَا ٱلْأَوَّلُونَ ۚ وَءَاتَيْنَا ثَمُودَ ٱلنَّاقَةَ
مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا۟ بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِٱلْءَايَٰتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ﴿59﴾

سورۃ الاسراء آیت 59

اور ہم نے معجزات بھیجنے اسی لئے موقوف کردیئے کہ پہلے گزرے لوگوں نے ان کو جھوٹا ہی جانا۔اور ہم نے قومِ ثمود کو اونٹنی کا بڑا واضح معجزہ دیا تھا پھر بھی انہوں نے اس پر ظلم کیا۔اور یہ نشانیاں تو ہم محض تنبیہ وآگاہی کے لئے ہی بھیجا کرتے ہیں۔

أَمْ لَهُمْ ءَالِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا
يُصْحَبُونَ ﴿43﴾

سورۃ الانبیاء آیت 43

کیا ان کے ہمارے علاوہ اور بھی عبادت کے لائق (معبود) ہیں جو اِن کو (مصائب و تکالیف سے) بچا رکھتے ہیں۔ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہماری طرف سے انہیں ایسی کوئی تائید و رفاقت حاصل ہے۔

المبدئ

المبدئ۔ اللہ کی صفت ہے۔ اس کا اصل لفظ بدا ہے۔ جس کا مطلب ہے ابتدا کرنا۔ آغاز کرنا۔ شروع کرنا۔ اور اس طرح۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام مخلوقات کی تخلیق کی ابتدا۔ آغاز۔ شروع کرکے انہیں وجود میں لاتا ہے۔ یہ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔ المبدی کے معنی ہیں پہلی بار پیدا کرنے والا۔ وہ جس نے بغیر کسی مادے اور شکل و نقشے کے اس کائنات کو پیدا کردیا۔

المبدی کائنات کو بغیر کسی پیشگی ماڈل کے وجود میں لایا ہے۔ وہی ہے جس نے تمام جہانوں کو کامل طریقے سے پیدا کیا۔ جو اپنے بندوں پر عنایات کرتا اور ان کی مدد کا بھی آغاز کرتا ہے۔ اپنے آپ کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ لوگ صرف اسی پر بھروسہ کریں۔ مگر بہت سارے لوگ اپنی خام خیالی کی بنا پر اللہ رب العزت کو سمجھ ہی نہیں پاتے۔

المبدی" اور "المعید" دونوں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں اور جن لوگوں نے ان ناموں پر بحث کی ہے ان میں سے اکثر نے ان کو ساتھ ساتھ ذکر کیا ہے کہ مخلوق کی ابتدا کرنے والا۔ اور سب کچھ فنا ہونے جانے کے بعد واپس وجود میں لانے والا۔ قرآن میں بھی کئی جگہ یہ دونوں صفات ساتھ ساتھ بیان ہوئی ہیں۔

قرآن کریم میں المبدئ یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

قُلْ أَمَرَ رَبِّى بِٱلْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا۟ وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ
ٱلدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿29﴾ ط

سورۃ الأعراف آیت 29

کہہ دو میرے رب نے تو انصاف کا حکم دیا ہے۔ اور ہر سجدے نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا (قبلے کی طرف) کرلیا کرو اور دین (یعنی ساری عبادتیں) اس کے لئے خالص کرتے ہوئے صرف اسی کو پکارو۔ وہ جیسے تم کو پہلے پیدا کرچکا ہے اسی طرح تمہیں پھر بھی پیدا کرے گا۔

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُۥ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ لِيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ
ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ
أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ ﴿4﴾

سورۃ یونس آیت 4

تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ یقیناً وہی خلقت کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ دیدے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا اور ان کے کفر کی وجہ سے المناک عذاب ہوگا۔

قُلْ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ ۚ قُلِ ٱللَّهُ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيدُهُۥ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿34﴾

سورة يونس آیت 34

پوچھو کہ کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو مخلوقات کی شروعات کرے پھر اس کا اعادہ بھی کرے؟۔ (خود جواب) بتادو کہ پیدائش کا آغاز بھی اللہ ہی کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ بھی کرے گا۔ پھر تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟۔

يَوْمَ نَطْوِى ٱلسَّمَآءَ كَطَىِّ ٱلسِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ ۚ وَعْدًا
عَلَيْنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ ﴿104﴾

سورة الأنبياء آیت 104

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے لکھا ہوا کاغذ لپیٹا جاتا ہے۔ (پھر) اُسی طرح کا اعادہ کریں گے جیسا کہ ہم نے پہلی تخلیق شروع کی تھی۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے جسے یقیناً ہم (پورا) کرکے رہیں گے۔

أَمَّن يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَمَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ
قُلْ هَاتُوا۟ بُرْهَٰنَكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿64﴾

سورۃ النمل آیت 64

وہ کون ہے جو خلقت کی ابتدا کرتا ہے اور پھر اسے دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔اور کون ہے جو تمہیں آسمان وزمین سے رزق دیتا ہے؟۔توکیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کا مستحق (معبود) ہے؟۔(ہر گز نہیں۔بلکہ) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ كَيْفَ يُبْدِئُ ٱللَّهُ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥٓ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿19﴾

سورۃ العنکبوت آیت 19

کیاان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح پہلی بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر کس طرح اسے دہراتا بھی ہے؟ بیشک یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ بَدَأَ ٱلْخَلْقَ ۚ ثُمَّ ٱللَّهُ يُنشِئُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْءَاخِرَةَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿20﴾ ج

سورۃ العنکبوت آیت 20

کہہ دو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اللہ نے کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا کیا؟۔پھر اللہ دوسری بار بھی (اسی طرح) پیدا کرے گا۔بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

ٱللَّهُ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿11﴾

سورۃالروم آیت 11

اللہ ہی خلقت کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ بھی کرے گا پھر اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤگے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿27﴾ع3

سورۃالروم آیت 27

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُس کا اعادہ بھی کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان بہت بلند ہے۔ اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

إِنَّهُۥ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿13﴾ج

سورۃالبروج آیت 13

البتہ وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (زندہ) کرے گا۔

اللہ کی صفت المبدی یاد رکھنے والے کو چاہیے کہ جب بھی اسے یاد کرے اس سے استغفار کرے اور اس سے دعا کرتے ہوئے ہمیشہ اس کی طرف توجہ رکھے۔

بدا کے موضوع پر قرآن کریم میں یہ بھی آیت ہے۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر اس کا تذکرہ اس طرح کیا گیا ہے کہ باطل اس قابل ہی نہیں کہ کچھ بھی پیدا کر سکے۔ حق کے مقابل باطل کبھی ٹک نہیں سکتا۔اور مجال ہے جو باطل پہلے کچھ پیدا کیا ہو اور آئندہ بھی کچھ پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

قُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ ٱلْبَٰطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿49﴾

سورة سبا آیت 49

کہہ دو کہ حق آچکا ہے اور باطل نہ تو پہلے کچھ پیدا کر سکا اور نہ ہی پھر کچھ پیدا کر سکے گا۔

المبین

المبین۔ کا مطلب ہے۔ بیان کرنے والا۔ ظاہر کرنے والا۔ واضح کرنے والا۔ کھول کھول کر وضاحت کرنے والا۔ اللہ سبحانہ و تعالی المبین ہے۔ اس نے اپنی کتاب کی آیات کو ہر طرح سے۔ کئی اسلوب کے ساتھ۔ اس طرح سے مختلف انداز میں سمجھایا ہے۔ کہ ان کا بنیادی نچوڑ اور کھرا کھرا مفہوم۔ کم سے کم عقل رکھنے والے کے لیے بھی قابل فہم بن جائے۔ یہ اس رحم کرنے والے کی جانب سے کوئی بات سمجھانے کی ایسی اعلیٰ ترین کوشش و کاوش ہے۔ جس کی مثال نہ ملتی ہے نہ رہتی دنیا تک ملے گی۔ اگر کوئی اللہ جل جلالہ کی اس بہترین کاوش کی قدر ہی نہ کرے۔ تو اور بات ہے۔ ایسا ناقدرا شخص دور سے ہی کہہ دیتا ہے کہ یہ تو سمجھ سے ہی باہر ہے۔ ایسا کہنے والا دراصل اپنی کیفیت بیان کر رہا ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت وہ ناشکرا ہے۔ جبکہ اللہ عزوجل کے فرمان کے مطابق یہ نہایت آسان اور عام فہم ہے۔ جو کہ المبین کی نازل کردہ ہے۔

ذرا اسی بات کو اپنی طرف گھما کر دیکھیں۔ کہ آپ نے خود کوشش کر کے کوئی ایسی تحریر لکھی ہو۔ جو ہر لحاظ سے سمجھ میں آنے والی ہو۔ اور جو مختلف طرح سے آزمودہ بھی ہو۔ اس پر شہادتیں بھی موجود ہوں۔ کہ واقعی یہ اپنی مثال آپ ہے۔ پھر اس پر کوئی یہ تبصرہ کر دے کہ میرے پلے تو کچھ نہیں پڑا۔ تو آپ کو وہ کیسا لگے گا۔ اس کے بارے آپ کی کیا رائے ہو گی؟۔

بالکل ایسے ہے اللہ جل شانہ کی نظر میں ان لوگوں کی حیثیت ہے۔جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کی کتاب ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔کاش کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو اس طرف بھی لگائیں کہ یہ کتاب بھی ان کے سمجھنے کے لیے آسان ہو جائے۔

اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندوں پر رحمت کرتے ہوئے ان کے لیے بہت سی چیزوں کو واضح کر دیا ہے جیسے کہ اللہ رب العزت نے حق اور باطل راستے الگ الگ ظاہر کر دیے ہیں۔اس نے مومنوں اور مجرموں کا راستہ واضح بتادیا ہے۔اس نے اپنی رضا اور ناراضگی والے کاموں کے بارے واضح طور پر سمجھادیا ہے۔اس نے اپنے اسماء وصفات کے علم کو واضح کیا ہوا ہے۔اس نے اپنے معبود ہونے کو اس طرح مزین فرمایا ہے کہ اس کا انکار دائرۂ اسلام سے ہی اخراج ہے۔اور وہ یہ ہے کہ میرے علاوہ کوئی بھی اس قابل نہیں اس کی عبادت کی جائے۔اس نے اپنی واحدانیت کو کھول کر بیان کیا ہے۔اس نے اپنے خالق اور مالک ہونے کو بھی بیان کر دیا ہے۔وہ خود بھی کئی طرح کی نشانیوں سے عیاں ہے اور جو چیزیں اس نے پیدا کیں اور دکھانا چاہیں ان کو بھی واضح کر دیا۔اس نے انسان کی تخلیق کا راز بھی افشاں کیا ہوا ہے۔اور کائنات کی تخلیق کا مقصد بھی بتایا ہوا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے رسول اللہ ﷺ کو بھیج کر۔بنی نوع انسان کے لیے زندگی گزارنے کے تمام طریقے وضع کر دیے۔اس نے تمام منکرات اور برائیوں اور اچھائیوں کو بھی واضح کر دیا ہے۔ وہ کبھی برائی اور بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ہمیشہ بھلائی کی ترغیب دیتا ہے۔اس نے حلال اور حرام بھی جتادیا۔اس نے شیطان کی چالوں کو بھی کھول کر بیان فرمادیا۔اس نے اپنی حدود کو بھی واضح کر کے بتادیا ہے کہ انسان

کی آزادی کہاں تک ہے۔اور حد سے باہر نکلنا کیسا ہے۔ اور اپنی رحمت اور عذاب کو بھی واضح کر دیا ہے۔غرض اس نے دنیا اور آخرت کی حقیقت اس طرح سے واضح کر دی ہے کہ انسان آخرت کے لیے تیاری میں جنت کا سامان کرسکے اور دوزخ سے بچ سکے۔لہٰذا نبی ﷺ کے فرمان اور قرآن مبین سے رہنمائی لینی چاہیئے اس کو سمجھ کر متشابہات سے بچتے ہوئے اس کے واضح احکامات پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور اس حق کو آگے سے آگے بھی پہنچانا چاہیئے۔ کبھی بھی لوگوں کے ڈر سے حق بات کو نہ چھپانا چاہیئے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو اس نورِ ہدایت سے روشن کردے۔آمین ثمہ آمین!

قرآن کریم میں المبین یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ ٱللَّهُ دِينَهُمُ ٱلْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ ٱلْمُبِينُ ﴿25﴾

سورۃ النور آیت 25

اس دن اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دیدے گا جس کے وہ حقدار ہیں اور وہ جان لیں گے کہ بیشک اللہ ہی حق کو سچا کر دکھانے والا ہے۔

المبین کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے مختلف طرح سے حقائق کی وضاحت کی ہے اور

کسی جگہ لوگوں کا اعتراض نقل کیا ہے۔ قرآن پاک کو وضاحت بھری کتاب کہا گیا۔ اور نبیوں کے بارے کہا گیا کہ واضح پیغام پہنچا دینا ہی لازم ہے۔ اور بھی کئی طرح سے وضاحت موجود ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِى ٱلْأَرْضِ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿168﴾

سورۃ البقرۃ آیت 168

اے بنی نوع انسان!۔ زمین میں جو بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا (جدّی) دشمن ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱدْخُلُواْ فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿208﴾

سورۃ البقرۃ آیت 208

اے ایمان والو!۔ تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا (جدّی) دشمن ہے۔

لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ
ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ
مُّبِينٍ ﴿164﴾

سورۃ آل عمران آیت 164

البتہ یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا ہے جو ان کے درمیان ان ہی میں سے رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان کو پاک کرتا اور انہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

وَإِنْ أَرَدتُّمُ ٱسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَءَاتَيْتُمْ إِحْدَىٰهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا۟ مِنْهُ
شَيْـًٔا ۚ أَتَأْخُذُونَهُۥ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿20﴾

سورۃ النساء آیت 20

اور اگر تم ایک عورت کی جگہ دوسری عورت کرنی چاہو اور پہلی کو تم نے خزانے کا خزانہ دے رکھا ہو تو بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم بہتان لگا کر اور ظلم و زیادتی سے اپنا مال واپس لو گے ؟۔

ٱنظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِۦٓ إِثْمًا مُّبِينًا ﴿50﴾ ع7

سورۃ النساء آیت 50

دیکھ لو! ۔ یہ لوگ اللہ پر کیسے کیسے جھوٹ گھڑ لیتے ہیں۔ ان کے لئے یہ ایک ہی (گھناؤنا اور) کھلم کھلا گناہ کافی ہے۔

سَتَجِدُونَ ءَاخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا۟ قَوْمَهُمْ كُلَّ مَا رُدُّوٓا۟ إِلَى ٱلْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا۟ فِيهَا ۚ فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوٓا۟ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَمَ وَيَكُفُّوٓا۟ أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَٱقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنًا مُّبِينًا ﴿91﴾ ع12

سورۃ النساء آیت 91

تم ایک اور قسم کے لوگ بھی پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں جب کبھی وہ فتنہ کا موقع پاتے ہیں تو اس میں کود پڑتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ تم سے (لڑنے میں) کنارہ کشی نہ کریں اور تمہارے آگے سلامتی کی پیش کش بھی نہ کریں اور نہ ہی اپنے ہاتھوں کو روکتے ہوں تو جہاں کہیں پاؤ ان کو پکڑو اور قتل کر دو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح حجت دے رکھی ہے۔

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِى ٱلْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا۟ مِنَ ٱلصَّلَوٰةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱلْكَٰفِرِينَ كَانُوا۟ لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿101﴾

سورۃ النساء آیت 101

اور جب تم رختِ سفر باندھے ہوئے نکلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز میں سے کچھ قصر کرکے پڑھ لو۔ (خصوصاً) اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔ بیشک کافر تمہارے صریح دشمن ہیں۔

وَمَن يَكْسِبْ خَطِيٓـَٔةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِۦ بَرِيٓـًٔا فَقَدِ ٱحْتَمَلَ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿112﴾ع16

سورۃ النساء آیت 112

اور جو کوئی گناہ تو خود کرے پھر کسی بے گناہ پر اس کی تہمت لگا دے تو اس نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیا۔

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَـَٔامُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ ءَاذَانَ ٱلْأَنْعَٰمِ وَلَـَٔامُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيْطَٰنَ وَلِيًّا مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ﴿119﴾ط

سورۃ النساء آیت 119

اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کرتا اور انہیں نت (نئی) امیدیں دلاتا رہوں گا اور یہ بھی انہیں سکھلاتا رہوں گا کہ لازمی جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور یہ بھی انہیں حکم دیتا رہوں گا کہ ضرور اللہ کی بنائی ہوئی

صورتیں بگاڑتے رہیں۔اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیا تو یقیناً وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن
تَجْعَلُواْ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَٰنًا مُّبِينًا ﴿144﴾

سورۃالنساء آیت 144

اے ایمان والو!۔مومنوں کے علاوہ کافروں کو ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ۔کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا کھلا کھلا الزام لے لو؟۔

يَسْـَٔلُكَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ أَن تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَٰبًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ ۚ فَقَدْ سَأَلُواْ مُوسَىٰٓ أَكْبَرَ
مِن ذَٰلِكَ فَقَالُوٓاْ أَرِنَا ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ ٱتَّخَذُواْ ٱلْعِجْلَ مِنۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ فَعَفَوْنَا عَن ذَٰلِكَ ۚ وَءَاتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَٰنًا مُّبِينًا ﴿153﴾

سورۃالنساء آیت 153

اہل کتاب تجھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار لاؤ۔یہ تو یقیناً موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑی چیز مانگ چکے ہیں پس کہتے تھے کہ اللہ کو علانیہ ہمارے سامنے لا کر دکھاؤ۔سو ان کے گناہ کی

وجہ سے ان پر بجلی ٹوٹ پڑی۔ پھر بہت سی نشانیاں پا چکنے کے بعد بھی بچھڑے کو (معبود) بنالیا ہم نے اس
پر بھی معاف کردیا۔ اور موسیٰؑ کو واضح غلبہ عطا کیا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿174﴾

سورۃ النساء آیت 174

اے بنی نوع انسان !۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل و سند آچکی ہے۔ اور ہم
نے تمہاری طرف نمایاں نورِ ہدایت (قرآن و فرقان) نازل کردیا ہے۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ
وَيَعْفُوا۟ عَن كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَكِتَٰبٌ مُّبِينٌ ﴿15﴾ لا

سورۃ المائدۃ آیت 15

اے اہلِ کتاب !۔ یقینی طور پر تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو بہت سی ایسی باتیں تم پر کھول کھول کر
واضح کرتا ہے جن کو تم (اپنی) کتاب میں سے چھپالیا کرتے تھے اور بہت سی چیزوں سے درگزر بھی کرتا
ہے۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نورِ ایمان اور وضاحت بھری کتاب آچکی ہے۔

وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَٱحْذَرُوا۟ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا
ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿92﴾

سورة المائدة آیت 92

اور اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو۔ اگر منہ پھیر لوگے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول پر تو صرف پیغام کا واضح طور پر پہنچا دینا ہی لازم ہے۔

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱذْكُرْ نِعْمَتِى عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَٰلِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ
ٱلْقُدُسِ تُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ
وَٱلْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ بِإِذْنِى فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًۢا
بِإِذْنِى ۖ وَتُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ بِإِذْنِى ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِى ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ
بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ
مُّبِينٌ ﴿110﴾

سورة المائدة آیت 110

جب اللہ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ! ۔ میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے تھے جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی تھی۔ تُو لوگوں سے گود میں اور

ادھیڑ عمر میں بھی بات کرتا تھا۔اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی
تھی۔اور جب تو میرے حکم سے مٹی کا جانور بناتا تھا پھر اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے
(اصلی) پرندہ بن جاتا تھا۔اور تو مادر زاد اندھے اور کوڑھ کو میرے حکم سے تندرست کر دیتا تھا۔اور
مُردوں کو میرے حکم سے (زندہ کرکے) نکال کھڑا کرتا تھا۔اور جب میں نے اولادِ اسرائیل کو تجھ سے
روک دیا تھا۔جب تم ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تھے تو جو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ
اور کچھ نہیں مگر کھلا کھلا جادو ہے۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَٰبًا فِى قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿7﴾

سورۃ الانعام آیت 7

اور اگر ہم تمہاری طرف کاغذوں پر لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کر دیتے پھر یہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر دیکھ بھی لیتے تب بھی کافر یہی کہہ دیتے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

مَّن يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُۥ ۚ وَذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْمُبِينُ ﴿16﴾

سورۃ الانعام آیت 16

جس کسی سے اس دن عذاب ٹال دیا گیا تو یقینی طور پر (اللہ) نے اس پر بڑا رحم کر دیا۔اور یہی تو صریح کامیابی ہے۔

۞ وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿59﴾

سورۃ الانعام آیت 59

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔اور اسے خشکی اور تری کی ہر شے کا بخوبی علم ہے۔اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں نہ کوئی دانہ اور نہ کوئی تر چیز اور نہ ہی کوئی خشک چیز ایسی ہے مگر سب کچھ واضح کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔

۞ وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ لِأَبِيهِ ءَازَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا ءَالِهَةً ۖ إِنِّىٓ أَرَىٰكَ وَقَوْمَكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿74﴾

سورۃ الانعام آیت 74

اور یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تو بتوں کو عبادت کے قابل سمجھتا ہے؟۔میں البتہ تجھے اور تیری قوم کو بڑی کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

وَمِنَ ٱلْأَنْعَٰمِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا۟ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ
إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿142﴾ لا

سورۃ الأنعام آیت 142

اور مویشیوں میں بڑے قد والے اور چھوٹے قد والے بھی (پیدا کیے) کہ اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو۔ بلاشک و شبہ وہ تمہارا کھلا ہوا (جدّی) دشمن ہے۔

فَدَلَّىٰهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا ٱلشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْءَٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ
عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ ٱلْجَنَّةِ ۖ وَنَادَىٰهُمَا رَبُّهُمَآ أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا ٱلشَّجَرَةِ وَأَقُل
لَّكُمَآ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿22﴾

سورۃ الأعراف آیت 22

غرض اس نے ان دونوں کو دھوکے سے (نافرمانی پر) مائل کر لیا۔ پس جب انہوں نے اس درخت کا مزہ چکھا۔ تو ان پر ان کے ستر کھل گئے۔ اور وہ اپنے اوپر بہشت کے پتے جوڑنے لگے۔ تب ان کے رب نے ان کو ندا دی۔ کیا میں نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور تم کو یہ نہیں کہا تھا کہ البتہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے؟۔

قَالَ ٱلْمَلَأُ مِن قَوْمِهِۦٓ إِنَّا لَنَرَىٰكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿60﴾

سورۃ الأعراف آیت 60

تو ان کی قوم کے سرداروں نے جواب دیا ہم تو بلاشبہ تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿107﴾ ج صلے

سورۃ الأعراف آیت 107

پھر انہوں نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ ایک دم سے واضع طور پر اژدھا بن گیا۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا۟ ۗ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿184﴾

سورۃ الأعراف آیت 184

کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا؟۔ کہ ان کے ساتھی (محمدؐ) کو ذرا سا بھی جنون نہیں ہے۔ وہ تو صاف صاف آگاہی دینے والا ہے۔

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ ٱلنَّاسَ وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ
ءَامَنُوٓا۟ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَٰحِرٌ مُّبِينٌ ﴿2﴾

سورۃ یونس آیت 2

کیا یہ بات بنی نوع انسان کے لئے تعجب کا باعث ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کے پاس وحی بھیج دی ؟۔ کہ عوام الناس کو آگاہ کر دو اور جو ایمان لائیں انہیں یہ خوشخبری دے دو کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس سچا مقام و مرتبہ ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ یہ تو بیشک صریح جادو گر ہے۔

وَمَا تَكُونُ فِى شَأْنٍ وَمَا تَتْلُواْ مِنْهُ مِن قُرْءَانٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَآ أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرَ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿61﴾

سورۃ یونس آیت 61

اور تم جس حال میں بھی ہوتے ہو۔ یا قرآن میں سے کچھ تلاوت کر رہے ہوتے ہو یا تم لوگ کوئی کام کرتے ہو۔ تو ہم ضرور تم پر ناظر و نگران ہوتے ہیں جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو۔ اور تمہارے رب سے ذرّہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اور نہ کوئی چیز اس ذرّے سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب کچھ کتاب روشن میں درج ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوٓاْ إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿76﴾

سورۃ یونس آیت 76

پھر جب ہمارے ہاں سے حق سچ (یعنی سچا دین) ان تک آگیا تو کہنے لگے کہ یہ تو بلا شبہ کھلم کھلا جادو ہے۔

۞ وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿6﴾

سورۃ ہود آیت 6

اور روئے زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ کے ذمے ہے۔ اور وہ اس کے رہنے سہنے ٹھکانے اور اس کے سپرد کیے جانے کی جگہ کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ سب کچھ واضح کتاب میں (درج) ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُۥ عَلَى ٱلْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِنۢ بَعْدِ ٱلْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿7﴾

سورۃ ہود آیت 7

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ (اور تمہاری تخلیق) اس لئے کہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے کام کرتا ہے؟۔ اور البتہ اگر تم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا کہہ دو تو یقیناً منکرین ضرور کہیں گے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ إِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿25﴾ لا

سورۃ ہود آیت 25

اور البتہ یقیناً ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ (تو اس نے کہا) بیشک میں تمہیں صاف صاف آگاہی دینے والا ہوں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَـٰتِنَا وَسُلْطَـٰنٍ مُّبِينٍ ﴿96﴾ لا

سورۃ ہود آیت 96

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں اور ٹھوس دلیلیں دے کر بھیجا۔

الٓر ۚ تِلْكَ ءَايَـٰتُ ٱلْكِتَـٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿1﴾ قف

سورۃ یوسف آیت 1

الف لام را۔ یہ صاف صاف وضاحت بھری کتاب کی آیات ہیں۔

قَالَ يَـٰبُنَىَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰٓ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا۟ لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ ٱلشَّيْطَـٰنَ
لِلْإِنسَـٰنِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿5﴾

سورۃ یوسف آیت 5

یعقوبؑ نے کہا کہ اے بیٹا! ۔اپنا خواب بھائیوں کے سامنے مت بیان کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے لئے کوئی فریبی چال چلنے لگ جائیں۔ بلا شبہ شیطان انسان کا صریح (جدّی) دشمن ہے۔

إِذْ قَالُوا۟ لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰٓ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿8﴾ ج صلے

سورۃ یوسف آیت 8

جب انہوں نے کہا کہ بلا شبہ یوسفؑ اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں۔ حالانکہ ہم ایک (طاقتور) جتھا ہیں بلا شبہ ہمارا باپ صریح غلطی پر ہے۔

۞ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى ٱلْمَدِينَةِ ٱمْرَأَتُ ٱلْعَزِيزِ تُرَٰوِدُ فَتَىٰهَا عَن نَّفْسِهِۦ ۖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَىٰهَا فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿30﴾

سورۃ یوسف آیت 30

اور شہر میں عورتوں نے چرچا کر دیا کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام سے مطلب براری چاہنے میں لگی ہے ۔یقیناً اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی ہے۔ بلا شبہ ہم تو اسے صریح غلطی پر دیکھ رہی ہیں۔

۞ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِى ٱللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوٓا۟ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿10﴾

سورۃ إبراهيم آیت 10

ان کے رسولوں نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ (کے بارے) میں کچھ شک ہے جو آسمانوں وزمین کا پیدا کرنے والا ہے ؟۔ وہ تو تمہیں اس لئے بلاتا ہے کہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے۔ وہ بولے کہ تم بھی تو ہمارے ہی جیسے بشر ہو۔ تم چاہتے ہو کہ جن کی ہمارے باپ عبادت کرتے رہے ہیں ان سے ہمیں روک دو پس ہمارے پاس کوئی واضح دلیل (یعنی معجزہ) لے کر آؤ۔

۞ الٓر ۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ وَقُرْءَانٍ مُّبِينٍ ﴿1﴾

سورۃ الحجر آیت 1

الف لام را۔ یہ آیات کتاب (اللہ) اور وضاحت بھرے قرآن کریم کی ہیں۔

إِلَّا مَنِ ٱسْتَرَقَ ٱلسَّمْعَ فَأَتْبَعَهُۥ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿18﴾

سورۃ الحجر آیت 18

ہاں اگر کوئی چوری چھپے سننا بھی چاہے تو ایک دہکتا ہوا شہاب اس کا پیچھا کرتا ہے۔

فَٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿79﴾ ط 5 ع

سورۃ الحجر آیت 79

پھر ہم نے ان سے بھی انتقام لے لیا اور یہ دونوں بستیاں البتہ شارع عام پر واقع ہیں۔

وَقُلْ إِنِّىٓ أَنَا ٱلنَّذِيرُ ٱلْمُبِينُ ﴿89﴾ ج

سورۃ الحجر آیت 89

اور کہہ دو کہ یقیناً میں تو کھلم کھلا آگاہ کرنے والا (یعنی ڈرانے والا) ہوں۔

خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿4﴾

سورۃ النحل آیت 4

اسی نے انسان کو نطفے (کی بوند) سے پیدا کیا۔ پھر وہ اسی (خالق مالک) کے بارے میں علانیہ جھگڑالو بن بیٹھا۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُواْ لَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ نَّحْنُ وَلَآ
ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ
عَلَى ٱلرُّسُلِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿35﴾

سورۃ النحل آیت 35

اور مشرک کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اس کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کرتے۔ اور نہ ہی اس کے حکم کے علاوہ کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ اسی طرح ان سے پہلے گزرے لوگوں نے بھی کیا تھا۔ پس رسولوں کے ذمے تو صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں!۔

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿82﴾

سورۃ النحل آیت 82

پھر اس کے بعد بھی اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو البتہ تمہارا کام صرف پیغام کو واضح طور پر (ان تک) پہنچا دینا ہی ہے۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُۥ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ ٱلَّذِى يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِىٌّ
وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِينٌ ﴿103﴾

سورۃ النحل آیت 103

اور البتہ یقیناً ہمیں خوب معلوم ہے جو کہتے ہیں کہ اسے تو بس البتہ کوئی (دوسرا) بشر سکھاجاتا ہے حالانکہ جس کی طرف یہ منسوب کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ صاف واضع عربی زبان ہے۔

وَقُل لِّعِبَادِى يَقُولُوا۟ ٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ كَانَ لِلْإِنسَٰنِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿53﴾

سورۃ الاسراء آیت 53

اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ ایسی بات کہا کریں جو بہترین ہو۔ بلاشبہ شیطان آپس میں فساد ڈلوادیتا ہے۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلم کھلا (جدی) دشمن ہے۔

أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ ٱلظَّٰلِمُونَ ٱلْيَوْمَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿38﴾

سورۃ مریم آیت 38

جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے تو کیا ہی خوب سننے اور دیکھنے والے ہوں گے۔ لیکن (یہی) ظالم لوگ آج صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُمْ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿54﴾

سورۃ الانبیاء آیت 54

(ابراہیمؑ نے) کہا البتہ یقیناً تم اور تمہارے باپ دادا صریح گمراہی میں ہی پڑے رہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَعْبُدُ ٱللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۖ فَإِنْ أَصَابَهُۥ خَيْرٌ ٱطْمَأَنَّ بِهِۦ ۖ وَإِنْ
أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ ٱنقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِۦ خَسِرَ ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْخُسْرَانُ
ٱلْمُبِينُ ﴿11﴾

سورۃ الحج آیت 11

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو کنارے پر (کھڑا رہ کر) اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ پس اسے اگر کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اس کے سبب مطمئن ہو جائے۔ اور اگر اسے کسی آزمائشی آفت کا سامنا ہو تو منہ کے بل واپس لوٹ جائے اس نے دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ اٹھالیا اور یہی تو کھلا ہوا خسارہ ہے۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّمَآ أَنَا۠ لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿49﴾ ج

سورۃ الحج آیت 49

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان! ۔ میں تو البتہ صرف تمہیں صاف صاف آگاہ کر دینے والا ہوں۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَٰرُونَ بِـَٔايَٰتِنَا وَسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿45﴾ لا

سورۃ المؤمنون آیت 45

پھر ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی ہارونؑ کو اپنی نشانیاں اور واضح دلیل دے کر بھیجا۔

لَّوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا۟ هَٰذَآ إِفْكٌ
مُّبِينٌ ﴿12﴾

سورۃ النور آیت 12

جب تم نے (عائشہ صدیقہؓ پر الزام کی) یہ بات سنی تھی تو (بلاتاخیر) مومنوں اور مومنات نے اپنے دلوں میں نیک گمان کرتے ہوئے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا بہتان ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا
حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا۟ ۚ وَمَا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿54﴾

سورۃ النور آیت 54

کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر منہ موڑلو گے تو البتہ رسول کے ذمے بس اس بار کا (پہنچادینا) ہے جو اس پر ڈالا گیا ہے۔ اور تمہارے ذمہ اس بار کا (مان لینا) ہے جو تم پر ڈالا گیا ہے۔ اور اگر

اس کی اطاعت کرلوگے توہدایت پاجاؤ گے۔اور رسول کے ذمے توصاف طور پر پیغام پہنچانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے

تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿2﴾

سورۃ الشعراء آیت 2

یہ وضاحت بھری کتاب کی آیات ہیں۔

قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَىْءٍ مُّبِينٍ ﴿30﴾ ج

سورۃ الشعراء آیت 30

(موسیٰؑ نے) کہا کہ اگرچہ میں تمہارے پاس کوئی واضح نشانی بھی لے کر آجاؤں؟۔

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿32﴾ ج صلے

سورۃ الشعراء آیت 32

پس (موسیٰؑ نے) اپنا عصا ڈال دیا تو ایک دم سے وہ واضح اژدھا بن گیا۔

تَٱللَّهِ إِن كُنَّا لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿97﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 97

قسم ہے اللہ کی !۔ہم سب تو البتہ بہت واضح گمراہی میں تھے۔

إِنْ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿115﴾ط

سورۃ الشعراء آیت 115

میں تو صرف وضاحت و صراحت سے آگاہ کرنے والا ہوں۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿195﴾ط

سورۃ الشعراء آیت 195

یہ صاف واضح (سمجھ میں آنے والی) عربی زبان میں ہے۔

۞ طسٓ ۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْقُرْءَانِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿1﴾لا

سورۃ النمل آیت 1

طاسین۔یہ (اس) قرآن کی آیات ہیں اور جو وضاحت بھری کتاب ہے۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ ءَايَٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿13﴾ ج

سورة النمل آیت 13

پھر جب ان کے پاس ہمارے واضح معجزات پہنچ گئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

وَوَرِثَ سُلَيْمَٰنُ دَاوُۥدَ ۖ وَقَالَ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ ٱلطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ
شَىْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْفَضْلُ ٱلْمُبِينُ ﴿16﴾

سورة النمل آیت 16

اور سلیمانؑ داؤدؑ کا وارث بنا اور کہنے لگا کہ لوگو!۔ ہمیں پرندوں کی بولی بھی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کا سروسامان دیا گیا ہے۔ بیشک یہ (اللہ کا بڑا) واضح فضل ہے۔

لَأُعَذِّبَنَّهُۥ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَا۟ذْبَحَنَّهُۥٓ أَوْ لَيَأْتِيَنِّى بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿21﴾

سورة النمل آیت 21

میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح ہی کر ڈالوں گا یا پھر وہ لازمی میرے سامنے کوئی واضح دلیل (عذر) پیش کرے۔

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍۢ فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ إِلَّا فِى كِتَٰبٍۢ مُّبِينٍ﴿75﴾

سورۃالنمل آیت 75

اور آسمانوں وزمین میں کوئی ایسی چیز پوشیدہ نہیں ہے مگر ایک واضح کتاب میں (درج) ہے۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى ٱلْحَقِّ ٱلْمُبِينِ﴿79﴾

سورۃالنمل آیت 79

پس تم اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بلاشبہ تم بالکل واضح حق پر ہو۔

تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ﴿2﴾

سورۃالقصص آیت 2

یہ صاف وضاحت بھری کتاب کی آیات ہیں۔

وَدَخَلَ ٱلْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍۢ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن
شِيعَتِهِۦ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِۦ ۖ فَٱسْتَغَٰثَهُ ٱلَّذِى مِن شِيعَتِهِۦ عَلَى ٱلَّذِى مِنْ عَدُوِّهِۦ

فَوَكَزَهُۥ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۖ إِنَّهُۥ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ
مُّبِينٌ ﴿15﴾

سورۃ القصص آیت 15

اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوا جب کہ وہاں کے باشندے بے خبر تھے تو دیکھا کہ دو آدمی وہاں پر لڑ رہے تھے۔ ایک تو اس کی قوم میں سے اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو جو اس کی قوم کا تھا اس نے (موسیٰؑ) کو اس (دوسرے) کے خلاف مدد کے لئے پکارا جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو موسیٰ نے اس (فرعونی کو) ایک مکا دے مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ کہنے لگا البتہ یہ تو شیطانی عمل ہے۔ یقیناً وہ دشمن تو کھلم کھلا بہکانے والا ہے۔

فَأَصْبَحَ فِى ٱلْمَدِينَةِ خَآئِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا ٱلَّذِى ٱسْتَنصَرَهُۥ بِٱلْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُۥ ۚ
قَالَ لَهُۥ مُوسَىٰٓ إِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِينٌ ﴿18﴾

سورۃ القصص آیت 18

پھر صبح کے وقت موسیٰؑ شہر میں ڈرتا ہوا اور چوکس داخل ہوا (کہ جانے کیا ہوتا ہے) کہ اچانک اسی (قومی) شخص کو دیکھا جس نے کل اس سے مدد طلب کی تھی کہ (آج) پھر اس کو مدد کے لئے پکار رہا ہے ۔ موسیٰؑ نے اس سے کہا کہ تو ہی البتہ واضح طور پر بہکا ہوا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِى فَرَضَ عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍۢ ۚ قُل رَّبِّىٓ أَعْلَمُ مَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍۢ مُّبِينٍۢ ﴿85﴾

سورۃ القصص آیت 85

(اے نبیؐ) یقینی طور پر جس (اللہ) نے تم پر قرآن (کا پیغام پہنچانا اور عمل کرنا) فرض کر دیا ہے وہ تمہیں واپسی کی منزل (مکہ مکرمہ) تک پھر لوٹا کر رہے گا۔ کہہ دو کہ میرا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جو صریح گمراہی میں پڑا ہے۔

وَإِن تُكَذِّبُوا۟ فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌۭ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿18﴾

سورۃ العنکبوت آیت 18

اور اگر تم تکذیب کرتے ہو تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں (اپنے رسولوں کو) جھوٹا قرار دے چکی ہیں۔ اور رسول کے ذمے تو صرف واضح طور پر پیغام پہنچا دینے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔

وَقَالُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَٰتٌۭ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ قُلْ إِنَّمَا ٱلْءَايَٰتُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌۭ مُّبِينٌ ﴿50﴾

سورۃ العنکبوت آیت 50

اور وہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے معجزے کیوں نہ اتار دیئے گئے؟۔ کہہ دو کہ معجزے تو البتہ بس اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو بلاشبہ صرف واضح طور پر آگاہ کرنے والا ہوں۔

هَٰذَا خَلْقُ ٱللَّهِ فَأَرُونِى مَاذَا خَلَقَ ٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ بَلِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿11﴾ 1ع

سورۃ لقمان آیت 11

یہ تو ہوئی اللہ کی تخلیق !۔ پس مجھے دکھاؤ کہ جو اس کے علاوہ (تمہارے شرکاء) ہیں انہوں نے کیا کچھ پیدا کیا ہے؟ (نہیں) بلکہ ظالم لوگ کھلی وصریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًا مُّبِينًا ﴿36﴾ ط

سورۃ الاحزاب آیت 36

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا کوئی فیصلہ کردے تو وہ اس کام میں اپنا کچھ بھی اختیار باقی سمجھے۔ اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو یقیناً وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

وَٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ بِغَيْرِ مَا ٱكْتَسَبُوا۟ فَقَدِ ٱحْتَمَلُوا۟ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا
مُّبِينًا ﴿58﴾ 7ع

سورۃ الأحزاب آیت 58

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر کسی قصور کے اذیت دیتے ہیں تو یقیناً انہوں نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیا۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَا تَأْتِينَا ٱلسَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّى لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ ۖ لَا
يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَآ أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرُ
إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿3﴾ ق لا

سورۃ سبا آیت 3

اور کافروں کا کہنا ہے کہ ہم پر قیامت کی گھڑی نہیں آئے گی۔ کہہ دو کیوں نہیں میرے رب کی قسم !۔وہ تم پر ضرور آکر رہے گی۔اس غیب و پوشیدہ کے جاننے والے (اللہ) سے نہ تو آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں اور کوئی بھی چیز ذرّے سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں جو روشن کتاب میں نہ (لکھی ہوئی) ہو۔

۞ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ وَإِنَّآ أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ
فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿24﴾

سورۃ سبأ آیت 24

پوچھو کہ تم کو آسمانوں اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ (خود جواب) بتادو کہ اللہ ہی۔ اور البتہ ہم یا تم (یا تو) ہدایت پر ہیں یا کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٍ قَالُوا۟ مَا هَٰذَآ إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ
يَعْبُدُ ءَابَآؤُكُمْ وَقَالُوا۟ مَا هَٰذَآ إِلَّآ إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِلْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿43﴾

سورۃ سبأ آیت 43

اور جب ان کو ہماری وضاحت بھری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ شخص چاہتا ہے کہ تم کو ان ہستیوں سے روک دے جن کی تمہارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے۔ اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ (قرآن تو) محض ایک جھوٹ ہے (جو خود سے) گھڑ لیا گیا ہے۔ اور جب کافروں کے پاس حق آگیا تو اس کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ ٱلْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا۟ وَءَاثَٰرَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿12﴾ ع1

سورۃ یس آیت 12

بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو آثار پیچھے چھوڑے ہم سب لکھتے جاتے ہیں۔ اور ہر چیز کو ہم نے واضح کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے۔

وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿17﴾

سورۃ یس آیت 17

اور ہماری ذمہ داری تو صاف صاف پیغام کا پہنچا دینا ہی ہے۔

إِنِّىٓ إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿24﴾

سورۃ یس آیت 24

تب تو بلاشبہ میں واضح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ قَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَنُطۡعِمُ مَن
لَّوۡ يَشَآءُ ٱللَّهُ أَطۡعَمَهُۥٓ إِنۡ أَنتُمۡ إِلَّا فِي ضَلَٰلٖ مُّبِينٖ ﴿47﴾

سورۃ یٰس آیت 47

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے عطا کردہ رزق میں سے کچھ خرچ کرو تو کافر لوگ اہلِ ایمان سے کہتے ہیں کہ کیا ہم ان لوگوں کو کھلائیں جن کو اگر اللہ چاہتا تو خود ہی کھلا دیتا۔ تم لوگ تو صاف گمراہی میں مبتلا ہو۔

۞ أَلَمۡ أَعۡهَدۡ إِلَيۡكُمۡ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ أَن لَّا تَعۡبُدُواْ ٱلشَّيۡطَٰنَۖ إِنَّهُۥ لَكُمۡ عَدُوّٞ مُّبِينٞ ﴿60﴾ لا

سورۃ یٰس آیت 60

اے اولادِ آدمؑ !۔ کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا ؟۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا (جدّی) دشمن ہے۔

وَمَا عَلَّمۡنَٰهُ ٱلشِّعۡرَ وَمَا يَنۢبَغِي لَهُۥٓۚ إِنۡ هُوَ إِلَّا ذِكۡرٞ وَقُرۡءَانٞ مُّبِينٞ ﴿69﴾ لا

سورۃ یٰس آیت 69

اور ہم نے اس (رسول) کو شعروشاعری نہیں سکھائی اور نہ ہی یہ اس کے شایانِ شان ہے۔ یہ تو محض نصیحت اور وضاحت بھرا قرآن ہے۔

أَوَلَمْ يَرَ ٱلْإِنسَـٰنُ أَنَّا خَلَقْنَـٰهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿77﴾

سورة یس آیت 77

کیاانسان یہ نہیں دیکھتا بھالتا کہ ہم نے اس کو نطفے سے پیدا کیا پھر (جوان ہواتو) یکایک وہ کھلم کھلا جھگڑالو بن بیٹھا۔

وَقَالُوٓا۟ إِنْ هَـٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿15﴾ ج صلے

سورة الصافات آیت 15

اور کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

إِنَّ هَـٰذَا لَهُوَ ٱلْبَلَـٰٓؤُا۟ ٱلْمُبِينُ ﴿106﴾

سورة الصافات آیت 106

بلاشبہ یہ بڑی صریح وبھاری آزمائش تھی۔

وَبَٰرَكۡنَا عَلَيۡهِ وَعَلَىٰٓ إِسۡحَٰقَۚ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحۡسِنٞ وَظَالِمٞ لِّنَفۡسِهِۦ مُبِينٞ ﴿113﴾ ع3

سورۃ الصافات آیت 113

اور ہم نے اس پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کیں۔ اور ان دونوں اولاد میں احسان کرنے والے بھی ہیں اور اپنے آپ پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی ہیں۔

أَمۡ لَكُمۡ سُلۡطَٰنٞ مُّبِينٞ ﴿156﴾ لا

سورۃ الصافات آیت 156

یا (کیا) تمہارے پاس کوئی بھی ٹھوس دلیل ہے۔

إِن يُوحَىٰٓ إِلَيَّ إِلَّآ أَنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٞ مُّبِينٌ ﴿70﴾

سورۃ ص آیت 70

مجھے تو بس یہ وحی کی جاتی ہے کہ میں صاف صاف آگاہ کرنے والا ہوں۔

فَٱعۡبُدُواْ مَا شِئۡتُم مِّن دُونِهِۦۗ قُلۡ إِنَّ ٱلۡخَٰسِرِينَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ وَأَهۡلِيهِمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ ٱلۡخُسۡرَانُ ٱلۡمُبِينُ ﴿15﴾

سورۃ الزمر آیت 15

پس تم اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ جس کی چاہو عبادت کرو۔ کہہ دو کہ یقینی طور پر نقصان اٹھانے والے تو وہی لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیں گے۔ جان رکھو! ۔ یہی تو بڑا کھلا نقصان ہے۔

أَفَمَن شَرَحَ ٱللَّهُ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَٰسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿22﴾

سورۃ الزمر آیت 22

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہو ۔(تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے) پس افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل اللہ کے ذکر (سے نرم نہیں ہو پاتے بلکہ مزید) سخت ہو جاتے ہیں۔ یہی لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَا وَسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿23﴾ لا

سورۃ غافر آیت 23

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں اور ٹھوس دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔

ۛ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿2﴾ لا

سورۃ الزخرف آیت 2

قسم ہے !۔ اس وضاحت بھری کتاب کی۔

وَجَعَلُوا۟ لَهُۥ مِنْ عِبَادِهِۦ جُزْءًا ۚ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿15﴾ ط ع 1

سورۃ الزخرف آیت 15

اور ان لوگوں نے اس کے بعض بندوں میں سے ہی اس (اللہ جل شانہ) کا جزو قرار دے دیا۔ یقیناً انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے۔

أَوَمَن يُنَشَّؤُا۟ فِى ٱلْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى ٱلْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿18﴾

سورۃ الزخرف آیت 18

کیا (اللہ کے لئے) وہ جو زیورات میں پرورش پاتی ہے اور جھگڑے میں اپنی بات بھی واضح نہیں کر سکتی؟۔

بَلْ مَتَّعْتُ هَٰٓؤُلَآءِ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿29﴾

سورۃ الزخرف آیت 29

اور میں ان کفار کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے ساز و سامان سے متمتع کرتا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف وضاحت کرنے والا رسول آگیا۔

أَفَأَنتَ تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ أَوْ تَهْدِى ٱلْعُمْىَ وَمَن كَانَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿40﴾

سورۃ الزخرف آیت 40

کیا تم بہرے کو سنا سکتے ہو یا اندھے کو راستہ دکھا سکتے ہو اور جو کھلی گمراہی میں پڑا ہو (اسے راہ پر لا سکتے ہو)۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ ۖ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿62﴾

سورۃ الزخرف آیت 62

اور شیطان تم کو (اس سے) کہیں روک نہ دے وہ تو بلاشبہ تمہارا کھلم کھلا (جدّی) دشمن ہے۔

وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿2﴾ لا

سورۃ الدخان آیت 2

قسم ہے !۔اس وضاحت بھری کتاب کی۔

فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِى ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿10﴾ لا

سورۃ الدخان آیت 10

پھر اس دن کا انتظار کرو جب آسمان صریح دھواں لے کر آئے گا۔

أَنَّىٰ لَهُمُ ٱلذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿13﴾ لا

سورۃ الدخان آیت 13

(اب) ان کو نصیحت کہاں مفید ہوگی جب کہ ان کے پاس کھول کھول کر وضاحت کرنے والا رسول آیا تھا۔

وَأَن لَّا تَعْلُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ ۖ إِنِّىٓ ءَاتِيكُم بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿19﴾ ج

سورۃ الدخان آیت 19

اور اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو۔ البتہ میں تمہارے پاس ٹھوس دلیل لے کر آیا ہوں۔

وَءَاتَيْنَٰهُم مِّنَ ٱلْءَايَٰتِ مَا فِيهِ بَلَٰٓؤٌا۟ مُّبِينٌ ﴿33﴾

سورۃ الدخان آیت 33

اوران کوایسی ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں بڑی صریح آزمائش تھی۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِى رَحْمَتِهِۦ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ
ٱلْفَوْزُ ٱلْمُبِينُ ﴿30﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 30

جولوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہی تو واضح کامیابی ہے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٍ قَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ
مُّبِينٌ ﴿7﴾ ط

سورۃ الاحقاف آیت 7

اور جب ان کو ہماری وضاحت بھری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافرلوگ حق کے بارے میں جو ان کے پاس آچکا ہے کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ ٱلرُّسُلِ وَمَآ أَدْرِى مَا يُفْعَلُ بِى وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا
يُوحَىٰٓ إِلَىَّ وَمَآ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿9﴾

سورۃ الأحقاف آیت 9

کہہ دو میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور یہ تو میں (خود) نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا (معاملہ پیش آئے گا)؟۔ اور میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے اور میرا کام تو (صرف) واضح طور پر خبردار دینا ہے۔

وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِىَ ٱللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُۥ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءُ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ فِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ ﴿32﴾

سورۃ الأحقاف آیت 32

اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو عملی طور پر قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں (اللہ کو) ہرگز عاجز نہیں کرسکے گا اور اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بھی ولی اولیاء نہیں ہوگا۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿1﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 1

بیشک ہم نے تم کو ایک واضح و نمایاں فتح عطا کردی ہے۔

وَفِى مُوسَىٰٓ إِذْ أَرْسَلْنَـٰهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَـٰنٍ مُّبِينٍ ﴿38﴾

سورۃ الذاریات آیت 38

اور موسیٰؑ (کے واقعے) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے اس کو فرعون کی طرف واضح معجزہ دے کر بھیجا۔

فَفِرُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِۖ إِنِّى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿50﴾ج

سورۃ الذاریات آیت 50

بس تم اللہ کی طرف دوڑو۔ اس کی طرف سے البتہ میں تمہیں واضح نصیحت و آگاہی دینے والا ہوں۔

وَلَا تَجْعَلُواْ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَۖ إِنِّى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿51﴾

سورۃ الذاریات آیت 51

اور اللہ کے ساتھ کوئی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) نہ بناؤ۔ بلاشبہ میں اس کی طرف سے تمہیں واضح ڈرانے و خبردار کرنے والا ہوں۔

أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿38﴾ط

سورۃ الطور آیت 38

یا (کیا) ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان کی باتیں) سن لیتے ہیں۔ تو جو سن لیتا ہے وہ کوئی ٹھوس دلیل وسند پیش کرے۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿6﴾

سورۃ الصّف آیت 6

اور جب عیسیٰؑ بن مریمؑ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل !۔ میں یقیناً تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اس تورات کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے آچکی ہے۔اور بشارت سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ﷺ ہوگا۔ پھر جب وہ ان کے پاس واضح دلائل (معجزے) لے کر آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿2﴾ لا

سورۃ الجمعۃ آیت 2

وہی تو ہے جس نے ان پڑھ قوم میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اس (اللہ جل شانہ) کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے تو یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿12﴾

سورۃ التغابن آیت 12

اور اللہ کا حکم مانو رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیر لوگے تو البتہ (جان رکھو کہ) ہمارے رسول کے ذمے صرف پیغام کا واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔

قُلْ إِنَّمَا ٱلْعِلْمُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿26﴾

سورۃ الملک آیت 26

کہہ دو البتہ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور میں تو بلاشبہ صرف واضح طور پر آگاہ و خبردار کرنے والا ہوں۔

قُلْ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ءَامَنَّا بِهِۦ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿29﴾

سورۃ الملک آیت 29

کہہ دو وہ ربِ الرحمٰن ہی ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہم بھروسہ بھی کرتے ہیں۔ پس عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑا تھا؟۔

قَالَ يَٰقَوْمِ إِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿2﴾ لا

سورۃ نوح آیت 2

اس نے کہا۔ کہ اے میری قوم! بیشک میں تم کو واضح طور پر آگاہ کرتا ہوں۔

وَلَقَدْ رَءَاهُ بِٱلْأُفُقِ ٱلْمُبِينِ ﴿23﴾ ج

سورۃ التکویر آیت 23

اور البتہ یقیناً اس نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا ہے۔

المتعال

المتعال۔کا مفہوم علو سے ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا اعلیٰ وصف ہے۔جس کا مطلب سب صفات میں اوپر ہونا اور بلندی کی انتہا پر ہونا ہے۔یعنی اعلیٰ ترین ہونا ہے۔وہ بلند مرتبہ ہے۔جو بلندی اور اونچائی والا ہے۔ المتعال اپنی عظمت اور بزرگی میں نہایت بلند ہے۔وہ ایسی بلندی ہے جس تک اس کے سوا کوئی نہیں پہنچ سکتا۔اس کی عزت اس سے بھی کہیں اعلیٰ ہے جو اس کی مخلوق میں سے کوئی زیادہ سے زیادہ تصور کر سکتا ہے۔اس سے بھی اوپر ہے جو اس کی مخلوق بیان کرتی ہے۔ہمارا تصور اسے چھو بھی نہیں سکتا۔اس کی پیمائش ناممکن ہے۔اس کا حساب لگانا ادھورا ہی رہے گا۔اس کی تعریف ہر زمانے میں تشنہ لب رہی۔

وہ عالی شان ہے اور اپنی قدرت یا کمال کی وجہ سے ہر چیز سے بالاتر ہے۔وہ بالکل پاک ہے۔اس کی عظمت کی وجہ سے وہ سب سے بلند ہے۔اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ خامیوں یا کوتاہیوں کے تصور سے بھی کہیں دور بلندیوں پر ہے۔یا کسی کے تصور سے بھی بالاتر ہے۔وہ خالق ہے اس کی ساری مخلوق کے ساتھ کوئی نسبت نہیں قائم ہو سکتی۔اپنی تمام مخلوقات سے کہیں اونچا ہے۔اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کا پابند نہیں۔کوئی بھی اسے مجبور نہیں کر سکتا۔وہ جو پیدا کرتا ہے اپنی حکمت سے پیدا کرتا ہے۔اس کی رحمت وہمدردی کی صفت بھی عالی ہے۔جو یقیناً ان تمام چیزوں پر ظاہر ہو رہی ہے جو اس نے پیدا کی ہیں۔اسے ان لوگوں کی عبادت کی ضرورت نہیں جو اس کی عبادت کرتے

ہیں وہ اپنا ہی بھلا کرتے ہیں۔ وہ ان تمام لوگوں پر اپنا فضل کرتا ہے جو اس کا قرب حاصل کرنے کی تگ ودو میں لگے رہتے ہیں۔

اس صفت کے معنی بلند اور برتر کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے معنی یہ بھی ہیں کہ وہ اس سے کہیں بلند و بالاتر ہے کہ کوئی بھی اس کے وصف بیان کر سکے بلکہ عارفین کا علم بھی بہت پیچھے اور بہت محدود ہے۔ اس کی علویت تک کسی کی رسائی ہی ممکن نہیں۔ اس کی ساتھ ایسی باتیں و مثالیں نہ جوڑی جائیں جو اس کی شان کے منافی ہیں۔

فَلَا تَضْرِبُوا۟ لِلَّهِ ٱلْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿74﴾

سورۃ النحل آیت 74

تو (اے لوگو!۔) اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑ لیا کرو۔ (اپنے بارے مثالیں دینا) البتہ اللہ ہی بخوبی جانتا ہے اور تم بالکل نہیں جان سکتے۔

وہ لوگوں کے ہر طرح کے جھوٹ منسوب کرنے سے بالا ہے۔ ان کے شرک کرنے سے بالاتر ہے۔ ہر اعتبار سے بلند و بالا ہے۔ اس کا درجہ سب سے بلند ہے۔ اس کے پاس ہی سارا اختیار ہے۔ وہ قابل فخر اور عظیم ہے۔ اس کی شان اس قدر بلند ہے کہ اس کی کسی بھی تخلیق کو مکمل سمجھ لینا انسان کے بس سے باہر ہے۔ وہ ہی عبادت کے لائق ہے۔ جن سے وہ دوستی کر لیتا ہے ان کو کوئی بھی ذلیل نہیں کر سکتا۔ وہ

مبارک اور بے حد بلند ہے۔ وہ سب مخلوقات سے اوپر عرش پر مستوی ہے۔ وہ اپنی صفات اور اپنی تقدیر کے لحاظ سے بھی عالی شان ہے تبھی تو اس کا کوئی مماثل نہیں۔

فَاطِرُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَمِنَ ٱلْأَنْعَٰمِ أَزْوَٰجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿11﴾

سورۃ الشوری آیت 11

(وہی تو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کیے اور مویشیوں میں سے بھی جوڑے بنائے ہیں اسی طریقے سے تمہیں بھی پھیلاتا ہے۔ کوئی بھی چیز اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) جیسی نہیں ہے وہ تو خوب سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

وہ اپنے قہر کے اعتبار سے بھی عالی ہے۔ کہ جو اپنی عزت اور علو کے ذریعے تمام مخلوقات پر عالی المرتبت ہے۔

قرآن کریم میں المتعال کے بارے جو آیت ہے وہ درج ذیل ہے۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْكَبِيرُ ٱلْمُتَعَالِ ﴿9﴾

سورۃ الرعد آیت 9

وہی تو ہر غیب اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے سب سے بڑا نہایت بلند مرتبے والا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی علویت کے بارے درج ذیل آیات بھی ہیں۔

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ مَثَلُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿60﴾ 7ع

سورۃ النحل آیت 60

جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کے لئے ہی بری مثال ہے اور اللہ کی مثالی شان تو سب سے بلند و بالا ہے اور وہی خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿27﴾ 3ع

سورۃ الروم آیت 27

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُس کا اعادہ بھی کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی شان بہت بلند ہے۔ اور وہ بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

۞ سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى ﴿1﴾ لا

سورۃ الاعلیٰ آیت 1

اپنے بلند و برتر رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الہادی کے اوصاف و کلمات) بیان کرو۔

إِلَّا ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿20﴾ ج

سورة اللیل آیت 20

بلکہ وہ تو صرف اپنے اعلیٰ و بالا رب کی خوشنودی چاہتا ہے۔

جو شخص اللہ جل شانہ کی صفت المتعال کو یادرکھتا ہے وہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتا۔ سب کو چاہیئے کہ اسی عزم سے اپنے طرز عمل کو سنواریں۔ جو شخص بھی اپنے آپ کو اس طرح سدھارتا ہے تو وہ کبھی ظلم نہیں کرے گا۔ مظلوموں اور بے کسوں کو یادرکھے گا اور ان کی مدد کے لئے کوشاں رہے گا۔ تو امید ہے کہ اللہ کے ہاں درجہ پائے گا۔

المتم

المتم۔ کا مطلب ہے پورا کرنے والا۔ اللہ رب العزت ہر کام کو حسبِ منشا اس کی نوعیت پر۔ اعلیٰ ترین حالت میں اور کسی حکیمانہ مصلحت کے تحت پورا کرتا ہے۔ اس کی حکمت کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

آیئے اس بات کو درج ذیل آیت کے تناظر میں سمجھتے ہیں۔ اللہ جل شانہ چاہے تو کسی کام کو آنِ واحد میں کر سکتا ہے۔ مگر آنِ واحد میں ہو جانے والا کام پورا ہونے کے لیے جب وقت لگ رہا ہو۔ تو سمجھ لو کہ یہ کسی قاعدے قانون اور ضابطے کے تحت ہو رہا ہے۔ جس میں تدریج کے مراحل طے ہو رہے ہیں۔ جیسے ایک درخت کے بیج بونے سے لے کر پھل آنے تک بتدریج کئی سال لگ جاتے ہیں۔ اس طرح کے کافی تدریجی مراحل ہمارے ارد گرد چل رہے ہوتے ہیں۔ یہ کائنات کی ہر شے غرض انسانی زندگی میں بھی کارفرما نظر آتے ہیں۔ ایسے ہی حضرت آدمؑ نے اسلامی دینِ حق کا جو بیج بویا تھا۔ وہ شروع کے کئی مراحل سے اپنے اپنے ادوار میں پروان چڑھتا رہا۔ وقت کی چکی سے گزرتا گزرتا نبی ﷺ تک پہنچا ۔ تقویت مزید بڑھی اور مزیدار پھل بھی دیا۔ اس کی شاخیں بین الاقوامی قوموں تک پہنچیں۔ جسے طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے کے باوجود پذیرائی ملی۔ پھر بعد کے مختلف ادوار سے ہوتا ہوا دنیا میں موجودہ وقت تک آگیا۔ اور اب اس کا پھیلاؤ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ بڑھوتری کفار کی نظر میں شاق گزرتی ہے۔ ان کی چاہت تو یہ ہے کہ اللہ کے دینِ حق کو اپنی شیطانی چالوں سے نیچا دکھائیں۔ اور ہو سکے تو اسے بھرپور قوت لگا کر ملیا میٹ کر دیں۔ مگر یہ ان کا خواب ہے۔ اور خواب خواب ہی ہوتے ہیں۔ وہ بھول رہے ہیں کہ۔ کوئی سورج کی روشنی کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہے تو کیا وہ بجھ جائے گا۔ جس طرح منہ کی

پھونکوں سے سورج کی روشنی کچھ اثر نہیں لیتی۔اسی طرح یہ بھی ناممکن و محال ہے کہ اللہ کا دین ان کفار کی ہرزہ سرائیوں سے مٹ جائے۔یہ تناور درخت بنے گا اور پوری آب وتاب سے پھل دے گا۔اس بارے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اٹل ہے کہ وہ اپنے دین کو پوری دنیا میں پھیلا کے رہے گا۔اور اسے پورا کرنے کے راستے میں آنے والی سب دیواریں گر کر ہی رہیں گی۔اس سارے عمل کے دوران کافر لوگ اپنا سا منہ لیے برامانتے ہیں تو مانتے رہیں۔یہ تو ہونا ہی ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ﴿8﴾

سورۃ الصّف آیت 8

یہ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِہدایت کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھادیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا خواہ کافروں (ناشکروں) کو برا ہی لگتا رہے۔

المتکبّر

المتکبر۔ کو سمجھنے کے لیے کافی حد تک استدلال اور بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کا اصل لفظ کبریٰ کے معنی سے عظمت اور حاکمیت ہیں۔اور یہ اپنے آپ میں کمال کو پہنچنے کے معنی کو شامل کرتا ہے۔ جہاں تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ساری صفات کا تعلق ہے۔ وہ ہر صفاتی درجے کی بلندیوں پر ہے۔اس کی کوئی بھی صفت ایسی نہیں جو مبالغے کی حد تک اعلیٰ نہ ہو۔ جن پر اللہ رب العزت کا المتکبر ہونا نہایت بھرپور اور سمجھ میں آنے والا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی کو المتکبر نہیں کہا جا سکتا۔

رَفِيعُ ٱلدَّرَجَٰتِ ذُو ٱلْعَرْشِ يُلْقِى ٱلرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ لِيُنذِرَ يَوْمَ ٱلتَّلَاقِ ﴿15﴾ لا

سورۃ غافر آیت 15

نہایت بلند درجات والا عرش کا مالک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے۔ تاکہ اللہ سے ملاقات والے دن سے آگاہ کر دیا جائے۔

المتکبر۔ کبریائی والے اور بڑائی والے کو کہتے ہیں۔ اور اللہ سے زیادہ بڑائی والا کوئی نہیں۔ وہی ہے جو تمام عظمتوں کا مالک ہے۔ ساری عظمتیں اسی کے باعث ہیں۔ اس کے تکبر میں اس کی شان ہے۔ اور اسے زیب بھی دیتا ہے۔ اس کی مخلوقات میں جہاں کہیں بھی کوئی خوبی ملتی ہے۔ وہ ان کی ساری اجتماعی

خوبیوں سے بالاتر ہے۔ جس کی عظمت اور فخر سب سے زیادہ ہے۔ وہ اس قدر عظیم ہے۔ کہ مثال دینا بھی مشکل امر ہے۔ کیونکہ اس کے بارے ساری مثالیں بھی کم تر ہو جاتی ہیں۔ اس کے پاس قطعی کسی چیز کی کمی نہیں۔ اور وہ کسی معاملے میں بھی کسی کا محتاج نہیں۔۔ وہ اکیلا ہے جس کے پاس تمام تر عظمت اور فخر و تکبر ہے۔

وہ ایسا پاک ہے جو کسی بھی آفت سے دوچار نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے اس کے مقابل کسی کے لیے کوئی عظمت جائز نہیں رہتی۔ کوئی بھی اپنے آپ کو عظیم۔ یا طاقتور۔ یا مختارِ کل کہے یا تصور کرے۔ تو یہ اس کے لیے بالکل جائز نہیں۔ وہی المتکبر ہے۔ وہی تمام جملہ صفات کا مظہر ہے۔ اور وہ ان صفات کا بجا طور پر مستحق بھی ہے۔ جس کے پاس تمام طاقت اور بادشاہی ہے۔ عظمت۔ کمال۔ فخر۔ تکبر اور جلال کے علاوہ باقی تمام ظاہری و باطنی صفات بھی ایک ہی وقت میں سب موجود ہیں۔

وہ جس کی مجموعہ صفات کا جس قدر ذکر ہو اسی قدر کم لگے۔ وہ بہت ہی عظیم ہے۔ بلکہ ساری عظمت و بڑائی صرف اور صرف اسی کے لیے ہے۔۔ قرآن کریم کی سورہ الجاثیہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت المتکبر یوں بیان کی ہے

وَلَهُ ٱلْكِبْرِيَآءُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿37﴾ ع4

سورۃ الجاثیۃ آیت 37

اور آسمانوں و زمین میں اسی کے لئے بڑائی و کبریائی ہے اور وہ ہر لحاظ سے غالب نہایت حکمت والا ہے۔

یہ وصف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ کسی اور کے لیے کسی صورت جائز نہیں۔اگر اس کی مخلوق میں سے کوئی بھی تکبر کرتا ہے تو وہ اللہ کے اس خاص وصف کو چھیڑنے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا جو بندہ بھی ایسا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں ذلیل کرتا ہے۔۔قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ **ٱلْمُتَكَبِّرُ** ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔وہی تو حقیقی بادشاہ۔مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔امن وامان دینے والا۔نگہبانی کرنے والا۔غالب آنے والا۔نہایت زبردست ۔بڑے زور وجبر والا۔بڑائی وکبریائی والا ہے۔اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

عظیم ہونے کے احساس کی وجہ سے تکبر دو طرح کا ہوتا ہے۔

ایک تو وہ ہے کہ کسی کے اعمال فی الحقیقت عظیم اور کسی دوسرے کے اعمال سے ہر طرح بہتر ہوں۔ اس معنی میں صرف اللہ تعالیٰ ہی صفت تکبر کے ساتھ متصف ہوتا ہے۔

دوسرا یہ کہ کوئی شخص خود سے مصنوعی طور پر اس طرح کا تصور کرلے۔اور یہ دوسرا والا تکبر ہمارے ہاں اکثر لوگوں پر لاگو ہوتا ہے۔جس پر سخت پکڑ بھی ہے۔

ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَٰنٍ أَتَىٰهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ وَعِندَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿35﴾

سورۃ غافر آیت 35

وہ لوگ جو ان کے پاس آئی ہوئی کسی دلیل وسند کے بغیر اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔وہ اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک۔سخت مبغوض (اور قابلِ نفرت) ہیں۔اسی طرح اللہ ہر متکبر وسرکش کے دل پر مہر ثبت ہونے دیتا ہے۔

فَٱدْخُلُوٓا۟ أَبْوَٰبَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى ٱلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿29﴾

سورۃ النحل آیت 29

تو جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اسی میں ہمیشہ رہو گے۔پس تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ تَرَى ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿60﴾

سورۃ الزمر آیت 60

اور قیامت کے دن تم دیکھ لوگے کہ جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھاان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا ایسے تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟۔

اللہ بزرگ و برتر کا حوالہ دیتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کا فرمان ہے۔ کہ تکبر میری چادر ہے۔ عظمت میرا لباس ہے۔ جو کوئی مجھ سے ان میں سے کسی ایک کے بارے میں جھگڑے گا میں اسے ضرور آگ میں جھونک دوں گا۔ یہاں اللہ تعالیٰ ہمیں جتاتا اور نصیحت کرتا ہے کہ عظمت۔ طاقت اور غرور سب اسی کے لیے ہے۔ اس کے بندوں میں سے کوئی بھی اس لائق نہیں کہ ان میں سے کسی کو اپنے لیے دعویٰ کرسکے۔

کوئی اگر تکبر کرتا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی علامت ہے۔ کیونکہ تکبر صرف اسی کا حق ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تکبر اور غرور کرنے سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا۔ کوئی شخص جنت میں نہیں جائے گا جب تک کہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو۔ تکبر اور شرک کرنے والے کی پکڑ ہو گی باقی سب کچھ معاف ہو سکتا ہے۔ جیسے ہی خوش نصیب جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے دل سے ہر قسم کی کدورتوں سے پاک کر دیئے جائیں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿47﴾

سورۃ الحجر آیت 47

اور جو بھی ان کے دلوں کی کدورتیں ہوں گی وہ سب ہم (صاف طور پر) نکال باہر کریں گے۔ اور وہ سب بھائیوں کی طرح تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

المتکبر کے معنی ہیں اپنی بڑائی اور برتری کا احساس رکھنے والا۔ یہ احساس اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے اندر ہو تو باطل ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی ایسی بڑائی حاصل نہیں ہے جو اس کی ذاتی ہو بلکہ جس کو بھی کوئی بڑائی حاصل ہے وہ اللہ ہی کی بخشی ہوئی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے لیے تکبر زیبا اور برحق ہے اس لیے کہ اس کی بڑائی ذاتی اور ازلی و ابدی ہے۔ اس کے اس احساس ہی کا یہ اثر ہے کہ وہ اپنی بڑائی اور بادشاہی میں کسی کی شرکت گوارا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے اس شعور کی تعبیر دوسرے آسمانی صحیفوں میں یوں کی گئی ہے کہ تمہارا اللہ بہت غیور ہے۔ جس طرح تم یہ گوارا نہیں کرتے کہ تمہاری بیوی کسی غیر کی ہو رہے اسی طرح وہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ اس کا بندہ کسی غیر کی بندگی کرے۔ قرآن نے جو مضمون لفظ متکبر سے ادا کیا ہے دوسرے آسمانی صحیفوں میں وہی مضمون غیور سے ادا کیا گیا ہے۔

المتین

المتین ۔کاماخذ متن سے ہے۔جو کشادگی اور توسیع کے ساتھ مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے۔یہ کسی ٹھوس چٹان پر۔یا طے شدہ فاصلے پر بھی بولا جاسکتا ہے۔المتین کے معنی ہیں انتہائی مضبوط و مستحکم۔جو ہر مشکل سے نکالنے والا ہے۔المتین ایسا مضبوط اور طاقت والا ہے۔جو جیسا چاہے کر سکتا ہے۔جسے اپنے اقتدار کو نافذ کرنے کے لیے کسی فوج کی ضرورت نہیں۔نہ اسے کسی مدد کی ضرورت ہے۔نہ حامیوں کی اور نہ ہی معاونین کی۔

المتین وہ ہے جس کی طاقت کامل ہے۔آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔وہ اللہ جو اپنی مرضی کو جب چاہے نافد کرتا ہے۔جس کی طاقت ابدی ہے۔وہ ہر چیز پر اثر انداز ہوتا ہے لیکن اس پر کوئی بھی شے اثر نہیں کر سکتی۔اس کے سوا کسی پر امید رکھنا بڑی حماقت ہے۔کیونکہ سب کی امیدوں کا محور صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔جس کسی سے بھی مافوق الاسباب امید رکھو گے وہ خود کسی نہ کسی طرح اللہ سے امید لگائے ہوئے ہوگا۔

قرآن کریم میں المتین کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿183﴾

سورۃ الأعراف آیت 183

https://quranexcel.com

اور میں انہیں ڈھیل دیئے جاتا ہوں۔ بلاشبہ میری تدبیر بہت ہی مضبوط ہوتی ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ ﴿58﴾

سورۃ الذاریات آیت 58

بیشک اللہ ہی تو رزق دینے والا بے پناہ قوت والا نہایت مضبوط ہے۔

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿45﴾

سورۃ القلم آیت 45

اور میں ان کو مہلت دیئے جاتا ہوں یقیناً میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

المجیب

المجیب۔ لفظ میں اجابہ اور استجابہ دونوں کا مطلب موجود ہے۔ اس طرح سے المجیب کے دو معنی ہیں۔ ایک وہ جو دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ وہ عطا کرتا ہے جو کچھ اس سے مانگا جاتا ہے۔ اگر دونوں معانی یکجا کیے جائیں۔ تو اس کا مطلب یوں ہو گا کہ وہ دعائیں قبول کرتے ہوئے ان کا جواب بھی دیتا ہے۔ کہ اللہ دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا ہے۔ بارگاہ الٰہی میں کسی کی دعا رائیگاں نہیں جاتی۔ بشرطیکہ اس کی کمائی میں حرام شامل نہ ہو۔

المجیب وہ ہے جو ان لوگوں کی فریاد کو قبول کرتا ہے جو اس سے التجا کرتے ہیں اور ان کی مدد کر دینے میں ہی جواب کا تاثر پایا جاتا ہے۔ وہ خالص اسی سے دعا کرنے والوں کی دعا نہیں سنتا بلکہ جو مافوق الفطرت اسباب پر اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگتے ہیں۔ دوسروں کو وسیلہ بناتے ہیں۔ ان کو بھی عطا کرتا ہے۔ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ جس سے مانگا گیا تھا اس نے دے دیا۔ ایسے لوگ اللہ پر تقویٰ والے۔ اللہ پر بھروسے والے اور اس پر کفایت کرنے والے امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی اس خام خیالی کی بدولت دنیا میں تو پا لیتے ہیں لیکن آخرت میں پانے سے محروم رہ جائیں گے۔ وہی ہے جو ضرورت مندوں کی حاجت کو دور کرتا ہے اور انہیں کافی کچھ دے دیتا ہے۔ اس کی تو یہ شان ہے کہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیا مانگے گا۔ اگر اس کے حق میں بہتر ہو تو وہ مانگے جانے سے پہلے بھی دیتا ہے اور التجا کرنے سے پہلے ہی قبول کر لیتا ہے۔

وہ ہر ضرورت مند کی ضرورت کو جانتا ہے اس سے پہلے کہ وہ اس سے دعا کرے یا مانگے۔ وہ مانگنے والے سے خوش ہوتا ہے۔ جو نہ مانگے اس سے ناراض ہوتا ہے۔ زمانہ خواہ کوئی بھی ہو۔ سائنس کتنی بھی ترقی کر جائے۔ وہ ہر زمانے کو جانتا تھا۔ جانتا ہے اور جانتا ہو گا۔ اس کے پاس خزانوں کی کمی نہیں۔ اور سب کی ضرورتیں پوری کر لینے کے بعد بھی اس کا خزانہ بھرا رہتا ہے۔ بس اللہ سے مانگنے والے کم اور دوسروں سے مانگنے والے زیادہ ہیں۔ پھر بھی اسے سب کی خروتوں کا احساس ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ازل سے ان کی تمام ضروریات کو جانتا ہے۔ اسی نے ان کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسباب مہیا کیے ہوئے ہیں۔ وہ ان کے لیے کھانے پینے اور ہر قسم کا رزق پیدا کرتا ہے۔ وہ ایسے اوزار اور ذرائع پیدا کرتا ہے جن کی ان کو ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ان لوگوں کو بچانے کا سامان کرتا ہے جنہیں مدد کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ وہ کسی کو مایوس نہیں کرتا جو بھی اس سے درخواست کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے جواب دینے پر قادر ہے۔ جب اس کے دوستوں میں سے کسی کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ ان کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اور وہ ان کے لیے جان بوجھ کر کچھ حالات کو مشکل بھی بنا دیتا ہے صرف اس لیے کہ وہ انھیں آزمائے اور ان کی استقامت کی وجہ سے ان کے درجات کو بلند کرے۔ اور جو آسانی میں اس کا شکر ادا کرے۔ مشکل میں نا امید نہ ہو۔ صرف اللہ پر بھروسہ رکھے ۔ اسی پر توکل کرے۔ اسی کو کافی سمجھے۔ تو اللہ بھی مشکل کے وقت کے ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ تو وہ نہایت خوبصورت انداز میں ان کو مشکل سے نکال کر خوش کر دیتا ہے۔ کبھی کسی اشارے کنائے سے بچاؤ کا سامان کر دیتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندے کے لیے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ اس کی دعاؤں کا اس طریقے سے جواب دے گا جس کا وقت اور ایجابت صرف وہی جانتا ہے کہ کب ماحول اس کے بہترین مفاد میں ہے۔ لہٰذا اس کے جواب پر یقین رکھتے ہوئے ہی اس سے جائز جائز مانگو اور کبھی بھی تاخیر سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس تاخیر میں بھی کوئی نہ کوئی بھلائی اور حکمت ہی ہو گی۔ حضرت مریمؑ کی والدہ کی دعا اور حضرت ایوبؑ کی دعا کی قبولیت کا ذکر ملاحظہ کریں۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّى وَضَعْتُهَآ أُنثَىٰ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ ٱلذَّكَرُ كَٱلْأُنثَىٰ ۖ وَإِنِّى سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّىٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴿36﴾
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا ٱلْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَٰمَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿37﴾

سورۃ آل عمران آیت ۳۶-۳۷

جب اس کے ہاں بچی پیدا ہوئی اور اللہ کو بخوبی معلوم تھا جو اس نے جنا تھا۔ تو (بچی کی پیدائش پر) وہ کہنے لگی کہ اے میرے رب! ۔ میرے ہاں تو لڑکی ہوئی ہے اور لڑکی (ہر لحاظ سے) لڑکے جیسی نہیں ہوتی۔ میں نے اس کا نام مریمؑ رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری ہی پناہ میں دیتی ہوں۔ تو رب نے اسے بخوشی قبول فرمالیا اور زکریا کو اس کا نگہبان بنادیا اور بہترین طریقے سے اس کی

پرورش کی۔جب زکریا اس کے پاس حجرے میں آتے تو اس کے پاس کچھ رزق پاتے۔(ایک دن) پوچھا کہ اے مریمؑ!۔یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟۔وہ بولیں اللہ کے ہاں سے (آتا ہے)۔ بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

۞ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿83﴾ ج صلے

فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ فَكَشَفْنَا مَا بِهِۦ مِن ضُرٍّ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ أَهْلَهُۥ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَٰبِدِينَ ﴿84﴾

سورۃ الأنبیاء آیت ۸۳۔۸۴

اور ایوبؑ (کا بھی ذکر کرو) کہ جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ بلاشبہ مجھے بیماری نے چھو لیا ہے۔اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کرلیا اور اس کو جو بھی تکلیف تھی وہ دور کردی۔اور ہم نے اس کو اس کے اہل و عیال بھی عطا کردیئے بلکہ اپنی خاص رحمت سے ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیدیئے اور یہ عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت و یاددہانی ہے۔

اللہ تعالیٰ المجیب ہے وہ دعائیں کرنے والوں کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔وہ خواہ کوئی بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں۔وہی مجبوروں۔ مظلوموں۔بے کسوں اور بے سہاروں کی فریادیں قبول کرتا ہے۔ خصوصاً جن کی امیدیں مخلوقات سے کٹ جاتی ہیں۔وہ فریادیوں کی فریاد رسی کرتا ہے جب مظلوم اسے پکاریں تو وہ ان کی مشکل کشائی کرتا ہے۔جب وہ مشکل میں ہوں۔وہ تو ان کی بھی سنتا ہے جن کی زبان نہیں ہوتی۔وہ تو دلوں میں اٹھنے والے وسوسوں تک کو بھی جانتا ہے۔اس کے ہاں دعائی گڈ مڈ نہیں ہوتیں۔دنیا میں کسی کے سامنے دس آدمی ایک ساتھ بول رہے ہوں۔اپنی اپنی بات اس کے سامنے پیش کرنے کے بعد سب چپ ہو جائیں۔تو سننے والا ہڑبڑا اٹھے گا کہ بھائی باری باری بولو۔اس طرح تم اپنی طاقت بھی ضائع کرتے ہو اور میرے پلّے بھی کچھ نہیں پڑتا۔دس آدمی تو دور کی بات اگر اکیلا اکیلا بھی آ جائے مگر سننے والے اور کہنے والے کی زبان مختلف ہو تو بھی سننے والے کے پلّے کچھ نہیں پڑے گا۔یہ صرف اللہ جل شانہ کا خاصہ ہے۔کہ مانگنے والا کوئی بھی ہو۔کسی قوم کا ہو۔کوئی بھی زبان بولتا ہو۔اکیلا مانگے یا جمگھٹے میں۔اگر بول نہیں سکتا تو دل ہی دل میں مانگے۔اگر ساری دنیا بھی ایک ساتھ مانگنے لگے تو اس کو نام کے ساتھ پتہ ہوگا کہ کون کیا چاہتا ہے۔اس تک رسائی کے لیے واسطوں کی ضرورت نہیں۔واسطے تو احتیاجیت کی علامت ہیں۔جبکہ اللہ کسی کا محتاج نہیں۔اور نہ ہی اس کی طرف سے ایسی کوئی وحی موجود ہے کہ انسانوں اور جنوں میں سے فلاں کے واسطے سے مانگو۔البتہ اس بارے یہ ارشادِ باری تعالیٰ قرآن میں موجود ہے کہ اللہ کے سب نام بہت خوبصورت اور بہترین ہیں۔اللہ کو ان ناموں

سے پکارا کرو۔اور اسی کی وساطت سے دعائیں بھی مانگا کرو۔ اور ایسے لوگوں سے بالکل تعلق نہ رکھو جو اس کے ناموں سے انحراف کرتے ہیں۔ایسے لوگ سزا کے مستحق ہیں۔

وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ
سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿180﴾

سورۃالأعراف آیت 180

اور سب سے زیادہ خوبصورت نام تواللہ ہی کے لئے ہیں پس ان ہی (اعلیٰ) ناموں سے اس کے حضور دعائیں کیا کرو۔اور ایسے لوگوں سے بالکل تعلق نہ رکھو جو اس کے ناموں سے انحراف کرتے ہیں۔وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پا کر رہیں گے۔

یاد رکھو کہ اللہ رب العزت سے ڈاریکٹ تعلق ہی نجات کا باعث ہو گا۔وہی المجیب ہے۔اس موضوع پر قرآن میں کافی آیات ہیں۔جو پوری طرح المجیب کا مطلب سمجھا دیتی ہیں۔صرف وہی لوگ ان کو الٹے معنی پہناتے ہیں۔جن کی بصیرت میں خلل ہو۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟
لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿186﴾

سورۃالبقرۃ آیت 186

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دینا) میں یقیناً قریب ہی ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میرے حکم کو عملی طور پر قبول کریں اور مجھی پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت پالیں۔

فَٱسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّى لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم
مِّنۢ بَعْضٍ ۖ فَٱلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ وَأُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأُوذُوا۟ فِى سَبِيلِى وَقَٰتَلُوا۟ وَقُتِلُوا۟
لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ثَوَابًا مِّنْ
عِندِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عِندَهُۥ حُسْنُ ٱلثَّوَابِ ﴿195﴾

سورۃ آل عمران آیت 195

پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پس جو لوگ اپنے گھروں سے نکالے گئے اور وطن چھوڑنے پر مجبور ہوگئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور قتل کر دیئے گئے البتہ ان سے میں ان کی برائیاں ضرور دور کردوں گا اور انہیں لازمی ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی یہ اللہ کے ہاں ان کی جزا ہے۔ اور بہترین صلہ تو اللہ کے پاس ہی ہے۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَٱسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّى مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿9﴾

سورۃ الانفال آیت 9

جب تم اپنے ربِ (غوث) سے فریاد کر رہے تھے تو تمہاری دعا قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ بیشک میں تمہاری مدد کے لئے ایک ہزار فرشتے یکے بعد دیگرے بھیجتا رہوں گا۔

۞ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿61﴾

سورۃ ھود آیت 61

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تمہیں اس میں آباد کر دیا پس اس سے معافی مانگو پھر اسی کی آگے توبہ بھی کرو۔ بیشک میرا رب نزدیک ہے اور دعائیں قبول کرنے والا بھی ہے۔

فَٱسْتَجَابَ لَهُۥ رَبُّهُۥ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿34﴾

سورۃ یوسف آیت 34

پس اس کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے مکر و فریب کو اس سے دور کر دیا۔ بیشک وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿83﴾ ج صلے
فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ فَكَشَفْنَا مَا بِهِۦ مِن ضُرٍّ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ أَهْلَهُۥ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً
مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَٰبِدِينَ ﴿84﴾

سورۃ الانبیاء آیت ۸۳۔۸۴

اور ایوبؑ (کا بھی ذکر کرو) کہ جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ بلاشبہ مجھے بیماری نے چھو لیا ہے۔ اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کر لیا اور اس کو جو بھی تکلیف تھی وہ دور کر دی۔ اور ہم نے اس کو اس کے اہل و عیال بھی عطا کر دیئے بلکہ اپنی خاص رحمت سے ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیدیئے اور یہ عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت و یاددہانی ہے۔

أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ
مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾ ط

سورۃ النمل آیت 62

وہ کون ہے جو مضطرب کی دعا والتجا کو قبول کرتے ہوئے پورا کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور (پھر) اس کی مشکل وتکلیف کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بھی بناتا ہے؟۔ تو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے؟۔ (ہرگز نہیں) بلکہ تم لوگ بہت ہی کم غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

وَلَقَدْ نَادَىٰنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ ٱلْمُجِيبُونَ ﴿75﴾ز صلے

سورۃ الصافات آیت 75

اور البتہ یقیناً نوحؑ نے ہم سے دعا کی پھر (دیکھ لو کہ ہم) کیسے بہترین دعائیں قبول کرنے والے ہیں۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿60﴾6ع

سورۃ غافر آیت 60

اور تمہارے رب کا کہنا ہے کہ مجھ سے ہی دعا کیا کرو میں تمہارے لئے قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ البتہ جو لوگ میری (اس) عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

وَيَسْتَجِيبُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۚ وَٱلْكَٰفِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿26﴾

سورۃ الشوری آیت 26

اور جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے ان کی دعائیں بھی قبول کرتا ہے اور ان کو اپنے فضل سے مزید بھی دیتا ہے۔ اور جو کافر ہیں ان کے لئے تو سخت عذاب ہے۔

قرآن کریم میں یہ لفظ جن وانس پر بھی بولا گیا ہے۔ وہاں بھی یہ قبولیت اور جواب دینے کے معنی پر ہی ہے۔ جہاں اللہ کے حکم کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ہی اس قبولیت کا جواب دینا ہوتا ہے۔ جو لوگ قبول تو کر لیتے ہیں لیکن ان کا عمل ادھورا رہتا ہے یا عمل کرنے سے عاری ہوتے ہیں۔ وہ اس قبولیت کے درجے میں شامل نہیں رہتے۔ علاوہ ازیں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے ایسا تعلق پیدا کرنا جو صرف اور صرف اللہ کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ ایسے لوگوں کے لیے تنبیہ ہے کہ مرنے سے پہلے توبہ تائب ہو کر یہ شرک چھوڑ دیں۔ نہیں تو کل قیامت کے دن اپنے کیے پر پچھتانا پڑے گا۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿186﴾

سورۃ البقرۃ آیت 186

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دینا) میں یقیناً قریب ہی ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میرے حکم کو عملی طور پر قبول کریں اور مجھی پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت پالیں۔

ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُواْ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُواْ مِنْهُمْ وَٱتَّقَوْاْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿172﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 172

جن لوگوں نے زخم کھانے کے باوجود اللہ اور رسول (کے حکم) کو عملی طور پر قبول کرلیا۔ ان میں جو کوئی بھی نیکوکار اور متقی ہوئے ان کے لئے اجر عظیم ہے۔

۞ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ ٱلَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَٱلْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿36﴾ ص

سورۃ الانعام آیت 36

حق کو تو البتہ صرف وہی لوگ عملی طور پر قبول کرتے ہیں جو سنتے (سمجھتے) ہیں۔ اور جو مرے ہوئے ہیں ان کو تو اللہ (قیامت کے دن) اٹھائے گا پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ عِبَادٌ أَمۡثَالُكُمۡۖ فَٱدۡعُوهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيبُواْ لَكُمۡ إِن
كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ ﴿194﴾

سورۃ الاعراف آیت 194

بیشک جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں۔ اگر تم سچے ہو تو انہیں پکار کے دیکھو پھر تو انہیں بھی چاہیے کہ تمہاری دعا و پکار کا جواب دیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱسۡتَجِيبُواْ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيكُمۡۖ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ
ٱللَّهَ يَحُولُ بَيۡنَ ٱلۡمَرۡءِ وَقَلۡبِهِۦ وَأَنَّهُۥٓ إِلَيۡهِ تُحۡشَرُونَ ﴿24﴾

سورۃ الانفال آیت 24

اے ایمان والو! ۔اللہ اور رسول کے حکم کو عملی طور پر قبول کرلو جب کہ رسول تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتا ہے جو تمہیں (روحانی جاودانی) زندگی ہی بخشنے والا ہے۔اور جان رکھو کہ (نبی کے بلاوے پر پس و پیش کروگے تو) اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل (ایک آڑ) ہو جاتا ہے اور بیشک تم سب اسی کی طرف محشر میں جمع کیے جاؤگے۔

فَإِلَّمۡ يَسۡتَجِيبُواْ لَكُمۡ فَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّمَآ أُنزِلَ بِعِلۡمِ ٱللَّهِ وَأَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ فَهَلۡ أَنتُم
مُّسۡلِمُونَ ﴿14﴾

سورة ہود آیت 14

پھر اگر تمہاری بات عملی طور پر قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ (قرآن) اللہ کے علم سے ہی نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ کیا پھر تم (تسلیم کرتے ہوئے) مسلمان ہوتے ہو؟۔

لَهُۥ دَعْوَةُ ٱلْحَقِّ ۖ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَىْءٍ إِلَّا كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى ٱلْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَٰلِغِهِۦ ۚ وَمَا دُعَآءُ ٱلْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ ﴿14﴾

سورة الرعد آیت 14

اسی (اللہ جل شانہ) کو پکارنا برحق ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ لوگ جن جن سے دعائیں مانگتے ہیں وہ ان کی پکار کو کسی طرح بھی قبول نہیں کر سکتے۔ مگر جیسا کہ کوئی شخص پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دے کہ یہ (خود بخود) اس کے منہ میں آ جائے۔ حالانکہ وہ اس تک (کبھی بھی) نہیں پہنچ سکتا۔ اور (ایسے ہی) منکروں (ناشکروں) کی ساری دعائیں گمراہی میں بھٹکتی پھرتی ہیں۔

لِلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِرَبِّهِمُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَٱلَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَهُۥ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِى
ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُۥ مَعَهُۥ لَٱفْتَدَوْا۟ بِهِۦٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ سُوٓءُ ٱلْحِسَابِ وَمَأْوَىٰهُمْ
جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمِهَادُ ﴿18﴾ ع2

سورۃ الرعد آیت 18

جن لوگوں نے اللہ کے حکم کو عملی طور پر قبول کرلیا ان کے لئے بھلائی (ہی بھلائی) ہوگی۔ اور جنہوں نے اس کے حکم کو عملی طور پر قبول نہ کیا۔ (پھر) اگر روئے زمین کے سارے خزانے اور اس کے ساتھ اتنا کچھ اور بھی ان کے اختیار میں ہو تو وہ یہ سب کچھ اپنی (نجات کے) بدلے میں دے دیں۔ (تب بھی) ایسے لوگوں کا حساب برا ہی ہوگا اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا۟ شُرَكَآءِىَ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَهُمْ وَجَعَلْنَا
بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ﴿52﴾

سورۃ الکہف آیت 52

اور جس دن اللہ فرمائے گا کہ میرے ان شریکوں کو تو بلاؤ جن کو تم میرا شراکت دار خیال کیا کرتے تھے پھر وہ ان کو پکاریں گے مگر وہ انہیں کچھ بھی جواب نہیں دیں گے۔ اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُواْ لَكَ فَٱعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَآءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ
هَوَىٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿50﴾ ع5

سورۃ القصص آیت 50

پھر اگر وہ تمہاری بات کو قبول نہ کریں تو پھر سمجھ لینا کہ وہ صرف اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے لگ جائے؟۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

وَقِيلَ ٱدْعُواْ شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُواْ لَهُمْ وَرَأَوُاْ ٱلْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُواْ
يَهْتَدُونَ ﴿64﴾

سورۃ القصص آیت 64

پھر (ان سے) کہا جائے گا کہ اپنے (مزعومہ) شریکوں کو بلاؤ تو وہ ان کو پکاریں گے مگر وہ انہیں کچھ بھی جواب نہیں دے پائیں گے اور (جب) عذاب کو دیکھ لیں گے۔ (تو تمنا کریں گے کہ) کاش!۔ وہ بھی ہدایت یافتہ ہوتے۔

إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُواْ دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُواْ مَا ٱسْتَجَابُواْ لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ
يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿14﴾ ع2

سورۃ فاطر آیت 14

اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سن سکیں اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری بات قبول نہ کر سکیں۔ اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور اس باخبر (اللہ جل شانہ) کی طرح تمہیں کوئی خبر نہیں دے سکتا۔

وَٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿38﴾ ج

سورۃ الشوری آیت 38

اور جو اپنے رب کا حکم عملی طور پر مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے کام باہمی مشورے سے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ بھی کرتے ہیں۔

ٱسْتَجِيبُوا۟ لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ﴿47﴾

سورۃ الشوری آیت 47

(اے لوگو) اپنے رب کا حکم عملی طور پر قبول کرلو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔ اس دن نہ تو تمہارے لئے کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ ہی تم گناہوں کا انکار کر پاؤ گے۔

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ وَهُمْ عَن دُعَآئِهِمْ غَٰفِلُونَ ﴿5﴾

سورۃ الاحقاف آیت 5

اور اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کو جواب نہیں دے سکے گا۔ بلکہ وہ تو ان کی دعا و پکار سے ہی غافل ہیں۔

المجید

المجید۔مجد سے ہے۔عربی زبان میں مجد کا مطلب شرافت و عظمت۔بزرگی اور عزت و شان ہے۔ اس کے علاوہ یہ بلند و برتر ہونا۔اعلیٰ ظرف ہونا۔سخاوت۔کشادگی اور عظیم حسن سلوک کے معنی بھی بیان کرتا ہے۔المجید سے مراد عظمت والا۔کبریائی والا ہے۔جو ازلی طور پر مجد و مشرف۔کبریائی۔عظمت اور جلالت جیسی صفات سے متصف ہو۔جو ہر چیز سے بڑا۔بزرگ۔بلند شان والا اور زیادہ عظمت والا ہو۔اس کے دشمنوں کے دلوں میں بھی اس کی تعظیم اور بزرگی راسخ ہو۔جو نہایت شرف والا ہو۔جس کے تمام افعال جمیل ہوں۔اور جس کی عطاء اور ثواب نہایت کثیر ہو۔

اللہ جل شانہ المجید ہے جو اپنی خوبیوں۔صفات اور افعال کی وجہ سے تسبیح کئے جانے کی حد تک بلند ہے۔وہ اپنی صفات میں بھی عظیم ہے۔اپنی قدرت اور اختیار میں بھی نہایت خوبصورت و اعلیٰ ہے۔المجید اللہ جل شانہ کی شان کی انتہا ہے۔اس کی کسی صفت پر غور کرو تو ہر لحاظ سے عظیم ہے۔وہ جس کا درجہ بھی بڑا عظیم ہے۔جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔جس کا احسان عظیم ہے۔وہ عزت والا ہے۔صرف اسی کے پاس کامل عزت ہے۔جس کسی کے پاس بھی کوئی عزت و عظمت ہے وہ اسی کی دی ہوئی ہے۔وہ دینے میں فیاض ہے۔المجید باقی سب کو اپنا فضل عطا کرتا ہے۔وہ اپنے آپ میں پاک ہے۔اس کی کسی مخلوق کی تعریف میں بھی درپردہ اسی کی عظمت ہوتی ہے۔اس کی سلطنت زمانہ قدیم سے وسیع ہے۔وہ ایسا ہے جو کسی کو مایوس نہیں کرتا۔اس کی مرضی ہمیشہ پوری ہو کر رہتی ہے۔اس کی عزت و عظمت اس

کی اپنی ہے کسی اور سے لی ہوئی نہیں ہے۔اس کا کوئی بھی فیصلہ کبھی بھی قابل نفرت نہیں ہو سکتا۔اس کی مہربانی عظیم ہے۔وہ سب سے زیادہ فراخ ہے۔سب سے زیادہ شان والا ہے۔

جامع کامل جلال کے تمام معنی ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے استعال کیے جاتے ہیں اور مذکورہ بالاانسانی بیان کردہ سب خوبیاں ملا کر بھی اس کی شان کے سمندر میں ایک قطرہ بھی نہیں بنتا۔کیونکہ ہر صفت کا بیان پیاسارہ جاتا ہے۔اس کی شان اس قدر مجید ہے کہ اس سے گہری وابستگی رکھنے والا بھی شاندار ہو جاتا ہے۔انبیاء ورسل۔بعد کے جانشینوں اور حق کے مجاہدین کی شان صرف اللہ جل شانہ کے ساتھ گہری وابستگی پر ہے۔کیونکہ ان کا مقصد اللہ کی رضا ہوتا ہے وہ اس کی خاطر جدوجہد کرتے ہیں۔اپنے ہی باطنی گمراہ کن میلانات اور مغرورانہ میلانات سے لڑتے رہتے ہیں۔قرآن کریم کی وابستگی اللہ رب العزت سے ہے۔اس لیے یہ بھی بڑی شان والا ہے۔

قرآن کریم میں المجید یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

قَالُوٓاْ أَتَعۡجَبِينَ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِۖ رَحۡمَتُ ٱللَّهِ وَبَرَكَٰتُهُۥ عَلَيۡكُمۡ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِۚ إِنَّهُۥ حَمِيدٞ مَّجِيدٞ ﴿73﴾

سورۃ ہود آیت 73

انہوں نے کہا کہ کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟۔اے اہل بیت (ابراہیمؑ کی بیوی) !۔تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔بلا شبہ وہ بڑا قابل تعریف نہایت اونچی شان والا ہے۔

ذُو ٱلْعَرْشِ ٱلْمَجِيدُ ﴿15﴾ لا

سورۃ البروج آیت 15

عرش کا مالک بڑی ہی شان والا ہے۔

المجید کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیت بھی ہے۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر اس کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے قرآن پاک کو بھی بڑی شان عطا کی ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ مَّجِيدٌ ﴿21﴾ لا

سورۃ البروج آیت 21

بلکہ یہ قرآن کریم تو بڑی ہی شان والا ہے۔

المحصي

المحصی۔کا اصل لفظ احصا ہے۔قرآن میں یہ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔جس کے معنی شماریات کے ہیں۔ گنتی کرنا۔شمار کرنا۔مردم شماری کرنا۔انوینٹری لیناوغیرہ۔لسانی اعتبار سے اس کا مطلب.برداشت کرنا یا سنبھالنا بھی ہے۔یہ زمین کے اس راستے کو بیان کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جہاں کنکروں یا پتھروں کی.بڑی مقدار موجود ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ المحصی ہے جو ہمارے اعمال کو شمار کرتا ہے اور اسے اس دن کے لیے تیار کرتا ہے جب ہم اس سے ملیں گے۔اس دن کو یوم جزا کہا جاتا ہے۔یوم حساب بھی کہتے ہیں۔جس کا مطلب حساب کتاب اور جزاوسزا کا دن۔المحصی تمام چھوٹے.بڑے اور دقیق و مختصر معاملات تک کی خبر رکھنے والا ہے۔حکم دینے سے پہلے وہ اس کی باریکیوں کو جانتا ہے۔وہ ظاہر کو بھی دیکھتا ہے اور جو کچھ پوشیدہ ہے اس سے پوری طرح واقف ہے۔

وہ اس کی اطاعت کے اعمال کو الگ شمار کرتا ہے۔اور.برے اعمال کو الگ۔وہ بغیر کسی کی مداخلت ہر چیز کو جانتا ہے۔وہ توفرداًفرداًہم سب کی سانسوں کو شمار کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔اور ہمارے عیبوں سے اچھی طرح واقف ہے۔وہ ساری موجودات میں موجود تمام کی خصوصیات کو جانتا ہے۔وہ ہر شے کو ان کے جملہ اموراوراعمال کے ساتھ جانتا ہے۔اس کو ہر شے کی ہلکی سی جنبش۔اس کے گھومنے پھرنے اور ساکن ہونے کا پوراادراک ہے۔ مختصر یہ کہ وہ کائنات کے ایٹم سے بھی چھوٹے ذرّات کو اپنے علم اور

شمار میں رکھنے والا ہے۔ صرف وہی ہے جو ان بے شمار اشیاء کا شمار رکھ سکتا ہے جن کا شمار کسی سے بھی ممکن نہیں۔

قرآن کریم میں المحصی یا اس کے مشتقات کے بارے کچھ مثالیں اور جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَءَاتَىٰكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿34﴾ ع5

سورۃ إبراہیم آیت 34

اور اسی نے تمہیں وہ سب کچھ دیا جو تم نے مانگا۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو انہیں کبھی شمار نہ کر سکو ۔ بلا شبہ انسان بڑا ہی ظالم ناشکرا (ثابت ہوا) ہے۔

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿18﴾

سورۃ النحل آیت 18

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو (کبھی بھی) شمار نہ کر سکو۔ بیشک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ثُمَّ بَعَثْنَٰهُمْ لِنَعْلَمَ أَىُّ ٱلْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوٓاْ أَمَدًا ﴿12﴾ ع1

سورۃ الکھف آیت 12

پھر ہم نے انہیں جگا اٹھایا تاکہ جانچ کریں کہ دونوں جماعتوں میں سے کس کو اچھی طرح یاد ہے کہ کتنی مدت وہ اس (غار) میں رہے۔

لَّقَدْ أَحْصَىٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿94﴾ط

سورۃ مریم آیت 94

البتہ یقیناً اس (اللہ جل شانہ) نے ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے اور انہیں اچھی طرح شمار بھی کر رکھا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ ٱلْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا۟ وَءَاثَٰرَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿12﴾ع1

سورۃ یٰس آیت 12

بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو آثار پیچھے چھوڑے ہم سب لکھتے جاتے ہیں۔ اور ہر چیز کو ہم نے واضح کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوٓا۟ ۚ أَحْصَىٰهُ ٱللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿6﴾ع1

سورۃ المجادلۃ آیت 6

جس دن اللہ ان سب کو زندہ کرکے اٹھائے گا تو جو کچھ وہ کرتے رہے تھے انہیں جتائے گا کہ اللہ نے تو (ان کے کیے سب کام) یاد رکھے مگر خود وہ لوگ (ان کو) بھول گئے اور اللہ ہی ہر چیز پر شاہد ہے۔

لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا۟ رِسَٰلَٰتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًۢا ﴿28﴾ ع2

سورۃ الجن آیت 28

تاکہ جانچ پڑتال کرلے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور وہ ان کے حالات کا پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر ایک چیز کو گن رکھا ہے۔

وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ كِتَٰبًا ﴿29﴾ لا

سورۃ النبا آیت 29

اور ہم نے ہر چیز کا کتاب میں شمار کر رکھا ہے۔

المحيي

المحيي۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔ المحیی کے معنی ہیں زندگی دینے والا۔ صحت و تندرستی دینے والا۔ جان ڈالنے والا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً جسموں کو زندہ کرتا ہے جب وہ ان کی روحوں کو ان کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ المحیی زندگی پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اس کی ہر مخلوق تخلیق کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔ سب مخلوقات کو اسی نے پیدا کیا ہے۔ مقررہ وقت پر وہی موت بھی دے گا۔ اور قیامت کے دن انہیں پھر زندہ کرے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک حقیر سے نطفے کو زندگی بخشتا ہے۔ وہ اپنے علم سے بہت سی ایسی چیزوں میں جان ڈالتا ہے جن تک ہماری رسائی بھی ممکن نہیں ہے۔ وہی بادلوں میں سے بارش برساتا ہے تاکہ مردہ زمین کو زندگی مل سکے۔

قرآن کریم میں المحیٔ یا مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے حوالے سے یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِٱللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَٰتًا فَأَحْيَٰكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿28﴾

سورۃ البقرۃ آیت 28

کیسے تم اللہ کا انکار کر سکتے ہو جبکہ تم مُردہ (بے جان شے) تھے تو اس نے تم کو زندگی دی؟۔ پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

فَقُلْنَا ٱضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْىِ ٱللَّهُ ٱلْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴿73﴾

سورۃ البقرۃ آیت 73

پھر ہم نے کہا اس (مقتول کی لاش) کو اس (گائے) کے کسی ٹکڑے کے ساتھ ایک ضرب مارو اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِى حَآجَّ إِبْرَٰهِـۧمَ فِى رَبِّهِۦٓ أَنْ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّىَ ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا۠ أُحْىِۦ وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَأْتِى بِٱلشَّمْسِ مِنَ ٱلْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ ٱلْمَغْرِبِ فَبُهِتَ ٱلَّذِى كَفَرَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿258﴾ ج

سورۃ البقرۃ آیت 258

کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے جھگڑنے لگا؟۔ اس لئے کہ اللہ نے اسے سلطنت دے رکھی تھی جب ابراہیمؑ نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ

کہنے لگا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا پھر یقیناً سورج کو اللہ مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال کر لے آ۔ پس وہ کافر مبہوت وہکا بکا رہ گیا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَقَالُواْ لِإِخْوَٰنِهِمْ إِذَا ضَرَبُواْ فِى ٱلْأَرْضِ أَوْ كَانُواْ غُزًّى لَّوْ كَانُواْ عِندَنَا مَا مَاتُواْ وَمَا قُتِلُواْ لِيَجْعَلَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿156﴾

سورة آل عمران آیت 156

اے ایمان والو!۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے بھائیوں کے حق میں کفر کرتے ہیں جب کہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں ہوں اور کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے یہ اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ ان (ایمان والوں) کے دلوں میں حسرت وملال ڈال دے۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔

أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَٰهُ وَجَعَلْنَا لَهُۥ نُورًا يَمْشِى بِهِۦ فِى ٱلنَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُۥ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَٰفِرِينَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿122﴾

سورة الانعام آیت 122

بھلا وہ جو پہلے مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اس کے لئے ایسا روشن نور بھی بنا دیا جس سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو ایسے ظلمت کے اندھیروں میں پڑا ہو کہ وہاں سے نکل ہی نہ سکے ؟۔ اسی طرح کافر و ناشکرے (اندھیروں میں ڈوبے) جو عمل کرتے ہیں وہ انہیں (روشن نور کی طرح) بہت اچھے و خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿158﴾

سورۃ الأعراف آیت 158

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان !۔ یقینی طور پر میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اس کے (نازل کردہ) سارے کلاموں پر یقین رکھتا ہے۔ اور اسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿116﴾

سورة التوبة آیت 116

یقیناً آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی بھی ولی اور مددگار نہیں ہے۔

هُوَ يُحْيِۦ وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿56﴾

سورة یونس آیت 56

وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹ کر جاؤ گے۔

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِۦ وَنُمِيتُ وَنَحْنُ ٱلْوَٰرِثُونَ ﴿23﴾

سورة الحجر آیت 23

اور بلاشبہ ہم ہی زندگی دیتے اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ومالک ہیں۔

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَكَفُورٌ ﴿66﴾

سورة الحج آیت 66

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تم کو زندگی دی پھر (وہی) تمہیں موت دے گا۔ پھر (اسی نے) تمہیں (دوبارہ بھی) زندہ کرنا ہے۔ بیشک انسان البتہ بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يُحْيِۦ وَيُمِيتُ وَلَهُ ٱخْتِلَٰفُ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿80﴾

سورۃ المؤمنون آیت 80

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اور رات اور دن کا بدلنا بھی اسی کی اختیار میں ہے۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

وَٱلَّذِى يُمِيتُنِى ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿81﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 81

اور جو مجھے مارے گا بھی پھر (دوبارہ) زندگی بھی عطا کرے گا۔

يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَيُحْيِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الروم آیت 19

وہی زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ (یعنی سرسبز وشاداب) کر دیتا ہے۔اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىِۦ بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿24﴾

سورۃ الروم آیت 24

اور اسی کے نشاناتِ قدرت میں سے ہے کہ تم کو خوف اور اُمید دلانے کے لئے بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر زمین کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ (سرسبز وشاداب) کر دیتا ہے۔البتہ عقل والوں کے لئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَىْءٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿40﴾ 4ع

سورۃ الروم آیت 40

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا اور پھر سے تمہیں زندہ بھی کرے گا۔کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی بھی کر

سکے؟۔اللہ بالکل پاک ہے اور (اس کی شان) بہت بلند و برتر ہے اس سے جو وہ (اس کا) شریک بنا لیتے ہیں۔

قُلْ يُحْيِيهَا ٱلَّذِىٓ أَنشَأَهَآ أَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿79﴾ لا

سورۃ یٰس آیت 79

کہہ دو کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿68﴾ 7ع

سورۃ غافر آیت 68

وہی تو ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پھر جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرلیتا ہے تو البتہ اس سے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ (فوراً) ہو جاتا ہے۔

لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ءَابَآئِكُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿8﴾

سورۃ الدخان آیت 8

اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے پرانے آباؤاجداد کا بھی رب ہے۔

قُلِ ٱللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿26﴾ 3ع

سورۃ الجاثیۃ آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی تمہیں زندہ رکھتا ہے وہی تمہیں موت دے گا پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں لیکن بہت سارے لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

وَأَنَّهُۥ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿44﴾ لا

سورۃ النجم آیت 44

اور بیشک وہی مارتا ہے اور وہ زندہ بھی رکھتا ہے۔

لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْيِۦ وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿2﴾

سورۃ الحدید آیت 2

آسمانوں وزمین کی بادشاہت اسی کے لئے ہے۔ وہی زندگی دیتا اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔

مومن کو چاہیے کہ وہ اس صفت کو کثرت سے یاد کرکے اپنے اخلاق کو سنوارے تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے دل میں ہدایت والی روشنی ڈال دے۔ تاکہ اس کی روح ظہور کے اسرار سے چمک اٹھے۔ خاص طور پر راتوں کو گہرائی میں اسے یاد کرنا بہت افضل ہے۔

المحیط

المحیط۔اللہ سبحانہ و تعالی کے خوبصورت ناموں میں سے ایک نام ہے جس کا مطلب ہے احاطہ کرنے والا ہے۔اس نے اپنے علم و قدرت کے ساتھ تمام مخلوقات کو گھیرا ہوا ہے۔وہی حفاظت کا احاطہ مہیا کرنے والا ہے۔ساری کائنات اس کے سامنے ہیچ ہے۔کائنات کی ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ کوئی اس کے احاطۂ اقتدار سے باہر نہیں نکل سکتا۔نہ کوئی اس سے چھپ سکتا ہے۔نہ گم ہو سکتا ہے۔نہ ہی نظروں سے اوجھل ہو سکتا ہے۔وہ بیک وقت ہر نظر آنے والی اور نہ نظر آنے والی چیزوں کو بنظر غائر دیکھنے پر قادر ہے۔اس کے لیے تمام آوازیں۔خواہ وہ اونچی ہوں یا نیچی۔اس کی سننے کی طاقت کے سامنے سرِنگوں ہیں۔اس کی سماعت نے تمام آوازوں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ کسی کے دل کے خیالات بھی اس کی پہنچ سے باہر نہیں۔اس نے سارے جن و انس کے تمام اعمال کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ان میں درجہ بندی کے حساب سے سب مسلمانوں کے اعمال اس کے سامنے عیاں ہیں۔اور ایسے ہی کافروں کے کرتوتوں کا بھی درجہ بندی کے ذریعے احاطہ ہے۔وہ کافروں و نافرمانوں کو اپنے عذاب سے دنیا اور آخرت میں گھیرے ہوئے ہے۔اور کائنات میں ہونے والا کوئی امر ایسا نہیں جس پر اس کی مہر نہ ہو۔ساری تبدیلیاں اور سارے امور اس کی نگاہوں کے سامنے ہیں۔

قرآن کریم میں المحیط یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمَٰتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَٰبِعَهُمْ فِىٓ ءَاذَانِهِم
مِّنَ ٱلصَّوَٰعِقِ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ ۚ وَٱللَّهُ مُحِيطٌۢ بِٱلْكَٰفِرِينَ ﴿19﴾

سورۃ البقرۃ آیت 19

یا (ان کی مثال) اس زوردار آسمانی بارش کی سی ہے جس میں اندھیرے اور گرج وچمک بھی ہے اور وہ ان گرنے والی بجلیوں پر موت کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے ڈالتے ہیں اور اللہ ان کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا۟ بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُوا۟ وَتَتَّقُوا۟
لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿120﴾ ع12

سورۃ آل عمران آیت 120

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی رنج پہنچے تو اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کیے رہو تو ان کی چالیں تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گی۔ بیشک جو بھی یہ کر رہے ہیں اللہ اس پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

يَسْتَخْفُونَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ ٱللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا
يَرْضَىٰ مِنَ ٱلْقَوْلِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ﴿108﴾

سورۃ النساء آیت 108

یہ لوگوں سے تو (اپنی مکاریاں) چھپا لیتے ہیں مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے۔ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اس کی ناپسندیدہ باتوں کے خفیہ مشورے کرتے ہیں۔ اور اللہ ان کے سب کاموں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيطًا ﴿126﴾ 18ع

سورۃ النساء آیت 126

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ خَرَجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِم بَطَرًا وَرِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿47﴾

سورۃ الانفال آیت 47

اور ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو شان دکھاتے ہوئے گھروں سے نکلے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ ان کو گھیرے ہوئے ہے۔

قَالَ يَٰقَوۡمِ أَرَهۡطِيٓ أَعَزُّ عَلَيۡكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَٱتَّخَذۡتُمُوهُ وَرَآءَكُمۡ ظِهۡرِيًّاۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا
تَعۡمَلُونَ مُحِيطٞ ﴿92﴾

سورۃ ہود آیت 92

شعیبؑ نے کہا کہ اے میری قوم کیا میرا قبیلہ. برادری تمہارے نزدیک اللہ سے بھی زیادہ معزز و معتبر ہے؟ کہ اس (اللہ کو ناقدری کرتے ہوئے) تم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَإِذۡ قُلۡنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِٱلنَّاسِۚ وَمَا جَعَلۡنَا ٱلرُّءۡيَا ٱلَّتِيٓ أَرَيۡنَٰكَ إِلَّا فِتۡنَةٗ
لِّلنَّاسِ وَٱلشَّجَرَةَ ٱلۡمَلۡعُونَةَ فِي ٱلۡقُرۡءَانِۚ وَنُخَوِّفُهُمۡ فَمَا يَزِيدُهُمۡ إِلَّا طُغۡيَٰنٗا
كَبِيرٗا ﴿60﴾ 6ع

سورۃ الاسراء آیت 60

اور جب ہم نے تمہیں کہہ دیا کہ بلاشبہ تیرے رب نے اس بنی نوع انسان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور جو خواب ہم نے تمہیں دکھایا تھا اور وہ ملعون درخت جس کا ذکر قرآن میں ہے ان کو ہم نے لوگوں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ اور ہم تو انہیں ڈراتے دھمکاتے ہیں مگر یہ ڈرانا دھمکانا ان کی شرارت و سرکشی اور بھی بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

أَلَآ إِنَّهُمْ فِى مِرْيَةٍۢ مِّن لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَآ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَىْءٍۢ مُّحِيطٌۢ﴿54﴾6ع

سورۃ فصلت آیت 54

جان رکھو !۔یہ لوگ البتہ اپنے رب کے حضور ملاقات کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔آگاہ رہو !۔بلاشبہ وہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا۟ عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ ٱللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍۢ قَدِيرًا﴿21﴾

سورۃ الفتح آیت 21

اور بھی (کافی) غنیمتیں ہیں جن پر تم ابھی قدرت نہیں رکھتے اور اللہ نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے۔اور اللہ تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍۢ وَمِنَ ٱلْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ ٱلْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍۢ قَدِيرٌۭ وَأَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًۢا﴿12﴾2ع

سورۃ الطلاق آیت 12

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے سات آسمان اور زمین بھی انہی کی طرح پیدا کر دی۔ ان کے درمیان (اللہ کے) احکام اترتے رہتے ہیں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ ہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اور یہ کہ اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

وَٱللَّهُ مِن وَرَآئِهِم مُّحِيطٌۢ ﴿20﴾ ج

سورۃ البروج آیت 20

اور اللہ (بھی) ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُواْ رِسَٰلَٰتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًۢا ﴿28﴾ ع2

سورۃ الجن آیت 28

تاکہ جانچ پڑتال کر لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور وہ ان کے حالات کا پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر ایک چیز کو گن رکھا ہے۔

احاطہ کرنے کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیت بھی ہے۔ جو اللہ کے اسماء میں توشامل نہیں ۔مگراس کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے جہنم کی جو آگ تیار کر رکھی ہے اس کی قناتیں مجرموں کو گھیر لیں گی۔ جن سے بچاؤ کا بندوبست دنیا میں ہی ہو جانا چاہیئے۔

وَقُلِ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلظَّٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِن يَسْتَغِيثُوا۟ يُغَاثُوا۟ بِمَآءٍ كَٱلْمُهْلِ يَشْوِى ٱلْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ ٱلشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿29﴾

سورۃ الکھف آیت 29

اور کہہ دو کہ یہ (قرآن) تو تمہارے رب کی طرف سے بر حق ہے۔ پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔ بیشک ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے فریاد رسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا (جو) مونہوں کو جھلسا دے گا۔ کیا ہی برا وہ پانی ہو گا اور کیا ہی بری وہ (آخری) آرام گاہ ہو گی۔

المذل

المذل۔اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔وہ جسے چاہے ذلیل ورسوا کرکے تمام عزتوں سے محروم کردے۔ وہی ہے جو نافرمانوں وراس کے احکام سے بغاوت کرنے والوں کو انصاف کے تقاضوں کے ساتھ ذلیل کرتا ہے۔وہ اپنے دشمنوں کواس کی پہچان سے محروم کرکے۔ان کو اپنا راستہ اختیار کرنے اوراس کے احکام کے خلاف جانے کے قابل بناکر ذلیل کرتا ہے۔آخرت میں وہ ان کو اپنے عذاب کے گھر میں پہنچا دے گا۔ان کو برخاست اور لعنت بھیج کران کی توہین کرے گا۔وہ ان کوایک حدتک آزماچکا ہوتا ہے پھر پنپنے کا موقع نہیں دیتااورانہیں برخاست کردیتا ہے۔وہ حق کی طاقت سے کافروں و باغیوں کو نیچا دکھاتا ہے۔جسے چاہتا ہے مسخر کردیتا ہے۔اورانہیں ان کے عذاب کے ٹھکانے۔جہنم کی آگ کی طرف ہانک دیتا ہے۔

کوئی بھی انسان جو دنیا کی خاطر لوگوں کو اس طرح دیکھتا ہے کہ ان سے کیسے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔وہ اپنے پاس موجود چیزوں سے کبھی مطمئن نہیں ہو پاتا۔وہ اللہ کے احکامات کی یکسر پروانہیں کرتا۔اپنے آپ کو جہالت کے اندھیروں میں رکھے ہوتا ہے۔اوراپنی ہی تدبیروں پراپنے آپ کو ممتاز کرنے کے لیے مگن رہتا ہے۔اوراپنے ہی بچھائے ہوئے جال میں گھستااور گھسٹتا چلا جاتا ہے۔یہی ہوتا ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالٰی نے یقیناًذلیل اور محروم کردیا ہوتا ہے۔ایسے افراد کا ذیلی آیت میں اشارہ ہے۔

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَٱرْتَبْتُمْ
وَغَرَّتْكُمُ ٱلْأَمَانِىُّ حَتَّىٰ جَآءَ أَمْرُ ٱللَّهِ وَغَرَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ﴿14﴾

سورۃ الحدید آیت 14

تو (مبتلائے عذاب لوگ) اہلِ ایمان کو ندا دیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے؟۔وہ کہیں گے (کیوں نہیں) ہاں !۔مگر تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈال لیا اور تم (ہم پر گردشوں کے) منتظر رہے اور شک و شبہ میں ہی پھنسے رہے۔اور جھوٹی امیدوں نے تمہیں فریب دے دیا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ پہنچا۔اور دھوکے باز (شیطان) نے تمہیں اللہ کے بارے دھوکے میں ہی ڈالے رکھا۔

معاشرے کے معزز ترین افراد کو ذلت و گمنامی کے عمیق گڑھوں میں پھینک دینا اسی رب العالمین کی قدرت میں ہے۔انسان کی اصلی حالت ذلیل ہے۔جب تک کو اللہ اس کو عزت نہ دے۔اگر عزت نہ ملے تو وہ ذلت پر برقرار رہتا ہے۔ کسی کی بد بختی عدم توفیق اور عذاب کی وجہ سے ہی وہ کسی کو ذلیل کرتا ہے۔اور سدھار نہ ہونے کی صورت میں وہی آخرت میں بھی ذلت دینے پر قادر ہے۔

قرآن کریم میں المذل کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَٰحِدٍ فَٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنۢبِتُ
ٱلْأَرْضُ مِنۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ ٱلَّذِى

هُوَ أَدْنَىٰ بِٱلَّذِى هُوَ خَيْرٌ ۚ ٱهْبِطُوا۟ مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
ٱلذِّلَّةُ وَٱلْمَسْكَنَةُ وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ
وَيَقْتُلُونَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا۟ وَّكَانُوا۟ يَعْتَدُونَ ﴿61﴾ ع7

سورۃ البقرۃ آیت 61

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰؑ ! ۔ ہم ہر گز ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کریں گے پس اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو کہ پیدا کردے۔ وہ (چیزیں) جو زمین سے اُگتی ہیں۔ (یعنی) ترکاری ۔اور ککڑی۔ اور گندم۔ اور (دال) مسور۔ اور پیاز وغیرہ۔ ارشاد ہوا کہ کیا تم بہتر کی جگہ ناقص چیز لینا چاہتے ہو پھر شہر میں جا اترو بلا شبہ تمہارے لئے وہ کچھ (ہوگا) جو تم مانگتے ہو؟ ۔ اور ذلت اور بدحالی ان پر مسلط کردی گئی اور یہ اللہ کے غضب میں گھر گئے۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور ناحق نبیوں کو قتل کیا کرتے تھے۔ یہ اس لئے بھی کہ وہ حد سے نکلے جاتے تھے۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن
تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿26﴾

سورۃ آل عمران آیت 26

کہہ دو کہ اے اللہ ! ۔ حقیقی بادشاہت کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے حکومت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل ہونے دے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوٓاْ إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ ٱلنَّاسِ وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُواْ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَيَقْتُلُونَ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَواْ وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ ﴿112﴾ق

سورۃ آل عمران آیت 112

یہ جہاں کہیں بھی ہوں ان پر ذلت مسلط کردی گئی بجز اس کے کہ یہ اللہ اور لوگوں کی پناہ میں آجائیں اور یہ اللہ کے غضب میں گھِر چکے ہیں اور پستی وبدحالی ان پر لازم کردی گئی ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ اس لئے بھی کہ یہ نافرمانیاں کیے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ ٱلْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُفْتَرِينَ ﴿152﴾

سورۃ الاعراف آیت 152

(ارشادِ باری ہوا کہ) بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا تھا ان پر رب کا غضب واقع ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت پہنچے گی۔اور ہم (اللہ پر) جھوٹ بہتان گھڑنے والوں کو یہی سزا دیتے ہیں۔

وَتَرَىٰهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَٰشِعِينَ مِنَ ٱلذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ ٱلْخَٰسِرِينَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ فِى عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿45﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 45

اور تم انہیں دیکھو گے کہ جب وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت سے جھکے ہوئے کنکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔اور ایمان والے کہیں گے !۔البتہ حقیقی خسارہ پانے والے تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو خسارے میں ڈال دیا۔آگاہ رہو !۔ بلاشبہ ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہی (پڑے) رہیں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحَآدُّونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ٱلْأَذَلِّينَ ﴿20﴾

سورۃ المجادلۃ آیت 20

البتہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہونے والے ہیں۔

ذل۔ذلت۔ذلت امیزی۔ذلالت ۔ کئ طرح سے۔ کئ قسموں۔ شکلوں اور درجوں میں آسکتی ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی ظالم کو بیماری کا شکار بنا کر۔یا عورتوں کی ہوس میں مبتلا کر کے۔ یا مال کے لالچ میں۔ یا دوسروں کا محتاج بنا کر ذلیل کیا کرتا ہے۔اللہ رب العزت سے دعا مانگتے رہنا چاہیئے۔کہ ہمیں نافرمانی کی ذلت سے نکال کر اپنی اطاعت کا شرف عطا کر دے۔اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو ایسی توفیق نہ دے کہ وہ ہمیں رسوا کرے اور ہمیں اپنی عزت کا تاج پہنا دے۔ عزت اسی میں ہے کہ کسی کی محتاجی نہ ہو۔

جو چاہتا ہے کہ وہ ذلت سے بچا رہے تو نافرمانیوں سے نکل کر اپنے رب کی اطاعت میں داخل ہو جائے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے اس بندے کو زیادہ عزت دیتا ہے جو اپنے نفسی شیطان کو اس کے حضور ذلیل بنا رکھتا ہے۔یعنی اس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں لگ جاتا ہے۔اور وہ اپنے کسی بندے کو ذلیل نہیں کرتا جو اس کے آگے امتیاز حاصل کرنے کی کوشش میں مشغول ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ذلت ورسوائی سے بہترین بچاؤ اپنے رب کے آگے جھکنے سے ہی ممکن ہے۔

المرشد

المرشد۔کامطلب ہے رشد وہدایت دینے والا۔اللہ عزوجل ہی رہنمائی کے راستے کھولنے والا ہے۔

اللہ جل شانہ پراس طرح سے ایمان لاناجس طرح قرآن میں اللہ تعالیٰ کی منشا ہے۔اس منشاکے مطابق سب سے پہلے اللہ کی توحید۔ نبی ﷺ کی رسالت ۔ نبیوں۔ فرشتوں۔کتابوں اورآخرت پر ایمان ضروری ہے۔ پھر سیکھنے کی طلب ہونا۔پھر قرآن کو بلا کسی شک و شبہ اعلیٰ ترین درجہ دینا۔قرآن کے محکمات پر عقائد اوردینی عمارت کی تعمیر۔اوراس کے مطابق نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر معتبر وثابت شدہ احادیث سے استفادہ۔ عملی زندگی میں ان کا نفاذ۔پھر ممنوعات و مشکوکات سے پرہیز۔ساتھ ساتھ اس سیکھے ہوئے پر عملی تصویر اعمال وافعال میں جھلکتی نظر آنا۔یہی سب ایسے ذرائع ہیں۔جن پر اللہ کی طرف سے ہدایت کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ایسا تونہیں ہو سکتا۔کہ اللہ کسی ایسے کو جو ہدایت کاطالب ہواور پر عمل بھی کرنا چاہتا ہو۔مگراسے گمراہی کی طرف لے جایا جائے۔

اردو ترجمے میں یہ لکھاگیا ہے کہ

جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔اور جسے وہ گمراہ ہونے پر چھوڑدے توتم اس کے لئے کوئی بھی ولی ہدایت پرلانے والا نہیں پاؤگے۔

جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے۔اس کا مطلب یہ کہ اللہ اسے ہی ہدایت دیتا ہے جو اس پر امید رکھتے ہوئے اس کی طرف کوشش کرتا ہے۔اوراصل ہدایت تو اللہ سے ہی ملے گی۔

جسے وہ گمراہ ہونے پر چھوڑ دے تو تم اس کے لئے کوئی بھی ولی ہدایت پر لانے والا نہیں پاؤ گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ پر امید نہیں رکھتا۔ اور نہ ہی اس کی طرف کوشش کرتا ہے تو اللہ بھی اسے چھوڑ دیتا ہے۔ ایسے بندے کے دماغ میں اعلیٰ سے اعلیٰ مثال بھی نہ گھسنے پائے گی۔ خواہ اس کے لیے کوئی کتنا بھی خیر خواہ کیوں نہ ہو۔ اور کتنی بھی کوشش کر کے دیکھ لے۔

مختصر یہ کہ اللہ کی ہدایت عرفِ عام میں تو ہوا اور پانی سے بھی زیادہ سستی ہے۔ بالکل مفت ہے۔ مگر اس پر ملنے والے اثرات اور اس کے نتائج نہایت قیمتی ہیں۔ اس طرح سے یہ عزت افزائی والی چیز ہے۔ اور اس کی اللہ کے ہاں بہت قدر ہے۔ یہ صرف طلب پر ملتی ہے۔ اسے ہاتھوں ہاتھ لینا پڑتا ہے۔ یہ ایسی نہیں۔ کہ بغیر طلب کے بھی مل جائے گی۔ اور یہ ایسی بھی نہیں۔ کہ لوگ اس سے پیٹھ پھیر کر جا رہے ہوں اور یہ پیچھے سے دے ماری جائے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿186﴾

سورۃ البقرۃ آیت 186

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دینا) میں یقیناً قریب ہی ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میرے حکم کو عملی طور پر قبول کریں اور مجھی پر ایمان لائیں تاکہ رشد و ہدایت پا لیں۔

۞ وَتَرَى ٱلشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَٰوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ ٱلْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت
تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ ٱلشِّمَالِ وَهُمْ فِى فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ ٱللَّهُ
فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿17﴾ ع2

سورۃ الکہف آیت 17

اور تم دیکھو گے کہ جب سورج نکلے تو (دھوپ) ان کے غار سے دائیں طرف کو ہٹ جائے۔ اور جب غروب ہو تو (دھوپ) ان سے بائیں طرف کو کتراتی ہوئی گزر جائے۔ وہ اس (غار) کے کشادہ حصے میں تھے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک (نشانی) ہے۔ جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔ اور جسے وہ گمراہ ہونے پر چھوڑ دے تو تم اس کے لئے کوئی بھی ولی ہدایت پر لانے والا نہیں پاؤ گے۔

المستعان

المستعان ۔کا مطلب ہے مدد کرنے والا۔ مدد طلب کیا جانے والا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جس سے ساری مخلوقات اپنی حاجات طلب کرتی ہیں۔اور مدد مانگتی ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے علاوہ کوئی اور ہماری مدد پر قادر نہیں ہے۔قرآنِ مجید میں ارشاد ہے

قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ
أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ أَمْ ءَاتَيْنَٰهُمْ كِتَٰبًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ
ٱلظَّٰلِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿40﴾

سورۃ فاطر آیت 40

پوچھو کہ کیا تم نے کبھی اپنے شریکوں کو دیکھا ہے جن سے اللہ کے علاوہ تم دعائیں مانگا کرتے ہو؟۔(ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا (کیا) ان کی شراکت آسمانوں میں ہے یا (کیا) ہم نے ان کو کتاب دی ہے (کہ اللہ سے شراکت پر) کوئی ٹھوس دلیل وسند رکھتے ہیں۔(نہیں) بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے کو جو وعدہ دیتے ہیں محض دھوکہ فریب ہے۔

درج ذیل آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ترغیب دیتا ہے کہ تم مجھ سے مانگو۔ مجھ سے ہی دعا کیا کرو۔ پھر دعا ایک اعلیٰ عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ اسی لیے دعا کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے۔ اور جو لوگ خالص اللہ سے نہیں مانگتے ان کے لیے یہ بھی کہہ دیا گیا کہ وہ متکبر عنقریب ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿60﴾6ع

سورۃ غافر آیت 60

اور تمہارے رب کا کہنا ہے کہ مجھ سے ہی دعا کیا کرو میں تمہارے لئے قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔ البتہ جو لوگ میری (اس) عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسا المستعان ہے جس سے انسان مانگ کر شرمندہ نہیں ہوتا۔ بلکہ فخر محسوس کرتا ہے کہ اس ہستی سے مانگا ہے جس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں۔ سب کو دے کر بھی اس کے خزانے بھرے رہتے ہیں۔ پھر وہ دے کر خوش ہوتا ہے۔ کوئی اس کے ضوابط کا پاس کرتے ہوئے مانگے۔ تو اس کے ہاں دیر تو ہو سکتی ہے۔ کوئی نہ کوئی حکمت تو ہو سکتی ہے۔ مگر مانگنا رائیگان نہیں جاتا۔ اس سے مانگنے والا ہمیشہ فائدے میں ہی رہتا ہے۔ اس سے خیر اور امید ہی بڑھتی ہے۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے جو مدد مانگتا ہے۔ اللہ اس کی مدد کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ کسی اور کا محتاج ہرگز نہیں رہنے دیتا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ضرور دعا سنتا ہے اور اپنے بندے کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ کسی باضابطہ انسان کی دعا سنی جانے کی تین صورتیں بتائی گئی ہیں۔ باضابطہ کا مطلب فرمانبردار اور حرام سے بچنے والا۔

ا۔ جو کچھ بندہ مانگتا ہے وہی کچھ اس کو عطا کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ بندہ جو مانگے وہ نہیں دیا جاتا بلکہ اس سے بہتر چیز اس کو دے دی جاتی ہے۔

۳۔ بندے کی اس دعا کا اجر آخرت کے لیے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

روزِ قیامت جب انسان اپنی ایسی دعا کا اجر دیکھے گا تو تمنا کرے گا کہ اے کاش دنیا میں اس کی کوئی دعا بھی قبول نہ ہوئی ہوتی تاکہ اس کا اجر و ثواب آج اسے یہاں مل جاتا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ ﴿5﴾ط

سورۃ الفاتحۃ آیت 5

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوۡمِهِ ٱسۡتَعِينُواْ بِٱللَّهِ وَٱصۡبِرُوٓاْۖ إِنَّ ٱلۡأَرۡضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦۖ وَٱلۡعَٰقِبَةُ لِلۡمُتَّقِينَ ﴿128﴾

سورۃ الاعراف آیت 128

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ ہی سے مدد مانگو اور صبر و تحمل سے کام لو بیشک زمین تو اللہ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔ اور اچھا انجام تو (اللہ سے) ڈرنے والوں کا ہی ہوتا ہے۔

وَجَآءُو عَلَىٰ قَمِيصِهِۦ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿18﴾

سورۃ یوسف آیت 18

اور اس کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا کر لے آئے۔ اس (یعقوبؑ) نے کہا (نہیں) بلکہ تم نے اپنے دل سے (یونہی) ایک بات بنالی ہے (حقیقت حال تو کچھ اور ہی ہے)۔ پس اب صبر ہی بہتر ہے۔ اور جو کچھ تم (جھوٹ) بناتے بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

قَٰلَ رَبِّ ٱحْكُم بِٱلْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿112﴾ 7ع

سورۃ الأنبیاء آیت 112

(آخر کار نبیؐ نے بھی) کہہ دیا کہ اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ کر دے۔ اور ہمارا رب تو بڑا ہی مہربان ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے ان (من گھڑت) باتوں پر جو تم بناتے بیان کرتے ہو۔

اَلْمُسَخِّرُ

اَلْمُسَخِّر۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت۔ یہ صفتِ تسخیر ہےاور قرآن کریم میں اس صفتِ تسخیر کے متعلق بہت سی آیاتِ بھی وارد ہوئی ہیں۔ نیز علماء کرام نے کئی مقامات پر اس کا ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے اَلْمُسَخِّرُ کا صیغہ بھی استعمال کیا ہے۔لہٰذا اَلْمُسَخِّر اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کو

يَا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

کہنا بہت موزوں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی آسمان و زمین۔ بلکہ ہر چیز کو مسخر کرنے والا ہے۔ بعض علماء نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ اللہ کو پکارنے کا ذکر کیا ہے۔

مسخر القلوب — وہ جو دلوں کو مسخر کرتا اور جوڑ دیتا ہے۔

المسخر ما أحب — وہ جو مجھے پسند ہے اسے (میرے لیے) مسخر کرنے والا۔

قرآن کریم میں المسخر یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

إِنَّ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱلْفُلْكِ ٱلَّتِى تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ ٱلنَّاسَ وَمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ

بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ ٱلرِّيَٰحِ وَٱلسَّحَابِ ٱلْمُسَخَّرِ بَيْنَ
ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴿164﴾

سورۃ البقرۃ آیت 164

بیشک آسمانوں وزمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادل بدل کر آنے میں اور ان جہازوں میں جو دریا وسمندر میں لوگوں کو منافع دینے کے لئے چلتے ہیں اور اس پانی میں جو اللہ آسمان سے برساتا ہے پھر اس سے مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اس میں ہر قسم کے چلنے پھرنے والے جانور پھیلا دیتا ہے۔ اور ہواؤں کے رخ بدلتے رہنے میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان پابندِ فرمان رہتے ہیں ۔البتہ عقل والوں کے لئے واضح نشانیاں موجود ہیں۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى
ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ
بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿54﴾

سورۃ الاعراف آیت 54

یقیناً تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپ دیتا ہے کہ جو اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند اور

ستارے سب پیدا کیے وہ اسی کے حکم کے تابع ہیں۔آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اسی (اللہ جل شانہ) کا خاصہ ہے۔اللہ سارے جہانوں کا رب تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلشَّمۡسَ وَٱلۡقَمَرَ دَآئِبَيۡنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلَّيۡلَ وَٱلنَّهَارَ ﴿33﴾ ج

سورة إبراهيم آیت 33

اور سورج و چاند کو بھی تمہارے لئے مسخّر کر دیا جو برابر (لگاتار) چلے جا رہے ہیں۔اور تمہارے لئے رات اور دن کو بھی تابع کر دیا۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلَّيۡلَ وَٱلنَّهَارَ وَٱلشَّمۡسَ وَٱلۡقَمَرَ ۖ وَٱلنُّجُومُ مُسَخَّرَٰتُۢ بِأَمۡرِهِۦٓ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يَعۡقِلُونَ ﴿12﴾ لا

سورة النحل آیت 12

اور اسی نے رات۔اور دن۔اور سورج۔اور چاند کو تمہارے لئے مسخر دیا ہے اور اسی کے حکم سے ستارے بھی کام میں لگے ہوئے ہیں۔بیشک اس میں عقل سے کام لینے والوں کے لئے البتہ بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔

أَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَى ٱلطَّيْرِ مُسَخَّرَٰتٍ فِى جَوِّ ٱلسَّمَآءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا ٱللَّهُ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ
لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿79﴾

سورۃ النحل آیت 79

کیا وہ پرندوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے آسمان کی فضا کو مسخر کیے ہوئے ہیں؟۔ ان کو اللہ ہی تھامے رکھتا ہے۔
بیشک اس میں بھی ایمان والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

وَٱلْبُدْنَ جَعَلْنَٰهَا لَكُم مِّن شَعَٰٓئِرِ ٱللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهَا
صَوَآفَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا۟ مِنْهَا وَأَطْعِمُوا۟ ٱلْقَانِعَ وَٱلْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ
سَخَّرْنَٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿36﴾

سورۃ الحج آیت 36

اور ہم نے تمہارے لئے قربانی کے اونٹوں کو بھی شعائر اللہ بنادیا ہے تمہارے لئے ان میں فائدے بھی
ہیں۔ تو (قربانی کرتے وقت) تم ان کو صف میں کھڑا کرکے اللہ کا نام لیا کرو۔ پھر جب وہ پہلو پر گر پڑیں تو
ان میں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں۔ اور سائلوں کو بھی کھلاؤ۔ اسی طرح ہم نے
ان جانوروں کو تمہارے لئے مسخر کردیا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

لَن يَنَالَ ٱللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ ٱلتَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا۟ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿37﴾

سورۃ الحج آیت 37

اللہ کو نہ توان کا گوشت اور نہ ہی ان کا خون پہنچتا ہے البتہ تمہارا تقویٰ اس کے ہاں پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی و بزرگی بیان کرتے رہو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دے دی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِأَمْرِهِۦ وَيُمْسِكُ ٱلسَّمَآءَ أَن تَقَعَ عَلَى ٱلْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿65﴾

سورۃ الحج آیت 65

کیا تم نہیں دیکھتے بھالتے کہ اللہ نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لئے مسخر کر رکھی ہیں اور کشتیاں بھی جو دریا و سمندر میں اس کے حکم سے چلتی ہیں؟۔ اور وہی آسمان کو بھی تھامے رہتا ہے کہ زمین پر گر (نہ) پڑے مگر (گرے گا تو) اسی کے حکم سے۔ بیشک اللہ بنی نوع انسان پر نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۖ
فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿61﴾

سورۃ العنکبوت آیت 61

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا ہے؟۔ تو وہ ضرور کہہ اٹھیں گے کہ اللہ نے۔ تو پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں؟۔

أَلَمْ تَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ
نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا
كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿20﴾

سورۃ لقمان آیت 20

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور اپنی ساری ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں؟۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بغیر علم و ہدایت اور روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے و بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ
وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِىٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿29﴾

سورۃ لقمان آیت 29

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو (اس پر) مسخر کر رکھا ہے ہر ایک وقتِ مقرر تک (مدار میں) چل رہا ہے؟۔ اور اللہ ان سارے اعمال سے جو تم کرتے ہو خوب خبردار ہے۔

إِنَّا سَخَّرْنَا ٱلْجِبَالَ مَعَهُۥ يُسَبِّحْنَ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِشْرَاقِ ﴿18﴾ لا

سورۃ ص آیت 18

بیشک ہم نے (بھی) پہاڑوں کو اس کے لئے مسخر کر دیا تھا کہ وہ شام و صبح اس کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ البَصِیر کے اوصاف و کلمات) کا ذکر کیا کرتے تھے۔

لِتَسْتَوُۥا۟ عَلَىٰ ظُهُورِهِۦ ثُمَّ تَذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا ٱسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا۟ سُبْحَٰنَ
ٱلَّذِى سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُۥ مُقْرِنِينَ ﴿13﴾ لا

سورۃ الزخرف آیت 13

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو اور پھر اپنے رب کی نعمت واحسان کو یاد کرو اور کہو کہ بالکل پاک ہے وہ (اللہ) جس نے ان چیزوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم ایسے زور آور تو نہ تھے کہ ان کو اپنے قابو میں کر لیتے۔

المصوّر

المصوّر۔ تصویر وضع کرنے والے کو کہتے ہیں۔ یہ اللہ جل شانہ کا صفاتی نام ہے۔ وہی تو ہے جو ہر چیز کو اس کی مخصوص شکل و صورت عطا کرتا ہے۔ وہ جس شکل میں چاہتا ہے کسی چیز کو تشکیل دے دیتا ہے۔ وہی تو ہے جو رحموں کے اندرونی اندھیروں میں مختلف مراحل سے گزار کر انسانی و حیوانی صورتیں بناتا ہے۔ جس نے عام انسانی شکلوں کو غیر انسانوں سے ممتاز بنایا ہے۔ وہی نر اور مادہ جوڑے بناتا ہے۔ وہ جو جو کچھ بھی پیدا کرتا ہے اس کی صورتیں اور شکلیں ایجاد کرتا ہے۔ جو اپنی حکمت کے مطابق ان کو مزین کرتا ہے۔ وہ انسانوں کو مختلف رنگوں اور شکلوں میں پیدا کرتا ہے۔۔ ان کو فہم و فراست۔ سماعت۔ بصارت اور بقیہ حواس فراہم کرتا ہے۔ ان میں سے بعض کو جسم۔ جسامت۔ رنگت وغیرہ میں دوسروں سے اختلافی شکلیں دیتا ہے۔ جو ایک مقررہ سانچے میں رہتے ہوئے بچپن سے بڑھاپے تک کے اتار چڑھاؤ کے مطابق بدلتی چلی جاتی ہیں۔ وہی بنانے والا ایک دن ان کو موت کی آغوش میں لے جاتا ہے۔ بہت سے تو ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ ان کے بنا خدوخال بھولنے والا نہیں۔ قیامت کے دن بھی ان کے جوبن والے خدوخال پر دوسری بار ایسے پیدا کرے گا۔ کہ پور پور وہی ہو گی۔ دیکھئے آیات۔

أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿3﴾ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُۥ ﴿4﴾

سورۃ القیامۃ آیت ۳۔۴

کیاانسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی (بوسیدہ) ہڈیاں جمع نہیں کر پائیں گے ؟۔(کیوں نہیں) جی ہاں !۔ ہم تو (اس پر بھی) قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور ہو بہو بنا دیں۔

یہ ہو بہو بنا دینااس کی مصوری کا کمال ہے۔اس مصور نے قرآن میں انسانوں کی تخلیق کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔کہ انسان کو اللہ نے مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔اس سے نطفہ بنا۔پھر اس سے رحم میں ایک چھوٹا سا دانہ بنایا۔پھر اس کے دانے کو لوتھڑا بنایا۔پھر لوتھڑے کو گوشت کی ٹکڑی میں بدل دیا۔پھر اس گوشت کی ٹکڑی کو بڑا کر کے اس میں سے ہڈیاں بنائیں۔پھر ان ہڈیوں کو گوشت سے ڈھانپ دیا۔پھر اسے ایک اور تخلیقی شکل میں بڑھا وادے دیا۔یہ سب اس بہترین مصور کی صورت گیری کے مراحل ہیں۔اللہ ہی المصور ہے جو صورت گری کرنے والا ہے۔وہ جو اپنی مخلوقات کی صورتیں بناتا ہے۔اور اسی کی خاص عنایت ہے کہ انسان کو ایک اچھی اور بہترین صورت بخشی ہے۔ایسی کہ اس کے ظاہری نشان اور خدوخال وڈھانچے سے اسے پہچانا جاسکے۔اور اسی طرح کی دوسری چیزوں سے اس کا امتیاز ہو سکے۔

قرآن کریم میں المصوّر یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

قرآن کریم میں المصوّر یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

هُوَ ٱلَّذِى يُصَوِّرُكُمْ فِى ٱلْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿6﴾

سورۃ آل عمران آیت 6

وہ (اللہ) ہی تو ہے جو ارحام (کی تاریکیوں) میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہ خوب غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ﴿11﴾

سورۃ الاعراف آیت 11

اور البتہ یقیناً ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری شکل صورت بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے آگے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿64﴾

سورۃ غافر آیت 64

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہاری صورتیں بھی بنائیں اور تمہاری صورتیں بھی کیا بہترین بنا دیں اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔ یہی اللہ تو تمہارا رب ہے۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿24﴾ ع 3

سورۃ الحشر آیت 24

وہی اللہ جو (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد واختراع کرنے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آسمانوں وزمین میں ہے۔ سب اس کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ القوی کے اوصاف وکلمات) بیان کرتی ہے۔ اور وہ بہت ہی زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿3﴾

سورۃ التغابن آیت 3

اسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی برحکمت پیدا کیا اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں پھر صورتیں بھی بہت عمدہ بنائیں اور (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

فِىٓ أَىِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿8﴾ ط

سورۃ الانفطار آیت 8

اور جس صورت میں چاہا تجھے ترتیب سے جوڑ دیا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ مِن سُلَٰلَةٍ مِّن طِينٍ ﴿12﴾ ج

سورة المؤمنون آیت 12

اور البتہ یقیناً ہم نے بنی نوع انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا ہے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا ٱلنُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا ٱلْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا ٱلْمُضْغَةَ عِظَٰمًا فَكَسَوْنَا ٱلْعِظَٰمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَٰهُ خَلْقًا ءَاخَرَ ج فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ أَحْسَنُ ٱلْخَٰلِقِينَ ﴿14﴾ ط

سورة المؤمنون آیت 14

پھر ہم نے اس نطفے کا جما ہوا خون بنادیا۔ پھر ہم نے جمے ہوئے خون سے گوشت کا لوتھڑا بنادیا۔ پھر ہم نے اس لوتھڑے سے ہڈیاں بنادیں۔ پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھادیا۔ پھر اسے ایک اور صورت عطا کردی۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے وہ اللہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ ج إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّلْعَٰلِمِينَ ﴿22﴾

سورة الروم آیت 22

اور آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔ بیشک ان (باتوں) میں سارے جہان والوں کے لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

وَأَنَّهُۥ خَلَقَ ٱلزَّوْجَيْنِ ٱلذَّكَرَ وَٱلْأُنثَىٰ ﴿45﴾ لا مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ﴿46﴾ ص وَأَنَّ عَلَيْهِ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْأُخْرَىٰ ﴿47﴾ لا

سورة النجم آیت ۴۵ تا ۴۷

اور بلاشبہ وہی نر اور مادہ جوڑے پیدا کرتا ہے۔ اس نطفے سے جو (رحم میں) ڈالا جاتا ہے۔ اور یہ کہ (قیامت کو) دوبارہ اٹھانا اسی کی ذمہ داری ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ فِىٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿4﴾ ز

سورة التين آیت 4

البتہ یقینی طور پر ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

المعزّ

المعز۔لسانی اعتبار سے معزّ فعل یعزّ سے ماخوذ ہے۔اس کا مطلب عزت۔ قوت۔ طاقت ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی عزت دینے والا ہے۔وہی غالب ہے جس کے سامنے سب مغلوب ہیں۔اور وہ کسی طرح بھی اور کبھی بھی مغلوب نہیں ہوتا۔اللہ کا یہ نام اس کی صفت سے مشتق ہے۔

عزت ایک ایسی حالت کو کہتے ہیں جس میں کسی کا وقار بلند ہوتا ہے۔ عزت کا بذات خود مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ ہی کسی کو عزت عطا کرتا ہے۔ وہ بستیوں وگاؤں کے مکینوں۔ معمولی اور غریب خاندان کے لوگوں کو اٹھا کر تختِ حکومت پر بٹھا سکتا ہے۔غلاموں کو بادشاہت عطا کر سکتا ہے۔ جس کو عزت ملتی ہے۔ وہ بھی صاحبِ عزت کہلاتا ہے۔ لیکن یہ عزت اس کی ذاتی نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ کی دین ہوتی ہے۔لہٰذا جس کو عزت ملے اسے چاہیئے کہ اللہ جل شانہ کا ممنون و مشکور رہے۔اسی کی توفیق اور عطا سے کسی کو دنیا یا آخرت یا دونوں جہاں میں عزت ملتی ہے۔ عزت دینا بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

وہ جسے چاہے عزت واکرام سے نوازے۔ وہ اپنے ماننے والوں کو اپنے فضل سے تقویت دیتا ہے۔ وہ فرمانبرداروں کو اور اس کے احکام پر چلنے والوں کو عزت دیتا ہے۔ وہ اپنے دوستوں کو اس کی پہچان کر اکے۔ان کو اپنے راستے لگاتا ہے۔اور اس کے احکام پر عمل کے قابل بنا کر عزت دیتا ہے۔ انہیں گناہوں سے بچاتا ہے۔ان کی خطاؤں سے در گزر کرتا ہے۔وہی ان کو اپنے مظاہر اور نشانیاں دکھاتا ہے۔ وہ حق کی

طاقت سے سچے مسلمانوں کو بلند کرتا ہے۔ وہ انہیں ان کے جنت کے ٹھکانے اوراس کی نعمتوں کی طرف راغب کردیتا ہے۔آخرت میں وہ ان کو اپنے امن والے گھر میں پہنچادے گا۔جہاں ہمیشہ ان کی مہمانی کی جائے گی۔وہ ان کوایک حدتک آزماچکا ہوتا ہے۔وہاں ان کو مختلف طرح کی نعمتیں مہیا کرنے کاوقت ہوگا۔ پھر وہ انہیں اپنی رحمت کے ٹھکانے جنت میں رہنے کی جگہ دے گا۔ یہ سب بہترین عزت دیناہی تو ہے!۔

وہی ہے جواپنے نبیوں کو دشمنوں سے بچا کرانہیں فتح عطا کرتا ہے۔ان کی حفاظت کرتا ہے۔ان کی قوم میں ان کا رتبہ بلند کرکے طاقت بخشاہے۔جو بھی اس کی اطاعت کرتا ہے وہ اس کی تعظیم کرتا ہے خواہ وہ حبشی غلام یاکوئی غریب ہی کیوں نہ ہو۔

جس طرح سے اللہ اپنے ماننے والے بندوں کی عزت کرتا ہے۔ کوئی دوسرااس پر کبھی بھی پورا نہیں اتر سکتا۔وہ انہیں ایساخوش کردے گا۔کہ سب مطمئن ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہراس شخص کے لیے لوگوں کے دلوں میں محبت اور احترام پیدا کرتا ہے۔جواس کی تعریف میں لگارہتا ہے۔جو بھی اللہ سے جڑ جاتا ہے وہ لالچی نہیں رہتا۔دیکھا جائے تولالچ میں ہی ذلت مضمر ہے۔اگر جھوٹی امیدیں نہ ہوں تو کوئی انسان کبھی بھی کسی ایسی چیز کاغلام نہ بنے جو حقیقت میں بالکل معمولی سی ہوتی ہے۔اور دنیاکا فائدہ بالکل تھوڑاسا ہے۔

اللہ کا یہ نام سچا۔ قابل تعریف اور پاک ہے۔اس کا ذکر اس کی کتاب قرآن پاک کی مختلف آیات میں کیا گیا ہے۔ایسے حوالہ جات درج ذیل ہیں

قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿26﴾

سورۃآل عمران آیت 26

کہہ دو کہ اے اللہ ! ۔ حقیقی بادشاہت کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے حکومت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل ہونے دے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

ٱلَّذِينَ يَتَّخِذُونَ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ ٱلْعِزَّةَ فَإِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ﴿139﴾ ط

سورۃالنساء آیت 139

جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ولی اولیاء (دوست) بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے ہاں سے عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یقیناً عزت تو سب کی سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے؟۔

وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿65﴾

سورة یونس آیت 65

اوران (کافرو ناشکرے لوگوں) کی باتوں سے غمزدہ نہ ہو جانا۔ بیشک عزت ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْعِزَّةَ فَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ ٱلْكَلِمُ ٱلطَّيِّبُ وَٱلْعَمَلُ ٱلصَّٰلِحُ يَرْفَعُهُۥ ۚ وَٱلَّذِينَ يَمْكُرُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُو۟لَٰٓئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿10﴾

سورة فاطر آیت 10

جو شخص عزت کا طلب گار ہے پس عزت تو ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور صالح عمل اس کو بلند کرتے ہیں۔اور جو لوگ بری بری چالیں چلتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اوران کا سب مکرو فریب نابود ہو جائے گا۔

سُبْحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿180﴾ ۚ

سورة الصافات آیت 180

یہ جو باتیں بھی عزت والے شان والے رب (کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں تیرا رب ان سے بالکل پاک ہے۔

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ ٱلْأَعَزُّ مِنْهَا ٱلْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِۦ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿8﴾ ع1

سورۃ المنافقون آیت 8

کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینے گئے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے ضرور نکال باہر کریں گے۔ حالانکہ عزت تو ساری صرف اللہ اس کے رسول اور مومنوں کے لئے ہے لیکن منافق لوگ نہیں جانتے۔

عزت کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ جو چاہتا ہے کہ اسے عزت مل جائے تو نافرمانی سے نکل کر اپنے رب کی اطاعت میں داخل ہو جائے۔ کیونکہ ساری عزت اور ساری بلندیاں رب کے آگے جھکنے سے ہی ملتی ہیں۔ درج ذیل آیات میں یہ بات سمجھائی گئی ہے۔ کہ انسانوں کے لیے حد سے زیادہ عزت داری تکبر ۔ غرور اور تعصب کا باعث بھی بن جاتی ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُ ٱتَّقِ ٱللَّهَ أَخَذَتْهُ ٱلْعِزَّةُ بِٱلْإِثْمِ ۚ فَحَسْبُهُۥ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ ٱلْمِهَادُ ﴿206﴾

سورۃ البقرۃ آیت 206

اور جب کہا جاتا ہے کہ اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو تو تکبر اور تعصب اسے مزید گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے۔ پس ایسے (بدبخت) کے لئے دوزخ ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فِى عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿2﴾

سورۃ ص آیت 2

(نہیں) بلکہ جو لوگ کافر و ناشکرے ہیں وہ محض تکبر و غرور اور مخالفت میں مبتلا ہیں۔

المغني

المغنی۔یہ نام اللہ کی صفت الغنی سے مشتق ہے۔الغنی کا مطلب ہے۔مالدار۔بے نیاز۔خود کفیل جو خود کفیل ہونے کے ساتھ دوسروں کو مالدار و تونگر بنانے والا ہے۔وہ اپنے بندوں کو وقتی خود کفالت عطا کرتا ہے۔اپنی اس صفت کے ذریعے بندوں کو غنی کرنے والا ہے۔

اس نے ہر زمانے میں اپنے بندوں کو کثرت سے اور بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں اور ان کے لیے ان کے مقاصد اور نعمتوں کا حصول یقینی بنایا ہے۔اور روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے میں آسانیاں پیدا کی ہیں۔بذات خود نہ خود مختاری آتی ہے اور نہ ہی خود کفالت۔پس المغنی کی عطا ہے جو انسان اس قابل ہو پاتا ہے۔

وہ سب کو اپنی روشنیوں کے خزانوں سے مالا مال کرتا ہے۔کائنات میں رہنے والوں کے لیے اس کے فرمان سے اپنی روزی اور رزق کے ذرائع تک رسائی کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ کسی کو دولت دیتا ہے۔ کسی کو طاقت۔ کسی کو شہرت اور کسی کو علم سے بہرہ ور کرتا ہے۔اور سب کو ایک اندازے سے فراہم کرتا ہے۔کوئی اور اس تقسیم میں کسی طرح بھی شامل نہیں۔ کیونکہ وہی اور صرف وہی پوشیدہ اور ظاہر کے سارے راز جانتا ہے۔وہ ہر اس سچے طالب کو اس کے مطالب پر غنی کر دیتا ہے۔جو اس کے ساتھ مضبوطی والا تعلق بنالیتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی بندوں کو غنی کرتا ہے۔ اس کے غنی کر دینے کا مطلب بالکل یہ نہیں کہ انسان ہر لحاظ سے بے نیاز ہو گیا۔ المغنی کی ضرورت ہر کسی کو ہر وقت رہتی ہے۔ اس لیے کہ انسان کبھی بھی مکمل اختیار والا نہیں بن سکتا۔ دنیا میں رہتے ہوئے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا چند ایک سے تو بے نیاز ہو سکتا ہے۔ سب سے نہیں۔ ہمارا معاشرتی نظام ہی ہمیں ایک دوسرے سے باندھ کر رکھتا ہے۔ مگر کسی کے لیے اللہ سے بے نیازی کا تصور بھی ممکن نہیں۔ وہی سب کو ان کی ساری ضروریات بغیر کسی خطرے میں ڈالے فراہم کرتا ہے۔ وہی حقیقی خود مختار ہے۔ اور حقیقی خود مختاری وہ ہوتی ہے جس میں کسی کی بالکل ضرورت نہ پڑے۔ جو بھی اپنی ضروریات کی احتیاج رکھتا ہو اور مدد کا متلاشی رہتا ہو وہ کبھی بھی بے نیاز نہیں ہو سکتا!۔ بس وقتی خود مختاری کا لفظ ہے جو زیادہ سے زیادہ بس تشبیہ کے طور پر کہہ دیا جاتا ہے۔ جہاں تک انسانی ضروریات کا تعلق ہے۔ اللہ کی عطا کے سوا۔ خواہ کوئی کتنا بھی بڑا ہو۔ وہ خود سے کچھ بھی نہیں۔ لوگ اپنے ظنی اختراح سے بہت کچھ کہہ بھی دیتے ہیں۔ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے تعلق بناتے نظر آتے ہیں۔ اور کسی کو کرتا دھرتا خیال کر لیتے ہیں مگر خواہ کوئی مانے یا نہ مانے ایسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا جو اللہ کے در کا محتاج نہ ہو۔ اور جہاں احتیاج ہے وہاں خود کفالت برائے نام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے غنی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا بالکل بھی امکان نہیں کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو کسی بھی طرح سے کسی چیز کا محتاج نہیں سمجھا جا سکتا۔ بلکہ ازل تا ابد اس پوری کائنات میں کوئی مخلوق ایسی نہیں جو اس کی محتاجی سے انکاری ہو۔ اگر کوئی سر پھرا نہیں مانتا تو اس سے حقیقت نہیں بدل سکتی۔ قرآن میں اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿15﴾

سورۃ فاطر آیت 15

اے بنی نوع انسان !۔ تم سارے کے سارے اللہ کے در کے محتاج ہو۔ اور اللہ تو بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ وَٱللَّهُ ٱلْغَنِىُّ وَأَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا۟ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوٓا۟ أَمْثَٰلَكُم ﴿38﴾ع4

سورۃ محمد آیت 38

دیکھو !۔ تم ہی وہ لوگ ہو جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے کچھ لوگ بُخل کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جو بُخل کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے آپ سے ہی بُخل کرتا ہے اور اللہ تو بے نیاز ہے اور تم سب ہی (اس کے حضور) محتاج ہو۔ اور اگر تم منہ پھیر لوگے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

المغنی اپنے بندوں کو وقتی آزادی اور خود کفالت عطا کرتا ہے۔ اور وہی اپنے بندوں میں سے بعض کو دوسروں سے بے نیاز بھی کر دیتا ہے۔ کیونکہ تمام ضرورتیں اسی کی طرف سے پوری کی جاتی ہیں۔ اس کی

مخلوق اس کی مدد کے بغیر اپنے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ اس کی عطا ہی ناممکن کو ممکن بناتی ہے۔ تو کوئی کیسے سوچ سکتا ہے کہ وہ دوسروں کی مدد کرتا ہے۔ جب کہ وہ خود مدد کا طالب رہتا ہو۔ کسی کا کسی کے لیے سبب بن جانا بھی اللہ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ وہی مسبّب الاسباب ہے۔ وہ اپنی حکمت اور مرضی کے مطابق اپنے زندہ بندوں میں سے کسی کو کسی دوسرے کی ضرورت کے لیے اس کا سبب بنا دیتا ہے۔ اور یہ بھی اللہ کی ایک عطا ہوتی ہے جس پر اللہ کا شکر ادا کرنا بنتا ہے کہ کوئی اللہ کے دیئے ہوئے میں سے کسی کی حاجت روائی کا سبب بن جاتا ہے۔ اور کوئی کسی دوسری ضرورت کو پورا کر دیتا ہے۔ اور یہ اللہ کی توفیق سے ہی ممکن ہو پاتا ہے۔

قَالَ رَبُّنَا ٱلَّذِىٓ أَعْطَىٰ كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿50﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 50

(موسیٰؑ نے) کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی مناسب شکل وصورت عطا کی پھر ہدایت کی راہ بھی دکھادی۔

الغنی اور المغنی سے ضابطہ اخلاق اخذ کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ انسان کو یہ احساس ہو کہ اسے مسلسل اللہ کی ضرورت ہے۔ اور جو اس کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا ہے وہ اس پر مکمل بھروسہ رکھتا ہے اور اس کے نزدیک اس کے سوا کسی کی کوئی حیثیت ہے تو بس اسی قدر ہے جو اس کے فرمان میں ہے۔ اور کوئی کسی طرح بھی اللہ کے بندوں کے ساتھ جود وسخا اور احسان کرتا ہے اس کی توفیق سے ہی کر پاتا ہے۔

قرآن کریم میں المغنی کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُواْ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦٓ إِن شَآءَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿28﴾

سورۃ التوبۃ آیت 28

اے ایمان والو!۔بس کچھ شک نہیں کہ مشرک لوگ پلید ہیں۔پس اس سال کے بعد مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) کے نزدیک تک نہ آنے پائیں۔اور اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہو تو عنقریب اللہ نے چاہا تو تمہیں اپنے فضل سے مالا مال کردے گا۔یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَأَنكِحُواْ ٱلْأَيَٰمَىٰ مِنكُمْ وَٱلصَّٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَآئِكُمْ ۚ إِن يَكُونُواْ فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿32﴾

سورۃ النور آیت 32

اور تم میں جو بے نکاح (یعنی بیوہ عورتیں۔رنڈوے۔بن بیاہے) ہوں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے بھی جو نیک ہوں ان سب کے نکاح کر دیا کرو۔اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کردے گا۔اور اللہ بہت وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

هَٰٓأَنتُمۡ هَٰٓؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنفِقُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبۡخَلُۖ وَمَن يَبۡخَلۡ فَإِنَّمَا
يَبۡخَلُ عَن نَّفۡسِهِۦۚ وَٱللَّهُ ٱلۡغَنِيُّ وَأَنتُمُ ٱلۡفُقَرَآءُۚ وَإِن تَتَوَلَّوۡاْ يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ
ثُمَّ لَا يَكُونُوٓاْ أَمۡثَٰلَكُم﴿38﴾4ع

سورة محمد آیت 38

دیکھو! ۔تم ہی وہ لوگ ہو جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے کچھ لوگ بُخل کرنے لگ جاتے ہیں۔اور جو بُخل کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے آپ سے ہی بُخل کرتا ہے اور اللہ تو بے نیاز ہے اور تم سب ہی (اس کے حضور) محتاج ہو۔اور اگر تم منہ پھیر لوگے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

وَأَنَّهُۥ هُوَ أَغۡنَىٰ وَأَقۡنَىٰ﴿48﴾لا

سورة النجم آیت 48

اور بیشک وہی دولت مند بناتا اور مفلسی دیتا ہے۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلٗا فَأَغۡنَىٰ﴿8﴾ط

سورة الضحى آیت 8

اور تجھے تنگ دست پایا تو مالدار کر دیا۔

صفت المغنی کے حوالے سے مومن کے طرزِ عمل میں یہ بھی بہت اہم ہے کہ جب اسے دل کی گہرائی سے احساس ہو جائے کہ وہ واحد و یکتا اکیلا ہی ایسا ہے جو کامل خود کفیل ہے وہ کسی بھی طرح کی حاجت سے بے نیاز ہے۔اور وہی اپنے سارے بندوں کی ساری حاجتیں پوری کرتا ہے۔تو پھر اپنا طرز عمل بھی اسی کے مطابق سنوارے۔ کہ ہر ایک سے کٹ کر صرف اسی پر بھروسہ کرنے والا ہو جائے اور ہر معاملے میں اسی کی طرف رجوع کیا کرے۔

المقتدر

المقتدر ۔اللہ القادر کی ایک اعلیٰ صفت ہے۔ وہ اپنی قدرت کے ذریعے ہر چیز پر حکومت کرتا ہے۔اس کی کوئی بھی صفت اس کی تمام مخلوقات پر محیط ہے۔اس کی طاقت لامتناہی ہے۔ وہی ہے جو تمام کائناتی امور کا انتظام کرتا ہے۔اور سارے اخروی امور بھی اسی کے ہاتھ میں ہوں گے۔ جو اقتضائے حکمت کے مطابق جو چاہے کرتا ہے اور ضروریات میں کمی بیشی نہیں ہونے دیتا۔ اللہ کے سوا کسی کو مقتدر نہیں کہہ سکتے۔ وہ جب چاہے ان سب کے جمع کرلینے پر قادر ہے۔ اور یہی معنی تقریبا مقتدر کے ہیں وہ ہر طرح کی قدرت رکھنے والا بادشاہ ہے۔ وہ ہر شے کو قابو میں رکھے ہوئے ہے۔ مقتدر کا لفظ قدیر کے ہم معنی ہوتا ہے وہی سارے غیوب پر اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے اور وہی سکون اور سلامتی عطا کرتا ہے۔

رات کے آخری اوقات اور دن کے دونوں کناروں پر اسی المقتدر کی تعظیم اور تسبیح کی جاتی ہے۔ اللہ ہی المقتدر ہے۔ وہ ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے فیصلوں میں کسی کی شرکت نہیں ہوتی۔ وہ مقتدر ہے۔ یعنی اس کی قدرت کامل و مکمل ہے۔ جس کے لیے کوئی کام یا کوئی چیز یا معاملہ ناممکن نہیں۔

لیکن مقتدر جب کبھی انسان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ تو اس کے معنی تکلیف یا کسی مقصد میں قدرت حاصل کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ محاورہ ہے

قدرت علی کذا قدرۃ

کہ میں نے فلاں چیز پر قدرت حاصل کرلی۔اس بارے سب جانتے ہیں کہ اس مطلب صرف جزوی طور پر ہوتا ہے۔کلی طور پر صرف اور صرف اللہ ہی قادر ہے۔

قرآن کریم میں المقتدر کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَٱضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ ٱلرِّيَٰحُ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿45﴾

سورۃالکھف آیت 45

اوران سے دنیا کی زندگی کی مثال بھی بیان کردو۔ایسی ہے جیسے وہ پانی جسے ہم نے آسمان سے۔برسایا تواس کے ساتھ زمین کی روئیدگی بھی مل گئی (یعنی خوب پھلی پھولی) پھر وہ چورا چورا ہو گئی کہ ہوائیں اسے اڑائے پھرتی ہیں۔اور اللہ ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

أَوْ نُرِيَنَّكَ ٱلَّذِى وَعَدْنَٰهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ﴿42﴾

سورۃالزخرف آیت 42

یا (تمہاری زندگی میں) واقعی تمہیں وہ (عذاب) دکھادیں جن کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ہم تو بیشک ان پر پوری طرح قادر ہیں۔

كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَـٰهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿42﴾

سورۃ القمر آیت 42

انہوں نے تو ہماری ساری نشانیوں کو جھٹلا دیا تھا تو ہم نے بھی ان کو ایسے پکڑ لیا جیسے کوئی زبردست قدرت والا پکڑ لیتا ہے۔

فِى مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍۭ ﴿55﴾ ع3

سورۃ القمر آیت 55

ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کے حضور صداقت و سچائی کے مقام میں۔

اس سے ملتے جلتے نام القادر اور المقتدر ہیں۔ ایک ہی صفت کے کئی ناموں کو ایک نام شمار نہیں کیا جاتا بلکہ انہیں الگ الگ نام شمار کیا جاتا ہے۔ جیسے: القادر۔ القدیر۔ المقتدر۔ ان تینوں میں قدرت کی صفت ہے لیکن اس کے باوجود انہیں تین الگ الگ نام ہی شمار کیا جاتا ہے۔

المقدّم

المقدم۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔المقدم کے معنی ہیں سب سے اول۔اس صفت کا اصل لفظ تقدیم ہے۔ جس کا مطلب ہے آگے بڑھنا۔ فروغ دینا۔ یا ترجیح دینا بھی ہے۔اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ جو چیزوں کو پیش کرتا ہے۔ان کو موزوں کرتا ہے۔اور ان کو ان کی صحیح جگہ پر رکھتا ہے۔ جو دوسروں پر برتری۔ ترجیح یا فضیلت کا مستحق ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی کسی کے درجے یا مرتبے کو بڑھاتا ہے۔ اگر کوئی اپنی برادری یا قوم کی خدمت کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس کو شہرت میں آگے بڑھائے گا۔اور اسے اپنی برکات سے نوازے گا بشرطیکہ وہ اسے خود غرضی کے بغیر انجام دینے والا ہو۔ وہ زندہ لوگوں کو آگے بڑھاتا ہے۔ ہر ایک کو اُس کی عبادت کے اخلاص کے مطابق اس کی نافرمانی میں پڑنے سے بچاتا ہے۔

وہی ابتدا سے ان لوگوں کو آگے بڑھاتا آیا جن سے وہ محبت کرتا ہے اور مناسب فہم اور صحیح فیصلے کے ذریعے انہیں خوش کرتا ہے۔ انہیں خاص طور پر پسند کرتا ہے جو دینی علم رکھتے اور اس کی رضا پانے میں لگے رہتے ہیں۔ جن کے پاس مفید علم ہوتا ہے۔وہ علم والوں کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ ہر وہ بات علم ہے جو اللہ جل شانہ کو سمجھنے۔اس کی قربت حاصل کرنے۔اس کے دین کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی عاقبت سنوارنے میں آتی ہے۔ علم آخرت تک ساتھ دینے والا ہے۔اور جو بات صرف دنیاوی حد تک رہنے والی ہے وہ فنون میں آجاتی ہے۔ اسی لیے لفظ علوم وفنون ایک ساتھ آتا ہے۔ کوئی آخرت کو ترجیح

دیتا ہے اور کوئی دنیاوی دوڑ میں مصروف ہے۔ اللہ تو ہر ایک کے لیے سچے یقین (ایمان) کے دروازے کھول رکھتا ہے۔ جن سے مخلص لوگ ہی استفادہ کر پاتے ہیں۔ وہ ایسے انسانوں کو دوسروں کے لیے امام ورہنما بنا دیتا ہے۔ وہ علماء کو جاہل لوگوں پر ترجیح دیتا ہے۔ ترجیحی بنیادوں پر نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والوں کو ستاروں کی طرح بنا دیتا ہے۔

المقدم نے ابتداہی سے رسول اللہ ﷺ کو آگے بڑھایا ہے اور آخرت میں بھی ان کو آگے بڑھائے گا۔ اسی نے ان تمام نبیوں ورسولوں سے عہد لیا کہ کام کو اس کی نوعیت کے مطابق کیسے آگے بڑھانا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ لَمَآ ءَاتَيْتُكُم مِّن كِتَٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِۦ وَلَتَنصُرُنَّهُۥ ۚ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِى ۖ قَالُوٓا۟ أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَٱشْهَدُوا۟ وَأَنَا۠ مَعَكُم مِّنَ ٱلشَّٰهِدِينَ ﴿81﴾

سورۃ آل عمران آیت 81

اور جب اللہ نے سارے نبیوں سے عہد لیا کہ میں نے جو بھی تمہیں کتاب وحکمت عطا کی ہے پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہارے پاس موجود شے کی تصدیق کرتا ہو۔ تو تمہیں لازمی اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ ارشاد ہوا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا ذمہ لیتے ہو؟۔ سب کہنے لگے ہاں !۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ ارشادِ باری ہوا کہ اچھا تو گواہ رہو اور میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اورسب لوگوں سے بھی توحیدی عہد لیا۔ کہ آگے بڑھنے کے لیے پہلا عقدہ یہ ہونا چاہیئے۔

وَإِذۡ أَخَذَ رَبُّكَ مِنۢ بَنِيٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ وَأَشۡهَدَهُمۡ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ
أَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡۖ قَالُواْ بَلَىٰۛ شَهِدۡنَآۛ أَن تَقُولُواْ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنۡ هَٰذَا
غَٰفِلِينَ﴿172﴾لا

سورۃ الأعراف آیت 172

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے اس کی ساری اولاد نکالی اور ان سب سے ان کی اپنی ذات پر اقرار کرالیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟۔ وہ سب کہنے لگے (کیوں نہیں) ہاں۔ ہم سب (اس بات پر) گواہ ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یوں کہنے لگو کہ ہم تو البتہ اس سے بے خبر تھے۔

اسی نے اپنے کام کے لیے لیلۃ الاسراء یعنی رات کے سفر پر محمد ﷺ کو بھی آگے بڑھایا۔ کہ انہوں نے اس رات میں دیگر انبیاء کی نماز میں امامت کرائی۔ اور نبی ﷺ کو بہت سی نشانیاں بھی دکھائی گئیں۔

۞ سُبۡحَٰنَ ٱلَّذِيٓ أَسۡرَىٰ بِعَبۡدِهِۦ لَيۡلٗا مِّنَ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ إِلَى ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡأَقۡصَا
ٱلَّذِي بَٰرَكۡنَا حَوۡلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنۡ ءَايَٰتِنَآۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ﴿1﴾

سورۃ الإسراء آیت 1

پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا۔ جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ اسے ہم اپنی (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ بڑا سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں اللہ جل شانہ کا فرمان ہے۔ کہ المقدم نے تو پہلے ہی عذاب کے بارے خبر دے دی تھی۔ تو جھگڑا کس بات کا؟۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا۟ لَدَىَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِٱلْوَعِيدِ ﴿28﴾

سورۃ ق آیت 28

ارشاد ہوگا میرے سامنے مت جھگڑا کرو اور یقیناً میں نے تو پہلے ہی تمہارے پاس وعیدِ عذاب بھیج دی تھی۔

وہ جس کو چاہتا ہے اس کے تقویٰ و استغفار کے مطابق اس کو اپنے راستے کی طرف آگے بڑھاتا ہے۔ انہیں سچائی پر قائم رکھتا ہے۔ ان کی درخواستوں کا احسن طریقے سے جواب دیتا ہے۔ اور وہی ان سب کو بھی آگے بڑھاتا ہے جو صفوں میں اتحاد قائم رکھتے ہیں۔ اس کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہی اس کی نافرمانی یا ناراضگی سے بچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں میں سے جس کو آگے بڑھانا چاہے اور جن کے درجات بلند کرنا چاہے تو یقیناً کر سکتا ہے۔ مگر یہ انسان کی اپنی ترجیہات پر منحصر ہے۔

وہی اپنے دشمنوں کو جب چاہتا ہے پیچھے کر دیتا ہے۔ان کو شکست دیتا ہے۔اس کے دشمنوں کی فہرست میں کافر۔منافق یا فاسق و فاجر سب شامل ہیں۔

قرآن کریم میں المقدم کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔جن میں کسی چیز کو آگے بڑھانے کی بحث بنی نوع انسان کے حوالے سے بیان ہوئی ہے۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا ٱلْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا ٱلْمُسْتَـْٔخِرِينَ ﴿24﴾

سورۃ الحجر آیت 24

اور البتہ یقیناً تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بھی ہم جانتے ہیں اور البتہ یقینی طور پر بعد میں آنے والے بھی ہمیں معلوم ہیں۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ ٱللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿2﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 2

تاکہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہاری سیدھے راستے تک رہنمائی بھی کر دے۔

قَالَ لَا تَخۡتَصِمُواْ لَدَيَّ وَقَدۡ قَدَّمۡتُ إِلَيۡكُم بِٱلۡوَعِيدِ ﴿28﴾

سورۃ ق آیت 28

ارشاد ہوگا میرے سامنے مت جھگڑا کرو اور یقیناً میں نے تو پہلے ہی تمہارے پاس وعیدِ عذاب بھیج دی تھی۔

رب تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے !۔ کہ جو کچھ میں نے پیش قدمی کی اور جو کچھ میں نے التوا میں ڈالا۔ اور جو میں نے خفیہ و اعلانیہ برا عمل کیا۔ اس سب کو معاف فرمادے۔ کیونکہ تو ہی مقدّم ہے۔ اور تو ہی مؤخّر ہے۔ اور یقیناً تو جو چاہے کر سکتا ہے۔

المقسط

المقسط۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔اس کے معنی ہیں عدل وانصاف قائم رکھنے والا۔وہ جس کاہر کام انصاف اور توازن کا آئینہ دار ہے۔ لسانی اعتبار سے عادل وہ ہے جو اپنے حکم میں عدل وانصاف سے آزاد ہو اور اس سے یہ نہ پوچھا جائے کہ وہ کیا کرتا ہے۔ مگر اللہ کے لیے ناانصافی کا تصور بھی محال ہے۔

المقسط وہ قادر مطلق ہے جو اکثر تو معاف کرتا رہتا ہے۔ لیکن حد سے بڑھ جانے والوں کے لیے اپنے تمام فیصلوں میں عدل کرتا ہے۔ مجرم کو جرم کی نوعیت کے مطابق سزا دیتا ہے۔اور اس کا فیصلہ منصفانہ ہوتا ہے۔ وہ ہر مجرم کے ساتھ ایک نظام اور قانونی ضابطے کے مطابق معاملہ کرتا ہے۔اور جنت میں بھی نیک لوگوں کے درجے ہوں گے۔

المقسط مظلوموں کو بچاتا اور انصاف فراہم کرتا ہے۔اس کے ایسا کرنے میں کمال یہ ہے کہ وہ مظلوم کو راضی کرنے کے ساتھ ساتھ ظالموں کو بھی راضی کرتا ہے۔ جو عدل وانصاف کی آخری حد کو چھو لیتے ہیں۔ ایسا انصاف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ وہ ہر جرم کا محرق اور اس کی نوعیت پوری گہرائی سے تہہ تک جانتا ہے۔اس کے ہر کام میں حکمت ہے جسے جان لینا ہمارے لیے بہت مشکل ہے۔ جیسا کہ ہم درج ذیل آیت میں دیکھ سکتے ہیں کہ آخرت کی سزائیں اتنی تکلیف دہ ہیں کہ مجرم اس سے بچنا چاہیں گے چاہے وہ اپنے آپ کو پوری دنیا کے برابر مال وجائیداد ہی فدیہ دے کیوں نہ دے دیں۔ لیکن جب کوئی اپنے گناہوں کی وجہ سے پکڑا جائے تو اس سے بچنا ممکن نہیں ہو گا۔ اللہ کا انصاف بہت

پاکیزہ ہے۔ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی ! وہ پچھتائیں گے مگر اس وقت بے سود ہوگا ! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین !

وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِى ٱلْأَرْضِ لَٱفْتَدَتْ بِهِۦ ۗ وَأَسَرُّوا۟ ٱلنَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿54﴾

سورۃ یونس آیت 54

اور اگر ہر نافرمان کے پاس زمین بھر کر چیزیں موجود ہوں تو وہ (عذاب سے بچنے کے لئے) سب کچھ فدیئے میں دے ڈالے گا۔ اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو ندامت و پشیمانی کو چھپائیں گے۔ اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور ان پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اللہ کے اصولوں میں کوئی ناانصافی نہیں ہے۔ پس جتنے لوگ جہنم میں داخل ہوں گے وہ اللہ عزوجل کے خالص عدل کی وجہ سے ہوں گے اور جنت میں داخل ہونے والے سب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوں گے۔ جنت والے خوش ہوں گے اور جہنمی پچھتائیں گے۔ لیکن اس فیصلے سے مطمئن ہوں گے کہ جو ہوا ہمارا ہی کیا دھرا ہے۔ کوئی اس فیصلے کے خلاف شکایت نہیں کرے گا۔ وہاں ہر ایک کو سچ ثابت ہوتا نظر آئے گا کہ وہ غلطی پر تھا اور ان کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہوئی۔ البتہ مجرم رو رو کر درخواست کریں گے کہ انہیں اس دنیا میں واپس بھیج دیا جائے اور ایک اور موقع دیا جائے۔ پھر وہ دوبارہ کفر نہیں کریں گے۔ لیکن اس کے علاوہ کوئی موقع نہیں دیا جائے گا۔ سورۃ السجدہ کی آیت نمبر ۱۲ دیکھیں

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا۟ رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَٱرْجِعْنَا نَعْمَلْ صَٰلِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ﴿12﴾

سورة السجدة آیت 12

اور اے کاش کہ تم دیکھتے جب مجرم لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے (اور عرض کریں گے) اے ہمارے رب ! ۔ ہم نے دیکھ لیا اور سن بھی لیا پس ہمیں (ایک بار دنیا میں) واپس بھیج دے کہ ہم نیک کام کرلیں بیشک اب ہمیں یقین آگیا ہے۔

اللہ جل شانہ نے اس کا جواب اسی سورۃ السجدہ کی آیت نمبر ۱۳۔۱۴ میں دیا ہے

وَلَوْ شِئْنَا لَـَٔاتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَىٰهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ ٱلْقَوْلُ مِنِّى لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ أَجْمَعِينَ﴿13﴾

سورة السجدة آیت 13

اور اگر ہم چاہتے تو ہر متنفس کو (جبراً) اس کی ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے یہ بات طے پا چکی ہے کہ میں ضرور جہنم کو سب (نافرمان) جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔

فَذُوقُوا۟ بِمَا نَسِيتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَآ إِنَّا نَسِينَٰكُمْ ۖ وَذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿14﴾

سورۃ السجدۃ آیت 14

پس (اب) مزے چکھو۔ اس لئے کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا تو (آج) البتہ ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا ہے۔ اور اپنے برے اعمال کی پاداش میں دائمی عذاب کے مزے چکھتے رہو۔

حدیث شریف کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو سو حصوں میں تقسیم کیا۔ اللہ عزوجل نے اس رحمت میں سے صرف ایک حصہ ساری دنیا کو دیا اور ننانوے حصے قیامت تک کے لیے رکھے۔ اب اس دنیا میں پائی جانے والی تمام رحمتیں جیسے کہ

تمام ماؤں کی اپنے بچوں کے لیے محبت

تمام جانوروں کی اپنے بچوں کے لیے بڑی محبت

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس ایک فیصد رحمت میں سے آتی ہے۔

جبکہ ننانوے فی صدر حمتیں آخرت میں صرف تمام مومنین و مسلمانوں کے لیے ہوں گی۔ اور کافروں کے لیے آخرت میں کوئی رحمت بھی نہ ہو گی۔ ان کے ساتھ اللہ کی طرف سے عدل کا۔ قسط کا اور انصاف کا

معاملہ کیا جائے گا اور ہر کوئی اپنے درجے کی سزا پائے گا اور بھاری مجرم ہمیشہ رہنے والی جہنم سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔

تمام مسلمان جنت میں داخل ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے محتاج ہوں گے کیونکہ ان کے درجات پاس ہونے کے معیار تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کو اس قابل بنا کے جنت میں داخل کرے گا۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں ان میں سے بنائے۔ آمین !۔

اللہ کی رحمت حاصل کرنے کے لیے ہمیں سورۃ الاعراف کی ذیلی آیات کو یاد رکھنا چاہیے۔

وَٱخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُۥ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَٰتِنَا ۖ فَلَمَّآ أَخَذَتْهُمُ ٱلرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّٰىَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَّآ ۖ إِنْ هِىَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَآءُ وَتَهْدِى مَن تَشَآءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْغَٰفِرِينَ ﴿155﴾

سورۃ الأعراف آیت 155

موسیٰؑ نے ہماری مقرر کردہ میعاد پر حاضری کے لئے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔ پھر جب انہیں زلزلے نے آپکڑا تو عرض کیا کہ اے میرے رب !۔ اگر تو چاہتا تو مجھے اور انہیں پہلے ہی ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہمیں اس فعل پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوم کے چند بیوقوف لوگوں نے کیا ہے؟۔ یہ سب تیری طرف

سے آزمائش تھی اس سے تو جسے چاہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت کا راستہ دکھا دیتا ہے۔ تو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی بہترین معاف کر دینے والا ہے۔

۞ وَٱكۡتُبۡ لَنَا فِي هَٰذِهِ ٱلدُّنۡيَا حَسَنَةٗ وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِ إِنَّا هُدۡنَآ إِلَيۡكَۚ قَالَ عَذَابِيٓ
أُصِيبُ بِهِۦ مَنۡ أَشَآءُۖ وَرَحۡمَتِي وَسِعَتۡ كُلَّ شَيۡءٖۚ فَسَأَكۡتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ
وَيُؤۡتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلَّذِينَ هُم بِـَٔايَٰتِنَا يُؤۡمِنُونَ ﴿156﴾ ج

سورۃ الأعراف آیت 156

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے بیشک ہم نے تیری ہی طرف رجوع کر چکے۔ ارشادِ باری ہوا کہ میرا عذاب تو (صرف) اسی کو ہوتا ہے۔ جس پر میں (بوجہ اس کے ظلم) پہنچانا چاہتا ہوں۔ لیکن میری رحمت تو سب چیزوں سے زیادہ وسیع ہے۔ پس وہ رحمت تو میں ان کے لئے لکھ دوں گا جو (میری نافرمانی سے) ڈرتے بچتے ہیں اور جو زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

آیت ۱۵۶ میں اللہ عزوجل کی رحمت کے بارے میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو سب چیزوں سے زیادہ وسیع ہے اور اس کہ یہ مہربانی تین قسم کے لوگوں پر ہو سکے گی۔

۱۔ اللہ سے ڈرنے والے۔

۲۔فرض صدقہ کرنے والے۔

۳۔اللہ کی آیات پر ایمان لانے والے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں اس کے احکامات کی تعمیل کرنے کی توفیق دے۔تاکہ قیامت کے دن ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرسکیں۔

اب قرآن کریم میں المقسط کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 18

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔اور فرشتےاور علم والے لوگ بھی۔وہ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔(کہ)اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

سَمَّٰعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّٰلُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَآءُوكَ فَٱحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ شَيْـًٔا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿42﴾

سورۃ المائدۃ آیت 42

جو جھوٹ کے سننے والے ہیں اور بہت حرام کھانے والے ہیں۔ پس اگر یہ تیرے پاس آئیں تو ان میں (چاہو تو) فیصلہ کرنا یا اعراض کرلینا۔ اور اگر تم ان سے اعراض بھی کروگے تو تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُۥ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ لِيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ ﴿4﴾

سورۃ یونس آیت 4

تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ یقیناً وہی خلقت کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ دیدے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا اور ان کے کفر کی وجہ سے المناک عذاب ہوگا۔

وَأَمَّا ٱلْقَٰسِطُونَ فَكَانُوا۟ لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿15﴾ لا

سورة الجن آیت 15

اور جو بے انصاف (گنہگار) ہوں گے پس وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

الملك

الملک۔ کا مطلب ہے بادشاہ۔ اللہ تعالیٰ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے۔ بلکہ سب سے بڑا اور زیادہ طاقتور شہنشاہ ہے۔ وہ اپنی خوبیوں اور خصوصیات کی بنا پر کسی بھی چیز پر انحصار کرنے سے آزاد ہے۔ جب کہ ہر چیز اس پر منحصر ہے۔ وجود رکھنے والی کوئی بھی چیز اس کے بغیر نہیں چل سکتی۔ جب کہ جو کچھ بھی موجود ہے اس کا وجود اسی کی وجہ سے ہے۔ اور یہ سب کچھ اسی کا ہے۔ وہی تمام اشیاء کا مالک اور ان میں مکمل تصرف فرمانے والا ہے۔

وہ ذات کریم جس کو چاہے عزت عطا فرمائے اور جسے چاہے پست و ذلیل رکھ کر رسوا کردے۔ وہ ہر طرح کی پستیوں اور ذلتوں سے بالکل پاک ہے۔ کہ ذلت جیسے یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کا استعمال اس کے لیے قطعاً محال و ناموزوں ہے۔ وہ لامتناہی عزت والا ہے۔ اقتدار کی عطا اسی کی مرہونِ منت ہوتی ہے اور کسی کو معزول کردینے پر بھی اسی کا اختیار چلتا ہے۔ اور اس کے لیے معزولی و تولیت تصور بھی نہیں کی جاسکتی کہ اس کا معزول ہونا اور کسی کے زیر نگیں ہونا بالکل ناممکن ہے۔

سب کی سب عزت اسی کے لیے ہے اور وہ معزز و یکتا ہے اور وہی حاکم علی الاطلاق ہے۔ بادشاہی و شہنشاہی جیسے الفاظ اس کی حاکمیت کے سامنے ہیچ ہیں۔ وہ پوری کائنات کا حاکمِ اعلیٰ اور پالنہار ہے۔ بادشاہی بھی اسی کی تخلیق ہے۔ اصل حاکم وہی ہے اور حکومت اسی کی ہے۔ وہ بڑا قدرت والا ہے۔ اس کی حکومت و سلطنت دائمی ہے جس پر کبھی بھی زوال نہیں۔

قرآن کریم میں الملک یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِٱلْقُرْءَانِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰٓ إِلَيْكَ وَحْيُهُۥ ۖ وَقُل رَّبِّ زِدْنِى عِلْمًا ﴿114﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 114

پس اللہ ہی بادشاہ حقیقی (اور) اعلیٰ اونچے مرتبے والا ہے۔اور قرآن کی وحی جو تیری طرف بھیجی جاتی ہے اسے (پڑھنے) میں تم جلدی نہ کیا کرو جب تک اس کا اترنا پورا نہ ہو جائے۔اور دعا کیا کرو کہ اے میرے رب !۔مجھے اور بھی زیادہ علم عطا فرما۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْكَرِيمِ ﴿116﴾

سورۃ المؤمنون آیت 116

پس اللہ کا مرتبہ نہایت ہی عالیشان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی تو عرش کریم کا مالک ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔ امن وامان دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب آنے والا۔ نہایت زبردست
۔ بڑے زور و جبر والا۔ بڑائی و کبریائی والا ہے۔ اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ٱلْمَلِكِ ٱلْقُدُّوسِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿1﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 1

جو آسمانوں میں اور جو بھی زمین میں ہیں سب اس اللہ کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الحمید کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے ہیں جو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ۔ نہایت زبردست۔ بڑا ہی حکمت والا ہے۔

مَلِكِ ٱلنَّاسِ ﴿2﴾ لا

سورۃ الناس آیت 2

جو سارے انسانوں کا حقیقی بادشاہ ہے۔

ملک کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا ذکر صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے انسانوں میں سے بعض کو بادشاہت سے نوازا ہے۔ اور کچھ بادشاہوں کا تذکرہ ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلْمَلَإِ مِنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ مِنۢ بَعْدِ مُوسَىٰٓ إِذْ قَالُوا۟ لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ٱبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِتَالُ أَلَّا تُقَٰتِلُوا۟ ۖ قَالُوا۟ وَمَا لَنَآ أَلَّا نُقَٰتِلَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَٰرِنَا وَأَبْنَآئِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقِتَالُ تَوَلَّوْا۟ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ﴿246﴾

سورۃ البقرۃ آیت 246

کیا تم نے اولادِ اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰؑ کے بعد اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دو تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں ؟۔ اس نے کہا کہیں ایسا نہ ہو کہ جب لڑنا تم پر واجب ہو جائے تو پھر تم نہ لڑو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کی راہ میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے اور بال بچوں سے دور کر دیئے گئے ؟۔ پھر جب انہیں لڑائی کا حکم ہوا تو چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوٓا۟ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ ٱلْمُلْكُ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِٱلْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ ٱلْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهُۥ بَسْطَةً فِى ٱلْعِلْمِ وَٱلْجِسْمِ ۖ وَٱللَّهُ يُؤْتِى مُلْكَهُۥ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ
وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿247﴾

سورۃ البقرۃ آیت 247

اوران کے نبی نے ان سے کہاکہ بیشک اللہ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کردیا ہے۔ وہ بولے کہ اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے اس سے زیادہ تو ہم ہی بادشاہت کے حقدار ہیں اور اس کے پاس تو اتنی مال و دولت بھی نہیں ؟۔ نبی نے کہاکہ بلاشبہ اللہ نے اس کو تم پر فوقیت دی ہے اور (بادشاہت کے لئے) چن لیا ہے اور اسے علمی و جسمانی لحاظ سے بھی برتری عطا کی ہے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنا ملک عطا کرتا ہے ۔اور اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

وَقَالَ ٱلْمَلِكُ إِنِّىٓ أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَٰتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنۢبُلَٰتٍ
خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَٰتٍ ۖ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَأُ أَفْتُونِى فِى رُءْيَٰىَ إِن كُنتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ ﴿43﴾

سورۃ یوسف آیت 43

اور (مصر کے) بادشاہ نے کہا کہ بیشک میں (خواب) دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات سبز خوشے ہیں اور سات خشک۔ اے درباریو! ۔ مجھے میرے خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو۔

وَقَالَ ٱلْمَلِكُ ٱئْتُونِى بِهِۦ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُ ٱلرَّسُولُ قَالَ ٱرْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ
ٱلنِّسْوَةِ ٱلَّٰتِى قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّى بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿50﴾

سورۃ یوسف آیت 50

اور بادشاہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لے آؤ پھر جب قاصد ان کے پاس پہنچا۔ تو (یوسفؑ نے) کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جا۔ اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کے معاملے کی حقیقت کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ بیشک میرا رب ان کے مکر و فریب کو خوب جانتا ہے۔

وَقَالَ ٱلْمَلِكُ ٱئْتُونِى بِهِۦٓ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِى ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُۥ قَالَ إِنَّكَ ٱلْيَوْمَ لَدَيْنَا
مَكِينٌ أَمِينٌ ﴿54﴾

سورۃ یوسف آیت 54

اور بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے میرے پاس لے آؤ تاکہ میں اسے اپنا مصاحب خاص بنا کر رکھوں۔ پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہا۔ بیشک آج سے تم ہمارے ہاں بڑے با وقار اور قابلِ اعتبار ہو۔

قَالُوا۟ نَفْقِدُ صُوَاعَ ٱلْمَلِكِ وَلِمَن جَآءَ بِهِۦ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا۠ بِهِۦ زَعِيمٌ ﴿72﴾

سورۃ یوسف آیت 72

وہ بولے کہ ہمیں بادشاہ کا قیمتی کٹورا نہیں مل رہا۔ جو بھی اس کو لائے گا ایک اونٹ بھر غلہ (انعام میں) پائے گا اور میں اس کا ذمہ لیتا ہوں۔

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ أَخِيهِ ثُمَّ ٱسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَآءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِى دِينِ ٱلْمَلِكِ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِى عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿76﴾

سورۃ یوسف آیت 76

پھر یوسفؑ نے اپنے بھائی کے سامان سے پہلے ان سب کے اسباب دیکھنے شروع کیے پھر وہ کٹورا اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔ اس طرح ہم (اللہ جل شانہ) نے یوسفؑ کے لئے تدبیر کردی۔ (ورنہ) بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ اپنے بھائی کو اپنے پاس ہرگز نہ رکھ سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے۔ ہم جس کے چاہیں درجے بلند کردیتے ہیں۔ اور ہر ایک علم والے سے بڑھ کر دوسرا علم والا موجود ہے۔

أَمَّا ٱلسَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَٰكِينَ يَعْمَلُونَ فِى ٱلْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ
وَرَآءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿79﴾

سورۃ الکہف آیت 79

کہ وہ جو کشتی تھی غریب لوگوں کی تھی جو دریا و سمندر میں محنت مزدوری (کرکے گزارہ) کرلیتے تھے۔ اور ان کے آگے ایک (ظالم) بادشاہ تھا جو ہر ایک (بے عیب) کشتی کو ضبط کرلیتا تھا تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں (تاکہ وہ اسے غصب نہ کرسکے)۔

الملیک

الملیک۔ اللہ سبحانہ و تعالی کے خوبصورت ناموں میں سے ایک نام ہے جس کا معنی بادشاہ و شہنشاہ ہے۔

اس سے قریب ترین نام المالک۔ اور الملک ہیں۔ وہی ہر چیز کی ملکیت رکھتا ہے۔ وہی ہر چیز پر حاکمیت بھی رکھتا ہے۔ اس کی حاکمیت اور بادشاہت لازوال ہے۔ کوئی دوسرا اس میں حصہ دار اور شریک نہیں۔

وہ ایک ذرّے سے لے کر بڑی سے بڑی چیز کا اصل اور حقیقی مالک ہے اور اس میں جیسا چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

وہی سب کے نفع و نقصان کا حقیقی مالک ہے۔ سارے خزانے اسی کے ہیں۔ جو چاہے کسی کو عطا کرے۔ جو چاہے کسی سے روک لے۔ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل ہونے دے۔

ساری نعمتیں اللہ کی عطا کردہ ہیں۔ جیسے کہ مال و دولت۔ عقل و خرد۔ سمجھ بوجھ۔ فہم و فراست۔ بولنے اور فیصلے کی قوت اور حسن اخلاق۔ رزق و قوت وغیرہ

اللہ سبحانہ و تعالی حقیقی بادشاہ اور مالک ہے۔ اس کے اذن کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ انسان کی زندگی میں جو کچھ ہوتا وہ انسان کی بہتری کے لیے ہوتا ہے۔ ہمیں اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم کے سامنے جھکے رہنا چاہیے کیونکہ اس کے ہر حکم میں حکمت اور مصلحت پوشیدہ ہے۔ وہ ہمارا مالک ہے اور ہم اس کی عطا کردہ نعمتوں مثلاً جسم و جان۔ صحت و تندرستی۔ مال و دولت۔ دینِ اسلام پر ذمہ دار اور امانت دار بنائے گئے ہیں۔ یہ اس کی حکمت اور مصلحت ہے کہ آزمائش کرے کہ کون اس منصبِ امانت پر پورا اترتا ہے۔

وہی زندگی اور موت کا مالک ہے۔ کوئی اس کے اذن کے بغیر زندگی یا موت نہیں دے سکتا۔

وہی جزا سزا کا مالک ہے اور اس میں تصرف کرنے کا بھی مالک ہے۔

وہ ہدایت طلبی پر ہدایت دیتا ہے۔ اور جو اس کی پرواہ نہیں کرتے ان کو گمراہ ہونے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

وہ صرف دنیا کا ہی نہیں بلکہ آخرت کا بھی مالک ہے۔

وہ ہی قیامت اور اس کے دن پر سارے فیصلوں کا مالک ہوگا۔ اس کے فیصلے بدلنے کا کسی کو اختیار نہ ہوگا۔

اور انسان اس حال میں اس کے سامنے کھڑا ہوگا کہ کوئی بات کرنے کی تاب نہ ہو گی۔

قرآن کریم میں الملیک کے بارے جو آیت ہے وہ درج ذیل ہے۔

إِنَّ ٱلْمُتَّقِينَ فِى جَنَّٰتٍ وَنَهَرٍ ﴿54﴾ لا فِى مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿55﴾ ع3

سورۃ القمر آیت ۵۴۔۵۵

بیشک جو متقی لوگ ہیں وہ جنت کے باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کے حضور صداقت و سچائی کے مقام میں۔

الممسک

الممسک۔کا مطلب ہے بند کرنے والا۔ تھامنے والا۔

اللہ جل شانہ نے زمین کی خشکی دریا اور سمندر کی ساری چیزیں انسان کے لئے مسخر کر رکھی ہیں۔اسی نے کائنات کو کسی ایسے ضابطے کے تحت تھام رکھا ہے۔کہ یہ ہر لحاظ سے بالکل متوازن ہے۔اور اگر بالفرض اس کے توازن میں کوئی بگاڑ پیدا ہو جائے تو اللہ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں جو اس پورے نظام کو تھام سکے۔

اس کائنات کا توازن اور کنٹرول بڑا تعجب خیز ہے۔اور اسی توازن کا نتیجہ ہے کہ بہت سارے عوامل اپنے اپنے دائرے میں کام کر رہے ہوتے ہیں۔جیسے کہ

اللہ نے سورج۔چاند۔ستاروں کو اپنے اپنے مدار میں رکھا ہوا ہے۔

اللہ نے ہوا میں آکسیجن کا تناسب بالکل انسانی فطرت کے مطابق ہی برقرار رکھا ہوتا ہے۔

اللہ نے حیوانات میں زیادہ طاقت کے باوجود ان کو دنیا پر مسلط ہونے سے روک رکھا ہے۔

وہ اگر اپنی رحمت کا دروازہ کسی کے لیے کھول دے تو کوئی اسے بند کرنے والا نہیں اور اگر وہ بند کر دے تو اس کو کوئی کھول نہیں سکتا۔اس کے ہر کام میں بڑی حکمت ہوتی ہے۔

اللہ ہی آسمان کی فضا کو اپنی مخلوقات کے لیے مسخر کیے ہوئے ہے۔پرندے فضا میں پر پھیلاتے اور سکیڑتے اڑ رہے ہوتے ہیں۔ان کو بھی اللہ ہی تھامے رکھتا ہے۔

اللہ ہی مخلوق کی روحیں موت اور نیند کے وقت قبض کرلیتا ہے پھر جن پر موت کا فیصلہ صادر ہو چکا ہوتا ہے۔ انہیں روک رکھتا ہے۔ جسموں میں واپس نہیں بھیجتا۔اور باقی روحوں کو ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ کہ جن کو ابھی مرنا نہیں ہوتا ان کی روحیں بیداری پر اپنے اپنے جسموں میں موجود ہوں۔

بیشک اس سب میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی بڑی نشانیاں ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

أَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَى ٱلطَّيْرِ مُسَخَّرَٰتٍ فِى جَوِّ ٱلسَّمَآءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا ٱللَّهُ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَـٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿79﴾

سورة النحل آیت 79

کیا وہ پرندوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے آسمان کی فضا کو مسخر کیے ہوئے ہیں؟۔ ان کو اللہ ہی تھامے رکھتا ہے۔ بیشک اس میں بھی ایمان والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِأَمْرِهِۦ وَيُمْسِكُ ٱلسَّمَآءَ أَن تَقَعَ عَلَى ٱلْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿65﴾

سورة الحج آیت 65

کیا تم نہیں دیکھتے بھالتے کہ اللہ نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لئے مسخر کر رکھی ہیں اور کشتیاں بھی جو دریا و سمندر میں اس کے حکم سے چلتی ہیں؟۔ اور وہی آسمان کو بھی تھامے رہتا ہے کہ زمین پر گر (نہ) پڑے مگر (گرے گا تو) اسی کے حکم سے۔ بیشک اللہ بنی نوع انسان پر نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

مَّا يَفْتَحِ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُۥ مِنۢ
بَعْدِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ فاطر آیت 2

اللہ بنی نوع انسان کے لئے اپنی رحمت (کا جو دروازہ) کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جسے وہ بند کردے تو اس کے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں۔ اور وہ خوب غالب بڑا حکمت والا ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ يُمْسِكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَآ إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ
مِّنۢ بَعْدِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿41﴾

سورۃ فاطر آیت 41

یقینی طور پر اللہ ہی آسمانوں و زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ ٹل نہ جائیں۔ اور اگر بالفرض وہ ٹل جائیں تو اللہ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے۔ بیشک وہ بڑا بردبار نہایت بخش دینے والا ہے۔

ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ
عَلَيْهَا ٱلْمَوْتَ وَيُرْسِلُ ٱلْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَتَفَكَّرُونَ ﴿42﴾

سورۃ الزمر آیت 42

اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جن کو (ابھی) مرنا نہیں ہوتا (ان کی روحیں) نیند کے وقت قبض کرتا ہے۔ پھر جن پر موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے انہیں روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی) نشانیاں ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَى ٱلطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَٰٓفَّٰتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا ٱلرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُۥ
بِكُلِّ شَىْءٍۭ بَصِيرٌ ﴿19﴾

سورۃ الملک آیت 19

کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر اڑتے ہوئے پرندوں کو پر پھیلاتے اور سکیڑتے نہیں دیکھا جن کو ربِ الرحمٰن کے علاوہ کوئی بھی (فضا میں) نہیں تھام سکتا۔ بیشک اس کی بصیرت تو ہر چیز پر ہے۔

الممیت

الممیت۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔جو کہ موت دینے والا ہے۔ موت زندگی کا مخالف ہے۔ انسان کے سونے کو بھی موت سے تشبیہ دی ہے۔ نیند کو موت کی بہن کہتے ہیں۔ کہ اس میں دماغ کی صلاحیتیں اور جسمانی حرکات محدود ہو جاتی ہیں۔ مگر جن کو زندہ رہنا ہوتا ہے۔اللہ کی طرف سے ان کی حفاظت کے لیے جسم کے اندر کچھ ایسے اصلاحی نظام چل رہے ہوتے ہیں۔ جن کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اور جن کی موت کا فیصلہ صادر ہو چکا ہوتا ہے۔ان کی عقل کی صلاحیتیں اور اکثر جسمانی حرکات رک جاتی ہیں۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی بیشتر نشانیاں موجود ہیں۔

ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا ٱلْمَوْتَ وَيُرْسِلُ ٱلْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿42﴾

سورۃ الزمر آیت 42

اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جن کو (ابھی) مرنا نہیں ہوتا (ان کی روحیں) نیند کے وقت قبض کرتا ہے۔ پھر جن پر موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے انہیں روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی) نشانیاں ہیں۔

جس کا دل مر جائے وہ گونگا۔ بیوقوف اور احمق ہے۔ کہ اس کی عقل کی گرمی ٹھنڈی ہو کر مر گئی۔

اللہ تعالیٰ ہی جس کے لیے چاہتا ہے موت کا حکم دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی موت نہیں دے سکتا۔ اُس نے اپنے بندوں کو موت کے ذریعے مسخر کیا ہوا ہے۔ جس سے اُن کو زمین کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ اور زمین سے ہی تو ان کو پیدا کیا گیا تھا۔

الممیت کی طرف سے ایک موت یہ بھی ہے کہ جو اس کی مرضی کے خلاف چلا جاتا ہے۔ ان کے دل اللہ کی طرف مائل نہیں ہو پاتے۔ ان کی حق طلبی ایک طرح سے مر جاتی ہے۔ یہ تو ان کا خود اپنے لیے ظلم ہوا۔ لیکن اگر وہ دوسروں کو بھی ظلم کا نشانہ بنانے لگیں تو ان کا ظلم انہیں مزید اللہ کی رحمت سے محروم کر دیتا ہے۔ پھر اللہ بھی ایسے ظالموں کو سنبھلنے کا موقع نہیں دیتا۔

موت کئی طرح کی ہے زمین کا مرنا بھی ایک موت ہے۔ جب یہ مر جاتی ہے تو کوئی نباتات نہیں اگا پاتی۔ موات اس زمین کو کہتے ہیں جس پر کبھی کھیتی نہ ہوئی ہو۔ اسے بنجر ہو جانا کہتے ہیں۔ اللہ چاہے تو اس کے بنجر پن کو دور کر دے۔ پھر سے اس میں اناج پیدا ہونا شروع ہو جائے تو اسے زمین کا دوبارہ زندہ ہونا کہتے ہیں۔

وہ اپنی سنت کو مرنے نہیں دیتا۔ اور لوگوں کی طرف سے گھڑی گئی ہر نئی ایجاد کے خاتمے کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ جو سمجھنے والوں کے لیے رہنمائی کا باعث ہوتا ہے۔ اور جو نہ سمجھنا چاہے وہ اپنے حال میں جیسا چاہے رہے۔ یہی تحقیق ہے جس کی بنا پر علماء حق کو انبیاء کا وارث کہا گیا۔ اس کی مثال یوں کہ نبی ﷺ کی

تعلیم سے ان کے پیشرو صحابہ کرامؓ ان کے وارث ہیں۔اور بعد کے ادوار میں علماء حق بدعات کی موت کا سبب بنتے رہتے ہیں۔ کیونکہ بدعات کی موت ہی اصل دین کی پہچان مہیا کرتی ہے۔

قرآن کریم میں الممیت یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِٱللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَٰتًا فَأَحْيَٰكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿28﴾

سورۃ البقرۃ آیت 28

کیسے تم اللہ کا انکار کر سکتے ہو جبکہ تم مُردہ (بے جان شے) تھے تو اس نے تم کو زندگی دی؟۔ پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

فَقُلْنَا ٱضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْىِ ٱللَّهُ ٱلْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿73﴾

سورۃ البقرۃ آیت 73

پھر ہم نے کہا اس (مقتول کی لاش) کو اس (گائے) کے کسی ٹکڑے کے ساتھ ایک ضرب مارو اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِى حَآجَّ إِبْرَٰهِۦمَ فِى رَبِّهِۦٓ أَنْ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَٰهِۦمُ رَبِّىَ
ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا۠ أُحْىِۦ وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَٰهِۦمُ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَأْتِى بِٱلشَّمْسِ
مِنَ ٱلْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ ٱلْمَغْرِبِ فَبُهِتَ ٱلَّذِى كَفَرَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ
ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿258﴾ ج

سورۃ البقرۃ آیت 258

کیا تونے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے جھگڑنے لگا؟۔اس لئے کہ اللہ نے اسے سلطنت دے رکھی تھی جب ابراہیمؑ نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔وہ کہنے لگا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ابراہیمؑ نے کہا پھر یقیناً سورج کو اللہ مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال کر لے آ۔پس وہ کافر مبہوت و ہکا بکا رہ گیا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَقَالُوا۟ لِإِخْوَٰنِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا۟ فِى
ٱلْأَرْضِ أَوْ كَانُوا۟ غُزًّى لَّوْ كَانُوا۟ عِندَنَا مَا مَاتُوا۟ وَمَا قُتِلُوا۟ لِيَجْعَلَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ
حَسْرَةً فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿156﴾

سورۃ آل عمران آیت 156

اے ایمان والو! ۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے بھائیوں کے حق میں کفر کرتے ہیں جب کہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں ہوں اور کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے یہ اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ ان (ایمان والوں) کے دلوں میں حسرت وملال ڈال دے۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔

أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَٰهُ وَجَعَلْنَا لَهُۥ نُورًا يَمْشِى بِهِۦ فِى ٱلنَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُۥ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَٰفِرِينَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿122﴾

سورۃ الأنعام آیت 122

بھلا وہ جو پہلے مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اس کے لئے ایسا روشن نور بھی بنا دیا جس سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو ایسے ظلمت کے اندھیروں میں پڑا ہو کہ وہاں سے نکل ہی نہ سکے؟ ۔ اسی طرح کافرو ناشکرے (اندھیروں میں ڈوبے) جو عمل کرتے ہیں وہ انہیں (روشن نور کی طرح) بہت اچھے وخوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿158﴾

سورۃالاعراف آیت 158

کہہ دوکہ اے بنی نوع انسان !۔ یقینی طور پر میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے۔پس اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اس کے (نازل کردہ) سارے کلاموں پر یقین رکھتا ہے۔اور اسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ يُحۡيِۦ وَيُمِيتُۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيّٖ وَلَا نَصِيرٖ ﴿116﴾

سورۃالتوبۃ آیت 116

یقیناً آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی بھی ولی اور مددگار نہیں ہے۔

هُوَ يُحۡيِۦ وَيُمِيتُ وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ ﴿56﴾

سورۃیونس آیت 56

وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹ کر جاؤ گے۔

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِۦ وَنُمِيتُ وَنَحْنُ ٱلْوَٰرِثُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحجر آیت 23

اور بلاشبہ ہم ہی زندگی دیتے اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ومالک ہیں۔

وَهُوَ ٱلَّذِيٓ أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَكَفُورٌ ﴿66﴾

سورۃ الحج آیت 66

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تم کو زندگی دی پھر (وہی) تمہیں موت دے گا۔ پھر (اسی نے) تمہیں (دوبارہ بھی) زندہ کرنا ہے۔ بیشک انسان البتہ بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يُحْيِۦ وَيُمِيتُ وَلَهُ ٱخْتِلَٰفُ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿80﴾

سورۃ المؤمنون آیت 80

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اور رات اور دن کا بدلنا بھی اسی کی اختیار میں ہے۔ کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

وَٱلَّذِى يُمِيتُنِى ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿81﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 81

اور جو مجھے مارے گا بھی پھر (دوبارہ) زندگی بھی عطا کرے گا۔

يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَيُحْىِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ
وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿19﴾ع2

سورۃ الروم آیت 19

وہی زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ (یعنی سرسبز و شاداب) کر دیتا ہے۔ اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىِۦ بِهِ
ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿24﴾

سورۃ الروم آیت 24

اور اسی کے نشاناتِ قدرت میں سے ہے کہ تم کو خوف اور اُمید دلانے کے لئے بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر زمین کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ (سرسبز و شاداب) کر دیتا ہے۔ البتہ عقل والوں کے لئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَىْءٍ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿40﴾ 4ع

سورۃ الروم آیت 40

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا اور پھر سے تمہیں زندہ بھی کرے گا۔ کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی بھی کر سکے ؟۔ اللہ بالکل پاک ہے اور (اس کی شان) بہت بلند و برتر ہے اس سے جو وہ (اس کا) شریک بنا لیتے ہیں۔

هُوَ ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿68﴾ 7ع

سورۃ غافر آیت 68

وہی تو ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پھر جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو البتہ اس سے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ (فوراً) ہو جاتا ہے۔

لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ءَابَآئِكُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿8﴾

سورۃ الدخان آیت 8

اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے پرانے آباؤاجداد کا بھی رب ہے۔

قُلِ ٱللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿26﴾ ع3

سورۃ الجاثیۃ آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی تمہیں زندہ رکھتا ہے وہی تمہیں موت دے گا پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں لیکن بہت سارے لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

وَأَنَّهُۥ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿44﴾ لا

سورۃ النجم آیت 44

اور بیشک وہی مارتا ہے اور وہ زندہ بھی رکھتا ہے۔

لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْيِۦ وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿2﴾

سورۃ الحدید آیت 2

آسمانوں وزمین کی بادشاہت اسی کے لئے ہے۔وہی زندگی دیتا اور مارتا ہے۔اور وہ ہر چیز پر بخوبی قادر ہے۔

المنتقم

المنتقم ۔کا لفظ اسم انتقام سے ماخوذ ہے۔ کسی سے بدلہ لینا یا جرمانہ لینا۔اسے انتقام اس وقت تک نہیں کہا جاسکتا جب تک کہ کچھ شرائط پوری نہ ہوں۔اللہ رب العزت کے ہاں اس بارے بھی لائحہ عمل موجود ہے۔وہ اپنے پیغمبروں کو بھیجتا ہے جس کی تائید اس کی نشانیوں اور معجزات سے ہوتی ہے تاکہ لوگوں کو خبردار کیا جاسکے۔وہ پہلے ہدایت کا سامان بہم پہنچاتا ہے کہ غلط کیا ہے اور صحیح کیا ہے۔بھٹک جانے پر اصلاح کا درس دیتا ہے۔اور متنبہ کرنے اور بار بار تنبیہ کرنے کے بعد بھی جب کوئی نہیں سدھر پاتا تو اسے مہلت پر مہلت دینے کے بعد پھر اس ظالم سزا دینے کا فیصلہ صادر کرتا ہے۔یہ معاملہ انفرادی طور پر یا کسی ظالم جماعت کی صورت میں اجتماعی بھی ہو سکتا ہے۔اس انتقام کا مطلب محض ایک فوری سزا یا پھر اس سے کہیں زیادہ سخت بھی ہوتا ہے۔اور اگر تنبیہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچاتی۔تو وہ ضرور اس کے خلاف اپنا عذاب انتقام بھیجتا ہے۔اس طرح سے وہ ان لوگوں کی ریڑھ کی ہڈی جکڑ لیتا ہے جو فساد پھیلاتے یا اس کی حدود کو پامال کرتے ہیں۔ وہ مہلت مل جانے کے بعد اس کے عذاب کا شکار ہوتے ہیں۔اس وقت ان پر اللہ کا قہر ٹوٹتا ہے اور نرمی بھی انتہائی غصے کی حد کو پہنچ جاتی ہے۔وہی ظالموں کے ظلم کے خلاف اپنے عذاب کو تیز کرتا ہے۔عادی مجرموں کو اس کے عذاب کا نشانہ بناتا ہے۔تاکہ امن کا غلبہ بنا رہے۔

دنیا میں عام طور پر انتقامی کاروائی پر کسی کو تکلیف پہنچتے دیکھ کر ایک طرح کی تسکین ہوتی ہے۔ایسی انتقامی تسکین شیطانی اور کینہ وکدورت رکھنے والے انسانوں کے معاملے میں ہوا کرتی ہے۔اور کسی انسان کا

انتقام صرف اسی صورت میں قابل ستائش سمجھا جاتا ہے۔جبکہ خالق کائنات کینہ وکدورت سے بالکل پاک ہے۔اس کے معاملے میں ایسا گمان بالکل درست نہیں۔ایسا سوچنا بھی گناہ میں شامل ہوگا۔کیونکہ بعض گمان بھی گناہ کادرجہ رکھتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱجْتَنِبُوا۟ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا۟
وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ
وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الحجرات آیت 12

اے ایمان والو!۔ بہت سارے گمانوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان تو یقینی طور پر گناہ ہیں۔اور نہ تو(ایک دوسرے کا) تجسّس وٹٹول کرواور نہ ہی کوئی کسی کی غیبت کرے۔کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے (تو لازمی) تمہیں کراہت آئے گی؟۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ایسے لوگوں کے لیے بھی عذاب کی وعید ہے جو اللہ جل شانہ کے لیے برے برے گمان رکھتے ہیں۔

وَيُعَذِّبَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلْمُشْرِكِينَ وَٱلْمُشْرِكَٰتِ ٱلظَّآنِّينَ بِٱللَّهِ ظَنَّ ٱلسَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿6﴾

سورۃ الفتح آیت 6

اور (اس لئے بھی کہ) منافق مردوں اور منافق عورتوں مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے بارے میں برے برے گمان رکھتے ہیں۔ ان پر ہی برائی کی گردش ہو۔ اللہ ان پر غضبناک ہوا اور ان پر لعنت کردی ہے اور ان کے لئے جہنم تیار کررکھی ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

یہ تو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ایک طریقہ ہے۔ جس سے ایسے لوگوں کو سزا دے کر باقی سب کو عبرت دلانا مقصود ہوتا ہے۔ تاکہ باقی انسان اللہ کی نافرمانی سے بچیں اور اگر کسی انسان میں یا کسی گروپ میں ایسی بیماری ہو تو اصلاح کرسکے۔

قرآن کریم میں المنتقم یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ ٱلْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿4﴾

سورۃ آل عمران آیت 4

اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے (کتابیں نازل کیں) اور (اب یہ قرآن) حق اور باطل میں فرق کر دینے والا فیصلہ کن کلام نازل کر دیا۔ بلا شبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اللہ نہایت زبردست (اور ظلم کا) انتقام لینے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقۡتُلُواْ ٱلصَّيۡدَ وَأَنتُمۡ حُرُمٞۚ وَمَن قَتَلَهُۥ مِنكُم مُّتَعَمِّدٗا فَجَزَآءٞ
مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ ٱلنَّعَمِ يَحۡكُمُ بِهِۦ ذَوَا عَدۡلٖ مِّنكُمۡ هَدۡيَۢا بَٰلِغَ ٱلۡكَعۡبَةِ أَوۡ كَفَّٰرَةٞ
طَعَامُ مَسَٰكِينَ أَوۡ عَدۡلُ ذَٰلِكَ صِيَامٗا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمۡرِهِۦۗ عَفَا ٱللَّهُ عَمَّا سَلَفَۚ
وَمَنۡ عَادَ فَيَنتَقِمُ ٱللَّهُ مِنۡهُۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٞ ذُو ٱنتِقَامٖ ﴿95﴾

سورۃ المائدۃ آیت 95

اے ایمان والو! ۔ جس وقت تم حالتِ احرام میں ہو تو شکار نہ مارنا اور جو کوئی تم میں سے اس کو جان بوجھ کر مارے تو اس کی سزا اس کا کوئی ایسا ہم پلہ جانور فدیے میں دینا ہے جس کا فیصلہ تم میں دو معتبر شخص کریں بشرطیکہ یہ قربانی کعبے تک پہنچائی جائے۔ یا کفارہ (جانور کی قیمت کے برابر) مسکینوں کو (معمول کا) کھانا کھلانا ہے۔ یا (جتنے مسکینوں کے لئے حسبِ معمول کھانا کھلانا بنے گا) اس کے برابر روزے رکھنا ہے تاکہ اپنے کیے کا وبال چکھے۔ اللہ نے اس چیز کو معاف کیا جو پہلے گزر چکا۔ اور جو کوئی پھر کرے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے۔

فَٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ فِى ٱلْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَكَانُوا۟ عَنْهَا غَٰفِلِينَ﴿136﴾

سورۃالأعراف آیت 136

پھر ہم نے بھی ان سے انتقام لیا اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا اس لئے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھوٹا قرار دیا اور ان سے غفلت و بے پرواہی برتی۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ﴿47﴾ط

سورۃإبراهيم آیت 47

پس تم ہرگز ایسا گمان نہ کرو کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا غالب اور سخت انتقام لینے والا ہے۔

فَٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ﴿79﴾ط 5 ع

سورۃالحجر آیت 79

پھر ہم نے ان سے بھی انتقام لے لیا اور یہ دونوں بستیاں البتہ شارع عام پر واقع ہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَآءُوهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَٱنتَقَمْنَا مِنَ ٱلَّذِينَ
أَجْرَمُوا۟ ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿47﴾

سورۃالروم آیت 47

اور البتہ یقیناً ہم نے تم سے پہلے (بہت سے) رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے جو ان کے پاس واضح نشانیاں (معجزات) لے کر آئے پس جو لوگ نافرمانیاں کرتے تھے ہم نے ان سے بدلہ لے لیا۔اور اہلِ ایمان کی مدد کرنا تو ہم پر لازم تھا۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَآ ۚ إِنَّا مِنَ ٱلْمُجْرِمِينَ
مُنتَقِمُونَ ﴿22﴾ع2

سورۃالسجدۃ آیت 22

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے پھر وہ ان کو نظرانداز کردے۔ بیشک ہم (ایسے) مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِى ٱنتِقَامٍ ﴿37﴾

سورۃالزمر آیت 37

اور جس کو اللہ ہدایت یاب ہونے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ بڑا غالب بدلہ لینے والا نہیں ہے؟۔

وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَـٰرُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَـٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿22﴾

سورۃ فصلت آیت 22

اور تم اپنے (گناہ) اس اندیشے سے نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (سب) تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ بلکہ تم تو یہ گمان کیے ہوئے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سارے اعمال کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو۔

فَٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَـٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿25﴾ ع2

سورۃ الزخرف آیت 25

تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔ پس دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ﴿41﴾ لا

سورۃ الزخرف آیت 41

پس اگر ہم تمہیں (دنیا سے) لے بھی جائیں تب بھی البتہ ہم ان لوگوں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

فَلَمَّآ ءَاسَفُونَا ٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿55﴾ لا

سورۃ الزخرف آیت 55

پس انہوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے بھی ان سے انتقام لیا اور ان سب کو ڈبو دیا۔

يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿16﴾

سورۃ الدخان آیت 16

جس دن ہم بڑا سخت پکڑیں گے تو بیشک انتقام لے کر ہی چھوڑیں گے۔

اللہ کی ودیعت کردہ المنتقم والی خاصیت انسان کے اعصابی نظام میں بھی موجود ہے۔ جو جسمانی ڈھانچے میں خود کو ظاہر کرتی رہتی ہے۔ یہ دفاعی نظام کا ایک نہایت اہم حصہ ہے۔ اس کے تحت خلیوں میں جب کوئی جراثیم جسم کی حرمت کو پامال کرتا ہے۔ تو حفاظتی ذرائع اس خلاف ورزی کرنے والے جراثیم کو پہلے تو خود ہی سبق سکھا دیتے ہیں۔ اگر معاملہ ایک حد سے باہر ہو تو مدد کی درخواست کرتے ہیں۔ یہ مدد کی درخواست کسی درد یا بیماری کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ پھر اضافی دوا کی صورت میں ملی گئی مدد سے سزا کے طور پر اس جراثیم کو مار دیا جاتا ہے۔ اور یہ دفاع اس وقت تک برسرپیکار رہتا ہے۔ جب تک

کہ وہ اس جراثیم سے جسم کو پاک صاف نہ کردیں۔ درحقیقت جسم کا یہ حفاظتی نظام المنتقم کا کردار ادا کرتا ہے اور جسم کو برے نقصان دہ اور خطرناک چیز سے چھٹکارا حاصل کرنے میں سہولت فراہم کرتا ہے۔

جسمانی طور پر تو اللہ نے جسم کے اندر دفاعی نظام رکھا ہے۔ لیکن روحانی طور پر دفاع کا اختیار انسان کو دیا ہے۔ کو سوچ سمجھ کر اس کا استعمال کرتا رہے۔ کیونکہ بنی نوع انسان کے تمام دشمنوں میں بدترین دشمن اس کا اپنا نفس ہے۔ جو برائی کی ترغیب دیتا ہے اور برائی پر اکساتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہی وہ شیطانی نفس ہے جو ہم میں سے ہر ایک کے اندر موجود ہے۔ اور اسی کی وجہ سے نافرمانی کا عنصر پیدا ہوتا ہے۔ کسی نافرمانی میں اگر وقتی تسکین بھی ہو اس کے دوررس نتائج بڑے بھیانک ہو سکتے ہیں۔ اس لیے انسان کو دنیا میں ہی اس نفس پر کنٹرول حاصل کرکے اس سے انتقام لیتے رہنا چاہیئے۔ کہ کل قیامت کو سرخروری حاصل ہو سکے۔

۞ وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِىٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿53﴾

سورۃ یوسف آیت 53

اور میں اپنے نفس کو پاک صاف نہیں کہتا بیشک نفس امارہ تو برائی ہی سکھاتا رہتا ہے مگر (بچتا وہی ہے) جس پر میرا رب مہربانی کردے۔ بلاشبہ میرا رب بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

جب انسان کو یہ احساس ہو جائے کہ اچھائی کا بول بالا ہے۔اور برائی کا وبال بھی ہے اور جرمانہ بھی۔تو وہ یقیناً اپنے رب سے ڈرے گا اور اپنے نظریات۔عقائد اور خواہشات کے بارے میں ہوشیار رہے گا۔اس خوف سے کہ وہ خطا میں نہ پڑ جائے۔جب کہ انتقام لینے والا۔بدلہ لینے والا۔غلط کاروں کو سزا دینے والا اللہ ہے۔اور وہ بہترین منصف و منتقم ہے۔

المؤمن

المؤہن ۔کا مطلب ہے کمزور کرنے والا۔اللہ اسلام دشمن عناصر کے منصوبوں اور چالوں کو کمزور کرنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ تو اپنی قدرت سے دشمن کو براہ راست ہلاک کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ محنت سے حاصل شدہ کامیابی دینا چاہتا ہے۔ محنت پر اللہ کا یہ دستور رہا ہے کہ نبیوں کو جو معجزات دیئے۔انہیں بھی کسی ظاہری سبب کے ذریعے ہی انجام دلوایا گیا۔ پھر اس سے مقصود مسلمانوں کا امتحان بھی تو ہوتا ہے۔کہ اس کامیابی کے لیے کچھ نہ کچھ تو کریں۔کہ ان کو اجر وثواب بھی ملے ۔پھر سہرا اگر سجے تو ان کے سر پر ہی سجے۔اور دنیا کو بھی پتہ چلے کہ اللہ پر بھروسے کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟۔اور جب وہ اللہ پر بھروسہ کر کفار پر اقدام اٹھاتے ہیں تو اللہ رب العزت کی مدد و نصرت شاملِ حال رہتی ہے۔اور اللہ کافروں کو بھی یہ دکھانا چاہتا ہے کہ جن سازشوں اور وسائل پر انہیں ناز ہے وہ سب ان لوگوں کے ہاتھوں خاک میں مل سکتے ہیں جنہیں وہ کمزور سمجھتے رہے ہیں۔

اللہ ہی کفار کی سازشوں کو کمزور کرنے والا ہے۔وہ مخلص و متحد مسلمانوں کے خلاف ان کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔اگر کسی جگہ وہ کامیاب نظر آتے بھی ہیں تو اس میں قصور مسلمانوں کا ہی ہوتا ہے۔کہ اللہ پر بھروسہ ٹوٹا ہوتا ہے۔یا دشمن پر انصاف کی امید رکھے ہوتے ہیں۔یا ان کی اپنی صفوں میں پھوٹ پڑی ہوتی ہے۔یا یہ مادیت پرستی کا شکار ہوتے ہیں۔یا ان سب کمزوریوں کا اوسط ان پر لاگو ہوتا ہے۔اگر یہ اپنی کمزوریوں کا سدِباب کریں۔اور سب مسلمان مل کر حوصلہ اور ہمت دکھائیں پھر سیسہ پلائی دیوار کی طرح ڈٹ جائیں۔تو جو تدبیر وہ مسلمانوں کے استیصال کے لیے کر رہے ہوں گے۔اللہ اسے

توڑ کے رکھ دے گا۔ اور ان کے سب منصوبے خاک میں ملا دے گا۔ دشمنوں کی ہر چال اللہ کی طرف سے کمزور ہو جائے گی۔ بلکہ اللہ دشمن کی بہت ساری سازشوں سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتا رہے گا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿18﴾

سورۃ الانفال آیت 18

یہ تو تھا تمہارا (معاملہ)۔ اور بیشک اللہ کافروں کے مکر و فریب کو کمزور کرنے والا ہے۔

المھیمن

المھیمن ۔نگرانی ونگہبانی اور حفاظت کے معنی میں آتا ہے۔۔ہَمَنَ کا معنی ہو گا حفاظت کی۔نگرانی کی ۔نگہبانی کی۔نگرانی ونگہبانی اور حفاظت کرنے والے کو المُہَیْمِنُ کہتے ہیں۔

اس میں شاھد اور گواہ کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔اور اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی کو خوف سے امن و امان دے۔اس طرح سے اس کا اصل امن سے ہے۔یہ امن فھو مؤامن سے ہو گا۔ مؤامن میں پہلا واؤ والا ہمزہ " ہ " سے اور دوسرا الف والا ہمزہ " ی " سے بدل دیا گیا۔اس طرح لفظ مؤامن سے مہیمن بن گیا۔

ہیمن کو بہتر سمجھنے کے لیے عربی کا ایک جملہ ہے کہ

ہَیْمَنَ الطائرُ علیٰ فَراخِہٖ

کہ پرندے نے اپنے پر اپنے بچے پر بچھا دیے۔

یعنی کہ مرغی نے خطرہ کے وقت اپنے چوزوں کو اپنے پروں کے نیچے چھپالیا۔

مہیمن کی تشریح اس طرح سے کی گئی ہے کہ وہ اعلیٰ وارفع ذات جو کسی کو خوف سے امن عطا کرے۔ہر وقت نگہبانی رکھے۔اور ایسے حفاظت کرے کہ کسی کا کوئی حق ضائع نہ ہونے دے۔

المہیمن کا مطلب ہے کہ وہ امن وسلامتی دینے والا نگہبان ہے۔ وہ اپنے بندوں کے اعمال کی نگرانی کرنے والا ہے۔ جو انہیں رزق دیتا ہے اور ان کی عمروں کا تعین کرتا ہے۔ وہ اپنے علم۔ اختیار اور تحفظ کے ذریعے ایسا کرتا ہے۔ جو کسی چیز کی نگرانی کے ساتھ ساتھ اس کا محافظ بھی ہے۔ وہ ہر طرح سے پورا اختیار رکھتا ہے۔ یہ صفات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی پر اس کے مطلق معنی میں ہرگز موجود نہیں ہو سکتیں۔

وہ نگران اعلی ہے جس سے کسی کے بھی ظاہری اعمال اور ان کے مخفی اعمال پوشیدہ نہیں ہیں بلکہ جو ان کے سینے کے پوشیدہ راز ہیں۔ وہ ان کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ وہ المحیط والعلیم بھی ہے کہ اس کا علم ہر شے پر محیط ہے۔

قرآن کریم میں المہیمن کے بارے جو آیت ہے وہ درج ذیل ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی تو حقیقی بادشاہ۔ مقدس ذات۔ سراپا سلامتی۔ امن وامان دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب آنے والا۔ نہایت زبردست ۔ بڑے زور وجبر والا۔ بڑائی وکبریائی والا ہے۔ اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

مہیمن کے معانی پر قرآن کریم میں اللہ جل شانہ کی یہ صفت یوں بھی بیان ہوئی ہے کہ تم لوگ کچھ بھی کر رہے ہوتے ہو۔وہ اپنے بندوں کے بارے میں ناظر و نگران رہتا ہے۔

وَمَا تَكُونُ فِى شَأْنٍ وَمَا تَتْلُواْ مِنْهُ مِن قُرْءَانٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَآ أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرَ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ﴿61﴾

سورۃ یونس آیت 61

اور تم جس حال میں بھی ہوتے ہو۔ یا قرآن میں سے کچھ تلاوت کر رہے ہوتے ہو یا تم لوگ کوئی کام کرتے ہو۔تو ہم ضرور تم پر ناظر و نگران ہوتے ہیں جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو۔اور تمہارے رب سے ذرّہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔اور نہ کوئی چیز اس ذرّے سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب کچھ کتاب روشن میں درج ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ المہیمن ہے۔ جو اپنے بندوں کے ہر کام کو دیکھتا ہے۔ خواہ وہ بات ہو یا عمل۔اس آیت کے مفہوم میں لفظ مہیمن کا مفہوم اس طرح شامل ہے کہ وہ جو ہر چیز کو جانتا ہے اور جس کے علم سے کوئی چیز بھی نہیں چھوٹ سکتی حتیٰ کہ زمین اور آسمانوں میں خواہ ذرہ برابر بھی کوئی شے کیوں نہ ہو۔

المھیمن وہ ہے جو اپنے علم میں سب سے چھوٹے ایٹم سے لے کر کائنات کے سب سے بڑے سیارے تک تمام مخلوقات کے امور کا نگہبان اور ان کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے۔

المولیٰ

المولیٰ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنیٰ آقا۔ مالک وکارساز۔ مددگار اور رب و پالنے والے مربی کے ہیں۔

مولیٰ کا لفظ اکثر و بیشتر صرف اللہ ہی کے لیے استعمال ہوا ہے اور اسی کے لائق بھی ہے۔ جو الفاظ خالص اللہ عزوجل کے لیے مستعمل ہوں۔ اس کے بندوں میں سے کسی کو بھی ان ناموں سے پکارنا شرک کے زمرے میں آتا ہے۔ مولیٰ کا لفظ قرآن وحدیث میں چند ایک موقعوں پر مخلوق کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ مخلوق میں سے کسی کے لیے زبانِ زدِ عام ہو جائے۔ اور خاص کر کہ جب یہ لفظ کائنات کے مرکب کے ساتھ بولا جائے تو اس سے صرف اللہ رب العزت ہی مراد ہو گا۔ کیونکہ کائنات کا مولیٰ و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہیں۔ قرآن میں جابجا یہ لفظ اللہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اور اپنے تمام قرائن اور سیاق و سباق میں یہ صرف اللہ ہی کے لیے زیبا بھی ہے۔

قرآن کریم میں زیادہ تر مولیٰ کا لفظ اللہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ آیات ملاحظہ کریں۔

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿286﴾ 40ع

سورۃ البقرۃ آیت 286

اللہ کسی کو بھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جو (نیکی) کرے گا اس کا نفع اسی کو ہو گا۔ اور جو (برائی) کرے گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہو گا۔ اے ہمارے رب! ۔ اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب! ۔ ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! ۔ ہم پر وہ بار نہ رکھ جس کے اٹھانے کی ہم میں سکت نہیں ہے۔ اور ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَن قَالُواْ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِىٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ
أَقْدَامَنَا وَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿147﴾ فَـَٔاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ
ٱلْءَاخِرَةِ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿148﴾ ع15 يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تُطِيعُواْ ٱلَّذِينَ
كَفَرُواْ يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ فَتَنقَلِبُواْ خَٰسِرِينَ ﴿149﴾ بَلِ ٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ
ٱلنَّٰصِرِينَ ﴿150﴾

سورۃ آل عمران آیت ۱۴۷ تا ۱۵۰

ان کی تو بس یہی دعا تھی کہ اے ہمارے رب! ۔ ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتیاں ہوئی ہیں ہمیں معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

پھر اللہ نے ان کو دنیا میں اچھا بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہترین وعمدہ صلہ (دے گا)۔اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اے ایمان والو !۔اگر تم کافروں کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں (دین سے)الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم خسارے میں پڑ جاؤ گے۔ بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے۔اور وہ بہترین مددگار ہے۔

ثُمَّ رُدُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ ٱلْحَٰسِبِينَ ﴿62﴾

سورۃ الانعام آیت 62

پھر (روزِ قیامت) سب لوگ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔آگاہ رہو کہ حکم وفیصلے کا اختیار صرف اسی (اللہ جل شانہ) کو حاصل ہے اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے۔

وَإِن تَوَلَّوْاْ فَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ مَوْلَىٰكُمْ ۚ نِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿40﴾

سورۃ الانفال آیت 40

اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے۔وہ بہترین مولیٰ ہے اور بہترین مددگار ہے۔

قُل لَّن يُصِيبَنَآ إِلَّا مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَىٰنَا ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿51﴾

سورۃ التوبۃ آیت 51

کہہ دو ہمیں ہر گز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا مولیٰ ہے اور مومنوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

هُنَالِكَ تَبْلُوا۟ كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿30﴾ 3ع

سورۃ یونس آیت 30

وہاں ہر شخص اپنے سابقہ کئے ہوئے کاموں کی جانچ کر لے گا۔ اور یہ لوگ اللہ کی طرف ہی لوٹائے جائیں گے جو ان کا حقیقی مولیٰ ہے۔ اور جو جھوٹ بہتان وہ گھڑا کرتے تھے وہ سب ان سے جاتے رہیں گے۔

وَجَٰهِدُوا۟ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُوا۟ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ 10ع

سورۃ الحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ مَوْلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَأَنَّ ٱلْكَٰفِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿11﴾ ع1

سورۃ محمد آیت 11

یہ اس لئے ہے کہ اہلِ ایمان کا مولیٰ تو صرف اللہ ہے اور بلا شبہ جو کافر و ناشکرے ہیں ان کا کوئی بھی مولی نہیں ہے۔

قَدْ فَرَضَ ٱللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَٰنِكُمْ ۚ وَٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿2﴾

سورۃ التحریم آیت 2

یقیناً اللہ نے تمہاری قسمیں کھولنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی تو بڑا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

حدیث میں بھی مولیٰ کا لفظ مالک و کارساز کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ غزوہٗ احد کے دن کفار فخر و نخوت سے کہہ رہے تھے کہ

لنا عُزّیٰ ولا عُزّیٰ لکم یعنی ہمارے لیے عزیٰ (بت) ہے اور تمہارے لیے عزیٰ نہیں ہے۔

اس پر نبی ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اس بات کے جواب میں کہیں کہ

اللہ مولٰنا ولا مولیٰ لکم یعنی ہمارا مولیٰ اللہ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔

(صحیح بخاری۔کتاب المغازی)

یہاں تک کہ ابوہریرہ سے روایت کردہ درج ذیل حدیث میں نبی ﷺ نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کو مولیٰ کہنے سے سختی سے منع فرمادیا تھا۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یقولن احدکم عبدی و امتی کلکم عبیداللہ وکل نساء کم اماء اللہ ولکن یقل غلامی وجاریتی وفتای و فتاتی ولا یقل العبد ربی و لکن یقل سیدی وفی روایۃ یقل سیدی ومولائی وفی روایۃ لا یقل العبد لسیدہ مولائی فان مولا کم اللہ۔

ابوہریرہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ میرا بندہ اور میری لونڈی۔ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔ مگر یوں کہو کہ میرا لونڈا اور میری لونڈیا۔ اور میرا چھوکرا اور میری چھوکری۔ اور غلام بھی تم کو ربی نہ کہے۔ بلکہ میرے آقا

یا میرے سیّد کہے۔ اورایک روایت میں آیا ہے کہ میرے مولیٰ بھی نہ کہے۔ کیونکہ تم سب کا مولیٰ اللہ ہے۔

رواہ مسلم کذافی المشکوۃ۔ صحیح مسلم کتاب قتل الحیات۔ باب حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولیٰ والسید

یہ حدیث مسلم میں ہے اور مشکوۃ میں بھی اس کو نقل کیا گیا ہے۔

جب ایک کام سے خود نبی ﷺ منع فرمارہے ہیں تو یہ کتنی بڑی جسارت ہے کہ ہم حضرت علیؓ کو مولائے کائنات کہہ کر پکاریں۔ جبکہ مولائے کائنات صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ اہل تشیع کے ہاں مولائے کائنات کا لفظ حقیقی طور پر کائنات کے مالک کے طور پر ہی استعمال ہوتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک ان کے ائمہ اس کائنات کے مالک اور اس میں تصرف رکھنے والے ہیں۔ اسی سبب سے علماء نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ۔ حسنؓ و حسینؓ کے لیے کسی ایسے لفظ کا استعمال جو شعوری یا غیر شعوری طور پر شیعی نقطہ نظر کے فروغ کا باعث بنے اس سے اجتناب ضروری ہے۔

(آثار حنیف بھوجیانی جلد اول صفحہ ۲۳۷)

ان واضح دلائل کے باوجود بھی بعض حضرات اس سلسلے میں سورۃ التحریم کی درج ذیل آیت کا حوالہ دیتے ہوئے اسے اللہ کے علاوہ جبرائیلؑ۔ صالح مومنین اور سارے فرشتوں کو بھی اس منصب پر منطبق کرتے ہیں کہ وہ بھی مولیٰ کے معنوں میں شامل ہیں۔ جبکہ اس آیت میں بھی مولیٰ کا لفظ بھی صرف اللہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اور اس کے بعد جبرائیلؑ۔ صالح مومنین اور سارے فرشتوں کو مددگار کہا گیا ہے۔ دیکھئے تفصیل۔

إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰهُ وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴿4﴾

سورۃ التحریم آیت 4

اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کر لو (تو بہتر ہے) تمہارے دل کچھ (باہمی چال پر) مائل ہو گئے ہیں۔ اور اگر تم اس (رسول کی ایذا) پر باہمی اعانت کرو گی تو یقیناً اس کا مولیٰ تو اللہ ہے۔ اور جبرائیلؑ اور صالح مومنین اور سارے فرشتے بھی اس کے بعد مددگار ہیں۔

اس آیت کو بنیاد بنا کر کہتے ہیں کہ مولیٰ کے معنی دوست کے بھی ہیں اس لیے ہم حضرت علیؓ کو بمعنی کائنات کے دوست کے مولائے کائنات کہتے ہیں جبکہ یہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔

کیونکہ عربی قواعد کے تحت اس آیت میں مولیٰ یعنی مالک صرف اللہ تعالیٰ کو کہا گیا ہے۔ اور باقی تین یعنی جبرئیل۔ صالح مومنین اور فرشتوں کو ظہیر (مددگار) کہا گیا ہے مولیٰ نہیں کہا گیا۔

جب کہ ایک دوسری جگہ قرآن نے ہی یہ بات بہت خوب واضح کی ہوئی ہے کہ۔

لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿42﴾

سورۃ فصلت آیت 42

باطل اس (قرآن) کے پاس نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے (پھٹک سکتا ہے)۔ یہ تو حکمت والے قابلِ حمد و ستائش (اللہ جل شانہ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

اور سورۃ التحریم آیت 4 کی نحوی ترکیب بھی یہی ثابت کرتی ہے۔

ورنہ اگر جبرائیل اور نیک مومنین بھی اس مولائیت میں شامل ہوتے تو پھر نحوی اعتبار سے حرف مشبہ بفعل إِنَّ اپنے قاعدے کے مطابق اپنے اسم ٱللَّهَ کے ساتھ ساتھ ان اسماء کو بھی حالت نصب دے دیتا۔

اور جملۂ اسمیہ کے اصول کے تحت منصوب ہونے کے بعد تینوں کی ایک ہی اعرابی حالت واقع ہو جاتی۔

اور مبتداء و خبر کے اصول کے تحت تینوں کی ایک ہی خبر ہوتی۔

لیکن اصل آیت میں یہ سارے اسم ٱللَّهَ کی طرح منصوب نہیں بلکہ مرفوع واقع ہوئے ہیں اور اگلے مرفوع اسم وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ کے ساتھ معطوف ہو کر یکساں اعرابی حالت کی مابعد خبر میں داخل ہیں اس طرح جو خبر ملائکہ سے متعلق ہے وہی ان کی بھی ہے یعنی یہ سب نبی ﷺ کے مددگار ہیں۔ مولیٰ نہیں۔

اس طرح سے صاف بتا دیا گیا کہ مولیٰ تو بس صرف اللہ ہی ہے۔

اب اس سب کو مزید آسان الفاظ میں واضح کیا جائے تو هُوَ مَوْلَىٰهُ (وہ مولیٰ ہے) خبر ہے۔ اور اس کا اسم فَإِنَّ ٱللَّهَ (تو بیشک اللہ) ہے۔

اور بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ (اس کے بعد مددگار ہیں) ایک دوسری خبر ہے اور اس کا مبتداء وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ (جبرئیل۔صالح مومنین اور فرشتے) ہے۔

اگر یہ دو کے بجائے ایک ہی خبر ہوتی تو پھر قواعد کی رو سے اس خبر کے تمام اسم ایک ہی اعرابی حالت میں ہوتے اور ایسا نہ ہوتا کہ کوئی مفتوح یعنی زبر کے ساتھ اور کوئی مضموم یعنی پیش کے ساتھ ہوتا۔

قواعد کی رو سے إِنَّ کا اثر جیسے اسم ٱللَّهُ پر پڑا ہے کہ اُس کو نصب دے کر ٱللَّهَ کر دیا ہے۔

باقی تینوں اسماء کو بھی اسی طرح نصب دیتا اور انہیں وَجِبْرِيلُ وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ کے بجائے وَجِبْرِيلَ وَصَٰلِحَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةَ کر دیتا۔

لیکن اس آیت میں ایسا بالکل نہیں ہے۔پس اسی سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مولىٰ ہونے کی خبر صرف اسم اللہ کے ساتھ ہے۔اور باقی تین اسماء یعنی جبرائیل۔صالح مومنین اور فرشتوں کے ساتھ نہیں اور ان کی خبر دوسری ہے جو کہ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ کے ساتھ تعلق میں ہے۔یعنی وہ صرف مددگار ہیں۔مولیٰ نہیں ہو سکتے۔

الغرض از روئے قرآن و حدیث مولیٰ کا لفظ اپنے عموم میں اللہ کے لیے خاص ہے اور بالخصوص مولائے کائنات تو صرف اور صرف اللہ کی ذات واحد ہے۔

یہ عجیب و غریب تماشا ہے کہ آج اہل تشیع کو تو چھوڑیں اہلسنت بھی حضرت علیؓ کو مولائے کائنات جیسے مشرکانہ لقب سے یاد کرتے ہیں۔کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ کبھی ہم عصر امت نے حضرت علیؓ کے لیے یہ لقب استعمال کیا؟ ہم عصر چھوڑیئے بلکہ صحابہ کرامؓ۔تابعین۔تبع تابعین۔ائمہ اربعہ۔یہاں تک کہ محدثین نے کبھی حضرت علیؓ کے

لیے مولائے کائنات کا لفظ نہیں استعمال کیا۔ان کے لیے اکثر وہی رضی اللہ عنہ کا لفظ استعمال کیا ہے جو دوسرے کبّار صحابہ کے لیے استعمال کیا گیا۔اور قرآن بھی اسی کی ترغیب دیتا ہے۔

لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ يُوَآدُّونَ مَنْ حَآدَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَوْ كَانُوٓا۟ ءَابَآءَهُمْ أَوْ أَبْنَآءَهُمْ أَوْ إِخْوَٰنَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ كَتَبَ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْإِيمَـٰنَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّـٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ خَـٰلِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ حِزْبُ ٱللَّهِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿22﴾ 3ع

سورۃ المجادلۃ آیت 22

جو بھی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ و رسول کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہوئے نہیں پاؤ گے۔اگرچہ وہ (دشمن) ان کے باپ۔یا ان کے بیٹے۔یا ان کے بھائی۔یا ان کے قبیلے والے لوگ ہی ہوں۔یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی خاص روح سے ان کی تائید کی ہے اور انہیں جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہ لوگ اللہ کا لشکر ہیں آگاہ رہو !۔بیشک اللہ کا لشکر ہی فلاح پانے والا ہے۔

اور وجہ صاف ظاہر ہے کہ ان کے دل ایمان سے لبریز اور توحید پر کاربند تھے۔ وہ اللہ کی مخلوق کو اللہ کے ساتھ کسی قسم کی شراکت داری میں شریک نہ کرتے تھے۔ یاد رکھئے اللہ کے سوا کوئی داتا۔ حاجت روا۔ مشکل کشا نہیں۔ حضرت علیؑ کو جو مشکل کشا کہتے ہیں وہ بھی اللہ کے ساتھ شریک مقرر کر رہے ہوتے ہیں۔ اہلسنت بھی شیعوں کے زیرِ اثر ایسا کہہ رہے ہوتے ہیں۔ آج کل تو دین اسلام صرف اک بھیڑ چال بن کے رہ گیا ہے۔ دیکھا دیکھی دوسروں کے پیچھے چلنا مناسب سمجھ لیا گیا ہے۔ جب کہ صرف ایک اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ کائنات کے تمام کام اللہ کی مرضی اور منشاء سے ہوتے ہیں۔ سارے نبی صرف اللہ کے در کے سوالی بنے۔

وہی مولائے کل بھی ہے اور مولائے کائنات بھی۔ سرورکائنات بھی وہی ہے اور آقائے دوجہاں بھی۔ سرور کونین بھی وہی ہے اور رب العالمین بھی وہی۔ سارے انسان اور انبیاء اس کے بندے اور وہ سب کا آقا ہے۔ تمام خرق عادت اموراس کی منشاء کے تابع ہیں۔ انبیاء کے معجزے اس کی مرضی سے ہوتے تھے۔

اس نے اس کائنات کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ ان کو ان کی صوابدید کے مطابق پروگرام و قوانین دیئے۔ اور جن و انسانوں کو صرف اپنی بندگی کے لئے اختیار دی۔ اسی نے موت اور زندگی بنائی تاکہ پتہ چل سکے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے اور کون برائی میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ کسی شخصیت کا واسطہ و وسیلہ اس کو مجبور نہیں کرسکتا۔ کسی انسان۔ کسی ولی۔ کسی نبی۔ کسی فرشتے کی محبت اس کے فیصلوں کے آڑے نہیں آسکتی۔ اس نے انسانوں کے اعمال کے بدلے جنت و دوزخ کی جزاوسزا مقرر کر رکھی ہے۔ وہ ہی ایک ہے جو خلوت میں سنتا ہے اور جلوت میں بھی۔ زبان سے پکارا جانا بھی سنتا ہے اور دل میں کی گئی سرگوشی کو بھی سن لیتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی ایسا سمیع و بصیر نہیں کہ موت کے بعد منوں مٹی کے پیچھے سے پکارنے والے کی پکار کو سن لے اور زیارت کرنے والے کو دیکھ لے۔

رحمتوں۔ برکتوں اور رزق اور فیض کے سارے کے سارے خزانے اسی کے پاس ہیں۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَٰيِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُۥ بِرَٰزِقِينَ ﴿20﴾ وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا عِندَنَا
خَزَآئِنُهُۥ وَمَا نُنَزِّلُهُۥٓ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿21﴾ وَأَرْسَلْنَا ٱلرِّيَٰحَ لَوَٰقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ
مَآءً فَأَسْقَيْنَٰكُمُوهُ وَمَآ أَنتُمْ لَهُۥ بِخَٰزِنِينَ ﴿22﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْىِۦ وَنُمِيتُ وَنَحْنُ
ٱلْوَٰرِثُونَ ﴿23﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا ٱلْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا ٱلْمُسْتَـْٔخِرِينَ ﴿24﴾

سورة الحجر آیت ۲۰ تا ۲۴

اور ہم نے ہی اس میں تمہارے لئے اور ان سب کے لئے روزی و معاش کے وسائل بنا دیئے جن کو تم رزق نہیں دیتے۔ اور ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہیں اور ہم صرف اس میں سے مناسب مقدار میں ہی اُتارتے رہتے ہیں۔ اور ہم ہی (پانی بھرے) بادلوں کو اٹھانے والی ہوائیں بھیجتے ہیں پھر ہم ہی آسمان سے بارش برساتے ہیں پھر ہم ہی وہ پانی تمہیں بھی پلاتے ہیں اور تم اس کے خزانے تو نہیں رکھتے۔ اور بلاشبہ ہم ہی زندگی دیتے اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث و مالک ہیں۔ اور البتہ یقیناً تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بھی ہم جانتے ہیں اور البتہ یقینی طور پر بعد میں آنے والے بھی ہمیں معلوم ہیں۔

اس نے نہ تو اپنے گھر میں نصب حجر اسود میں کوئی نفع و نقصان رکھا ہے۔ اور نہ ہی کسی عالم اور صالح بندے کی قبر میں کوئی فیض رکھا ہے۔ اسی نے ایک طرف خانہ کعبہ کو عبادت کی جگہ بنایا اور دوسری طرف قبروں کو صرف

عبرت کی جگہ قرار دیا۔ ہر طرح کا نفع و نقصان اس نے اپنے پاس رکھا۔ وہی اول ہے اور وہی آخر۔ وہی آخر کے الفاظ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ بعد از خدا بھی اتنا پرانا کوئی نہیں۔ جس طرح اس سے پہلے کوئی نہیں ہے اسی طرح اس کے بعد بھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہی آخر کا مطلب یہ ہے کہ جب سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ پھر بھی صرف اللہ کی ذات رہے گی۔ اور نہ ہی کوئی اس کے مثل ہے کہ اس سے پہلے یا بعد میں کسی کو رکھا جاسکے۔ مخلوقات میں سب سے افضل انبیاء ہیں اور انبیاء میں سب سے افضل نبی ﷺ ہیں اور آپ ﷺ کی محبت اور ان کی سنت پر چلے بغیر اللہ جل شانہ کی رضا اور جنت کا حصول ناممکن ہے۔

حضرت علیؓ کے بارے جو درج ذیل حدیث میں مولیٰ کا لفظ مستعمل ہے۔ یہ روایت اہل علم کے ہاں مشکوک ہے

عن عليٍّ أن النبي ﷺ قال يوم غدير خم : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

اس حدیث کی صحت کی بابت اہل علم میں اختلاف ہے۔ علامہ ابن حزم۔ ابن تیمیہ اور غالبا علامہ زیلعی اس حدیث کے ضعف کے قائل ہیں۔

بالفرض اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس سے مولا علی کہنے پر استدلال واصرار کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس روایت کے وقوع کے بعد نہ تو کبھی خود نبی ﷺ نے اور نہ کبھی صحابہؓ نے حضرت علیؓ کو مولا علی کہہ کر مخاطب کیا۔

اس حدیث کی روشنی و فہم میں مولا علی کہنے کو اپنا لینا نبی ﷺ اور صحابہ و تابعین سے ثابت نہیں جبکہ شیعوں کے علاوہ بھی فی زمانہ یہ بدعت شعار بن چکی ہے اور کسی بدعت کی پیروی نبی ﷺ نے پسند نہیں فرمائی۔اور خصوصاً جو لفظ زیادہ تر اللہ جل شانہ کے لیے قرآن میں بولا گیا ہو تو سب عزت سب وقار اللہ کے لیے ثابت ہو جاتا ہے۔پھر مخلوق پر اس لفظ کا اطلاق اسی حد تک درست ہے۔جہاں تک یہ دنیاوی اعتبار تک مقید رہے۔اور یہ بھی کہ چند روایات کے بل بوتے پر جب اور جس کا دل چاہے اللہ کے وقار۔اختیارات اور صفات پر ڈاکہ ڈال لے۔اور اللہ رب العزت کے بارے سوچ لے کہ اسے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

اللہ کے علاوہ بھی مولیٰ کا لفظ قرآن کریم میں ہے۔اس کا ذکر مثبت اور منفی دونوں طرح سے ملتا ہے۔اس بارے جو آیات ہیں۔وہ ذیل میں لکھ دی ہیں۔ جن میں سے ایک جگہ آقا۔دو جگہ کام نہ آنے والا دوست۔ایک جگہ برا مولیٰ اور ایک مقام پر جہنم کو بھی دوزخیوں کا مولیٰ کہا گیا ہے۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَآ أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَىْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَىٰهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِى هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿76﴾ ع10

سورۃ النحل آیت 76

اور اللہ ایک اور مثال بیان کرتا ہے کہ دو آدمی ہیں۔ جن میں سے ایک گونگا ہے کہ کسی بات پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے وہ اسے جدھر بھی بھیجتا ہے کسی بھلائی کے ساتھ واپس نہیں آتا۔ اور دوسرا وہ (جو سنتا بولتا) ہے جو عدل وانصاف کا حکم کرتا ہے اور خود بھی سیدھے راستے پر چل رہا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟۔

يَدْعُوا۟ لَمَن ضَرُّهُۥٓ أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِۦ ۚ لَبِئْسَ ٱلْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ ٱلْعَشِيرُ ﴿13﴾

سورۃ الحج آیت 13

ایسے ایسوں کو پکارتا ہے جس کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے۔ ایسا مولیٰ بھی برا اور ایسا رفیق بھی برا ہے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِى مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْـًٔا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿41﴾ لا

سورۃ الدخان آیت 41

جس دن نہ تو کوئی مولیٰ (دوست) کسی مولیٰ (دوست) کے کچھ بھی کام آئے گا اور نہ ہی ان کو مدد مل پائے گی۔

فَٱلْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۚ مَأْوَىٰكُمُ ٱلنَّارُ ۖ هِىَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿15﴾

سورۃ الحدید آیت 15

پس آج نہ تو تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی ان سے جو کفر کے مرتکب ہوئے تھے۔ تم سب کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ یہی (جہنم) تمہارا مولیٰ ہے اور وہ کیا ہی برا مقام ہے۔

المؤخّر

المؤخّر۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔المؤخر کے معنی ہیں سب سے آخر۔ اس کے معنی پیچھے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا ہیں۔اس کے مقابل خوبصورت نام المقدم آتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہر چیز اور ہر معاملے کو اس کے اصل مقام پر رکھتا ہے۔یہ اللہ جل شانہ کی حکمتِ عملی ہے کہ کچھ کاموں کے لیے وہ پہلے ہونا مقرر کرلیتا ہے اور کچھ کے لیے وہ مناسب سمجھتا ہے ان کو بعد میں ہونا چاہیے۔اس کے پاس مکمل اختیار ہے کہ جس کسی کو جہاں چاہے رکھے۔اس کے کسی کام میں غلطی کا احتمال نہیں ہے۔اور کوئی بھی اس کے کاموں میں مداخلت نہیں کر سکتا۔وہ جسے چاہے آگے رکھے اور جسے چاہے پیچھے رکھے۔

انسان کی زندگی کا بھی تقدیر کے نقشے کے مطابق وقت مقرر ہے کوئی بھی اس کو گھٹا یا بڑھا نہیں سکتا۔اگر اللہ سبحانہ وتعالی کسی کے لیے موت کے وقت کو مؤخر چاہے تو کر سکتا ہے۔اس کے مواقع تقدیر والے نقشے میں میسّر ہوتے ہیں۔کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ

جو یہ پسند کرے کہ اس کے لیے اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کے لیے اس کی عمر کو بڑھایا جائے تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

مگر دوسری طرف زیادہ لمبی عمر سے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب انسان طبعی عمر سے تجاوز کر جاتا ہے تو بہت کچھ بھول جاتا ہے۔ اعضا پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ سمجھ بوجھ ناقص ہو جاتی ہے۔ اس کا حافظہ بھی ساتھ نہیں دیتا۔ اور کچھ کی عقل بھی ماؤف ہو جاتی ہے۔ اور کچھ ناسمجھ بچے کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کی طویل عمر سے نبی ﷺ نے بھی پناہ مانگی ہے۔ قرآن میں اسے أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ کہا گیا ہے۔

وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّىٰكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿70﴾ ع9

سورۃ النحل آیت 70

اور اللہ نے ہی تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے۔ اور کوئی تو تم میں سے ناقص ترین عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے کہ (بہت کچھ) سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد بے علم ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ بڑا جاننے والا۔ بہت قدرت والا ہے۔

اللہ ہی انسان کو موت دیتا ہے۔ دنیاوی اور اخروی اعتبار سے ہر ایک کی اپنی جگہ مقرر ہے۔ کسی کو آگے کسی کو پیچھے ہونا ہے یہ طے شدہ ہے۔ والدین کا درجہ بڑا ہے ان کو آگے اور اولاد کو پیچھے رکھا گیا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالی سزا اور عذاب کو بھی مؤخر کرتا ہے۔ قرآن میں کئی جگہ ذکر ہے کہ اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کے باوجود ایک مقررہ وقت تک ڈھیل دیتا ہے۔ یہ مہلت ملنا سزا میں تاخیر ہے۔

المؤخّر مومنین کے درجات بلند کرتے ہوئے مشرکین و نافرمانوں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو ہدایت دیتا ہے۔وہ ظالم جو اخیر کر دیتا ہے اس کو سزا کب دینی ہے کیسے دینی ہے۔ رحم اور معافی کا مستحق بھی ہے کہ نہیں۔اصلاح کا چانس ہو تو وہ نہایت رحم کرنے والا ہے۔وہ ان لوگوں کی رسی ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے۔جو غلط راستے کا انتخاب کرتے ہیں۔اور توبہ تائب نہیں ہو پاتے۔ وہ اس کے فیصلے کو وقتی طور پر ملتوی کر دیتا ہے۔شاید کہ اصلاح کر لے۔ مگر کسی ہٹ دھرم کو دی ہوئی خاص مہلت کے بعد پکڑ ہوتی ہے۔

یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ ان ظالموں سے غافل ہے جو ظلم کرتے ہیں۔وہ ان کو صرف اس دن تک کی مہلت دیتا ہے جس دن دہشت کے مارے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔اس دن وہ رب سے یوں عرض کریں گے۔اے ہمارے رب! ہمیں مہلت دے دے۔ کہ ہم تیری دعوت کو عملی طور پر قبول کر لیں اور رسولوں کی پیروی کر لیں۔ لیکن اس وقت کا تسلیم کرنا بالکل بے معنی ہو گا۔

اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو جب چاہتا ہے جیسے چاہتا ہے پیچھے کر دیتا ہے۔ کہ شکست باطل کا مقدر ہے۔اس کے دشمن چاہے کتنے ہی زیادہ ہوں۔ کتنے ہی طاقتور ہوں۔ان کی پیش نہیں چل سکتی کافر۔منافق۔ مشرک۔فاسق و فاجر سب اللہ کے دشمنوں میں آتے ہیں۔وہ اپنے دوستوں میں سے جس کو آگے بڑھانا چاہے اور ان کے درجات بلند کرنا چاہے تو خوشی سے کرتا ہے۔ جیسے انبیا و شہداء و صدیقین وغیرہ سبقت لے جانے والے ہیں۔

قرآن کریم میں المؤخر کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿104﴾ؕ

سورۃ ہود آیت 104

اور ہم اسے ایک وقت معین تک مؤخر کیے ہوئے ہیں۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ غَٰفِلًا عَمَّا يَعْمَلُ ٱلظَّٰلِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ
ٱلْأَبْصَٰرُ ﴿42﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْـِٔدَتُهُمْ
هَوَآءٌ ﴿43﴾ؕ

سورۃ إبراهيم آیت ۴۲-۴۳

اور تم ہر گز یہ گمان نہ کرو کہ اللہ ان ظالم لوگوں کے اعمال سے بے خبر ہے۔ انہیں تو بلاشبہ صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جب کہ (دہشت کے مارے) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ (سب لوگ) سر اوپر اٹھائے (میدان حشر کی طرف) دوڑے چلے جا رہے ہوں گے ان کی نگاہیں خود ان کی طرف بھی نہ پلٹیں گی۔ اور ان کے دلوں کی (مارے خوف کے) ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی۔

وَأَنذِرِ ٱلنَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ ٱلْعَذَابُ فَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ رَبَّنَآ أَخِّرْنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ
نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ ٱلرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوٓا۟ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿44﴾

سورۃ إبراهيم آیت 44

اور بنی نوع انسان کو اس دن سے آگاہ کردو کہ جب ان پر عذاب آپہنچے گا تب ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں تھوڑی سی مدت تک اور مہلت دیدے۔تاکہ ہم تیری دعوت کو عملی طور پر قبول کرلیں اور رسولوں کی پیروی کرلیں۔کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ ہم پر تو کبھی بھی زوال نہیں آئے گا؟۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا ٱلْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا ٱلْمُسْتَـْٔخِرِينَ﴿24﴾

سورۃ الحجر آیت 24

اور البتہ یقیناً تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بھی ہم جانتے ہیں اور البتہ یقینی طور پر بعد میں آنے والے بھی ہمیں معلوم ہیں۔

قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَـْٔخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ﴿30﴾ع3

سورۃ سبا آیت 30

کہہ دو کہ تمہارے لئے وعدے کا ایک دن مقرر ہے جس سے نہ ایک لمحہ پیچھے رہو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِمَا كَسَبُواْ مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَآبَّةٍۢ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ
إِلَىٰٓ أَجَلٍۢ مُّسَمًّىۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِۦ بَصِيرًۢا ﴿45﴾ ع5

سورۃ فاطر آیت 45

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کی پاداش میں پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے۔ پھر جب ان کا وقت آن پہنچے گا تو بیشک اللہ ہی اپنے بندوں کو نگاہِ بصیرت سے دیکھ لے گا۔

لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍۢ ﴿42﴾

سورۃ فصلت آیت 42

باطل اس (قرآن) کے پاس نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے (پھٹک سکتا ہے)۔ یہ تو حکمت والے قابلِ حمد و ستائش (اللہ جل شانہ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ ٱللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَٰطًا
مُّسْتَقِيمًا ﴿2﴾ لا

سورۃ الفتح آیت 2

تاکہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہاری سیدھے راستے تک رہنمائی بھی کر دے۔

يُنَبَّؤُا الْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿13﴾ ط

سورۃ القیامۃ آیت 13

اس دن انسان کو باور کرادیا جائے گا کہ اس نے کیا کچھ آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا تھا؟۔

ان دونوں صفات کے بارے میں مومن کے حسن اخلاق کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ خوف اور حد سے زیادہ امید کے درمیان درمیانی راستہ اختیار کرے اور ہمیشہ چوکنا رہے۔ان اعمال کو جان لے جو انسان کو انسانیت کے مقام سے گرادیتے ہیں۔جن کی وجہ سے انسان اللہ سبحانہ وتعالی کی نظروں میں پیچھے رہ جاتا ہے۔بعض اوقات اللہ سبحانہ وتعالی کے کسی کو پیچھے کرنے میں حکمت ہوتی ہے اس لیے اللہ سبحانہ وتعالی کے فیصلوں کو خوشی سے قبول کریں۔

رب تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے !۔کہ جو کچھ پیش قدمی کی اور جو کچھ التوا میں ڈالا۔اور جو کچھ خفیہ و اعلانیہ برا عمل کیا۔اس سب کو معاف فرمادے۔کیونکہ تو ہی مقدّم ہے۔اور تو ہی مؤخّر ہے۔اور یقیناً تو جو چاہے کر سکتا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خیر و بھلائی۔دین کی خدمت اور عبادت میں کبھی پیچھے رہنے والوں میں سے نہ کرے۔آمین۔

المؤمن

المؤمن ۔امان سے مشتق ہے اور امان کا مفہوم ہے امن و امان عطا کرنے والا۔ وہ جو کسی کو امن اور سلامتی فراہم کرتا ہے۔

یہ لفظ تخویف کی ضد ہے اور خوفزدہ کرنے کا الٹ ہے۔ وہ خوف کی تمام راہیں مسدود کرتے ہوئے امن کے حصول کے ذرائع فراہم کرتا ہے۔ بیماری اور ہلاکت کے اسباب سے بچاتا ہے۔ان انسانوں کی زندگی میں سکون بھر دیتا ہے۔جو اس کی مان کر چلتے ہیں۔ ان کو امن کے حصول کے لیے ایسے اسباب مہیا کرتا ہے جو کہ مومنوں کو کافروں کے ظلم سے نجات ملنے میں مدد دیں۔ اور آخرت کے عذاب اور غیض و غضب سے بھی محفوظ رکھیں۔۔اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کو آلام و مصائب سے بچاتا رہتا ہے۔اور وہی مومنوں کو ہر قسم کے عذاب سے امن دینے والا ہے۔ جو بھی اس کے عذاب اور سختیوں سے امن میں آجائیں حقیقت میں وہی کامیاب ہیں۔اور وہی بچ سکتے ہیں۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی مخلوق پر کبھی ظلم نہیں کرتا اور جو اس کے عذاب کے مستحق نہیں ان کو امن و ایمان میں ہی رکھتا ہے۔

بعض اہل علم نے المؤمن کا ترجمہ کیا ہے تصدیق کرنے والا۔ یعنی کہ اللہ معجزات عطا کرکے اپنے پیغمبروں کی تصدیق کرنے والا ہے۔ نبیوں کے ذریعے اس نے مخلوق کو اپنے اوپر ایمان رکھنے کی دعوت دی ۔اور وہی دنیا و آخرت میں مخلوق کو امان دینے کا مالک ہے۔اور اس نے اس فرمان میں اپنی توحید کا اعلان فرمایا ہے۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿163﴾ 19ع

سورۃ البقرۃ آیت 163

اور تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے۔اس بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کے علاوہ کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں ہے۔

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِٱلْقِسْطِ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 18

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔اور فرشتے اور علم والے لوگ بھی۔وہ بھی جو انصاف پر قائم ہیں۔(کہ) اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل ہی نہیں۔

وہ مومنین اور صادقین کا بھی مصدق ہے۔کہ وہ اپنے مومن بندوں کی تصدیق کرنے والا ہے۔یعنی ان کے سچے ایمان کو قبول کرکے ان کے ایمان کی تصدیق کرتا ہے۔پھر انہیں ایمان کی سچائی پر ثابت قدم رکھتا ہے۔اور اپنے بندے سے اجر و ثواب کا وعدہ اس تصدیق کے ثمرات ہیں۔جو جنت کی صورت میں

ملیں گے۔اس پر مزید اللہ جل شانہ کی رضا ہو گی۔اور جو اس کے ساتھ کفر کرے اس کے ساتھ جہنم اور آگ کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالی یقینی طور پر اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہے۔

کچھ محد ثین و علماء کا خیال ہے کہ ایمان کا لفظ اسی امن والے فعل سے اخذ ہوا ہے۔

قرآن کریم میں المؤمن کے بارے جو آیت ہے وہ درج ذیل ہے۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحشر آیت 23

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔وہی تو حقیقی بادشاہ۔مقدس ذات۔سراپا سلامتی۔امن وامان دینے والا۔نگہبانی کرنے والا۔غالب آنے والا۔نہایت زبردست۔بڑے زور و جبر والا۔بڑائی وکبریائی والا ہے۔اللہ تو ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے بالکل پاک ہے۔

امن و مومن کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں ۔مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ ایمان۔ایک غیر معمولی یقین کرنا ہوتا ہے۔جو کسی چیز کو صدق دل سے تصدیق کرتے ہوئے مان لینا ہوتا ہے۔یا کسی چیز کی سچائی کی گواہی دینا ہوتا ہے۔جیسا کہ درج ذیل آیت میں ہے۔

قَالُوا۟ يَـٰٓأَبَانَآ إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَـٰعِنَا فَأَكَلَهُ ٱلذِّئْبُ ۖ وَمَآ أَنتَ
بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَـٰدِقِينَ ﴿17﴾

سورۃ یوسف آیت 17

کہنے لگے کہ اے ہمارے ابا جان ! ۔البتہ ہم ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دوڑ میں مصروف ہو گئے اور یوسفؑ کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا تھا تب اسے بھیڑیئے نے کھالیا۔اور آپ تو ہماری بات پر یقین کرنے والے نہیں اگرچہ ہم بالکل سچے بھی ہوں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ
مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَـٰلًا مُّبِينًا ﴿36﴾ ط

سورۃ الاحزاب آیت 36

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا کوئی فیصلہ کر دے تو وہ اس کام میں اپنا کچھ بھی اختیار باقی سمجھے۔اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو یقیناً وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

۔اور اللہ پر ایمان لانے والا مومن کہلاتا ہے اور مومن ہمیشہ امن کا خواہاں ہوتا ہے اور امان۔پناہ۔یا پناہ گاہ کو بھی پر امن ہونا چاہیئے۔جیسا کہ درج ذیل آیات میں ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَٱلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلنَّصَٰرَىٰ وَٱلصَّٰبِـِٔينَ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ
ٱلْـَٔاخِرِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ﴿62﴾

سورۃ البقرۃ آیت 62

بیشک وہ جو ایمان لائے۔اور جو یہودی ہوئے۔اور عیسائی۔اور صابی۔جو کوئی بھی اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتا رہے تو ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

ٱلَّذِىٓ أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَءَامَنَهُم مِّنْ خَوْفٍۭ ﴿4﴾ ع1

سورۃ قریش آیت 4

جس نے ان کو بھوک میں کھانا دیا اوران کو خوف میں امن عطا کردیا۔

امن نہ ہو تو خوف وشر غالب رہتا ہے۔اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہر اس چیز سے تحفظ فراہم کرتا ہے جس سے وہ ڈرتے ہیں تو ہمیں اچھے اور برے اعمال کی روشنی میں سمجھنا ہو گا۔جہاں تک اس دنیا کی زندگی کا تعلق ہے۔خوف کی وجہ کو دور کرنا عقلی طور پر قبول کیا جاتا ہے۔اور اس پر اقدام بھی کیے جاتے ہیں۔جو صرف دنیاوی حد تک رہتے ہیں۔لیکن جب کوئی ناگزیر صورت حال واقع ہو جائے اور

جانی نقصان کا امکان موجود ہو تو خوف کو دور کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ایسی صورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی اس امکان کو دور نہیں کر سکتا۔اس کے سوا کوئی امن وسلامتی نہیں لا سکتا۔بشر طیکہ خوف میں مبتلا شخص فاسق فاجر۔دھریہ یا مفسدنہ ہو۔پھر مرنے کے بعد دائمی عذاب کا خوف تو اس سے کہیں بڑھ کر ہونا چاہیئے۔جو صرف یقین رکھنے والے کو ہوگا۔اور وہ نیک اعمال کے ساتھ ساتھ اللہ پر ہی امید لگائے رکھے گا۔اور اسی سے دعاؤں کا تعلق ہر طرح کے خوف کو دور کر سکتا ہے۔دیکھئے آیات۔

وَلَا تُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَٰحِهَا وَٱدْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿56﴾

سورۃ الأعراف آیت 56

اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ برپا کرنا اور اللہ ہی سے خوف اور امید کے ساتھ دعائیں کرتے رہنا۔ بلاشبہ اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے بہت ہی قریب ہے۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِى مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿21﴾ ع2

سورۃ القصص آیت 21

تو موسیٰؑ وہاں سے کچھ خوفزدہ کچھ (خبر لیتا ہوا) چوکس نکل کھڑا ہوا (اور) دعا کرنے لگا کہ اے میرے رب!۔مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما۔

اللہ رب العزت انسانی اعمال کے پیشِ نظر فیصلے کرتا ہے۔ اگر اللہ کسی اچھے انسان کو خوف میں ڈالتا ہے۔ یا تکلیف دیتا ہے۔ تو اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ اور اگر کسی برے انسان کو خوف میں ڈالتا ہے۔ یا تکلیف دیتا ہے۔ تو وہ خوف یا تکلیف اسے راہِ راست پر آ جانے کی ایک آگاہی ہو سکتی ہے۔ جو ایک طرح کی محبت ہی ہے۔ جو اللہ کی طرف سے ایک دعوت ہوتی ہے۔ کہ اے نا ہنجار! ۔ اللہ کی طرف لوٹ آؤ۔ وہی نجات دہندہ ہے۔ اگر وہ اس تنبیہ کو سمجھتے ہوئے اصلاح پر آمادہ ہو گیا تو یہ اقدام اسے آخرت کے بڑے عذاب سے محفوظ رکھنے کا سبب بن جائے گا۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَىْءٍ مِّنَ ٱلْخَوْفِ وَٱلْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِ ۗ
وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿155﴾ ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓا۟ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ
﴿156﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ ﴿157﴾

سورۃ البقرۃ آیت 155

اور ہم کسی قدر خوف ۔ اور بھوک سے ۔ اور مالوں ۔ اور جانوں ۔ اور پھلوں کے نقصان سے ضرور تمہاری آزمائش کریں گے اور (اس پر) صبر کرنے والوں کو بشارت دے دو۔ وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ بیشک ہم تو اللہ کے ہیں اور بلا شبہ اسی کی طرف ہم لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی خاص مہربانی اور رحمت ہوتی ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ ءَامِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ
فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ ٱللَّهِ فَأَذَٰقَهَا ٱللَّهُ لِبَاسَ ٱلْجُوعِ وَٱلْخَوْفِ بِمَا كَانُوا۟ يَصْنَعُونَ ﴿112﴾

سورۃ النحل آیت 112

اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جہاں ہر طرح سے امن چین تھا اس کا رزق بافراغت ہر جگہ سے چلا آتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کردی تو اللہ نے بھی ان کے کرتوتوں کی وجہ سے جو وہ کھڑا کرتے تھے۔ ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِٱلشَّرِّ وَٱلْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿35﴾

سورۃ الأنبياء آیت 35

ہر ایک متنفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہی ہے۔ اور ہم تمہیں برائی اور اچھائی کے ساتھ آزماتے ہیں اور (پھر) تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَدْنَىٰ دُونَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿21﴾

سورۃ السجدۃ آیت 21

اور البتہ ہم انہیں (قیامت کے اس) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھاتے ہیں شاید کہ وہ (اپنی باغیانہ روش سے) واپس آ جائیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُواْ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿13﴾ ج

سورة الأحقاف آیت 13

بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جمے رہے پس نہ تو انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

اور نیک لوگوں کی حفاظت کے لیے وہ فرشتے بھی بھیجتا ہے جو اپنا تعارف کروائے بغیر ہی کسی کی مدد کر دیتے ہیں۔اور اسے مکمل اطمینان ہو جاتا ہے۔

وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿61﴾

سورة الأنعام آیت 61

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے۔ جو اپنے بندوں پر پوری طرح سے قدرت رکھتا ہے۔ اور تم پر حفاظت کرنے والے فرشتے بھی بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کسی طرح کی بھی کوتاہی نہیں کرتے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَبْشِرُوا۟ بِٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ فصلت آیت 30

یقینی طور پر جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جم کر ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو کہتے ہیں) کہ نہ تو تم ڈرو اور نہ ہی غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

ویسے بھی کسی کا صحت مند ہونا اس کے محفوظ محسوس کرنے کا سبب ہوتا ہے۔ ہمارے تمام حواس کے بارے غور کرو تو ان تمام حسّوں کو پیدا کرنے والا وہی المؤمن ہے جس نے انسان کو حِس دے کر خوف کے امکانات کو دور کرنے کا سبب بنا دیا۔ جس نے انسان کے لیے سب ضروری چیزوں کے ساتھ ساتھ اچھی دوائیاں بھی پیدا کیں اور اسے مفید تر اوزار بنانے کا طریقہ بھی سکھا دیا۔ جن سے بیماریوں کی باریکی

کو سمجھنا ممکن ہوا۔اور بھی بہت ساری نعمتیں ہیں جو شمار سے باہر ہیں۔دیکھا جائے تو یہ بہت سی پریشانیوں سے بچانا ہی تو ہے۔یقیناً وہی ہے جو اس کو ایسے تمام خطرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

جو کچھ بھی اوپر لکھا ہے وہ سب اللہ جل شانہ کی طرف سے امن دینے کا عمدہ مظہر ہی تو ہے۔

النافع

النافع۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔ النافع کے معنی ہیں نفع پہنچانے والا۔ جو اپنے بندوں کو ضرر کم اور نفع زیادہ پہنچاتا ہے۔ یہ دنیاوی زندگی اور عقائد کے لیے ہر طرح کے فائدے اور بھلائی کا ذریعہ ہے۔ کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی اچھی صحت۔ دولت۔ خوشی۔ اختیار۔ ہدایت اور تقویٰ عطا کرتا ہے۔ وہ اپنی تمام مخلوقات کو ایسے ایسے فوائد حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے جو ان کو معلوم بھی نہیں ہو پاتے۔ اُس نے تو سب لوگوں کے لیے اپنی طرف پہنچنے والا راستہ بھی آسان بنایا ہوا ہے۔ مگر اس راستے کی طرف وہی آتے ہیں۔ جو اُس کے حکم پر چلنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

وہ اپنی ہدایت کے ذریعے فائدہ ہی فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کا نفع صرف انسانوں اور جنوں تک محدود نہیں۔ بلکہ اس کی پیدہ کردہ ساری مخلوق اس سے مستفید ہوتی ہے۔ وہ روحوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ کھانے کے ذریعے جسموں کی پرورش کرتا ہے۔ دوا کے ذریعے بیماری سے بچاتا ہے۔ اپنی نعمتوں اور بھلائی کے ذریعے مصیبتوں کو دور رکھتا ہے۔ اور ہر ایک کا خیال رکھتا ہے۔ اور خاص طور پر انسانوں اور جنوں کا کہیں زیادہ ۔ کہ پھر ان سے جواب دہی جو ہے۔ انہی کے لیے خصوصی طور پر کہا گیا ہے کہ اگر کوئی التجا ہو تو اللہ سے کرو۔ اگر مدد چاہو تو اسی سے مانگو اور در بدر ہونے کی بجائے یکجائی ہو جاؤ۔ کہ اسی میں انسانی عظمت ہے۔ یہ یاد رکھنے کی تاکید بھی کی ہے کہ اگر سارے تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچانے کے لیے جمع ہو جائیں تو ایسا نہیں کر سکتے جب تک کہ اللہ نہ چاہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ نے جو تمہارے لیے مختص کر رکھا ہے۔

اور اگر ساری دنیا تمہیں کسی چیز میں نقصان دینے کے لیے اکٹھی ہو جائے جب تک کہ اللہ نہ چاہے تو ایسا ممکن نہیں سوائے اس کے کہ اللہ نے ہی یہ امر پہلے سے طے کیا ہوا ہو۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿17﴾

سورۃ الانعام آیت 17

اور اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے علاوہ کوئی بھی اس کا دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر کوئی خیر پہنچانا چاہے (تو کوئی بھی اسے روکنے والا نہیں؟) وہ تو ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿38﴾

سورۃ الزمر آیت 38

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پوچھو کیا پھر تم نے کبھی غور کیا؟۔ کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس نقصان کو دور کر سکتے ہیں؟۔ یا اگر اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی

رحمت کو روک سکتے ہیں؟۔(ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت کے لیے اکثر اوقات النافع اور الضّار دونوں صفات کا ذکر ایک ساتھ ہوتا ہے۔اور بہت سارے انسان اس کی تعریف تو کرتے ہیں۔ لیکن انہی صفات میں مغالطے کا شکار بنے ہوتے ہیں۔اور عملی طور پر اس سے منحرف نظر آتے ہیں۔جب کہ اللہ جل جلالہ کا واضح فرمان ہے۔کہ ہر اچھائی اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔اور اگر کچھ برا ہوتا نظر آتا ہے تو وہ اپنے کیے ہوئے کرتوتوں کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔اور اگر کوئی سوچ سمجھے تو!۔اس میں بھی اللہ کی طرف سے اصلاحی پہلو مضمر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ فرمادیا گیا کہ جو بھی برائی کسی کو پہنچتی ہے وہ اس کے نفسانی کرتوتوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف تو سب کچھ مثبت ہی منسوب ہے۔دیکھئے آیات۔

مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَٰكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿79﴾

سورۃ النساء آیت 79

(اے انسان !۔یادرکھ) تجھے جو بھی بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔اور جو برائی تجھے پہنچے وہ تیرے نفسانی کرتوتوں کی وجہ سے ہے۔اور (اے نبیؐ) ہم نے تجھے بنی نوع انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَظْلِمُ ٱلنَّاسَ شَيْـًٔا وَلَٰكِنَّ ٱلنَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿44﴾

سورۃ یونس آیت 44

بلاشبہ اللہ لوگوں پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

وَلَوْلَآ أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا۟ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿47﴾

سورۃ القصص آیت 47

اور (رسول بھیجنا اس لئے کہ) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہو جاتی تو یہ کہنے لگتے کہ اے ہمارے رب! ۔ تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جاتے۔

وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا۟ عَن كَثِيرٍ ﴿30﴾ ط

سورۃ الشوری آیت 30

اور تم پر جو مصیبت بھی واقع ہوتی ہے وہ تمہارے کیے ہوئے کرتوتوں سے ہوتی ہے اور وہ تو بہت ساری (کوتاہیوں سے) در گزر ہی کر لیتا ہے۔

كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿14﴾

سورۃ المطففین آیت 14

ہر گز نہیں۔ بلکہ جو کرتوت یہ کرتے ہیں ان کے دلوں پر اسی کا زنگ چڑھ گیا ہے۔

اللہ رب العزت نے انسان کو عقل دی ہے۔ یہ آئے دن مختلف طرح کی کھوج میں لگا رہتا ہے۔ اور اللہ کی مدد سے بہت ساری مختلف اشیاء اور ذرائع کی خصوصیات سے آگاہ ہو چکا ہے۔ ان کے استعمال بھی کئی طرح سے وضع کئے ہوئے ہیں۔ اور ان پر نفع و نقصان کی قد غن بھی موجود ہے۔ اور اگر کسی عنصر میں کوئی تاثیر بھی ہے تو وہ اللہ ہی کی ودیعت کردہ ہے۔ مثال کے طور پر کوئی آدمی زہر کھائے گا تو مر جائے گا۔ اس کی موت کے پیچھے اس کا منفی عمل ہے۔ کیونکہ یہ ممانعت موجود ہے کہ اپنے کسی عمل سے اپنی جانوں کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ دیکھئے آیات۔

وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿195﴾

سورۃ البقرۃ آیت 195

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن
تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿29﴾

سورۃ النساء آیت 29

اے ایمان والو! ۔ایک دوسرے کے مال ناجائز طور پر مت کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو جائے (تو جائز ہے) ۔اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بیشک اللہ تم پر نہایت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى ٱللَّهِ
مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿105﴾

سورۃ المائدۃ آیت 105

اے ایمان والو! ۔تم پر اپنی جانوں کی فکر لازم ہے جب کہ تم ہدایت پر ہو تو جو کوئی گمراہ ہوا وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں جتلا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

۞ قُلْ يَٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ
يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿53﴾

سورۃ الزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنھوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مگر یہی انسان کبھی بے جان اشیاء یا کسی بھی اور ذریعہ سے اس طرح متاثر ہو جاتا ہے۔ کہ اسے بغیر کسی ثبوت کے مافوق الفطرت خصوصیات کا حامل بنا دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایسی باتیں جوڑ دیتا ہے جو صرف اللہ رب العزت کے لیے خاص ہوتی ہیں۔ اس طرح وہ اپنی خام خیالی میں مست خود بھی اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا رہتا ہے۔ اور یہ خام خیالی اس وقت زیادہ نقصان دہ ہو جاتی ہے جب وہ اس کے سامنے مزین ہو کے آتی ہے۔ دیکھئے آیات۔

وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ
نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا ﴿115﴾ ع17

سورۃ النساء آیت 115

اور جو کوئی (اللہ کی طرف سے) ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ دوسرے کسی راستے پر چلے۔ تو جدھر کو وہ چلے گا ہم اسے ادھر ہی اسے چلنے دیں گے اور (بالآخر) جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّى بَعْضَ ٱلظَّٰلِمِينَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿129﴾ع15

سورۃ الانعام آیت 129

اور اسی طرح ہم بعض ظالم لوگوں کو ان کے کرتوتوں کی وجہ سے بعض پر ولی بنادیتے ہیں۔

تَٱللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ
ٱلْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿63﴾

سورۃ النحل آیت 63

قسم ہے اللہ کی البتہ یقینی طور پر ہم نے تم سے پہلے بھی قوموں میں رسول بھیجے تھے پھر شیطان نے ان لوگوں کو ان کے (برے) کرتوت خوشنما کرکے دکھادیئے۔پس آج بھی وہی ان کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لئے المناک عذاب ہے۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ ءَامِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ
فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ ٱللَّهِ فَأَذَٰقَهَا ٱللَّهُ لِبَاسَ ٱلْجُوعِ وَٱلْخَوْفِ بِمَا كَانُوا۟ يَصْنَعُونَ ﴿112﴾

سورۃ النحل آیت 112

اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جہاں ہر طرح سے امن چین تھا اس کا رزق بافراغت ہر جگہ سے چلا آتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کردی تو اللہ نے بھی ان کے کرتوتوں کی وجہ سے جو وہ گھڑا کرتے تھے۔ ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھادیا۔

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِى غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَٰلٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَٰمِلُونَ ﴿63﴾

سورۃ المؤمنون آیت 63

(نہیں) بلکہ ان کے قلوب تو اس (قرآن) سے لاپرواہی و غفلت برتتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی تو ان کے بہت سے کرتوت ہیں جو یہ کرتے رہتے ہیں۔

فَٱتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰٓ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِى وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ﴿110﴾

سورۃ المؤمنون آیت 110

تو تم ان سے مسخری کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اس (کرتوت) نے تمہیں میری یاد بھی بھلادی اور تم ان کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿24﴾ لا

سورۃ النمل آیت 24

اور میں نے پایا۔ کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کے کرتوت (ان کی نظر میں) بڑے خوشنما بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس نے انہیں (سیدھے) راستے سے ایسے روک رکھا ہے کہ پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ فَرَءَاهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَٰتٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿8﴾

سورۃ فاطر آیت 8

کیا پھر وہ (صالح آدمی جیسا ہو سکتا ہے) جس کو اس کے برے کرتوت خوشنما بنا کے دکھائے جائیں اور وہ ان کو عمدہ و بہترین سمجھنے لگے؟۔ پس بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کی توفیق دیتا ہے۔ تو (اے نبیؐ) ان لوگوں پر افسوس کرتے ہوئے تمہاری جان نہ چلی جائے۔ بلاشبہ یہ جو کچھ بھی گھڑتے رہتے ہیں اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

أَسْبَٰبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰٓ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّى لَأَظُنُّهُۥ كَٰذِبًا ۚ وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَصُدَّ عَنِ ٱلسَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِى تَبَابٍ ﴿37﴾ ع4

سورۃ غافر آیت 37

آسمانی راستوں تک (اور پھر وہاں سے) موسیٰؑ کے اللہ کو جھانک کر دیکھ لوں اور میں تو بلاشبہ اسے جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ اور اس طرح فرعون کو اس کے برے کرتوت خوشنما لگنے لگے اور وہ (سیدھے) راستے سے روک دیا گیا اور فرعون کی ہر چالبازی بے کار ہو گئی۔

۞ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوا۟ لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلْقَوْلُ فِىٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ خَٰسِرِينَ ﴿25﴾ ع3

سورۃ فصلت آیت 25

اور ہم نے ان کے لئے کچھ (شیطان) ساتھی مقرر کر دیئے جنہوں نے ان کے اگلے اور پچھلے سارے کرتوت خوشنما کر کے دکھائے۔ اور ان پر بھی وہی (عذابِ کی) بات ثابت ہو جائے۔ جو جِنوں اور انسانوں کے ان گروہوں پر ثابت ہو چکی ہے جو ان سے پہلے گزر چکے۔ بیشک وہ سارے خسارہ اٹھانے والوں میں سے تھے۔

فَلَنُذِيقَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ ٱلَّذِى كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿27﴾

سورۃ فصلت آیت 27

پس ہم ان کافروں کو ضرور سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور جو برے کرتوت وہ کرتے رہے ہیں ہم ضرور انہیں ان کی بدترین سزا دیں گے۔

تَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا۟ وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟
ٱلصَّٰلِحَٰتِ فِى رَوْضَاتِ ٱلْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَضْلُ
ٱلْكَبِيرُ ﴿22﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 22

تم ظالموں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے کرتوتوں (کے انجام) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (وبال تو) ان پر پڑ کر رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے۔ جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے رب کے پاس (موجود) ہوگا۔ یہی تو بڑا فضل وکرم ہے۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّـَٔاتُ مَا عَمِلُوا۟ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿33﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 33

اور ان کے کرتوتوں کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور وہی چیز ان کو گھیر لے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ كَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَهْوَآءَهُم ﴿14﴾

سورۃ محمد آیت 14

کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ٹھوس دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جس کے برے کرتوت اس کی نگاہ میں خوشنما بنا دیئے گئے ہوں اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوں؟۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱرْتَدُّوا۟ عَلَىٰٓ أَدْبَٰرِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ ٱلْهُدَى ۙ ٱلشَّيْطَٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿25﴾

سورۃ محمد آیت 25

بلاشبہ جو لوگ پیٹھ پھیر کر (کفر کی طرف) پیچھے پلٹ گئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی تھی شیطان نے ان کے لئے (ان کے کرتوت) مزین کر کے دکھا دیئے اور ان کے لئے (جھوٹی امیدوں کا سلسلہ) بہت دراز کر دیا۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ لِيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ أَسَٰٓـُٔوا۟ بِمَا عَمِلُوا۟ وَيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ بِٱلْحُسْنَى ﴿31﴾ ج

سورۃ النجم آیت 31

اور جو بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ یہ (جن وانس کی تخلیق) اس لئے کہ وہ برے کرتوت کرنے والوں کو ان کے کیے پر سزا دے۔ اور احسان کرنے والوں کو اچھا بدلہ عطا کرے۔

فرشتے۔ شیاطین یا کوئی اور چیز جو موجود ہے۔ جیسے سیارے۔ ستارے۔ یا دوسری نظر آنے والی یا نظروں سے چھپی چیزیں سب اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے سوائے اس کے جو اللہ جل شانہ ان سے کرانا چاہتے ہیں۔ وہ صرف اس حکم کے پابند ہیں جو انہیں ملتا ہے۔ ادھر ادھر کی خبر رکھنے کی ذمہ داری ان پر نہیں ہے۔ نہ ہی ان کو کوئی امتحان پاس کرنا ہے۔ اللہ جل شانہ تو اپنی ہدایت کے دائرے میں جنوں و انسانوں کا عملی امتحانی پرچہ حل کرانا چاہتے ہیں۔ ہدایت واضح ہو چکی جس سے باہر گمراہی ہے۔ اور اسی پر ان کے پاس یا فیل ہونے کا دار و مدار ہے۔

قرآن کریم میں النافع کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِى نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ لَٱسْتَكْثَرْتُ مِنَ ٱلْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِىَ ٱلسُّوٓءُ ۚ إِنْ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿188﴾ ع23

سورۃ الأعراف آیت 188

کہہ دو کہ میں تو اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سارے فائدے جمع کر لیتا اور کوئی بھی چیز مجھے تکلیف نہ پہنچا سکتی۔ میں تو محض ان لوگوں کو آگاہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں جو ایمان قبول کرنے والے ہیں۔

قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِى ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَآءَ
أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَـْٔخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿49﴾

سورۃ یونس آیت 49

کہہ دو کہ میں تو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر وہی جو صرف اللہ چاہے۔ ہر ایک امت کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آجاتا ہے تو ایک لمحہ بھی نہ پیچھے ہٹ سکتا ہے اور نہ ہی آگے بڑھ سکتا ہے۔

وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ ٱلضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْـَٔرُونَ ﴿53﴾ ج ثُمَّ إِذَا
كَشَفَ ٱلضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿54﴾ لا لِيَكْفُرُوا۟ بِمَآ ءَاتَيْنَٰهُمْ ۚ
فَتَمَتَّعُوا۟ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿55﴾

سورۃ النحل آیت ۵۳تا۵۵

اور تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے پس اللہ کی طرف سے ہے۔ پھر جب بھی تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے حضور تم فریاد کرتے ہو۔ پھر جب وہ تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے۔ تو یکایک ہی تم میں سے کچھ لوگ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگ جاتے ہیں۔ تاکہ جو نعمتیں ہم نے انہیں دی ہیں ان کی ناشکری

کردیں۔پس (اے مشرک ناشکرو!۔) دنیاوی فائدے اٹھالو۔ عنقریب تم کو (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِى ٱتَّخَذُوا۟ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ مَهْجُورًا ﴿30﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا
لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ ٱلْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿31﴾

سورۃ الفرقان آیت 30

اور (بارگاہِ الٰہی میں) رسول کہے گا کہ اے میرے رب!۔ بلاشبہ میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔ اور ہم اسی طرح مجرموں کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے رہے ہیں۔اور ہدایت کرنے اور مدد کرنے کے لئے تمہارا رب ہی کافی ہے۔

سَيَقُولُ لَكَ ٱلْمُخَلَّفُونَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ أَمْوَٰلُنَا وَأَهْلُونَا فَٱسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ
يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِى قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا إِنْ
أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًۢا ۚ بَلْ كَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿11﴾

سورۃ الفتح آیت 11

جو بدوی (سفرِ تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب کہیں گے کہ ہمارے مال اور اہل و عیال نے ہمیں مشغول رکھا پس ہمارے لئے (اللہ سے) بخشش کی دعا کرو!۔ وہ اپنی زبانوں سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان

کے دلوں میں نہیں ہے۔ کہہ دو کہ اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں نفع دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ کے مقابل تمہارے لئے کسی شے کا بھی اختیار رکھتا ہے؟۔ بلکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

النافع کا ذکر قرآن پاک میں کچھ دوسرے الفاظ میں بھی مختلف مقامات پر ملتا ہے۔ الفاظ تو مختلف ہو سکتے ہیں مگر مفہوم النافع ہی ہے۔

مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَٰكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿79﴾

سورۃ النساء آیت 79

(اے انسان !۔ یاد رکھ) تجھے جو بھی بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو برائی تجھے پہنچے وہ تیرے نفسانی کرتوتوں کی وجہ سے ہے۔ اور (اے نبیؐ) ہم نے تجھے بنی نوع انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا۟ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿36﴾

سورۃ الروم آیت 36

اور جب ہم لوگوں کو (اپنی) رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔اور جب ان پر انہی کے اعمال کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو ایک دم سے مایوس ہو جاتے ہیں۔

سورۃ المائدہ کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے مومنوں کا حال بیان فرمایا ہے۔جو اللہ کے علاوہ نہ کسی سے فریاد کرتا ہے اور نہ اپنے رب کے سوا کسی سے ڈرتا ہے۔وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر مکمل بھروسہ کرتا ہے۔جو شخص اس بات کو مکمل طور پر سمجھتا ہے کہ اس کا رب۔سب سے بلند ہے۔وہی ایک اور واحد ویکتا ہے جو چیزوں کو پیدا کرتا ہے اور اسے ہر طرح کی آسائش مہیا کرتا ہے۔جو اکیلا ہی نئ چیزوں کو وجود میں لاتا ہے۔تو وہ اس کے آگے سر تسلیم خم کرے گا اور اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسہ کرے گا۔اس کے بعد وہ پر سکون دماغ سے لطف اندوز ہوگا۔اللہ اسے غلط لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔اور وہ سب کو اللہ سے جڑنے کا مشورہ دے گا۔اس کے دل میں دھوکے اور خیانت کی کوئی گنجائش نہ ہوگی۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ایسا بندہ اللہ جل شانہ کی صفت النافع والضّار سے جو حصہ حاصل کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دشمنوں کے لیے نقصان دہ ہو جاتا ہے اور اللہ کے دوستوں کے لیے فائدہ مند۔یہی دولت کل قیامت کے دن اس کی کامیابی سے ہمکنار کرے گی۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ
وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا
يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ المائدۃ آیت 54

اے ایمان والو! ۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں کے حق میں بہت سخت ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بخوبی جاننے والا ہے۔

دوران ذکر النافع اور الضّارر دونوں صفات کو ایک ساتھ جمع کرنا اچھا ہے۔ کیونکہ ان کے لیے کہا جاتا ہے کہ انسان کے لیے یہ تمام تر ہیں۔ اللہ پاک ہی لوگوں کے نقصان اور فائدے کے ذرائع کو کنٹرول کرتا ہے۔ اور اس کے سوا کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچاسکتا اور نہ ہی کسی کو فائدہ پہنچاسکتا ہے۔ جو شخص ان دونوں صفات کو یاد رکھے گا وہ پوری طرح اپنے آپ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سپرد کردے گا اور ہمیشہ محسوس کرے گا کہ سب کچھ اسی کی طرف سے ہے۔

النصیر

النصیر۔اللہ کے خوبصورت ناموں میں ایک ہے جس کے معنی مدد کرنے والا۔یہ لفظ نصر سے ہے۔ جس کے معنی خصوصا کسی کے مقابلے میں مدد دینے والا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالی سب لوگوں کامددگار ہے۔ خواہ وہ اللہ کو مانتے ہوں یا دھریہ عقائد رکھتے ہوں۔ جیسے بھی ہوں دنیا میں ان کی مدد ہوتی رہتی ہے۔ مگراللہ خصوصی طوران کی مدد کرتا ہے جو اس کی پناہ میں آجائیں۔ اسی سے مدد طلب کریں اور پھر اسی پر بھروسہ بھی کریں۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی ہے جو کسی پناہ مانگنے والے کو مکمل پناہ دے سکتا ہے۔اور ہر لحاظ سے مدد دے سکتا ہے۔اور صرف وہی ہے جو خوف زدہ کے خوف کو امن میں بدل سکتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کو کسی کی مدد کرنے کے لیے کسی اور کی قطعی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ تمام اختیارات اسی کے پاس ہیں۔اور وہ ایسامدد کرنے والاہے جس کے پاس مدد کرنے کامکمل اختیار ہے وہ جب چاہےاور جس کی چاہے مدد کردے۔ کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں۔ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔یوں تو وہ سب کی مدد کرتا ہے مگر مومن بندے اس کے لیے خاص ہوتے ہیں۔

قران مجید میں ارشاد ہے کہ اللہ سبحانہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی تمہارامددگار نہیں۔ وہ بہترین مدد کرنے والاہے۔اگر سارے مددگار جمع بھی ہو جائیں تو بھی وہ ایسی مدد نہیں کر سکتے جو اللہ کے ایک اشارے پر ہو جائے گی۔علاوہ ازیں بہت ساری امدادیں ایسی ہیں جو صرف اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔مزید یہ کہ

اس کی امداد مکمل ہوتی ہے۔ کوئی دوسرا جو مدد کرنے جارہا ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کی مدد پوری طرح مکمل ہے۔ اگر کوئی انسان کسی کی مدد کرتا نظر آتا ہے تو اس کا مدد کرنا عارضی ہوتا ہے۔ اور اللہ کے اذن سے ہی ہوتا ہے۔ اس کا دل اللہ ہی اس طرف مائل کرتا ہے کہ مدد کرے۔ اور یہ مدد اسباب کے تحت ہوتی ہے۔ اس میں مدد کرنے والا اجر و ثواب بھی پاتا ہے۔ اور اس پر ترغیب بھی اللہ ہی کی دی ہوئی ہے۔ کہ نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور برے کاموں سے باز رہو۔ اور ان میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحِلُّواْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ وَلَا ٱلْقَلَٰٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَٰنًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَٱصْطَادُواْ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ أَن تَعْتَدُواْ ۘ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿2﴾

سورۃ المائدۃ آیت 2

اے ایمان والو! ۔اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔ اور نہ حرمت والے مہینے کی۔ اور نہ قربانی کے جانوروں کی۔ اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی جو بیت الحرام (یعنی بیت اللہ) کو جارہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔ اور جب

احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ اس نے تمہیں مسجد الحرام سے روک دیا تھا ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔اور نیکی و تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

پھر اس پر اجر کا وعدہ بھی اسی کی طرف سے ہے۔وہی نصرت کے لیے کوئی نہ کوئی ذریعہ بنا دیتا ہے۔اسی نے سارے رسولوں کی بھی مدد کی۔آج بھی مشکل میں پھنسے لوگوں کی مدد کرتا ہے۔اور اچھے اور نیک لوگوں تو اس سے مدد کی درخواست کرتے رہتے ہے۔اکثر تو غیبی مدد مل جانے کے بعد لوگ اسے کسی اور طرف منسوب کر دیتے ہیں۔اور جس نے مدد کی ہوتی ہے اس طرف دھیان ہی نہیں جاتا۔شکریہ ادا کرنا تو دور کی بات ہو جاتی ہے۔درحقیقت وہی بہترین مدد کرنے والا ہے۔یہ الگ بات ہے کہ کوئی اس بات کو تسلیم کرے نہ کرے۔اور تسلیم نہ کرنے والا اپنی طرف سے کوئی تاویل کر ڈالے۔مگر کوئی بھی تاویل کرنے سے پہلے اللہ جل شانہ کا درج ذیل چیلنج بھی دیکھ لے۔

أَمَّنْ هَٰذَا ٱلَّذِى هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ ٱلرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ ٱلْكَٰفِرُونَ إِلَّا فِى غُرُورٍ ﴿20﴾ ج

سورۃ الملک آیت 20

کیا کوئی ہے جو ربِ الرحمٰن کے مقابلے میں تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کر سکے؟ یہ کہ کافرو ناشکرے لوگ تو بڑے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

قرآن کریم میں النصیر یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿107﴾

سورۃ البقرۃ آیت 107

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمان وزمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے؟۔ اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی تمہارا ولی اور مددگار نہیں۔

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ ٱلْيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ ٱلَّذِى جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿120﴾

سورۃ البقرۃ آیت 120

اور یہودی و عیسائی تم سے ہر گز نہ راضی ہوں گے جب تک تم ان کی پیروی نہ کرنے لگ جاؤ۔ کہہ دو بیشک حقیقی ہدایت بس وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔اور اگر (اللہ کی طرف سے) علم آ جانے کے بعد تم بھی اُن کی خواہشات پہ چلے تو تمہارے لئے بھی اللہ کی پکڑ سے بچانے والا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی مدد گار۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ ٱلْبَأْسَآءُ وَٱلضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوا۟ حَتَّىٰ يَقُولَ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ مَتَىٰ نَصْرُ ٱللَّهِ ۗ أَلَآ إِنَّ **نَصْرَ** ٱللَّهِ قَرِيبٌ ﴿214﴾

سورۃ البقرۃ آیت 214

یا (کیا) تمہیں لگتا ہے کہ تم یوں ہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تمہیں وہ (حالات) پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو پیش آئے تھے جنہیں (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (مصیبتوں میں) ہلاہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ خود رسول اور ایمان والے پکار اٹھے کہ آخر اللہ کی مدد کب آئے گی؟۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی مدد یقیناً نزدیک ہی ہے۔

وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِۦ ۗ وَمَا **ٱلنَّصْرُ** إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿126﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 126

اور اس مدد کو تو محض تمہارے لئے بشارت اور اطمینان قلب (کا ذریعہ) بنایا۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا غالب نہایت حکمت والا ہے۔

إِن يَنصُرْكُمُ ٱللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا ٱلَّذِى يَنصُرُكُم مِّنۢ بَعْدِهِۦ ۗ
وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿160﴾

سورۃ آل عمران آیت 160

اور اگر اللہ تمہارا مددگار ہو تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا؟۔ اور ایمان والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَآئِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ نَصِيرًا ﴿45﴾

سورۃ النساء آیت 45

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور اللہ ہی ولی کافی ہے اور اللہ ہی مددگار بھی کافی ہے۔

أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ ٱللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ نَصِيرًا ﴿52﴾ ط

سورۃ النساء آیت 52

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے۔اور جس پر اللہ لعنت کر دے تم اس کا ہر گز کوئی مددگار نہیں پاؤگے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ وَٱلْوِلْدَٰنِ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةِ ٱلظَّالِمِ أَهْلُهَا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿75﴾ ط

سورۃ النساء آیت 75

آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟۔کہ تم اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں۔اور عورتوں۔اور بچوں کے لئے۔جہاد نہیں کرتے جو دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ہم کو اس بستی سے نکال دے جس کے رہنے والے لوگ بہت ظالم ہیں اور اپنے پاس سے ہمارا کوئی ولی (حمایتی) اور اپنے پاس سے ہمارے لئے کوئی مددگار بنا دے۔

وَدُّوا۟ لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا۟ فَتَكُونُونَ سَوَآءً ۖ فَلَا تَتَّخِذُوا۟ مِنْهُمْ أَوْلِيَآءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَخُذُوهُمْ وَٱقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوا۟ مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿89﴾ لا

سورۃ النساء آیت 89

یہی تو وہ چاہتے ہیں کہ جیسے وہ خود کافر ہیں (ایسے ہی) تم بھی کافر بن جاؤ تاکہ پھر (وہ اور) تم سب برابر ہو جاؤ۔ پس جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کر کے نہ آجائیں ان میں سے کسی کو بھی ولی اولیاء (دوست) نہ بنانا۔ پھر اگر وہ اس بات کو قبول نہ کریں تو جہاں کہیں بھی پائے جائیں ان کو پکڑو اور قتل کردو۔ اور ان میں سے کسی کو بھی اپنا ولی (رفیق) اور مددگار نہ بناؤ۔

لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ ۗ مَن يَعْمَلْ سُوٓءًا يُجْزَ بِهِۦ وَلَا يَجِدْ لَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿123﴾

سورۃ النساء آیت 123

(مسلمانو!) نہ تو تمہاری تمناؤں پر اور نہ اہل کتاب کی امیدوں پر (نجات کا) دارومدار ہے (بلکہ) جو کوئی بھی برائی کرے گا اس کو اس کی سزا دی جائے گی اور وہ اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی ولی پائے گا اور نہ ہی مددگار۔

إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِى ٱلدَّرْكِ ٱلْأَسْفَلِ مِنَ ٱلنَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿145﴾ لا

سورۃ النساء آیت 145

بیشک منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے تم ان کے لئے ہرگز کوئی بھی مددگار نہ پاؤ گے۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۖ
وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱسْتَنكَفُواْ وَٱسْتَكْبَرُواْ فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ
ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿173﴾

سورۃ النساء آیت 173

پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور عمل صالح کیے ہوں گے انہیں تو ان کا اجر پورا پورا ملے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دیدے گا۔ اور جن لوگوں نے (اس کی بندگی سے) عار و انکار اور تکبر کیا ہوگا ان کو المناک عذاب ہوگا اور وہ اللہ کے علاوہ اپنے لئے کوئی بھی ولی نہیں پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُواْ عَلَىٰ مَا كُذِّبُواْ وَأُوذُواْ حَتَّىٰٓ أَتَىٰهُمْ نَصْرُنَا ۚ
وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِن نَّبَإِيْ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿34﴾

سورۃ الانعام آیت 34

اور البتہ یقینی طور پر تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کو جھوٹا کہا گیا تو وہ اس جھوٹا قرار دیئے جانے اور ایذا رسانی پر صبر ہی کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد پہنچ گئی۔ اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے

والا نہیں۔اور البتہ یقیناً ان رسولوں کے کچھ حالات تو تمہیں پہنچ ہی چکے ہیں (پس تم بھی صبر سے کام لو)۔

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿191﴾ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿192﴾

سورۃ الاعراف آیت ۱۹۱۔۱۹۲

کیا وہ ایسوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں؟۔ اور نہ تو وہ ان کے لئے مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿197﴾

سورۃ الاعراف آیت 197

اور اللہ کو چھوڑ کر جن سے بھی تم دعائیں مانگتے ہو۔نہ تو وہ تمہاری مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی وہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِۦ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الانفال آیت 10

اور اس مدد کو تو اللہ نے محض خوش خبری بنایا تھا تاکہ اس سے تمہارے دل مطمئن رہیں۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

وَإِن تَوَلَّوْاْ فَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ مَوْلَىٰكُمْ ۚ نِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿40﴾

سورۃ الانفال آیت 40

اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے۔ وہ بہترین مولیٰ ہے اور بہترین مددگار ہے۔

يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ مَا قَالُواْ وَلَقَدْ قَالُواْ كَلِمَةَ ٱلْكُفْرِ وَكَفَرُواْ بَعْدَ إِسْلَٰمِهِمْ وَهَمُّواْ بِمَا لَمْ يَنَالُواْ ۚ وَمَا نَقَمُوٓاْ إِلَّآ أَنْ أَغْنَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ مِن فَضْلِهِۦ ۚ فَإِن يَتُوبُواْ يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْاْ يُعَذِّبْهُمُ ٱللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿74﴾

سورۃ التوبۃ آیت 74

یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کچھ نہیں کہا کہ اور البتہ یقیناً انہوں نے کفر کا کلمہ کہہ دیا ہے اور وہ اسلام لانے کے بعد یہ کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایسا کچھ کرنے کا تہیّہ کیا تھا جو پورا نہ کرسکے۔ اور یہ

سب کچھ اس بات کا بدلہ لے رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے دولتمند کر دیا ہے۔پس وہ اگر اب بھی توبہ کرلیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔اور انہیں دنیا جہان میں کوئی ولی اور کوئی بھی مددگار نہیں ملے گا۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْيِۦ وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿116﴾

سورۃ التوبۃ آیت 116

یقیناً آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی مارتا ہے۔اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی بھی ولی اور مددگار نہیں ہے۔

وَيَٰقَوْمِ مَن يَنصُرُنِى مِنَ ٱللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿30﴾

سورۃ ھود آیت 30

اور اے میری قوم اگر میں انہیں نکال دوں۔تو کون ہے جو اللہ سے مجھے چھڑا سکتا ہے۔کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَءَاتَىٰنِى مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن
يَنصُرُنِى مِنَ ٱللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُۥ ۖ فَمَا تَزِيدُونَنِى غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿63﴾

سورۃ ہود آیت 63

صالحؑ نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضع مضبوط دلیل پر ہوں اور اس کی طرف سے میرے پاس (نبوت جیسی) رحمت بھی آ چکی ہو۔ پھر بھی اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون ہے جو مجھے اس سے بچا سکتا ہے؟۔ (اور اگر میں تمہاری بات مانتا ہوں) پھر تو تم میرا اخسارہ ہی زیادہ کرنے کا باعث ہو جاؤ گے۔

حَتَّىٰٓ إِذَا ٱسْتَيْـَٔسَ ٱلرُّسُلُ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا۟ جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّىَ مَن نَّشَآءُ ۖ
وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿110﴾

سورۃ یوسف آیت 110

یہاں تک کہ جب سارے رسول بھی مایوس ہونے لگے اور (لوگوں نے بھی) یقینی گمان کر لیا کہ نصرت کے بارے جو کچھ کہا گیا تھا وہ سب جھوٹ نکلا تب انہیں ہماری مدد آ پہنچی پھر جن کو چاہا ہم نے بچا لیا۔ اور ہمارے عذاب کو تو نافرمانوں سے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔

إِذًا لَّأَذَقْنَٰكَ ضِعْفَ ٱلْحَيَوٰةِ وَضِعْفَ ٱلْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿75﴾

سورۃ الإسراء آیت 75

اس وقت ہم تجھے زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی دگنے عذاب کا مزہ چکھا دیتے پھر تم اپنے لئے ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ پاتے۔

وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِى مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِى مُخْرَجَ صِدْقٍ وَٱجْعَل لِّى مِن لَّدُنكَ سُلْطَٰنًا نَّصِيرًا ﴿80﴾

سورۃ الإسراء آیت 80

اور دعا کرو کہ اے میرے رب !۔ مجھے (مدینے میں) سچائی کے ساتھ داخل کرا اور سچائی کے ساتھ ہی مجھے نکال۔ اور میرے لئے (خاص) اپنے پاس سے غلبہ اور نصرت عطا فرما۔

وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿43﴾ ط

سورۃ الکہف آیت 43

اور اس کی مدد کے لئے کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو کہ اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بچاؤ کر لیتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے والا ہو سکا۔

ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّآ أَن يَقُولُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ
ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَٰمِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَٰتٌ وَمَسَٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا ٱسْمُ
ٱللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿40﴾

سورۃ الحج آیت 40

یہ تو وہ لوگ ہیں جو ناحق ان کے گھروں سے نکال دیئے گئے صرف یہ کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا۔ تو خانقاہیں۔ اور عیسائی گرجے۔ اور یہودی معبد خانے۔ اور مسجدیں تک ڈھادی جاتیں جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک وہ بہت طاقت والا نہایت غلبے والا ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِۦ عِلْمٌ ۗ وَمَا
لِلظَّٰلِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿71﴾

سورۃ الحج آیت 71

اور (یہ لوگ تو) اللہ کے علاوہ ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی اس نے نہ تو کوئی سند نازل کی اور نہ ہی اس کی ان کے پاس کوئی علمی دلیل ہے۔ اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

وَجَٰهِدُواْ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ
حَرَجٍۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ
ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِۚ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ
ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿78﴾ع10

سورۃ الحج آیت 78

اور اللہ کی راہ میں ایسے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کے پیچھے چلتے رہو۔ اسی (اللہ جل شانہ) نے پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہی رکھا تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم بنی نوع انسان پر گواہ بنو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور اللہ کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے پس وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ ٱلْمُجْرِمِينَۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿31﴾

سورۃ الفرقان آیت 31

اور ہم اسی طرح مجرموں کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے رہے ہیں۔ اور ہدایت کرنے اور مدد کرنے کے لئے تمہارا رب ہی کافی ہے۔

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن
وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿22﴾ع2

سورۃ العنکبوت آیت 22

اور تم (اللہ کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں۔ اور نہ تو اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

بِنَصْرِ ٱللَّهِ ۚ يَنصُرُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾لا

سورۃ الروم آیت 5

اللہ ہی کی نصرت سے اللہ جسے چاہتا ہے وہ مدد دیتا ہے۔ اور وہ خوب غالب ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَآءُوهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَٱنتَقَمْنَا مِنَ ٱلَّذِينَ
أَجْرَمُوا۟ ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿47﴾

سورۃ الروم آیت 47

اور البتہ یقیناً ہم نے تم سے پہلے (بہت سے) رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے جو ان کے پاس واضح نشانیاں (معجزات) لے کر آئے پس جو لوگ نافرمانیاں کرتے تھے ہم نے ان سے بدلہ لے لیا۔اور اہلِ ایمان کی مدد کرنا تو ہم پر لازم تھا۔

قُلْ مَن ذَا ٱلَّذِى يَعْصِمُكُم مِّنَ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوٓءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الأحزاب آیت 17

کہہ دو کہ اگروہ تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچانا چاہے تو کون ہے تم کو اللہ سے بچانے والا یا اگروہ تم پر کوئی مہربانی کرنا چاہے (تو کوئی ہے اسے روکنے والا!)۔اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ نہ تو اپنا کوئی ولی پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَعَنَ ٱلْكَٰفِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿64﴾ لا خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿65﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت ۶۴-۶۵

بلاشبہ اللہ نے کافروں پر لعنت کردی ہے اوران کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیش اسی میں رہیں گے۔نہ تو کوئی ولی پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَٰلِحًا غَيْرَ ٱلَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ
نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا۟ فَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِن
نَّصِيرٍ ﴿37﴾ 4ع

سورۃ فاطر آیت 37

وہ اسی میں چیخیں چلائیں گے کہ اے ہمارے رب ! ۔ ہم کو یہاں سے نکال لے (اب) کہ ہم نیک عمل کیا کریں گے ایسے نہیں جیسے پہلے کرتے تھے ۔ (ارشاد ہوگا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں غور وفکر سے نصیحت قبول کرنے والا نصیحت قبول کرلیتا ہے اور تمہارے پاس خبردار کرنے والا بھی آیا تھا۔ پس اب مزے چکھو (آج) ظالم لوگوں کا کوئی یارومددگار نہیں۔

يَٰقَوْمِ لَكُمُ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ظَٰهِرِينَ فِى ٱلْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِنۢ بَأْسِ ٱللَّهِ إِن
جَآءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ أُرِيكُمْ إِلَّا مَآ أَرَىٰ وَمَآ أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ ٱلرَّشَادِ ﴿29﴾

سورۃ غافر آیت 29

اے میری قوم آج تمہاری بادشاہی ہے اور اس سرزمین میں تمہیں غلبہ بھی حاصل ہے لیکن اگر اللہ کا عذاب ہم پر آگیا تو کون ہماری مدد کرے گا؟۔ فرعون بولا کہ میں تو تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جو مجھے مناسب لگتی ہے اور میں اسی راہ کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جس میں بھلائی ہے۔

قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 2158

وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَآءُ فِى رَحْمَتِهِۦ ج
وَٱلظَّٰلِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِىٍّ وَلَا **نَصِيرٍ** ﴿8﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 8

اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امّت بنا دیتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور ظالم لوگوں کا نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا **نَصِيرٍ** ﴿31﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 31

اور تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی تمہارا ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَآءَ **يَنصُرُ**ونَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ
مِن سَبِيلٍ ﴿46﴾ ط

سورۃ الشوریٰ آیت 46

اور ان کا اللہ کے علاوہ کوئی بھی ولی اولیاء نہ ہو گا کہ ان کو بچا لے۔ اور جسے اللہ گمراہ ہو جانے دے اس کے لئے (ہدایت پانے کا) کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔

وَيَنصُرَكَ ٱللَّهُ نَصۡرًا عَزِيزًا ﴿3﴾

سورۃ الفتح آیت 3

اور اللہ تمہاری بھرپور زبردست مدد کردے۔

وَلَوۡ قَٰتَلَكُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوَلَّوُاْ ٱلۡأَدۡبَٰرَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿22﴾

سورۃ الفتح آیت 22

اور اگر (یہ) کافرو ناشکرے لوگ تم سے لڑتے تو یقیناً پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور پھر وہ نہ تو کوئی ولی پاتے اور نہ ہی مددگار۔

أَمَّنۡ هَٰذَا ٱلَّذِي هُوَ جُندٞ لَّكُمۡ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ ٱلرَّحۡمَٰنِۚ إِنِ ٱلۡكَٰفِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿20﴾ ج

سورۃ الملک آیت 20

کیا کوئی ہے جو ربِ الرحمٰن کے مقابلے میں تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کرسکے؟ یہ کہ کافرو ناشکرے لوگ تو بڑے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

إِذَا جَآءَ نَصۡرُ ٱللَّهِ وَٱلۡفَتۡحُ﴿1﴾لا

سورۃالنصر آیت 1

جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہو گئی)۔

جب کبھی کوئی خوف محسوس ہو تو کسی سے ڈرنے کی بجائے پہلے اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالی سے مانگے۔ مانگتا رہے۔ ایسے کہ جیسے کوئی بچہ ماں سے مانگتے ہوئے ضد کرتا ہے۔ پھر اس کی مدد حاصل کرنے کے لیے بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے۔ اور یقین رکھے کہ وہ اپنے مومن بندوں کی لازما مدد کرتا ہے۔

نصرت کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ اوپر والی آیات میں اس مدد کا ذکر ہے جو اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اور درج ذیل آیات میں اسباب کے تحت اور مافوق الاسباب دونوں طرح کی مدد کا ذکر ہے۔

مِن دُونِ ٱللَّهِ هَلۡ يَنصُرُونَكُمۡ أَوۡ يَنتَصِرُونَ﴿93﴾ط

سورۃالشعراء آیت 93

کیا اللہ کو چھوڑ کر وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود ہی بدلہ لے سکتے ہیں۔

فَخَسَفْنَا بِهِۦ وَبِدَارِهِ ٱلْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُۥ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُنتَصِرِينَ ﴿81﴾

سورة القصص آیت 81

پس ہم نے قارون کو اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا پھر اس کے مددگاروں کی جماعت کوئی ایسی نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کر دیتی اور نہ ہی وہ خود اپنی کچھ مدد کر سکا۔

لَئِنْ أُخْرِجُوا۟ لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِن قُوتِلُوا۟ لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ ٱلْأَدْبَٰرَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ﴿12﴾

سورة الحشر آیت 12

اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے جنگ ہوئی تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے۔ اور اگر ان کی مدد کریں بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کو (کہیں سے بھی) کوئی مدد نہیں ملے گی۔

ان میں ذکر ہے کہ خود ہی بدلہ نہ لے سکا۔ نہ ہی وہ خود اپنے لیے کچھ کر سکا۔ اور کہیں سے مدد ملنے کا امکان بھی نہیں۔ جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اس کو اللہ پر یقین تو نہیں تھا اور اس کے پاس ایسے ذرائع واسباب بھی نہیں تھے کہ خود سے کچھ کر لیتا یا اللہ کے علاوہ کسی اور سے کچھ کروا لیتا۔

درج ذیل آیات میں اسباب کے تحت مدد کا ذکر ہے۔ کہ اللہ رب العزت نے اسباب کے تحت اس کی اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کو پسند فرمایا ہے۔اور اس کی ترغیب دی ہے۔جس پر اجر بھی ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَوا۟ وَّنَصَرُوٓا۟ أُو۟لَٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يُهَاجِرُوا۟ مَا لَكُم مِّن وَلَٰيَتِهِم مِّن شَىْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا۟ ۚ وَإِنِ ٱسْتَنصَرُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ فَعَلَيْكُمُ ٱلنَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿72﴾

سورۃ الانفال آیت 72

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئےاور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔اور جن لوگوں نے (ان مہاجروں کو) جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔وہ آپس میں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (رفیق) ہیں۔اور جو لوگ ایمان تو لے آئے مگر گھر بار نہیں چھوڑا تو جب تک وہ ہجرت نہ کر لیں تمہیں ان کی ولایت (رفاقت) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اور اگر وہ دینی معاملات میں تم سے مدد چاہیں تو ان کی مدد کرنا تم پر لازم ہو جائے گامگر ان لوگوں کے خلاف (مدد کرنا جائز نہیں ہو گا) کہ جن میں اور تم میں کوئی آپسی معاہدہ ہو۔اور جو بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمِيزَانَ لِيَقُومَ ٱلنَّاسُ بِٱلْقِسْطِ ۖ
وَأَنزَلْنَا ٱلْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥ وَرُسُلَهُۥ
بِٱلْغَيْبِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿25﴾ 3ع

سورۃ الحدید آیت 25

البتہ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی ہوئی نشانیاں (معجزے) دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتابیں اور میزان نازل کیا تاکہ بنی نوع انسان عدل وانصاف پر قائم رہیں۔ اور ہم نے ہی لوہا نازل کیا جس میں (سامانِ حرب کے لئے) قوت بھی شدید ہے اور لوگوں کے لئے اور بہت سے فائدے بھی ہیں تاکہ اللہ جانچ کرے کہ کون بن دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے؟۔ بیشک اللہ بڑا طاقتور نہایت زبردست ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ ٱلْمُهَٰجِرِينَ ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأَمْوَٰلِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ
وَرِضْوَٰنًا وَيَنصُرُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿8﴾ ج

سورۃ الحشر آیت 8

(نیز وہ مال) ان غریب مہاجروں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیئے گئے (اور) جو اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں اور یہ لوگ بالکل سچے لوگ ہیں۔

النور

النور کے معنی ہیں سر تا پا نور۔ وہ جو اپنے نور سے تمام کائنات کو منور کیے ہوئے ہے۔اور وہ نور بخشنے والا بھی ہے۔جو اپنے بندوں کے چہروں۔ ذہنوں اور دلوں کو منور بھی کرتا ہے۔

قرآن مجید کے متن میں نور و روشنی کے بارے کئی حوالہ جات موجود ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک صفت النور اللہ تعالیٰ کی سب سے اہم صفت ہے۔ یہ اسم اعظم کا حصہ ہے۔اللہ جل شانہ کی اس صفت کو سمجھے بغیر کسی چیز کو وجود میں نہیں دیکھا جاسکتا۔ویسے بھی مکمل اندھیرے میں وجود نظر نہیں آتے۔ یہ صفت اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے۔

نور کا نام سنتے ہی پہلی جو بات ذہن میں ابھرتی ہے وہ روشنی ہے۔اس کی چمک۔ شعاعیں یا انعکاس و انعطاف کچھ بھی ہو۔ روشنی کے نور سے ہی ممکن ہے۔اس کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا ہونے کا تصور آئے گا۔ یہ نور دیکھنے و بصارت حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔اس روشنی و نور کی دو قسمیں ہیں ایک نور دنیا کی زندگی سے متعلق ہے اور ایک نور آخرت سے متعلق ہے۔

جس کو ہم دنیاوی نور کہتے ہیں۔ یہ بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ایک الہامی اور دوسرا مشاہداتی۔

الہامی نور وہ جو اللہ کی طرف سے ہے۔اور کئی طرح کے دلائل پر مبنی ہے۔ جس میں بات کو اس طرح سے سمجھایا گیا ہے کہ اس سے انسانی عقل اور اس کا دماغ آسانی سے سمجھ بوجھ حاصل کرسکے۔ یہ الہامی

کتابوں میں درج رہا۔اور آج کل قرآن کریم کی شکل میں موجود ہے۔اور ایک ایسا نور ہدایت ہے جس سے بصیرت حاصل ہوتی ہے۔اسے عقل وشعور کے لیے نور کا درجہ حاصل ہے۔

دوسرا دنیاوی نور مشاہداتی نور ہے جس کا تعلق طبعیات سے ہے۔یہ ان چیزوں کا نور ہے جو روشنی خارج کرتی ہیں یا انعکاس وانعطاف کرتی ہیں جیسے سورج اور چاند۔ستارے اور ارد گرد کی چیزیں اور ماحولیات وغیرہ۔نور ہدایت اور طبعی نور۔ان دونوں کی مثال قرآن کریم میں ملتی ہے۔طبعی نور میں سورج کا ذکر چاند سے پہلے اس لیے کیا گیا ہے کہ اس کی روشنی کا تعلق چاند سے زیادہ سورج سے ہے۔سورج کو ضیا بھی اور سراج بھی کہا گیا کہ جبکہ چاند کو منیر منور کہا گیا کہ یہ انعکاسی روشنی ہے۔

تَبَارَكَ ٱلَّذِى جَعَلَ فِى ٱلسَّمَآءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَٰجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا ﴿61﴾

سورۃ الفرقان آیت 61

بڑا ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے آسمان میں برج بنا دیئے اور اس میں (سورج کو) چراغ اور چاند کو بھی منور بنا دیا۔

اخروی نور وہ ہے جو انسان کو اچھے اعمال کرنے سے ملتا ہے۔جتنے اعمال کم ہوں گے۔یہ ٹمٹماہٹ کی طرف مائل ہوگا۔جتنے اعمال جمع ہوتے رہیں گے۔یہ نور اتنا ہی مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔اسی کی روشنی میں پل صراط پر سے گزرنا آسان ہو جائے گا۔

النور ایک ایسا ظہور ہے جس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر ظاہر کیا ہے۔ وہ جو اپنی ذات سے ظاہر ہے اور جو ہر چیز کو واضح اور ظاہر کرتا ہے۔ النور اسے کہتے ہیں جو چیزوں کو عدم سے نکال کر عالم وجود میں لاتا ہے۔ وہ النور ہی ہے۔ جس کے جلال نے ہماری دنیا کو روشنی سے بھر دیا اور اسے وجود میں لایا ہے۔ جس نے اسے ازل سے طے کیا۔ جس نے سورج چاند اور ستاروں کے ذریعے ظاہری وجود کو جلاء بخشی۔ جس نے باطن کو روشن کیا۔ روحوں کی دنیا میں روشنی ڈالی۔ انبیاء کے ذریعے پہلی نسلوں اور بعد کی نسلوں میں ایمانی روح پھونکی۔ نبی ﷺ کو نبوت کے اعلیٰ عہدے سے سرفراز کیا۔ اور مختلف آسمانی کتابوں کے نور سے دلوں کو منور کیا۔

النور نے ہی علم سے مالا مال لوگوں کو تجلیات الٰہی کے نور سے منور کیا۔ اس نے رنگینی کو خوبصورت بنایا ۔اسی نے اپنی توحید کے ذریعے سچوں کے دلوں کو روشن کیا ہے اور جو اس سے محبت کرتے ہیں ان کے ضمیروں کو نورانی تائید سے نوازا۔ اور اپنی عبادت کرنے کی توفیق دی۔ جس نے متقیوں کی روحوں میں جان ڈال دی۔ وہ دلوں کی رہنمائی کرتا ہے کہ وہ حق کو ترجیح دیں۔ اور جو حق کو پسند کر لیتے ہیں۔ ان کے اندر والے ضمیر کی خاموشی سے رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے ہونٹوں پر یہی دعا ہوتی ہے۔ کہ اللہ اس کی حق پرستی کو مزید بڑھاوا دیتا رہے۔

نور کے کئی معنی ہیں۔ ان میں سے ایک علم و عرفان کا نور ہے جو کہ ایک صاحبِ علم مومن کے دل سے حق کی طرف طلوع ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت کی صفت النور کا تذکرہ قرآن کریم کے متن میں کیا گیا ہے

اور بہت سے مقامات پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا ہے جس میں سے سب سے زیادہ معروف سورۃ النور آیت ۳۵ ہے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کا رہنما ہے۔ مومن کے دل میں اس کی ہدایت کی مثال خالص تیل کی طرح ہے جو آگ کے چھونے سے پہلے ہی بڑھکنے کو ہوتا ہے۔ اور جب آگ اسے چھوتی ہے تو اس کی روشنی کو مزید تیز کر دیتی ہے۔ جس سے اس کی روشنی تیز ہو کے اس کے نور میں اضافہ کر دیتی ہے۔

وہ آیات جن میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نور کا ذکر کیا گیا ہے۔ درج ذیل ہیں۔

اللہ جل شانہ کا نور

۞ ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِۦ كَمِشْكَوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ ٱلْمِصْبَاحُ فِى زُجَاجَةٍ ۖ ٱلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِىٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِى ٱللَّهُ لِنُورِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَٰلَ لِلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿35﴾ لا

سورۃ النور آیت 35

اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق میں چراغ ہے۔چراغ شیشے کے فانوس میں ہے فانوس (اتنا صاف شفاف۔کہ) گویا کہ موتی کی طرح شاندار چمکتا ہوا تارا ہے۔زیتون کے ایک مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ایسا لگتا ہے کہ اس تیل کو خواہ آگ نہ بھی چھوئے تو بھی جلنے و نور بکھیرنے کو تیار ہے۔یہ نور بالائے نور ہے۔اللہ اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔اور اللہ بنی نوع انسان کے (سمجھانے کے) لئے ہی مثالیں بیان کرتا ہے۔اور اللہ ہی ہر چیز کو اچھی طرح سے جاننے والا ہے۔

وَأَشْرَقَتِ ٱلْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ وَجِا۟ىٓءَ بِٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿69﴾

سورۃ الزمر آیت 69

اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور نامۂ اعمال (کھول کر) رکھ دیا جائے گا اور نبیوں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

نور کے موضوع پر قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے کہ بات کو مزید سمجھنے میں مدد مل سکے۔ ان سارے نوروں کا منبع اللہ ہی کی ذات ہے۔

سارے نور اللہ ہی کی عطا ہیں۔ نور ہدایت اور نور ایمان اسی کی عنایت ہوتی ہے۔ جس کا تذکرہ درج ذیل آیات میں ہے۔

ٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ يُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟
أَوْلِيَآؤُهُمُ ٱلطَّٰغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ ٱلنُّورِ إِلَى ٱلظُّلُمَٰتِ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ
هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿257﴾ ع34

سورۃ البقرۃ آیت 257

ایمان والوں کا ولی تو اللہ ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو کفار ہیں ان کے ولی اولیاء طاغوت (یعنی معبودانِ باطل) ہیں وہ انہیں نورِ ہدایت سے نکال کر ظلمت کے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ جہنمی ہیں۔ جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿174﴾

سورۃ النساء آیت 174

اے بنی نوع انسان !۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل وسند آچکی ہے۔اور ہم نے تمہاری طرف نمایاں نورِ ہدایت (قرآن وفرقان) نازل کردیا ہے۔

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيرٗا مِّمَّا كُنتُمۡ تُخۡفُونَ مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ
وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖۚ قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ﴿15﴾لا

سورۃ المائدۃ آیت 15

اے اہلِ کتاب !۔ یقینی طور پر تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو بہت سی ایسی باتیں تم پر کھول کھول کر واضح کرتا ہے جن کو تم (اپنی) کتاب میں سے چھپالیا کرتے تھے اور بہت سی چیزوں سے در گزر بھی کرتا ہے۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نورِ ایمان اور وضاحت بھری کتاب آچکی ہے۔

يَهۡدِي بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضۡوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخۡرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ
بِإِذۡنِهِۦ وَيَهۡدِيهِمۡ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ﴿16﴾

سورۃ المائدۃ آیت 16

جو کوئی اس کی رضا کے تابع ہو جائے اللہ اس سے سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت بھی دیتا ہے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُوا۟ مِن كِتَٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا۟ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿44﴾

سورۃ المائدۃ آیت 44

بیشک ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نورِ ایمان تھا۔اسی کے مطابق اللہ کے سارے مسلمان نبی اور مشائخ اور علماء بھی یہودیوں کے فیصلے کرتے تھے کیونکہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے۔ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور میری آیتوں کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہ لو۔اور جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی لوگ کافر ہیں۔

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿46﴾ ط

سورۃ المائدۃ آیت 46

اور ہم نے ان ہی (نبیوں) کے نقش قدم پر عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتا تھا۔ اور ہم نے اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور نورِ ایمان تھا اور اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والی اور سراسر ہدایت اور اللہ کے ڈر سے کچھ طلب رکھنے والوں کے لئے نصیحت تھی۔

وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُواْ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَىْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ ٱلْكِتَٰبَ ٱلَّذِى جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓاْ أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْ ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِى خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿91﴾

سورۃ الانعام آیت 91

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی جیسا کہ قدر جاننے کا حق تھا۔ جب انہوں نے کہہ دیا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں نازل کی۔ پوچھو تو جو کتاب موسیٰؑ لے کر آئے تھے وہ کس نے نازل کی تھی جو لوگوں کے لئے نورِ ایمان اور ہدایت تھی؟۔ اور جسے تم نے ورق ورق کر کے رکھا ہوا ہے۔ اس (کے کچھ حصے) کو تو تم ظاہر کرتے ہو اور بہت سارے کو چھپا لیتے ہو۔ اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بھی سکھائی گئی تھیں جن کو نہ تو تم اور نہ ہی تمہارے باپ دادا جانتے تھے۔ (بس اتنا) کہہ دو اللہ ہی نے (وہ کتاب نازل کی تھی)۔ پھر ان کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی بے ہودہ بحث و تکرار میں پڑے کھیلتے رہیں۔

ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِىَّ ٱلْأُمِّىَّ ٱلَّذِى يَجِدُونَهُۥ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ ٱلْخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَٱلْأَغْلَٰلَ ٱلَّتِى كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلنُّورَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ﴿157﴾19ع

سورۃ الاعراف آیت 157

وہ لوگ جو اس نبی اُمّی رسولؐ کی پیروی کرتے ہیں جس کے بارے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں بھی لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور ان کے لئے سبھی پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتا ہے۔ اور وہ ان پر لدے ہوئے (بہت سارے خود ساختہ معاشرتی) طوق و بوجھ اتار پھینکتا ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم کرتے رہے اور اس کی مدد ونصرت بھی کی اور جو (قرآنی) نورِ ہدایت اس کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کرتے رہے۔ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ﴿32﴾

سورۃ التوبۃ آیت 32

یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ ہدایت کو اپنے مونہوں سے (پھونکیں مار کر) بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کیے بغیر نہیں رہے گا اور اگرچہ کافروناشکرے لوگوں کو برا ہی لگتا رہے۔

الٓر ۚ كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ ٱلنَّاسَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿1﴾ لا

سورۃ إبراهيم آیت 1

الف لام را۔ یہ (قرآن کریم) ایک کتاب ہے۔ جسے ہم نے تیری طرف اس لئے نازل کیا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤ۔ اس اللہ کے راستے کی طرف بڑا غالب حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَآ أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّىٰمِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿5﴾

سورۃ إبراهيم آیت 5

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی آیات دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤ اور انہیں اللہ کے خاص دن یاد دلاؤ۔ بیشک ان میں ہر صبر شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ٱلْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿48﴾ لا

سورۃ الانبیاء آیت 48

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو (حق و باطل) میں فرق کرنے والی اور (ہدایت کی) روشنی اور کتابِ ذکر و نصیحت ان متقی لوگوں کے لئے دیدی تھی۔

أَوْ كَظُلُمَٰتٍ فِى بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَغْشَىٰهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِۦ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِۦ سَحَابٌ ۚ
ظُلُمَٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَآ أَخْرَجَ يَدَهُۥ لَمْ يَكَدْ يَرَىٰهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ ٱللَّهُ
لَهُۥ نُورًا فَمَا لَهُۥ مِن نُّورٍ ﴿40﴾ 5ع

سورۃ النور آیت 40

یا (ان کے اعمال) گہرے سمندر میں اندھیروں کی طرح ہیں جسے ایک ایسی موج ڈھانپ لے جس کے اوپر ایک اور موج ہو۔ اس کے اوپر بادل ہوں۔ الغرض اوپر تلے اندھیرے ہی اندھیرے ہوں کہ جب اپنا

ہاتھ نکالے تو اسے بھی صاف طور پر دیکھ نہ سکے۔اور جس کو اللہ ہی نور نہ دے اس کے لئے اور کہیں سے بھی نور (ممکن) نہیں ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَكَانَ
بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿43﴾

سورۃ الأحزاب آیت 43

وہی تو ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جائے۔اور اللہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿45﴾ لا وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذْنِهِۦ
وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿46﴾

سورۃ الأحزاب آیت 46

اے نبیؐ !۔یقیناً ہم نے تمہیں گواہی دینے والا (شاہد)۔اور خوشخبری سنانے والا (مبشر)۔اور آگاہ کرنے والا (نذیر) بنا کر بھیجا ہے۔اور اسی کے حکم سے (تمہیں) اللہ کی طرف بلانے والا (داعی) اور روشن چراغ (ہدایت کا منبع بنا کر بھیجا ہے)۔

أَفَمَن شَرَحَ ٱللَّهُ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَٰسِيَةِ قُلُوبُهُم
مِّن ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿22﴾

سورۃ الزمر آیت 22

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہو ۔(تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے) پس افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل اللہ کے ذکر (سے نرم نہیں ہو پاتے بلکہ مزید) سخت ہو جاتے ہیں۔ یہی لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِى مَا ٱلْكِتَٰبُ وَلَا ٱلْإِيمَٰنُ وَلَٰكِن
جَعَلْنَٰهُ نُورًا نَّهْدِى بِهِۦ مَن نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِىٓ إِلَىٰ صِرَٰطٍ
مُّسْتَقِيمٍ ﴿52﴾ لا

سورۃ الشوریٰ آیت 52

اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف روح القدس کے ذریعے (قرآن) وحی کیا۔ نہ تو تم کتاب کو جانتے تھے اور نہ ہی ایمان کو؟۔ لیکن ہم نے اسے ایک نورِ ہدایت بنا دیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور یقیناً تم سیدھے راستے کی طرف ہی رہنمائی کرتے ہو۔

هُوَ ٱلَّذِى يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِۦٓ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ
وَإِنَّ ٱللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿9﴾

سورۃ الحدید آیت 9

وہی تو ہے جو اپنے بندے پر وضاحت بھری آیات نازل کرتا ہے تاکہ تم سب کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت میں لائے۔ بیشک اللہ تم پر نہایت شفیق بڑا ہی مہربان ہے۔

يَوْمَ تَرَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَٰنِهِم بُشْرَىٰكُمُ
ٱلْيَوْمَ جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿12﴾ ۚ

سورۃ الحدید آیت 12

جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نورِ ایمان ان کے آگے آگے اور دائیں طرف چل رہا ہوگا۔ (کہا جائے گا کہ) آج تم کو ان جنتوں کی بشارت ہو جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

يَوْمَ يَقُولُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلْمُنَٰفِقَٰتُ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱنظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ
ٱرْجِعُوا۟ وَرَآءَكُمْ فَٱلْتَمِسُوا۟ نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُۥ بَابٌۢ بَاطِنُهُۥ فِيهِ
ٱلرَّحْمَةُ وَظَٰهِرُهُۥ مِن قِبَلِهِ ٱلْعَذَابُ ﴿13﴾ ط

سورۃ الحدید آیت 13

اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ذرا ہماری طرف بھی نظر کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں (ان سے) کہا جائے گا کہ تم پیچھے کو لوٹ جاؤ پھر وہاں پر روشنی تلاش کرو پھر ان کے اور اہلِ ایمان کے بیچ ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندرونی جانب تو رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب ہوگا۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦٓ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصِّدِّيقُونَ ۖ وَٱلشُّهَدَآءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ
أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَكَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَآ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الحدید آیت 19

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا نورِ ایمان ہے اور ان کا اجر بھی ہے۔ اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہوگئے اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَءَامِنُواْ بِرَسُولِهِۦ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِۦ
وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِۦ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿28﴾ ج لا

سورۃ الحدید آیت 28

اے ایمان والو! ۔ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ عطا کرے گا اور تمہیں وہ نور ایمان دے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہاری مغفرت بھی کر دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿8﴾

سورۃ الصّف آیت 8

یہ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورِ ہدایت کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافروں (ناشکروں) کو برا ہی لگتا رہے۔

فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلنُّورِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلْنَا ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿8﴾

سورۃ التغابن آیت 8

پس تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نورِ ہدایت (قرآن) پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔

رَّسُولًا يَتْلُوا۟ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ مُبَيِّنَٰتٍ لِّيُخْرِجَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ وَيَعْمَلْ صَٰلِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ ٱللَّهُ لَهُۥ رِزْقًا ﴿11﴾

سورۃ الطلاق آیت 11

ایک ایسا رسول (بھیج دیا) جو اللہ کی وضاحت بھری آیات تمہیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل صالح کریں ان کو ظلمت کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ایمان کی طرف لے آئے ۔اور جو بھی اللہ پر ایمان لائے گا اور عمل صالح کرے گا تو اللہ اس کو ایسے جنت کے باغوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے بیشک اللہ نے ان کو بہت اچھی روزی دے دی۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ تُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى ٱللَّهُ ٱلنَّبِىَّ

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥۖ نُورُهُمۡ يَسۡعَىٰ بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَبِأَيۡمَٰنِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتۡمِمۡ
لَنَا نُورَنَا وَٱغۡفِرۡ لَنَآۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ﴿8﴾

سورۃ التحریم آیت 8

اے ایمان والو! ۔اللہ کے حضور خالص توبہ کرلو امید ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (اس دن) ان کا نورِ ایمان ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف چل رہا ہوگا (اور) وہ اللہ سے دعا کر رہے ہوں گے۔ اے ہمارے رب! ۔ ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کردے اور ہمیں معاف کردے۔ بیشک تو ہی ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

اللہ کی کتاب کو بھی نور کہا گیا۔

أَلَمۡ تَرَوۡاْ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَأَسۡبَغَ عَلَيۡكُمۡ
نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةٗ وَبَاطِنَةٗۗ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِي ٱللَّهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٖ وَلَا هُدٗى وَلَا
كِتَٰبٖ مُّنِيرٖ ﴿20﴾

سورۃ لقمان آیت 20

کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے اور اپنی ساری ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں؟۔اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو بغیر علم و ہدایت اور روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے و بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں۔

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَبِٱلزُّبُرِ
وَبِٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُنِيرِ ﴿25﴾

سورۃ فاطر آیت 25

اور اگر یہ تمہیں جھٹلادیں تو جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی تو جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَآءُو بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلزُّبُرِ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُنِيرِ ﴿184﴾

سورۃ آل عمران آیت 184

پھر اگر یہ تجھے جھوٹا قرار دیں تو تجھ سے پہلے بھی بہت سے رسول جھوٹے قرار دیئے جا چکے جو واضح نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔

ضیاء۔ سراج اور انعکاسی نور کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ ٱلشَّمْسَ ضِيَآءً وَٱلْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُۥ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا۟ عَدَدَ
ٱلسِّنِينَ وَٱلْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ﴿5﴾

سورۃ یونس آیت 5

وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور کر دیا اور اس کی منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو۔ یہ سب کچھ اللہ نے مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے۔ وہ سمجھنے والوں کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر واضح کرتا ہے۔

تَبَارَكَ ٱلَّذِى جَعَلَ فِى ٱلسَّمَآءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَٰجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا ﴿61﴾

سورۃ الفرقان آیت 61

بڑا ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے آسمان میں برج بنا دیئے اور اس میں (سورج کو) چراغ اور چاند کو بھی منور بنا دیا۔

وَجَعَلَ ٱلْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ ٱلشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿16﴾

سورۃ نوح آیت 16

اور چاند کو ان میں (زمین کے لئے) منور بنایا اور سورج کو چراغ بنا دیا۔

درج ذیل آیات میں متفرق انوار کا ذکر ہے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ ٱلَّذِى ٱسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهُۥ ذَهَبَ ٱللَّهُ بِنُورِهِمْ
وَتَرَكَهُمْ فِى ظُلُمَٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿17﴾

سورۃ البقرۃ آیت 17

ان کی مثال اس (شخص) کی سی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب ارد گرد کا سارا ماحول روشن کر دیا تو اللہ نے ان کا نورِ بصارت ہی سلب کر لیا اور انہیں اندھیروں میں ایسے چھوڑ دیا کہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھ پاتے۔

وَمَا يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ﴿19﴾ وَلَا ٱلظُّلُمَٰتُ وَلَا ٱلنُّورُ ﴿20﴾ وَلَا ٱلظِّلُّ وَلَا
ٱلْحَرُورُ ﴿21﴾ وَمَا يَسْتَوِى ٱلْأَحْيَآءُ وَلَا ٱلْأَمْوَٰتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَآءُ ۖ وَمَآ
أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِى ٱلْقُبُورِ ﴿22﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿23﴾

سورۃ فاطر آیت ۱۹ تا ۲۳

اور اندھا اور بصیرت والا برابر نہیں ہو سکتے۔اور نہ اندھیرا اور روشنی (برابر ہو سکتے ہیں)۔ اور نہ سایہ اور دھوپ (برابر ہیں)۔ اور نہ ہی زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں۔اللہ تو یقیناً جسے چاہتا ہے سنا سنوا دیتا ہے۔اور تم ان کو جو قبروں میں ہیں نہیں سنا سکتے۔ تم تو صرف خبردار کرنے والے ہو۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن جَعَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمُ ٱلَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَآءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿71﴾

سورۃ القصص آیت 71

کہہ دو کیا تم نے کبھی دیکھا غور کیا ہے کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک لگاتار رات ہی طاری کر دے تو اللہ کے علاوہ کونسا ایسا عبادت کیے جانے والا (معبود) ہے جو تمہارے پاس روشنی لے آئے؟ کیا پھر تم سنتے (سمجھتے) نہیں ہو؟۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ قُلِ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِى ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا۟ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿16﴾

سورۃ الرعد آیت 16

پوچھو کہ آسمانوں و زمین کا رب کون ہے۔ (ان ہی کا نپا تلا جواب) بتادو کہ اللہ۔ پوچھو کہ پھر کیوں تم اس (اللہ) کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنالیتے ہو جو اپنے آپ کے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں ہیں۔ کہہ دو کیا اندھا اور بصیرت والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں۔ بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہوا ہے کیا انہوں نے بھی اس (اللہ جل شانہ) جیسی کوئی مخلوقات پیدا کی ہیں کہ مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ واحد و یکتا اکیلا ہی زبردست ہے۔

أَوَمَن كَانَ مَيۡتٗا فَأَحۡيَيۡنَٰهُ وَجَعَلۡنَا لَهُۥ نُورٗا يَمۡشِي بِهِۦ فِي ٱلنَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُۥ فِي ٱلظُّلُمَٰتِ لَيۡسَ بِخَارِجٖ مِّنۡهَاۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلۡكَٰفِرِينَ مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ﴿122﴾

سورۃ الأنعام آیت 122

بھلا وہ جو پہلے مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اس کے لئے ایسا روشن نور بھی بنادیا جس سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو ایسے ظلمت کے اندھیروں میں پڑا ہو کہ وہاں سے نکل ہی نہ سکے؟۔ اسی طرح کافرو ناشکرے (اندھیروں میں ڈوبے) جو عمل کرتے ہیں وہ انہیں (روشن نور کی طرح) بہت اچھے و خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

الهادي

الہادی۔ نام اللہ کی ہدایت دینے والی صفت سے مشتق ہے۔الہادی کے معنی ہیں ہدایت دینے والا۔

یہ صفت ہدایۃ یاہدایت سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ کسی کو کسی اچھی چیز کی طرف راغب کرنا۔ جیسے کہ مومن کے دل کو اللہ کی طرف راغب کرنا۔ یہ ایسے ہدایت دینے والے کی طرف رغبت ہے جو نہایت لطف و کرم والا ہے۔اس ہدایت کا بنیادی مقصد دلوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔ الہادی کے تفصیلی معنی لطف و کرم کے ساتھ کسی کی رہنمائی کرنے والے کے ہیں۔

کسی بھی رہنمائی کیجزیئات میں اس کا آسان ہونا نہایت ضروری ہے۔ یہ جتنی عام فہم ہو گی اتنی جلدی لوگوں کی سمجھ میں آئے گی۔ دنیا میں عام معمول ہے کہ کوئی مشین بنائی جاتی ہے تو ساتھ میں اس کو سمجھنے کے لئے رہنما کتاب بھی لکھی جاتی ہے۔ کہ لوگ اسے آسانی سے سمجھ سکیں۔ رہنمائی کی تعریف یہ ہے کہ کسی معقول وجہ پر کسی کو متوقع مقصد تک پہنچانے کا شاندار طریقہ ہے۔رب تعالیٰ نے انسان کو بنایا اور اس کی رہنمائی والی کتاب بھی بھیجی۔ جو اصل قرآن کی صورت میں آج بھی موجود ہے۔ جس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔اور بار بار بتا بھی دیا کہ یہ عام فہم اور آسان بھی ہے۔اور کسی معقول وجہ پر مقصد بھی متعین کرتی ہے۔ مگر چند لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ دراصل یہ ان لوگوں کی منہٗ کی بات ہے۔وہ اسے سمجھنا ہی نہیں چاہتے۔اس پر وقت لگانا انہیں مشکل نظر آتا ہے۔سوچو تو! ۔یہ کیسے ممکن ہے کہ دنیا کی مشینوں پر لکھی کتابیں تو سمجھ میں آجائیں اور اللہ کی بھیجی کتاب سمجھ میں نہ

آ ئے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیاوی مشینوں پر وقت لگا ہوتا ہے اور ان کا فائدہ بھی نقد ہوتا ہے۔ مگر اللہ کی کتاب کا موضوع وعدے وعید اور ادھار پر مشتمل نظر آتا ہے۔ سوچتا نہیں کہ یہ ایسی ہدایت وامن وایمان کی ترغیب دینے والی کتاب ہے۔ جس پر آنے والی اخروی زندگی کا دارومدار ہے۔ جو کسی برے معاشرے کی اس طرح اصلاح کر سکتی ہے۔ کہ دنیا میں جنت کا گمان ہونے لگ جائے۔ جس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جن وانس کو اللہ نے اپنے بارے جاننے و پہچاننے کے لیے چنا ہے۔ یہ اللہ سے جوڑتی ہے اور شیطانوں سے دور کرتی ہے۔ یہاں تک کہ یہ کتاب اللہ کی بنائی ہوئی مختلف چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے انہی میں سے عام لوگوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ کہ لوگ اس کی شان کو پہچان لیں۔ اور اس کے مظاہر پر غور کرتے ہوئے اپنے خالق اور پالنے والے کو تسلیم کر لیں۔ اور خالص اسی کے ہو کر رہ جائیں۔ وہ انسان کی رغبت کو بھانپتے ہوئے علم دیتا ہے۔ اور جن لوگوں کو علم سے نوازا جاتا ہے ان کو قرب کے حقائق سے بھی آگاہ کرتا ہے۔

جو بھی مخلوق اس نے پیدا کی ہے۔ اس کی رہنمائی بھی ضرور کی ہے۔ جو کہ وہ اس کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ کچھ رہنمائی تو ودیعت کر دی گئی۔ جیسے شیر خوار بچے کا اپنی ماں کی چھاتی سے چوسنی کے ذریعے دودھ حاصل کرنا۔ پیدا ہوتے ہی اس کے پاس یہ مہارت ہوتی ہے۔ ایسے ہی پرندوں کی بیج چننے کے لیے مہارت۔ اور شہد کی مکھیوں کو اپنا چھتہ مسدس شکلوں میں بنانے کی مہارت۔ یہ مہارتیں ان کی جسامت اور بناوٹ کے مطابق بہترین ہیں۔ اور بھی ایسی بہت ساری اور بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔

وہی مجرموں کی توبہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ وہ زندگی و موت کی سچائی اور عدل سے دلوں کو قبضہ کرتا ہے۔ اس نے ہر چیز کو اس کی اپنی شکل اور اس کی اپنی خصوصیات عطا کی ہوئی ہیں۔ اور وہ جس کو بھی پیدا کرتا ہے ان کی تخلیق کے پس پردہ اہداف کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے۔ جن وانس کو اس دنیا میں ان کی زندگی سے متعلق مسائل اور ان کے عقیدے سے متعلق مسائل کے علاوہ ہر چیز مہیا کرتا ہے۔ مگر ہدایت پر اختیار دیا ہے۔ اس راستے کی طرف رہنمائی بھی مہیا کر دی گئی ہے۔ مگر عقائد پر رہنمائی کے لیے اس میں طلب کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔ اور اس طلب پر اختیار ہر ایک کا اپنا اپنا ہے۔ وہ تو ہر طالب علم کی علم و حکمت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جو جس قدر حاصل کر سکے کر لے۔ یہی تو خزانہ ہے۔ اور اسی میں امتحان کا پرچہ مضمر ہے۔

اللہ ہی اپنے بندوں پر ان کی بہترین کاوشوں کی بدولت ان پر احسان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں لیکن کسی نعمت کا احسان نہیں جتایا۔ ایک ہدایت کی نعمت ایسی ہے جس پر اللہ رب العزت کی طرف سے احسان جتایا گیا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ غیر معمولی نوعیت کی حامل ہے اور بے بہا قیمتی ہے۔ وہ جسے ہدایت جیسی دولت دے دیتا ہے۔ اور ان کو اپنی ربوبیت۔ الوہیت اور اپنے اسماء و صفات کے ذریعے اپنی معرفت پر دلائل عطا کرتا ہے۔ اور انہیں نجات کا وہ راستہ بخوبی سمجھا دیتا ہے۔ جو اتباع الرسول ﷺ پر مبنی اور ملاوٹ سے پاک خالص اسلام کی طرف لے جانے والا اور روح پرور ہوتا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُواْ عَلَيْهِمْ
ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ
مُّبِينٍ ﴿164﴾

سورة آل عمران آیت 164

البتہ یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا ہے جو ان کے درمیان ان ہی میں سے رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان کو پاک کرتا اور انہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ہر دل میں اللہ کی طرف جھکاؤ اور اس کی ہدایت کا عنصر موجود ہوتا ہے کہ وہ اسے پہچاننا چاہیں تو پہچان لیں اور نفسوں کو اس کی اطاعت کی طرف مائل کریں۔ وہ مجرموں کو اس سے دور ہونے کے بعد اس کے قرب کی طرف توبہ کی راہ بھی دکھاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ دل مردہ ہو۔ کہ اس پر کوئی اثر قبول نہ کرے۔ وہ مخلصین کے دلوں کو انصاف اور سچائی کی محبت سے معمور رکھتا ہے۔ آپسی تعلقات میں پیار محبت اور اخلاق کا درس دیتا ہے۔ اور انہیں لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفت الہادی کا کمال ہے۔

قرآن کریم میں الہادی یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ پہلے تو قرآن کریم سے جو ہدایت کی چار اقسام کا پتہ چلتا ہے۔ ان کا ذکر زیادہ موزوں رہے گا۔

پہلی ہدایت وہ ہے جو عقل وفطانت اور معارف ضروریہ عطا کرنے کے بارے میں ہے۔اور اس ہدایت میں اپنی جنس کے لحاظ سے سارے مکلفین شامل ہیں۔ بلکہ ہر جاندار کو حسب ضرورت اس سے بہرہ در کیا گیا ہے۔جس پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَالَ رَبُّنَا ٱلَّذِىٓ أَعْطَىٰ كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿50﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 50

(موسیٰؑ نے) کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی مناسب شکل وصورت عطا کی پھر ہدایت کی راہ بھی دکھادی۔

دوسری قسم ہدایت وہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر تمام جن وانس کو اختیار دیا ہے کہ اس کے حصول کا دارومدار طلب پر ہے۔البتہ اس کے حصول کی طرف دعوت عام ہے۔ جس پر ارشاد باری ہے۔

وَجَعَلْنَٰهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ ٱلْخَيْرَٰتِ وَإِقَامَ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءَ ٱلزَّكَوٰةِ ۖ وَكَانُوا۟ لَنَا عَٰبِدِينَ ﴿73﴾ ج لا

سورۃ الأنبیاء آیت 73

اور ہم نے انہیں پیشوا بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کیا کرتے تھے اور ہم نے انہیں اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کی وحی کی تھی۔ اور وہ ہماری ہی عبادت کیا کرتے تھے۔

تیسری قسم ہدایت وہ ہے۔ جو ہدایت کو قبول کر لینے کے بعد ان کی طلب میں اضافہ کرتی ہے۔ اور ان کے ایمان کی بڑھوتری کا باعث بنتی ہے۔ یہ خالص متقی و ہدایت یافتہ لوگوں کو عطا کی جاتی ہے۔ چنانچہ فرمان ہے۔

وَٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ زَادَهُمْ هُدًى وَءَاتَىٰهُمْ تَقْوَىٰهُمْ ﴿17﴾

سورۃ محمد آیت 17

اور جو لوگ ہدایت قبول کرتے ہیں وہ ان کو ہدایت میں اور بھی بڑھا دیتا ہے اور انہیں مقامِ تقویٰ عنایت کر دیتا ہے۔

چوتھی قسم ہدایت وہ ہے جس سے آخرت میں جنت کی طرف رہنمائی کرنا مراد ہے۔ جہاں پر دلوں سے تمام ترکدورتیں نکال باہر کی جائیں گی۔ اور جنتیوں کا حال پوری طرح سے درست کر دیا جائے گا۔ چنانچہ فرمان ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِى صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِى مِن تَحْتِهِمُ ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ
ٱلَّذِى هَدَىٰنَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ أَنْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ ۖ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا
بِٱلْحَقِّ ۖ وَنُودُوٓا۟ أَن تِلْكُمُ ٱلْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿43﴾

سورۃ الأعراف آیت 43

اور جو بھی کدورتیں ان کے دلوں میں ہوں گی ہم سب نکال باہر کریں گے ان کے باغوں کے دامن میں نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں یہاں تک رسائی دی اور اگر اللہ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی بھی راہ نہ پا سکتے۔ البتہ یقیناً ہمارے رب کے رسول حق سچ لے کر آئے تھے۔ اور منادی کر دی جائے گی کہ تم اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے میں اس جنت کے وارث بنا دیئے گئے ہو۔

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿5﴾ ج

سورۃ محمد آیت 5

عنقریب وہ ان کی رہنمائی کرے گا اور ان کے حال کو درست کر دے گا۔

اب الہادی یا اس کے مشتقات کے بارے اور آیات بھی ملاحظہ ہوں۔

وَلَن تَرۡضَىٰ عَنكَ ٱلۡيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡۗ قُلۡ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ
ٱلۡهُدَىٰۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعۡتَ أَهۡوَآءَهُم بَعۡدَ ٱلَّذِي جَآءَكَ مِنَ ٱلۡعِلۡمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن
وَلِيّٖ وَلَا نَصِيرٍ ﴿120﴾

سورۃ البقرۃ آیت 120

اور یہودی و عیسائی تم سے ہر گز نہ راضی ہوں گے جب تک تم ان کی پیروی نہ کرنے لگ جاوٴ۔ کہہ دو بیشک حقیقی ہدایت بس وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔اور اگر (اللہ کی طرف سے) علم آ جانے کے بعد تم بھی اُن کی خواہشات پہ چلے تو تمہارے لئے بھی اللہ کی پکڑ سے بچانے والا نہ تو کوئی ولی ہو گا اور نہ ہی مدد گار۔

وَلَا تُؤۡمِنُوٓاْ إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمۡ قُلۡ إِنَّ ٱلۡهُدَىٰ هُدَى ٱللَّهِ أَن يُؤۡتَىٰٓ أَحَدٞ مِّثۡلَ مَآ
أُوتِيتُمۡ أَوۡ يُحَآجُّوكُمۡ عِندَ رَبِّكُمۡۗ قُلۡ إِنَّ ٱلۡفَضۡلَ بِيَدِ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۗ وَٱللَّهُ
وَٰسِعٌ عَلِيمٞ ﴿73﴾ ج لا

سورۃ آل عمران آیت 73

اور (کہتے ہیں کہ) اپنے ہم مذہب کے علاوہ کسی کی بات نہ مانو (ان سے) کہہ دو کہ یقیناً حقیقی ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے یہ بھی (کہتے ہیں کہ بالکل نہ مانو) کہ کسی کو ویسی ہی چیز مل جائے جو (کبھی) تم کو دی

گئی تھی یا (یہ بھی کہ) تمہارے خلاف رب کے حضور کوئی دلیل و حجت پیش کر سکے گا؟۔ (ان سے یہ) کہہ دو کہ بیشک سارے کا سارا فضل و کرم اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ كَٱلَّذِى ٱسْتَهْوَتْهُ ٱلشَّيَٰطِينُ فِى ٱلْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُۥٓ أَصْحَٰبٌ يَدْعُونَهُۥٓ إِلَى ٱلْهُدَى ٱئْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿71﴾

سورۃ الانعام آیت 71

کہہ دو کہ کیا ہم اللہ کے علاوہ ایسوں کو پکاریں جو نہ تو ہمیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں سیدھی راہ دکھا دی؟۔ کسی ایسے شخص کی طرح جسے صحرا میں شیطان نے راستہ بھلا دیا ہو اور وہ حیران و پریشان بھٹکتا پھرے اس کے کچھ ساتھی اسے صحیح راستے کی طرف بلاتے ہوں کہ آ جا ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دو کہ بلا شبہ جو راہ اللہ نے بتلائی ہے وہی بالکل سیدھی ہے۔ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے ہی مسلمان ہو جائیں۔

ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهْدِى بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُواْ لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴿88﴾

سورۃ الانعام آیت 88

یہ ہے اللہ کی ہدایت اس سے وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے۔ اور اگر ان (منتخب) لوگوں نے بھی شرک کیا ہوتا تو یقینی طور پر ان کے بھی کیے کرائے سارے کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُۖ فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْۗ قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًاۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَٰلَمِينَ﴿90﴾ع10

سورۃ الانعام آیت 90

یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ نے ہدایت دی تھی تو تم بھی انہی کی ہدایت کی پیروی کرو۔ کہہ دو کہ میں تم سے اس (قرآن) پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو سارے جہان والوں کے لئے محض نصیحت ہے۔

مَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِىۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ﴿178﴾

سورۃ الاعراف آیت 178

جسے اللہ ہدایت دے وہی راہ یاب ہے اور جسے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے پس وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوْ
كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ ﴿33﴾

سورۃ التوبۃ آیت 33

وہ (اللہ جل شانہ) ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کردے اور اگرچہ مشرک لوگ ناپسند ہی کرتے رہیں۔

وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِهِۦ ۖ
وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَّأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا
خَبَتْ زِدْنَٰهُمْ سَعِيرًا ﴿97﴾

سورۃ الاسراء آیت 97

اور جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔ اور جن کو گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے تو تم اللہ کے علاوہ اُن کے لئے کوئی ولی اولیاء نہیں پاؤ گے۔ اور ہم ان کو قیامت کے دن چہروں کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے کرکے اٹھائیں گے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جب یہ بجھ جانے کو ہوگی تو ہم اسے ان پر مزید بھڑکا دیں گے۔

۞ وَتَرَى ٱلشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَٰوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ ٱلْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت
تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ ٱلشِّمَالِ وَهُمْ فِى فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ ٱللَّهُ
فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿17﴾ ع2

سورۃ الکھف آیت 17

اور تم دیکھو گے کہ جب سورج نکلے تو (دھوپ) ان کے غار سے دائیں طرف کو ہٹ جائے۔ اور جب غروب ہو تو (دھوپ) ان سے بائیں طرف کو کتراتی ہوئی گزر جائے۔ وہ اس (غار) کے کشادہ حصے میں تھے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک (نشانی) ہے۔ جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔ اور جسے وہ گمراہ ہونے پر چھوڑ دے تو تم اس کے لئے کوئی بھی ولی ہدایت پر لانے والا نہیں پاؤ گے۔

وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِى ٱتَّخَذُوا۟ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ مَهْجُورًا ﴿30﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا
لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ ٱلْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿31﴾

سورۃ الفرقان آیت 30

اور (بارگاہِ الٰہی میں) رسول کہے گا کہ اے میرے رب!۔ بلاشبہ میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔ اور ہم اسی طرح مجرموں کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے رہے ہیں۔ اور ہدایت کرنے اور مدد کرنے کے لئے تمہارا رب ہی کافی ہے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْكِتَٰبَ ﴿53﴾

سورۃ غافر آیت 53

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو ہدایت (کی کتاب) دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنا دیا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر طرح سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔اور یقیناً اس میں قطعی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔اس کے باوجود کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔در حقیقت وہ خود سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔شیطان کی پھیلائی اور سنی سنائی باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔اور اللہ رب العزت کی کوئی بات ان کے کانوں تک پہنچ بھی جائے تو وہ ان باتوں کو نظرانداز کرتے رہتے ہیں۔ایسے لوگوں کے لیے بدکنے والا لفظ نہایت موزوں ہے۔جو کہ درج ذیل آیت میں بھی ہے۔اور اگر کوئی بدکا ہوا ہے تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہے۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ ٱلتَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿49﴾ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿50﴾

سورۃ المدثر آیت 49

پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے رو گردانی کر رہے ہیں؟۔ گویا گدھے ہیں کہ بدکے جاتے ہیں۔

اللہ الہادی ہے۔اس نے ہدایت کا سارا سامان اور اس پر رغبت بہم پہنچائی ہے۔آیئے دیکھتے ہیں۔اللہ سے ہدایت طلبی والی۔ہدایت کے ذرائع۔پھر وہ کون لوگ ہیں جن کو ہدایت مل جاتی ہے؟۔ہدایت یافتہ

ہونے کے لیے کیا کیا باتیں بنیادی وضروری ہیں۔اور کون لوگ ہیں جو ہدایت کی نعمت سے محروم رہتے ہیں؟۔اس بارے تو قرآن میں کافی آیات ہیں لیکن یہاں سورۃ البقرہ سے کچھ آیات پیش خدمت ہیں۔

ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ﴿6﴾لا صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴿7﴾1ع

سورۃ الفاتحۃ آیت ٦۔٧

ہدایت دے ہمیں سیدھے راستے کی طرف۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل وکرم کیا۔ان کا نہیں جن پر غضب کیا گیا۔اور نہ ہی گمراہ ہونے والوں کا۔

ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴿2﴾لا ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ﴿3﴾لا وَٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ﴿4﴾ط أُوْلَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ﴿5﴾

سورۃ البقرۃ آیت 2

یہ (قرآن مجید) ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔اللہ سے ڈر کے کچھ طلب رکھنے والوں کے لئے سراسر ہدایت ہے۔ وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو

عطا کیا ہے (اس میں سے) خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو تیری طرف اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَسْتَحْىِۦٓ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَيَقُولُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِۦ كَثِيرًا وَيَهْدِى بِهِۦ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿26﴾

سورۃ البقرۃ آیت 26

بیشک اللہ نہیں عار کرتا کہ کوئی سی بھی مثال بیان کرے خواہ مچھر کی یا اس سے بڑھ کر (کسی حقیر چیز کی) ہو۔ پس جو لوگ ایمان لائے وہ جان لیتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے۔ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کا کیا مطلب تھا؟۔ اس سے وہ بہتوں کو گمراہ ہونے دیتا ہے اور بہتوں کی اس سے رہنمائی بھی کر دیتا ہے مگر اس سے صرف فاسق لوگ ہی گمراہ ہوا کرتے ہیں۔

قُلْنَا ٱهْبِطُوا۟ مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّى هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿38﴾

سورۃ البقرۃ آیت 38

ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ پھر جب بھی میری طرف سے تمہارے پاس کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

وَإِذْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴿53﴾

سورۃ البقرۃ آیت 53

اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور (حق اور باطل میں تمیز کرنے والی) فرقان عطا کی تاکہ تم ہدایت حاصل کر سکو۔

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُۥ نَزَّلَهُۥ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ﴿97﴾

سورۃ البقرۃ آیت 97

کہہ دو کہ جو کوئی جبرائیلؑ کا دشمن ہے تو بلاشبہ اسی نے اس (قرآن) کو اللہ کے حکم سے تیرے دل پر اتارا ہے جو ان کی کتاب کی بھی تصدیق کرتا ہے اور سرچشمۂ ہدایت ہے اور مومنوں کے لئے خوش خبری ہے

۔

وَقَالُواْ كُونُواْ هُودًا أَوْ نَصَٰرَىٰ تَهْتَدُواْ ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَٰهِـۧمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿135﴾

سورۃ البقرۃ آیت 135

اور کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تاکہ ہدایت پا جاؤ۔ کہہ دو (نہیں) بلکہ (ہم تو) ملت ابراہیمی پر ہیں جو خالص اللہ ہی کا ہو کر رہ گیا تھا۔ اور مشرکوں میں سے بالکل نہ تھا۔

فَإِنْ ءَامَنُواْ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَواْ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿137﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 137

پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم سب ایمان لائے ہو تو یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔ اور اگر رو گردانی کریں تو البتہ وہ صرف کھلی مخالفت میں ہیں پس ان کے مقابلے میں اللہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔ اور وہ خوب سننے والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ سَيَقُولُ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَ ٱلنَّاسِ مَا وَلَّىٰهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ ٱلَّتِى كَانُواْ عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلَّهِ ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿142﴾

سورۃ البقرۃ آیت 142

نادان لوگ کہیں گے کہ کس چیز نے ان (مسلمانوں) کو ان کے قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ تھے؟۔ کہہ دو کہ مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے وہ جس کی چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ
شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ مِمَّن
يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ
لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿143﴾

سورۃ البقرۃ آیت 143

اور اِسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنا دیا ہے تا کہ تم بنی نوع انسان پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہے۔ اور جس قبلے پر تم پہلے تھے اس کو ہم نے صرف اس لئے (عارضی طور پر) مقرر کیا تھا کہ ہم پر کھ لیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں کے بل واپس پھر جاتا ہے۔ یہ معاملہ تو البتہ بڑا مشکل تھا سوائے اُن لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دے رکھی ہے۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو ہر گز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ بنی نوع انسان کے حق میں یقیناً بڑا شفیق نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا۟
وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ مِنْهُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِى وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِى عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿150﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 150

اور جس جگہ سے بھی تمہارا گزر ہو اپنا رخ (نماز کے لئے) مسجد حرام کی طرف کر لیا کرو۔ اور (دنیا میں) جہاں کہیں بھی تم ہو اپنے رخ اسی طرف کیا کرو۔ تاکہ بنی نوع انسان کی کوئی حجت باقی نہ رہ جائے سوائے ان کے جو اِن میں ظالم ہیں۔ پس تم ان سے نہ ڈرو مجھ ہی سے ڈرو اور تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کردوں اور اس لئے بھی کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْكُمْ ءَايَـٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱلْكِتَـٰبَ
وَٱلْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا۟ تَعْلَمُونَ ﴿151﴾ ط فَٱذْكُرُونِىٓ أَذْكُرْكُمْ وَٱشْكُرُوا۟ لِى وَلَا
تَكْفُرُونِ ﴿152﴾ 18 ع يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ
ٱلصَّـٰبِرِينَ ﴿153﴾ وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَن يُقْتَلُ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتٌۢ ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ وَلَـٰكِن لَّا
تَشْعُرُونَ ﴿154﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَىْءٍ مِّنَ ٱلْخَوْفِ وَٱلْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ ٱلْأَمْوَٰلِ
وَٱلْأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِ ۗ وَبَشِّرِ ٱلصَّـٰبِرِينَ ﴿155﴾ لا ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَـٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓا۟ إِنَّا

لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿156﴾ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ
ٱلْمُهْتَدُونَ ﴿157﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۱ تا ۱۵۷

جیسا کہ ہم نے تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیات پڑھ سناتا ہے اور تم کو پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری بالکل نہ کرو۔ اے ایمان والو! ۔ صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اللہ کی راہ میں مرنے والوں کو مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی (کی حقیقت) کا بالکل شعور نہیں۔ اور ہم کسی قدر خوف۔ اور بھوک سے۔ اور مالوں۔ اور جانوں۔ اور پھلوں کے نقصان سے ضرور تمہاری آزمائش کریں گے اور (اس پر) صبر کرنے والوں کو بشارت دے دو۔ وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ بیشک ہم تو اللہ کے ہیں اور بلاشبہ اسی کی طرف ہم لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی خاص مہربانی اور رحمت ہوتی ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

۞ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿158﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ

يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِى ٱلْكِتَٰبِ ۙ
أُو۟لَٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ ٱللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ ٱللَّٰعِنُونَ﴿159﴾ لا

سورۃالبقرۃ آیت 158

بلاشبہ صفااور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔پس جو بھی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان سعی کرلے۔اور جو کوئی بھی اپنی خوشی سے مزید نیکی کرے تو بیشک اللہ قدردان ہے خوب جاننے والا ہے۔ بیشک جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح دلیلوں اور صاف ہدایات کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ ہم بنی نوع انسان کے لئے اپنی کتاب میں ان کی بھرپور وضاحت کرچکے ہیں۔ان لوگوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ٱتَّبِعُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ قَالُوا۟ بَلْ نَتَّبِعُ مَآ أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۗ أَوَلَوْ
كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَهْتَدُونَ﴿170﴾

سورۃالبقرۃ آیت 170

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ (نہیں) بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا (تب بھی) اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہی وہ ہدایت یافتہ ہوں؟۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَيَشْتَرُونَ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ إِلَّا ٱلنَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ ٱللَّهُ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿174﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشْتَرَوُا۟ ٱلضَّلَٰلَةَ بِٱلْهُدَىٰ وَٱلْعَذَابَ بِٱلْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى ٱلنَّارِ ﴿175﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۴-۱۷۵

اللہ نے جو احکام اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں جو لوگ ان کو البتہ چھپا لیتے ہیں اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لیتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور قیامت کے دن اللہ ان سے ہرگز کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید چکے ہیں۔ پس کس قدر ہے ان کا صبر (وہ بھی) جہنم کی آگ پر۔

شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ
وَٱلْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا۟ ٱلْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا۟ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿185﴾

سورة البقرة آیت 185

رمضان وہ (مقدس) مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو بنی نوع انسان کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اوراس میں رہنمائی کی وضاحت بھری دلیلیں ہیں اور یہ حق و باطل میں فرق کردینے والا ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے تو چاہیئے کہ اس کے پورے روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار ہو۔ یا سفر پر ہو۔ تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کر لے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے وہ تم پر سختی نہیں چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کرلو۔ اوراس (احسان) پر کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی ہے اس کی کبریائی و بڑائی بیان کرتے رہو اوراس لئے بھی کہ تم (اللہ کے) شکر گزار بن جاؤ۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا۟ فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟
ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِۦ لَمِنَ
ٱلضَّآلِّينَ ﴿198﴾

سورۃ البقرۃ آیت 198

تم پر کوئی الزام نہیں ہے کہ تم حج کے دوران (بذریعہ تجارت) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ تو جب عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس (مزدلفہ میں) اللہ کو یاد کرو۔ اور ایسے یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت کی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم محض بھٹکے ہوئے تھے۔

كَانَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً فَبَعَثَ ٱللَّهُ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ فِيمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ ۚ وَمَا ٱخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا ٱلَّذِينَ أُوتُوهُ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لِمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ مِنَ ٱلْحَقِّ بِإِذْنِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ يَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿213﴾

سورۃ البقرۃ آیت 213

سب بنی نوع انسان ایک ہی دین پر تھے (پھر اختلاف پیدا ہوتے گئے) تو اللہ نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے نبی بھیجے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی۔ اس لئے کہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جائے۔ اور واضح دلائل آجانے کے بعد باہمی بغض وعناد کی وجہ سے یہ اختلاف بھی (محض) انہی لوگوں نے کیا جنہیں وہ (کتاب) دی گئی تھی۔ اللہ نے مومنوں کو اپنی مہربانی سے اس امر حق کی راہ دکھا دی جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اور اللہ جس کی چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی فرما دیتا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِى حَآجَّ إِبْرَٰهِـۧمَ فِى رَبِّهِۦٓ أَنْ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّىَ ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا۠ أُحْىِۦ وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَأْتِى بِٱلشَّمْسِ مِنَ ٱلْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ ٱلْمَغْرِبِ فَبُهِتَ ٱلَّذِى كَفَرَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿258﴾ ج

سورۃ البقرۃ آیت 258

کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے جھگڑنے لگا؟۔ اس لئے کہ اللہ نے اسے سلطنت دے رکھی تھی جب ابراہیمؑ نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ کہنے لگا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا پھر یقیناً سورج کو اللہ مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال کر لے آ۔ پس وہ کافر مبہوت و ہکا بکا رہ گیا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُبْطِلُوا۟ صَدَقَٰتِكُم بِٱلْمَنِّ وَٱلْأَذَىٰ كَٱلَّذِى يُنفِقُ مَالَهُۥ رِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۖ فَمَثَلُهُۥ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُۥ وَابِلٌ فَتَرَكَهُۥ صَلْدًا ۖ لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿264﴾

سورۃالبقرۃ آیت 264

اے ایمان والو ! ۔احسان رکھ کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔اس (کے مال) کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برستے ہوئے اسے بالکل صاف کر ڈالے۔ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا بھی ہاتھ نہ لگے گی۔اور اللہ کافروں و ناشکروں کو راہ یاب نہیں ہونے دیتا۔

۞ لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَىٰهُمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا۟ مِنْ خَيْرٍ
فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ ٱللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا۟ مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ
وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿272﴾

سورۃالبقرۃ آیت 272

ان لوگوں کی ہدایت تمہارے ذمہ نہیں ہے بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔اور جو مال تم خرچ کرو گے اس کا نفع تمہیں کو ہے۔اور اللہ ہی کی خوشنودی کے لئے خرچ کیا کرو۔اور جو بھی اچھی چیز تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو گے اس کا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

الواجد

الواجد ۔کا اصل لفظ وَجَدَ اور جَدَّ سے ہے۔اس کا مطلب حقائق کا پالینا کثرت سے اور آزادی سے۔

الواجد سب سے زیادہ جاننے اور حقائق کو پالینے والا ہے۔یہ اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔یہ لفظ سب کچھ کھو دینے والے کا برعکس ہے۔الواجد وہ ہے جو وقت سے آزاد جس چیز کی حقیقت کو پانا چاہے۔اس کو فوراً پالے۔

اللہ جل شانہ کے پاس سب کچھ ہے۔اس کے خزانے بھرے رہتے ہیں۔جس میں نہ تو کسی طرح کی چیزوں کی کمی ہے اور نہ ہی اس کی الوہیت اور اس کے کمال سے متعلق کسی بھی تقاضے کا فقدان ہے۔وہ جو چاہے کرنے سے کبھی عاجز نہیں ہوتا۔وہ ایسا پالینے والا ہے جس کے علم سے کوئی ذرّہ بھی نہیں بچ سکتا۔اس کے ہاں حقائق نظر اندازی بالکل نہیں ہوتی۔وہ بھولتا نہیں ہے۔اور کوئی بھی ایسا نہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جیسی صفات کا حامل ہو وہ سب سے بلند ہے۔اس لحاظ سے وہ اکیلا ہی ہے۔جو ابدی مطلق العنان ہے۔اور باقی ساری صفات کے ساتھ الواجد ہے۔کوئی نہیں جو اس کے سوا ایسی کمال کی صفات رکھتا ہو اور جس کے پاس سب کچھ ہونے کے باوجود صرف چند چیزوں کی کمی ہو اسے واجد ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔

اس کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ متعین کرنا چاہتا ہے۔وہ اپنے ایک فرمان پر ہی سب کچھ پا سکتا ہے۔وہ سب کچھ جانتے ہوئے ہر چیز کا تعین کرتا ہے۔وہ ہر چیز پر قادر ہے۔کوئی چیز اس کی دسترس یا طاقت سے

باہر نہیں ہے۔اس کی حیثیت اعلیٰ ہے۔ وہ سب سے زیادہ عزت والا ہے۔اس کی طاقت سب سے زیادہ کامل ہے۔ وہ کثرت سے اور فراخدلی سے دیتا بھی ہے۔

اس صفاتی لفظ کے اور بھی بہت سے معنی ہیں جیسے کہ اس کی طاقت عظیم ہے۔ نہایت آسانی سے طاقتوں کا احاطہ کرلیتا ہے۔جو کسی مقام یا مقصد تک باآسانی رسائی حاصل کرلیتا ہے۔ کسی چیز کے وجود کے ساتھ ساتھ اس کے ذہنی احساس تک کو بھی بھانپ لیتا ہے۔

قرآن کریم میں الواجد کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ وَإِن وَجَدْنَآ أَكْثَرَهُمْ لَفَٰسِقِينَ ﴿102﴾

سورۃ الأعراف آیت 102

اور ہم نے ان کے بہت سارے لوگوں میں عہد کا نباہ بالکل نہیں پایا۔بلکہ یقیناً ان میں بہت سارے لوگوں کو ہم نے نافرمان ہی پایا۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِىَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُۥ عَزْمًا ﴿115﴾ ع6

سورۃ طٰہٰ آیت 115

اور البتہ یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدمؑ سے بھی عہد لیا تھا پھر وہ (اسے) بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم وارادے کی پختگی نہ پائی۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَعۡمَٰلُهُمۡ كَسَرَابِۭ بِقِيعَةٖ يَحۡسَبُهُ ٱلظَّمۡـَٔانُ مَآءً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَهُۥ لَمۡ يَجِدۡهُ شَيۡـٔٗا وَوَجَدَ ٱللَّهَ عِندَهُۥ فَوَفَّىٰهُ حِسَابَهُۥۗ وَٱللَّهُ سَرِيعُ ٱلۡحِسَابِ ﴿39﴾ لا

سورۃ النور آیت 39

اور جو کافر ہیں ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے کسی صحرا میں سراب کی چمک کہ پیاسا اسے پانی سمجھ لے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے۔ تو اسے کچھ بھی نہ ملے اور اللہ ہی کو اپنے پاس پائے پھر اللہ اس کا حساب ہی پوری طرح چکا دے۔ اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

وَخُذۡ بِيَدِكَ ضِغۡثٗا فَٱضۡرِب بِّهِۦ وَلَا تَحۡنَثۡۗ إِنَّا وَجَدۡنَٰهُ صَابِرٗاۚ نِّعۡمَ ٱلۡعَبۡدُۖ إِنَّهُۥٓ أَوَّابٞ ﴿44﴾

سورۃ ص آیت 44

اور (ارشاد ہوا کہ) اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لو اور اس سے ضرب لگاؤ اور قسم نہ توڑو۔ بیشک ہم نے اسے نہایت صابر۔ بڑا بہترین بندہ۔ بلاشبہ (اللہ کی طرف) بہت رجوع کرنے والا پایا۔

فَمَا وَجَدۡنَا فِيهَا غَيۡرَ بَيۡتٖ مِّنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ ﴿36﴾ ج

سورۃ الذاریات آیت 36

پس ہم نے ایک (لوطؑ کے) گھر کے علاوہ وہاں کوئی بھی مسلمانوں کا گھر نہ پایا۔

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَـَٔاوَىٰ ﴿6﴾ص

سورۃ الضحی آیت 6

کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا؟۔ تو پناہ کی جگہ دے دی۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدَىٰ ﴿7﴾ص

سورۃ الضحی آیت 7

اور تجھے راستے سے منحرف پایا تو ہدایت دے دی۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿8﴾ط

سورۃ الضحی آیت 8

اور تجھے تنگ دست پایا تو مالدار کر دیا۔

پا لینے کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔ مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ لوگ اللہ رب العزت کے روّیے کو کیسا پائیں گے؟۔ کہ اگر کوئی

بھی برائی کرلے یا اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بہت بخشنے والا نہایت مہربان پائے گا۔ اور قیامت کے دن جنتی لوگ دوزخیوں کو پکار کر کہیں گے کہ ہم نے تو اپنے رب کا ہم سے کیا ہوا وعدہ سچا پالیا۔

وَمَن يَعْمَلْ سُوٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُۥ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ يَجِدِ ٱللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿110﴾

سورة النساء آیت 110

اور جو کوئی بھی برائی کرلے یا اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بہت بخشنے والا نہایت مہربان پائے گا۔

وَنَادَىٰٓ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ أَصْحَٰبَ ٱلنَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا۟ نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿44﴾ لا

سورة الأعراف آیت 44

اور جنتی لوگ دوزخیوں کو ندیٰ دیں گے کہ ہم نے تو اپنے رب کا ہم سے کیا ہوا وعدہ سچا پالیا۔ کیا تم بھی اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا؟۔ وہ کہیں گے کہ ہاں!۔ پھر (اسی وقت) ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

الواحد

الواحد۔کا مطلب ہے۔ اکیلا۔ یکتا۔ اللہ جل شانہ کی ایسی صفت ہے جو اس کی وحدانیت کو اجاگر کرتی ہے۔ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی فرمانروائی میں کوئی شامل نہیں۔ اس کا واحد و یکتا ہونا ہی اس کی وہ خوبی ہے جو اس کو ہر طرح سے ممتاز کرتی ہے۔ کہ ایسا اس کے ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہے۔ یہی توحید ہے۔ اور اس پر ایمان لانا اسلام کا جزوِ خاص ہے۔ جس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ ہم نے مان لیا کہ وہ اکیلا ہی سارے معاملات کو سنبھالنے کے لیے کافی ہے۔ وہی اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی پیدا نہیں کرتا۔ نہ برقرار رکھتا ہے۔ نہ عطا کرتا ہے۔ نہ روکتا ہے۔ نہ زندہ کرتا ہے۔ نہ موت کا سبب بنتا ہے۔ اور نہ ہی ظاہری اور باطنی امور کو چلاتا ہے۔ وہی بیٹے بیٹیاں دینے والا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔ وہی ہوتا بھی وہ ہے جو اس کی منشاء ہوتی ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

اس کے علم کے بغیر کوئی پتہ بھی نہیں گرتا۔ کسی ایٹم کے الیکٹران کی حرکت بھی اس کے علم میں ہوتی ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اس کے علم سے کوئی چیز نہیں بچ سکتی۔ یہاں تک کہ آسمانوں اور زمین میں ایک ایٹم سے کم وزنی شے بھی نہیں۔ نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی۔ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ اور وہ ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کی طاقت ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہر چیز اس کی مرضی پر متاثر ہوتی ہے۔ اور اس کی حکمت ہر گام مسلط ہے۔ یہ توحید سکھانے والا کلمہ ہے اور توحید پر اسلام کی بنیاد ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

کوئی بھی اس قابل نہیں کہ عبادت کی حد تک اس کی تعظیم کی جائے۔ سوائے۔ اللہ رب العزت کے

اس کلمے میں اِلَّا کا لفظ توحید کا واضح ثبوت ہے۔ یہ در حقیقت توحید کے موضوع کو سمجھنے کی ایک دعوت ہے جس کی تفصیل اتنی وسیع ہے کہ ہر کوئی اس کے بیان کرنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور کرے گا تو اس پر بہت سارے پہلو ہیں۔ ہر پہلو سے احاطہ کسی طور ممکن نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ وہاں تک محدود رہیں جہاں تک ارشاد ہے۔ اس کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے بارے اگاہی رکھنا۔ اور اس پر عملی اقدام اٹھانا ہی فائدے مند ہو گا۔ خصوصی طور پر اس تعلق کی اساس ہر طرح کے شرک سے بالکل پاک ہونی چاہیئے۔ اور یہ صرف اللہ کی فرمانبرداری اور خشوع خضوع سے ملنے والی سعادت ہے۔ جو نصیب والوں کو ملتی ہے۔ پھر اس کی بہت ساری صفات کے بیانات کے ذریعے عقل اسے کسی حد تک پہچان تو لیتی ہے لیکن زبان اس پہچان کو پوری طرح بیان نہیں کر سکتی۔

وہ ہمیشہ سے تھا۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ ہر طرح سے قائم ودائم ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی مخلوق کے لیے اسے جاننے کے بہت سارے راستے بنائے۔ جو سب کے لیے عام فہم اور یکساں ہیں۔ مگر ہر کوئی اپنی کوشش اور جستجو کے مطابق ہی اسے سمجھ پاتا ہے۔ اور اس کا ذریعہ صرف یہ ہے کہ اس کی صفات پر جتنا غور کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ اور اس کا حاصل اتنا ہی زیادہ ہو گا جتنا سوچا اور یاد کیا جائے

گا۔ صفات کے اس جھنڈ میں توحید سرِفہرست اور اس سیڑھی کا پہلا قدم ہے۔اس صفاتی حقائق میں اللہ کو سمجھنے کے لیے توحید بڑی اہمیت کا حامل ہے۔توحید کے بعد ہی باقی ساری صفات سونے پر سہاگہ ہیں۔ اگر کسی کا توحید والا عقدہ غلط ہو گیا تو باقی سب کچھ ملیامیٹ ہو گیا۔ کیونکہ قبولیت کا معیار اسی کی مرہونِ منت ہے۔اس کے سوا کوئی بھی کبھی بھی اللہ کو نہیں جان سکتا۔نہ ہی اسے پہچان سکتا ہے۔اللہ کے صفاتی اعجاز کی اسی سے شروعات ہے۔ جو شخص توحید کے سمندر میں گرتا ہے۔ وہ دن بہ دن اپنے آپ کو زیادہ پیاسا محسوس کرتا ہے۔اور بہت سارے عقدے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ دیکھا جائے تو یہ باری تعالیٰ کی معرفت کا ایک اہم اور بڑا ذریعہ ہے۔ایک استحقاق ہے۔ جس پر اس کی مخلوق میں متجسس رہنے والے ہی رب کو پا لیتے ہیں۔وہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے روز مرّہ کے عمل سے۔ بات چیت سے ان کا عقیدہ توحید جھلکتا نظر آتا ہے۔ وہ اللہ کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔وہ ہر چیز کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ اللہ سے اور مضبوط جڑ جانے کا باعث ہو جاتی ہے۔ کیونکہ توحید ہی اک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے اللہ سے تعلق مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ ان کی آنکھوں کے سامنے سچائی آشکار ہو جانے پر بھی ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو پسِ پشت ڈالتے رہتے ہیں۔ جو چیز اللہ سے جوڑنے والی ہے اس سے اجتناب برتتے ہیں۔ ایسے سب لوگ ایک دوسرے کے حامی ہوتے ہیں اور عقیدہ توحید کی غلط تشریح کرتے نظر آتے ہیں۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور وہ لوگوں کے توحید پر قائم رہنے کو پسند کرتا ہے۔ یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ ایسے دلوں سے محبت کرتا ہے جو اپنے آپ کو صرف اس کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔

توحید پر باریک بینی کا مفہوم ایسا ہے جو کسی بھی تصوّر کو توڑ دیتا ہے۔ سارے علوم کی جڑیں ہلا دیتا ہے۔ اور اس کی تمام شاخوں کو جھنجوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ کوئی بھی کسی طرح بھی اگر اللہ سے دور ہو رہا ہوتا ہے۔ تو اس کی وجہ کوئی نہ کوئی خود ساختہ ایسا عقدہ ہوتا ہے جس میں کسی نہ کسی شرک کی ممکنہ ملاوٹ موجود ہوتی ہے۔ جس پر بروقت دھیان دینا نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔ اس معاملے میں تاخیر مہلک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایمان میں داخلے کا پہلا عقدہ توحید ہے۔ جس کے بارے سب کو معلوم بھی ہے کہ غیر فانی صرف اور صرف اللہ رب العزت ہے۔ جو واحد و یکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ توحید کے عقیدے میں خلل ہو تو یہ پوری عمارت کا وبل ہے۔

اواحد و یکتا اکیلا اللہ ہی فرداً فرداً یا اجتماعی ہم سب کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ مسبّب الاسباب ہے۔ کسی بھی فرد یا جماعت کی حفاظت کے لیے کوئی نہ کوئی سبب بنا دیتا ہے۔ متعدد افراد سے یا کسی گروہ کے خلاف کسی حیلے بہانے سے مدد کر دیتا ہے۔ جبکہ کوئی بھی کسی کو اس کے خلاف نہیں بچا سکتا۔ الواحد کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اکیلا تمام علم کا سرچشمہ ہے۔ صرف وہی ہے جو ہر لمحہ سارے جہانوں کے اسرار و رموز سے واقف ہے۔ ساری دنیا کے لوگوں کا بیک وقت اس سے مخاطب ہونا اس کے لیے الجھن کا باعث نہیں ہوتا۔ اس ہستی کا نہ کوئی آغاز ہے نہ انجام۔ نہ مدت ہے نہ میعاد ہے۔ نہ کوئی حد ہے۔ نہ کوئی حساب۔ نہ

کوئی شریک ہے نہ شراکت دار۔ نہ کسی میں طاقت ہے کہ اس کے خلاف کوئی فیصلہ کر سکے۔ نہ اس ہستی میں کوئی کمی یا زیادتی ممکن ہے۔

وہ اپنے آپ میں یکتا واحد و اکیلا ہے۔ توحید کا مطلب یہ بھی ہے کہ اس کی وحدانیت کے بارے جو کچھ بھی مثبت اور شرک سے پاک ذہن میں آتا ہے۔ اس پر ثابت قدم رہا جائے۔ اسی پر عملی اقدامات اٹھائے جائیں۔ کیونکہ اس کی توحیدی خاصیت ہر کسی کی سوچ سے مبرّا اور اس سے اوپر ہی ہے۔ اور اللہ کا اکیلا پن اس کی اعلیٰ خاصیت ہے۔ جب کہ کسی انسان کا اکیلا پن ایک خامی ہے۔ لوگوں میں اکیلا وہ ہے۔ جو کسی کے ساتھ میل جول نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی سے صحبت رکھتا ہے۔ اس کو ناپسندیدہ گردانا گیا ہے۔

قرآن کریم میں الواحد یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿163﴾ 19ع

سورۃ البقرۃ آیت 163

اور تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی ہے۔ اس بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کے علاوہ کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں ہے۔

يَٰصَٰحِبَىِ ٱلسِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿39﴾ ط

سورۃ یوسف آیت 39

اے میرے جیل خانے کے ساتھیو ! ۔کیا کئی جدا جدا عبادت کیے جانے والے اچھے ہیں یا واحد و یکتا اکیلا اللہ جو بڑا ہی زبردست ہے؟۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ قُلِ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ لَا
يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَمْ هَلْ
تَسْتَوِى ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا۟ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ
عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿16﴾

سورۃ الرعد آیت 16

پوچھو کہ آسمانوں و زمین کا رب کون ہے۔(ان ہی کا ناپا تلا جواب) بتا دو کہ اللہ۔پوچھو کہ پھر کیوں تم اس (اللہ) کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا لیتے ہو جو اپنے آپ کے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں ہیں۔کہہ دو کیا اندھا اور بصیرت والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں۔بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہوا ہے کیا انہوں نے بھی اس (اللہ جل شانہ) جیسی کوئی مخلوقات پیدا کی ہیں کہ مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی ۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ واحد و یکتا اکیلا ہی زبردست ہے۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ ٱلْأَرْضُ غَيْرَ ٱلْأَرْضِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ ۖ وَبَرَزُوا۟ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿48﴾

سورۃ ابراهیم آیت 48

جس دن یہ زمین کسی اور زمین سے اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے۔اور سب کے سب اس واحد ویکتا زبردست جلالی اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿65﴾ ج

سورۃ ص آیت 65

کہہ دو البتہ میں تو صرف خبردار کردینے والا ہوں۔کہ اسی واحد ویکتا اکیلے زبردست غالب اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

لَّوْ أَرَادَ ٱللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّٱصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ﴿4﴾

سورۃ الزمر آیت 4

اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو) اپنا بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہتا انتخاب کرلیتا وہ تو اس سے بالکل پاک ہے۔وہ واحد ویکتا اکیلا اللہ ہی سب پر غالب ہے۔

يَوْمَ هُم بَٰرِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِّمَنِ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ
ٱلْقَهَّارِ ﴿16﴾

سورة غافر آیت 16

جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ ان کی کوئی بات بھی اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔ (ارشاد ہوگا) آج کس کی کامل بادشاہت ہے؟ صرف اور صرف اللہ کی نا۔ جو واحد و یکتا اکیلا ہر چیز پر بخوبی غالب ہے۔

الوارث

الوارث۔ نام اللہ کی صفت سے مشتق ہے۔ الوارث کا اصل لفظ ورثہ۔ وراثت ہے۔ وہ تمام مخلوقات کے معدوم ہونے کے بعد ان سب کا وارث ہوگا۔ صرف وہی ہے جو ان کے بعد باقی رہے گا۔ جو یہ سمجھتے تھے کہ ان کے پاس جو سامان اور چیزیں ہیں۔ وہ ان کے مالک ہیں۔ یہ سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے۔ جو ان کے وجود کے ساتھ اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ سب ختم ہو جائے گا۔ جو کچھ اس نے سب کو دیا ہے۔ اس کا انحصار اور کسی پر نہیں صرف اسی وارث پر ہے۔ یہ اس کی ایسی صفت ہے جو تمام مخلوقات کے فنا ہونے کے بعد اس کے باقی رہنے پر بھی دلالت کرتی ہے۔ اور اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ سب موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد موجود رہنے والا۔ ظاہر ہے کہ سب کچھ فنا ہو جانے کے بعد اور ہر چیز کے ختم ہونے کے بعد جو قائم و دائم ہوگا وہی ہر چیز کا وارث ہوگا۔ لٰہذا وہی تمام چیزوں اور مخلوقات کا مالک اور وارث ہے۔

قیامت کے دن بلند آواز سے ارشاد ہوگا کہ آج کس کی کامل بادشاہت ہے؟ صرف اور صرف اللہ ہی کی ہے نا۔ جو واحد و یکتا اور اکیلا ہر چیز پر بخوبی غالب ہے۔ وہی حقیقی مالک اور وارث ہے۔

ٱلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ ٱلْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ عَسِيرًا ﴿26﴾

سورۃ الفرقان آیت 26

اس دن ربِ الرحمٰن ہی کی حقیقی بادشاہی ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا ہی بھاری ہوگا۔

يَوْمَ هُم بَٰرِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِّمَنِ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿16﴾

سورۃ غافر آیت 16

جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ ان کی کوئی بات بھی اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔ (ارشاد ہوگا) آج کس کی کامل بادشاہت ہے؟ صرف اور صرف اللہ کی نا۔ جو واحد و یکتا اکیلا ہر چیز پر بخوبی غالب ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے بندے جو کچھ رکھتے تھے۔ رکھتے ہیں اور رکھتے ہوں گے وہ سب اس کے پاس واپس جانے والا ہے۔ اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ ہر لحاظ سے وہی وارث ہے۔ جس کسی کو جو کچھ ملا ہے۔ سب وقتی ہے۔ یہ وقتی مالکوں کی موت کے بعد سب واپس جائے گا۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس جو مال ہے وہ ان کا ہے لیکن اس دن ان کی آنکھوں کے سامنے ساری حقیقت کھل جائے گی۔ جو حقائق کی نمائندگی کرتے ہوئے سب کچھ آشکار کردے گی۔ کہ مالک تو اللہ ہے۔ اور وہی مالک قیامت کے دن پکار کر کہے گا۔ کہ آج کوئی ہے؟ جس کی اللہ کے علاوہ کامل بادشاہت و ملکیت ہو!۔

وہ تمام کائنات کی کبھی نہ ختم ہونے والی ملکیت کا حامل ہے۔ جب کہ انسان عارضی ملکیت کا حامل ہوتا ہے جب اس کی موت واقع ہو جاتی ہے تو وہ دوسروں کے پاس چلا جاتا ہے۔ اس کے لیے کسی کام کا نہیں

رہتا۔ یہ سلسلہ چلتے چلتے فنا کی طرف گامزن رہتا ہے۔اور پھر سوائے اللہ کے کوئی بھی ان کا وارث نہیں ہو گا۔ یہ چیزیں۔ جائیدادیں۔ زمان و مکاں۔ حتی کہ پوری کائنات کا وارث اللہ ہی ہے۔

اوپر بیان کردہ مطلب وارث کے ظاہری مفہوم کے اعتبار سے ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کائنات کی ایک ایک چیز پر۔اور تمام خزانوں پر۔ علی الاطلاق بغیر کسی تغیر و تبدل کے۔ازل سے لے کر ابد تک۔ اسی کا تسلط تھا۔اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ یہ تسلط ملکیت میں آتا ہے۔کہ تمام ملک و ملکوت بلا شرکت غیرے اسی کے لیے ہیں۔ اور وہی سب کا حقیقی مالک ہے۔ اسی لیے اس سے مراد یہ بھی ہے کہ تمام موجودات اسی کی ہیں۔اس لیے فنا ہو جانے کے بعد اسی کی طرف رجوع کریں گی۔

قرآن کریم میں الوارث کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ هُوَ خَيْرًا لَّهُمۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا۟ بِهِۦ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِۗ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴿180﴾18ع

سورۃ آل عمران آیت 180

اور جو لوگ اس مال پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے۔ وہ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے۔ بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے۔ وہ جس میں بخل کرتے ہیں اس کا طوق

بنا کر قیامت کے دن ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے۔اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِۦ وَنُمِيتُ وَنَحْنُ ٱلْوَٰرِثُونَ ﴿23﴾

سورۃ الحجر آیت 23

اور بلاشبہ ہم ہی زندگی دیتے اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ومالک ہیں۔

إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ ٱلْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿40﴾ع2

سورۃ مریم آیت 40

البتہ (آخرکار) ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور اس کے بھی جو اس کے اوپر ہے اور ہماری ہی طرف ان سب کو لوٹنا ہوگا۔

وَنَرِثُهُۥ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿80﴾

سورۃ مریم آیت 80

اور جو کچھ وہ (مال واولاد کے بارے میں) کہتا ہے ہم ہی اس (سب) کے وارث ہوں گے اور یہ تو اکیلا ہی ہمارے پاس آئے گا۔

وَزَكَرِيَّآ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ رَبِّ لَا تَذَرْنِى فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْوَٰرِثِينَ ﴿89﴾ ج صلے

سورۃ الأنبياء آیت 89

اور زکریا (کا بھی ذکر کرو) جب اس نے اپنے رب سے دعا کی۔اے میرے رب ! ۔مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔اور
تو ہی سب وارثوں سے بہتر ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسَٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّنۢ بَعْدِهِمْ إِلَّا
قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ ٱلْوَٰرِثِينَ ﴿58﴾

سورۃ القصص آیت 58

اور ہم نے کتنی ہی ایسی بستیاں ہلاک کر دیں جو اپنی (عمدہ) معیشت پر اترایا کرتی تھیں۔پس یہ ان کے
(ویران) مکانات ہیں جو ان کے بعد کم ہی آباد ہوئے ہیں۔آخرکار ہم ہی سب کچھ کے وارث ہیں۔

وارث کے موضوع پر قرآن کریم میں یہ بھی آیات ہیں۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔مگر یہ اللہ
جل شانہ ہی کی شان کریمی ہے کہ دنیا میں انسان کو وقتی و عارضی وارث بناتا ہے۔اور پھر نیک لوگوں کو
جنت کا مستقل طور پر وارث بنا دے گا۔

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ ٱلْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِ أَهْلِهَآ أَن لَّوْ نَشَآءُ أَصَبْنَٰهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ
وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿100﴾

سورة الأعراف آیت 100

کیاان لوگوں پر جواہلِ زمین کی ہلاکت کے بعد زمین کے وارث بنے ہیں یہ واضح نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں بھی گناہوں کے سبب مصیبت میں ڈال دیں اور ان کے دلوں پر مہر لگ جانے دیں پھر وہ کچھ بھی نہ سن سکیں؟۔

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱللَّهِ وَٱصْبِرُوٓا۟ ۖ إِنَّ ٱلْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَآءُ
مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿128﴾

سورة الأعراف آیت 128

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ ہی سے مدد مانگو اور صبر و تحمل سے کام لو بیشک زمین تو اللہ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔ اور اچھا انجام تو (اللہ سے) ڈرنے والوں کا ہی ہوتا ہے۔

وَأَوۡرَثۡنَا ٱلۡقَوۡمَ ٱلَّذِينَ كَانُواْ يُسۡتَضۡعَفُونَ مَشَٰرِقَ ٱلۡأَرۡضِ وَمَغَٰرِبَهَا ٱلَّتِي بَٰرَكۡنَا
فِيهَاۖ وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ ٱلۡحُسۡنَىٰ عَلَىٰ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ بِمَا صَبَرُواْۖ وَدَمَّرۡنَا مَا
كَانَ يَصۡنَعُ فِرۡعَوۡنُ وَقَوۡمُهُۥ وَمَا كَانُواْ يَعۡرِشُونَ ﴿137﴾

سورۃ الأعراف آیت 137

اور ہم نے ان لوگوں کو جو بالکل کمزور سمجھے جاتے تھے اس زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنادیا جس میں ہم نے برکت دے رکھی تھی۔ اور اسی طرح تیرے رب کا وہ وعدہ حسنیٰ جو اس نے اولادِ اسرائیل سے کیا تھا ان کے صبر و تحمل کے باعث پورا ہو گیا۔ اور فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بھی تعمیر کرتے اور جو اونچی اونچی عمارتیں بنواتے تھے وہ سب کچھ ہم نے تباہ و برباد کر دیا۔

فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٞ وَرِثُواْ ٱلۡكِتَٰبَ يَأۡخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا ٱلۡأَدۡنَىٰ وَيَقُولُونَ
سَيُغۡفَرُ لَنَا وَإِن يَأۡتِهِمۡ عَرَضٞ مِّثۡلُهُۥ يَأۡخُذُوهُۚ أَلَمۡ يُؤۡخَذۡ عَلَيۡهِم مِّيثَٰقُ ٱلۡكِتَٰبِ أَن
لَّا يَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلۡحَقَّ وَدَرَسُواْ مَا فِيهِۗ وَٱلدَّارُ ٱلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٞ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَۚ
أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿169﴾

سورۃ الأعراف آیت 169

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوگئے اور کتاب کے وارث بن بیٹھے۔ جو (دین فروش ہیں اور) وہ اس ادنی زندگی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہم بخش دیئے جائیں گے۔ اور اگر ویسا ہی ساز و سامان اور بھی مل جائے تو اس کو بھی لپک کر لے لیں۔ کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ پر حق سچ کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہیں گے؟۔ اور انہوں نے جو کچھ اس (کتاب) میں لکھا ہے پڑھا ہوا بھی ہے۔ اور آخرت کا گھر تو متقیوں کے لئے بہت بہتر ہے۔ کیا پھر تم عقل نہیں رکھتے؟۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى ٱلزَّبُورِ مِنۢ بَعْدِ ٱلذِّكْرِ أَنَّ ٱلْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ ٱلصَّٰلِحُونَ﴿105﴾

سورۃ الأنبياء آیت 105

اور البتہ یقیناً ہم نے نصیحت (کی کتاب تورات) کے بعد زبور میں بھی لکھ دیا تھا کہ بیشک میرے صالح بندے ہی زمین کے وارث ہوں گے۔

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى ٱلَّذِينَ ٱسْتُضْعِفُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ ٱلْوَٰرِثِينَ﴿5﴾لا

سورۃ القصص آیت 5

اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو کہ ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں (زمین کا) وارث بنا دیں۔

لہٰذا بندہ کو چاہیے کہ وہ اپنے مال و میراث کے فکر میں نہ رہے بلکہ یہ جانے کہ یہ سب کچھ چھوڑ کر دنیا سے چلے جانا ہے تو پھر وقتی ملکیت پر صرفِ نظر کیوں؟۔ اسی لیے کہا جاتا کہ موت سے پہلے مر جانا عارفوں کا شعار ہے۔ کہ ان کا دل موت کے ہدف کا پابند نہیں رہتا۔

بندے پر اس صفت کا اثری تقاضا یہ ہے کہ وہ ان اعمال میں اپنی زندگی صرف کرے جو باقیات صالحات میں سے ہیں جیسے تعلیم و تعلم اور صدقہ جاریہ وغیرہ۔ نیز دین کے علوم معارف کو پوری سعی و کوشش کے ساتھ سیکھے۔ اور حاصل شدہ پر اکتفانہ کرے بلکہ مزید سیکھتا اور ساتھ میں سکھاتا چلا جائے۔ اور اسی تگ ودو میں دنیا سدھار جائے۔ تاکہ صحیح معنی میں انبیا کا وارث قرار پائے۔ یہ سیکھا سکھایا ہوا صدقہ جاریہ ہو گا۔ اور پھر اس پر عملی اقدام سے جو اجر و ثواب ملے گا وہی ساتھ جانے والا ہے۔ اور جو چیز ساتھ جائے گی وہ ہی ایک طرح کی وراثت ہو گی۔ اور پھر اللہ اسے جنت کا بھی وارث بنا دے گا۔ درج ذیل آیات اس پر غماز ہیں۔ جبکہ گناہگاروں کے لیے معاملہ اس کے برعکس ہو گا۔

وَنَزَعْنَا مَا فِى صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِى مِن تَحْتِهِمُ ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى هَدَىٰنَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ أَنْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ ۖ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِٱلْحَقِّ ۖ وَنُودُوٓا۟ أَن تِلْكُمُ ٱلْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿43﴾

سورة الأعراف آيت 43

اور جو بھی کدورتیں ان کے دلوں میں ہوں گی ہم سب نکال باہر کریں گے ان کے باغوں کے دامن میں نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں یہاں تک رسائی دی اور اگر اللہ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی بھی راہ نہ پا سکتے۔ البتہ یقیناً ہمارے رب کے رسول حق سچ لے کر آئے تھے۔ اور منادی کر دی جائے گی کہ تم اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے میں اس جنت کے وارث بنا دیئے گئے ہو۔

وَتِلْكَ ٱلْجَنَّةُ ٱلَّتِىٓ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿72﴾

سورۃ الزخرف آیت 72

یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنا دیئے گئے ہو اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔

الواسع

الواسع۔کالفظ۔وسعت۔استعداداور کثرت وغیرہ سے ماخوذ ہے۔اللہ کا یہ نام اس کی وسعتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔وہ پاک اور بلند ہے۔اس کے کشادہ علم کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں۔وہی اکیلا ہی ہے جس کی صفات کی کوئی حد نہیں۔اللہ جل شانہ کا علم بہت وسیع ہے۔اس کے پاس وسائل کی بہت کثرت ہے۔اس کا اختیار ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔یہ اتنا زیادہ ہے کہ صرف اور صرف وہی مختار کل ہے۔اس کا اقتدار بڑا وسعت والا اور ہر چیز پر محیط ہے۔اس کی عظمت بادشاہت اور سلطنت نہایت وسیع ہے۔اس کی کرسی کی وسعت آسمانوں وزمین سب پر حاوی ہے۔اُس کا احسان لامحدود ہے۔اس کی طاقت ہر چیز سے زیادہ ہے۔اس کا انصاف سب سے اوپر ہے۔جس میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں۔جس میں رحمت کا عنصر لازم ہے۔جس پر بخشش بھی سب سے اوپر ہے۔اس کی رحمت کمال وسعت والی ہے۔جو اس کے غیض وغضب پر حاوی رہتی ہے۔اس کا فضل واحسان بھی بہت وسیع ہے۔وہ ایسا ہے جس کی کوئی صفت منفی نہیں۔ہر صفت مثبت اور بہت بڑے درجے والی ہے۔اس کی صفات اور تعریفات بہت وسیع ہیں۔ اس کی صفاتی وسعت کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں۔کہ اگر بہت سارے سمندر بھی سیاہی ہوتے۔ سب درختوں کی قلمیں بنالی جاتیں۔اور لکھنے والے اس کی صفات لکھتے۔تو سارے سمندروں کی سیاہیاں ختم ہو جاتیں۔قلمیں گھستی چلی جاتیں۔مگر پھر بھی اس کی صفات لکھنے کا کام ادھورا ہی رہ جاتا۔کبھی اس کا احاطہ نہ ہو سکتا۔وہ ہر طرح سے۔ہر لحاظ سے سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔

کسی حکمت کے تحت اسی کا چیزوں کے افراط و تفریط پر کامل کنٹرول ہے۔وہی کائنات کو وسعت دینے والا ہے۔رزق بڑھانے اور تنگ کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔وہی عطا کرنے اور برکت دینے پر قادر ہے۔اس کی عطا کی کوئی انتہا نہیں۔اس کی مغفرت بڑی وسیع ہے۔اس کی شفقت بھی وسیع مگر وہ اپنے بندوں کو دین میں اتنے ہی احکامات کا مکلّف بناتا ہے۔جو ان کی وسعت میں ہو۔اس کے خزانے اتنے وسیع ہیں ساری کائنات میں لٹا دینے پر بھی سوئی نا کے برابر بھی گھٹنے کا امکان نہیں۔وہ ہر غریب شخص کو غنی کر سکتا ہے مگر اس کی حکمت بھی بہت خوب اور گہرائی والی ہے۔اس کی حکمتِ عملی کو کوئی نہیں پا سکتا۔وہ دنیا میں اپنی عنایتیں کبھی نہیں روکتا خواہ کوئی اسے مانے یا نہ مانے۔اس کے آگے سجدہ کرے نہ کرے۔اس کی شان مین میں کوئی فرق نہیں آتا۔اگر کوئی نقصان ہوتا ہے تو نہ سمجھنے اور انکار کرنے والے کا ہوتا ہے۔کہ اتنی وسعتوں کے مالک اور مربی سے دور ہو جاتا ہے۔وہ دنیا میں تو اپنی عنایات کرتا رہتا ہے۔مگر آخرت میں صرف ماننے والوں پر عنایات کی وسعت ہو گی۔

قرآن کریم میں الواسع یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَلِلَّهِ ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا۟ فَثَمَّ وَجْهُ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿115﴾

سورۃ البقرۃ آیت 115

اور مشرق و مغرب کا مالک اللہ ہی ہے پس تم جدھر بھی رخ کرو ادھر اللہ کی رضا شامل ہے۔بیشک اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوٓا۟ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ ٱلْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِٱلْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ ٱلْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُۥ بَسْطَةً فِى ٱلْعِلْمِ وَٱلْجِسْمِ ۖ وَٱللَّهُ يُؤْتِى مُلْكَهُۥ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿247﴾

سورة البقرة آیت 247

اوران کے نبی نے ان سے کہا کہ بیشک اللہ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کردیا ہے۔ وہ بولے کہ اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے اس سے زیادہ تو ہم ہی بادشاہت کے حقدار ہیں اور اس کے پاس تو اتنی مال و دولت بھی نہیں؟۔ نبی نے کہا کہ بلاشبہ اللہ نے اس کو تم پر فوقیت دی ہے اور (بادشاہت کے لئے) چن لیا ہے اور اسے علمی و جسمانی لحاظ سے بھی برتری عطا کی ہے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنا ملک عطا کرتا ہے ۔اور اللہ بڑی وسعت والا بہت علم والا ہے۔

مَّثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِى كُلِّ سُنۢبُلَةٍ مِّا۟ئَةُ حَبَّةٍ ۗ وَٱللَّهُ يُضَٰعِفُ لِمَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿261﴾

سورة البقرة آیت 261

جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر ایک بالی میں سو سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔ اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿255﴾

سورۃ البقرۃ آیت 255

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور سب کو تھامنے والا ہے۔ جسے نہ تو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت کر سکے۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت کی وسعت آسمانوں و زمین سب پر حاوی ہے۔ اور جن کی حفاظت اس کو ذرا بھی نہیں تھکاتی۔ اور وہ بڑا ہی عالی رتبہ نہایت جلیل القدر ہے۔

ٱلشَّيۡطَٰنُ يَعِدُكُمُ ٱلۡفَقۡرَ وَيَأۡمُرُكُم بِٱلۡفَحۡشَآءِۖ وَٱللَّهُ يَعِدُكُم مَّغۡفِرَةٗ مِّنۡهُ وَفَضۡلٗاۗ وَٱللَّهُ
وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿268﴾ لا صلے

سورۃ البقرۃ آیت 268

شیطان تمہیں تنگ دستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے۔ اور اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ اور اللہ بہت وسعت وکشائش والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَلَا تُؤۡمِنُوٓاْ إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمۡ قُلۡ إِنَّ ٱلۡهُدَىٰ هُدَى ٱللَّهِ أَن يُؤۡتَىٰٓ أَحَدٞ مِّثۡلَ مَآ
أُوتِيتُمۡ أَوۡ يُحَآجُّوكُمۡ عِندَ رَبِّكُمۡۗ قُلۡ إِنَّ ٱلۡفَضۡلَ بِيَدِ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۗ وَٱللَّهُ
وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿73﴾ ج لا

سورۃ آل عمران آیت 73

اور (کہتے ہیں کہ) اپنے ہم مذہب کے علاوہ کسی کی بات نہ مانو (ان سے) کہہ دو کہ یقیناً حقیقی ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے یہ بھی (کہتے ہیں کہ بالکل نہ مانو) کہ کسی کو ویسی ہی چیز مل جائے جو (کبھی) تم کو دی گئی تھی یا (یہ بھی کہ) تمہارے خلاف رب کے حضور کوئی دلیل وحجت پیش کرسکے گا؟۔ (ان سے یہ) کہہ دو کہ بیشک سارے کا سارا فضل وکرم اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ ٱللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِۦ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ وَٰسِعًا حَكِيمًا ﴿130﴾

سورۃ النساء آیت 130

اور اگر دونوں میاں بیوی (ناموافقت پر) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو غنی کردے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ المائدۃ آیت 54

اے ایمان والو!۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں کے حق میں بہت سخت ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بخوبی جاننے والا ہے۔

وَحَآجَّهُۥ قَوْمُهُۥ ۚ قَالَ أَتُحَٰٓجُّوٓنِّى فِى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِۦٓ
إِلَّآ أَن يَشَآءَ رَبِّى شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّى كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿80﴾

سورۃ الانعام آیت 80

اور اس کی قوم اس سے کج بحثی کرنے لگی۔ اس نے کہہ دیا کیا تم اللہ کے بارے مجھ سے بحث و تکرار کرتے ہو؟۔ حالانکہ اسی نے تو مجھے سیدھا رستہ دکھایا ہے۔ اور جن جن کو تم اس کا شریک بناتے ہو میں ان سے بالکل نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب ہی جو کچھ چاہے۔ میرا رب تو اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَٰسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُۥ عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿147﴾

سورۃ الانعام آیت 147

پھر بھی اگر تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو کہ تمہارا رب تو بے پناہ رحمت والا ہے۔ مگر اس کا عذاب مجرم لوگوں سے کبھی ٹلنے والا نہیں۔

قَدِ ٱفْتَرَيْنَا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِى مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّىٰنَا ٱللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا
يَكُونُ لَنَآ أَن نَّعُودَ فِيهَآ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۚ
عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا ٱفْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِٱلْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْفَٰتِحِينَ ﴿89﴾

سورۃ الاعراف آیت 89

اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس (برائی) سے نجات دے دی۔ اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آ گئے تو ہم اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑنے والے ہو جائیں گے۔ اور ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو ہمارا رب ہے ۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب ! ۔ ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۞ وَٱكْتُبْ لَنَا فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ إِنَّا هُدْنَآ إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِىٓ أُصِيبُ بِهِۦ مَنْ أَشَآءُ ۖ وَرَحْمَتِى وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلَّذِينَ هُم بِـَٔايَٰتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿156﴾ ج

سورۃ الاعراف آیت 156

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے بیشک ہم نے تیری ہی طرف رجوع کر چکے۔ ارشادِ باری ہوا کہ میرا عذاب تو (صرف) اسی کو ہوتا ہے۔ جس پر میں (بوجہ اس کے ظلم) پہنچانا چاہتا ہوں۔ لیکن میری رحمت تو سب چیزوں سے زیادہ وسیع ہے۔ پس وہ رحمت تو میں ان کے لئے لکھ دوں گا جو (میری نافرمانی سے) ڈرتے بچتے ہیں اور جو زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

إِنَّمَآ إِلَٰهُكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ﴿98﴾

سورۃ طٰہ آیت 98

یقیناً تمہاری عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اس کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔

وَأَنكِحُوا۟ ٱلْأَيَـٰمَىٰ مِنكُمْ وَٱلصَّـٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَآئِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا۟ فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿32﴾

سورۃ النور آیت 32

اور تم میں جو بے نکاح (یعنی بیوہ عورتیں۔ رنڈوے۔ بن بیاہے) ہوں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے بھی جو نیک ہوں ان سب کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا۟ وَٱتَّبَعُوا۟ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿7﴾

سورۃ غافر آیت 7

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں۔ وہ اسی پر یقین رکھتے ہیں اور سب اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے پس جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے تو ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔

ٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ إِلَّا ٱللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَٰسِعُ ٱلْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱتَّقَىٰٓ ﴿32﴾ ع2

سورۃ النجم آیت 32

جو چھوٹے گناہوں کے علاوہ بڑے بڑے گناہوں اور فحاشی سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا رب بڑا وسیع بخشش دینے والا ہے۔ جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی بچے ہی تھے (تب سے) وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ پس اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتلاؤ وہ اس سے بھی خوب واقف ہے جو متقی ہے۔

جدید سائنس کے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں اس بات کو تسلیم کرلیا گیا ہے کہ کائنات کا سائز روز بروز بڑھ رہا ہے۔جب کہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان پہلے سے موجود ہے کہ اللہ ہی ہے جو کائنات کو وسعت دیئے جاتا ہے۔

وَٱلسَّمَآءَ بَنَيْنَٰهَا بِأَيْيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿47﴾

سورۃ الذاریات آیت 47

اور ہم نے آسمان کو (اپنی) قدرت سے بنایا اور بیشک ہم ہی اسے وسعت دینے والے ہیں۔

الواق

الواق ۔کا مطلب ہے بچانے والا۔قرآن کریم کی جن آیات میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔اس میں دنیاوی عذاب اور آخروی عذاب کی بات ہی ہوئی ہے کہ آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔یہ بھی کہ جو بھی اس میں مبتلا ہوں گے انہیں اللہ کے اس عذاب سے بچانے والا کوئی بھی نہ ہوگا۔ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ کسی میں اتنی جرأت وسکت نہیں ہوگی جو انہیں اللہ کے عذاب سے بچاسکے۔

قیامت کے دن انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے دنیا میں کوشش کی ہوگی اگر ایمان کی حالت میں موت آئی تو اللہ نے مومنین سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔اور اگر کفر وشرک کی حالت میں موت آئی تو ہمیشہ کی آگ ہی اس کا ٹھکانہ ہوگی۔اب بھی وقت ہے اللہ کی توحید کو سمجھ لیا جائے۔اور شرک وبدعت سے اپنے آپ کو بچالیا جائے۔ کیونکہ کفار ومشرکین کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

وَٱتَّقُواْ يَوْمًا لَّا تَجْزِى نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَٰعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿48﴾

سورۃ البقرۃ آیت 48

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی بھی کسی کو کچھ نفع نہیں دے سکے گا اور نہ کوئی شفاعت قبول ہوگی اور نہ تو کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ہی وہ مدد کیے جائیں گے۔

وَأَنذِرْ بِهِ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِۦ وَلِىٌّ وَلَا
شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿51﴾

سورۃ الانعام آیت 51

اور وہ لوگ جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے محشر میں جمع کیے جائیں گے اور اس (اللہ) کے علاوہ نہ تو ان کا کوئی ولی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ ان کو اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کردو تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ ٱلْـَٔازِفَةِ إِذِ ٱلْقُلُوبُ لَدَى ٱلْحَنَاجِرِ كَـٰظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّـٰلِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ
وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿18﴾ ط

سورۃ غافر آیت 18

اور ان کو اس قریب آنے والے دن (یعنی قیامت) سے آگاہ کردو جس دن غم و غصہ سے بھرے ہوئے سارے دل (کھنچ کر) گلوں تک آجائیں گے۔ ظالم لوگوں کے لئے نہ تو کوئی جگری دوست ہوگا اور نہ ہی کوئی ایسا سفارشی جس کی بات مانی جائے۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَٱلْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿19﴾ ع1

سورۃ الانفطار آیت 19

جس دن کوئی بھی کسی کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اس دن حکم و فیصلے کا اختیار صرف اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہوگا۔

کوئی ایسا نہیں جو کسی طرح بھی اللہ کی پکڑ سے بچانے والا ہو۔ اس کی گرفت سے چھڑا سکے۔ اور اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔ جس کسی پر جو عذاب بھی آئے گا۔ اسے جھیلنا ہی پڑے گا۔ دوسری جانب اہل تقویٰ اور اہل ایمان ہوں گے۔ جنہوں نے ایمان۔ اصلاح کے ہتھیار سے اپنے نفوس کو بچایا لیا ہوگا۔ یہ لوگ عذاب سے مامون اور محفوظ رہیں گے۔ بلکہ امن و سلامتی کے ساتھ ساتھ ان کو جنت کے باغات بھی ملیں گے۔ اور اللہ کی مہمان نوازی نصیب ہو گی۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی صفت الواق کا ذکر درج ذیل آیات میں ہے۔

لَّهُمۡ عَذَابٌ فِى ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا‌ۖ وَلَعَذَابُ ٱلۡءَاخِرَةِ أَشَقُّ‌ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿34﴾

سورۃ الرعد آیت 34

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور البتہ آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔ اور انہیں اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَمَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ مَا
لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿37﴾ ع5

سورۃ الرعد آیت 37

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا۔ اور (اللہ کی طرف سے) اس علم کے آجانے کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہشوں پر چلے تو اللہ کے سامنے نہ کوئی تمہارا ولی ہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

۞ أَوَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ كَانُوا۟ مِن قَبْلِهِمْ ۚ
كَانُوا۟ هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَءَاثَارًا فِى ٱلْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم
مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿21﴾

سورۃ غافر آیت 21

کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟۔ وہ قوت اور چھوڑے ہوئے زمینی آثاروں کے لحاظ سے ان سے کہیں بڑھ کر تھے پس اللہ نے گناہوں کی پاداش میں ان کو پکڑ لیا اور ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی نہ تھا۔

الوالي

الوالی۔کا مطلب ہے ہر چیز کا والی وارث اور مالک۔ یہ نام اپنی صفاتی خصوصیات کے ساتھ ساتھ الوارث۔المالک۔الوکیل اور المولیٰ کی ترجمانی بھی کرتا ہے۔اس میں ملکیت و کفالت کے ساتھ معاملاتی حسن بھی پایا جاتا ہے۔جس میں مولیٰ و مربی کے الفاظ بھی حمایتی و مددگار ہیں۔

وہ مالک اپنی تمام مخلوقات کے امور کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے۔ صرف اللہ ہی واحد و یکتا ہے جو تمام امور کا انتظام کرتا ہے۔ کوئی بھی اس کے اسرار ورموز سے آشکار نہیں ہو سکتا۔وہ کبھی ظاہری اور کبھی در پردہ و پوشیدہ اپنی مخلوق کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے ہی مختلف کاموں کی ابتدا کرتا ہے۔ پھر کچھ اختیار دوسرے الفاظ میں وہ اکیلا ہی مطلق العنان اور غیر متنازعہ حکمران ہے۔جو سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔وہ جس چیز کے ساتھ جیسا چاہے معاملہ کر سکتا ہے۔اور اس کے اذن کے بغیر نہ تو وقت کا تسلسل ہے اور نہ ہی کسی شے کا وجود۔اس پوری کائنات میں جو بھی ہوتا ہے وہ سب کچھ اسی کے فیصلے اور اس کے حکم سے ہوتا ہے۔وہ چاہے تو حوادث اور آفات کو بریک لگا دے۔ان کی آمد کو روک کر اپنا فضل عطا کر دے۔ لیکن پھر امتحان وابتلا کی حکمت بھی دنیا کی ایک کڑی ہے۔جس میں سے گزر کر مومن کندن بنتا ہے اور کافر اپنی مراد پاتا ہے۔

وہ قادر مطلق ہے۔سب انتظام سنبھالتا ہے۔اور جو چاہے کرتا ہے۔عام طور پر وہ ہی سب کچھ کرتا ہے اور وہی سب سے پہلے مختلف کاموں کا نظم و نسق سنبھالتا ہے۔پھر ان میں سے کچھ اختیارات جن وانس کو

بھی سونپ کر اپنی بھیجی ہوئی ہدایت کے مطابق جانچ کرتا ہے۔ کہ حضرتِ صاحبِ اختیار کیا اچھا یا برا گل کھلاتا ہے۔ پھر نتائج پر جزاوسزا متعین کرتا ہے۔ جب تک یہ تمام صفات کسی میں نہ پائی جائیں وہ الوالی نہیں کہلائے گا۔ اور ہمارے سارے معاملات کا اللہ کے سوا کوئی والی نہیں ہے۔ ہمارا اختیار صرف نصابِ ہدایت کے اندر اندر رہے۔ اور اس پر بھی اللہ کی طرف سے کسی نہ کسی طرح حق بات ابھر کر سامنے آتی رہتی ہے۔ جو سمجھ دار کو سمجھانے لیے کافی ہوتی ہے۔ یہ ہی اس تسلسل اور وجود کی حفاظت ہے۔ جو اللہ رب العزت کے اس صفاتی نام کو اجاگر کرتی ہے۔ اس طرح سے اس کا تعلق اللہ کے نام الولی سے بھی جڑ جاتا ہے۔ کہ حق کی طرف راغب کرنے والا۔ محافظ۔ کثرت سے دینے والا۔ برائی سے بچانے والا۔

سب کچھ دینے اور عطا کرنے کے باوجود رغبت دلانے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ انسان اپنے اختیار سے ہدایت کی طرف آئے۔ کیونکہ دین میں جبر نام کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور یہ طے ہے کہ اللہ کسی کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہ کرے!۔

اس کے معنی سرپرست و متصرف کرنے والا بھی ہیں۔ جو کل کائنات کے انتظام پر انصراف کرتا ہے۔ اور ہر شے پر نگرانی رکھتا ہے اور کائنات میں کسی بھی لحہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں الوالی کے بارے جو آیت ہے وہ درج ذیل ہے۔

لَهُۥ مُعَقِّبَٰتٌ مِّنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ يَحۡفَظُونَهُۥ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ
مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمۡۗ وَإِذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِقَوۡمٖ سُوٓءٗا فَلَا مَرَدَّ لَهُۥۚ وَمَا
لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَالٍ ﴿11﴾

سورۃ الرعد آیت 11

ہر شخص پر اس کے آگے اور پیچھے نگہبان فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں۔ اور جب اللہ کسی قوم کو (اس کے اعمال کی پاداش میں) عذاب دینا چاہے پھر اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ اور اللہ کے مقابل کوئی بھی ان کا ولی محافظ نہیں ہو سکتا۔

الودود

الودود۔ عربی لفظ ودد سے ماخوذ ایک صفت ہے جو محبت و مؤدت کے معنی کو ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کا اطلاق نیکی کے تمام راستوں پر ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالی الودود ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں سے بے حد محبت کرتا ہے اور جو بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ ان کا قدردان ہے۔

الودود وہ کہلاتا ہے۔ جو اپنے نیک و خاص بندوں سے اتنی محبت کرے کہ اس سے بڑھ کر کوئی بھی محبت نہ کرسکے۔ اور جس سے اس کے نیک بندے بھی اسی طرح سے محبت کریں کہ دوسرا کوئی بھی بیچ میں حائل نہ ہونے پائے۔ تبھی اللہ کی طرف سے بھی ان کی محبت کا جواب قدردانی ہو گا۔ اسی لیے نیک بندوں کی زبانیں اس کی ثناء میں مگن رہتی ہیں اور ان کے دل اس کی طرف کھنچے جاتے ہیں یہ ان کی محبت اور اخلاص کا ادنٰی سا مظہر ہے۔ وہ اپنے دلوں سے اس کے دیدار سے کے پیاسے ہوتے ہیں۔ اور ہر وقت اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جو جتنا زیادہ محبت کرے گا۔ اللہ کو اس سے کہیں بڑھ کر محبت کرنے والا پائے گا۔

مگر ہمارے ہاں عام طور پر اللہ کی محبت ثانوی سی حیثیت رکھتی ہے۔ لوگ اللہ سے بڑھ کر غیر اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ یہی اللہ کی ناقدری ہے۔ اس کی قدر جیسے کرنی چاہیئے اس طرح نہیں کی جاتی۔ دیکھئے آیات۔

وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُواْ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَىْءٍۗ قُلْ مَنْ
أَنزَلَ ٱلْكِتَٰبَ ٱلَّذِى جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِۖ تَجْعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ
تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًاۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓاْ أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْۖ قُلِ ٱللَّهُۖ ثُمَّ
ذَرْهُمْ فِى خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿91﴾

سورة الانعام آیت ۹۱

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی جیسا کہ قدر جاننے کا حق تھا۔ جب انہوں نے کہہ دیا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں نازل کی۔ پوچھو تو جو کتاب موسیٰ لے کر آئے تھے وہ کس نے نازل کی تھی جو لوگوں کے لئے نور اور ہدایت تھی؟۔ اور جسے تم نے ورق ورق کرکے رکھا ہوا ہے۔ اس (کے کچھ حصے) کو تو تم ظاہر کرتے ہو اور بہت سارے کو چھپا لیتے ہو۔ اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بھی سکھائی گئی تھیں جن کو نہ تو تم اور نہ ہی تمہارے باپ دادا جانتے تھے۔ (بس اتنا) کہہ دو اللہ ہی نے (وہ کتاب نازل کی تھی)۔ پھر ان کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی بے ہودہ بحث و تکرار میں پڑے کھیلتے رہیں۔

مَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿74﴾

سورة الحج آیت 74

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیسا کہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔ بلاشبہ اللہ بہت زبردست خوب غالب ہے۔

وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ وَٱلْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ
مَطْوِيَّٰتٌۢ بِيَمِينِهِۦ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿67﴾ وَنُفِخَ فِى ٱلصُّورِ فَصَعِقَ
مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا
هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ﴿68﴾ وَأَشْرَقَتِ ٱلْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ وَجِاْىٓءَ
بِٱلنَّبِيِّۦنَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿69﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ
مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿70﴾ ع 7

سورۃ الزمر آیت ۶۷ تا ۷۰

اوران لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیسا کہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔اور قیامت کے دن یہ سب زمین اسی کی مٹھی میں ہو گی۔اور سارے آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔وہ ان لوگوں کے شرک کرنے سے پاک اور برتر ہے۔اور جب (پہلی دفعہ) صور میں پھونکا جائے گا توجو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے۔ مگر وہ جس کو اللہ چاہے۔(کہ بچا رہے)۔ پھر دوسری دفعہ اس (صور) میں پھونکا جائے گا۔ تو سب ایک دم سے کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور نامۂ اعمال (کھول کر) رکھ دیا جائے گا اور نبیوں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گااوران کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گااور اُن پر کوئی ظلم

نہیں کیا جائے گا۔اور ہر نفس نے جو بھی عمل کیا ہوگا اسے اس کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔اور جو کچھ بھی یہ کرتے ہیں وہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

جبکہ ایک مسلمان مومن سب سے بڑھ کر اللہ سے محبت کرتا ہے۔جس پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمۡ كَحُبِّ ٱللَّهِۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ
أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِۗ وَلَوۡ يَرَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ إِذۡ يَرَوۡنَ ٱلۡعَذَابَ أَنَّ ٱلۡقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ
ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعَذَابِ ﴿165﴾ إِذۡ تَبَرَّأَ ٱلَّذِينَ ٱتُّبِعُواْ مِنَ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُواْ وَرَأَوُاْ ٱلۡعَذَابَ
وَتَقَطَّعَتۡ بِهِمُ ٱلۡأَسۡبَابُ ﴿166﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُواْ لَوۡ أَنَّ لَنَا كَرَّةٗ فَنَتَبَرَّأَ مِنۡهُمۡ كَمَا
تَبَرَّءُواْ مِنَّاۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ ٱللَّهُ أَعۡمَٰلَهُمۡ حَسَرَٰتٍ عَلَيۡهِمۡۖ وَمَا هُم بِخَٰرِجِينَ مِنَ
ٱلنَّارِ ﴿167﴾ 20ع

سورۃ البقرۃ آیت 165

اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کا ہمسر ومدِمقابل ٹھہرا لیتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی کہ اللہ سے کرنی چاہیے۔اور ایمان والے تو سب سے بڑھ کر اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔اور اے کاش کہ !۔ظالم لوگ پہلے ہی وہ حقیقت جان لیتے جو عذاب دیکھتے ہی سمجھ میں آ جائے گی کہ ساری کی ساری طاقت و قوت تو اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے اور یہ کہ اللہ عذاب دینے میں بھی بڑا سخت ہے۔ جس وقت پیشوا اپنے تابع لوگوں سے لاتعلقی ظاہر کریں گے اور عذاب سامنے

نظر آتا ہوگا اور ان کے سارے اسباب ووسائل کا سلسلہ کٹ چکا ہوگا۔ اور تابع لوگ کہیں گے۔اے کاش !۔ہماری دنیا کی طرف ایک بار واپسی ہو جاتی تو ہم بھی ان سے ایسے ہی لا تعلق ہو جاتے جیسے یہ ہم سے ہوئے ہیں اسی طرح اللہ ان کے اعمال انہیں حسرت بنا کر دکھائے گا۔اور وہ دوزخ سے نکل نہیں سکیں گے۔

نوٹ !۔ جو لوگ اللہ سے بڑھ کر دوسروں سے محبت کرتے ہیں۔وہ اس انجام سے دوچار ہوں گے۔ نبی ﷺ کی محبت بھی ہے لیکن اللہ جل شانہ کے بعد۔جس کی درجہ بندی درج ذیل آیت میں خود اللہ تعالیٰ نے کر دی۔کاش یہ بات دل میں اتر جائے !

قُلْ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَٰنُكُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَٰلٌ ٱقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَجِهَادٍ فِى سَبِيلِهِۦ فَتَرَبَّصُوا۟ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿24﴾ ع3

سورۃ التوبہ آیت ۲۴

کہہ دو کہ اگر۔ تمہارے باپ۔اور تمہارے بیٹے۔اور تمہارے بھائی۔اور تمہاری بیویاں۔اور تمہاری رشتہ داریاں۔اور تمہارے کمائے ہوئے مال ۔اور تمہاری تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں اندیشہ رہتا

ہے۔اور تمہارے گھروندے جن کو تم بہت پسند کرتے ہو۔(یہ سارا کچھ) تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں۔ تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا (عتابی) فیصلہ بھیج دے۔اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

یعنی سب سے زیادہ پیار و محبت۔ اللہ جل شانہ سے۔ پھر نبی ﷺ سے۔اور پھر اللہ کی راہ میں جہاد و بھرپور جدو جہد کرنے سے ہی ہونی چاہیئے۔اس کے بعد اور کسی کا نمبر آتا ہے۔ لیکن ایسا نظر نہیں آتا۔یہاں پر تو حدود بھی پار کر لیتے ہیں۔جس کی واضح مثال یہ کہ ہمارے ہاں کچھ لوگ سرِ عام اور جان بوجھ کے اللہ جل جلالہ کی شان میں گستاخیاں کر رہے ہوتے ہیں۔اور مسلمان خاموش رہتا ہے۔ ذرا اس بارے بھی غور کریں کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس وقت مسلمان کی غیرت کیوں سوئی رہتی ہے۔ اللہ جل شانہ کی محبت کو اتنا سستا اور عام سمجھ لیا گیا ہے کہ بہت سارے سامعین بھی موجود ہوتے ہیں پھر بھی کوئی ان کا منہ بند نہیں کرواتا۔اور تو اور کسی نے آج تک یہ آواز نہیں اٹھائی کہ اس پر بھی قانون سازی ہو جانی چاہیئے کہ اللہ کی شان میں کیوں کوئی گستاخی کرے۔اس ناہنجار کو کیفرِ کردار تک کیوں نہ پہنچایا جائے جو اللہ جل شانہ کی شان میں توہین آمیز الفاظ کہے۔ہماری خاموشی سے کیا یہ بات صاف طور پر واضح نہیں ہو جاتی کہ نعوذباللہ !۔ اللہ کی محبت ہمارے لئے بالکل معمولی اور عام سی اور بڑی سستی شے ہے جبکہ نبی ﷺ کی محبت پر تو ہم کٹ مرنے کے لئے تیار ہیں۔کیا یہ جذباتی رجحان اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ ہمارے نزدیک نبیؐ کی محبت اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ نبی ﷺ کی محبت پرائمری اور اللہ کی محبت

توثانوی سی حیثیت رکھتی ہے۔یہ بات تو مسلم ہے کہ نبی ﷺ سے محبت ایمان کا جز ہے۔اور سب مسلمانوں کو اللہ کے بعد ان سے والہانہ محبت کرنی چاہئیے۔ نبیؐ کی محبت اپنی جگہ یہ تقاضا کرتی ہے کہ اگر کوئی ان کی عزت و ناموس پر حملہ کرے تو اس کے خلاف احتجاج تو کیا جائے مگر امن کا دامن ہاتھ سے قطعاًنہ چھوڑا جائے۔ان کی محبت میں قتل و غارت گری کرنا۔ذرائع املاک کو نقصان پہنچانا اور لوگوں کی گاڑیاں جلا دینا کہاں کا انصاف ہے۔کیا ایسی کوئی نصیحت نبیؐ کی طرف سے ہے ؟۔

یہ درست ہے کہ ایسا قانون ہونا چاہیئے کہ ان کے لئے کوئی توہین آمیز الفاظ کہنے کی جرات ہی نہ کر سکے۔لیکن ایسا قانون بنانے سے پہلے ہمیں یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ سب سے پہلے تو اس نوعیت کا قانون اس مالکِ حقیقی اللہ جل جلالہ کے لئے ہونا چاہیئے جو سب کا خالق و رازق بڑا جلیل القدر اور نہایت عالی مرتبہ ہے۔پوری کائنات میں کوئی بھی چیز اس کی مثال کے طور پر پیش نہیں کی جا سکتی۔

فَاطِرُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَمِنَ ٱلْأَنْعَٰمِ أَزْوَٰجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿11﴾

سورۃ الشوری آیت 11

(وہی تو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کیے اور مویشیوں میں سے بھی جوڑے بنائے ہیں اسی طریقے سے تمہیں بھی پھیلاتا ہے۔ کوئی بھی چیز اس (کائنات میں اللہ جل شانہ) جیسی نہیں ہے وہ تو خوب سننے والا گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَٱعۡبُدۡهُ وَٱصۡطَبِرۡ لِعِبَٰدَتِهِۦۚ هَلۡ تَعۡلَمُ لَهُۥ
سَمِيّٗا ﴿65﴾ 4ع

سورۃ مریم آیت 65

(وہی تو) آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ پس اسی کی عبادت کیا کرو اور اس کی عبادت پر ثابت قدم رہو۔ کیا تم اس کے کسی ہم نام و ہمسر کو جانتے ہو؟۔

اللہ جل جلالہ کی توہین کرنے والے کے بارے خود اس نے ہی قرآن میں صراحت سے ذکر کر دیا کہ خود بھی بچو اور کوشش کرو کہ دوسرے بھی گستاخی نہ کریں اور اس کے وقار اور عظمت کا پورا پورا خیال رکھا کرو۔ لیکن لوگ دوسروں کی محبت میں گم ہو کر اللہ جل شانہ کی محبت کو یکسر بھلا دیتے ہیں۔

وَلَا تَسُبُّواْ ٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ فَيَسُبُّواْ ٱللَّهَ عَدۡوَۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٖۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا
لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرۡجِعُهُمۡ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿108﴾

سورۃ الانعام آیت ۱۰۸

اور (اے ایمان والو!) یہ لوگ (عظیم الشان) اللہ کو چھوڑ کر جن جن کو بھی پکارتے ہیں۔ تم ان کو گالی گلوچ مت دینا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بے علم لوگ دشمنی وزیادتی سے اللہ کی شان میں گستاخی کرنے لگ

جائیں۔اسی طرح سے ہم نے ہر گروہ وفرقے کے اعمال (ان کی نظروں میں) بڑے خوشنما بنا دیئے ہیں۔پھر ان کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔تب وہ انہیں جتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

اللہ جل شانہ توانہیں سزا دے گا جو اس کے لئے توہین آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں۔لیکن ہم نے تو اپنے کردار سے یہ ثابت کر دیا ہوتا ہے کہ نعوذباللہ !۔ ہماری بلا سے۔اگر کوئی کرتا ہے تو کرتا رہے کم از کم ہم تو نہیں کرتے۔خود ہی بتاؤ کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے کیا یہ بات ہضم ہونے والی ہے؟۔

اب ذرا درج ذیل آیت پڑھیں تو واقعتاً محسوس ہو گا کہ اللہ جل شانہ کے بارے میں ہمارا موقف اور رویہ انصاف کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا۔

مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿13﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿14﴾ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ ٱللَّهُ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا ﴿15﴾ وَجَعَلَ ٱلْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ ٱلشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿16﴾ وَٱللَّهُ أَنۢبَتَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿17﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿18﴾ وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿19﴾ لِّتَسْلُكُوا۟ مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿20﴾ ع1

سورۃ نوح آیت ۱۳ تا ۲۰

تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار و عظمت کا ذرا بھی پاس نہیں رکھتے۔حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے (تخلیقی حالتوں سے گزار کر) پیدا کیا ہے۔کیا تم دیکھتے بھالتے نہیں کہ اللہ نے کیسے آسمانوں کے سات طبق اوپر تلے پیدا کر دیئے؟۔اور چاند کو ان میں (زمین کے لئے) منور بنایا اور سورج کو چراغ بنا

دیا۔اور اللہ نے ہی زمین سے تم کو خاص طرح اگایا۔پھر اسی میں تم کو لوٹا دے گا اور اسی میں سے (دوبارہ) باہر نکالے گا۔اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لئے کشادہ فرش بنادیا۔تاکہ اس کے بڑے بڑے کشادہ راستوں میں چلو پھرو۔

کوئی انسان اگر یہ خیال کرتا ہے کہ فلاں مجھ سے الودود سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔تو ایسا کہنے والا گناہگار ہوگا۔اسے اللہ کے حضور توبہ کرنی چاہیئے اپنے اس سے معافی مانگنی چاہیئے۔کیونکہ الودود کہتے ہی اسے ہیں جس کی محبت ہر زاویے سے نہایت عروج پر ہو اور وہ بڑا بخشنے والا بھی ہو۔اس کے مقابل کسی کی والہانہ محبت بھی ادنٰی سے درجے والی ہو۔اسی محبت کا شاخسانہ کل قیامت والے دن بھی ظاہر ہوگا ۔جب پروردگار اپنی حکمت پر عادی اور سنگین مجرموں کے علاوہ باقیوں کی لغزشیں۔کوتاہیاں اور گناہ معاف کرے گا۔

اب قرآن کریم میں الودود کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿90﴾

سورۃ ہود آیت 90

اور اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کے حضور توبہ بھی کرو۔بیشک میرا رب بڑا مہربان نہایت محبت کرنے والا ہے۔

وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلْوَدُودُ ﴿14﴾ لا

سورۃ البروج آیت 14

اور وہ بڑا بخشنے والا نہایت محبت کرنے والا بھی ہے۔

الوکیل

الوکیل۔وکل سے ہے۔یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔جس کا مطلب ہے وکالت کرنے والا۔جس نے اپنے بندوں کی وکالت و کفالت اور رزق دینے کا ذمہ لیا ہے۔یہ بھی ہیں کہ بندے بھی اپنے آپ کو اس کے حوالے کر سکیں۔یہاں تک کہ اپنے سارے معاملات اسی کے سپرد کرنا چاہیں تو کردیں۔اس کے معنی محافظ کے بھی ہیں۔اور محافظ اور کفایت کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔جو ان کی حفاظت کرتا رہے۔اور صرف وہی ہے جو ان تمام مخلوقات اور جن وانس کے تمام امور کا ذمہ دار ہے۔جو اس کی تحویل اور نگرانی میں ہیں۔اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو اس صفت پر خود کفیل ہو سکتا ہے؟۔

اس کے سپرد تمام معاملات ہیں۔جو اپنے بندوں کو ہر وہ چیز مہیا کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہوتی ہے۔اس میں اپنے بندوں کو رزق دینا بھی اور کئی دوسری ضروریات بھی شامل ہیں۔دوسرے لفظوں میں وہ ہر چیز کا چارج سنبھالے ہوئے ہے۔الوکیل اپنے نیک بندوں کی خیر خواہی کرتا ہے۔وہی ہے جس کی طرف سارے معاملات بھیجے جاتے ہیں۔جو حق کو ظاہر کرتا ہے۔تاکہ لوگ اس پر چل کر اس کی رحمتوں اور برکتوں سے استفادہ حاصل کریں۔پس جو اس پر بھروسہ کرلے گا وہ صرف اللہ کا محتاج بن کر باقیوں سے بے نیاز ہو جائے گا۔اگر وہ صراط مستقیم پر قائم رہے تو وہ اس کے اعمال پر اپنے حسن قبولیت کی مہر ثبت کر دیتا ہے۔جو مقام قبولیت کا ایک اعلیٰ درجہ ہے۔

اگراس کے بندوں میں سے کوئی اسے اپنے معاملات کی ذمہ داری سونپ دیتا ہے تو وہ اسے کسی بھی دشواری اور مشکل سے بڑی خوبصورتی سے بچالیتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کی نسبت اسے زیادہ عطا کرتا ہے۔ وہ ان لوگوں کو کافی کچھ دیتا ہے جو اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ وہی اپنے بندوں کے معاملات کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اس نے انسان کو دینے کا آغاز بغیر اس کے مانگنے سے کیا تھا۔ وہ نہیں بھولتا۔ بس انسان ہی ایسا ناشکرا ہے جو اسے بھلا دیتا ہے۔ کیونکہ اسی نے انسان کو وہ سب کچھ دیا جس کی اسے ضرورت تھی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بعض بندے اپنے معاملات اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ اپنے حصول میں ناکام نہیں ہونا چاہتے۔ اسی وجہ سے اور وہ اپنی صلاحیت کے مقابلے میں اس کے فضل و کرم پر زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔ اس صورت میں وہ اپنے ان بندوں کے حالات کا اتفاقی محافظ ہو جاتا ہے۔ وہ کبھی بھی ان کے انتظامی معاملات سے بے خبر نہیں ہوتا۔ جن لوگوں کو اس کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ جب وہ اسے پہچان لیتے ہیں۔ جب بھی انسان اس سے التجا کرتا ہے۔ وہ اپنی توجہ اس کی طرف کرتا ہے وہ خوبصورتی سے اس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ تو پھر اپنے معاملات اسی کے حوالے کیے رکھتے ہیں۔ جنہیں وہ بخوبی نبھاتا سنبھالتا ہے۔ اور ان سے راضی بھی رہتا ہے۔ وہ اکیلا ہی فرداً فرداً سب پر نظر رکھتا ہے۔ بے شک وہی واحد ہے جو اپنے بندوں کے ساتھ جیسا چاہتا ہے سلوک روا رکھتا ہے۔

بھروسہ ہمارے نظام کا حصہ ہے۔ بغیر بھروسے کے یہ نظام مفلوج ہو کر رہ جائے گا۔ ہر کوئی کسی نہ کسی طرح کسی پر بھروسہ کرنا ہی ہوتا ہے۔ تاکہ نظام زندگی چل سکے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے یقیناً ہماری اللہ توکل کی طرف رہنمائی کی ہے۔ پھر ہمارے پاس اللہ پر بھروسہ نہ کرنے کی کیا کوئی وجہ بنتی

ہے؟۔ تو پھر اللہ پر بھروسہ کیوں نہ کیا جائے۔ جہاں سے کسی طرح کی بھی یاس نہیں۔ اس پر صرف اور صرف وہی بھروسہ کرتا ہے۔ جسے معلوم ہے کہ اس جیسا وکیل کوئی نہیں۔ وہی سب سے بہتر ہے۔ جس پر کوئی انحصار کرنے والا مکمل انحصار کر سکتا ہے۔ اسی لیے یہ ترغیب دی جاتی ہے کہ جو شخص بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ جان لے کہ جہاں تک اس کے رزق اور باقی معاملات کا تعلق ہے اللہ اس کے لیے کافی ہے۔ وہی ایسا وکیل ہے جو اس کی موثر نمائندگی کرتا ہے۔ اس کی طرف سے وہ کچھ کر دیتا ہے جو کوئی بھی کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ اور جو صرف اسی پر کفایت کر لے گا وہ دنیا اور آخرت کی زندگی میں بے نیاز۔ ہشاش بشاش اور خوش وخرم رہے گا۔ کیا اس سے بڑی کامیابی کوئی ہے؟۔

قرآن میں نبی ﷺ کو خوش اسلوبی سے کہہ دیا گیا کہ آپ کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ آپ لوگوں تک پیغام کو پہنچا دیں اور لوگوں کو اسے قبول کرنے کی دعوت دے دیں۔ پھر اسے رد کرنے کے سنگین نتائج سے خبردار بھی کر دیں۔ باقی سب اللہ پر چھوڑ دیں۔ یہی اللہ پر بھروسے کی ایک بہترین مثال ہے۔ یہ توکل والا خطاب رسول اللہ ﷺ سے دو بار دہرایا گیا ہے۔ اور یہ کوئی ایسا موضوع نہیں ہے کہ زبردستی سکھایا جائے اور نہ ہی کوئی ایسا پیغام ہے جو پکڑ پکڑ کر پہنچایا جائے۔ اس میں یہ بات بھی مضمر ہے کہ ایسا کرنا نہ تو تمہاری ذمہ داری ہے اور نہ ہی کسی اور مبلغ کی۔ جب کہ سب کو معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سارے معاملات کا انتظام سنبھالتا ہے۔ اور جو اس کی طرف جھک جاتے ہیں۔ تو سوائے اس کی رضا کے ان کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں سوجھتی۔ پھر وہی ان خاص بندوں کے معاملات کا انتظام نہایت

احسن طریقے سے کرتا ہے اور ان کی نگرانی بھی کرتا رہتا ہے۔ کیونکہ یہ خالق کی ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ اس کی مخلوق میں سے نیک اور محسن کی طرف توجہ دے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ایک بہترین نمونہ بتایا ہے۔ جس کی پیروی کی جانی چاہیئے۔ خاص طور پر اخلاق میں اور اپنے رب پر توکل کرنے کے معاملے میں آپ کا کردار نہایت عروج پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات اپنے رب سے التجا کرتے تھے کہ اے پروردگار! میری التجا ہے کہ مجھے پلک جھپکنے کے لیے بھی اپنے آپ پر بھروسہ کرنے کا موقع نہ دینا ورنہ میں ضرور ہلاک ہو جاؤں گا۔

اور اس کے جواب میں ایک روایت قدسی کے مطابق لب لباب کچھ یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ میرے بندے اور رسول ہیں اور میں نے آپ کو متوکل پایا ہے۔ اس لیے کہ کسی معاملے پر اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے کے بعد۔ اس پر عملی اقدام کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور اس کی مدد و نصرت پر یقین کامل رکھتے ہیں۔

یہ وہ صفت ہے جو اس کے معانی سے آگاہ ہونے پر اسے کثرت سے دہرایا جاتا ہے۔ اور اس کے دہرانے والے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جنت کے باغوں سے جوڑتا ہے۔ حقیقت میں اسی کے پاس تمام خوبصورتی ہے۔ کمال ہے۔ جلال ہے۔ وہی الوکیل بھی ہے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ رب کو کثرت سے یاد کیا کرتے تھے۔ اپنے اصحاب اور پیروکاروں کو یاد دلاتے تھے کہ پریشانی۔ تنگی اور مصیبت کے وقت اس صفتِ توکل کے ذکر میں کبھی کوتاہی نہ کریں۔ اور حَسْبُنَا ٱللَّهُ وَنِعْمَ ٱلْوَكِيلُ کا ورد کرتے رہیں

جس کا مطلب یہ ہے کہ۔ اللہ جل شانہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ بڑا ہی کارساز ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس پر توکل کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

اللہ ہی توالوکیل ہے اور وہی تمہارا مولیٰ ہے۔ جو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے بندوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی طرف کوشش میں مشغول رہتے ہیں۔ اور ان کے لیے مہیا کیے گئے دستیاب وسائل پر بھروسہ نہیں کرتے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اپنا کفایتی منتخب کرنے والا وہی ہے جس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حقوق وفرائض کی پاسداری کرتے ہوئے اپنے نفس کو اللہ کے احکام کا پابند بنالیا۔ اور جو کچھ بھی شیطان نے اس سے کروانا چاہا۔ اس کے مخالف ہو گیا۔ دن رات اس کا اپنا شیطانی جذبہ ایک لمحے کے لیے بھی عود نہ ہوا۔ کچھ بھی سستی کیے بغیر وہ اپنی ابدی منزل پر گامزن رہا۔ اور پلک جھپکنے کے لیے بھی اس کا رجحان اللہ کی طرف سے ماند نہ پڑا ہے۔ تو حقیقت میں اس نے اپنے رب پر بھروسہ کیا اور سارے مفادات کی حفاظت کرلی۔

قرآن کریم میں الوکیل یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ ان میں وہ آیات بھی شامل ہیں جو اللہ پر توکل کا درس دیتی ہیں۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلْقَلْبِ لَٱنفَضُّوا۟ مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى ٱلْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَوَكِّلِينَ ﴿159﴾

سورۃ آل عمران آیت 159

اللہ کی رحمت سے تمہارا مزاج ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوا ہے۔ اور اگر تم تندخو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب تمہارے پاس سے چھٹ جاتے۔ پس انہیں معاف کردو اور ان کے لئے بخشش مانگو اور ان سے اپنے کام کے بارے مشورہ کرلیا کرو۔ اور جب (کسی کام کے کرنے کا) پکا ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بیشک اللہ بھروسہ رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ٱلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ ٱلنَّاسُ إِنَّ ٱلنَّاسَ قَدْ جَمَعُوا۟ لَكُمْ فَٱخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَٰنًا وَقَالُوا۟ حَسْبُنَا ٱللَّهُ وَنِعْمَ ٱلْوَكِيلُ ﴿173﴾

سورۃ آل عمران آیت 173

(جب) ان سے لوگوں نے کہا کہ بلاشبہ کفار نے تمہارے مقابلے کے لئے سامان جمع کیا ہے پس تم ان سے ڈر جاؤ تو ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا اور کہنے لگے ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین وکیل و کارساز ہے۔

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا۟ مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ ٱلَّذِى تَقُولُ ۖ وَٱللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿81﴾

سورۃ النساء آیت 81

اور یہ لوگ منہ پر تو کہتے ہیں کہ اطاعت کر لی لیکن جب تیرے پاس سے باہر جاتے ہیں۔ تو ان میں سے ایک فریق رات بھر تیری باتوں کے خلاف مشورے کرتا ہےاور جو مشورے بھی یہ کرتے ہیں اللہ ان کو لکھ رکھتا ہے۔پس ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھو اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے

۔

وَلِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ **وَكِيلًا** ﴿132﴾

سورۃ النساء آیت 132

اور (ذہن نشین کر لو کہ) آسمانوں کی اور زمین کی ساری چیزوں پر اللہ ہی کا اختیار ہے۔اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۖ وَلَا تَقُولُوا۟ ثَلَٰثَةٌ ۚ ٱنتَهُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ أَن يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٌ ۘ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ **وَكِيلًا** ﴿171﴾ ع23

سورۃ النساء آیت 171

اے اہلِ کتاب ! ۔ تم اپنے دین میں حد سے آگے نہ بڑھو اور اللہ کی شان میں سچ کے علاوہ کچھ نہ کہو۔ بلا شبہ مسیح عیسیٰؑ ابن مریم صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جسے مریمؑ کی طرف ڈال دیا گیا تھا اور اس کی جانب سے ایک روح ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور (یوں) نہ کہو کہ (عبادت کے لائق) تین ہیں۔ اس بات سے باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بیشک واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی صرف عبادت کے لائق ہے۔ وہ اس سے بالکل پاک ہے کہ اس کے کوئی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور اللہ ہی وکیل و کارساز کافی ہے۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ فَٱعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿102﴾

سورۃ الأنعام آیت 102

یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا وکیل و کفیل ہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهِۦ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهُۥ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَآ أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿12﴾ ط

سورۃ ہود آیت 12

تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے تو شاید کہیں تم (کفار کی باتوں سے متاثر ہو کر) اس میں سے کچھ چھوڑ بیٹھو۔ ان کے صرف یہ کہنے پر تمہارا دل تنگ ہو کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہو گیا۔ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ چلا آیا۔ بلاشبہ تم تو محض آگاہی دینے والے ہو۔ اور اللہ ہی ہر چیز پر پوری طرح نگہبان ہے۔

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُۥ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ ٱللَّهِ لَتَأْتُنَّنِى بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّآ ءَاتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ ٱللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿66﴾

سورۃ یوسف آیت 66

(یعقوبؑ نے) کہا کہ میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ مجھے اللہ کا عہد نہ دو کہ تم بلاشبہ اس کو میرے پاس ضرور لاؤ گے۔ مگر یہ کہ تم سب گھیر لئے جاؤ۔ پھر جب سب نے اسے عہد دے دیا تو (یعقوبؑ نے) کہا کہ جو قول و قرار ہم کر رہے ہیں اس پر اللہ ہی ضامن ہے۔

وَءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ وَجَعَلْنَٰهُ هُدًى لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا۟ مِن دُونِى وَكِيلًا ﴿2﴾ ط

سورۃ الاسراء آیت 2

اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنادیا (جس میں خاص ارشادِ ربانی تھا) کہ میرے علاوہ کسی کو بھی وکیل وکارساز نہ بنانا۔

إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿65﴾

سورة الإسراء آیت 65

بیشک میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کچھ بھی زور وغلبہ نہیں۔اور تیرا رب ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِى وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا ٱلْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَٰنَ عَلَىَّ ۖ وَٱللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿28﴾ 3ع

سورة القصص آیت 28

موسیٰؑ نے کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان یہ بات طے پا گئی۔ان دونوں میں سے جو مدت بھی میں (چاہوں) پوری کردوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔اور ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ گواہ ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿3﴾

سورة الأحزاب آیت 3

اور اللہ پر بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

وَلَا تُطِعِ ٱلْكَٰفِرِينَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَدَعْ أَذَىٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ﴿48﴾

سورۃ الأحزاب آیت 48

اور نہ تو کافروں اور منافقوں کی اطاعت کرنا اور نہ ہی ان کی ایذارسانی کی پروا کرنا۔اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿38﴾

سورۃ الزمر آیت 38

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔پوچھو کیا پھر تم نے کبھی غور کیا؟۔کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس نقصان کو دور کر سکتے ہیں؟۔یا اگر اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟۔(ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿62﴾

سورۃالزمر آیت 62

اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگران بھی ہے۔

رَّبُّ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿9﴾

سورۃالمزمل آیت 9

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پس اسی کو اپنا وکیل وکارساز بنالو۔

وکیل کے موضوع پر قرآن کریم میں یہ بھی آیت ہے۔جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں۔مگر ان کا تذکرہ بات کو مزید واضح کر دیتا ہے۔کہ اللہ کے مقابل کوئی ایسا کہاں !۔

هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ جَٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا فَمَن يُجَٰدِلُ ٱللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿109﴾

سورۃالنساء آیت 109

ہاں یہ تم ہی ہو کہ دنیا میں تم ان کی طرف سے بحث کر لیتے ہو۔ لیکن قیامت کے دن اللہ کے سامنے ان کی حمایت کون کرے گا؟۔ اور کون ہوگا جو ان کا وکیل بن کر کھڑا ہو سکے گا؟۔

وَكَذَّبَ بِهِۦ قَوْمُكَ وَهُوَ ٱلْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿66﴾ ط

سورۃ الانعام آیت 66

اور تیری قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہ سراسر حق ہے۔ کہہ دو کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔

وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَآ أَشْرَكُوا۟ ۗ وَمَا جَعَلْنَٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿107﴾

سورۃ الانعام آیت 107

اور اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے نہ تو تم کو ان پر نگہبان مقرر کیا ہے اور نہ ہی تم ان کے ذمہ دار ہو۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنِ ٱهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِى لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿108﴾ ط

سورۃ یونس آیت 108

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان !۔ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق سچ (یعنی سچا دین) آچکا ہے۔ تو بس البتہ جو کوئی ہدایت پالے گا تو وہ اپنے ہی بھلے کے لئے ہدایت پائے گا۔ اور جو گمراہ رہے گا۔ تو بلاشبہ اس گمراہی کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔ اور میں تم پر کوئی وکیل نہیں ہوں۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿54﴾

سورۃ الاسراء آیت 54

تمہارا رب تم کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر چاہے تم پر رحم کردے اور اگر چاہے تمہیں عذاب دیدے۔ او رہم نے تمہیں ان لوگوں پر کوئی ذمہ دار بنا کر تو نہیں بھیجا۔

أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ ٱلْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا۟ لَكُمْ وَكِيلًا ﴿68﴾ لا

سورۃ الاسراء آیت 68

کیا پھر تم اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ وہ تمہیں خشکی کی طرف لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی چلا دے؟۔ پھر تم کسی کو بھی اپنا مددگار نہ پاؤ۔

وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِۦ عَلَيْنَا وَكِيلًا ﴿86﴾ لا

سورۃ الاسراء آیت 86

اور اگر ہم چاہیں تو واقعی اس (وحی) کو سلب کر لیں جو کہ ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے۔ پھر تجھے اس کے لئے ہمارے مقابلے میں کوئی بھی حمایتی ومددگار نہ مل سکے۔

أَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿43﴾ لا

سورۃ الفرقان آیت 43

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا؟۔ جس نے اپنی خواہش نفس کو عبادت کیا جانے والا (معبود) بنا رکھا ہے۔ کیا پھر تم اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہو۔

إِنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ لِلنَّاسِ بِٱلْحَقِّ ۖ فَمَنِ ٱهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿41﴾ 4ع

سورۃ الزمر آیت 41

یقیناً ہم نے تم پر یہ کتاب بنی نوع انسان (کی ہدایت) کے لئے حق کے ساتھ اتاری ہے۔ تو جو بھی ہدایت پائے گا تو البتہ صرف اپنے ہی (بھلے کے) لئے پائے گا۔ اور جو گمراہ ہو گا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر ہو گا۔ تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔

وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿6﴾

سورة الشوری آیت 6

اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا رکھا ہے اللہ ان پر نظر رکھے ہوئے ہے اور تم ان پر ذمہ دار نہیں ہو۔

الولي

الولی سے عام مراد۔دوست۔سرپرست۔قرابت۔قربت۔رشتہ داراورپڑوسی وغیرہ ہے۔اس کا مطلب حامی۔محبوب اور حلیف بھی ہے۔ان تمام معانی میں جو قدر مشترک ہے وہ قربت ہے۔اس طرح سے ولی وہ ہے جو جسمانی اور علامتی طور پر کسی کے قریب ہو۔اور اگر سوچو تو قرابت کے ان معنی کے مطابق بھی اللہ سے زیادہ کوئی قریب نہیں یوں بھی اس کا اپنے بندوں کے لیے ولی ہونا ثابت ہوتا ہے جو اللہ کے ولی ہونے کی ایک بڑی دلیل ہے۔

اور ایسا عظیم دوست جس میں بچانے والے کا عنصر اپنی تمام تر خصوصیات کے ساتھ واضح طور پر موجود ہو وہ کامل ولی اور آقا کا ہوتا ہے۔اور ولی کا لفظ بچانے والے آقا کے معانی میں اللہ کے لیے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔کیونکہ حقیقی بچانے والا کامل ولی۔دوست بھی اور آقا بھی صرف اور صرف اللہ جل شانہ ہی ہے۔یہ صرف اللہ کی ولایت کے ساتھ خاص ہے۔دیکھئے درج ذیل آیت۔

وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿43﴾ط هُنَالِكَ ٱلْوَلَـٰيَةُ لِلَّهِ ٱلْحَقِّ ج هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿44﴾ع5

سورۃ الکھف آیت 43

اوراس کی مدد کے لئے کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو کہ اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بچاؤ کر لیتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے والا ہو سکا۔ یہاں پر (ثابت ہو جاتا) ہے کہ خاص کر ولایت کامل سب اللہ ہی کی بر حق ہے۔ اسی کا انعام بہتر ہے اور اسی کا دیا ہوا بدلہ بہت اچھا ہے۔

جو کل کائنات کا انتظام وانصراف کرتا ہے ہر شے پر نگرانی رکھتا ہے اور کائنات میں کسی بھی لمحہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات پر قدرت رکھتا ہے۔اس لیے اس سے بہتر کوئی دوست۔ آقا اور ولی نہیں ہو سکتا۔

درج ذیل آیات اس طرح سے ترتیب دی ہیں کہ

اللہ کی ولایت پر پہلے وہ آیات درج کی ہیں جن میں ولی کا لفظ آیا ہے

پھر وہ آیات لکھی ہیں جن میں ولی اور اولیاء کا لفظ ہے

اور پھر صرف اولیاء والی آیات ہیں۔

اس کے بعد کچھ آیات ہیں جن میں متفرق ولی اور اولیاء کا ذکر ہے۔

اور رنگوں کا امتزاج بھی ایسے ہی منتخب کیا ہے جس طرح کے رنگوں سے ولی اور اولیاء کے لفظوں کو اوپر والے جملوں میں اجاگر کیا ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿107﴾

سورۃ البقرۃ آیت 107

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمان وزمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے؟۔ اور اللہ کے علاوہ کوئی بھی تمہارا ولی اور مددگار نہیں۔

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ ٱلْيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ ٱلَّذِى جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿120﴾

سورۃ البقرۃ آیت 120

اور یہودی و عیسائی تم سے ہر گز نہ راضی ہوں گے جب تک تم ان کی پیروی نہ کرنے لگ جاؤ۔ کہہ دو بیشک حقیقی ہدایت بس وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔اور اگر (اللہ کی طرف سے) علم آ جانے کے بعد تم بھی اُن کی خواہشات پہ چلے تو تمہارے لئے بھی اللہ کی پکڑ سے بچانے والا نہ تو کوئی ولی ہو گا اور نہ ہی مدد گار۔

إِنَّ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِإِبْرَٰهِيمَ لَلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا ٱلنَّبِىُّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ وَلِىُّ
ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿68﴾

سورۃ آل عمران آیت 68

بیشک لوگوں میں ابراہیمؑ کے سب سے زیادہ قریب تو یہ نبیؐ اور وہ لوگ ہیں جو اس پر ایمان لائے ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی مومنوں کا ولی ہے۔

وَأَنذِرْ بِهِ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوٓا۟ إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِۦ وَلِىٌّ وَلَا
شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿51﴾

سورۃ الانعام آیت 51

اور وہ لوگ جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے محشر میں جمع کیے جائیں گے اور اس (اللہ) کے علاوہ نہ تو ان کا کوئی ولی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ ان کو اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کردو تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

وَذَرِ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِۦٓ أَن
تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِىٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ

عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَآ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أُبْسِلُواْ بِمَا كَسَبُواْ ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ
وَعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُواْ يَكْفُرُونَ ﴿70﴾ 8ع

سورۃ الانعام آیت 70

اور انہیں چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ اور انہیں قرآن سے نصیحت کرتے رہو تاکہ کوئی اپنے کرتوتوں کے باعث ہلاکت میں نہ ڈال دیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی سفارش کرنے والا اور اگر کوئی دنیا بھر کا معاوضہ بھی دینا چاہے تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہلاکت میں ڈال دیئے گئے۔ ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہوگا اور ان کے کفر و انکار کے صلے میں دردناک عذاب ہوگا۔

يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ مَا قَالُواْ وَلَقَدْ قَالُواْ كَلِمَةَ ٱلْكُفْرِ وَكَفَرُواْ بَعْدَ إِسْلَٰمِهِمْ وَهَمُّواْ بِمَا لَمْ
يَنَالُواْ ۚ وَمَا نَقَمُوٓاْ إِلَّآ أَنْ أَغْنَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ مِن فَضْلِهِۦ ۚ فَإِن يَتُوبُواْ يَكُ
خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْاْ يُعَذِّبْهُمُ ٱللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى
ٱلْأَرْضِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿74﴾

سورۃ التوبۃ آیت 74

یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کچھ نہیں کہا کہ اور البتہ یقیناً انہوں نے کفر کا کلمہ کہہ دیا ہے اور وہ اسلام لانے کے بعد یہ کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایسا کچھ کرنے کا تہیّہ کیا تھا جو پورا نہ کر سکے۔ اور یہ سب کچھ اس بات کا بدلہ لے رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے دولتمند کر دیا ہے۔ پس وہ اگر اب بھی توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور انہیں دنیا جہان میں کوئی ولی اور کوئی بھی مددگار نہیں ملے گا۔

إِنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿116﴾

سورۃ التوبۃ آیت 116

یقیناً آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی بھی ولی اور مددگار نہیں ہے۔

۞ رَبِّ قَدْ ءَاتَيْتَنِى مِنَ ٱلْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِى مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَنتَ وَلِىِّۦ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِى مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿101﴾

سورۃ یوسف آیت 101

(تو یوسفؑ نے اللہ سے دعا کی کہ) اے میرے رب !۔ تو نے مجھے حکومت دی اور مجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر کا علم بھی سکھلایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے !۔ دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا ولی ہے۔ مجھے مسلمان والی موت ہی دینا اور مجھے صالحین میں شامل کرنا۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَمَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿37﴾ 5ع

سورۃ الرعد آیت 37

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا۔ اور (اللہ کی طرف سے) اس علم کے آجانے کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہشوں پر چلے تو اللہ کے سامنے نہ کوئی تمہارا ولی ہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ فِى ٱلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ وَلِىٌّ مِّنَ ٱلذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًۢا ﴿111﴾ 12ع

سورۃ الاسراء آیت 111

اور کہہ دو سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی مملکت میں شریک ہے۔ اور نہ ہی کسی کمزوری کے باعث اسے کسی ولی (سرپرست وحمایتی) کی ضرورت ہے اور اسی کی کبریائی (اور) کمال درجے کی بڑائی بیان کرتے رہو۔

قُلِ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا۟ ۖ لَهُۥ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِۦ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِى حُكْمِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾

سورۃ الکھف آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔ تمام آسمانوں وزمین کا غیب وہی جانتا ہے۔ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔ نہ تو اس (اللہ) کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی ولی ہے اور نہ ہی وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿22﴾ ع2

سورۃ العنکبوت آیت 22

اور تم (اللہ کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں۔ اور نہ تو اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿4﴾

سورۃ السجدۃ آیت 4

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب چھ دن میں بنادیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ تمہارے لئے اس کے علاوہ نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی سفارش کرنے والا۔ کیا پھر تم غوروفکر کرتے ہوئے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَآءُ فِى رَحْمَتِهِۦ ۚ
وَٱلظَّٰلِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿8﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 8

اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امّت بنادیتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور ظالم لوگوں کا نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ مِنۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوا۟ وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُۥ ۚ وَهُوَ ٱلْوَلِىُّ
ٱلْحَمِيدُ ﴿28﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 28

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی (بارانِ) رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔اور وہی تو ولی ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿31﴾

سورة الشورى آیت 31

اور تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی تمہارا ولی ہے اور نہ ہی مددگار۔

وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن وَلِىٍّ مِّنۢ بَعْدِهِۦ ۗ وَتَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ لَمَّا رَأَوُا۟ ٱلْعَذَابَ
يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ﴿44﴾

سورة الشورى آیت 44

اور جسے اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے تو اس (اللہ جل شانہ) کے بعد اس کا کوئی بھی ولی نہیں۔ اور تم ظالم لوگوں کو دیکھو گے جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو کہیں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی بھی (ممکنہ) صورت ہے؟۔

ٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ يُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَـٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَوْلِيَآؤُهُمُ
ٱلطَّـٰغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ ٱلنُّورِ إِلَى ٱلظُّلُمَـٰتِ ۗ أُو۟لَـٰٓئِكَ أَصْحَـٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
خَـٰلِدُونَ ﴿257﴾ 34ع

سورۃ البقرۃ آیت 257

ایمان والوں کا ولی تو اللہ ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو کفار ہیں ان کے ولی اولیاء طاغوت (یعنی معبودانِ باطل) ہیں وہ انہیں نورِ ہدایت سے نکال کر ظلمت کے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ جہنمی ہیں۔ جو ہمیشہ ہمیش اسی میں پڑے رہیں گے۔

أَمِ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۖ فَٱللَّهُ هُوَ ٱلْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ
شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿9﴾ 1ع

سورۃ الشوریٰ آیت 9

کیا انہوں نے اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ اور بھی ولی اولیاء بنا رکھے ہیں؟۔ ولی تو اللہ ہی ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

إِنَّهُمْ لَن يُغْنُواْ عَنكَ مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۚ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۖ وَٱللَّهُ وَلِىُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿19﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 19

البتہ وہ اللہ کے مقابل تم کو ہرگز کچھ بھی فائدہ نہیں دیں گے۔اور یقیناً ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی اولیاء ہوا کرتے ہیں۔اور اللہ ہی تو متقی لوگوں کا ولی ہے۔

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَآءَهُۥ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿175﴾

سورۃ آل عمران آیت 175

بیشک یہ صرف شیطان ہے جو اپنے ولی اولیاء سے ڈراتا ہے پس تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ ہی سے ہی ڈرتے رہنا اگر تم ایمان والے ہو۔

ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱلطَّٰغُوتِ فَقَٰتِلُوٓاْ أَوْلِيَآءَ ٱلشَّيْطَٰنِ ۖ إِنَّ كَيْدَ ٱلشَّيْطَٰنِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿76﴾ ع10

سورۃ النساء آیت 76

جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافرو ناشکرے ہیں وہ شیطان کے لئے لڑتے ہیں پس تم شیطان کے ولی اولیاء (مددگاروں) سے لڑو بیشک شیطان کی چال بہت بودی و کمزور ہوتی ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُم مِّنَ ٱلْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ ٱلْإِنسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِىٓ أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَىٰكُمْ خَٰلِدِينَ فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿128﴾

سورۃ الأنعام آیت 128

اور جس دن (اللہ جل شانہ) سارے (جنّ وانس) کو محشر میں جمع کرے گا۔ کہ اے گروہ جِنّات !۔ یقیناً تم نے انسانوں میں سے بہت سارے لوگوں کو (گمراہی پر) قابو کر رکھا تھا۔ تو انسانوں میں سے ان کے ولی اولیاء کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم سب نے ایک دوسرے سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس معیاد تک آ پہنچے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر رکھی تھی۔ ارشادِ باری ہو گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے مگر (یہ کہ) جو اللہ چاہے۔ بیشک تیرا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

ٱتَّبِعُوا۟ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃ الأعراف آیت 3

جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اسی پر چلتے رہو اور اس کے علاوہ دوسرے ولی اولیاء کے پیچھے مت چلو۔ تم لوگ تو کم ہی غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ ٱلشَّيۡطَٰنُ كَمَآ أَخۡرَجَ أَبَوَيۡكُم مِّنَ ٱلۡجَنَّةِ يَنزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡءَٰتِهِمَآۚ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمۡ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡۗ إِنَّا جَعَلۡنَا ٱلشَّيَٰطِينَ أَوۡلِيَآءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ ﴿27﴾

سورۃ الأعراف آیت 27

اے اولادِ آدمؑ!۔(محتاط رہنا) کہیں شیطان تمہیں بھی نہ بہکا دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا۔ ان سے ان کے کپڑے تک اتروا دیئے تاکہ ان کے ستر ان پر کھول دے۔ بلا شبہ وہ اور اس کا قبیلہ تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا ولی اولیاء بنا دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيۡهِمُ ٱلضَّلَٰلَةُۚ إِنَّهُمُ ٱتَّخَذُواْ ٱلشَّيَٰطِينَ أَوۡلِيَآءَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَيَحۡسَبُونَ أَنَّهُم مُّهۡتَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ الأعراف آیت 30

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی۔ بلاشبہ ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو ولی اولیاء بنالیا ہے۔ اور (اپنے بارے میں) سمجھتے خیال کرتے ہیں کہ بیشک وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

أُوْلَٰٓئِكَ لَمۡ يَكُونُواْ مُعۡجِزِينَ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنۡ أَوۡلِيَآءَۘ يُضَٰعَفُ لَهُمُ ٱلۡعَذَابُۚ مَا كَانُواْ يَسۡتَطِيعُونَ ٱلسَّمۡعَ وَمَا كَانُواْ يُبۡصِرُونَ﴿20﴾

سورۃ ھود آیت 20

یہ لوگ زمین میں (کسی صورت بھی اللہ کو) ہرا نہیں سکتے اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کوئی ان کا کوئی ولی اولیاء ہے۔ انہیں دگنا عذاب کیا جائے گا۔ (کیونکہ) نہ تو (حق) سن سکتے تھے۔ اور نہ ہی (حقیقت کو) نگاہ بصیرت سے دیکھ سکتے تھے۔

وَلَا تَرۡكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنۡ أَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ﴿113﴾

سورۃ ھود آیت 113

اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہو جانا ورنہ ان کی طرح تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ آچھوئے گی۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ولی اولیاء نہیں ہوگا۔ پھر کہیں سے بھی تمہیں مدد نہ مل سکے گی۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ قُلِ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِى ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا۟ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿16﴾

سورۃ الرعد آیت 16

پوچھو کہ آسمانوں وزمین کارب کون ہے۔ (ان ہی کا نپاتلا جواب) بتادو کہ اللہ۔ پوچھو کہ پھر کیوں تم اس (اللہ) کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنالیتے ہو جو اپنے آپ کے نفع ونقصان کے بھی مالک نہیں ہیں۔ کہہ دو کیا اندھا اور بصیرت والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں۔ بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہوا ہے کیا انہوں نے بھی اس (اللہ جل شانہ) جیسی کوئی مخلوقات پیدا کی ہیں کہ مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ واحد ویکتا اکیلا ہی زبردست ہے۔

وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِهِۦ ۖ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَّأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَٰهُمْ سَعِيرًا ﴿97﴾

سورۃ الاسراء آیت 97

اور جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔اور جن کو گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے تو تم اللہ کے علاوہ اُن کے لئے کوئی ولی اولیاء نہیں پاؤ گے۔اور ہم ان کو قیامت کے دن چہروں کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے کر کے اٹھائیں گے۔ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جب یہ بجھ جانے کو ہو گی تو ہم اسے ان پر مزید بھڑکا دیں گے۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ ٱلْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِۦٓ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُۥ وَذُرِّيَّتَهُۥٓ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِى وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّۢ ۚ بِئْسَ لِلظَّٰلِمِينَ بَدَلًا ﴿50﴾

سورۃ الکہف آیت 50

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔وہ جنوں میں سے تھا پس اپنے رب کے حکم سے نافرمانی کر لی۔پھر کیا تم مجھے (یعنی اللہ کو) چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو ولی اولیاء بناتے ہو حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں۔اور ظالم لوگوں کے لئے (اللہ کی جگہ) کیا ہی برا بدل ہے۔

أَفَحَسِبَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَن يَتَّخِذُواْ عِبَادِي مِن دُونِيٓ أَوْلِيَآءَۚ إِنَّآ أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَٰفِرِينَ نُزُلًا ﴿102﴾

سورۃ الکھف آیت 102

کیا پھر منکرین وناشکرے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ میرے علاوہ میرے بندوں کو اپنا ولی اولیاء بنالیں گے۔(تو ہم خوش ہو جائیں گے۔ نہیں) البتہ ہم نے ایسے کافروں (ناشکروں) کے لئے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے۔

قَالُواْ سُبْحَٰنَكَ مَا كَانَ يَنۢبَغِي لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُواْ ٱلذِّكْرَ وَكَانُواْ قَوْمًۢا بُورًا ﴿18﴾

سورۃ الفرقان آیت 18

وہ کہیں گے تو بالکل پاک ہے ہمیں یہ قطعاً لائق نہ تھا کہ تیرے علاوہ کسی اور کو ولی اولیاء بناتے لیکن تو نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو اتنی سہولتیں اور آسائشیں دے رکھی تھیں یہاں تک کہ وہ تجھے یاد رکھنا بھول گئے اور اس طرح تباہ و برباد ہوتے چلے گئے۔

مَثَلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ ٱلْعَنكَبُوتِ ٱتَّخَذَتْ بَيْتًاۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ ٱلْبُيُوتِ لَبَيْتُ ٱلْعَنكَبُوتِۖ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ ﴿41﴾

سورۃ العنکبوت آیت 41

جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ (دوسروں کو اپنا) ولی اولیاء بنا رکھا ہے ان لوگوں کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (اپنی بساط میں مضبوط) گھر بناتی ہے۔ اور بلاشبہ سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہی ہوتا ہے۔ اے کاش یہ لوگ (اس بات کو) جانتے ہوتے۔

أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿3﴾

سورۃ الزمر آیت 3

آگاہ رہو! ۔ عبادت خالص اللہ ہی کے لئے (لائق وزیبا) ہے۔ جنہوں نے اس کے علاوہ اور ولی اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ان کی عبادت تو ہم اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب تر کردیں ۔البتہ اللہ ایسے جھوٹے ناشکروں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔ بیشک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿6﴾

سورۃ الشوری آیت 6

اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنا رکھا ہے اللہ ان پر نظر رکھے ہوئے ہے اور تم ان پر
ذمہ دار نہیں ہو۔

وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَآءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ
مِن سَبِيلٍ ﴿46﴾ ط

سورۃ الشوری آیت 46

اور ان کا اللہ کے علاوہ کوئی بھی ولی اولیاء نہ ہوگا کہ ان کو بچالے۔ اور جسے اللہ گمراہ ہو جانے دے اس کے
لئے (ہدایت پانے کا) کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔

مِّن وَرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِى عَنْهُم مَّا كَسَبُوا۟ شَيْـًٔا وَلَا مَا ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ
أَوْلِيَآءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿10﴾ ط

سورۃ الجاثیۃ آیت 10

ان کے پیچھے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے کمایا تھا ان کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ہی وہ کام آئیں گے
جن کو انہوں نے اللہ کے علاوہ ولی اولیاء بنا رکھا تھا۔ اور ان کے لئے بہت سخت عذاب ہے۔

وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ ٱللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُۥ مِن دُونِهِۦٓ
أَوْلِيَآءُ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿32﴾

سورۃ الأحقاف آیت 32

اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو عملی طور پر قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں (اللہ کو) ہرگز عاجز نہیں کرسکے گا اور اللہ کے علاوہ اس کا کوئی بھی ولی اولیاء نہیں ہوگا۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

ولی اولیاء کے موضوع پر قرآن کریم میں اور آیات بھی ہیں۔ جو اللہ کے اسماء میں تو شامل نہیں ۔مگر ان کا تذکرہ صرف اس لیے مفید ہے۔ کہ ان متفرق آیات سے بات مزید واضح ہو جاتی ہے۔ اور پوری تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے۔ اور انسان کسی ایک آیت پر محل تعمیر کیے گئے زاویے سے ہوشیار رہتا ہے۔

لَّا يَتَّخِذِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ
مِنَ ٱللَّهِ فِى شَىْءٍ إِلَّآ أَن تَتَّقُوا۟ مِنْهُمْ تُقَىٰةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ
ٱلْمَصِيرُ ﴿28﴾

سورۃ آل عمران آیت 28

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنے ولی اولیاء (دوست) نہ بنائیں مگر اس صورت میں کہ تمہیں ان کے شر سے بچاؤ کرنا مقصود ہو۔ اور جو (بغیر مذکورہ مقصد کے) ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق اور سروکار نہیں ہوگا۔ اور اللہ تمہیں اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

وَدُّواْ لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُواْ فَتَكُونُونَ سَوَآءً ۖ فَلَا تَتَّخِذُواْ مِنْهُمْ أَوْلِيَآءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَخُذُوهُمْ وَٱقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُواْ مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿89﴾ لا

سورۃ النساء آیت 89

یہی تو وہ چاہتے ہیں کہ جیسے وہ خود کافر ہیں (ایسے ہی) تم بھی کافر بن جاؤ تاکہ پھر (وہ اور) تم سب برابر ہو جاؤ۔ پس جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرکے نہ آجائیں ان میں سے کسی کو بھی ولی اولیاء (دوست) نہ بنانا۔ پھر اگر وہ اس بات کو قبول نہ کریں تو جہاں کہیں بھی پائے جائیں ان کو پکڑو اور قتل کردو۔ اور ان میں سے کسی کو بھی اپنا ولی (رفیق) اور مددگار نہ بناؤ۔

ٱلَّذِينَ يَتَّخِذُونَ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ ٱلْعِزَّةَ فَإِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ﴿139﴾ ط

سورۃ النساء آیت 139

جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ولی اولیاء (دوست) بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے ہاں سے عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یقیناً عزت تو سب کی سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے؟۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَٰنًا مُّبِينًا ﴿144﴾

سورۃ النساء آیت 144

اے ایمان والو!۔ مومنوں کے علاوہ کافروں کو ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا کھلا کھلا الزام لے لو؟۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿51﴾

سورۃ المائدۃ آیت 51

اے ایمان والو ! ۔یہودی اور عیسائی کو ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ہی ولی اولیاء (دوست) ہیں۔اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو بلاشبہ وہ ان ہی میں سے ہوگا ۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَٱلْكُفَّارَ أَوْلِيَآءَ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿57﴾

سورۃ المائدۃ آیت 57

اے ایمان والو ! ۔ایسے لوگوں کو اپنے ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل تماشا بنائے ہوئے ہوں (خواہ) وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کافروں میں (سے ہوں) ۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو اگر تم ایمان والے ہو۔

وَلَوْ كَانُوا۟ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلنَّبِىِّ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا ٱتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿81﴾

سورۃ المائدۃ آیت 81

اور اگر وہ اللہ پر اور نبیؐ پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی ہے اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو کبھی بھی ولی اولیاء (دوست) نہ بناتے لیکن ان میں سے بہت سارے لوگ فاسق ہی ہیں۔

وَلَا تَأْكُلُوا۟ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُۥ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَٰدِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿121﴾ 14ع

سورۃ الأنعام آیت 121

اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ اور یقیناً اس کا کھانا فسق و گناہ ہے۔ اور بلا شبہ شیطان اپنے ولی اولیاء (دوستوں) کے دلوں میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تم سے جھگڑا کریں۔ اور اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو بیشک تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّى بَعْضَ ٱلظَّٰلِمِينَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿129﴾ 15ع

سورۃ الأنعام آیت 129

اور اسی طرح ہم بعض ظالم لوگوں کو ان کے کرتوتوں کی وجہ سے بعض پر ولی بنا دیتے ہیں۔

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ ٱللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَمَا كَانُوٓا۟ أَوْلِيَآءَهُۥٓ ۚ إِنْ أَوْلِيَآؤُهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿34﴾

سورۃ الأنفال آیت 34

اور اللہ ان (مکے والوں) کو کیوں کر عذاب نہ دے۔ جب کہ وہ (مسلمانوں کو) مسجد حرام سے روکتے ہیں جب کہ وہ تو اس کے متولی بھی نہیں ؟۔ اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہی ہیں لیکن ان میں بہت سارے لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ
ءَاوَواْ وَّنَصَرُوٓاْ أُوْلَٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍۚ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمْ يُهَاجِرُواْ مَا
لَكُم مِّن وَلَٰيَتِهِم مِّن شَىْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُواْۚ وَإِنِ ٱسْتَنصَرُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ فَعَلَيْكُمُ
ٱلنَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿72﴾

سورۃ الانفال آیت 72

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے (ان مہاجروں کو) جگہ دی اور ان کی مدد بھی کی۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (رفیق) ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لے آئے مگر گھر بار نہیں چھوڑا تو جب تک وہ ہجرت نہ کر لیں تمہیں ان کی ولایت (رفاقت) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اگر وہ دینی معاملات میں تم سے مدد چاہیں تو ان کی مدد کرنا تم پر لازم ہو جائے گا مگر ان لوگوں کے خلاف (مدد کرنا جائز نہیں ہوگا) کہ جن میں اور تم میں کوئی آپسی معاہدہ ہو۔ اور جو بھی تم کرتے ہو اللہ اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِى ٱلْأَرْضِ وَفَسَادٌ
كَبِيرٌ ﴿73﴾ ط

سورۃ الانفال آیت 73

اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہیں وہ ایک دوسرے کے ولی اولیاء (دوست) ہیں۔ اگر تم ایسے نہ کروگے تو ملک میں فتنہ پھیلتا رہے گا اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوٓا۟ ءَابَآءَكُمْ وَإِخْوَٰنَكُمْ أَوْلِيَآءَ إِنِ ٱسْتَحَبُّوا۟ ٱلْكُفْرَ عَلَى
ٱلْإِيمَٰنِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿23﴾

سورۃ التوبۃ آیت 23

اے ایمان والو! ۔ اپنے (ماں) باپ اور (بہن) بھائیوں کو ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ۔ اگر وہ ایمان کے مقابلے کفر کو پسند کرلیں۔ اور تم میں سے جو کوئی بھی ان کو ولی (دوست) بنائیں گے پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
ٱلْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿71﴾

سورۃ التوبۃ آیت 71

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی اولیاء (دوست) ہیں۔ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ بہت زبردست نہایت حکمت والا ہے۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿62﴾ ج صلے

سورۃ یونس آیت 62

آگاہ رہو بیشک جو اللہ کے ولی اولیاء (دوست) ہیں ان پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

ٱلنَّبِىُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَٰجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمْ ۗ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ
أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ إِلَّآ أَن تَفْعَلُوٓا۟ إِلَىٰٓ
أَوْلِيَآئِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْكِتَٰبِ مَسْطُورًا ﴿6﴾

سورۃ الأحزاب آیت 6

نبیؐ تو مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور نبیؐ کی بیویاں ان سب (مومنوں) کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے (ترکے میں) عام مومنوں و مہاجروں کی نسبت ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے ولی اولیاء (دوستوں) کے ساتھ احسان کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھ دیا گیا ہے۔

نَحْنُ أَوْلِيَآؤُكُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِىٓ أَنفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿31﴾ ط

سورۃ فصلت آیت 31

ہم دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی تمہارے ولی اولیاء (ساتھی) ہیں اور وہاں تمہارے لئے وہی کچھ ہو گا جو تمہارا جی چاہے گا اور ہر وہ چیز اس میں موجود ہو گی جو تم طلب کرو گے۔

وَلَا تَسْتَوِى ٱلْحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُ ۚ ٱدْفَعْ بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِى بَيْنَكَ وَبَيْنَهُۥ
عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُۥ وَلِىٌّ حَمِيمٌ ﴿34﴾

سورة فصلت آیت 34

اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو اس (برائی) کو احسن طریقے سے دفع کرو (پھر دیکھ لینا) کہ ایک دم سے تم میں اور جس میں دشمنی تھی گویا کہ وہ گرم جوش ولی (دوست) بن گئے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ
كَفَرُوا۟ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ يُخْرِجُونَ ٱلرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ رَبِّكُمْ إِن
كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَٰدًا فِى سَبِيلِى وَٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِى ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَأَنَا۠
أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿1﴾

سورة الممتحنة آیت 1

اے ایمان والو!۔ تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اپنا ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجنے لگو حالانکہ یقیناً وہ اس سچے دین کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے اور وہ رسول کو اور خود تمہیں بھی محض اس بات پر جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو۔ اگر (اِدھر) تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو (تو اُدھر) تم چھپ کر ان کو

دوستی کا پیغام بھیجتے ہو ؟۔حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو تم
میں سے ایسا کرے گا تو یقیناً وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ هَادُوٓاْ إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلَّهِ مِن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُاْ ٱلْمَوْتَ
إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴿6﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 6

کہہ دو کہ اے یہودیو !۔اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی اللہ کے ولی اولیاء ہو
تو پھر موت کی آرزو کرو اگر تم بالکل سچے ہو۔

الوہاب

الوہاب۔اسم ہِبَ سے ماخوذ ہے جس کا فعل یہیب ہے۔اس کا مطلب ہے کسی دوسرے کو اس چیز کا مالک بنا دینا۔اس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات الوہب اور الوہاب ہیں۔الوہب کا مطلب ہے ہِبہ کے وصف پر دینے والا۔۔جب کہ الوہاب اسی کا اعلیٰ درجہ ہے۔جو کثرت سے تحفے تحائف دیتا ہے۔وہ ایسا دینے والا ہے۔جو کوئی معاوضہ طلب کیے بغیر دیتا ہے۔یہ وہ تحفہ ہوتا ہے۔جس پر دینے والا کسی کو بغیر کسی لالچ و طمع کے دیتا ہے۔اس پر کسی طرح کا نفع حاصل کرنا مقصد نہیں ہوتا۔ایک نعمت کی صورت میں اللہ کی عطا ہوتی ہے۔جو بغیر کسی معاوضے کے ملتی ہے۔

وہ اپنے بندوں پر بغیر کسی ذاتی غرضی کے اپنے احسانات کرتا رہتا ہے۔وہ مانگنے پر بھی عطا کرتا ہے اور بغیر مانگے بھی دیتا رہتا ہے۔وہ ضرورتوں سے بھرپور واقف ہے۔وہ دلوں میں اٹھنے والے خیالات کو بھی جانتا ہے اور کئی دفعہ الفاظ زبان پر آنے سے پہلے ہی انہیں دے دیتا ہے۔وہی دینے والا ہے بس وہی ایک دینے والا ہے۔اس سے بڑھ کر کوئی مہربان نہیں۔وہ سب سے زیادہ شفیق۔سب سے زیادہ عطا کرنے والا۔جو احسان پر احسان کیے جاتا ہے۔ہمیشہ سے دینے والا ہے۔جب سے دنیا بنی ہے دیئے ہی جا رہا ہے اور رہتی دنیا تک دیتا رہے گا۔

وہ اپنے بندوں کو اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے۔وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس سے جڑ جائیں۔در بدر نہ ہوں۔اسی سے مانگیں۔اسی سے دعاؤں اور مناجات کا سلسلہ جاری رکھیں۔اس کا قرب

حاصل کریں۔جو جو بھی اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ تو اس کو پا لیتا ہے۔ وہ تو ہر وقت اپنے بندوں کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر بندے ہی اس سے دور بھاگتے ہیں۔ کبھی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ۔ کبھی فساد سے۔ کبھی شرک کی بدولت اس سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ سیدھا سیدھا اس سے مانگنے کی بجائے اپنے طریقے ایجاد کر رکھے ہیں۔ بغیر کسی ثبوت کے بیچ میں واسطے ڈال دیتے ہیں۔ اپنے طور پر شفارشی مقرر کیے ہوئے ہیں۔ جب کہ اللہ کی طرف واضح ہدایت موجود ہے کہ۔ ڈاریکٹ مانگنا اللہ سے ہی ہے۔

ثُمَّ أَفِيضُواْ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ وَٱسْتَغْفِرُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿199﴾

سورۃ البقرۃ آیت 199

پھر تم لوٹو جہاں سے سارے لوٹ کر آتے ہیں اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ وَقَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿285﴾

سورۃ البقرۃ آیت 285

رسول ایمان رکھتا ہے اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوا۔ اور سارے مومن بھی۔ اللہ پر۔ اور اس کے فرشتوں پر۔ اور اس کی کتابوں پر۔ اور اس کے رسولوں پر۔ ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ)۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ اور وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کرلیا۔ اے ہمارے رب !۔ ہم تیری ہی بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ٱلصَّٰبِرِينَ وَٱلصَّٰدِقِينَ وَٱلْقَٰنِتِينَ وَٱلْمُنفِقِينَ وَٱلْمُسْتَغْفِرِينَ بِٱلْأَسْحَارِ﴿17﴾

سورۃ آل عمران آیت 17

یہ وہ لوگ ہیں جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے۔ اور عبادت میں لگے رہنے والے۔ اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے۔ اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگنے والے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا۟ فَٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا۟ ٱللَّهَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلُوا۟ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴿135﴾

سورۃ آل عمران آیت 135

اور جب یہ لوگ اپنے حق میں کوئی فحش گناہ یا ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے بخشش مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے علاوہ اور کون ہے جو گناہ بخش دے؟۔ اور وہ دیدہ و دانستہ اپنے کسی برے کام پر ڈٹ نہیں جاتے۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا۟ مَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بِهِۦ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبُوا۟ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبْنَ ۚ وَسْـَٔلُوا۟ ٱللَّهَ مِن فَضْلِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿32﴾

سورۃ النساء آیت 32

اور اس فضیلت میں آرزو مت کرو جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے۔ مردوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

وَمَن يَعْمَلْ سُوٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُۥ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ يَجِدِ ٱللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿110﴾

سورۃ النساء آیت 110

اور جو کوئی بھی برائی کرلے یا اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بہت بخشنے والا نہایت مہربان پائے گا۔

قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُ ٱللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ ٱلسَّاعَةُ أَغَيْرَ ٱللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿40﴾

سورة الأنعام آیت 40

کہہ دو ذرا تم سب غور تو کرو کہ اگر اللہ کا عذاب تم پر آ جائے یا تم پر (اچانک) قیامت ہی آ جائے تو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر کسی اور سے دعائیں مانگو گے (بتاؤ تو) اگر تم سچے ہو؟۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓا۟ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ﴿37﴾

سورة الأعراف آیت 37

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟۔ جو اللہ پر جھوٹ وبہتان والی باتیں گھڑ لے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا کہہ دے۔ ان لوگوں کے نصیب کا ان کو مل کر ہی رہے گا۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ کہاں ہیں وہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے تھے؟۔ وہ کہیں گے کہ (آج) سب ہم سے غائب ہو گئے۔ اور اپنے آپ پر گواہی دینے لگیں گے کہ واقعی وہ ناشکرے ومنکرینِ حق تھے۔

قُلَ رَبِّ ٱحۡكُم بِٱلۡحَقِّۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحۡمَٰنُ ٱلۡمُسۡتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴿112﴾ع7

سورۃ الانبیاء آیت 112

(آخرکار نبیؐ نے بھی) کہہ دیا کہ اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ کر دے۔اور ہمارا رب تو بڑا ہی مہربان ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے ان (من گھڑت) باتوں پر جو تم بناتے بیان کرتے ہو۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ هُوَ ٱلۡبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡعَلِيُّ ٱلۡكَبِيرُ﴿62﴾

سورۃ الحج آیت 62

یہ (بات تو پکی) ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن جن سے دعائیں مانگا کرتے ہیں وہ سب باطل ہے۔ اور بیشک اللہ ہی بلند مرتبہ بہت بڑائی والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسۡتَمِعُواْ لَهُۥٓۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخۡلُقُواْ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجۡتَمَعُواْ لَهُۥۖ وَإِن يَسۡلُبۡهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيۡـًٔا لَّا يَسۡتَنقِذُوهُ مِنۡهُۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلۡمَطۡلُوبُ﴿73﴾

سورۃ الحج آیت 73

اے بنی نوع انسان ! ۔ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔اسے غور سے سنو کہ البتہ اللہ کو چھوڑ کر جن سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔ اگرچہ اس کے لئے وہ سارے جمع بھی ہو جائیں۔(مکھی بنانا تو بہت دور کی بات ہے)اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کرلے جائے۔تو اسے چھڑا بھی نہیں سکتے ۔عابد اور معبود دونوں ہی گئے گزرے ہیں۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّى لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًۢا ﴿77﴾ 6ع

سورۃ الفرقان آیت 77

کہہ دو کہ اگر تم (اللہ سے) دعائیں نہیں مانگتے تو میرا رب بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا۔پس یقیناً تم نے تو جھٹلا ہی دیا پس عنقریب اس کی سزا بھی لازمی ہو گی۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿42﴾

سورۃ العنکبوت آیت 42

یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کسی سے بھی دعائیں مانگتے ہیں بیشک اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

فَإِذَا رَكِبُواْ فِى ٱلْفُلْكِ دَعَوُاْ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ فَلَمَّا نَجَّىٰهُمْ إِلَى ٱلْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿65﴾ لا

سورۃ العنکبوت آیت 65

پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اُسی پر اعتقاد رکھتے ہوئے صرف اللہ سے ہی دعا مانگنے لگتے ہیں پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو (پھر) ایک دم سے شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿30﴾ 3ع

سورۃ لقمان آیت 30

یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جن جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں سب باطل ہیں اور کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی عالی مرتبہ ہے نہایت بڑائی والا ہے۔

يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۚ وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿13﴾ ط

سورة فاطر آیت 13

وہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر کوئی ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے۔ یہی تو تمہارا رب اللہ ہے اسی کی بادشاہت ہے۔ اور اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن لوگوں سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی (کسی چیز کے) مالک نہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ أَمْ ءَاتَيْنَٰهُمْ كِتَٰبًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ ٱلظَّٰلِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿40﴾

سورة فاطر آیت 40

پوچھو کہ کیا تم نے کبھی اپنے شریکوں کو دیکھا ہے جن سے اللہ کے علاوہ تم دعائیں مانگا کرتے ہو؟۔ (ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا (کیا) ان کی شراکت

آسمانوں میں ہے یا (کیا) ہم نے ان کو کتاب دی ہے (کہ اللہ سے شراکت پر) کوئی ٹھوس دلیل وسند رکھتے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے کو جو وعدہ دیتے ہیں محض دھوکہ فریب ہے۔

أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ ٱلْخَٰلِقِينَ ﴿125﴾ لا

سورۃ الصافات آیت 125

کیا تم بعل (نامی معبود) سے دعائیں مانگتے ہو اور بہترین پیدا کرنے والے (اللہ جل شانہ) کو چھوڑ دیتے ہو۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿38﴾

سورۃ الزمر آیت 38

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پوچھو کیا پھر تم نے کبھی غور کیا؟۔ کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس نقصان کو دور کر سکتے ہیں؟۔ یا اگر اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی

رحمت کو روک سکتے ہیں؟۔(ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر
بھروسہ کرتے ہیں۔

وَٱللَّهُ يَقْضِى بِٱلْحَقِّ ۖ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَقْضُونَ بِشَىْءٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ
ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿20﴾ ع2

سورۃ غافر آیت 20

اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کردے گا۔ اور جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ کسی چیز کا
فیصلہ نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا سننے والا گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

۞ قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَمَّا جَآءَنِىَ ٱلْبَيِّنَٰتُ مِن
رَّبِّى وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿66﴾

سورۃ غافر آیت 66

کہہ دو کہ مجھے تو البتہ اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن سے تم اللہ کے علاوہ
دعائیں مانگا کرتے ہو (اور میں کیونکر یہ سب کروں)۔ جبکہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس واضح
دلائل آچکے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے لئے ہی مسلمان رہوں۔

وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا۟ مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿48﴾

سورۃ فصلت آیت 48

اور جن سے پہلے وہ (اللہ کے علاوہ) دعائیں مانگا کرتے تھے وہ سب (اس دن) گم ہو جائیں گے۔ اور وہ یقین کر لیں گے کہ اب ان کے لئے چھٹکارا نہیں۔

وَلَا يَمْلِكُ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ ٱلشَّفَـٰعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِٱلْحَقِّ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ ﴿86﴾

سورۃ الزخرف آیت 86

اور جن سے یہ لوگ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ سفارش کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے سوائے ان کے جو حق سچ پر گواہی دیں اور وہ علم بھی رکھتے ہوں۔

قُلْ أَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ
شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ ۖ ٱئْتُونِى بِكِتَـٰبٍ مِّن قَبْلِ هَـٰذَآ أَوْ أَثَـٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ
صَـٰدِقِينَ ﴿4﴾

سورۃ الاحقاف آیت 4

کہہ دو کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو (ذرا) مجھے بھی تو (ان کی حقیقت) دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے؟۔ یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کچھ شراکت ہے؟۔ (اس قرآن سے) پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ!۔ یا بقیہ آثار میں سے کوئی مستند علمی دستاویز (دلیل و ثبوت کے طور پر) پیش کرو اگر تم سچے ہو۔

فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَىٰكُمْ ﴿19﴾ 2ع

سورۃ محمد آیت 19

پس جان رکھو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ سے اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی معافی مانگو۔ اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے ٹھکانوں کو خوب جانتا ہے۔

يَسْـَٔلُهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِى شَأْنٍ ﴿29﴾ ج

سورۃ الرحمٰن آیت 29

آسمانوں و زمین میں جو بھی ہیں سب (اپنی حاجتیں) اسی سے مانگتے ہیں ہر دن وہ ایک نئی شان بان میں ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا وَلَا
يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَٰنٍ يَفْتَرِينَهُۥ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ
وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِى مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُنَّ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿12﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 12

اے نبی ! جب مومن عورتیں اس بات پر تمہارے پاس بیعت کرنے کو آئیں کہ کبھی اللہ کے ساتھ نہ شرک کریں گی۔ نہ چوری کریں گی۔ نہ بدکاری کریں گی۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں سے کوئی بہتان گھڑ لائیں گی۔ اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو۔ اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ﴿3﴾ ع1

سورۃ النصر آیت 3

پس اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الغفّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو اور اسی سے معافی مانگتے رہو بیشک وہ نہایت معاف کرنے والا ہے۔

اللہ کے پاک ناموں کے واسطے سے مانگنے کی ترغیب خود اللہ جل شانہ نے دی ہے۔

وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿180﴾

سورۃ الأعراف آیت 180

اور سب سے زیادہ خوبصورت نام تو اللہ ہی کے لئے ہیں پس ان ہی (اعلیٰ) ناموں سے اس کے حضور دعائیں کیا کرو۔اور ایسے لوگوں سے بالکل تعلق نہ رکھو جو اس کے ناموں سے انحراف کرتے ہیں۔وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پا کر رہیں گے۔

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱللَّهَ أَوِ ٱدْعُوا۟ ٱلرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا۟ فَلَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿110﴾

سورۃ الإسراء آیت 110

کہہ دو کہ (اللہ جل شانہ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر جس نام سے بھی پکارو سارے عمدہ و اعلیٰ نام اسی کے ہیں۔اور اپنی نماز نہ تو بلند اور نہ بالکل دھیمی آواز سے پڑھو بلکہ اس کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

قرآن و معتبر سنت کی جتنی دعائیں ہیں ان سب پر غور کرو تو پتہ چلتا ہے کہ ڈاریکٹ اللہ سے مانگی گئی ہیں۔ ہمارے ہاں اللہ کی قدر اس طرح نہیں کی جاتی جیسا کہ اس قدر پہچاننے کا حق ہے۔ پھر اللہ پر ایسے ایسے گمان کرتے ہیں جو اس کی شان کے بالکل منافی ہیں۔ ایسی ناشکری اور ناقدری کرنا ہی اس سے اس سے دور ہو جانے کی علامت ہے۔ جن سے بچنا چاہیئے۔

جیسا کہ وہ مسلسل دیتا ہے۔ وہ کسی کی محنت پر نہیں دیتا۔ بلکہ بہانے سے دیتا ہے۔ وہ انسانوں تو کیا اپنی تمام مخلوقات پر بغیر کسی کی مداخلت کے عنایات کرتا ہے جس پر اس کا اپنا کوئی مفاد نہیں ہوتا۔ اور اس میں ہر چھوٹ سے چھوٹی اور بڑے سے بڑی چیز شامل ہوتی ہے۔ اس کی برکات دنیا میں عام ہیں مگر آخرت میں صرف مومنین و صالحین پر نچھاور ہوں گی۔

اگر کوئی اس طرح کے تحفے کثرت سے دیتا ہے تو وہ بالترتیب جواد اور وہاب کے القابات سے نوازا جائے گا۔ اس کے لیے سخاوت کا لفظ بھی نہایت موزوں ہے۔ کہ کثرت سے دینے والا ہے۔ بہت زیادہ سخی۔ انہی ساری صفات پر اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ عطا کرنے والا اور انتہائی سخی ہے۔ سب سے زیادہ دینے والا الوہاب ہے۔ موازنے پر پتہ چلتا ہے کہ کسی کو کم۔ کسی کو درمیانہ اور کسی کو بہت زیادہ دیا گیا ہے۔ اس کے پاس خزانوں کی کمی نہیں۔ وہ ہر ایک کو اپنے اندازے اور اس کے بندے کی حیثیت کے مطابق متوازن دیتا ہے۔ اس تقسیم کی حکمت کو صرف وہی جانتا ہے۔ قرآن کی آیات میں یہ بات یوں سمجھائی گئی ہے کہ۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا۟ مِن فَوْقِهِمْ
وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿66﴾ ع9

سورۃ المائدۃ آیت 66

اور اگر وہ تورات اور انجیل اور جو کچھ ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوا ہے اس کو قائم رکھتے تو اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی رزق پاتے۔ ان میں کچھ لوگ میانہ رو ہیں اور ان میں سے بہت سارے لوگ برے ہی کام کرنے والے ہیں۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِى فَإِنَّ لَهُۥ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ
أَعْمَىٰ ﴿124﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىٓ أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿125﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ
ءَايَٰتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ ٱلْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿126﴾ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنۢ
بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ ۚ وَلَعَذَابُ ٱلْـَٔاخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰٓ ﴿127﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲۴ تا ۱۲۷

اور جو میرے ذکر و نصیحت (والی آیات) سے منہ پھیرے گا تو بیشک اس کی معیشت اس پر تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن اسے ہم اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! ۔ تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو (دنیا میں) دیکھتا بھالتا تھا۔ ارشاد ہو گا کہ اسی طرح ہماری آیتیں بھی تیرے

پاس آئی تھیں پھر (جس طرح) تونے انہیں یکسر بھلادیا۔ اور اسی طرح آج تجھے بھی بھلادیا گیا ہے۔ اور ہم اس کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے نکل جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور البتہ آخرت کا عذاب تو بڑا ہی سخت اور دیرپا ہے۔

۞ وَلَوْ بَسَطَ ٱللَّهُ ٱلرِّزْقَ لِعِبَادِهِۦ لَبَغَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿27﴾

سورۃ الشوری آیت 27

اور اگر اللہ اپنے تمام بندوں کی روزی کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد و بغاوت پھیلانے لگ جاتے لیکن جو چیز بھی وہ چاہتا ہے ایک اندازے کے ساتھ نازل کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کو اچھی طرح جانتا نہایت گہری نگاہ سے دیکھتا ہے۔

وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِٱلرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿33﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَٰبًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔونَ ﴿34﴾ وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَٱلْـَٔاخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿35﴾ ع3

سورۃ الزخرف آیت ۳۳ تا ۳۵

اور اگر (کفریہ فسادی دوڑ کا) اندیشہ نہ ہوتا۔ کہ بنی نوع انسان ایک ہی طریقے (یعنی حبِ دنیا اور کثرتِ معاصی) کے ہو جائیں گے۔ تو ہم ربِ الرحمٰن کا انکار کرنے والوں کے مکانوں کی چھتیں اور سیڑھیاں (بھی) جن پر وہ چڑھتے ہیں چاندی کی بنا دیتے۔ اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔ اور سونے کے بھی (بنا دیتے)۔ اور یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے اور آخرت تو تمہارے رب کے ہاں متقی لوگوں کے لئے ہی ہے۔

جن سے پتہ چلتا ہے کہ سب ایک جیسے ہوتے تو ہر طرف فساد ہی فساد ہوتا۔ پھر اس میں اللہ کی فرمانبرداری اور نافرمانی کا بھی بڑا عمل دخل ہے۔ علاوہ ازیں جس کو زیادہ ملتا ہے اس کی آزمائش بھی کڑی ہو جاتی ہے۔

وہ جو تمام مخلوقات کو اپنی صداقت۔ عطیات اور سخاوت کے ساتھ گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ کیونکہ وہ سب کا محبوب۔ ہمیشہ احسان کرنے والا۔ اور بھرپور صلاحیتوں سے مالا مال ہے۔ قرآن کریم میں الوہاب کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ﴿8﴾

سورۃ آل عمران آیت 8

(جو دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب!۔ ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں فتور نہ پیدا فرما اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ بلاشبہ تو ہی بہت بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

أَمْ عِندَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ ٱلْعَزِيزِ ٱلْوَهَّابِ ﴿9﴾ ج

سورۃ ص آیت 9

یا (کیا) ان کے پاس تمہارے رب کی رحمت کے خزانے ہیں جو بڑا غالب بہت عطا کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ ٱغْفِرْ لِى وَهَبْ لِى مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِى لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِىٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ
ٱلْوَهَّابُ ﴿35﴾

سورۃ ص آیت 35

(اور) دعا کی کہ اے میرے رب !۔ مجھ کو معاف کردے اور مجھے ایسی سلطنت عنایت کر جو کہ میرے بعد کسی ایک کے لئے بھی میسّر نہ ہو۔ بیشک تو بڑا ہی عطا کرنے والا ہے۔

اھل التّقوی

اھل ۔کا مطلب ہے۔اہلیت رکھنے والا۔

التّقوی ۔اتقی سے ہے۔اس کا مطلب ہے ڈر پیدا کرنے والا۔اور اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ تمام لوگوں کے دلوں میں اس بات کا ڈر پیدا کرنے والا کہ اس کے عذاب پر عبرت حاصل کرتے ہوئے اس سے ڈر جائیں۔یہ صرف اللہ تبارک وتعالی کے لیے خاص ہے۔ کسی اور کے لیے نہیں بولا جاسکتا۔

اھل التّقوی ۔کا مطلب ہو گا۔کہ اللہ تمام لوگوں کے دلوں میں ڈر پیدا کرنے کی اہلیت رکھنے والا ہے۔اسی ڈر کی وجہ سے انسان شتر بے مہار نہیں ہو پاتا۔اس سے کسی کا برائی سے بچنا اور نیکی پر چلنا ممکن ہو جاتا ہے۔اور یہی چیز فساد سے بچاتی اور معاشرے میں امن پیدا کر سکتی ہے۔اور یہ مسّلمات میں سے ہے کہ جو اللہ سے ڈر گیا وہ تر گیا۔اور اس کا بنیادی تقاضا بھی یہ ہے کہ ڈرنے والا اپنی اصلاح کی طرف مائل ہو۔اور کامیابی کی جانب گامزن ہوتا چلا جائے۔

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ ﴿56﴾ع2

سورۃ المدثر آیت 56

اور وہ اس سے نصیحت بھی تب ہی حاصل کریں گے جب اللہ چاہے گا۔وہی اس کا حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی بخشش و مغفرت کا مالک ہے۔

اهل المغفره

اهل ۔کا مطلب ہے۔اہلیت رکھنے والا۔

المغفره ۔اغفر سے ہے۔اس کا مطلب ہے معاف کرنے والا۔اور اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس بات کی امید پیدا کرنے والا کہ وہ معافکرنے کی اہلیت کا بلا شرکت غیرے مالک ہے۔یہ صرف اللہ تبارک وتعالی کے لیے خاص ہے۔ کسی اور کے لیے نہیں بولا جا سکتا۔

اهل المغفره ۔کا مطلب ہوگا۔کہ اللہ تمام لوگوں کے دلوں میں معافی دینے کی امید پیدا کرنے والا کہ وہی در گزر کرنے۔معاف کرنے اور بخش دینے پر پوری طرح قادر ہے۔اس پر امید کی رمق تو ہر دل میں پیدا ہوتی ہے۔لیکن اس کا اثر لینے والے صرف وہی ہوتے ہیں جو اللہ کا ڈر رکھتے ہیں۔اور حق طلبی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔اور حق بھی یہی ہے اس سے ڈرا جائے۔

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِىٓ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَٱتَّقِ ٱللَّهَ وَتُخْفِى فِى نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ وَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَىٰهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَٰكَهَا لِكَىْ لَا يَكُونَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِىٓ أَزْوَٰجِ أَدْعِيَآئِهِمْ إِذَا قَضَوْا۟ مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ مَفْعُولًا ﴿37﴾

سورۃ الاأحزاب آیت 37

اور جب تم اس (زید بن حارثؓ) سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے (اسے مت چھوڑ) اور اللہ سے ڈر۔ اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسی سے ڈرا جائے۔ پھر جب زید نے اس کو (طلاق دے کر) غرض پوری کرلی تو ہم نے اس کا نکاح تم سے کردیا تاکہ مومنوں کے لئے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کچھ تنگی نہ رہے۔ جب کہ وہ ان سے اپنی غرض نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) اور اللہ کا حکم واقع ہو کر ہی رہنے والا ہے۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿28﴾

سورۃ المعارج آیت 28

یقینی طور پر ان کے رب کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے ڈرا اور ڈرایا جائے۔

انسان کو چاہیئے کہ اللہ سے ڈر اور امید کا تعلق بنائے رکھے۔ اور اسی سے اپنی کوتاہیوں۔ لغزشوں اور گناہوں کی معافی مانگتا رہے۔

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ ﴿56﴾ ع2

سورۃ المدثر آیت 56

اور وہ اس سے نصیحت بھی تب ہی حاصل کریں گے جب اللہ چاہے گا۔ وہی اس کا حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی بخشش و مغفرت کا مالک ہے۔

جامع الناس

جامع ۔کا مطلب ہے۔جمع کرنے والا۔

الناس ۔انس سے ہے۔اس کا مطلب ہے انسان یا لوگ۔

جامع الناس ۔کا مطلب ہوگا۔کہ اللہ حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت قائم ہونے تک جتنے بھی لوگ پیدا ہوئے ہوں گے۔ان سب کو ایک دن جمع کرے گا۔جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔تاکہ ان کے لیے جزاوسزا کے فیصلے ہو جائیں۔جس جس نے اپنی زندگی میں آخرت کے لیے جو کچھ کمایا ہوگا۔وہ سب کچھ ظاہر ہو جائے گا۔اس کی حکمت کے تحت کچھ کا حساب ہوگا۔کچھ کے لیے درگزرو معافی۔اور کچھ خوش قسمت لوگ بغیر حساب کتاب کے جزا پائیں گے۔جزا پانے والے جنت میں اور قرار واقعی سزا پانے والے دوزخ میں جائیں گے۔۔اور بلاشبہ اللہ سب منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں ایک ساتھ جمع کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ ٱلنَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿9﴾ ع1

سورۃ آل عمران آیت 9

اے ہمارے رب !۔بیشک تو بنی نوع انسان کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے۔یقیناً اللہ کبھی وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلْكِتَٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا
تَقْعُدُوا۟ مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا۟ فِى حَدِيثٍ غَيْرِهِۦٓ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ جَامِعُ
ٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱلْكَٰفِرِينَ فِى جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿140﴾ لا

سورة النساء آیت 140

اور یقیناًاللہ نے تمہارے لئے کتاب میں حکم بھیجا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کے بارے سنو کہ ان کا انکار ہو رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جا رہی ہے تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ ورنہ تم بھی انہی جیسے شمار ہو گے۔ اور بلا شبہ اللہ منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں ایک ساتھ جمع کرنے والا ہے۔

خیر الحاکمین

خیر ۔کا مطلب ہے بھلائی۔اس کے سبھی تقاضے پورے کرنے کو خیر کہتے ہیں

الحاکمین ۔سب فیصلہ کرنے والے حاکموں کو کہتے ہیں۔

خیر الحاکمین ۔ خیر کے ساتھ اس کا استعمال تقابل اور موازنے کا تاثر پیدا کرتا ہے۔جس کا مطلب ہو گا کہ خیر الحاکمین وہ ہے جو خیر کے سبھی تقاضے پورے کرتے ہوئے سب فیصلہ کرنے والے حاکموں سے بڑھ کر عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ اور بہترین حکومت کرنے والا ہے۔

وَإِن كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنكُمْ ءَامَنُواْ بِٱلَّذِىٓ أُرْسِلْتُ بِهِۦ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُواْ فَٱصْبِرُواْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ ٱللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿87﴾

سورۃالأعراف آیت 87

اور اگر تم میں سے ایک جماعت میری رسالت پر ایمان لے آئی ہے اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی پس صبر کرتے رہو۔یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کردے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

وَٱتَّبِعْ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ وَٱصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿109﴾ ع11

سورۃیونس آیت 109

اور جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسی پر چلتے رہو اور صبر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کردے ۔اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

فَلَمَّا ٱسْتَيْـَٔسُوا۟ مِنْهُ خَلَصُوا۟ نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ ٱللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِى يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ ٱلْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِىٓ أَبِىٓ أَوْ يَحْكُمَ ٱللَّهُ لِى ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿80﴾

سورۃ یوسف آیت 80

پس جب وہ اس سے ناامید ہو چکے تو صلاح مشورے کے لئے الگ ہو بیٹھے۔ان میں سے بڑے نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا پختہ عہد لیا ہے؟۔اور اس سے پہلے بھی تم یوسفؑ کے بارے میں بھی قصوروار ہو۔پس میں تو اس سرزمین سے ہرگز نہیں ٹلوں گا جب تک کہ میرا باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ ہی میرے لئے کوئی فیصلہ کردے۔اور وہ بہت بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خیرالراحمین

خیر ۔کا مطلب ہے بھلائی۔اس کے سبھی تقاضے پورے کرنے کو خیر کہتے ہیں

الراحمین۔سب رحم کرنے والوں کے لیے بولا جاتا ہے۔

خیر الراحمین ۔خیر کے ساتھ اس کا استعمال تقابل اور موازنے کا تاثر پیدا کرتا ہے۔جس کا مطلب ہوگا کہ خیر الراحمین وہ ہے جو خیر کے سبھی تقاضے پورے کرتے ہوئے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّهُۥ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِى يَقُولُونَ رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿109﴾ج صلے

سورۃالمؤمنون آیت 109

بیشک میرے بندوں میں ایک ایسا فریق بھی تھا جو دعا کیا کرتا تھا کہ اے ہمارے رب !۔ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی بہترین رحم کرنے والا ہے۔

وَقُل رَّبِّ ٱغْفِرْ وَٱرْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿118﴾ع6

سورۃالمؤمنون آیت 118

اور دعا کیا کرو کہ اے میرے رب !۔ مجھے معاف کر دے اور (مجھ پر) رحم فرما اور تو ہی بہترین رحم کرنے والا ہے۔

خیرالغافرین

خیر ۔کا مطلب ہے بھلائی۔اس کے سبھی تقاضے پورے کرنے کو خیر کہتے ہیں

الغافرین ۔سب معاف کرنے والوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خیر الغافرین ۔خیر کے ساتھ اس کا استعمال تقابل اور موازنے کا تاثر پیدا کرتا ہے۔جس کا مطلب ہو گا کہ وہ جو خیر کے سبھی تقاضے پورے کرتے ہوئے سب معاف کرنے والوں سے بڑھ کر کہیں زیادہ معاف کرنے والا ہے۔

وَٱخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُۥ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَٰتِنَا ۖ فَلَمَّآ أَخَذَتْهُمُ ٱلرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّٰىَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَّآ ۖ إِنْ هِىَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَآءُ وَتَهْدِى مَن تَشَآءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ **خَيْرُ ٱلْغَٰفِرِينَ** ﴿155﴾

سورۃ الأعراف آیت 155

موسیٰؑ نے ہماری مقرر کردہ میعاد پر حاضری کے لئے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔پھر جب انہیں زلزلے نے آپکڑا تو عرض کیا کہ اے میرے رب !۔اگر تو چاہتا تو مجھے اور انہیں پہلے ہی ہلاک کر دیتا۔کیا تو ہمیں اس فعل پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوم کے چند بیوقوف لوگوں نے کیا ہے؟۔یہ سب تیری طرف

سے آزمائش تھی اس سے تو جسے چاہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت کا راستہ دکھا دیتا ہے۔ تو
ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی بہترین معاف کر دینے والا ہے۔

خیرالفاتحین

خیر ۔کامطلب ہے بھلائی۔اس کے سبھی تقاضے پورے کرنے کو خیر کہتے ہیں

الفاتحین ۔سب معاف کرنے والوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خیر الفاتحین ۔ خیر کے ساتھ اس کااستعمال تقابل اور موازنے کاتاثر پیدا کرتا ہے۔جس کامطلب ہو گاکہ وہ جو خیر کے سبھی تقاضے پورے کرتے ہوئے سب فیصلہ کرنے والوں سے بڑھ کر کہیں زیادہ انصاف کے ساتھ اچھا فیصلہ کرنے والا۔

فتح نام پر بحث کرتے وقت اس نام کے معنی بھی واضح ہو جاتے ہیں۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیاہے کہ۔مجھے اوپر والی آیت میں فتح کامطلب معلوم نہیں تھا۔یہاں تک کہ میں نےایک عورت کو اپنے شوہر سے کہتے ہوئے سناکہ افاتحک بالقاضی یعنی میں تم سے جج کے سامنے فیصلہ کرنے کے لیے کہوں گا۔اس لیے میں سمجھ گیاکہ ایسے معاملات میں فتح کامطلب ثالثی اور حکومت ہے۔کیونکہ قاضی فریقین کاتنازعہ حل کرتا ہے۔

قَدِ ٱفْتَرَيْنَا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِى مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّىٰنَا ٱللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّعُودَ فِيهَآ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا ٱفْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِٱلْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْفَٰتِحِينَ ﴿89﴾

سورۃ الأعراف آیت 89

اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس (برائی) سے نجات دے دی۔ اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آ گئے تو ہم اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑنے والے ہو جائیں گے۔ اور ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو ہمارا رب ہے ۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب ! ۔ ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

خیرالفاصلین

خیر ۔کا مطلب ہے بھلائی۔اس کے سبھی تقاضے پورے کرنے کو خیر کہتے ہیں

الفاصلین ۔سب فیصلہ کرنے والوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خیر الفاتحین ۔ خیر کے ساتھ اس کا استعمال تقابل اور موازنے کا تاثر پیدا کرتا ہے۔جس کا مطلب ہو گا کہ وہ جو خیر کے سبھی تقاضے پورے کرتے ہوئے سب فیصلہ کرنے والوں سے بڑھ کر کہیں زیادہ انصاف کے ساتھ اچھا فیصلہ کرنے والا۔

عربی زبان میں فصل کا مطلب ہے کسی چیز کو کسی چیز سے الگ کر دینا۔اسی کے مطابق حاکم یا قاضی کو فیصل کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ فیصلے کے وقت حق کو باطل سے جدا کرتا ہے۔

اللہ جل شانہ ایسا بہترین فیصلہ کرنے والا ہے جس سے کسی معاملے کا کوئی بھی پہلو چھپا نہیں رہ سکتا۔ اور وہ اپنے فیصلوں میں ظلم نہیں کرتا۔ وہ ہر ذی روح کے ماحولیاتی و معاشرتی معاملات کا علم رکھتا ہے۔جو غلطی اور نسیان سے مبّرا ہوتا ہے۔اس کے پاس نہ کوئی سفارش کام آئے گی اور نہ ہی رشوت۔اور نہ اسے کسی سے کسی قسم کا ڈر ہے اس لیے اس کا فیصلہ ہر لحاظ سے انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔

قُلْ إِنِّى عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَكَذَّبْتُم بِهِۦ ۚ مَا عِندِى مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِۦٓ ۚ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْفَٰصِلِينَ ﴿57﴾

سورۃ الانعام آیت 57

کہہ دو کہ یقینی طور پر میں تو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھوٹا قرار دیتے ہو۔
جس (عذاب) کے لئے تم جلدی مچاتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے۔ (یہ) حکم وفیصلہ کرنے کا اختیار اللہ ہی
کے پاس ہے۔ وہ حق ہی بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

خیر الماکرین

خیر ۔کامطلب ہے بھلائی۔اس کے سبھی تقاضے پورے کرنے کو خیر کہتے ہیں

الماکرین ۔سب مکروفریب اور تدبیر کرنے والوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خیر الفاتحین ۔ خیر کے ساتھ اس کا استعمال تقابل اور موازنے کا تاثر پیدا کرتا ہے۔جس کا مطلب ہو گا کہ وہ جو خیر کے سبھی تقاضے پورے کرتے ہوئے سب تدبیر کرنے والوں سے بڑھ کر کہیں زیادہ مدبّرانہ تدبیر کرنے والا۔سب مکروفریب کرنے والوں سے بڑھ کر توڑ کے طور پر بھلائی والی کوئی ایسی تدبیر کردے کہ مکروفریب کرنے والوں کا سارے کا سارا مکروفریب دھرے کا دھرارہ جائے۔

لفظ مَکَر لغت عرب میں ستر یعنی پوشیدہ اور چھپی نوعیت والے کام کے معنی میں ہے۔اور اردو زبان میں بھی یہ لفظ مکروفریب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔کہ دوسروں سے چھپ چھپا کے چپکے چپکے سے کسی کو دھوکا دینا۔یہ کام دنیا میں انفرادی سطح پر بھی ہوتا ہےاور اجتماعی سطح پر بھی۔دنیا میں عموماً یہ لفظ کسی منفی رجحان کے لیے بولا جاتا ہے۔مگر جیسے ہی چھپ چھپا کے کیا جانے والا یہ کام کسی مثبت اور اچھے مقصد کے لیے ہو تو اسے تدبیر کہیں گے۔اور تدبیر بھی اگر اچھے مقصد کے لیے ہو تو محمود اور کسی قبیح غرض کے لیے ہو تو مذموم ہوتی ہے۔اور یہاں بھی مذموم کام مَکَر سے ہی تعبیر ہو گا۔

اللہ جل شانہ کا تو ہمیشہ بھلائی والا اچھا اور محمود مقصد ہی ہوتا ہے۔اس لیے اسے محمود و خفیہ تدبیر ہی کہیں

گے۔ کیونکہ شانِ الٰہی مدِ نظر رہے تو اللہ رب العزت کے ساتھ کسی دھوکے اور فریب کا تصور بھی گناہ کبیرہ ہے۔اس لیے یوں کہا جائے گا کہ لوگوں کے مکروفریب پر اللہ جل جلالہ کی طرف سے ان کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ۔وہ اللہ جس پر تمہارے دلوں کی ساری پوشیدگیاں عیاں ہیں۔اس کے لئے تمہارے مکرو فریب کا توڑ نکالنا ذرا بھی مشکل امر نہیں۔دنیا میں اگر تمہیں ڈھیل ملی ہوئی ہے تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے۔تم اس اللہ سے جو مسبّب الاسباب اور بہترین مدّبر ہے۔اس سے بھی بچ جاؤ گے۔اللہ کے سامنے تمہارا مکروفریب اور دھوکہ دہی بالکل نہیں چلنے والی۔اب غور کرکے دیکھو تو ذرا سی بھی عقل رکھنے والا اس تنبیہ اور سمجھانے کے انداز کو منفی رنگ نہیں دے سکتا۔اور قرآن کے ترجمے میں بھی یہی بات نمایاں ہو رہی ہے۔اگر اللہ جل شانہ کے اس خبردار کرنے والے انداز کو کوئی سرپھرا مکروفریب کہتا ہے تو اس کو اپنا دماغی علاج کرانا چاہیئے۔

وَمَكَرُواْ وَمَكَرَ ٱللَّهُ ۖ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَٰكِرِينَ ﴿54﴾ 5ع

سورۃ آل عمران آیت 54

اور انہوں نے چال چلی اور اللہ نے خفیہ تدبیر کر دی۔اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ ٱللَّهُ ۖ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَٰكِرِينَ ﴿30﴾

سورۃ الانفال آیت 30

اور جب کافر تیرے بارے چالیں چل رہے تھے کہ تمہیں قید کر دیں یا قتل کر دیں یا دیس بدر کر دیں۔ وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر کر رہا تھا۔ اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

خیرالمنزلین

خیر ۔کا مطلب ہے بھلائی۔اس کے سبھی تقاضے پورے کرنے کو خیر کہتے ہیں

المنزلین ۔سب منزل پر پہنچانے والوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خیر الفاتحین ۔ خیر کے ساتھ اس کا استعمال تقابل اور موازنے کا تاثر پیدا کرتا ہے۔جس کا مطلب ہو گا کہ وہ جو خیر کے سبھی تقاضے پورے کرتے ہوئے سب منزل پر پہنچانے والوں سے بڑھ کر کہیں بہتر منزل پر پہنچانے والا۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ٱئْتُونِى بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّىٓ أُوفِى ٱلْكَيْلَ وَأَنَا۠ خَيْرُ ٱلْمُنزِلِينَ ﴿59﴾

سورۃ یوسف آیت 59

اور جب (یوسفؑ نے) ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ (پھر آنا۔تو) جو باپ کی طرف سے تمہارا بھائی ہے اسے بھی میرے پاس لیتے آنا۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ماپ بھی بالکل پورا دیتا ہوں اور مہمانداری بھی خوب کرتا ہوں۔

وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِى مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْمُنزِلِينَ ﴿29﴾

سورۃ المؤمنون آیت 29

اور دعا کرنا کہ اے میرے رب ! ۔ مجھے اترنے والی مبارک جگہ پر ہی اتارنا تو ہی بہترین اتارنے والا ہے۔

خیر الناصرین

خیر ۔کا مطلب ہے بھلائی۔اس کے سبھی تقاضے پورے کرنے کو خیر کہتے ہیں

الناصرین ۔سب مدد کرنے والوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خیر الناصرین ۔ خیر کے ساتھ اس کا استعمال تقابل اور موازنے کا تاثر پیدا کرتا ہے۔جس کا مطلب ہو گا کہ وہ جو خیر کے سبھی تقاضے پورے کرتے ہوئے سب مدد و نصرت کرنے والے ناصر و مددگاروں سے بڑھ کر مدد و نصرت کرنے والا ہے۔ وہ جو ضرورت پڑنے پر اور بلا ضرورت بھی سب کی مدد کرتا ہے۔ وہ مظلوموں کی بھی مدد کرتا ہے۔اس کی اپنے مومن بندوں پر خاص توجہ ہوتی ہے۔ وہ جس کی مدد کرے اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔اور وہ جس کو چھوڑ دے کوئی اس کی مدد نہیں کرسکتا۔

بَلِ ٱللَّهُ مَوْلَىٰكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلنَّٰصِرِينَ ﴿150﴾

سورۃ آل عمران آیت 150

بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے۔اور وہ بہترین مددگار ہے۔

خیرالوارثین

خیر ۔کا مطلب ہے بھلائی۔اس کے سبھی تقاضے پورے کرنے کو خیر کہتے ہیں

الوارثین ۔سب وارثوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خیر الوارثین ۔خیر کے ساتھ اس کا استعمال تقابل اور موازنے کا تاثر پیدا کرتا ہے۔جس کا مطلب ہوگا کہ وہ جو خیر کے سبھی تقاضے پورے کرتے ہوئے سب وارثوں سے بڑھ کر کہیں بہتر وارث ہے۔ کیونکہ ہر چیز کی رجعت اسی کی طرف ہوگی۔

وَزَكَرِيَّآ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ رَبِّ لَا تَذَرْنِى فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْوَٰرِثِينَ ﴿89﴾ ج صلے

سورۃ الأنبياء آیت 89

اور زکریا (کا بھی ذکر کرو) جب اس نے اپنے رب سے دعا کی۔اے میرے رب !۔مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔اور توہی سب وارثوں سے بہتر ہے۔

ذوالجلال ۔ ذی الجلال

ذوالجلال۔ ذی الجلال۔اللہ جل شانہ کی ایسی صفت ہے جو جلال اور خوبصورتی کو واضح کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی جلالی شان و شوکت ہے۔ جس کے جلال سے بندے ہمیشہ خائف رہیں۔اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفت ہے جو صرف اسی کے ساتھ خاص ہے یہ الفاظ دوسرے کسی کے لیے استعمال نہیں کیے جا سکتے۔

جلال اور عظمت کی صفات پر اللہ تعالیٰ کی بادشاہی وحکومت ہے۔ ساری کی ساری عظمت اسی کی ہے اور ساری عطا شدہ عزت بھی اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔اس کی پاکی والی اس شان پر یوں کہنا زیادہ مناسب ہے۔ کہ عزت و عظمت ہمیشہ سے اسی کی ہے۔ جہاں کہیں بھی یہ نظر آتی ہے تو اس کا سرچشمہ وہی ہوتا ہے۔اس کا یہ مطلب بھی ہے۔ ایسا کہ جس کی عظمت تمام ہے۔اس کے علاوہ نہ کوئی تمیز ہے نہ شان اور نہ ہی نمایاں مقام۔ بس اللہ ہی جس کے لیے راہ ہموار کر دے۔ حقیقت میں ساری شان و شوکت اس کی اور صرف اسی کی طرف سے ہے۔اسی کی وجہ سے ہے جو تمام جلالات۔ کمالات۔ عزتوں۔ وقاروں اور عظمتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ سوائے اس کے نہ کوئی عظمت ہے نہ احسان۔ نہ ہی نعمت اور نہ کوئی نیکی ۔سب کچھ اسی کے بیکراں سمندر سے نکلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ غلبہ و بزرگی والا ہے اور اپنے غیر سے مستغنی اور بے پرواہ ہے۔اس کا ایک اور واضح مفہوم یہ ہے کہ اللہ عزوجل مخلوق کو فنا کے بعد زندہ کرے گا اور ہمیشہ کی زندگی دے گا اور اپنے مومن بندوں پر خوب

نوازش فرمائے گا۔ اللہ کا کوئی بندہ جب علم حاصل کرتا ہے تو اسم اعظم کے بارے جاننے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ جس میں اسے ذوالجلال والاکرام سے آشنائی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ صفت اسم اعظم کا حصہ ہے ۔ یہ اللہ رب العزت کی ایسی صفت ہے جو یقیناً امید اور خوف کو یکجا کرتی ہے۔ اور اس کے بارے دعاؤں میں ہمیشہ التزام کے ساتھ ورد کی تلقین ہے کیونکہ اسم اعظم کے توسل سے مانگی ہوئی دعا قبولیت کے درجے پر ہوتی ہے۔ مستجاب ہوتی ہے۔ رد نہیں جاتی۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿26﴾ج صلے وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿27﴾ج

سورۃ الرحمٰن آیت ۲۶۔۲۷

جو بھی اس (زمین وکائنات) میں ہے سب فنا ہونے والا ہے۔ اور تمہارے رب کا جاہ وجلال والا اور نہایت عزت واکرام والا چہرا ہی باقی رہنے والا ہے۔

تَبَٰرَكَ ٱسْمُ رَبِّكَ ذِى ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿78﴾ع3

سورۃ الرحمٰن آیت 78

بڑا ہی بابرکت ہے تمہارے رب کا نام جو بڑے جاہ وجلال والا اور نہایت عزت واکرام والا ہے۔

جلال اس کی طرف منسوب ہے اور اس کی مخلوق ہر طرح سے مغلوب ہے۔ اور اس کی مخلوق پر اس کی تعظیمی صفات بے شمار ہیں۔ اس لیے بھی کہ وہ اور صرف وہی اس لائق ہے کہ اس کی مخلوقات اس کی

طرف تسبیح کریں۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اس کی عظمت کے لیے احترام سے اظہار کرتا رہے۔ اس کے احسانات اور فضائل کی قدر کرتا رہے۔ اور اس کی نشانیوں پر یقین رکھے اور اس کے احسانات کو پہچانے۔

اگر بندہ اللہ کی اس صفت کا اعادہ کرتا رہے تو اس کی پہچان کا نور اس کے باطن میں چمکے گا۔ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عظمت وجلال کو محسوس کرنا شروع کر دے گا اور اس کا رویہ عاجزی وانکساری والا ہو جائے گا۔ اس میں حسن سلوک آئے گا۔ بندے کے اللہ کی طرف حسن سلوک کی نشانی یہ ہے کہ وہ نہایت احترام سے اپنے آپ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے جوڑتا ہے۔ اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ اس کا قرب حاصل کرنے میں لگ جاتا ہے۔ اور پھر اس حقیقت کو پالیتا ہے کہ تمام عظمتیں۔ تمام کمالات۔ سارے خزانے اسی کے پاس ہیں اور وہی اپنے بندوں کو اپنی ساری نعمتوں سے نوازتا ہے۔

ذوالرّحمة

ذو ۔ کسی چیز کی ملکیت کے معنی دیتا ہے۔اس کا مطلب مالک ہے۔اور

الرحمة۔اللہ رب العزت کی خاص رحمت بھیجنا ہے۔

ذوالرّحمة۔کامطلب ہوگا کہ خاص رحمت کا مالک۔ وہی رحمت کے خزانوں کا مالک ہے۔وہی رحمت بھیجتا ہے۔بس انسان اپنے آپ کو اس قابل بنالے۔تو وہ بے پناہ رحمت نچھاور کرنے والا ہے۔

وَرَبُّكَ ٱلْغَنِىُّ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنۢ بَعْدِكُم مَّا يَشَآءُ كَمَآ أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ ءَاخَرِينَ﴿133﴾ط

سورۃالأنعام آیت 133

اور تیرا رب بے نیاز بے پناہ رحمت والا بھی ہے۔اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہاری جگہ جانشین بنادے جیسا کہ تم کو بھی دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَٰسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُۥ عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْمُجْرِمِينَ﴿147﴾

سورۃالأنعام آیت 147

پھر بھی اگر تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو کہ تمہارا رب تو بے پناہ رحمت والا ہے۔ مگر اس کا عذاب مجرم لوگوں سے کبھی ٹلنے والا نہیں۔

۞ وَٱكْتُبْ لَنَا فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ إِنَّا هُدْنَآ إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِىٓ أُصِيبُ بِهِۦ مَنْ أَشَآءُ ۖ وَرَحْمَتِى وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلَّذِينَ هُم بِـَٔايَٰتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿156﴾ ج

سورۃ الأعراف آیت 156

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے بیشک ہم نے تیری ہی طرف رجوع کر چکے۔ ارشادِ باری ہوا کہ میرا عذاب تو (صرف) اسی کو ہوتا ہے۔ جس پر میں (بوجہ اس کے ظلم) پہنچانا چاہتا ہوں۔ لیکن میری رحمت تو سب چیزوں سے زیادہ وسیع ہے۔ پس وہ رحمت تو میں ان کے لئے لکھ دوں گا جو (میری نافرمانی سے) ڈرتے بچتے ہیں اور جو زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

ذوالعرش ۔ ذی العرش

ذو ۔ ذی ۔ کسی چیز کی ملکیت کے معنی دیتا ہے۔اس کا مطلب مالک ہے۔اور

العرش۔اللہ رب العزت کا خاص تخت ہے۔جسے عرش کہا جاتا ہے۔

ذوالعرش۔ذی العرش۔کا مطلب ہوگا کہ خاص تخت و عرش کا مالک۔

اور اللہ کے خاص تخت کو عرش کہتے ہیں۔اور اللہ ہی عرش جیسی عظیم چیز کا مالک ہے۔

رَفِيعُ ٱلدَّرَجَٰتِ ذُو ٱلْعَرْشِ يُلْقِى ٱلرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ
لِيُنذِرَ يَوْمَ ٱلتَّلَاقِ﴿15﴾لا

سورۃ غافر آیت 15

نہایت بلند درجات والا عرش کا مالک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے۔
تاکہ اللہ سے ملاقات والے دن سے آگاہ کر دیا جائے۔

ذُو ٱلْعَرْشِ ٱلْمَجِيدُ﴿15﴾لا

سورۃ البروج آیت 15

عرش کا مالک بڑی ہی شان والا ہے۔

قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُۥٓ ءَالِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّٱبْتَغَوْا۟ إِلَىٰ ذِى ٱلْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿42﴾

سورۃ الاسراء آیت 42

کہہ دو اگر اس (اللہ جل شانہ) کے ساتھ اور بھی خدا ہوتے جیسا کہ وہ رَٹ لگا رکھتے ہیں۔ تب تو ضرور انہوں نے عرش والے تک (لڑائی بھڑائی کے لئے) کوئی راستہ تلاش کرلیا ہوتا۔

ذِى قُوَّةٍ عِندَ ذِى ٱلْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿20﴾ لا

سورۃ التکویر آیت 20

جو صاحب قوت عرش والے کے ہاں اونچے درجے والا ہے۔

ذوالعقاب

ذو ۔ کسی چیز کی ملکیت کے معنی دیتا ہے۔اس کا مطلب مالک ہے۔اور

العقاب۔سے مراد عاقبت میں کسی بھی قسم کا عذاب دینا ہے۔

ذو العقاب۔کا مطلب ہو گا کہ۔اللہ تعالیٰ عاقبت کا عذاب دینے کا مکمل طور پر مالک ہے۔مگر اس کی رحمت کا تقاضا ہے۔کہ وقت پہ وقت دیئے چلا جاتا ہے۔جب تک یہ کنفرم نہیں ہو جاتا کہ یہ بندہ گڑھے میں گر کر ہی رہے گا۔بلکہ گر ہی چکا ہے۔تو اللہ اسے عذاب کے کوڑے میں جکڑ لیتا ہے۔پھر اس کے پاس کوئی ایسی صورت نہیں رہتی۔کہ اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿43﴾

سورۃ فصلت آیت 43

تم سے وہی کچھ کہا جا رہا ہے جو تم سے پہلے گزرے رسولوں سے کہا گیا۔بیشک تمہارا رب بڑا بخش دینے والا ہے اور بڑا المناک عذاب دینے والا بھی ہے۔

ذو الفضل

ذو ۔ کسی چیز کی ملکیت کے معنی دیتا ہے۔اس کا مطلب مالک ہے۔اور

الفضل ۔اللہ رب العزت کا خاص فضل و کرم کرنا ہے۔

ذو الفضل۔ مطلب ہوا کہ خاص فضل و کرم کا مالک۔ اللہ ہی فضل کا مالک ہے۔جو بزرگی والا ہے رحیم ہے اور جس کی بخشش اور فیاضی کا کوئی حساب نہیں۔

فضل لغت میں کسی چیز کی زیادتی۔ یا اضافی طور پر دیئے جانے والی نعمت کو کہا جاتا ہے۔ جبکہ قرآن پاک کی اصطلاح میں مال و دولت۔ روزی۔ نبوت۔ بادشاہت اور علم کی نعمتوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔البتہ اردو زبان میں دعا مانگتے ہوئے اللہ کا فضل کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ ! جس چیز کے لیے ہم مستحق نہیں ہیں۔ اپنے خاص رحمت سے وہ چیز بھی ہمیں عطا فرما دے۔بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کہ یہ ہمارے لیے باعث برکت ہو جائے۔

رحم اور فضل کا آپس میں گہرا تعلق بھی ہے۔ گو کہ ان دونوں اصطلاحات کے معنی ملتے جُلتے ہیں مگر رحم اور فضل بالکل ایک جیسے الفاظ نہیں ہیں۔ رحم اور فضل کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے۔ حقیقت میں رحم اور فضل دو الفاظ ہیں۔جو اکثر و بیشتر اکٹھے استعمال ہوتے ہیں۔ان کے معنی میں لوگ فرق نہیں کر پاتے اور انہیں ایک دوسرے کے مساوی سمجھ لیا جاتا ہے۔بنیادی طور پر فضل ایک اسم ہے۔جو برکتوں

کا حامل ہے۔ یہ ایک طرح کی شفقت والی عطا ہے۔ اور اس طرح سے فعل بھی ہے۔ کہ یہ کیا جاتا ہے۔۔ اور رحم بنیادی طور پر ایک اسم ہے۔ جو ایک جذباتی انعام ہے۔ رحم کا تعلق مہربانی سے ہے۔ یہ اکثر اللہ کی حضور ہمیں ہمارے گناہوں کے مطابق سزا نہ دینے کے پسِ منظر میں بولا جاتا ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ اس میں کسی بڑے احسان کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔ یہ بعض اوقات اعزازی رتبے کے طور پر بھی مستعمل ہوتا ہے۔

اس کو مزید سمجھنے کے لیے ذیل میں مختلف آراء واقوال پیش خدمت ہیں۔

بعض نے فضل الٰہی کو ظاہری نعمتوں کی طرف اور رحمت کو باطنی نعمتوں کی طرف اشارہ سمجھا ہے۔

دوسرے لفظوں میں ایک نعمتِ مادی کی طرف اشارہ ہے اور دوسرا لفظ نعمتِ معنوی کی طرف اور یہ بارہا قرآنی آیات میں تحصیل روزی اور مادی نعمتوں کے لئے آیا ہے

کچھ مفسرین نے کہا ہے کہ فضل الٰہی نعمت کا آغاز ہے اور اس کی رحمت نعمت کا دوام ہے۔ اس طرح سے فضل نعمت بخشنے کے معنی میں ہوگا اور رحمت سے مراد اس میں کوئی بہترین اضافہ ہوگا۔

یہ احتمال بھی ذکر کیا گیا ہے کہ فضل پروردگار کی اس نعمت کی طرف اشارہ ہے جو دوست و دشمن کے لئے عام ہے اور رحمت" اس کے خاص کرم کی طرف اشارہ ہے جو ایمان والوں کے لیے مختص ہے۔

فضل اللہ رب العزت کی بے بہا نعمت ہے۔ اور رحمت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کرنے کی بہترین حالت ہے جس میں اللہ تعالی کے بے بہا انعام کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

اللہ جل شانہ کسی پر فضل کرنے کے لیے موقع و محل کو مناسب بنا دیتا ہے۔ مثال کے طور پر۔ محبت اللہ کا فضل ہے۔ محبت میں مضبوطی سے اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ اتحاد سے وصل نصیب ہوتا ہے۔ جو کسی ایک مقصد پر باندھ کے رکھتا ہے۔ لہٰذا فضل ایک استحکام اور اور باہمی تسلسل کی مناسبت کی طرف ایک ہدایت ہے۔ فضل سے فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

رحمت ایسا لفظ ہے جس کی وجہ سے رحم ہوتا ہے۔ شفقت و براہین سے مجرموں کو دیکھنا رحمت ہے۔ رحم ایک ایسا جذبہ و عمل ہے۔ جو خاص کرم سے انجام پاتا ہے۔ کسی کے پاس کچلنے کی طاقت ہونے کے باوجود کسی کو معافی دے دینے کو رحم کرنا کہا جاتا ہے۔ رحم کرنے والے کی طرف سے گنہگاروں کی طرف ایک منفعت ہوتی ہے۔ رحمت میں انصاف کو بالائے طاق رکھ کر معاملہ کیا جاتا ہے۔ رحم میں اللہ کا کرم بخشش کے طور پر ملتا ہے اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کوئی بخشش کا مستحق ہیں یا نہیں۔ یہ اللہ کی خاص کرم والی عطا ہوتی ہے۔ اس کا کچھ نہ کچھ اثر اللہ کی مخلوق میں بھی ملتا ہے۔ دردناک شخص کے لئے رحمت اس کے لیے درد سے نجات بن جاتی ہے۔

اس کو دنیاوی لحاظ سے مزید سمجھنے کے لیے یوں کہا جائے کہ عدالت میں جج نے مجرم پر رحم کر دیا ہے۔ لیکن جج اس پر فضل نہیں کیا۔ اور اگر کوئی مجرم اپیل کرے تو رحم کی اپیل کہا جاتا ہے۔ فضل کی اپیل کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا۔ اور گنہگار بھی جب اللہ کے کرم کو بخشش کے طور پر حاصل کرتے ہیں۔ تو معاملہ یکسر بدل جاتا ہے۔ اس طرح سے سب گنہگار اللہ کی رحمت کے لئے اہل ہو جاتے ہیں۔

ایک اور تفسیر جو ان دونوں الفاظ کے لئے ذکر ہوئی ہے یہ ہے کہ پروردگار کا فضل ایمان کی طرف اشارہ ہے اور رحمت قرآن کی طرف کہ اس بارے قرآن میں بھی ذکر ملتا ہے۔

یہ سب معانی کوئی آپسی تضاد نہیں رکھتے اور ہو سکتا ہے یہ سب مفاہیم فضل اور رحمت کے ایک جامع معانی کا درجہ رکھتے ہوں۔

قرآن کریم میں ذوالفضل یا ذی الفضل کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مَّا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَلَا ٱلْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿105﴾

سورۃ البقرۃ آیت 105

اہلِ کتاب میں سے کافر اور مشرکین نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی خیر و برکت نازل ہو۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا اور اللہ ہی عظیم فضل کا مالک ہے۔

۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ خَرَجُواْ مِن دِيَٰرِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ ٱللَّهُ مُوتُواْ ثُمَّ أَحْيَٰهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿243﴾

سورۃ البقرۃ آیت 243

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے تو اللہ نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ پھر (نبی کی دعا سے یا بطور نشانی) ان کو زندہ کر دیا؟۔ بیشک اللہ بنی نوع انسان پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ ٱللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُۥدُ جَالُوتَ وَءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُۥ مِمَّا يَشَآءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ ٱلْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿251﴾

سورۃ البقرۃ آیت 251

پس طالوت کے لشکر نے اللہ کے حکم سے ان کو شکست دی اور داؤدؑ نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور اللہ نے اس (داؤدؑ) کو بادشاہی اور دانائی عطا فرمائی اور جو چاہا سکھایا۔ اور اگر اللہ ایک کو دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ جہان والوں پر بہت ہی مہربان ہے۔

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِۦ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿74﴾

سورۃ آل عمران آیت 74

وہ اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے۔ اور اللہ بڑے ہی فضل کا مالک ہے۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥٓ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِۦ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَٰزَعْتُمْ فِى
ٱلْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّنۢ بَعْدِ مَآ أَرَىٰكُم مَّا تُحِبُّونَ ۚ مِنكُم مَّن يُرِيدُ ٱلدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن
يُرِيدُ ٱلْءَاخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَٱللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى
ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿152﴾

سورۃ آل عمران آیت 152

اور البتہ یقینی طور پر اللہ تو نے اپنا وعدہ سچا کر دیا جب تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم لوگوں نے کمزوری دکھائی اور (نبیؐ کے) حکم میں باہم اختلاف کیا اور اس کی نافرمانی کر دی بعد اس کے کہ جو تم چاہتے تھے اللہ نے تم کو دکھا دیا تھا تم میں سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت کے طلب گار تھے پھر اس نے تمہیں ان کے مقابلے میں پسپا کر دیا تاکہ تمہارے ایمان واخلاص کی آزمائش کر لے۔ اور البتہ یقیناً اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

فَٱنقَلَبُوا۟ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوٓءٌ وَٱتَّبَعُوا۟ رِضْوَٰنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ ذُو
فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿174﴾

سورۃ آل عمران آیت 174

پھر انہیں کوئی بھی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے اور اللہ کی رضا کے تابع رہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تَتَّقُواْ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿29﴾

سورۃ الانفال آیت 29

اے ایمان والو! ۔ اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہیں حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت دے گا۔ تم سے تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہاری بخشش و مغفرت کردے گا۔ اور اللہ بڑے ہی فضل والا ہے۔

وَمَا ظَنُّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿60﴾ 6ع

سورۃ یونس آیت 60

اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑ لیتے ہیں وہ قیامت کے دن (سزا کے بارے) کیسے (برتاؤ) کا گمان رکھتے ہیں؟ ۔ اللہ تو بیشک بنی نوع انسان پر بڑا مہربان ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ﴿73﴾

سورۃ النمل آیت 73

اور بیشک تمہارا رب بنی نوع انسان پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ شکر نہیں ادا کرتے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ لِتَسْكُنُوا۟ فِيهِ وَٱلنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ﴿61﴾

سورۃ غافر آیت 61

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ تم اس میں آرام و سکون حاصل کرو۔ اور دن کو (کام کرنے کے لئے) روشن بنادیا بلاشبہ اللہ لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے مگر بہت سارے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

سَابِقُوٓا۟ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ﴿21﴾

سورة الحدید آیت 21

(اے بندو!) اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل وکرم والا ہے۔

لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ ٱلْكِتَٰبِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَىْءٍ مِّن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَأَنَّ ٱلْفَضْلَ بِيَدِ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿29﴾ ع4

سورة الحدید آیت 29

اس لئے کہ اہلِ کتاب جان لیں کہ وہ اللہ کے فضل پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور یہ بھی کہ فضل صرف اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل وکرم کا مالک ہے۔

ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿4﴾

سورة الجمعة آیت 4

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ کے فضل کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ لَكُنتُم مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿64﴾

سورۃ البقرۃ آیت 64

پھر تم (پختہ عہد کرلینے) کے بعد اس سے پھر گئے۔ پس اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً تم خسارہ پانے والوں میں ہو جاتے۔

بِئْسَمَا ٱشْتَرَوْا۟ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا۟ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ فَبَآءُو بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَٰفِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿90﴾

سورۃ البقرۃ آیت 90

کیا ہی بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا محض ضد و حسد کی بنا پر اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کا انکار کرنے لگے کہ (کیوں؟) اللہ نے اپنا فضل جس پر چاہا اپنے بندوں میں سے نازل کر دیا۔ لہٰذا غضب بالائے غضب کے مستحق ہو گئے۔ اور کافروں کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُواْ فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِۦ لَمِنَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿198﴾

سورۃ البقرۃ آیت 198

تم پر کوئی الزام نہیں ہے کہ تم حج کے دوران (بذریعہ تجارت) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ تو جب عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس (مزدلفہ میں) اللہ کو یاد کرو۔ اور ایسے یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت کی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم محض بھٹکے ہوئے تھے۔

ٱلشَّيْطَٰنُ يَعِدُكُمُ ٱلْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِٱلْفَحْشَآءِ ۖ وَٱللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿268﴾ لا صلے

سورۃ البقرۃ آیت 268

شیطان تمہیں تنگ دستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے۔ اور اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ اور اللہ بہت وسعت و کشائش والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَلَا تُؤْمِنُوٓاْ إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ ٱلْهُدَىٰ هُدَى ٱللَّهِ أَن يُؤْتَىٰٓ أَحَدٌ مِّثْلَ مَآ أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْفَضْلَ بِيَدِ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿73﴾ ج لا

سورۃ آل عمران آیت 73

اور (کہتے ہیں کہ) اپنے ہم مذہب کے علاوہ کسی کی بات نہ مانو (ان سے) کہہ دو کہ یقیناً حقیقی ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے یہ بھی (کہتے ہیں کہ بالکل نہ مانو) کہ کسی کو ویسی ہی چیز مل جائے جو (کبھی) تم کو دی گئی تھی یا (یہ بھی کہ) تمہارے خلاف رب کے حضور کوئی دلیل و حجت پیش کر سکے گا؟۔ (ان سے یہ) کہہ دو کہ بیشک سارے کا سارا فضل و کرم اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَرِحِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِٱلَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُواْ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿170﴾ م

سورۃ آل عمران آیت 170

جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس میں شاداں وفرحاں ہیں اوران لوگوں کی بابت خوش اور مطمئن ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں اب تک ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۞ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿171﴾ ج17ع

سورۃ آل عمران آیت 171

اور اللہ کی نعمتوں اور فضل سے مسرور وخوش باش ہیں اور اس پر بھی کہ بیشک اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ هُوَ خَيْرًا لَّهُمۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا۟ بِهِۦ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِۗ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿180﴾ ع18

سورۃ آل عمران آیت 180

اور جو لوگ اس مال پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے۔ وہ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے۔ بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے۔ وہ جس میں بخل کرتے ہیں اس کا طوق

بنا کر قیامت کے دن ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔ اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے۔ اور جو
عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

وَلَا تَتَمَنَّوْاْ مَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بِهِۦ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبُواْۖ
وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبْنَۚ وَسْـَٔلُواْ ٱللَّهَ مِن فَضْلِهِۦٓۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ
عَلِيمًا ﴿32﴾

سورۃ النساء آیت 32

اور اس فضیلت میں آرزو مت کرو جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے۔ مردوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کا اپنی عملی کمائی سے حصہ ہے۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦۗ
وَأَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿37﴾ ج

سورۃ النساء آیت 37

جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل سکھاتے ہیں اور اللہ نے اپنے فضل سے انہیں جو کچھ دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔ اور ہم نے ایسے کافر ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

أَمْ يَحْسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۖ فَقَدْ ءَاتَيْنَآ ءَالَ إِبْرَٰهِيمَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَءَاتَيْنَٰهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿54﴾

سورۃ النساء آیت 54

یا (کیا) وہ لوگوں پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے نواز دیا ہے؟۔ (اگر یوں ہے) تو یقیناً ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد کو بھی کتاب و حکمت دی تھی اور ان کو ملک عظیم بھی عطا کیا تھا۔

ذَٰلِكَ ٱلْفَضْلُ مِنَ ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ عَلِيمًا ﴿70﴾ 9ع

سورۃ النساء آیت 70

یہی (رفاقت) تو اللہ کا خاص فضل ہے۔ اور اللہ ہی جاننے والا کافی ہے۔

وَلَئِنْ أَصَٰبَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ ٱللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُنۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُۥ مَوَدَّةٌ يَٰلَيْتَنِى كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿73﴾

سورۃ النساء آیت 73

اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم ہو (فتح سے مالِ غنیمت مل جائے)۔ تو ایسے (احساس دلاتا ہے) کہ اس کے اور تمہارے درمیان دوستی ہی نہیں (کہ اسے مالِ غنیمت سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن خود سے افسوس کرتے بڑبڑاتے ہوئے) ضرور کہتا ہے کہ اے کاش! میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پالیتا۔

وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ ٱلْأَمْنِ أَوِ ٱلْخَوْفِ أَذَاعُوا۟ بِهِۦ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى ٱلرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ ٱلَّذِينَ يَسْتَنۢبِطُونَهُۥ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ لَٱتَّبَعْتُمُ ٱلشَّيْطَٰنَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿83﴾

سورۃ النساء آیت 83

اور جب بھی ان کے پاس کوئی خبر امن یا خوف کی پہنچتی ہے تو اسے پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس کو رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچاتے تاکہ ان کے محقق لوگ اس (خبر) کی حقیقت معلوم کر لیتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند ایک کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار ہو جاتے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُۥ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَىْءٍ ۚ وَأَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿113﴾

سورۃالنساء آیت 113

اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک فریق نے تو تمہیں بہکانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔ اور یہ اپنے علاوہ کسی کو نہیں بہکا سکتے اور تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔ اور اللہ نے ہی تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ باتیں سکھائی ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔ اور اللہ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱسْتَنكَفُواْ وَٱسْتَكْبَرُواْ فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿173﴾

سورۃالنساء آیت 173

پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور عمل صالح کیے ہوں گے انہیں تو ان کا اجر پورا پورا ملے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دیدے گا۔ اور جن لوگوں نے (اس کی بندگی سے) عار و انکار اور تکبر کیا ہو گا ان کو المناک عذاب ہو گا اور وہ اللہ کے علاوہ اپنے لئے کوئی بھی ولی نہیں پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَٱعْتَصَمُواْ بِهِۦ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِى رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿175﴾ط

سورۃالنساء آیت 175

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے ساتھ (وابستگی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھا وہ انہیں اپنی رحمت اور فضل و کرم میں داخل کرے گا اور ان کو اپنے تک (پہنچنے کا) سیدھا راستہ دکھادے گا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحِلُّواْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ وَلَا ٱلْقَلَٰٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَٰنًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَٱصْطَادُواْ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ أَن تَعْتَدُواْ ۘ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿2﴾

سورۃالمائدۃ آیت 2

اے ایمان والو! ۔اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔اور نہ حرمت والے مہینے کی۔اور نہ قربانی کے جانوروں کی۔اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں۔اور نہ ان لوگوں کی جو بیت الحرام (یعنی بیت اللہ) کو جارہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔اور جب احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ اس نے تمہیں مسجد الحرام سے روک دیا تھا ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔اور نیکی و تقویٰ کے کاموں میں

ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿54﴾

سورة المائدة آیت 54

اے ایمان والو! ۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں کے حق میں بہت سخت ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بخوبی جاننے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّمَا ٱلْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا۟ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦٓ إِن شَآءَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿28﴾

سورۃ التوبہ آیت 28

اے ایمان والو!۔بس کچھ شک نہیں کہ مشرک لوگ پلید ہیں۔پس اس سال کے بعد مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) کے نزدیک تک نہ آنے پائیں۔اور اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہو تو عنقریب اللہ نے چاہا تو تمہیں اپنے فضل سے مالامال کر دے گا۔یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا۟ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَقَالُوا۟ حَسْبُنَا ٱللَّهُ سَيُؤْتِينَا ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ وَرَسُولُهُۥٓ إِنَّآ إِلَى ٱللَّهِ رَٰغِبُونَ ﴿59﴾ 7ع

سورۃ التوبہ آیت 59

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی رہتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا اور کہہ دیتے کہ اللہ ہی ہمیں کافی ہے۔عنقریب اللہ اور اس کا رسول ہمیں اپنے فضل سے (اور بھی) دیں گے یقیناً ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔

يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ مَا قَالُوا۟ وَلَقَدْ قَالُوا۟ كَلِمَةَ ٱلْكُفْرِ وَكَفَرُوا۟ بَعْدَ إِسْلَٰمِهِمْ وَهَمُّوا۟ بِمَا لَمْ يَنَالُوا۟ ۚ وَمَا نَقَمُوٓا۟ إِلَّآ أَنْ أَغْنَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ مِن فَضْلِهِۦ ۚ فَإِن يَتُوبُوا۟ يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْا۟ يُعَذِّبْهُمُ ٱللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿74﴾

سورۃ التوبۃ آیت 74

یہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کچھ نہیں کہا کہ اور البتہ یقیناً انہوں نے کفر کا کلمہ کہہ دیا ہے اور وہ اسلام لانے کے بعد یہ کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایسا کچھ کرنے کا تہیّہ کیا تھا جو پورا نہ کر سکے۔ اور یہ سب کچھ اس بات کا بدلہ لے رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے دولتمند کر دیا ہے۔ پس وہ اگر اب بھی توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور انہیں دنیا جہان میں کوئی ولی اور کوئی بھی مددگار نہیں ملے گا۔

۞ وَمِنْهُم مَّنْ عَٰهَدَ ٱللَّهَ لَئِنْ ءَاتَىٰنَا مِن فَضْلِهِۦ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿75﴾

سورۃ التوبۃ آیت 75

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کر رکھا تھا۔ کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے (مالا مال کر) دے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور لازمی صالحین میں سے ہو جائیں گے۔

فَلَمَّآ ءَاتَىٰهُم مِّن فَضْلِهِۦ بَخِلُواْ بِهِۦ وَتَوَلَّواْ وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿76﴾

سورۃ التوبۃ آیت 76

لیکن جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے (مالامال کر) دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور اعراض کرتے ہوئے (اپنے عہد سے) پھر گئے۔

قُلْ بِفَضْلِ ٱللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۟ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴿58﴾

سورۃ یونس آیت 58

کہہ دو کہ (یہ قرآن) اللہ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوا) ہے۔ پس اس پر انہیں خوش ہونا چاہیئے یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِۦ ۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ﴿107﴾

سورۃ یونس آیت 107

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف دینا چاہے تو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اسے ہٹانے والا نہیں ۔اور اگر تمہارا بھلا کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ وہی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نچھاور کرتا ہے اور وہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَٱتَّبَعْتُ مِلَّةَ ءَابَآءِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَآ أَن نُّشْرِكَ بِٱللَّهِ مِن
شَىْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا
يَشْكُرُونَ ﴿38﴾

سورۃ یوسف آیت 38

اور میں اپنے باپ دادا۔ ابراہیمؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمیں یہ بالکل جائز نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک کردیں۔ یہ (توحید تو) ہم پر اور سارے بنی نوع انسان پر اللہ کا فضل ہے لیکن بہت سارے لوگ شکرادانہیں کرتے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى سَخَّرَ ٱلْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا۟ مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا۟ مِنْهُ حِلْيَةً
تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى ٱلْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿14﴾

سورۃ النحل آیت 14

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے دریا و سمندر کو تمہارے اختیار میں کردیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زیور (موتی وغیرہ) بھی نکالو۔ جسے تم (آرائش کے لئے) پہنتے ہو۔ اور تم دیکھتے ہو کہ اس میں کشتیاں (سمندری جہاز) پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اور (یہ) اس لئے کہ تم اس کا فضلِ معاش (یعنی روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

وَجَعَلْنَا ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ءَايَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَآ ءَايَةَ ٱلَّيْلِ وَجَعَلْنَآ ءَايَةَ ٱلنَّهَارِ مُبْصِرَةً
لِّتَبْتَغُوا۟ فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا۟ عَدَدَ ٱلسِّنِينَ وَٱلْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَىْءٍ فَصَّلْنَٰهُ
تَفْصِيلًا ﴿12﴾

سورۃ الإسراء آیت 12

اور ہم نے دن اور رات کو دو نشانیاں بنایا ہے۔ رات کی نشانی کو تاریک بنایا اور دن کی نشانی کو روشن تاکہ تم اپنے رب کا فضل (یعنی) روزی تلاش کرو اور برسوں کا شمار اور حساب جان لو۔ اور ہم نے ہر چیز کی تفصیلی وضاحت کر دی ہے۔

رَّبُّكُمُ ٱلَّذِى يُزْجِى لَكُمُ ٱلْفُلْكَ فِى ٱلْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِكُمْ
رَحِيمًا ﴿66﴾

سورۃ الإسراء آیت 66

تمہارا رب وہ ہے جو دریا و سمندر میں تمہارے لئے کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ بیشک وہ تم پر بہت مہربان ہے۔

إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُۥ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿87﴾

سورۃ الاسراء آیت 87

مگر (اس کا سلب نہ کرنا) صرف تمہارے رب کی رحمت ہے بلا شبہ اس کا تم پر بڑا ہی فضل ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ وَأَنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ﴿10﴾ع1

سورۃ النور آیت 10

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ ہو جاتا) مگر یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِى مَآ أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴿14﴾ج صلے

سورۃ النور آیت 14

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور دنیا اور آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی تو تمہاری (بہتان بازی والی) اس چرچا کرنے پر کوئی بڑی آفت آن پڑتی۔

وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ وَأَنَّ ٱللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴿20﴾ع2

سورۃ النور آیت 20

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ ہو جاتا) مگر یہ کہ اللہ نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ
فَإِنَّهُۥ يَأْمُرُ بِٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ مَا زَكَىٰ مِنكُم
مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يُزَكِّى مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿21﴾

سورۃ النور آیت 21

اے ایمان والو! ۔شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلے گا پس وہ تو البتہ اسے بے حیائی اور برے کام ہی بتائے گا۔اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہو پاتا۔بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بڑا سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَأَنكِحُواْ ٱلْأَيَٰمَىٰ مِنكُمْ وَٱلصَّٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَآئِكُمْ ۚ إِن يَكُونُواْ فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ
ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿32﴾

سورۃ النور آیت 32

اور تم میں جو بے نکاح (یعنی بیوہ عورتیں۔ رنڈوے۔ بن بیاہے) ہوں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے بھی جو نیک ہوں ان سب کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱلَّذِينَ
يَبْتَغُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَءَاتُوهُم مِّن
مَّالِ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ ءَاتَىٰكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا۟ فَتَيَٰتِكُمْ عَلَى ٱلْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا۟
عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿33﴾

سورۃ النور آیت 33

اور وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ان کو چاہیئے کہ پاک دامن رہیں یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو مال کے عوض آزادی کی تحریر چاہیں۔ اگر تم ان میں نیکی وبہتری کے آثار پاؤ تو ایسی تحریر انہیں لکھ دیا کرو۔ اور اللہ نے جو مال تمہیں دیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیاوی فائدے کی غرض سے زنا پر مجبور نہ کرو۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا (وہ تو لازمی سزا پائے گا۔ مگر ان لونڈیوں کے بارے) تو البتہ اللہ ان کو مجبور کیئے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

لِيَجْزِيَهُمُ ٱللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُواْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِۦۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ﴿38﴾

سورۃ النور آیت 38

تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیدے اور انہیں اپنے فضل سے مزید اور بھی عطا کرے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دے دیتا ہے۔

وَوَرِثَ سُلَيْمَٰنُ دَاوُۥدَۖ وَقَالَ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ ٱلطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ
شَيْءٍۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْفَضْلُ ٱلْمُبِينُ﴿16﴾

سورۃ النمل آیت 16

اور سلیمانؑ داؤدؑ کا وارث بنا اور کہنے لگا کہ لوگو! ۔ ہمیں پرندوں کی بولی بھی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کا سر و سامان دیا گیا ہے۔ بیشک یہ (اللہ کا بڑا) واضح فضل ہے۔

قَالَ ٱلَّذِي عِندَهُۥ عِلْمٌ مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَۚ فَلَمَّا
رَءَاهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُۥ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِيٓ ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُۖ وَمَن
شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ﴿40﴾

سورۃ النمل آیت 40

اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ اس سے پہلے کہ تم آنکھ جھپکو میں اسے تمہارے پاس حاضر کئے دیتا ہوں۔ پھر جب اس نے اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا۔ کہ یہ میرے رب کا فضل و کرم ہی ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو بس البتہ وہ اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو بلاشبہ میرا رب بھی (اس سے) بے پروا نہایت کرم کرنے والا ہے۔

وَمِن رَّحْمَتِهِۦ جَعَلَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا۟ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴿73﴾

سورۃ القصص آیت 73

اور اس نے اپنی (خاص) رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنا دیئے تاکہ تم (رات میں) آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ مَنَامُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱبْتِغَآؤُكُم مِّن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ﴿23﴾

سورۃ الروم آیت 23

اور تمہارا رات میں سونا اور دن میں اُس کا فضل تلاش کرنا اسی کے نشاناتِ قدرت میں سے ہے۔ جو لوگ (دھیان سے) سنتے ہیں اُن کے لئے البتہ ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

لِيَجْزِيَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْكَٰفِرِينَ﴿45﴾

سورۃ الروم آیت 45

تاکہ اللہ اپنے فضل و کرم سے ان لوگوں کو بدلہ دیدے جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے۔ بیشک وہ کافروں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَن يُرْسِلَ ٱلرِّيَاحَ مُبَشِّرَٰتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِۦ وَلِتَجْرِيَ ٱلْفُلْكُ بِأَمْرِهِۦ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴿46﴾

سورۃ الروم آیت 46

اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے کہ وہ (بارش سے پہلے) خوشخبری والی ہواؤں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ تمہیں اپنی رحمت کے مزے چکھائے اور تاکہ اسی کے حکم سے (تمہاری) کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو اور اس لئے بھی کہ تم شکر ادا کرو۔

وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا﴿47﴾

سورۃ الاحزاب آیت 47

اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل و کرم ہے۔

۞ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَـٰجِبَالُ أَوِّبِى مَعَهُۥ وَٱلطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ ٱلْحَدِيدَ ﴿10﴾

سورۃ سبا آیت 10

اور البتہ یقیناً ہم نے داوٗدؑ کو اپنی طرف سے بڑی فضیلت عطا کی تھی۔ (اور حکم دیا گیا تھا کہ) اے پہاڑو اور پرندو!۔اس کے ساتھ تسبیح کیا کرو۔اور لوہے کو ہم نے اس کے لئے نرم کر دیا تھا۔

وَمَا يَسْتَوِى ٱلْبَحْرَانِ هَـٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهُۥ وَهَـٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى ٱلْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿12﴾

سورۃ فاطر آیت 12

اور دو سمندر (دریا) برابر نہیں ہو سکتے یہ (پہلا) میٹھا ہے پیاس بجھانے والا جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ (دوسرا) کھاری ہے کڑوا کسیلا۔اور تم سب سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکال کے پہنتے ہو۔اور تم

اس میں کشتیوں کو بھی دیکھتے ہو کہ (پانی کو) چیرتی ہوئی چلی آتی ہیں اس لئے کہ تم اس کا فضلِ معاش تلاش کرواور تاکہ شکرادا کرو۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿30﴾

سورۃ فاطر آیت 30

اس لئے کہ اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دے گااور اپنے فضل و کرم سے کچھ زیادہ بھی دیدے گا۔ وہ تو بلا کسی شک و شبہ بڑا بخش دینے والا نہایت قدردان ہے۔

ثُمَّ أَوْرَثْنَا ٱلْكِتَٰبَ ٱلَّذِينَ ٱصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِٱلْخَيْرَٰتِ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَضْلُ ٱلْكَبِيرُ ﴿32﴾ ط

سورۃ فاطر آیت 32

پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے جن کو چن لیاان کو کتاب کا وارث بنادیا۔ پس کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ اور بعض میانہ رو ہیں۔ اور کچھ اللہ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ یہی (سبقت لے جانا) تو بڑا فضل ہے۔

ٱلَّذِىٓ أَحَلَّنَا دَارَ ٱلْمُقَامَةِ مِن **فَضْلِهِۦ** لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿35﴾

سورۃ فاطر آیت 35

جس نے ہم کو اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ رہنے والے گھر میں اُتارا یہاں نہ تو ہمیں کوئی رنج پہنچے گا اور نہ ہی ہمیں کسی قسم کی تھکان ہوگی۔

تَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا۟ وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فِى رَوْضَاتِ ٱلْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ **ٱلْفَضْلُ** ٱلْكَبِيرُ ﴿22﴾

سورۃ الشوریٰ آیت 22

تم ظالم لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے کرتوتوں (کے انجام) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (وبال تو) ان پر پڑ کر رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے۔ جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے رب کے پاس (موجود) ہوگا۔ یہی تو بڑا فضل و کرم ہے۔

وَيَسْتَجِيبُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۚ وَٱلْكَٰفِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ﴿26﴾

سورۃ الشوری آیت 26

اور جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے ان کی دعائیں بھی قبول کرتا ہے اور ان کو اپنے فضل سے مزید بھی دیتا ہے۔ اور جو کافر ہیں ان کے لئے تو سخت عذاب ہے۔

فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ﴿57﴾

سورۃ الدخان آیت 57

یہی تو تمہارے رب کا فضل ہے (اور) یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

۞ ٱللَّهُ ٱلَّذِى سَخَّرَ لَكُمُ ٱلْبَحْرَ لِتَجْرِىَ ٱلْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِۦ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴿12﴾ ج

سورۃ الجاثیۃ آیت 12

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چل سکیں اور اس لئے بھی کہ تم اس کا فضلِ معاش تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَىٰهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا ۖ سِيمَاهُمْ فِى وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ
ٱلسُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِى ٱلْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْـَٔهُۥ
فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسْتَغْلَظَ فَٱسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعْجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ
ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًۢا ﴿29﴾ 4ع

سورۃ الفتح آیت 29

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بہت رحم دل ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ (کبھی) وہ رکوع (اور کبھی) سجود کرتے ہیں (اور) اللہ کا فضل و کرم اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں۔ ان کی علامت ان کی پیشانیوں پر سجدہ کے نشان سے نمایاں ہے۔ ان کے یہی اوصاف تورات میں اور یہی اوصاف انجیل میں بھی (درج) ہیں۔ گویا ایک ایسی کھیتی ہیں جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اس کو مضبوط کیا اور موٹی ہو گئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ ان کے سبب کفار کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ نے ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿8﴾

سورۃ الحجرات آیت 8

اللہ کے فضل و کرم اور اس کے انعام و احسان سے (ہی وہ راستباز ہیں)۔ اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ ٱلْمُهَٰجِرِينَ ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأَمْوَٰلِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ
وَرِضْوَٰنًا وَيَنصُرُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿8﴾ ج

سورۃ الحشر آیت 8

(نیز وہ مال) ان غریب مہاجروں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیئے گئے (اور) جو اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں اور یہ لوگ بالکل سچے لوگ ہیں۔

فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَٱبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ
كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿10﴾

سورۃ الجمعۃ آیت 10

پھر جب نماز ادا کر چکو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۞ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿20﴾ ع2

سورۃ المزمل آیت 20

یقیناً تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کبھی رات کی دو تہائی کے قریب کبھی نصف شب اور کبھی ایک تہائی قیام کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ ٹھہراتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم اس کو نبھا نہیں سکتے۔ تو اس نے تم پر مہربانی کر دی پس اب جتنا قرآن تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی جو اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں زمین میں سفر کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

پس اتنا ہی قرآن پڑھو جتنا کہ آسان ہو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو۔ اور تم لوگ جو بھی بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے جو بہت بہتر اور اجر میں عظیم ہو گی۔ اور اللہ ہی سے مغفرت طلب کیا کرو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کریم میں صاحب وسعت لوگوں کے بارے۔ لوگوں پر فضل واحسان کرنے کے بارے۔ بڑھ کر نیکی کرنے پر۔ فضیلت وبرتری کے موضوع پر جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّآ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا۟ ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ عُقْدَةُ ٱلنِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوٓا۟ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنسَوُا۟ ٱلْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿237﴾

سورۃ البقرۃ آیت 237

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دو لیکن تم ان کے لئے مہر مقرر کر چکے ہو تو مقرر کردہ کا آدھا مہر دینا ہو گا مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور تمہارا معاف کر دینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو کیوں کہ بلا شبہ اللہ تمہارے سب کاموں کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

وَقَالَتْ أُولَىٰهُمْ لِأُخْرَىٰهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿39﴾ع4

سورۃ الأعراف آیت 39

اور پہلے والے بعد والوں سے کہیں گے کہ تمہیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہ ہوئی پس تم بھی (ہماری طرح) اپنی کمائی پر عذاب کے مزے چکھتے رہو۔

فَقَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَوْمِهِۦ مَا نَرَىٰكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَىٰكَ ٱتَّبَعَكَ إِلَّا ٱلَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِىَ ٱلرَّأْىِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَٰذِبِينَ ﴿27﴾

سورۃ ہود آیت 27

تو اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ تم تو ہمیں ہمارے جیسے ہی ایک بشر نظر آتے ہو اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیچھے چلنے والے سرسری نظر میں وہی لوگ ہیں جو ہم میں کمتر و گھٹیا درجے کے ہیں۔ اور ہم اپنے اوپر تمہاری کسی طرح سے کوئی بھی فضیلت نہیں پاتے بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

فَقَالَ ٱلْمَلَؤُاْ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِۦ مَا هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ
عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِىٓ ءَابَآئِنَا ٱلْأَوَّلِينَ ﴿24﴾ ج

سورۃ المؤمنون آیت 24

توان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو بس تم جیسا ہی بشر ہے جو تم پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو وہ فرشتوں کو بھیج دیتا یہ بات تو ہم نے اپنے پرانے باپ داداؤں سے کبھی نہیں سنی۔

وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُواْ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓاْ أُوْلِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ
وَٱلْمُهَٰجِرِينَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُواْ وَلْيَصْفَحُوٓاْ ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۗ
وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿22﴾

سورۃ النور آیت 22

اور تم میں سے صاحبِ فضل وسعت اس بات پر قسم نہ کھالیں کہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر کچھ خرچ نہیں کیا کریں گے۔ بلکہ معاف کردیں اور درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کردے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ذی الفضل بھی اللہ کا نام ہے۔یہ لفظ قرآن میں اللہ کے نام کے طور پر استعمال نہیں ہوا۔البتہ حدیث میں اس کا ذکر ملتا ہے۔قرآن میں ذی فضل بڑھ چڑھ کر نیکی کرنے والے کے لیے استعمال ہوا ہے۔

وَأَنِ ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَٰعًا حَسَنًا إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ
كُلَّ ذِى فَضْلٍ فَضْلَهُۥ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ﴿3﴾

سورۃ ہود آیت 3

اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کے آگے توبہ کرو تاکہ وہ تمہیں ایک وقت مقرر تک۔اچھا سامان (زندگی) دے اور ہر کوئی بڑھ کر نیکی کرنے والا زیادہ بدلہ پائے گا۔اور اگر تم روگردانی کروگے ۔پھر بلاشبہ مجھے بھی تمہارے بارے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

ذی الطول

ذی۔ کسی چیز کی ملکیت کے معنی دیتا ہے۔اس کا مطلب مالک ہے۔اور

الطول ۔اللہ رب العزت کا خاص انعام و کرام دینا ہے۔

ذی الطول۔مطلب ہوا کہ خاص انعام و کرام دینے کا مالک۔اللہ ہی منعم ہے۔جو بڑی بزرگی والا ہے رحیم ہے اور جس کی عطا اور نعمتوں کا کوئی حساب نہیں۔ بہت عظیم فضل والا۔بندہ اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل کی وجہ سے اس کو معاف فرمادیتا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے لیے غافر الذنوب ہے، اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور ان کو ان کی توبہ میں اخلاص کی توفیق دیتا ہے، کیونکہ اس کے نیک بندے اس کے لطف کے مظاہر ہیں اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے اور اس کے حضور توبہ نہیں کرتے اور گناہوں پر اصرار کرتے ہیں ان کے لیے شدید العقاب ہے۔

غَافِرِ ٱلذَّنۢبِ وَقَابِلِ ٱلتَّوۡبِ شَدِيدِ ٱلۡعِقَابِ ذِى ٱلطَّوۡلِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيۡهِ ٱلۡمَصِيرُ ﴿3﴾

سورۃ غافر آیت 3

جو گناہ بخشنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا۔ سخت عذاب دینے والا۔ نہایت فضل و کرم کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ذوالقوۃالمتین

ذو ۔ کسی چیز کی ملکیت کے معنی دیتا ہے۔اس کا مطلب مالک ہے۔

القوۃ ۔سے مراد طاقت ۔ قوت۔زور اور کبھی قدرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

المتین۔صفت مشبہ کا صیغہ ہے'اس کا معنی ہے: مضبوط اور محکم۔

متین کا لغوی مفہوم متن سے ہے۔ متن کے معنی کسی چیز کا اپنی ذات میں مضبوط ہونا اور اس میں صلابت واستحکام کا پایا جانا۔

ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں حصہ کو متین کہا جاتا ہے'اس سے متن فعل بنالیا گیا ہے یعنی مضبوط ہونا۔ قوی ہونا۔ سخت ہونا۔اسی طرح سے مضبوط رسی کو بھی حبل متین کہتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے متین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ مضبوط اور غیر متزلزل ہے جسے کوئی بھی ہستی یا کوئی بھی قوت طاقت اور زور آوری اس کے مقام یا اس کے ارادے سے ہلا نہیں سکتی۔

ذو القوۃ المتین۔کا مطلب ہوگا۔ کہ اللہ بے پناہ طاقت و قوت اور استحکام والا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قطعی طور پر غیر متزلزل بھی ہے۔بلکہ جو کچھ کہا گیا وہ اس سے بھی زیادہ صلابت و استحکام کا مالک ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ ﴿58﴾

سورۃ الذاریات آیت 58

بیشک اللہ ہی تو رزق دینے والا بے پناہ قوت والا نہایت مضبوط ہے۔

ذی المعارج

ذی۔ کسی چیز کی ملکیت کے معنی دیتا ہے۔اس کا مطلب مالک ہے۔اور

المعارج ۔ عروج والا۔بلندیوں والا۔نہایت عالی مرتبت

ذی المعارج ۔کا مطلب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہی سارے عروجوں پر فائز ہے۔ان سب عروجوں پر اس کی ملکیت ہے۔وہی مالک الملک ہے۔

مِّنَ ٱللَّهِ ذِى ٱلْمَعَارِجِ﴿3﴾ط

سورۃ المعارج آیت 3

اس اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلند درجات والا ہے۔

ذوانتقام۔ذی انتقام

ذو ۔ ذی۔ کسی چیز کی ملکیت کے معنی دیتا ہے۔اس کا مطلب مالک ہے۔اور

انتقام ۔اللہ رب العزت کا کسی ظالم کو مزہ چکھا دینا۔یہ بدلہ لینا۔یا انتقام لینا ہے۔

ذو انتقام۔ذی انتقام ۔مطلب ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کا کسی ظالم کو بار بار تنبیہ کرنا کہ یا تو وہ توبہ تائب ہو کے آئندہ کے لیے ظلم چھوڑ دے۔اللہ کا فرمانبردار بن کر رہے۔پھر اگر وہ اثر قبول نہ کرے تو ایک خاص وقت تک اسے مہلت ملتی رہتی ہے۔جب دیا ہوا وقت ختم ہو جاتا ہے۔تو اللہ جل جلالہ اسے اس کی ہٹ دھرمی پر عذاب کے ذریعے مزہ چکھا دیتا ہے۔اور آخرت میں بھی وہ شخص مغضوب ہو گا۔یہ ایک وقت تک تنبیہات کا سلسلہ بھی اللہ کا خاص فضل و کرم ہی ہے جو اسے جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہو جائے اگر وہ سنجیدگی سے غور و خوص کرلے۔

مِن قَبۡلُ هُدٗى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ ٱلۡفُرۡقَانَۗ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ لَهُمۡ عَذَابٞ شَدِيدٞۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٞ ذُو ٱنتِقَامٍ﴿4﴾

سورۃ آل عمران آیت 4

اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے (کتابیں نازل کیں) اور (اب یہ قرآن) حق اور باطل میں فرق کر دینے والا فیصلہ کن کلام نازل کر دیا۔ بلا شبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اللہ نہایت زبردست (اور ظلم کا) انتقام لینے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقْتُلُواْ ٱلصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُۥ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ ٱلنَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِۦ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًۢا بَٰلِغَ ٱلْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّٰرَةٌ طَعَامُ مَسَٰكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِۦ ۗ عَفَا ٱللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ ٱللَّهُ مِنْهُ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿95﴾

سورۃ المائدۃ آیت 95

اے ایمان والو! ۔ جس وقت تم حالتِ احرام میں ہو تو شکار نہ مارنا اور جو کوئی تم میں سے اس کو جان بوجھ کر مارے تو اس کی سزا اس کا کوئی ایسا ہم پلہ جانور فدیے میں دینا ہے جس کا فیصلہ تم میں دو معتبر شخص کریں بشرطیکہ یہ قربانی کعبے تک پہنچائی جائے۔ یا کفارہ (جانور کی قیمت کے برابر) مسکینوں کو (معمول کا) کھانا کھلانا ہے۔ یا (جتنے مسکینوں کے لئے حسبِ معمول کھانا کھلانا بنے گا) اس کے برابر روزے رکھنا ہے تاکہ اپنے کیے کا وبال چکھے۔ اللہ نے اس چیز کو معاف کیا جو پہلے گزر چکا۔ اور جو کوئی پھر کرے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿47﴾ ط

سورۃ إبراهيم آیت 47

پس تم ہرگز ایسا گمان نہ کرو کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا غالب اور سخت انتقام لینے والا ہے۔

وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِى ٱنتِقَامٍ ﴿37﴾

سورۃ الزمر آیت 37

اور جس کو اللہ ہدایت یاب ہونے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ بڑا غالب بدلہ لینے والا نہیں ہے؟۔

رب العالمین

رب۔ کا مطلب ہے پالنے والا اور

عالمین۔ عالم کا معنی ہے جہان۔ جبکہ عوالم اور عالمین جمع کا صیغہ ہے کہ سارے جہانوں۔ چنانچہ

رب العالمین ۔ سے مراد ہے تمام جہانوں کا پالنے والا۔ رب تعالیٰ نے اپنی صفت ربوبیت کی اضافت کے ساتھ نسبت العالین لفظ کے ساتھ کی ہے۔ اس لئے یہ جاننا انتہائی ضروری ہو جاتا ہے کہ العالمین سے کیا مراد ہے؟۔ عالمین۔ عالم کی جمع ہے۔ عالم کا مطلب ہے۔ جہان۔ اس طرح سے رب العالمین کا مطلب ہو گا سارے جہانوں کا رب۔ یہ لفظ قرآن میں صرف ذات باری تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی مربی اور مالک کے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا نام ہے جو اللہ کی اور صفات کو بھی اجاگر کرتا ہے اور قرآن کریم میں بکثرت وارد ہوا ہے۔

اس کی حیثیت فاتحۃالکتاب میں باری تعالیٰ کی شان ربوبیت پر دلالت کرنے والے پہلے صفاتی نام کی ہے۔ اس کے معنی و مفہوم کو سمجھنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس کے اندر مضمر اعلان ربوبیت در حقیقت توحید الٰہی کا سب سے کامل اور اہم جزو ہے۔ کیونکہ دور جاہلیت میں کفار و مشرکین کی زندگی میں شرک اسی تصورِ کی راہ سے زیادہ داخل ہوا تھا۔ اور جواب بھی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ ربوبیت کے اس خود ساختہ اور شرکیہ تصور نے عقیدہ توحید کے خالص اور نکھرے ہوئے عقدے کو کفار و مشرکین کی نظروں سے اوجھل کر رکھا تھا۔ اور کچھ دنیادار مسلمان آج بھی اس سے نا آشنا ہیں۔

یہ لفظ تربیت کے معنی میں مصدر۔اور صفت کے اعتبار سے اس کا اطلاق فائل کے معنی میں ہوتا ہے۔جس کا نچوڑ یہ ہے کہ فی الحقیقت رب صرف پالنے والے کو نہیں بلکہ نہایت ہی کامل مربی کو کہا جاسکتا ہے۔ ویسے تو پالنے میں بھی بہت سارے عوامل ہوتے ہیں۔اور کامل وہی ہوتا ہے جو کسی کی تربیت کرنے کا اہل ہو۔رب کے معنی میں دو صفات لازم ہوتی ہیں۔ایک تدریج کا سلسلہ اور دوسری تکمیل ۔اور کسی شے کو آہستہ آہستہ کمال درجے تک پہنچانا تدریج ہے۔اور یہ سلسلہ ہر مرحلے میں مختلف ہوتا ہے۔اس سب کو ہر سٹیج پر بہم رشدو رہنمائی کرنے کا والا رب ہی ہے۔اور یہ چیز انسانوں کے علاوہ سب قدرتی عوامل میں بھی نمایاں نظر بھی آتی ہے۔اور مختلف مراحل کی تکمیل بھی ساتھ ساتھ جاری رہتی ہے۔

حقیقی رب اور مالک مطلق وہی ذات ہے اور اسی کی ملکیت و پرورش ساری کائنات کے لیے علی الاطلاق ہے۔اس لیے وہی اکیلا قادر مطلق اور مسبّب الاسباب ہے۔اگر اس کی اس شان ربوبیت میں کوئی اور شریک ہوتا تو نظام کائنات اس حسن تدبیر کے ساتھ کبھی نہ چل سکتا۔جیسا کہ قرآن اس بارے اعلان فرماتا ہے

لَوۡ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبۡحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿22﴾

سورۃ الأنبياء آیت 22

اگران دونوں (آسمان وزمین) میں اللہ کے علاوہ اور بھی عبادت کیے جانے والے (معبود) ہوتے توسارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ یہ جو باتیں بھی (اللہ کے متعلق) بناتے بیان کرتے ہیں عرش کا مالک اللہ توان باتوں سے بالکل پاک ہے۔

جو انسان رب کو صحیح طرح سمجھ نہیں پاتے ان کے لئے خاص طور پر ارشاد ہے۔ کہ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلۡكَرِيمِ﴿6﴾لا ٱلَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ﴿7﴾لا فِيٓ أَيِّ صُورَةٖ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ﴿8﴾ط

سورۃ الانفطار آیت ٦ تا ٨

اے بنی نوع انسان !۔ تجھے (آخر) کس چیز نے اپنے ربِ کریم کے بارے دھوکے میں ڈال رکھا ہے ؟۔ (وہی تو ہے) جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے (کیا خوب) ٹھیک سنوار دیا۔ پھر تجھے (ہر لحاظ سے) مناسب و متوازن بنادیا۔ اور جس صورت میں چاہا تجھے ترتیب سے جوڑ دیا۔

قرآن مجید نے رب العالمین کی وضاحت میں ساری کائنات کو اور اس کے جملہ موجودات کو بیان کر دیا ہے۔

قَالَ رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَآۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ﴿24﴾

سورۃ الشعراء آیت 24

(موسیٰؑ نے) کہا کہ وہ آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا رب ہے۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو۔

رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَآ ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿7﴾

سورۃ الدخان آیت 7

وہ تو رب ہے (ہر اس چیز کا) جو بھی آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تم لوگ یقین کرنے والے ہو۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اس قرآنی تصریح کے بعد رب العالمین کے مفہوم کو اس مقام پر صرف جن وانس یا بعض دیگر انواع خلق پر محصور و محدود کرنے کی کوئی خاص وجہ نہیں رہ جاتی۔ مذکورہ بالا آیت میں آسمانی اور زمینی کائنات اور اس کے جملہ موجودات کو العالمین میں شمار کرکے فرمایا گیا ہے ان کنتم مؤقنین یعنی اگر تم صاحبِ ایقان ہو۔ ایقان اس علم صحیح کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو۔ جس کا انکار نہ بن پڑے اور اسے یقین کی حد تک مان لیا جائے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی شان میں موقن نہیں کہا جاتا بلکہ موقن مخلوق ہی ہو سکتی ہے کیونکہ ساری موجودات عالم اور ان کے نظام ہائے گوناگوں۔ ان کے خالق و

صانع پر استدلال کرتی ہیں۔اور اس کی ہستی پر یقین کا درجہ حاصل کرتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے فرمایا گیا

وَكَذَٰلِكَ نُرِيٓ إِبۡرَٰهِيمَ مَلَكُوتَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَلِيَكُونَ مِنَ ٱلۡمُوقِنِينَ ﴿75﴾

سورۃ الانعام آیت 75

اور اس طرح ہم نے ابراہیمؑ کو آسمانوں و زمین کے عجائبات دکھا دیئے تاکہ وہ کامل یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

یہاں بھی زمین و آسمان اور ساری کائنات۔ عوالم ارض و سماء کے تمام موجودات کے مشاہدے کو بنائے ایقان قرار دیا گیا ہے۔ جس سے باری تعالٰی کی ربوبیت مطلقہ پر دلالت میسر آتی ہے۔اس لیے رب العالمین میں۔العالمین کا مفہوم اور دائرہ صرف عالم انسانیت یا عالم جن و انس تک ہی مختص تصور نہیں کیا جانا چاہیئے۔ جیسا کہ بعض مترجمین اور مفسرین نے کیا ہے۔ بلکہ اس مقام پر اس لفظ کی معنوی وسعت میں جملہ عوالم اور ان کے موجودات کو شامل تصور کیا جانا ضروری ہے۔

العالمین کا تصور اس پورے عوالم کی وسعت کے حساب سے اگر دیکھا جائے۔ تو یہ پہلو خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ جب انواع خلق کے لحاظ سے ایک عالم اگر پوری کائنات ہے تو پھر عالمین کی وسعت کتنے عالموں اور کتنی کائناتوں پر محیط ہوگی۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلنَّارِ إِلَّا مَلَٰٓئِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟
لِيَسْتَيْقِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِيمَٰنًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟
ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْكَٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ
بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ
إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِىَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿31﴾ ع1

سورۃ المدثر آیت 31

اور ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد کو کافروں کے لئے آزمائش بنادیا ہے۔ تاکہ اہلِ کتاب یقین کرلیں اور ایمان والوں کا ایمان مزید بڑھ جائے۔ اور اہلِ کتاب اور اہلِ ایمان شک وشبہ میں نہ پڑیں۔ اور کافر لوگ اور جن کے دلوں میں روگ ہے وہ کہیں گے۔ کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے؟۔ اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کردیتا ہے۔ اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور یہ محض (دوزخ کا) بیان نہیں ہے بلکہ خاص کر بشر کے لئے نصیحت ہے۔

یہاں لشکروں سے مراد مختلف انواع خلق ہیں جو ارض و سماء کی وسعتوں میں جدا جدا عالموں و جہانوں میں موجود ہیں۔ جن کی صحیح تعداد اور حتمی تفصیلات خالق کائنات کے سوا کسی اور کو معلوم نہیں۔ اس پر بھی ارشاد فرمایا گیا۔

وَٱلْخَيْلَ وَٱلْبِغَالَ وَٱلْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿8﴾

سورۃ النحل آیت 8

اور اسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ ان پر سواری کرو اور وہ باعثِ زینت بھی ہیں۔ اور وہ تو ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر بھی نہیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ بنا بریں اس کے تخلیق کردہ عوالم اس قدر ہیں کہ کسی کو ان کا اندازہ بھی نہیں۔ اس امر کی تائید اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ جَاعِلِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُو۟لِىٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۚ يَزِيدُ فِى ٱلْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾

سورۃ فاطر آیت 1

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور ایسے) فرشتوں کو پیغامبر بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں۔ وہ (اپنی) مخلوقات میں جب چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

قرآن کے یہ سب مقامات بتاتے ہیں کہ نہیں معلوم روز بروز اور لمحہ بہ لمحہ کتنی کائناتیں اور عوالم صفحۂ خلق پر ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اور کائناتی وسعت بھی اس میں شامل ہے۔

وَٱلسَّمَآءَ بَنَيْنَٰهَا بِأَيْيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿47﴾

سورۃ الذاریات آیت 47

اور ہم نے آسمان کو (اپنی) قدرت سے بنایا اور بیشک ہم ہی اسے وسعت دینے والے ہیں۔

اسی لیے حضرت کعب الاحبار فرماتے ہیں

لایحصیٰ عدد العالمین۔

عوالم کی تعداد کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔

عالمین کی وسعت کا ایک ادنیٰ سا اندازہ وہ بھی ہے جو آج سائنسی انکشافات کے ذریعے حاصل ہو رہا ہے۔ اس کا تذکرہ رب العالمین کے الفاظ میں پنہاں ربوبیت الٰہیہ کی بے کراں وسعتوں کو کسی حد تک اجمالاً سمجھنے میں یقیناً ممد ہوگا۔

انسانی زندگی جس قدر اعتقادی و نظریاتی فسادات کا شکار ہو سکتی ہے رب العالمین میں ان سب کا علاج مضمر ہے۔ انسانی زندگی میں فساد کی جتنی صورتیں بھی نظر آتی ہیں اگر ان کا بنظر غائر ان کا جائزہ لیا جائے تو وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ مندرجہ ذیل اسباب میں سے کسی نہ کسی ایک پر ضرور مبنی ہوتی ہیں۔

۱۔ پہلی یہ کہ وجود باری تعالیٰ کا انکار انسانی زندگی میں فساد کے اسباب میں سے سب سے اہم صورت یہ ہے کہ بندہ حق بندگی بجالانے کی بجائے سرے سے اس کائنات اور اس کے نظام کو بغیر کسی خالق و مالک کے ماننے لگ جائے اور اسے نقطہء زندگی کے اتفاقی آغاز کا مظہر قرار دیتا پھرے۔

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو محض خالق تسلیم کرنے کے بعد اس کائناتی زندگی کے بقاء و فروغ کے نظام میں اس کے عمل دخل اور تصرف کی بناء پر انکار کیا جائے۔ کہ یہ عالم فقط اسباب و علل کے نظام کے تحت آزادانہ طور پر قائم ہے۔ اور اسی صورت میں چل رہا ہے۔ اس میں کسی مستقل بالذات۔ واجب الوجود۔ قادر مطلق اور موثر حقیقی طاقت کا کوئی ارادہ۔ تدبیر اور تصرف کارفرما نہیں ہے۔ گویا معاذاللہ ! اللہ تعالیٰ ہمیں تخلیق کرنے کے بعد ہمارے معاملات سے بے دخل اور لاتعلق ہو گیا ۔اور اب ہمیں اس کی ہرگز حاجت نہیں۔ چنانچہ اس تصور سے انسان خود کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی سے آزاد سمجھنے لگتا ہے۔

۳۔ تیسری صورت یہ کہ باری تعالیٰ کی ذات و صفات یا افعال میں شریکوں کا ابہام۔اللہ تعالیٰ کی شان خلّاقی وملوکی پر اعتقاد رکھنے کے ساتھ ساتھ یہ خیال کیا جائے کہ اس کی ذات۔ صفات یا افعال میں کچھ اور افراد یا اشیاء بھی شریک ہیں۔اس بنا پر وہ بھی عبادت و بندگی کے مستحق ہیں اور ان کا حکم و تصرف بھی خالق و مالک ہی کی طرح کائنات میں موجود اور موثر ہے۔

۴۔ چوتھی صورت یہ کہ اللہ تعالیٰ کو محض کسی ایک آدھ صفت کا مظہر قرار دے دینا یہ خیال کرنا کہ باری تعالیٰ فقط قہر و غضب اور عذاب و عقاب کی صفات سے مختص ہے۔اس سے انسانی ذہن اور اعتقاد مایوسی و محرومی کا آئینہ دار ہو جاتا ہے۔یا یہ خیال کر لینا کہ وہ فقط بخشش و مغفرت اور رحمت و محبت کی صفات سے مختص ہے۔اس سے انسانی زندگی۔ احکام و اوامر کی گرفت سے آزادی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔الغرض اسی قسم کے محدود اور یک جہتی تصورات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا بھی انسانی زندگی میں کئی فسادات کا موجب ہو جاتا ہے۔

۵۔ پانچویں صورت یہ کہ وجود و ضرورتِ رسالت کا انکار اللہ رب العزت کے وجود اور وحدانیت کا اقرار کرنے کے باوجود نبوت و رسالت کی ضرورت اور کائنات میں اس کے وجود کا انکار کیا جائے اور زندگی کے لیے نبوت و رسالت کے ذریعہ حاصل ہونے والی ہدایت ربانی کو ناگزیر اور نتیجہ خیز تصور نہ کیا جائے۔

۶۔ چھٹی صورت میں بعض انبیاء و رسل کا انکار نظام رسالت کو اصولی طور پر مان کر بعض انبیاء و رسل کو بوجوہ تسلیم نہ کرنا جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا انکار کر دیا۔

۷۔ساتویں صورت یہ کہ آخرت کاانکارانعقاد قیامت اور نظام جزاوسزاکاانکار کیا جائے۔جس میں برزخی اوراخروی زندگی کے ساتھ ساتھ حیات بعدالموت کاانکار بھی شامل ہے۔اس کی جگہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ یہی زندگی سب کچھ ہےاوراس کے بعد کوئی زندگی نہیں جس میں یہاں کے معاملات کاحساب وکتاب ہوگا۔

۸۔آٹھویں صورت میں ربوبیت ورحمت الٰہیہ کی تحدید میں قیود۔اس سے مراد نسلی۔ لسانی۔ علاقائی اور طبقاتی فوقیت وبرتری اور تفاضل وتفاخر کے وہ سارے تصورات ہیں جوانسانی مساوات اور شرف وتکریم آدمیت کے فطری اور آفاقی اصولوں کی نفی کرتے ہیں۔یہ فساد فکراس اعتقاد سے جنم لیتاہے کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمت وعنایت فقط ہمارے ساتھ خاص ہےاور دوسرے اس فیض سے محروم ہیں۔

کم وبیش فکر ونظر کے یہی بنیادی فسادات ہیں جوانسانی زندگی میں کبھی فرعونیت۔ کبھی قارونیت۔ اور کبھی کسی بھی قسم کی ذہنی پستی کاروپ دھارلیتے ہیں۔ کبھی ذلت وگراوٹ۔ کبھی غلامی ورسوائی کی تباہ کن شکلوں میں نمودار ہوتے ہیں اور کبھی زندگی کواعتدال وتوازن کی حسین شاہراہ سے ہٹاکر غیر حقیقی ڈگر پر ڈال دیتے ہیں۔اس کے لیے مذکورہ بالااسباب ہی جملہ فسادات حیات کاسرچشمہ ہیں۔

رب العالمین۔ان سارے جملہ فسادات کاکامل علاج ہے۔ان الفاظ نے نہ صرف مذکورہ بالا تمام اعتقادی فسادات کی بیخ کنی کی ہے بلکہ دیگرانسانی مغالطوں کی بھی اصلاح کردی ہے۔یہ دوالفاظ پر مشتمل

قرآنی اعلان۔ انسانی فکر و اعتقاد کے علاج اور اصلاح کے لیے مندرجہ ذیل اشارات و تعلیمات پر مبنی پورا ضابطہ عطا کردیتا ہے

۱۔ رب العالمین سے اس کائنات کے خالق ومالک کے وجود کا واضح ثبوت مل رہا ہے۔ کائنات موجود ہے تو اسکا موجد بھی ہونا چاہیے کیونکہ موجود بغیر موجد کے نہیں ہوسکتا۔ پرورش اور تربیت بغیر مربی کے ممکن نہیں اور نظام بغیر منتظم کے نہیں چل سکتا۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ کائنات کے ہر وجود بلکہ خود تمام کائناتوں کی جملہ ضرورتوں کی کفالت ہورہی ہو مگر کفیل کوئی نہ ہو۔ زندگی مسلسل ظہور میں آرہی ہو مگر زندگی دینے والا کوئی نہ ہو۔ اس قدر وسیع سلسلہ ہائے کائنات اور لاتعداد مظاہر حیات کا وجود میں آنا۔ بقاء وفروغ کے مراحل طے کرنا اور ایک حسین نظم و نسق کے سلسلے کا قائم رہنا زبان حال سے پکار کر کہہ رہا ہے کہ کوئی تو ہے۔ جس کے ہاتھ میں یہ سب ہے اور اسی کا صفاتی نام رب العالمین ہے۔

۲۔ رب العالمین سے پتہ چل رہا ہے کہ رب ایک ہے کیونکہ رب کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ العالمین میں شامل ہے۔ جو لفظ کا مضاف الیہ اور ذات رب کا مربوب ہے۔ جب ایک رب ہے اور باقی سارے عوالم تو اشتراک کا امکان کیونکر ممکن ہے۔ مضاف الیہ کو مضاف کیسے سمجھ لیا جائے مربوب کو مربی کیسے کہا جائے۔ زیر پرورش کو پرورش کرنے والا کیسے مان لیا جائے۔ مخلوق کو خالق۔ محتاج کو مستغنی۔ ممکن کو واجب اور زیر کفالت کو کفیل کیسے سمجھ لیا جائے۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ اللہ کی شراکت داری والا گمان ہی کم عقلی یا اس کے فقدان پر دلالت کرتا ہے۔

العالمین کے سارے نظام جس نسق۔ ہم آہنگی اور حسن ترتیب سے چل رہے ہیں۔ان میں نہ تو کوئی خلل ہے نہ ہی ٹکراؤ۔نہ تضاد ہے نہ ہی تصادم۔ یہ اس حقیقت کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ ان کے پیچھے ایک موثر حقیقی کا ہاتھ ہے جس نے بلا شرکت غیرے۔ بغیر کسی مخالفت و مزاحمت کے۔اپنے ارادہ و قدرت کو ہر جگہ کار فرما کیا ہوا ہے۔

نظم کائنات سے بھی رنگ وحدت ٹپک رہا ہے۔اسی لیے قرآن بھی یہی اعلان ان الفاظ میں کرتا ہے۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿22﴾

سورۃ الأنبياء آیت 22

اگر ان دونوں (آسمان وزمین) میں اللہ کے علاوہ اور بھی عبادت کیے جانے والے (معبود) ہوتے تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ یہ جو باتیں بھی (اللہ کے متعلق) بناتے بیان کرتے ہیں عرش کا مالک اللہ تو ان باتوں سے بالکل پاک ہے۔

۳۔ رب العالمین سے واضح ہو رہا ہے کہ العالمین کا کوئی وجود باری تعالیٰ سے بے نیاز و مستغنی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ربوبیت جو درجہ بدرجہ پرورش کرنے اور کمال تک پہنچانے سے عبارت ہے۔ایک ایسا کامل نظام ہے جو ہمہ وقت ابتداء سے انتہا تک قائم رہتا ہے۔اس کے تسلسل اور دوام سے وجود کا کوئی مرحلہ خالی نہیں ہو سکتا۔اس لیے جو خود کو کسی بھی لحاظ سے رب کا محتاج تصور نہیں کرتا اور خود کو اس

سے بے نیاز قرار دیتا ہے۔ وہ خود کو العالمین سے خارج قرار دے رہا ہے اور یہ ممکنات میں سے نہیں۔ العالمین سے کوئی شے بھی خارج نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے سوا تو فقط رب کی ذات ہے اس لیے خود کو العالمین سے خارج تصور کرنا۔ ایک طرح کا اپنے آپ کو رب کہنے کے سوا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

اگر کاروبار حیات کے دوران انسان کا دھیان اسباب و علل کے نظام پر ہی ہو تو معلوم ہونا چاہیے کہ نظام اسباب و علل بھی ایک عالم ہے جو رب العالمین کے وجود کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس لیے کہ اسباب ہمیشہ مسبّب کا پتہ دیتے ہیں اور نظام علل میں یہ ممکن نہیں کہ کوئی سب سے پہلی علت نہ ہو۔ وہ سب سے پہلی علت جس سے سب علل وجود میں آئی ہیں۔ علت اولیٰ کہلاتی ہے۔ یہ اولیٰ ہی ارادہ رب العالمین ہے۔

جو امر کن فیکون کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہی علۃ العلل ہے اور وہی غایۃ العلل۔ اس لئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ نظام اسباب و علل کے باعث ہم اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔ بے نیاز فقط رب ہے۔ عالمین سارے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿15﴾

سورۃ فاطر آیت 15

اے بنی نوع انسان !۔ تم سارے کے سارے اللہ کے در کے محتاج ہو۔ اور اللہ تو بے نیاز حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

هَٰٓأَنتُمۡ هَٰٓؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنفِقُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبۡخَلُۖ وَمَن يَبۡخَلۡ فَإِنَّمَا
يَبۡخَلُ عَن نَّفۡسِهِۦۚ وَٱللَّهُ ٱلۡغَنِيُّ وَأَنتُمُ ٱلۡفُقَرَآءُۚ وَإِن تَتَوَلَّوۡاْ يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ
ثُمَّ لَا يَكُونُوٓاْ أَمۡثَٰلَكُم ﴿38﴾ ع4

سورۃ محمد آیت 38

دیکھو! ۔تم ہی وہ لوگ ہو جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے کچھ لوگ بُخل کرنے لگ جاتے ہیں۔اور جو بُخل کرتا ہے تو البتہ صرف اپنے آپ سے ہی بُخل کرتا ہے اور اللہ تو بے نیاز ہے اور تم سب ہی (اس کے حضور) محتاج ہو۔اور اگر تم منہ پھیر لوگے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

اور اسباب و علل کا نظام بھی اسی کا تخلیق کردہ اور اسی کی وجہ سے قائم ہے۔

ھ۔ رب العالمین محض ایک آدھ صفت سے مختص نہیں ہو سکتا بلکہ وہ ہمہ صفاتی رب ہے۔اس کی ربوبیت کل کائنات کے لیے ہے۔ جو ہر شے کی۔ ہر ضرورت کی کفالت کی ذمہ داری پوری کرتا ہے۔ چونکہ موجوداتِ عالم کی ضرورتیں بے شمار ہیں اس لئے رب العالمین کی صفات بھی بے شمار ہیں۔ جن سے وہ ہر زیرِ پرورش وجود کی ہر ضرورت کی تکمیل فرماتا ہے۔ بیمار کو صحت کی طلب ہوتی ہے۔ جاہل کو علم کی۔ بھوکے کو کھانے کی طلب۔ پیاسے کو پانی کی۔ دھوپ کو سائے کی طلب۔ اندھیرے کو اجالے کی۔ اطاعت گزار کو ثواب کی طلب۔ سرکش و باغی کو عتاب و عذاب کی رمک۔ ظالم کو سزا کی رمک اور گنہگار

کو مغفرت کی طلب رہتی ہے۔ الغرض ہر شے کی طلب اور ضرورت اس کے حسب حال مختلف ہوتی ہے اور رب العالمین وہی ہو سکتا ہے جو ہر شے کی طلب و ضرورت ایجابی ہو یا سلبی۔ مثبت ہو یا منفی بصورت جزا ہو یا سزا۔ پوری طرح اس کا احاطہ کر سکے۔ یہی ذات ربّانی کی شان و پہچان ہے جو کسی اور کو زیبا نہیں۔ وہ صفات میں جامع۔ قدرت میں کامل اور فعل میں قادر و مختار ہے۔

۵۔ رب العالمین اس امر کا واضح اعلان ہے کہ باری تعالیٰ تمام مخلوقات کی جملہ ضروریات کی کفالت فرماتا ہے۔ مخلوقات عالم میں سے اہم ترین مخلوق انسان ہے۔ اور انسان کی جملہ ضروریات میں سے اہم ترین ضرورت ہدایت اور زندگی کا لائحہ عمل ہے۔ جس کی تکمیل شریعت اور وحی ربانی کے بغیر ممکن نہیں۔ لہٰذا باری تعالیٰ کا رب العالمین ہونا خود اس امر کا متقاضی ہے کہ بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے انبیاء و رسل علیہم السلام کو مبعوث کیا جاتا اور ان کے ذریعے اللہ رب العزت کی وحی اور ہدایت پر مبنی شریعت اور نظام حیات عطا کیا جاتا۔ جس کے تحت افراد بنی آدم کی اخلاقی و روحانی تربیت اور فکری و اعتقادی پرورش ہوتی۔ سو اس ضرورت کو اس نے نظام نبوت و رسالت کے ذریعے پورا فرما دیا ہے۔ اور انسانی تربیت و پرورش کے لیے نظام رسالت کا وجود اور ہدایت ربانی کی نتیجہ خیزی رب العالمین کا ایسا مفہوم ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو تسلیم کرنے کا حق بھی ادا نہیں ہو سکتا۔

سب مسلمان اللہ کو مانتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑھ کر اس سے محبت نہیں کرتے۔ جس کا ذکر بھی اللہ جل جلالہ نے قرآن میں واضح طور پر کیا ہے۔ کہ اللہ جل شانہ کی قدر بالکل نہیں کی جاتی۔ قرآن میں

وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ کے الفاظ تین جگہ پر آئے ہیں۔ جو اللہ جل شانہ کی قدر کرنے اور عزت دینے کے بارے بولے گئے ہیں۔ کہ لوگ اللہ رب العزت کی اس طرح عزت اور قدر نہیں کرتے جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق بنتا ہے۔۔ اسی لیے درج ذیل آیات میں ارشاد ربّانی ہے۔

وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُواْ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَىْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ ٱلْكِتَٰبَ ٱلَّذِى جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓاْ أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْ ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِى خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿91﴾

سورۃ الانعام آیت 91

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی جیسا کہ قدر جاننے کا حق تھا۔ جب انہوں نے کہہ دیا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں نازل کی۔ پوچھو تو جو کتاب موسیٰؑ لے کر آئے تھے وہ کس نے نازل کی تھی جو لوگوں کے لئے نورِ ایمان اور ہدایت تھی ؟۔ اور جسے تم نے ورق ورق کرکے رکھا ہوا ہے۔ اس (کے کچھ حصے) کو تو تم ظاہر کرتے ہو اور بہت سارے کو چھپا لیتے ہو۔ اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بھی سکھائی گئی تھیں جن کو نہ تو تم اور نہ ہی تمہارے باپ دادا جانتے تھے۔ (بس اتنا) کہہ دو اللہ ہی نے (وہ کتاب نازل کی تھی)۔ پھر ان کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی بے ہودہ بحث و تکرار میں پڑے کھیلتے رہیں۔

مَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿74﴾

سورۃالحج آیت 74

ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیساکہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔ بلا شبہ اللہ بہت زبردست خوب غالب ہے۔

وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ وَٱلْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ وَٱلسَّمَـٰوَٰتُ مَطْوِيَّـٰتٌۢ بِيَمِينِهِۦ ۚ سُبْحَـٰنَهُۥ وَتَعَـٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿67﴾

سورۃالزمر آیت 67

اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر بالکل نہیں جانی۔ جیساکہ اس کی قدر جاننے کا حق ہے۔اور قیامت کے دن یہ سب زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی۔اور سارے آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ ان لوگوں کے شرک کرنے سے پاک اور برتر ہے۔

۶۔ رب العالمین کے اعلان میں ربوبیت الٰہیہ کا آفاقی ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پوری کائنات انسانی کی ہدایت کے لیے ہر طبقے اور ہر قوم کی طرف انبیاء و رسل مبعوث کیے گئے تاکہ انسانی اعتقاد و عمل کی صحیح نشوونما اور اصلاح ہو سکے۔ روحانی تربیت و پرورش کی اس نعمت سے کسی طبقے کو محروم نہیں رکھا گیا۔ اس لیے ارشاد فرمایا گیا

إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ بِٱلْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿24﴾

سورة فاطر آیت 24

البتہ ہم نے تم کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور آگاہی دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امت ایسی نہیں (گزری) جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو۔

جب ربوبیت الٰہیہ نے اپنے فیضان ہدایت کے لیے کسی طبقہ و قوم کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ تو افرادِ انسانی کو یہ حق کس طرح پہنچتا ہے کہ وہ بعض پیغمبروں پر ایمان لائیں اور بعض کا انکار کر دیں۔ یہ امتیازی سلوک۔ خود فی الواقع ربوبیت الٰہیہ کی آفاقیت کا انکار ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے یہ تعلیم دی۔ اور سورہ بقرہ میں حضرت ابراہیمؑ سے اس مضمون کا آغاز کچھ اس طرح سے ہوتا ہے۔

إِذْ قَالَ لَهُۥ رَبُّهُۥٓ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿131﴾

سورة البقرة آیت 131

جب اسے اس کے رب نے کہا کہ اسلام لے آ۔ اس نے عرض کیا میں رب العالمین کے لئے مسلمان ہو گیا

۔

اس حکم کے بعد اس وصیت اور تعلیم کا بیان شروع ہو جاتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو دی اور یہ بیان تمام انبیاء و رسل پر بلاامتیاز ایمان لانے کے حکم پر ختم ہوتا ہے۔ گویا یہ مضمون رب العالمین کی آفاقی ربوبیت کے بیان سے شروع ہوا اور اس کے بھیجے ہوئے تمام انبیاء و رسل پر ایمان لانے کے حکم پر ختم ہوا۔ جس کا واضح مقصد یہ ہے کہ یہ ہمہ گیر ایمان رب العالمین کے مفہوم میں نہ صرف شامل ہے بلکہ اس کا مدعا بھی یہی ہے۔ دیکھئے آیت

قُولُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيۡنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبۡرَٰهِـۧمَ وَإِسۡمَٰعِيلَ وَإِسۡحَٰقَ وَيَعۡقُوبَ وَٱلۡأَسۡبَاطِ وَمَآ أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِيَ ٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمۡ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهُۥ مُسۡلِمُونَ ﴿136﴾

سورۃ البقرۃ آیت 136

(مسلمانو) سب کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس (قرآن) پر جو ہماری طرف اتارا گیا۔ اور جو کچھ ابراہیمؑ۔ اور اسماعیلؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ اور اس کی اولاد پر اتارا گیا۔ اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا۔ اور جو سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ ان میں سے کسی کے درمیان بھی ہم فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (اللہ جل شانہ) کے مسلمان ہیں۔

اس کے علاوہ دو اور مقامات پر تمام انبیاء و رسل پر بلاامتیاز ایمان لانے کا حکم موجود ہے۔ دیکھئے آیات

ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ
وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ وَقَالُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ
رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿285﴾

سورۃ البقرۃ آیت 285

رسول ایمان رکھتا ہے اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوا۔ اور سارے مومن بھی۔ اللہ پر۔ اور اس کے فرشتوں پر۔ اور اس کی کتابوں پر۔ اور اس کے رسولوں پر۔ ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ)۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ اور وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کرلیا۔ اے ہمارے رب !۔ ہم تیری ہی بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

قُلْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ
وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ
أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿84﴾

سورۃ آل عمران آیت 84

کہہ دو کہ اللہ پر۔ اور جو کچھ ہم پر نازل ہوا۔ اور جو ابراہیمؑ پر۔ اور اسماعیلؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ اور ان کی اولاد پر اترا۔ اور جو کچھ موسیٰؑ۔ اور عیسیٰؑ۔ اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا۔ ہم سب پر ایمان لائے۔ ان نبیوں میں سے ہم کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے لئے مسلمان ہیں۔

ان مقامات پر تمام انبیاء کرام پر ایمان لانا اور اللہ کے حضور گردن جھکانا دونوں کو ایک ساتھ بیان کیا گیا ہے کیونکہ باری تعالیٰ پر ایمان لانے کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے بھیجے ہوئے تمام پیغمبروں کو مانا جائے اور ان پر ایمان لانے میں کسی سے امتیاز نہ برتا جائے۔

رب العالمین کے الفاظ خود جزاو سزا کے نظام کا اثبات کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ تربیت کیسی ہے جس کے اختتام پر امتحان نہ ہو اور نیک وبد کے ساتھ انجام کار صحیح انصاف نہ ہو۔ اس احساس جوابدہی کو ختم کرکے جزاو سزا کے وجود سے انکار کے بعد کوئی نظام تربیت وپرورش اپنے مقاصد کو حاصل کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کے بغیر افراد کا اخلاقی کمال کو پانا اور ان کی عملی عظمت و گراوٹ کا پرکھا جانا نہ صرف ممکن ہی نہیں بلکہ خود تربیت وپرورش کا نظام بے مقصد و بے سود ہو کر رہ جاتا ہے۔ اساتذہ اور والدین کے حسن پرورش وتربیت میں بھی یہی محرک کارفرما ہوتا ہے۔

رب العالمین اس امر کا واضح اعلان بھی ہے کہ باری تعالیٰ کی ربوبیت ورحمت کا فیضان کسی خاص نسل۔ قبیلے۔ علاقے اور طبقے کے لیے محدود و مختص نہیں بلکہ تمام افرادِ بنی آدم کے لیے عام ہے۔ اس لیے سب

نسلی۔ لسانی اور گروہی تفاخر کے تصورات باطل ہیں۔ اور حق یہ ہے کہ ربوبیت الٰہیہ کی عالمگیریت کے حوالے سے انسانی سطح پر عالمی اخوت و مساوات کا ایسا علم بلند کیا جائے کہ کوئی قوم کسی دوسری قوم پر ناروا برتری اور تفوق کا حق نہ جما سکے اور نہ اس بنیاد پر کسی کا استحصال کر سکے۔

رب العالمین کا تقاضا یہ بھی ہے کہ جملہ افراد اپنی زندگی کے سارے معاملات میں باری تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ کیونکہ حق یہی ہے کہ جو پیدا کرنے والا۔ پالنے والا اور تمام جسمانی و روحانی ضروریات کی کفالت کرکے بندوں کو اپنے کمال تک پہنچانے والا ہے۔ وہی حقدار ہے کہ اس کا ہر حکم مانا جائے۔ جس کا حکم ماننے کو وہ کہے اس کو مانا جائے اور جس سے منع کرے اس سے باز رہا جائے۔ ہم نے اللہ کے سوا اطاعت احکام کی جتنی دیگر سمتیں بنا رکھی ہیں۔ جو اطاعت الٰہی سے متضاد و متصادم ہیں۔ سب طاغوت ہیں۔ ان کا اقرار و اطاعت فی الواقع اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اعتقاد کے خلاف بغاوت ہے۔ جب رب کائنات وہ ہے تو گردنیں اس کے غیر کے سامنے کیوں جھکیں !!!

رب العالمین کا اعلان انسان کو اس حقیقت سے بھی آشنا کرتا ہے کہ باری تعالیٰ سے بڑھ کر اس کا کوئی اور خیر خواہ اور محبت کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ جو از خود پالنے اور حفاظت کرنے کی ذمہ داری نبھا رہا ہو۔ بھلا اس سے بڑھ کر بھی کوئی خیر خواہ ہو سکتا ہے؟ لہٰذا بندے کو چاہیئے کہ وہ ہر حال میں اسی پر بھروسہ کرے اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ ہر قدم پر اسی کی رضا کا متلاشی رہے اور اس کے دیئے ہوئے نظام زندگی پر ہی اکتفا و قناعت کرے۔ انسانی زندگی کا جو دائمی منصوبہ اس کی ہدایت اور تعلیم میں ہو سکتا ہے کسی اور فکر و نظریہ میں ممکن نہیں۔ اس لیے اہل دنیا کے وہ تمام سیاسی۔ اقتصادی اور اخلاقی و مذہبی فلسفے۔ جو

رب العالمین کی عطا کردہ ہدایت سے متصادم ہیں وہ بالآخر کسی نہ کسی شکل میں ظلم واستحصال ہی کا باعث ہوتے ہیں۔ حقیقی فلاح فقط اسی نظام میں ہے۔ جو ساری انسانیت کے پالنے والے رب نے عطا کیا ہے۔ جو قرآن وسنت کی صورت میں امت مسلمہ کے پاس موجود ہے۔ سو اسی کا دامن تھامنے میں اصل کامیابی ہے۔

رب العالمین کا اعلان پرورش اس امر کو بھی واضح کر رہا ہے کہ دوسروں کی پرورش اور کفالت کرنا چونکہ اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا محبوب فعل ہے اس لئے اسے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محبت بھی اسی شخص اور طبقے سے ہوتی ہے جو دوسرے افراد کے لیے اسی کردار کو اپناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا راز یہی ہے کہ اس کی صفات واخلاق کو اپنایا جائے۔ سو ہر کس و ناکس۔ اپنے پرائے۔ دوست دشمن اور واقف و ناواقف کے ساتھ مربیانہ سلوک کرے۔ جس میں دوسرے کے لیے نفع بخشی۔ فیض رسانی۔ حسب ضرورت کفالت وپرورش اور ایثار وانفاق کے پہلو پائے جائیں۔ ایسا سلوک روا رکھنا قرب الٰہی کا باعث ہے۔ یہی اخلاق الٰہی ہے اور یہی اخلاق محمدی ﷺ بھی ہے۔ رب العالمین کی شان یہ ہے کہ کوئی اسے مانے نہ مانے وہ ہر ایک عمل سے اور کردار سے بے نیاز ہو کر اس کی ضرورتوں کی کفالت کرتا جا رہا ہوتا ہے۔ پس وہی شخص اللہ تعالیٰ کو محبوب تر ہے۔ جو لوگوں کے رویے۔ کردار۔ حسد۔ مخالفت اور مخاصمت سے بے نیاز ہو کر رحمت اور بھلائی کی خیرات بانٹتا چلا جائے۔ اس کا مقصود کسی سے انتقام لینا نہ ہو بلکہ ہر ایک کے لیے بھلائی چاہنا ہو۔ جو مخلوق خدا کی جس قدر بڑھ کر پرورش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فیضان پرورش سے اسی قدر زیادہ فیض پائے گا۔ کاش ہمیں من حیث القوم یہ نقاط سمجھ آ جائیں۔

اب قرآن سے رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ کی آیات پیشِ خدمت ہیں۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿2﴾ لا

سورۃ الفاتحۃ آیت 2

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

إِذْ قَالَ لَهُۥ رَبُّهُۥٓ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿131﴾

سورۃ البقرۃ آیت 131

جب اسے اس کے رب نے کہا کہ اسلام لے آ۔ اس نے عرض کیا میں رب العالمین کے لئے مسلمان ہو گیا
۔

لَئِنۢ بَسَطتَ إِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِى مَآ أَنَا۠ بِبَاسِطٍ يَدِىَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ ٱللَّهَ
رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿28﴾

سورۃ المائدۃ آیت 28

اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاؤں
گا۔ میں تو بلاشبہ اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

فَقُطِعَ دَابِرُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ۚ وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿45﴾

سورۃ الانعام آیت 45

پس ان ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور سب طرح کی تعریف تو اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

قُلْ أَنَدْعُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ كَٱلَّذِى ٱسْتَهْوَتْهُ ٱلشَّيَٰطِينُ فِى ٱلْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُۥٓ أَصْحَٰبٌ يَدْعُونَهُۥٓ إِلَى ٱلْهُدَى ٱئْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿71﴾

سورۃ الانعام آیت 71

کہہ دو کہ کیا ہم اللہ کے علاوہ ایسوں کو پکاریں جو نہ تو ہمیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں سیدھی راہ دکھا دی؟۔ کسی ایسے شخص کی طرح جسے صحرا میں شیطان نے راستہ بھلا دیا ہو اور وہ حیران و پریشان بھٹکتا پھرے اس کے کچھ ساتھی اسے صحیح راستے کی طرف بلاتے ہوں کہ آ جا ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دو کہ بلاشبہ جو راہ اللہ نے بتلائی ہے وہی بالکل سیدھی ہے۔ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے ہی مسلمان ہو جائیں۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِى لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿162﴾ لا

سورۃ الأنعام آیت 162

(یہ بھی) کہہ دو کہ بلاشبہ میری نماز۔اور میری (ساری) عبادتیں۔اور میرا جینا۔اور میرا مرنا۔سب کچھ اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى
ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ
بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿54﴾

سورۃ الأعراف آیت 54

یقیناً تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔وہ رات کو دن سے ڈھانپ دیتا ہے کہ جو اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔اور اس نے سورج اور چاند اور ستارے سب پیدا کیے وہ اسی کے حکم کے تابع ہیں۔آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اسی (اللہ جل شانہ) کا خاصہ ہے۔اللہ سارے جہانوں کا رب تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

قَالَ يَٰقَوْمِ لَيْسَ بِى ضَلَٰلَةٌ وَلَٰكِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿61﴾

سورۃ الأعراف آیت 61

(نوحؑ نے مزید) کہا کہ اے میری قوم مجھ میں کسی طرح کی بھی گمراہی نہیں ہے اور بلکہ میں تو رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں۔

قَالَ يَٰقَوْمِ لَيْسَ بِى سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿67﴾

سورۃ الأعراف آیت 67

اس نے کہا! اے میری قوم مجھ میں حماقت کی کوئی بات نہیں۔ بلک میں تو سارے جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يَٰفِرْعَوْنُ إِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿104﴾ لا

سورۃ الأعراف آیت 104

اور موسیٰؑ نے کہا کہ اے فرعون !۔ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔

وَأُلْقِىَ ٱلسَّحَرَةُ سَٰجِدِينَ ﴿120﴾ ج صلے قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿121﴾ لا

سورۃ الأعراف آیت ۱۲۰۔۱۲۱

اور (ایسا معجزا جو دیکھا تو لا محالہ سب) جادو گر سجدے میں گر پڑے۔ وہ کہنے لگے کہ ہم اس سارے جہانوں کے رب پر ایمان لے آئے۔

دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾ ع1

سورۃ یونس آیت 10

وہاں پر ان کی دعا ہو گی کہ اے اللہ تیری ذات بالکل پاک ہے۔اور اس میں ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہو گا۔اور ان کی دعا کا خاتمہ ہو گا کہ سب طرح کی تعریف (و شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَمَا كَانَ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ ٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿37﴾ قف

سورۃ یونس آیت 37

اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اسے اپنی طرف سے بنا لائے بلکہ جو کچھ بھی پہلے نازل ہوا اس کی تصدیق کرتا ہے اور الکتاب کی جامع تفصیل ہے۔اس میں ذرا سا بھی شائبہ نہیں (یقینی طور پر) یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿16﴾لا

سورۃ الشعراء آیت 16

تو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ یقیناً ہم رب العالمین کے رسول ہیں۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿23﴾ط

سورۃ الشعراء آیت 23

فرعون نے پوچھا کہ یہ رب العالمین کیا ہوتا ہے؟۔

فَأُلْقِىَ ٱلسَّحَرَةُ سَٰجِدِينَ ﴿46﴾لا قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿47﴾لا

سورۃ الشعراء آیت ۴۶۔۴۷

(جادوگروں کی سمجھ میں آگیا کہ یہ تو جادو نہیں لازمی معجزہ ہے۔ جسے دیکھ کر) سب جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ (اور) کہنے لگے کہ ہم اس سارے جہانوں کے رب پر ایمان لے آئے۔

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّىٓ إِلَّا رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿77﴾لا

سورۃ الشعراء آیت 77

پس سارے جہانوں کے رب کے علاوہ بیشک وہ سب میرے دشمن ہیں۔

إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿98﴾

سورة الشعراء آیت 98

جب کہ ہم تم (جیسے شیطان صفت لوگوں) کو رب العالمین کے برابر ٹھہرا لیتے تھے۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿109﴾ ج

سورة الشعراء آیت 109

اور میں تم سے اس کام کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو (اللہ جل شانہ) رب العالمین کے ذمے ہے۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿127﴾ ط

سورة الشعراء آیت 127

اور میں تم سے اس کام کی کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو (اللہ جل شانہ) رب العالمین کے ذمے ہے۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿145﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 145

اور میں تم سے اس کام کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو (اللہ) رب العالمین کے ذمے ہے۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿164﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 164

اور میں تم سے اس کام کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو (اللہ جل شانہ) رب العالمین کے ذمے ہے۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿180﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 180

اور میں تم سے اس کام کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو (اللہ جل شانہ) رب العالمین کے ذمے ہے۔

وَإِنَّهُۥ لَتَنزِيلُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿192﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 192

اور بلاشبہ یہ قرآن تو رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُودِىَ أَنۢ بُورِكَ مَن فِى ٱلنَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿8﴾

سورۃ النمل آیت 8

پھر جب موسیٰؑ وہاں آئے تو ندیٰ دی گئی کہ نہایت ہی بابرکت ہے وہ جو آگ میں اور اس کے پاس ہے ۔اور اللہ بالکل پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

قِيلَ لَهَا ٱدْخُلِى ٱلصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُۥ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَٰنَ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿44﴾ 3ع

سورۃ النمل آیت 44

(پھر) اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جا۔ تو جب اس نے اس (کے فرش) کو دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھا۔ اور (پائینچوں سے کپڑا اٹھا کر)) اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ (سلیمانؑ نے) کہا البتہ یہ ایسا محل

ہے جس میں (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ وہ بول اٹھی اے میرے رب! ۔ یقیناً میں نے اپنے
اوپر ظلم ہی کیے رکھا اور (اب) میں سلیمانؑ کے ساتھ رب العالمین کی مسلم ہو جاتی ہوں۔

فَلَمَّآ أَتَىٰهَا نُودِىَ مِن شَٰطِئِ ٱلْوَادِ ٱلْأَيْمَنِ فِى ٱلْبُقْعَةِ ٱلْمُبَٰرَكَةِ مِنَ ٱلشَّجَرَةِ أَن
يَٰمُوسَىٰٓ إِنِّىٓ أَنَا ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿30﴾ لا

سورۃ القصص آیت 30

پھر جب وہ اس کے پاس پہنچا۔ تو اس وادی کے دائیں کنارے سے۔ اس مبارک مقام کے درخت سے۔
آواز دیا گیا کہ اے موسیٰؑ ! ۔ یقینی طور پر میں سارے جہانوں کا رب اللہ ہوں۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿2﴾ ط

سورۃ السجدۃ آیت 2

بلاشبہ اس کتاب (قرآن کریم) کا نازل کیا جانا تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔

أَئِفْكًا ءَالِهَةً دُونَ ٱللَّهِ تُرِيدُونَ ﴿86﴾ ط فَمَا ظَنُّكُم بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿87﴾

سورۃ الصافات آیت ۸۶۔۸۷

کیا تم اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے من گھڑت عبادت کیے جانے والے (معبودوں) کو چاہتے ہو؟۔ پھر (اللہ) رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟۔

وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿182﴾ 5ع

سورۃالصافات آیت 182

اور سب طرح کی تعریف (شکر صرف) اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَتَرَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ ٱلْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿75﴾ 8ع

سورۃالزمر آیت 75

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے۔ کہ وہ عرش (الٰہی) کے گرد گھیرا باندھے ہوئے اپنے رب کی تسبیح (تقدیس) کر رہے ہوں گے۔ اور سب (اولین وآخرین) کے درمیان حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جائے گا۔ اور (بہر زبانِ معترف) کہا جائے گا۔ ہر طرح کی تعریف صرف اور صرف اس اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿64﴾

سورۃ غافر آیت 64

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو چھت بنادیا اور تمہاری صورتیں بھی بنائیں اور تمہاری صورتیں بھی کیا بہترین بنادیں اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔ یہی اللہ تو تمہارا رب ہے۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

هُوَ ٱلْحَىُّ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۗ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿65﴾

سورۃ غافر آیت 65

وہی تو (لایموت) زندہ ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس دین (یعنی ساری عبادتیں) اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

۞ قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَمَّا جَآءَنِىَ ٱلْبَيِّنَٰتُ مِن رَّبِّى وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿66﴾

سورۃ غافر آیت 66

کہہ دو کہ مجھے تو البتہ اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو (اور میں کیونکر یہ سب کروں)۔ جبکہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس واضح دلائل آچکے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے لئے ہی مسلمان رہوں۔

۞ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُۥٓ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿9﴾ ج

سورۃ فصلت آیت 9

کہہ دو کیا البتہ تم اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا اور دوسروں کو اس کا ہمسر و مدِ مقابل بنا دیتے ہو؟ (حالانکہ) وہی تو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِۦ فَقَالَ إِنِّى رَسُولُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿46﴾

سورۃ الزخرف آیت 46

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں (معجزے) دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو اس نے کہا کہ یقیناً میں رب العالمین کا رسول ہوں۔

فَلِلَّهِ ٱلْحَمْدُ رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَرَبِّ ٱلْأَرْضِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿36﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 36

پس ہر قسم کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب بلکہ سارے جہانوں کا رب ہے۔

إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿77﴾ لا فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ﴿78﴾ لا لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ﴿79﴾ ط
تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿80﴾ أَفَبِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿81﴾ لا

سورۃ الواقعۃ آیت ۷۷ تا ۸۱

کہ یقینی طور پر یہ قرآن بڑے ہی رتبے و شان والا ہے۔ (جو) ایک محفوظ پوشیدہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اس کو پاک صاف ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔ سارے جہانوں کے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔ کیا پھر تم اس کلامِ پاک سے بے پروائی برتتے ہو؟۔

كَمَثَلِ ٱلشَّيۡطَٰنِ إِذۡ قَالَ لِلۡإِنسَٰنِ ٱكۡفُرۡ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيٓءٞ مِّنكَ إِنِّيٓ أَخَافُ
ٱللَّهَ رَبَّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿16﴾

سورۃ الحشر آیت 16

یہ (لوگ) شیطان کی مانند ہیں جو (پہلے) تو انسان سے کہتا ہے کہ کفر اختیار کر۔ اور جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو وہ (شیطان) کہنے لگتا ہے کہ البتہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں بلاشبہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

تَنزِيلٞ مِّن رَّبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿43﴾

سورۃ الحاقۃ آیت 43

یہ تو رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿29﴾ ع1

سورۃ التکویر آیت 29

اور وہ نہیں ہوتا جو تم سب چاہتے ہو مگر وہی کہ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہے۔

يَوْمَ يَقُومُ ٱلنَّاسُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿6﴾ ط

سورۃ المطففین آیت 6

جس دن (سارے) بنی نوع انسان رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

رب العرش العظیم

رب۔کامطلب ہے پالنے والااور

العرش۔اللہ رب العزت کا خاص تخت ہے۔جسے عرش کہا جاتا ہے۔یہ اجماعی و متفق عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے اعلیٰ وارفع اپنی تمام تر مخلوقات سے اوپر عرش پر ہے۔وہاں ہوتے ہوئے وہ ہر طرح سے باخبر رہتا ہے۔اللہ سارے جہانوں کارب ہے جو بڑا ہی بابرکت ہے اور عرش پر مستوی ہے۔مستوی استویٰ سے ہے۔جس کا خاص طور پر اللہ کے شایانِ شاں معنی کرنا انسان کی استطاعت سے باہر ہے۔ کیوں کہ یہ موجودات کی خصوصیت ہے کہ۔کوئی نہ کوئی ظاہری کیفیت ہو۔جس کو بیان کرنے کے لیے کسی نہ کسی ظاہری کیفیت کا ہونا ضروری ہے۔جس پر الفاظ کا تانا بانا بُنا جائے۔جبکہ اللہ کے لیے ظاہری کیفیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس لیے کسی شخص کے لیے یہ روا نہیں کہ استواء کی تفسیر اپنے طور پر کرتا پھرے۔جس کے تحت کچھ علماء کا بیان ہے کہ۔اس لفظ کو پڑھ کر اس سے گزر جانا ہی بس ان کی تفسیر ہے۔اور کچھ نے اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے کہ۔اس کے معنی علو وارتفاع یا اوپر ہونے کے ہیں۔اور متوجہ ہونے یا اکمل قرار پکڑنے۔اور بیٹھنے کے بھی ہیں۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿54﴾

سورۃ الأعراف آیت 54

یقیناً تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپ دیتا ہے کہ جو اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند اور ستارے سب پیدا کیے وہ اسی کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اسی (اللہ جل شانہ) کا خاصہ ہے۔ اللہ سارے جہانوں کا رب تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

العظیم۔ کی نسبت عرش کی طرف ہے۔ اس کا معنی بڑی عظمت والا ہے۔ یہ عرش بھی سب سے قدیم۔ بزرگ و برتر۔ بڑے وقار والا۔ نہایت عزت و تکریم والا اور قابلِ فخر ہے۔

جس طرح اللہ مطلق العظیم ہے۔ اسی طرح اللہ سے تعلق رکھنے والی ہر چیز عظیم ہو جاتی ہے۔ اس کے عرش کا تعلق سیدھا سیدھا اللہ رب العزت سے ہے۔ اس لیے یہ بھی عظمت والا ہے۔

رب العرش العظیم ۔ رب تعالیٰ نے اپنی صفت ربوبیت کی اضافت کے ساتھ نسبت العرش العظیم کے ساتھ کی ہے۔ جبکہ رب سے مراد ہے تمام جہانوں کے پالنے والے کے ہیں۔ اور اللہ کا عرش بھی کسی نہ کسی طرح سے اس کائنات کا حصہ ہے۔ اور اس کی تخلیق کی اعلیٰ مثال ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس سارے جہانوں کے پالنے والے کا عرش بھی نہایت عظیم اور عظمتوں والا ہے۔

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُلْ حَسْبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ **رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ** ﴿129﴾ 16ع

سورۃ التوبۃ آیت 129

پھر اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ ٱلسَّبْعِ وَرَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿86﴾

سورۃ المؤمنون آیت 86

پوچھو کہ سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ۩ ﴿26﴾

سورۃ النمل آیت 26

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے وہی تو عرش عظیم کا مالک ہے۔

رب العرش الکریم

رب۔کا مطلب ہے پالنے والا اور

العرش۔اللہ رب العزت کا خاص تخت ہے۔جسے عرش کہا جاتا ہے۔یہ اجماعی و متفق عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے اعلیٰ وارفع اپنی تمام تر مخلوقات سے اوپر عرش پر ہے۔وہاں ہوتے ہوئے وہ ہر طرح سے باخبر رہتا ہے۔اللہ سارے جہانوں کا رب ہے جو بڑا ہی بابرکت ہے اور عرش پر مستوی ہے۔مستوی استویٰ سے ہے۔جس کا خاص طور پر اللہ کے شایانِ شاں معنی کرنا انسان کی استطاعت سے باہر ہے۔ کیوں کہ یہ موجودات کی خصوصیت ہے کہ۔کوئی نہ کوئی ظاہری کیفیت ہو۔جس کو بیان کرنے کے لیے کسی نہ کسی ظاہری کیفیت کا ہونا ضروری ہے۔جس پر الفاظ کا تانا بانا بُنا جائے۔جبکہ اللہ کے لیے ظاہری کیفیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس لیے کسی شخص کے لیے یہ روا نہیں کہ استواء کی تفسیر اپنے طور پر کرتا پھرے۔جس کے تحت کچھ علماء کا بیان ہے کہ۔اس لفظ کو پڑھ کر اس سے گزر جانا ہی بس ان کی تفسیر ہے۔اور کچھ نے اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے کہ۔اس کے معنی علو وارتفاع یا اوپر ہونے کے ہیں۔اور متوجہ ہونے یا اکمل قرار پکڑنے۔اور بیٹھنے کے بھی ہیں۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى
ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ
بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿54﴾

سورۃ الأعراف آیت 54

یقیناً تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں وزمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔وہ رات کو دن سے ڈھانپ دیتا ہے کہ جو اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔اور اس نے سورج اور چاند اور ستارے سب پیدا کیے وہ اسی کے حکم کے تابع ہیں۔آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اسی (اللہ جل شانہ) کا خاصہ ہے۔اللہ سارے جہانوں کا رب تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

الکریم۔کی نسبت عرش کی طرف ہے۔اس کا معنی بڑے اکرام والا ہے۔یہ عرش بھی سب سے قدیم۔بزرگ وبرتر۔بڑے وقار والا۔نہایت عزت وتکریم والا اور قابلِ فخر ہے۔

جس طرح اللہ مطلق الکریم ہے۔اسی طرح اللہ سے تعلق رکھنے والی ہر چیز عزت وتکریم والی ہو جاتی ہے۔اس کے عرش کا تعلق سیدھا سیدھا اللہ رب العزت سے ہے۔اس لیے یہ بھی اکرام والا ہے۔

رب العرش الکریم۔رب تعالیٰ نے اپنی صفت ربوبیت کی اضافت کے ساتھ نسبت العرش الکریم کے ساتھ کی ہے۔جبکہ رب سے مراد ہے تمام جہانوں کے پالنے والے کے ہیں۔اور اللہ کا عرش بھی کسی نہ کسی طرح سے اس کائنات کا حصہ ہے۔اور اس کی تخلیق کی اعلیٰ مثال ہے۔اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس سارے جہانوں کے پالنے والے کا عرش بھی نہایت کریم اور اکرام والا ہے۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْكَرِيمِ ﴿116﴾

سورۃ المؤمنون آیت 116

پس اللہ کا مرتبہ نہایت ہی عالیشان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی تو عرش کریم کا مالک ہے۔

رفیع الدراجات

رفیع۔ بلندیوں اوراونچائیوں والا۔ نہایت بلند مرتبت۔بڑی عظمت والا۔اوراپنی خاص عنایت سے درجے بلند کرنے والا۔

رفیع کاایک معنی مُرتَفِعُ بھی ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ بذاتِ خود بہت شان اور بلند درجے والا ہے۔اللہ عزوجل اپنے جمال وجلال اور کمال کی تمام صفات میں اور اپنی الوہیت کے اعتبار سے تمام ہونے والوں میں ہر لحاظ سے بلند اور برتر ہے اور واحد وہی ہے جو ہر چیز سے بے پرواہ ہے اور باقی جتنے بھی ہیں سب اسی کے محتاج ہیں۔

الدراجات۔درجہ کی جمع ہے۔جس کا مطلب ہے بہت سارے درجے۔جس طرح اس کی صفات بے شمار ہیں۔اسی طرح ہر صفت کے بے شمار درجے ہیں۔اللہ رب العزت ہر صفت کے اعلیٰ درجے پر ہے۔وہ ایسے بلند وبرتر درجے پر فائز ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی درجہ نہ ہوا۔نہ ہے اور نہ ہوگا۔اس کی ساری معلوم صفات کا مطالعہ کرنے کے بعد انسان اس نتیجے پر پہنچے گا۔کہ ہر صفت میں اس کی شان عروج پر ہے۔

اللہ جل جلالہ تنہا معبود ہے۔وہی واحد ویکتا۔اکیلا اللہ ہی عبادت کے لائق ہے۔اس کی شان یہ ہے کہ وہ ہر چیز کا وارث ومالک ہے۔وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کا منصب عطا فرماتا ہے اور جس کو نبی بناتا ہے اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو قیامت کے دن کا خوف دلائے۔اور

قیامت کا دن وہ ہے جس میں آسمان والے۔ زمین والے اور اوّلین و آخرین ملیں گے۔ روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا۔ پھر وہی جنت و دوزخ کا فیصلہ کرے گا۔ اور لوگوں کے اللہ کے ہاں مختلف درجے ہیں۔ وہی ان درجوں کے مطابق فیصلہ کرے گا۔اور وہی جنت میں اپنے برگزیدہ بندوں کو بلند درجات دینے والا بھی ہوگا۔اور پستیوں کے بھی درجات ہوں گے۔

هُمْ دَرَجَٰتٌ عِندَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿163﴾

سورۃ آل عمران آیت 163

ان لوگوں کے اللہ کے ہاں مختلف درجے ہیں۔ اور اللہ ان کے سب اعمال کو گہرائی سے دیکھ رہا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی رفیع الدرجات والی صفت کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

رَفِيعُ ٱلدَّرَجَٰتِ ذُو ٱلْعَرْشِ يُلْقِى ٱلرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ لِيُنذِرَ يَوْمَ ٱلتَّلَاقِ ﴿15﴾ لا

سورۃ غافر آیت 15

نہایت بلند درجات والا عرش کا مالک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے۔ تاکہ اللہ سے ملاقات والے دن سے آگاہ کر دیا جائے۔

سريع الحساب

سریع۔سرع سے ہے۔جس کا معنی ہے تیز ترین۔

الحساب۔سے مراد کسی بھی قسم کا حساب کتاب۔

سریع الحساب۔کا مطلب ہو گا کہ۔ جتنے بھی حساب کرنے والے انسان ہیں۔یا ان کی بنائی ہوئی جدید مشینیں ہیں۔اس قدر تیز حساب کرنے کے قابل نہیں ہو سکتیں۔ جتنی تیزی سے اللہ جل شانہ کا حساب مکمل ہو جاتا ہے۔خواہ یہ مشکل سے مشکل اور پیچیدہ ترین ہی کیوں نہ ہو۔آج کل حساب کتاب کے لیے کمپیوٹر استعمال ہوتے ہیں۔ کمپیوٹر ایک برقیاتی آلہ جو حساب کے سوال اور پیچیدہ شماریاتی مسئلے۔ مقررہ اور پروگرام کی گئی ہدایات کے مطابق۔آسانی سے حل کر لیتا ہے۔ پھر ان حسابات کے نتائج یا تو ظاہر کر دیتا ہے یا اپنے پاس محفوظ کر لیتا ہے۔آج کل ایڈوانس کوانٹم کمپیوٹر بجلی کی سی تیزی سے حساب مکمل کرتا ہے۔ لیکن پیچیدہ سوالات حل کرنے میں ان کا بھی وقت لگتا ہے۔اور پھر کئی سوالوں کے ایک سے زیادہ جوابات ہوتے ہیں۔اور ان پر جانے مانے فارمولے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ جن پر انسان اسے ان پٹ ویلیوز دیتا ہے۔اور کمپیوٹر دیئے گئے پروگرام پر مطلوبہ آوٹ پٹ دیتا ہے۔جس سے پیچیدہ مسائل سمجھنے میں مزید مدد ملتی ہے۔ یہاں دلچسپ بات یہ ہے کہ اس تمام سرعت اور حسن کارکردگی کے پیچھے ایک دیا ہوا پروگرام ہوتا ہے۔یہ خودکار طریقے پر منطق کو لاگو نہیں کر سکتا اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے عاری ہوتا ہے۔یہ فیڈ کی گئی ہدایات کو پاکر اس حسابی عمل کو شائد ایک ثانیئے کے بھی کئی

ہزارویں حصے میں مکمل تو کردے گا۔ مگر وہ کبھی بھی اسی حسابی عمل کو کسی اور نسبتاً زیادہ آسان انداز میں کرنے کے بارے میں نہیں سوچے گا۔ جبکہ یہی کام ایک انسان اپنی سوچ استعمال کرتے ہوئے کسی سہل طریقے سے انجام دینے کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔ یہ ہے کمپیوٹر کی بے بسی اور انسان کی اس پر فوقیت ۔ جس کی بنا پر کمپیوٹر مکمل خود مختار نہیں ہو سکتے۔ اور ایسے مسائل بھی ہیں۔ جن کا حل کمپیوٹر سے لینا ابھی ممکن نہیں۔ ہو سکتا ہے بعد میں کوئی ایسے پروگرام بنائے جائیں جن سے یہ ممکن ہو سکے۔ لیکن یہ بات تو طے ہے کہ کمپیوٹر جتنا مرضی جدید بنالیا جائے۔ انسانی دماغ کے مقابل نہیں آسکتا۔ کیونکہ اللہ کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو کوئی بھی مشین پچھاڑ نہیں سکتی۔

اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ سب کھل کر سب کے سامنے آجائے گا۔ جب بندوں کا حساب لیا جائے گا۔ پس انسان کو چاہیئے کہ کثرت سے اللہ رب العزت کے ذکر واذکار میں لگا رہے۔ اور طلب آخرت میں اس طرح مگن ہو جائے۔ کہ اللہ خوش ہو جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے سرعت سے حساب لینے کی صفت صرف اپنے لئے بیان فرمائی کہ مخلوق میں آدمؑ سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام جن وانس شامل ہیں۔ اوران کے اچھے برے اعمال کی لمبی فہرست ہو گی۔ مگر وہ ان سب کا حساب بغیر کسی غلطی کے تیز ترین طرح سے لے لے گا۔ جو کہ اس کے کمال قدرت کی دلیل ہو گی۔ پھر ایسی کامل قدرت والے سے نہ ڈرا جائے۔ تو اس سے بڑی بے وقوفی کیا ہو گی !۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿28﴾

سورة المعارج آیت 28

یقینی طور پر ان کے رب کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے ڈرا اور ڈرایا جائے۔

روایات میں آتا ہے کہ پل بھر میں تمام مخلوق کا حساب لے لیا جائے گا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تمام مخلوق کا حساب اتنی دیر میں لے لے گا جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہتے ہیں۔ پھر ہر ایک کے ہاتھ میں اس کا نوشتۂ اعمال ہوگا۔ وہ خود اسے اچھی طرح سمجھ سکے گا۔ کہ اچھا یا برا۔ مگر میرا حساب چکتا کر دیا گیا ہے۔

وَكُلَّ إِنسَٰنٍ أَلْزَمْنَٰهُ طَٰٓئِرَهُۥ فِى عُنُقِهِۦ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ كِتَٰبًا يَلْقَىٰهُ مَنشُورًا ﴿13﴾ ٱقْرَأْ كِتَٰبَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ ٱلْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿14﴾ ط

سورۃ الإسراء آیت ۱۳۔۱۴

اور ہم نے ہر انسان کا اعمال نامہ اس کے گلے سے لٹکا دیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہم اس کتاب (یعنی اعمال نامے) کو نکالیں گے جسے وہ اپنے سامنے کھلا ہوا دیکھے گا۔ (کہہ دیا جائے گا کہ لے) اپنی کتاب پڑھ لے آج تو اپنا حساب لگانے کے لئے خود ہی کافی ہے۔

قرآن کریم میں سریع الحساب کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا۟ ۚ وَٱللَّهُ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿202﴾

سورۃ البقرۃ آیت 202

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی کمائی کا حصہ (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) ملے گا اور اللہ بہت جلد (ان کا) حساب چکتا کرنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلْإِسْلَٰمُ ۗ وَمَا ٱخْتَلَفَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿19﴾

سورۃ آل عمران آیت 19

بلاشبہ دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔اور اہل کتاب نے جو بھی اختلاف کیا تو صحیح علم ہو جانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے کیا۔اور جو کوئی بھی اللہ کی آیتوں کا انکار کر دے تو یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَمَن يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَٰشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿199﴾

سورۃ آل عمران آیت 199

اور بلاشبہ بعض اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور تم پر نازل شدہ اوران کی طرف نازل کردہ (کتاب) پر بھی ایمان رکھتے ہیں اللہ کے آگے عاجزی کرتے رہتے ہیں اور اللہ کی آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ ٱلْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ ٱللَّهُ ۖ فَكُلُوا۟ مِمَّآ أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿4﴾

سورۃ المائدۃ آیت 4

تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ ان کے لئے حلال ہے۔ کہہ دو کہ تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور وہ (شکار) بھی حلال ہے۔ جو تمہارے لئے ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے اس طریقے سے جیسے اللہ نے تمہیں سکھایا ہے سدھار کھا ہو۔ اور جو شکار تمہارے لئے وہ پکڑ کر رکھیں پس اس میں سے کھاؤ۔ اور (شکاری جانور چھوڑتے وقت) اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّا نَأْتِى ٱلْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَٱللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِۦ ۚ
وَهُوَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿41﴾

سورۃ الرعد آیت 41

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ اور اللہ جو حکم کرتا ہے کوئی بھی اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتا۔ اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

لِيَجْزِىَ ٱللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿51﴾

سورۃ إبراہیم آیت 51

تاکہ اللہ ہر نفس کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیدے۔ بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَعْمَٰلُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ ٱلظَّمْـَٔانُ مَآءً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَهُۥ لَمْ
يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَوَجَدَ ٱللَّهَ عِندَهُۥ فَوَفَّىٰهُ حِسَابَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿39﴾ لا

سورۃ النور آیت 39

اور جو کافر ہیں ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے کسی صحرا میں سراب کی چمک کہ پیاسا اسے پانی سمجھ لے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے۔ تو اسے کچھ بھی نہ ملے اور اللہ ہی کو اپنے پاس پائے پھر اللہ اس کا حساب ہی پوری طرح چکا دے۔ اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

ٱلْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ ٱلْيَوْمَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿17﴾

سورة غافر آیت 17

آج ہر شخص کو اس کے کئے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کے دن (کسی پر کچھ بھی) ظلم نہ ہوگا۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

سريع العقاب

سريع۔سرع سے ہے۔جس کا معنی ہے تیز ترین۔

العقاب۔سے مراد عاقبت میں کسی بھی قسم کا عذاب دینا ہے۔

سريع العقاب۔کا مطلب ہوگا کہ۔اللہ تعالیٰ عذاب دینے میں بھی بڑی جلدی بازی سے کام لے سکتا ہے۔مگر اس کی رحمت کا تقاضا ہے۔کہ وقت پہ وقت دیئے چلا جاتا ہے۔جب تک یہ کنفرم نہیں ہو جاتا کہ یہ بندہ گڑھے میں گر کر ہی رہے گا۔بلکہ گر ہی چکا ہے۔تو اللہ کا عذاب اسے جکڑ لیتا ہے۔پھر اس کے پاس کوئی ایسی صورت نہیں ہوتی۔کہ اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ ٱلْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ ٱلْعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿165﴾ 20ع

سورة الأنعام آیت 165

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیئے۔ تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اسی میں تمہاری آزمائش کرے۔بیشک تمہارا رب بہت جلد سزا دینے والا اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا بھی ہے۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ ٱلْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿167﴾

سورۃ الاعراف آیت 167

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے ان کو خبردار کردیا تھا کہ (اگر یہ یہود اپنے کرتوتوں سے باز نہ آئے تو) وہ ان پر قیامت تک ضرور ایسے لوگ مسلط رکھے گا جو انہیں برے برے عذاب دیتے رہیں گے۔ بیشک تمہارا رب جلد ہی عذاب دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربانی کرنے والا بھی ہے۔

شدید العذاب

شدید۔شدد سے ہے۔جس کا معنی ہے بہت سخت۔

العذاب۔سے مراد دنیا و آخرت میں کسی بھی قسم کا عذاب دینا ہے۔

شدید العذاب۔کا مطلب ہو گا کہ۔اللہ تعالیٰ عذاب دینے میں بھی بڑا سخت ہے۔وہ دنیا میں بھی عذاب دیتا ہے مگر اس کی نوعیت اصلاحی ہوتی ہے۔اور یہ تنبیہ کرنے کی غرض سے ہوتا ہے۔یہ اس کی رحمت کا تقاضا ہے۔کہ وقت پہ وقت دیئے چلا جاتا ہے۔جب تک یہ کنفرم نہیں ہو جاتا کہ یہ بندہ گڑھے میں گر کر ہی رہے گا۔بلکہ گر ہی چکا ہے۔تو اللہ کا عذاب اسے جکڑ لیتا ہے۔ پھر اس کے پاس کوئی ایسی صورت نہیں ہوتی۔کہ اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ وَلَوْ يَرَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ إِذْ يَرَوْنَ ٱلْعَذَابَ أَنَّ ٱلْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ ٱللَّهَ **شَدِيدُ ٱلْعَذَابِ** ﴿165﴾

سورۃ البقرۃ آیت 165

اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کا ہمسر و مدِ مقابل ٹھہرا لیتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی کہ اللہ سے کرنی چاہیے۔اور ایمان والے تو سب سے بڑھ کر اللہ ہی سے

محبت کرتے ہیں۔ اور اے کاش کہ ! ۔ظالم لوگ پہلے ہی وہ حقیقت جان لیتے جو عذاب دیکھتے ہی سمجھ میں آجائے گی کہ ساری کی ساری طاقت و قوت تو اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور یہ کہ اللہ عذاب دینے میں بھی بڑا سخت ہے۔

شديد العقاب

شديد۔شدد سے ہے۔جس کا معنی ہے بہت سخت۔

العقاب۔سے مراد عاقبت میں کسی بھی قسم کا عذاب دینا ہے۔

شديد العقاب۔کا مطلب ہو گا کہ۔اللہ تعالیٰ عاقبت کا عذاب دینے میں بھی بڑا سخت ہے۔مگر اس کی رحمت کا تقاضا ہے۔کہ وقت پہ وقت دیئے چلا جاتا ہے۔جب تک یہ کنفرم نہیں ہو جاتا کہ یہ بندہ گڑھے میں گر کر ہی رہے گا۔بلکہ گر ہی چکا ہے۔تو اللہ کا عذاب اسے جکڑ لیتا ہے۔پھر اس کے پاس کوئی ایسی صورت نہیں ہوتی۔کہ اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔

وَأَتِمُّوا۟ ٱلْحَجَّ وَٱلْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْىِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا۟ رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْهَدْىُ مَحِلَّهُۥ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِٱلْعُمْرَةِ إِلَى ٱلْحَجِّ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْىِ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِى ٱلْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُۥ حَاضِرِى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ **شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ** ﴿196﴾ 24ع

سورۃ البقرۃ آیت 196

اور اللہ (کی رضا) کے لئے حج وعمرہ کو پورا کرو اور اگر کسی مجبوری کے تحت روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو کردو۔ اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے (جہاں اس نے ذبح ہونا ہے)۔ البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس بنا پر سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ۔ روزہ۔ صدقہ۔ یا قربانی ہے۔ پھر جب تمہیں امن واطمینان حاصل ہو جائے تو جو کوئی (حج تمتع کا) عمرہ کرکے حج کے موقع تک فائدہ اٹھانا چاہے تو جیسی قربانی میسر ہو کردے۔ اور جس کو (قربانی) نہ ملے تو وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس جائے یہ پورے دس ہوئے۔ یہ (حج تمتع) اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل وعیال حدود مکہ میں نہ رہتے ہوں۔ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

سَلْ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ كَمْ ءَاتَيْنَٰهُم مِّنْ ءَايَةٍۭ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿211﴾

سورۃ البقرۃ آیت 211

اولادِ اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کتنی ہی واضح نشانیاں دیں۔ اور جو کوئی اللہ کی نعمت کو اس کے پاس آجانے کے بعد بدل ڈالے تو بلاشبہ اللہ بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿11﴾

سورة آل عمران آیت 11

ان کا حال بھی آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا قرار دیا تھا تو اللہ نے بھی ان کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا تھا۔ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحِلُّوا۟ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ وَلَا ٱلْقَلَٰٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَٰنًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَٱصْطَادُوا۟ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا۟ ۘ وَتَعَاوَنُوا۟ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا۟ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿2﴾

سورة المائدة آیت 2

اے ایمان والو! ۔ اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔ اور نہ حرمت والے مہینے کی۔ اور نہ قربانی کے جانوروں کی۔ اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی جو بیت الحرام (یعنی بیت اللہ) کو جا رہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔ اور جب

احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ اس نے تمہیں مسجد الحرام سے روک دیا تھا ہر گز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔اور نیکی و تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ وَأَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿98﴾ ط

سورۃ المائدۃ آیت 98

جان رکھو کہ بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اور بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان بھی ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿13﴾

سورۃ الانفال آیت 13

یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے مخالفت کی۔اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا۔تو بیشک اللہ سخت عذب دینے والا ہے۔

وَٱتَّقُواْ فِتۡنَةٗ لَّا تُصِيبَنَّ ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمۡ خَآصَّةٗۖ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِ﴿25﴾

سورۃ الانفال آیت 25

اور تم اس فتنہ سے بھی بچتے رہو جو تم میں سے صرف ظالم لوگوں پر نہ پڑے گا (بلکہ سب لپیٹ میں آجائیں گے)۔اور جان رکھو کہ بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا بھی ہے۔

وَإِذۡ زَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيۡطَٰنُ أَعۡمَٰلَهُمۡ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ ٱلۡيَوۡمَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَإِنِّي جَارٞ لَّكُمۡۖ فَلَمَّا تَرَآءَتِ ٱلۡفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيۡهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيٓءٞ مِّنكُمۡ إِنِّيٓ أَرَىٰ مَا لَا تَرَوۡنَ إِنِّيٓ أَخَافُ ٱللَّهَۚ وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِ﴿48﴾ع6

سورۃ الانفال آیت 48

اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال بڑے ہی اچھے کرکے ان کو دکھائے اور کہا کہ بلاشبہ میں جو تمہارا حمایتی ہوں۔آج کے دن لوگوں میں کوئی بھی تم پر غالب نہ آسکے گا۔ پھر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہو گئیں تو وہ اپنی ایڑیوں کے بل الٹا پھر گیا اور کہنے لگا کہ بیشک میں تم سے بری الذمہ ہوں۔ میں تو یقیناً وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے میں تو البتہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ
إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿52﴾

سورۃ الانفال آیت 52

جیسا کہ آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا۔ کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے انکار کر دیا تو اللہ نے بھی انہیں ان کے گناہوں کی سزا میں پکڑ لیا۔ بیشک اللہ بہت زبردست شدید عذاب دینے والا ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِٱلسَّيِّئَةِ قَبْلَ ٱلْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ ٱلْمَثُلَـٰتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو
مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿6﴾

سورۃ الرعد آیت 6

اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے ہی تجھ سے برائی کا بدلہ (یعنی عذاب) جلدی مانگتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے عذاب کی مثالیں (واقع) ہو چکی ہیں۔ اور بلا شبہ تیرا رب بنی نوع انسان کو باوجود ان کے ظلم کرنے کے معاف بھی کرتا رہتا ہے۔ اور بیشک تیرے رب کا عذاب بڑا سخت ہے۔

غَافِرِ ٱلذَّنۢبِ وَقَابِلِ ٱلتَّوْبِ شَدِيدِ ٱلْعِقَابِ ذِى ٱلطَّوْلِ ۖ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ
ٱلْمَصِيرُ ﴿3﴾

سورۃ غافر آیت 3

جو گناہ بخشنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا۔ سخت عذاب دینے والا۔ نہایت فضل و کرم کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَكَفَرُواْ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ قَوِيٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿22﴾

سورۃ غافر آیت 22

یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس رسول واضح نشانیاں لے کر آتے تھے پھر بھی یہ کفر کرتے تھے پس اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ بیشک وہ بڑی قوت والا سخت سزا دینے والا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۖ وَمَن يُشَآقِّ ٱللَّهَ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿4﴾

سورۃ الحشر آیت 4

یہ اس لئے۔ کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو بھی اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو یقیناً اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

مَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ
وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ كَىْ لَا يَكُونَ دُولَةًۢ بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ ۚ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ
ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ **شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ** ﴿7﴾

سورة الحشر آیت 7

جو مال اللہ نے بستی والوں سے اپنے رسول کو دلوایا ہے وہ اللہ کا۔ اور رسول کا۔ اور (اس کے) قرابتداروں۔ اور یتیموں۔ اور مسکینوں۔ اور مسافروں کا ہے۔ تاکہ وہ تمہارے دولتمندوں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے۔ اور جو کچھ رسول تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے منع کردیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ہی ڈرتے رہو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

شديد المحال

شديد۔شدد سے ہے۔جس کا معنی ہے بہت سخت۔

المحال۔سے مراد سخت قوت وطاقت والا۔سخت پکڑ کرنے والا۔

شديد المحال۔کا مطلب ہوگا کہ۔اللہ تعالیٰ سخت قوت وطاقت والا ہے۔اس کی طاقت کے سامنے سب کچھ ہیچ ہے۔وہ پکڑ کرنے میں بھی بڑا سخت ہے۔مگر اس کی رحمت کا تقاضا ہے۔کہ وقت پہ وقت دیئے چلا جاتا ہے۔جب تک یہ کنفرم نہیں ہو جاتا کہ یہ بندہ گڑھے میں گر کر ہی رہے گا۔بلکہ گر ہی چکا ہے۔تو اللہ کا عذاب اسے جکڑ لیتا ہے۔پھر اس کے پاس کوئی ایسی صورت نہیں ہوتی۔کہ اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔

وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعْدُ بِحَمْدِهِۦ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِۦ وَيُرْسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ وَهُمْ يُجَٰدِلُونَ فِى ٱللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ ٱلْمِحَالِ ﴿13﴾ ط

سورۃ الرعد آیت 13

اور برق (یعنی بجلیاں) اور سارے فرشتے بھی اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تعریف (یعنی شانِ ربِ القہّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ توبڑی قوتوں والا ہے۔

عالم الغیب

عالم۔ کا معنی ہے سب کچھ جاننے والا۔ ایسا جاننے والا جس سے کوئی بھی جہت چھپی نہ رہ سکے۔

الغیب۔ ہر قسم کی پوشیدہ چھپی ہوئی بات۔ غیب کی باتیں جہاں تک کسی کے پہنچنے کا گمان تک نہ ہو۔ ان تک رسائی ممکن نہ ہو سکے۔ اور اسی وجہ سے وہ غیب کہلاتی ہیں۔ اور اس وقت تک غیب ہی رہتی ہیں۔ جب تک کوئی ان تک رسائی حاصل نہ کر لے۔ جیسے ہی ان کا ثبوت مل جاتا ہے تو ان کے ساتھ غیب کا لیبل نہیں رہتا۔ اور اللہ کے نبیوں نے جو غیب کی باتیں اللہ کی طرف سے بتائی ہیں۔ لوگوں کے لیے ان میں سے اکثر پر سے پردہ نہیں اٹھا۔ اس لیے وہ ابھی تک صیغہ ٔراز میں ہیں۔ اور یہی ہم سب کا ٹیسٹ ہے کہ اللہ کے نبی کی بات کو کون کہاں تک مانتا ہے۔

عالم الغیب ۔ کے بارے پڑھنے سے پہلے اس بات کی اصلاح ضروری ہے جس کو انسان نے اپنے بے بنیاد دلائل پر خود سے گھڑ لیا ہے۔ اور ہمارے معاشرے کے بعض عناصر اس کو پیش کرنے میں آگے ہیں۔ ہمارے ہاں عام طور پر لوگ قطع نظر اس کے کہ کیا صحیح ہے کیا غلط ہے۔ اپنی مرضی کو ترجیح دیتے ہیں۔ پھر اسی کو تقویت دینے والے لٹریچر کو ہی پڑھتے ہیں اور جو مواد ان کے اپنے خیالات پر پورا نہ اترتا ہو۔ اس سے کنارہ کر لینا بہتر سمجھتے ہیں۔ کم از کم یہ سوچ کر پڑھ لینا چاہیئے کہ شاید اس میں وہ نرم گوشہ موجود ہو جو ایسے حقائق سے روشناس کرادے جو دراصل قرآن و حدیث سے دوری کی وجہ سے اس امت میں پیدا ہو گیا ہے۔ ان میں سے ایک گھناؤنا عقدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو بھی

عالم الغیب سمجھا جاتا ہے۔ گویا کہ جو صفت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے اس پر اس کی مخلوق بھی حامل ہے اور یہ کہ اللہ جل جلالہ کے علاوہ نبی ﷺ یا کوئی اور شخص بھی عالم الغیب ہے۔ ایسا سمجھنا اللہ کے ساتھ بہت بڑا شرک ہے۔ کچھ لوگوں نے اس عقیدے کے حوالے سے امت میں جو گمراہی پھیلائی ہوئی ہے اس کا سد باب کیا جانا ضروری ہے تاکہ ہر کلمہ گو مسلمان اس بارے میں حقیقت جان کر اس شرکیہ عقیدے سے بچ سکے۔ اور جان لے کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

غیب چھپی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کو جو حواس خمسہ کی خصوصیات دی ہوئی ہیں ان کو بروئے کار لاتے ہوئے ظاہری چیزیں اور ان کے اسباب تو ہم معلوم کر سکتے ہیں۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی ٹیکنالوجی سے بھی نواز دیا ہے کہ بڑی بڑی مشینوں۔ دوربینوں یا کیمروں کے مدد سے دور دور کی چیزیں یا سمندر کی گہرائی میں موجود مخلوقات کو بھی دیکھنے لگے ہیں۔ اسی طرح الفا بیٹا گاما شعاؤں اور ایکسرے یا الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے جسم کے اندر کے اعضاء کا کچھ حال بھی معلوم کر لیتے ہیں۔ یہ سارا معاملہ ماتحت الاسباب یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اسباب کے ذریعے ہوتا ہے۔ مگر باقی جو کچھ بھی اوجھل اور مافوق الاسباب ہے وہ ہمارے لئے غیب ہے۔ یہ ایسا غیب ہوتا ہے جو اسباب سے مدد لیے بغیر ممکن ہو سکے۔ جس پر سوائے اللہ کے کوئی بھی پورا نہیں اتر سکتا۔ عالم کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اب قرآن سے غیب کے بارے کچھ ذکر ہو جائے۔ پھر عالم الغیب کی آیات پیش کی جائیں گی۔

چونکہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کی ہر ہر چیز کا خالق ہے تو ظاہر سی بات ہے اس سے کوئی چیز کیسے چھپ سکتی ہے؟۔اس کے سامنے ظاہر اور پوشیدہ بیک وقت عیاں ہیں۔ کسی اور کو یہ ملکہ حاصل نہیں۔اس لیے وہی عالم الغیب ہے۔

اس کے لیے پہلے کہ مزید کچھ کہا جائے یہ جان لینا ضروری ہے کہ نبیوں کے بارے غیب جاننے والی بات نے جنم کیسے لیا۔کچھ لوگ نبی ﷺ کے بارے۔کچھ دوسرے رسولوں کے بارے یہ کہتے ہیں کہ وہ غیب جانتے تھے۔اور کچھ تو جنات اور اولیاء کے بارے بھی یہ کہتے ہیں۔کہ وہ غیب جانتے ہیں۔اور اس پر جو دلائل دیئے جاتے ہیں۔ان کا تذکرہ بھی ساتھ ساتھ کیا جائے گا تاکہ پوری تصویر کھل کر سامنے آسکے۔

اس پر قرآن کی رو سے سب پہلے تو یہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ جو رسولوں کو غیب کی اطلاع دیتا ہے۔وہ کلی طور پر غیب نہیں ہوتا۔بس جس قدر ضروری ہوتا ہے بتا دیا جاتا ہے۔اس کو سمجھنے کے لیے درج ذیل ساری آیات کا مطالعہ کریں۔سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

مَّا كَانَ ٱللَّهُ لِيَذَرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ ٱلْخَبِيثَ مِنَ ٱلطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى ٱلْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَجْتَبِى مِن رُّسُلِهِۦ مَن يَشَآءُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿179﴾

سورۃ آل عمران آیت 179

جس حال میں تم اب ہو اس میں اللہ ایمان والوں کو ہر گز نہیں رہنے دے گا جب تک کہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کردے۔ اور یہ اللہ کے شایانِ شان نہیں ہے کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کردے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ پس تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ کی روش اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

یعنی عام افراد کو اللہ تعالیٰ غیب کی باتیں نہیں بتاتا بلکہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے اور جس قدر چاہے غیب کی اطلاع دیتا ہے۔ گویا انبیاء علیہ السلام ایسی صفات کے حامل نہیں ہوتے کہ اپنے آپ سے غیب کا پتہ چلا لیں۔ بلکہ اللہ انہیں کسی غیب کی اطلاع دے دیتا ہے۔ پھر رسول اسی غیب کی بات کو لوگوں تک پہنچاتے اور من و عن بتاتے ہیں۔ فرشتوں کیساتھ بھی یہی معاملہ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے انہیں بتا دیتا ہے۔ اس کا تذکرہ تو سورہ بقرہ میں انسان کی تخلیق کرنے پر اللہ تعالیٰ نے فرمادیا۔

وَعَلَّمَ ءَادَمَ ٱلْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنۢبِـُٔونِى بِأَسْمَآءِ هَٰٓؤُلَآءِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿31﴾ قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿32﴾

سورۃ البقرۃ آیت ۳۱-۳۲

اور (اللہ نے) آدمؑ کو سارے ناموں کا (علم) سکھادیا پھر اس نے ان کو فرشتوں پر پیش کیا اور فرمایا کہ مجھے ان ناموں کے بارے تو بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ انہوں نے عرض کیا تو پاک ہے ہمیں کچھ بھی علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ بیشک تو ہی سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

درج ذیل آیت میں نبی ﷺ کو خاص طور پر کہہ دیا گیا کہ اللہ انہیں غیب کی اطلاع دے رہا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی ﷺ میں خود سے جان لینے کی خصوصیت نہیں تھی۔ اور غیب بتانے والا اور اس غیب کو سننے والا برابر نہیں ہوا کرتے۔ یہ بھی بتادیا کہ تم ان کے پاس موجود نہ تھے۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَٰمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿44﴾

سورۃ آل عمران آیت 44

یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں۔ اور تم ان کے پاس نہیں تھے جب وہ لوگ (قرعہ اندازی کے لئے) اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریمؑ کی کفالت کون کرے گا اور نہ ہی اس وقت تم ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے؟۔

درج ذیل آیت میں نبی ﷺ سمیت سارے رسولوں کا اعتراف کہ تو ہی ساری غیب کی باتوں کا پوری طرح علم رکھنے والا ہے اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اللہ ہی عالم الغیب ہے۔

۞ يَوْمَ يَجْمَعُ ٱللَّهُ ٱلرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا۟ لَا عِلْمَ لَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿108﴾ ع14

سورۃ المائدۃ آیت 109

جن دن اللہ سب رسولوں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا؟۔ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ بھی خبر نہیں۔ بلا شبہ تو ہی ساری غیب کی باتوں کا پوری طرح علم رکھنے والا ہے۔

اپنی صلاحیتوں سے کسی چیز کا مکمل احاطہ کر لینا یا اس کا پورا حال جان لینا علم الغیب کہلاتا ہے اور اس کا علم رکھنے والا عالم الغیب کہلاتا ہے۔ جو کہ صرف اللہ ہی ہے۔

درج ذیل آیت میں دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ یہ بات خاص طور پر سمجھائی گئی کہ ان سے کہہ دو کہ مجھ میں غیب جاننے کی صلاحیت موجود نہیں۔

قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿50﴾ ع5

سورۃ الانعام آیت 50

کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے۔ کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں؟۔ تو کیا پھر تم غور و فکر نہیں کرتے؟۔

درج ذیل آیت میں یہ بات خاص طور پر نبی ﷺ کے ذریعے سمجھائی گئی کہ ان سے نہ صرف کہہ دو بلکہ بات کو پھر سے دوہرا کر کہہ دو کہ قیامت کا علم تو صرف میرے رب ہی کو ہے وہی اسے اپنے وقت پر ظاہر کر دے گا۔ جس سے کلی طور پر دیئے گئے غیب کا راگ الاپنے والوں کے عقیدے کی نفی ہو جاتی ہے۔

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَىٰهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّى ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَآ إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِىٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ ٱللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿187﴾

سورۃ الاعراف آیت 187

یہ لوگ تجھ سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ کب اس کے واقع ہونے کا وقت ہے؟۔ کہہ دو البتہ اس کا علم تو صرف میرے رب ہی کو ہے وہی اسے اپنے وقت پر ظاہر کر دے گا۔ جو ایک دم سے تم پر آ پڑے گی (اور) وہ گھڑی آسمانوں و زمین پر بہت ہی بھاری ہو گی۔ یہ تم سے ایسے پوچھتے ہیں جیسے کہ تم اس کی تحقیق کر چکے ہو۔ (پھر سے) کہہ دو کہ یقیناً اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

درج ذیل آیت والی بات پچھلی آیت کا تسلسل ہے کہ ان سے یہ بھی کہہ دو کہ اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سارے فائدے جمع کرلیتا اور مجھے کوئی بھی چیز تکلیف نہ پہنچا سکتی۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ غیب جاننا صرف اللہ کا خاصہ ہے۔ وہی عالم الغیب ہے۔ نبی تو صرف اللہ کی طرف سے ان کو بتائی گئی غیب کی بات من و عن آگے بتایا کرتے ہیں۔

قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِى نَفۡعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَلَوۡ كُنتُ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ لَٱسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ ٱلۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِىَ ٱلسُّوٓءُ ۚ إِنۡ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوۡمٍ يُؤۡمِنُونَ ﴿188﴾ ع23

سورۃ الأعراف آیت 188

کہہ دو کہ میں تو اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سارے فائدے جمع کرلیتا اور کوئی بھی چیز مجھے تکلیف نہ پہنچا سکتی۔ میں تو محض ان لوگوں کو آگاہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں جو ایمان قبول کرنے والے ہیں۔

درج ذیل آیت میں نبی ﷺ کو کہا گیا کہ نفاق پر اڑ جانے والوں کو تم نہیں جانتے بلکہ ہم انہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ جس سے پھر کلی طور پر دیئے گئے غیب کی نفی ہو جاتی ہے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ ٱلْأَعْرَابِ مُنَٰفِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ ٱلْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا۟ عَلَى ٱلنِّفَاقِ لَا
تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴿101﴾ ج

سورۃ التوبۃ آیت 101

اور تمہارے گرد و نواح میں بعض دیہاتی منافق ہیں۔ اور بعض مدینے والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم ان کو نہیں جانتے ہم انہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کو ہم دگنی سزا دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف بھی لوٹائے جائیں گے۔

درج ذیل آیت میں نبی ﷺ کو ہود کے بارے غیب کی اطلاع دے کر خاص طور پر کہہ دیا گیا کہ اس سے پہلے نہ تو تم ان باتوں کو جانتے تھے اور نہ ہی تمہاری قوم ان سے واقف تھی۔ جس سے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ نبی ﷺ کو اتنا ہی بتایا جاتا تھا جتنا اللہ رب العزت کو مناسب لگتا تھا۔

تِلْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَآ أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ
هَٰذَا ۖ فَٱصْبِرْ ۖ إِنَّ ٱلْعَٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿49﴾ ع4

سورۃ ہود آیت 49

یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں جنہیں ہم تمہاری طرف وحی کر رہے ہیں۔اور اس سے پہلے نہ تو تم ان کو جانتے تھے اور نہ ہی تمہاری قوم ان سے واقف تھی۔ پس صبر کرو۔ بیشک بہتر انجام متقی لوگوں کا ہی ہے۔

سورہ الکھف کا شان نزول یہ ہے کہ جب کفار نے آپ ﷺ سے اصحاب کہف کا واقعہ دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے بغیر ان شاء اللہ کہے فرمادیا کہ اس کے بارے میں کل تمہیں جواب دے دوں گا۔اس ان شاء اللہ نہ کہنے کی بنا پر پندرہ دن تک وحی کا سلسلہ رکا رہا۔اور نبی ﷺ ان کو کچھ نہیں بتا سکے۔اس سے بھی صاف پتہ چل جاتا ہے کہ نبی ﷺ غیب نہیں جانتے تھے۔اللہ جل شانہ کے بتانے پر ہی پتہ چلتا تھا۔پھر جب وحی آئی تو پہلے درج ذیل آیت میں تنبیہ بھی کی گئی۔

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَاْىْءٍ إِنِّى فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿23﴾ لا إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَٱذْكُر رَّبَّكَ إِذَا
نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰٓ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّى لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿24﴾

سورۃ الکھف آیت ۲۳۔۲۴

اور کسی کام کے بارے یہ ہرگز نہ کہنا کہ البتہ میں اسے کل کر دوں گا۔ مگر (ان شاء اللہ کہنا) کہ اگر اللہ چاہے۔اور جب اللہ کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر (اس کا نام) لے لو اور دعا کیا کرو۔کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ رشد و ہدایت نصیب کرے۔

قُلِ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا۟ ۖ لَهُۥ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِۦ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِى حُكْمِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾

سورۃ الکھف آیت 26

کہہ دو کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔ تمام آسمانوں وزمین کا غیب وہی جانتا ہے۔ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔ نہ تو اس (اللہ) کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی ولی ہے اور نہ ہی وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔

درج ذیل آیت میں نبی ﷺ کو یوسفؑ کے بارے قصہ بتاتے ہوئے یہ کہا کہ اس سے پہلے تمہیں کچھ معلوم نہ تھا۔ جس میں چند باتوں پر دھیان دینے سے پتہ چلتا ہے کہ یوسفؑ کے بھائیوں نے ان کو اندھے کنویں میں پھینک دیا اور روتے پیٹتے والد صاحب کے پاس آئے اور خون آلود کرتا دکھا کر بھیڑیے کی جھوٹی من گھڑت کہانی سنا دی کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا۔ اگر یعقوبؑ غیب جانتے ہوتے تو پاس ہی کے کنویں سے یوسفؑ کو نکال کر لے آتے۔ اور ان سب کے جھوٹ کا بھانڈہ پھوڑ دیتے۔ مگر اللہ جل شانہ نے ان کو اس بارے کچھ نہیں بتایا تھا۔ اس لئے ان کو پتہ بھی نہ چل سکا۔ مگر سبحان اللہ۔ پاک ہے وہ ذات۔ ہر طرف جس کی تعریفیں ہی تعریفیں ہیں۔ جس نے جب بتانا چاہا تو ہزاروں کلومیٹر کی دوری کے باوجود بجلی کی سی تیزی سے خوشبو یعقوبؑ تک پہنچا دی اور انہیں یوسفؑ کا احساس ہونے لگا۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ ٱلْقَصَصِ بِمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ وَإِن كُنتَ مِن قَبْلِهِۦ لَمِنَ ٱلْغَٰفِلِينَ ﴿3﴾

سورۃ یوسف آیت 3

ہم تمہاری طرف وحی کیے گئے اس قرآن کے ذریعے سے تمہیں ایک بہترین قصہ سناتے ہیں۔اور تم اس سے پہلے البتہ غافلوں میں سے تھے۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ ٱلْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّى لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَآ أَن تُفَنِّدُونِ ﴿94﴾

سورۃ یوسف آیت 94

اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا۔تو (کنعان میں) ان کے باپ نے کہا کہ اگر تم مجھے مخبوط الحواس نہ سمجھ بیٹھو تو بلاشبہ میں یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔

جنات کے بارے بھی کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ وہ غیب جانتے ہیں۔اللہ رب العزت نے ان کے بارے بھی درج ذیل آیت میں نفی کر دی۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ ٱلْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِۦٓ إِلَّا دَآبَّةُ ٱلْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُۥ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ ٱلْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ٱلْغَيْبَ مَا لَبِثُوا۟ فِى ٱلْعَذَابِ ٱلْمُهِينِ ﴿14﴾ ط

سورۃ سبا آیت 14

پھر جب ہم نے اس کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز نے اس کی موت کا پتہ نہ دیا مگر گھن کے کیڑے نے جو اس کے عصا کو کھا رہا تھا۔ جب (عصا کھو کھلا ہو گیا تو سلیمانؑ) گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا (پھر کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں مبتلا نہ رہتے۔

احادیث سے نبی ﷺ کے عالم الغیب نہ ہونے پر دلائل

نبی ﷺ کی زوجہ عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی اور نبی ﷺ ایک ماہ تک پریشان رہے اور لوگوں سے اپنی زوجہ کے بارے میں مشورے کرتے رہے۔ ایک ماہ بعد جب اللہ تعالیٰ کی طرف وحی پر اطلاع غیب ہوئی تو انہیں ان کی زوجہ کی پاکدامنی کے بارے میں بتایا گیا۔

(بخاری۔ مسلم و دیگر کتب احادیث)۔

ان کی پاکدامنی کے بارے میں سورہ النور کی درج ذیل آیات میں بتایا گیا۔ تو کہہ دیا گیا کہ جب تم نے عائشہ صدیقہؓ پر الزام کی یہ بات سنی تھی تو بلا تاخیر نبی ﷺ سمیت سب نے نیک گمان کرتے ہوئے

قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 2495

یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا بہتان ہے۔ سوچیں تو اگر نبی ﷺ عالم الغیب ہوتے تو پہلے دن ہی فرمادیتے کہ یہ سب جھوٹ ہے اور عائشہؓ پاکدامن ہیں لیکن ایسا نہ ہوا۔ دیکھئے درج ذیل آیات۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ
لِكُلِّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُم مَّا ٱكْتَسَبَ مِنَ ٱلْإِثْمِ ۚ وَٱلَّذِى تَوَلَّىٰ كِبْرَهُۥ مِنْهُمْ لَهُۥ عَذَابٌ
عَظِيمٌ ﴿11﴾ لَّوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا۟
هَٰذَآ إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿12﴾ لَّوْلَا جَآءُو عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا۟ بِٱلشُّهَدَآءِ
فَأُو۟لَٰٓئِكَ عِندَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿13﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ فِى ٱلدُّنْيَا
وَٱلْءَاخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِى مَآ أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿14﴾ ج صلے إِذْ تَلَقَّوْنَهُۥ بِأَلْسِنَتِكُمْ
وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُۥ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ ٱللَّهِ
عَظِيمٌ ﴿15﴾ وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَٰنَكَ هَٰذَا
بُهْتَٰنٌ عَظِيمٌ ﴿16﴾ يَعِظُكُمُ ٱللَّهُ أَن تَعُودُوا۟ لِمِثْلِهِۦٓ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿17﴾ ج
وَيُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿18﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ
ٱلْفَٰحِشَةُ فِى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ ﴿19﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ وَأَنَّ ٱللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿20﴾ ع2

سورۃ النور آیت ۱۱ تا ۲۰

بیشک تم میں سے ہی ایک جماعت ہے جو یہ جھوٹ بہتان گھڑ کر لے آئی ہے۔ تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھ لینا۔ بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے جس نے بھی اس گناہ میں جتنا حصہ ڈالا اس کے لئے اتنا ہی وبال ہے۔ اور ان میں سے جس نے بھی اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا اس کے لئے عذاب بھی بڑا ہوگا۔ جب تم نے (عائشہ صدیقہؓ پر الزام کی) یہ بات سنی تھی تو (بلا تاخیر) مومنوں اور مومنات نے اپنے دلوں میں نیک گمان کرتے ہوئے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا بہتان ہے۔ یہ (بہتان طراز) لوگ اس پر چار گواہ کیوں نہیں لے کر آئے۔ پھر جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور دنیا اور آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی تو تمہاری (بہتان بازی والی) اس چرچا کرنے پر کوئی بڑی آفت آن پڑتی۔ جب تم اپنی زبانوں سے ایک دوسرے کو نقل کر رہے تھے اور اپنے مونہوں سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کچھ بھی علم نہ تھا اور تم نے تو اسے ہلکی سی بات سمجھ رکھا تھا مگر اللہ کے نزدیک وہ بڑی بھاری بات تھی۔ اور جب تم نے اسے سنا تھا تو (اسی لمحے) یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے نکالیں (اے اللہ!) تو بالکل پاک ہے یہ تو بہت بڑا گھناؤنا بہتان ہے۔ اگر تم مومن ہو تو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا۔ اور اللہ تمہارے (سمجھانے کے) لئے ہی یہ آیات بیان کرتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔ بیشک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیل جائے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ سب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا

فضل اوراس کی رحمت نہ ہوتی (توکیا کچھ ہو جاتا) مگر یہ کہ اللہ نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اسی طرح زعل۔ ذکوان۔ عصیہ اور بنو لحیان نے نبی ﷺ کے پاس آکر اس بات کا دعویٰ کیا کہ وہ اسلام قبول کر چکے ہیں۔انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی قوم کے لئے مدد کی درخواست کی۔ نبی ﷺ نے ستر ایسے صحابہؓ کو ان کے ساتھ بھیجا جنہیں قراء کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ دن میں لکڑیاں جمع کرتے تھے اور راتوں کو صلوٰۃ ادا کرتے تھے۔ جب وہ بیر معونہ کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے ان سب صحابہؓ کو شہید کر دیا۔

(بخاری و مسلم)۔

اگر نبی ﷺ عالم الغیب ہوتے تو .انہیں پہلے ہی سے خبر ہوتی کہ یہ قبائل جھوٹ بول رہے ہیں اور یہ میرے صحابہؓ کو لے جا کر شہید کر دیں گے۔ تو ان کو نہ بھیجا جاتا۔

عائشہؓ فرماتی ہیں

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الغَيْبَ۔ فَقَدْ كَذَبَ۔ وَهُوَ يَقُولُ: لاَ يَعْلَمُ الغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

ترجمہ:۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آپ (نبی ﷺ) غیب جانتے ہیں تو وہ جھوٹا ہے اللہ فرماتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(بخاری۔ کتاب التحید۔ باب قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالَی: {عَالِمُ الغَيْبِ فَلاَ يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا})

ام سلمہؓ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ـ ﷺ قَالَ: " إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ- وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ- فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا- بِقَوْلِهِ: فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلاَ يَأْخُذْهَا

ترجمہ:۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے پاس پاس مقدمہ لے کر آتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی شخص دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چست ہو اور میں اس کو اس کے بھائی کے حق میں سے اس کے کہنے کے سبب کچھ نہ کچھ دلا دوں تو وہ آگ کا ٹکڑا ہو کا جو میں اسے دے رہا ہوں گا۔(اسے چاہیئے کہ) وہ اسے نہ لے۔

(بخاری۔کتاب الشھادت۔بَابُ مَنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ)

گویا نبی ﷺ نے فرمادیا کہ میں عالم الغیب نہیں۔مجھے حقیقت کا علم نہیں ہوتا۔صرف تم لوگوں کی باتیں سن کر کسی ایک کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں۔

ام العلاءؓ جنہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی وہ فرماتی ہیں۔

أَنَّهُ اقْتُسِمَ المُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ- فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا- فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ- فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ- دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ- فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ: لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ- فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَا

يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْرَمَهُ؟» فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ: «أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ اليَقِينُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي، وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ، مَا يُفْعَلُ بِي» قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ. وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهِ. وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَمَعْمَرٌ

ترجمہ:۔ کہ مہاجرین نے انصار کی تقسیم کا قرعہ ڈالا ہمارے حصہ میں عثمان بن مظعونؓ آئے۔ ہم نے ان کو اپنے گھر میں اتارا اور ان کو بیماری لاحق ہو گئی جس میں انہوں نے وفات پائی اور نہلا کر کفن پہنائے گئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا اے ابوالسائب تم پر اللہ کی رحمت ہو تمہارے متعلق میری شہادت ہے کہ اللہ نے تمہیں معزز بنایا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے بتایا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر کون ہے جس کو اللہ تعالیٰ معزز بنائے گا۔ آپ نے فرمایا ان پر موت آئی ہے واللہ میں اس کے لیے خیر کا امیدوار ہوں واللہ میں یقین کے ساتھ نہیں جانتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ام علاءؓ نے کہا کہ واللہ میں نے اس کے بعد کسی کے متعلق کبھی بھی پاک ہونے کی شہادت نہیں دی۔

(بخاری۔ کتاب الجنائز۔ بَابُ الدُّخُولِ عَلَى المَيِّتِ بَعْدَ المَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ)

خالد بن زکوان سے روایت ہے

قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ۔ جَاءَ النَّبِيُّ ۔ﷺ فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ۔ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي۔ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا۔ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ۔ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ۔ فَقَالَ: «دَعِي هَذِهِ۔ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ»

ترجمہ :۔ میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جیسے تم بیٹھے ہو اس وقت کئی لڑکیاں دف بجا کر مقتولین بدر کی شان میں قصیدہ خوانی کر رہی تھیں۔ آخر ان میں ایک لڑکی یہ گانے لگی کہ ہم میں ایک ایسا نبی تشریف لایا ہے جو یہ جانتا ہے کہ کل کیا ہو گا نبی ﷺ نے فرمایا یہ مت کہو بلکہ جو پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو۔

(بخاری۔کتاب النکاح)

یعنی نبی ﷺ نے ایسی بات پسند نہیں فرمائی جس میں انہیں عالم الغیب سمجھا جائے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ۔ﷺ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى۔ ثُمَّ انْصَرَفَ۔ فَوَعَظَ النَّاسَ۔ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ۔ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ۔ تَصَدَّقُوا۔ فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ۔ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ۔ تَصَدَّقْنَ۔ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ. فَقُلْنَ: وَبِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ۔ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ۔ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ۔ أَذْهَبَ

لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ۔ مِنْ إِحْدَاكُنَّ۔ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ» ثُمَّ انْصَرَفَ۔ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ۔ جَاءَتْ زَيْنَبُ۔ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ۔ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ۔ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ هَذِهِ زَيْنَبُ۔ فَقَالَ: .أَيُّ الزَّيَانِبِ. فَقِيلَ: امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ۔ قَالَ: «نَعَمْ۔ ائْذَنُوا لَهَا» فَأُذِنَ لَهَا۔۔۔

ترجمہ :۔ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے۔انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔پھر صلوٰۃ سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو نصیحت کی اور ان کو صدقہ کا حکم دیا۔تو آپ نے فرمایا اے لوگو ! صدقہ کرو۔پھر عورتوں کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے عورتوں کی جماعت تم خیرات کرو۔اس لیے کہ مجھے جہنمیوں میں عورتوں کی کثرت دکھلائی گی ہے۔عورتوں نے کہا ایسا کیوں یارسول اللہ (ﷺ) ؟آپ نے فرمایا: تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو۔شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو۔اے عورتو ! میں نے تم سے زیادہ دین اور عقل میں ناقص کسی کو نہیں دیکھا۔جو بڑے بڑے ہوشیاروں کی عقل کم کردے۔پھر آپ گھر واپس ہوئے۔جب گھر پہنچے۔تو ابن مسعود کی بیوی زینبؓ آئیں اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔آپ سے کہا گیا یارسول اللہ (ﷺ) یہ زینب (آئی) ہے۔آپ نے فرمایا: کون زینب؟ کہا گیا کہ ابن مسعود کی بیوی۔آپ نے فرمایا: اچھا اجازت دو۔انھیں اجازت دی گئی۔۔۔

(بخاری۔کتاب الزکاۃ باب الزکاۃ علی الاقارب)

ملاحظہ فرمایا کہ دروازے پر آئی ہوئی صحابیہؓ کا نبی ﷺ کو علم نہیں کہ کون آیا ہے۔

پیش کردہ احادیث سے بھی یہی ثابت ہوا کہ نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔انہیں بھی اللہ کے بتانے پر ہی پتہ چل سکتا تھا۔اور اللہ نے جب ضروری سمجھا جتنا مناسب سمجھا ان کو بتایا۔اور جب نہیں بتایا تو ان کو خبر تک نہ ہوئی۔

اب ہم ان مغالطہ آرئیوں کی طرف آتے ہیں جو علماء فرقہ نے اس بارے میں پھیلائی ہیں۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ کے الفاظ جو قرآن کریم میں ہیں۔ان کے حوالے سے کچھ لوگ نبی ﷺ کو عالم الغیب سمجھتے ہیں

جب کہ قرآن و حدیث کے اس بیان سے واضح ہے کہ اس پوری کائنات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات عالم الغیب ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے کو اس صفت کا حامل سمجھنا اللہ کی صفت میں شریک کرنا ہے۔ لیکن چند فرقہ واریت کو ہوا دینے والے مولوی جنہوں نے خلاف قرآن و سنت یہ عقیدہ گھڑ لیا ہے۔وہ ہر ممکن مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے ہیں اور سورہ فیل کی پہلی آیت

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَٰبِ ٱلْفِيلِ﴿1﴾ط

سورۃ الفیل آیت 1

کیا تم نے نہیں دیکھا غور کیا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔

پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیکھو یہ تو قرآن خود بتا رہا ہے کہ نبی ﷺ اس وقت بھی موجود تھے اور دیکھ رہے تھے۔ گویا نبی ﷺ حاضر ناظر ہیں۔اور حاضر ناظر عالم الغیب ہی ہوتا ہے۔

حقیقت میں یہ سب فریب کاری ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو صاف فرما دیا ہوا ہے کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی عالم الغیب ہے ہی نہیں۔ تو پھر ایسی توجیہ کسی طرح بن ہی نہیں سکتی۔اس طرح سے تو ایسا عقیدہ رکھنے والے نے قرآن کا انکار کر دیا۔ دوسری بات یہ کہ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ عربی ادب کا ایک فقرہ ہے جس سے مراد ہے کیا تم نہیں جانتے۔ جیسے کوئی کسی سے کہے کہ کیا تم نے نہیں دیکھا غور کیا کہ پاکستان بننے پر کتنی قتل و غارت گری ہوئی تو اس سے مراد یہ نہیں ہو گا کہ وہ وہاں موجود تھا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ پاکستان بننے پر کتنی قتل و غارت ہوئی تھی۔ جیسے سورہ یسین آیت نمبر 31 میں اللہ کافروں مشرکوں سے فرما رہا ہے

أَلَمْ يَرَوْاْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ ٱلْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿31﴾ ط

سورة يس آیت 31

کیا وہ دیکھتے بھالتے نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سارے لوگوں کو ہلاک کر دیا اب وہ کبھی ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے؟۔

یہاں بھی کفار کے دیکھنے سے مراد دراصل ان کا جاننا ہی ہے کہ کیا وہ کفار نہیں جانتے کہ ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہم نے غارت کر دیا کہ وہ اب ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گی۔یہاں کسی طرح ان کو حاظر ناظر یا عالم الغیب نہیں سمجھا جاسکتا۔اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے

أَوَلَمْ يَرَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَنَّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَٰهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ ٱلْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿30﴾

سورۃ الانبیاء آیت 30

کیا کافر اس بات پر غور نہیں کرتے کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے پھر ہم نے ان دونوں کو جدا جدا کر دیا۔اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا ہے۔کیا پھر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے؟۔

أَوَلَمْ يَرَ ٱلْإِنسَٰنُ أَنَّا خَلَقْنَٰهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿77﴾

سورۃ یس آیت 77

کیا انسان یہ نہیں دیکھتا بھالتا کہ ہم نے اس کو نطفے سے پیدا کیا پھر (جوان ہوا تو) یکایک وہ کھلم کھلا جھگڑالو بن بیٹھا۔

فَأَمَّا عَادٌ فَٱسْتَكْبَرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَقَالُوا۟ مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿15﴾

سورۃ فصلت آیت 15

پس قومِ عاد نے زمین میں ناحق سرکشی و غرور کیا اور کہا کہ ہم سے بڑھ کر طاقتور کون ہے؟۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا سوچا۔ کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے کہ وہ ان سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ وہ تو ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے۔

قرآن مجید کی ان آیات نے کھول کھول کر واضح کر دیا کہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ سے مراد یہ نہیں کہ نبی ﷺ اس وقت وہاں موجود تھے یا وہ عالم الغیب ہیں۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اے نبی ﷺ کیا تمہیں یہ خبر نہیں پہنچی کہ جس کو سارا عرب جانتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ سے مراد ان فرقہ پردازوں کے ہاں حاضر و ناظر کے لئے جاتے ہیں۔ جبکہ اس سے مراد دو باتیں ہوتی ہیں جن کو۔ایک تو اپنی آنکھوں سے دیکھنا یعنی بصری انداز۔ یہ بصری انداز سامنے پیش آنے والے واقعے پر تو ہو سکتا ہے مگر کسی گزرے ہوئے واقعے پر نہیں۔ اور کسی گزرے ہوئے واقعے پر دوسرا انداز ہے جو قلبی ہوتا ہے۔اس میں یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ تم یقیناً اس پر ایمان لاتے ہو کہ ایسا ہی ہوا ہے جیسا کہ تمہیں بتایا گیا ہے۔ یہاں مراد موجود ہونا یا عالم الغیب ہونا نہیں بلکہ صرف جاننا

ہوتا ہے۔اور اَلَمْ تَرَ كَيْفَ والے واقعے کو سارا عرب ایسے جانتا تھا کہ جیسے ہر ایک نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

ایک یہ مغالطہ بھی دیا جاتا ہے۔کہ قیامت کے دن نبی ﷺ دوسری امتوں کی گواہی دیں گے۔اور گواہ وہی ہو سکتا ہے جو حاضر ناظر ہو۔اس لیے آپ ﷺ عالم الغیب ہیں۔اور اس پر سورہ بقرہ کی ایک آیت بھی پیش کی جاتی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن لوگوں پر گواہی دیں گے۔تو اس کا مطلب وہ ہمیشہ سے اور ہر جگہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہیں جب ہی تو گواہی دیں گے۔

ایسے حضرات کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ آیت پیش نہیں کرتے بلکہ زبانی ہی سنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں کہ قرآن میں یہ آیا ہے۔خود دیکھ لیں جو اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۴۳ میں فرمایا ہے۔بعد میں اس قرآنی آیت کی تشریح بھی حدیث کی روشنی میں۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿143﴾

سورۃ البقرۃ آیت 143

اور اِسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنادیا ہے تاکہ تم بنی نوع انسان پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہے۔اور جس قبلے پر تم پہلے تھے اس کو ہم نے صرف اس لئے (عارضی طور پر) مقرر کیا تھا کہ ہم پرکھ لیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں کے بل واپس پھر جاتا ہے۔یہ معاملہ تو البتہ بڑا مشکل تھا سوائے اُن لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دے رکھی ہے۔اور اللہ تمہارے ایمان کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔وہ بنی نوع انسان کے حق میں یقیناً بڑا شفیق نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ گواہی کون کون دے گا؟۔اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے کہ نبی ﷺ کی یہ امت گواہی دے گی اور رسول اللہ ﷺ اس امت پر گواہ ہوں گے۔اگر اس سے حاضر و ناظر اور عالم الغیب کے معنی لئے جاتے ہیں تو پھر تو یہ ساری کی ساری امت حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہوئی کیونکہ نبی ﷺ سے پہلے یہ امت سابقہ امتوں پر گواہی دے گی۔ لیکن ایسی بات ہرگز نہیں۔ نبی ﷺ نے اس آیت کی جو تشریح فرمائی وہ اس طرح ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ۔ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِﷺ: " يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ القِيَامَةِ۔ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ۔ فَيَقُولُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ۔ فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ۔ فَيَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ۔ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ:

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔

فَذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

وَالوَسَطُ: العَدْلُ۔

ترجمہ :۔ابو سعد خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔وہ آکر کہیں گے۔ "اے رب میں حاضر ہوں"۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا "کیا تم نے ہمارے احکامات کو پہنچادیا تھا" وہ کہیں گے کہ "جی ہاں"۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے "کیا انہوں نے تم کو دین پہنچایا تھا" وہ کہیں گے کہ "ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا"۔اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے فرمائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے۔وہ کہیں گے کہ محمد ﷺ اور ان کی امت۔اس وقت وہ (نبی ﷺ کے امتی) گواہی دیں گے کہ بے شک نوح علیہ السلام نے احکامات پہنچادیے تھے اور رسول ﷺ ان پر گواہی دیں گے۔

(بخاری۔کتاب تفسیر القرآن۔بابُ قَولِہِ تعالَی: {وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَاکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُونُوا شُہَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُونَ الرَّسُولُ عَلَیْکُمْ شَہِیدًا})

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے۔واضح ہوا کہ گواہی دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں قرآن مجید کہ ذریعے بتادیا گیا کہ نوح علیہ السلام نے رات دن اپنی قوم کو اللہ کی طرف دعوت دی اور اللہ کا پیغام پہنچادیا۔اس بارے سورہ نوح پڑھ کر دیکھیں جس کی اٹھائیس آیات ہیں۔جن میں پوری طرح بات واضح

ہو جاتی ہے۔ کہ اللہ کی بات یقیناً سچی ہے ہم گواہی دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے اللہ کا پیغام بیان فرمادیا تھا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے اس بیان پر گواہی دیں گے۔ ذرا سوچیں کہ کیا اس سے اس امت یا نبی ﷺ کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے؟۔

علاوہ ازیں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور نہ محمد ﷺ کو اور نہ ہم نے وحی نازل ہوتے دیکھی۔ یہ بن دیکھے ایک گواہی ہے۔ جس میں حاضر ناظر کا کوئی عنصر نہیں ہے۔

اسی طرح یہ لوگ سورہ تکویر کی آیت سے بھی نبی ﷺ کو عالم الغیب ثابت کرتے نظر آتے ہیں

وَمَا هُوَ عَلَى ٱلْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿24﴾ ج

سورۃ التکویر آیت 24

اور وہ (اللہ سے ملنے والی) غیب کی باتوں (کو لوگوں پر ظاہر کرنے) کے معاملے میں بخیل نہیں ہے۔

اس آیت کو پیش کرکے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ نبی محمد ﷺ غیب کی باتیں چھپاتے نہیں بلکہ کھول کر بتاتے ہیں۔ اگر وہ نہیں بتاتے تو ہمیں جنت و جہنم کا علم کیسے ہوتا۔ گویا وہ عالم الغیب ہیں۔

اس بارے عرض ہے کہ قرآن و حدیث کے پیش کردہ دلائل سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور وہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے جتنا چاہے غیب کی اطلاع دے دیتا

ہے۔ نبی ﷺ کو جو باتیں بتائی گئیں ان کے متعلق یہ بتایا جارہا ہے کہ نبی ﷺ اللہ کی طرف سے دی گئی غیب میں سے کچھ چھپا نہیں لیتے بلکہ وہ من و عن اسے انسانوں تک پہنچادیتے ہیں۔ لیکن گمراہ فرقوں نے اپنے باطل عقیدے کو ثابت کرنے کے لئے اسے دوسرا رخ دے دیا۔

کچھ احادیث کے حوالے سے پھیلائی گئی غلط فہمیاں بھی ہیں جن کا ازالہ ضروری ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ (امامت کرتے ہوئے) میں تمہیں پیچھے سے دیکھ رہا ہوتا ہوں۔ حالانکہ اس سے مراد بھی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھایا جاتا تھا۔ اس حدیث سے تو یہ ثابت نہیں ہو رہا ہے کہ نبی ﷺ عالم الغیب ہیں۔ صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے دکھانے پر آپ ﷺ کو پتہ چل جاتا تھا کہ ان کی پیٹھ کے پیچھے کیا ہو رہا ہے۔ اور چند روایات یہ بھی بتاتی ہیں کہ جب اللہ ان کو نہیں دکھانا چاہتا تھا تو آپ ﷺ پیچھے نہیں دیکھ سکے تھے۔ دیکھئے روایت۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَالنَّبِيُّ ۔ﷺ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ: «لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ۔ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ۔ إِنَّمَا جُعِلَ الإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الأَبْصَارِ»

سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی دیوار کے ایک سوراخ سے گھر کے اندر جھانکا۔ نبی ﷺ اس وقت اپنا سر کنگھے سے کھجلا رہے تھے۔ پھر (معلوم ہونے پر نبی ﷺ) نے فرمایا

: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا۔بے شک اذن (اجازت) لینا تو اسی کے لیے ہے کہ آدمی کی نظر (کسی کے) ستر پر نہ پڑے۔

(بخاری۔کتاب اللباس۔باب الاِمتِشاطِ)

یہ حدیثیں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ نبی ﷺ عام حالت میں اپنے پیچھے سے نہیں دیکھتے تھے۔جب اللہ تعالیٰ دکھانا چاہتے تو بخوبی دیکھتے تھے۔اس میں کمال تو اللہ جل شانہ کا ہوا۔کہ جب چاہے جدھر چاہے دکھادیتا ہے۔

اسی طرح اور بھی حدیثیں ہیں۔دیکھئے ایک اور

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَائَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي مِنْكُمْ أَحَدٌ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنْ الْقِرَائَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْقِرَائَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِکَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ترجمہ :۔ابوہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن جہری (بلند آواز) صلوٰۃ سے فارغ ہوئے ۔پھر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کلام اللہ پڑھا تھا؟ ایک شخص بول اٹھا کہ ہاں میں نے یا رسول اللہ ﷺ۔فرمایا جب ہی میں کہتا تھا اپنے دل میں کیا ہوا ہے مجھ سے کلام اللہ چھینا جاتا ہے۔کہا

ابن شہاب یا ابوہریرہؓ نے تب لوگوں نے جہری صلوٰۃ میں قرآت کرنا بند کردی جب سے نبی ﷺ سے یہ بات سنی۔

(موطاامام مالک۔کتاب الصلاۃ۔ باب ترک القراءۃ خلف الامام فیما جہر فیہ)

اس سے بھی یہ واضح ہوا کہ نبی ﷺ کو امامت کرتے ہوئے پیچھے نہیں دکھائی دیتا تھا ورنہ معلوم ہی نہیں کرتے بلکہ فرماتے کہ : اے فلاں تم میرے پیچھے قرآن نہ پڑھا کرو۔ یہاں بھی بات وہی ہے کہ "میں اپنے پیچھے دیکھتا ہوں" جس سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیب پر اطلاع دے دینا ہوتا تھا۔ اس میں کمال تو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ کہ جب چاہے جدھر چاہے دکھا دیتا ہے۔ مگر ہم ہمیشہ اللہ کے کمال کو پسِ پشت ڈالتے رہتے ہیں۔ اللہ نے نبی ﷺ کو غیب کی باتیں کبھی خواب میں بھی بتائیں۔ کبھی مسجد کی دیوار پر ہی جنت و جہنم دکھادی گئی اور کبھی فرشتے کام کرتے ہوئے دکھا دیئے جاتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں یہ حدیث

عَنْ أَنَسٍ- أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ- فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ- فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ -ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ- فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا» فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا- فَقَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ «مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا- أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا

ترجمہ :۔انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور صف میں داخل ہو گیا اور اس کا سانس پھول رہا تھا اس نے کہا الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ۔جب رسول اللہ ﷺ صلوٰۃ سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے صلوٰۃ میں یہ کلمات کہنے والا کون ہے لوگ خاموش رہے آپ نے دوبارہ فرمایا کہ تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے اس نے کوئی غلط بات نہیں کہی تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں آیا تو میرا سانس پھول رہا تھا تب میں نے یہ کلمات کہے آپ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ جو ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لیے جھپٹ رہے تھے۔

(مسلم ۔کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔ بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ)

اس سب کچھ سے سورہ آل عمران کی آیت کی اصلی تشریح بھی سامنے آ گئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء میں سے جسے چاہے جس قدر چاہے غیب کی اطلاع دے دیتا ہے۔ نبی ﷺ کو وہ بارہ فرشتے دکھا دیئے گئے جو ان کلمات کو اللہ تعالیٰ کے پاس لیجانے کی جلدی کر رہے تھے لیکن وہ شخص نہیں بتایا گیا جس نے یہ الفاظ ادا کئے تھے۔کمزور عقائد رکھنے والے اپنے پیروں اور کچھ کاہنوں کے بارے میں بھی یہ کہتے ہیں کہ وہ عالم الغیب ہیں اور ان کی بتائی ہوئی کافی باتیں عملاً پوری ہوئی ہیں۔اس بارے درج ذیل حدیث دیکھئے!

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ۔ يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ۔ ضَرَبَتِ المَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ۔ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ۔ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الحَقَّ۔ وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ۔ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ۔ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ

فَوْقَ بَعْضٍ – وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا۔ وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ – فَيَسْمَعُ الكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ۔ ثُمَّ يُلْقِيهَا الآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ۔ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الكَاهِنِ۔ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا۔ وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ۔ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ۔ فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا۔ فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ

ترجمہ :۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو سن کر جھکتے ہوئے عاجزی کرتے ہوئے اپنے بازو پھڑپھڑاتے ہیں۔اللہ کا فرمان انہیں اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے صاف چکنے پتھر پر زنجیر چلانے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور وہ بہت اونچا۔ سب سے بڑا ہے پھر ان کی یہی گفتگو چوری چھپے سننے والے شیطان سن بھاگتے ہیں۔ شیطان آسمان کے نیچے اوپر ہوتے ہیں۔ سفیان نے اس موقع پر ہتھیلی کو موڑ کر انگلیاں الگ الگ کرکے شیاطین کے جمع ہونے کی کیفیت بتائی کہ اس طرح شیطان ایک کے اوپر ایک رہتے ہیں۔ پھر وہ شیاطین کوئی ایک کلمہ سن لیتے ہیں اور اپنے نیچے والے کو بتاتے ہیں۔ اس طرح وہ کلمہ ساحر یا کاہن تک پہنچتا ہے۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ یہ کلمہ اپنے سے نیچے والے کو بتائیں آگ کا گولا انہیں آدبوچتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ بتا لیتے ہیں تو آگ کا انگارا ان پر پڑتا ہے۔ اس کے بعد کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے (ایک بات جب اس کاہن کی صحیح ہو جاتی ہے تو

ان کے ماننے والوں کی طرف سے) کہا جاتا ہے کہ کیا اسی طرح ہم سے فلاں دن کاہن نے نہیں کہا تھا۔ اسی ایک کلمہ کی وجہ سے جو آسمان پر (شیاطین نے) سنا تھا کاہنوں اور ساحروں کی بات کو لوگ سچا جاننے لگتے ہیں۔

بخاری۔کتاب تفسیر القرآن۔ بَابُ { حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا۔ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الحَقَّ وَهُوَ العَلِيُّ)

قرآن مجید میں بھی اس بارے میں فرمایا گیا ہے

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ ٱلشَّيَٰطِينُ ﴿221﴾ط تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿222﴾لا يُلْقُونَ ٱلسَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَٰذِبُونَ ﴿223﴾ط

سورة الشعراء آیت ۲۲۱ تا ۲۲۳

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں؟۔ وہ ہر جھوٹ گھڑ لینے والے گنہگار پر اترتے ہیں۔ جو سنی سُنائی باتیں کانوں میں لا ڈالتے ہیں اور ان میں بہت سارے لوگ تو جھوٹے ہوتے ہیں۔

واضح ہوا کہ یہ غیب کے جاننے والے نہیں ہوتے بلکہ شیاطین آسمان دنیا سے کچھ سن گن لے لیتے ہیں جو شیاطین من الانس کے کانوں میں وہ باتیں ڈالدیتے ہیں اور وہ اس کے ساتھ چکنی چپڑی لگا کے مزید بڑھا چڑھا کر لوگوں میں بیان کردیتے ہیں۔ وہ بات جو پہلے ہی سے اللہ کی طرف سے صادر کردی گئ تھی ۔جب سچی ثابت ہو جاتی ہے تو لوگ اس شخص یا پیر کو عالم الغیب سمجھنے لگتے ہیں۔ جبکہ غیب کی کنجیاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ جنہیں اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔

۞ وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا
تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا
فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿59﴾

سورة الانعام آیت 59

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور اسے خشکی اور تری کی ہر شے کا بخوبی علم ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں نہ کوئی دانہ اور نہ کوئی تر چیز اور نہ ہی کوئی خشک چیز ایسی ہے مگر سب کچھ واضح کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔

قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِى نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ
لَٱسْتَكْثَرْتُ مِنَ ٱلْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِىَ ٱلسُّوٓءُ ۚ إِنْ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ ﴿188﴾ 23ع

سورة الاعراف آیت 188

کہہ دو کہ میں تو اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سارے فائدے جمع کر لیتا اور کوئی بھی چیز مجھے تکلیف نہ پہنچا سکتی۔ میں تو محض ان لوگوں کو آگاہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں جو ایمان قبول کرنے والے ہیں۔

وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ إِنِّى مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ
لِلَّذِينَ تَزْدَرِىٓ أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيْرًا ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّىٓ إِذًا
لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿31﴾

سورۃ ہود آیت 31

اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی یہ کہ میں عالم الغیب ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور نہ ہی یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اللہ ان کو بھلائی نہ دے گا۔ اگر میں ایسا کہوں تو بیشک میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔

أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿78﴾ لا

سورۃ مریم آیت 78

کیا اس نے غیب پر اطلاع پالی ہے یا ربِ الرحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے؟۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ
يُبْعَثُونَ ﴿65﴾

سورۃ النمل آیت 65

کہہ دو کہ جو بھی آسمانوں وزمین میں ہیں کوئی بھی اللہ کے علاوہ غیب نہیں جانتا اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب وہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے ؟۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ ٱلْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِۦٓ إِلَّا دَآبَّةُ ٱلْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُۥ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ ٱلْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ٱلْغَيْبَ مَا لَبِثُوا۟ فِى ٱلْعَذَابِ ٱلْمُهِينِ ﴿14﴾ ط

سورۃ سبا آیت 14

پھر جب ہم نے اس کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز نے اس کی موت کا پتہ نہ دیا مگر گھن کے کیڑے نے جو اس کے عصا کو کھا رہا تھا۔ جب (عصا کھو کھلا ہو گیا تو سلیمانؑ) گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا (پھر کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں مبتلا نہ رہتے۔

اب عالم الغیب جو کہ صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔ اس کے بارے قرآن کریم کی آیات پیش خدمت ہیں تاکہ یہی عقیدہ راسخ بن کر سب کے دلوں میں ابھرے۔ اور انسان اللہ رب العزت کی صحیح قدر پہچانے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ
ٱلْحَقُّ ۚ وَلَهُ ٱلْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ ۚ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۚ وَهُوَ ٱلْحَكِيمُ
ٱلْخَبِيرُ ﴿73﴾

سورة الأنعام آیت 73

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا ہے اور جس دن بس اتنا کہے گا کہ (حشر برپا) ہو جائے تو وہ برپا ہو جائے گا اسی کا ارشاد بر حق ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو صرف اسی کی بادشاہت ہو گی۔ وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا خوب خبر دار ہے۔

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا ٱللَّهُ مِنْ
أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ
فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿94﴾

سورة التوبة آیت 94

جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تم پر عذر پیش کریں گے۔ کہہ دینا کہ بہانے مت بناؤ ہم تمہاری بات کا ہرگز اعتبار نہیں کریں گے۔ اللہ ہمیں تمہاری پوری خبر دے چکا ہے۔ اور ابھی اللہ اور اس کا رسول تمہارا

طرزِ عمل دیکھیں گے۔ پھر تم ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ جل شانہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے
۔پھر وہ تمہیں سب جتادے گا جو تم کرتے رہے تھے۔

وَقُلِ ٱعْمَلُواْ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿105﴾ ج

سورۃالتوبۃ آیت 105

اور کہہ دو کہ عمل کیے جاؤ پس عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور اہلِ ایمان تمہارے طرزِ عمل (کے معیار) کو دیکھ لیں گے۔ اور عنقریب تم ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ جل شانہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْكَبِيرُ ٱلْمُتَعَالِ ﴿9﴾

سورۃالرعد آیت 9

وہی تو ہر غیب اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے سب سے بڑا نہایت بلند مرتبے والا ہے۔

عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿92﴾ ع5

سورۃالمؤمنون آیت 92

وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور یہ لوگ جو شریک ٹھہراتے ہیں اس کی شان اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

ذَٰلِكَ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿6﴾ لا

سورۃ السجدۃ آیت 6

وہ تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے. بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَا تَأْتِينَا ٱلسَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّى لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَآ أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرُ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿3﴾ ق لا

سورۃ سبا آیت 3

اور کافروں کا کہنا ہے کہ ہم پر قیامت کی گھڑی نہیں آئے گی۔ کہہ دو کیوں نہیں میرے رب کی قسم !۔وہ تم پر ضرور آکر رہے گی۔اس غیب و پوشیدہ کے جاننے والے (اللہ) سے نہ تو آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں اور کوئی بھی چیز ذرّے سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں جو روشن کتاب میں نہ (لکھی ہوئی) ہو۔

إِنَّ ٱللَّهَ عَٰلِمُ غَيْبِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿38﴾

سورۃ فاطر آیت 38

بیشک اللہ ہی آسمانوں وزمین کا غیب جاننے والا ہے۔ بلاشبہ وہ تو دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ عَٰلِمَ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِى مَا كَانُوا۟ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿46﴾

سورۃ الزمر آیت 46

کہہ دو کہ اے اللہ! ۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ۔ (اور) اے ہر غیب اور ظاہر کے جاننے والے! ۔ تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ باہم اختلاف کرتے رہتے ہیں۔

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿22﴾

سورۃ الحشر آیت 22

وہ اللہ ہی تو ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہی تو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ إِنَّ ٱلْمَوْتَ ٱلَّذِى تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُۥ مُلَٰقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿8﴾ ع1

سورۃ الجمعۃ آیت 8

کہہ دو کہ البتہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو بہر حال تم کو مل کر رہے گی۔ پھر تم اس (اللہ جل شانہ) کے حضور لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب وظاہر کا جاننے والا ہے پس وہ تمہیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿18﴾ ع2

سورۃ التغابن آیت 18

وہی تو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا انتہائی زبردست کمال حکمت والا ہے۔

عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿26﴾ لا

سورۃ الجن آیت 26

وہی تو ہر غیب کا جاننے والا ہے پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔

اب آگے علّام الغیوب کے بارے آیات پیشِ خدمت ہیں۔جس پر کسی طرح بھی کوئی باطل توجیہ نہیں ٹک سکتی۔

علّام الغیوب

علّام الغیوب کا مطلب ہے ساری غیب کی اور پوشیدہ باتوں کا پوری طرح علم رکھنے والا۔

۞ يَوْمَ يَجْمَعُ ٱللَّهُ ٱلرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا۟ لَا عِلْمَ لَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ **عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ** ﴿108﴾ع14

سورۃ المائدۃ آیت 109

جن دن اللہ سب رسولوں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا؟۔ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ بھی خبر نہیں۔ بلا شبہ تو ہی ساری غیب کی باتوں کا پوری طرح علم رکھنے والا ہے۔

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ **عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ** ﴿116﴾

سورۃ المائدۃ آیت 116

اور جب اللہ ارشاد فرمائے گا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ !۔ کیا تو نے بنی نوع انسان سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ عبادت کیے جانے والے (معبود) بنالو؟۔ وہ عرض کرے گا تو بالکل پاک ہے مجھے سراسر لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کچھ بھی حق حاصل نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو ضرور تیرے علم میں ہوگا۔ جو کچھ میرے دل میں ہے تو اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ اور تیرے اسرار و رموز کو میں (کیا کوئی بھی) نہیں جانتا۔ بیشک تو ہی تو ساری غیب کی باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿78﴾ ج

سورۃ التوبۃ آیت 78

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھیدوں اور ان کے خفیہ مشوروں تک کو بخوبی جانتا ہے؟۔ اور یہ کہ صرف اللہ ہی ساری غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّى يَقْذِفُ بِٱلْحَقِّ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿48﴾

سورۃ سبأ آیت 48

کہہ دو کہ بلاشبہ میرا رب ہی (میرے دل میں) حق بات ڈال دیتا ہے (اور) وہی ساری غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔

غافرالذنب

غافر۔لغت میں غافر کے معنی۔ چھپانے اور ڈھانکنے کے ہیں۔اللہ گناہوں کو چھپاتا اور ان پر اپنا پردہ ڈالے رکھتا ہے۔جب تک حد سے نہ بڑھ جائے۔

الذنب۔کا مطلب ہے کہ جن وانس سے سرزد گناہ اور خطائیں۔

غافرالذنب۔سے مراد ہوگا کہ اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کو چھپاتا اور ان پر اپنا پردہ ڈال دیتا ہے۔اس کے سوا کسی اور کو اس کے بندوں کے گناہوں کی سوجھ بوجھ نہیں لگتی۔اور پھر وہی اپنے بندوں کے گناہوں اور خطاؤں کو درگزر کرتا رہتا ہے۔

وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُواْ عَن كَثِيرٍ ﴿30﴾ط

سورۃ الشوری آیت 30

اور تم پر جو مصیبت بھی واقع ہوتی ہے وہ تمہارے کیے ہوئے کرتوتوں سے ہوتی ہے اور وہ تو بہت ساری (کوتاہیوں سے) درگزر ہی کرلیتا ہے۔

پاک و برتر ہے پروردگار جو اپنے بندوں کے گناہوں کو بار بار بلکہ اتنی بار معاف کرتا ہے جس کا کوئی شمار نہیں۔ جب جب بندہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔ تب تب وہ اللہ عزوجل کی مغفرت سے فیض یاب ہوتا ہے۔ وہی تو ہے جو گناہوں کا بخشنے والا ہے۔

غَافِرِ ٱلذَّنۢبِ وَقَابِلِ ٱلتَّوْبِ شَدِيدِ ٱلْعِقَابِ ذِى ٱلطَّوْلِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿3﴾

سورۃ غافر آیت 3

جو گناہ بخشنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا۔ سخت عذاب دینے والا۔ نہایت فضل و کرم کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

غوث الاعظم

کچھ بھی لکھنے سے پہلے لفظ غوثِ اعظم کے معنی و مفہوم پر ذرا غور کرلیا جائے۔

غوث۔ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے مدد۔ استغاثہ

اگر اسے مصدر کے طور پر استعمال کیا جائے تو پھر اس کا معنی ہے مدد کرنا۔

البتہ مدد کرنے والے کو غائث (بوزن فاعل) کہا جائے گا۔

اور مدد مانگنے والے کو مستغیث کہا جائے گا۔

لیکن اگر مصدر کو بطورِ اسم فاعل استعمال کیا جائے تو پھر غوث۔ مددگار و فریادرس کا معنی ادا کرے گا۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہی معانی میں غوث ہے۔ چونکہ وہ سب سے بڑا ہے۔ اور لفظ

اعظم۔ بھی عربی زبان میں بطورِ اسم تفضیل استعمال ہوتا ہے جس کا معنی ہے۔ سب سے بڑا۔

گویا کہ غوثِ اعظم کا معنی ہوا سب سے بڑا مددگار و فریادرس۔

سب سے بڑا مددگار و فریادرس کون ہے؟

یہ سوال اگر آپ ایک عام مسلمان سے بھی کریں گے تو وہ جواب میں یہی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ

کیونکہ دین اسلام نے عقیدۂ توحید کے حوالہ سے یہی تعلیم دی ہے کہ اللہ کے سوااور کوئی مددگار وفریاد رس نہیں۔ نفع و نقصان صرف اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ صرف وہی مشکل کشا۔حاجت رواہے۔ وہی خالق۔رازق۔داتا۔اور مالک الملک ہے۔جس پر قرآن مجید میں وضاحت موجود ہے۔یہاں پر ہم صرف لفظ استغاثے کے تحت آنے والے الفاظ پر غور کرتے ہیں۔

جس طرح غوث استغاثہ کا مطلب رکھتا ہے۔اسی طرح غیث بھی استغاثہ کا معنی دیتا ہے۔اور استغاثہ یہ ہے کہ کسی سے کوئی مدد مانگی جائے۔

آیئے ان دونوں مادوں کے الفاظ کو قرآن وحدیث سے سمجھیں۔

قرآن کریم میں غوث مادہ کے تحت جو الفاظ آئے ہیں ان سب پر غور کرتے ہیں۔پھر غیث مادے کے تحت جو الفاظ ہیں ان پر بات ہوگی۔شاید اس سے پوری طرح بات سمجھ میں آجائے۔

درج ذیل آیت کے لفظ تَسْتَغِيثُونَ کا مادہ غوث ہے۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَٱسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّى مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿9﴾

سورۃ الانفال آیت 9

جب تم اپنے ربِ (غوث) سے فریاد کررہے تھے تو تمہاری دعا قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ بیشک میں تمہاری مدد کے لئے ایک ہزار فرشتے یکے بعد دیگرے بھیجتا ہوں گا۔

اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہ جب بدر والے دن اے نبی ﷺ تم اپنے رب سے مدد کی فریاد کر رہے تھے یہاں استغاثہ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے مدد طلب کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جسے سادہ الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بدر والے دن اللہ سے استغاثہ کیا۔ یعنی ایسی مدد طلب کی جو دنیاوی اور طبعی اسباب سے ماوراء تھی۔ جو نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ اللہ جل جلالہ کے علاوہ کسی اور سے نہیں مانگ سکتے۔ تبھی تو اس تاریخ ساز دن میں وہ صرف اللہ سے اس کے سوالی بنے۔ جو قبول و مقبول بھی ہوئی۔

غوث مادہ کے تحت درج ذیل آیت کا لفظ يَسْتَغِيثَانِ بھی ہے۔

وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ ٱلْقُرُونُ مِن قَبْلِى وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ ٱللَّهَ وَيْلَكَ ءَامِنْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿17﴾

سورۃ الأحقاف آیت 17

اور جس نے اپنے والدین سے کہا کہ اُف ہے!۔ تم دونوں پر کیا تم مجھے وعید دیتے رہتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ زندہ کرکے) نکالا جاؤں گا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے کئی نسلیں گزر چکی ہیں (کیا کوئی ایک بھی زندہ ہو کر آیا؟)۔ اور وہ والدین اللہ سے فریاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وائے افسوس ہے تم پر ایمان لے آؤ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ (مگر) وہ کہتا ہے کہ یہ سب پرانے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

اس میں بھی والدین کا اللہ رب العزت سے ہی فریادی کے طور پر استغاثہ ہے۔ جس کا تعلق فریادی والدین کی جانب سے خالص اللہ کی طرف ہے۔ کسی دوسری طرف نہیں۔

غوث مادہ کے تحت درج ذیل آیت میں دو لفظ يَسْتَغِيثُوا اور يُغَاثُوا ہیں۔

اس آیت میں بھی استغاثہ اللہ سے ہی فریاد پر مبنی ہے۔ کہ جہنم والے فریاد کرتے ہوئے پانی کی مدد مانگیں گے تو انہیں پینے کو جو پانی دیا جائے گا وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح تپا ہوا ہوگا جس سے ان کے چہرے جھلس جائیں گے۔

وَقُلِ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلظَّٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِن يَسْتَغِيثُوا۟ يُغَاثُوا۟ بِمَآءٍ كَٱلْمُهْلِ يَشْوِى ٱلْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ ٱلشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿29﴾

سورۃ الکھف آیت 29

اور کہہ دو کہ یہ (قرآن) تو تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے۔ پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔ بیشک ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے فریاد رسی کی جائے گی جو پگھلے

ہوئے تانبے کی طرح ہوگا (جو) مونہوں کو جھلسادے گا۔ کیا ہی برا وہ پانی ہوگا اور کیا ہی بری وہ (آخری) آرام گاہ ہوگی۔

غوث مادہ کے تحت درج ذیل آیت میں لفظ فَٱسْتَغَٰثَهُ ہے۔

جس میں ایک قبطی فرعونی ظالم ایک بنی اسرائیلی کو جو حضرت موسیٰؑ کی قوم سے تھا۔ اس کو مار رہا تھا۔ تو وہاں سے حضرت موسیٰؑ کا گزر ہوا۔ تو ان کے قوم والے نے ان سے مدد کی درخواست کی۔

وَدَخَلَ ٱلْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَتِهِۦ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِۦ ۖ فَٱسْتَغَٰثَهُ ٱلَّذِى مِن شِيعَتِهِۦ عَلَى ٱلَّذِى مِنْ عَدُوِّهِۦ فَوَكَزَهُۥ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۖ إِنَّهُۥ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ﴿15﴾

سورۃ القصص آیت 15

اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوا جب کہ وہاں کے باشندے بے خبر تھے تو دیکھا کہ دو آدمی وہاں پر لڑ رہے تھے۔ ایک تو اس کی قوم میں سے اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو جو اس کی قوم کا تھا اس نے (موسیٰؑ) کو اس (دوسرے) کے خلاف مدد کے لئے پکارا جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو موسیٰؑ نے

اس (فرعونی کو) ایک مکا دے مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ کہنے لگا البتہ یہ تو شیطانی عمل ہے۔ یقیناً وہ دشمن تو کھلم کھلا بہکانے والا ہے۔

یہاں پر ایک زندہ انسان نے کسی دوسرے زندہ انسان سے استغاثہ کیا۔ یعنی مدد طلب کی۔ جو کہ ظاہری و دنیاوی اسباب کے تحت تھی۔ اس لحاظ سے کوئی ایک زندہ انسان کسی دوسرے زندہ انسان سے ظاہری و دنیاوی اسباب کے تحت مدد مانگ سکتا ہے۔

غوث مادہ کے تحت اوپر درج کردہ پانچ الفاظ۔ تَسْتَغِيثُونَ ۔ يَسْتَغِيثَانِ ۔ يَسْتَغِيثُوا ۔ يُغَاثُوا اور فَٱسْتَغَٰثَهُ قرآن کریم میں ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ

مدد دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک ظاہری اسباب سے بالا۔ اور دوسری ظاہری اسباب کے تحت۔ ظاہری اسباب کے تحت کسی سے مدد مانگنا شرک نہیں۔ شرک تو صرف اسی کو کہیں گے جو ظاہری اسباب سے باہر نکل کر اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارنا ہوگا۔ یا اللہ کے علاوہ کسی اور سے غائبانہ دوری ہوتے ہوئے مدد طلب کرنا ہوگا۔ ایسی مدد صرف اور صرف رب تعالیٰ سے مانگی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ بدر والے دن پیارے نبی ﷺ نے اللہ سے طلب کرتے ہوئے فریاد کی تھی۔ اور جیسا کہ قرآن میں والدین کا اللہ سے فریاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور دوزخیوں کی فریاد کا بھی جو کہ فرشتوں سے ہوگی۔ مگر چونکہ فرشتے اللہ

کے حکم کے پابند رہتے ہیں۔ وہ اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتے۔ اس لحاظ سے ان کی فریاد بھی اللہ ہی سے ہو گی۔ جس کا ذکر بھی قرآن میں کر دیا گیا ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ فِى ٱلنَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ ٱلْعَذَابِ ﴿49﴾

سورۃ غافر آیت 49

اور وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو!۔ کہ ہمارا عذاب کسی دن تو ہلکا کر دے۔

یہ تینوں فریادیں اللہ سے مانگی ہوئی ایسی مدد ہے۔ جو مافوق الاسباب ہے۔ اور اس پر صرف اللہ ہی کا تسلط ہے۔ اور ایسی مدد صرف اللہ ہی سے مانگنی چاہیئے۔

دوسری طرح کی مدد کے ذکر سے پہلے یغوث کے بارے ذکر بھی بات ہو جائے۔ قرآن مجید میں ایک بت کا نام یغوث ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی پوجا نوحؑ کے زمانے میں ہوتی تھی۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانے کے کچھ بزرگ لوگ تھے ان کی وفات کے بعد بطور یادداشت اور یادگار ان کی شکل و شباہت پر بت بنا کر رکھ لیے تھے۔ جن میں سے پانچ کا ذکر سورۃ نوح میں موجود ہے۔ بلکہ ان کے نام بھی قرآن کریم میں لکھے ہوئے ہیں۔ پہلے پہل ان کو لوگ اللہ کے شفارشی مانے ہوئے تھے۔ پھر ان بتوں کی بے حد تعظیم ہونے لگی۔ جو آہستہ آہستہ پرستش کی شکل اختیار کر گئی۔ ان بزرگ ہستیوں میں چار مذکر

اور ایک سواع مونث تھی۔ جن میں سے ایک کا نام یغوث تھا۔اس کا نام یا غوث کا اختصار لگتا ہے۔یہ بھی فریاد رسی کرنے والا بت تھا۔ان پانچ بتوں کے نام ذیل میں ہیں۔

وَدًّا ۔ سُوَاعًا ۔ يَغُوثَ ۔ يَعُوقَ ۔ نَسْرًا

دیکھئے درج ذیل آیات کہ ان بتوں کی پرستش کرنے والے لوگوں کا۔ان پر امیدیں باندھنے والوں کا کیا حشر ہوا۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَٱتَّبَعُواْ مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُۥ وَوَلَدُهُۥٓ إِلَّا خَسَارًا ﴿21﴾ ج
وَمَكَرُواْ مَكْرًا كُبَّارًا ﴿22﴾ ج وَقَالُواْ لَا تَذَرُنَّ ءَالِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا
يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿23﴾ ج وَقَدْ أَضَلُّواْ كَثِيرًا صلے وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا ضَلَٰلًا ﴿24﴾ مِّمَّا
خَطِيٓـَٔتِهِمْ أُغْرِقُواْ فَأُدْخِلُواْ نَارًا فَلَمْ يَجِدُواْ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ﴿25﴾

سورۃ نوح آیت ۲۱ تا ۲۵

نوحؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب ! ۔یقیناً ان لوگوں نے میری نافرمانی کردی اور ان (بڑے) لوگوں کے تابع ہو گئے جن کے مال و اولاد نے ان کے خسارے میں اضافہ ہی کیا ہے۔ اور وہ (میرے خلاف) بڑی بڑی چالیں بھی چلتے رہے۔ اور (سرعام) کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہر گز نہ چھوڑنا۔ اور وَد کو۔اور نہ سواع کو۔اور نہ یغوث۔اور یعوق۔اور نسر کو ہر گز ترک نہ کر دینا۔ اور یقیناً انہوں نے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر دیا تو بھی ان میں گمراہی کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہ کرنا۔ پھر

(آخر) وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر آگ میں ڈال دیئے گئے پس انہوں نے اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی بھی مددگار نہ پایا۔

مشرکین مکہ کے یہ تین بتوں کا ذکر سورۃ النجم میں بھی موجود ہے۔انہوں نے تو کعبے میں ۳۶۰ بتوں کی پوجا روا رکھی تھی۔ جو کہ پہلے زمانے کے کچھ بزرگ لوگ تھے۔ کچھ رتبے میں بڑے تھے۔ جو مختلف اطراف پر نسب کیے ہوئے تھے۔ خانے کعبے کے بت تو نبی ﷺ اور حضرت علی بن ابو العاصؓ نے مل کر توڑے تھے۔ مگر اطراف والے بتوں کو گرانے کے لیے مختلف صحابہ کرامؓ کو بھیجا گیا۔ جبکہ قرآن میں صرف ان کا ذکر کیا گیا ہے جو زیادہ مشہور تھے۔ان کے اکثر بت مونث تھے۔ اور لات ان کی مونث دیوی تھی۔

أَفَرَءَيْتُمُ ٱللَّٰتَ وَٱلْعُزَّىٰ ﴿19﴾ وَمَنَوٰةَ ٱلثَّالِثَةَ ٱلْأُخْرَىٰٓ ﴿20﴾ أَلَكُمُ ٱلذَّكَرُ وَلَهُ ٱلْأُنثَىٰ ﴿21﴾
تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰٓ ﴿22﴾ إِنْ هِىَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ
ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم
مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿23﴾

سورۃ النجم آیت 19

کیا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا بھالا؟۔ اور تیسرے منات کو بھی (کیا یہ کہیں سے بھی اللہ جیسے ہو سکتے ہیں؟)۔ کیا تمہارے لئے تو بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹیاں؟۔ یہ تقسیم تو بہت ہی غیر منصفانہ ہے۔ وہ

تو صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں جس پر اللہ نے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی اور البتہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے رہنمائی وہدایت آچکی ہے۔ یہ لوگ محض وہم وگمان اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے چل رہے ہیں

یہاں تک تو صرف اس مدد کا ذکر کیا گیا جو صرف اور اللہ سے مانگی جا سکتی ہے۔ جب کہ ایک دوسری مدد وہ جو دنیاوی اسباب کے تحت ہوتی ہے۔ اس کو بھی قرآن واضح کر دیتا ہے۔ اس میں عالم اسباب میں ایک زندہ انسان دوسرے زندہ انسان سے طلب کرتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ القصص کی آیت نمبر پندرہ میں ایک قبطی کے خلاف حضرت موسیٰؑ سے ایک مظلوم نے مدد مانگی تھی۔ اور انہوں نے اس کی مدد کر دی تھی۔ اور اس انسانی مدد کی حقیقت اس سورۃ کے اسی واقعہ میں موجود ہے۔ جسے آیت نمبر سولہ تا انتیس میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ موسیٰؑ کے آگ نظر آنے تک کا بیان ہے۔ اس میں موسیٰؑ کا اللہ سے تعلق پہلے رنگ سے اجاگر کیا گیا ہے۔ دیکھئے قرآنی آیات۔

قَالَ رَبِّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى فَٱغْفِرْ لِى فَغَفَرَ لَهُۥٓ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿16﴾

سورۃ القصص آیت 16

(اللہ کے حضور) دعا کی کہ اے میرے رب! ۔ یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کر لیا پس مجھے بخش دے تو اللہ نے اس کو بخش دیا' بیشک وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ﴿17﴾

سورۃ القصص آیت 17

کہنے لگا کہ اے میرے رب ! ۔ جیسے کہ تو نے مجھ پر فضل و کرم کیا ہے میں بھی (آئندہ) کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

فَأَصْبَحَ فِى ٱلْمَدِينَةِ خَآئِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا ٱلَّذِى ٱسْتَنصَرَهُۥ بِٱلْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُۥ ۚ قَالَ لَهُۥ مُوسَىٰٓ إِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِينٌ ﴿18﴾

سورۃ القصص آیت 18

پھر صبح کے وقت موسیٰؑ شہر میں ڈرتا ہوا اور چوکس داخل ہوا (کہ جانے کیا ہوتا ہے) کہ اچانک اسی (قومی) شخص کو دیکھا جس نے کل اس سے مدد طلب کی تھی کہ (آج) پھر اس کو مدد کے لئے پکار رہا ہے ۔ موسیٰؑ نے اس سے کہا کہ تو ہی البتہ واضح طور پر بہکا ہوا ہے۔

فَلَمَّآ أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِٱلَّذِى هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَٰمُوسَىٰٓ أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِى كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِٱلْأَمْسِ ۖ إِن تُرِيدُ إِلَّآ أَن تَكُونَ جَبَّارًا فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ ٱلْمُصْلِحِينَ ﴿19﴾

سورۃ القصص آیت 19

پھر جب موسیٰؑ نے اس (قومی) شخص کو جوان دونوں کا دشمن تھا پکڑنا چاہا تو اس نے کہہ دیا اے موسیٰؑ! تم (آج) مجھے بھی اسی طرح قتل کرنا چاہتے ہو جس طرح کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟۔ تم بس یہ چاہتے ہو کہ زمین میں ظلم وجبر کرتے پھرو اور یہ نہیں چاہتے کہ اصلاح کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا ٱلْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّ ٱلْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَٱخْرُجْ إِنِّى لَكَ مِنَ ٱلنَّٰصِحِينَ ﴿20﴾

سورۃ القصص آیت 20

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا (اور) بولا کہ اے موسیٰؑ! ۔البتہ قوم کے رئیس تمہارے بارے میں مشورے کر رہے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں پس تم یہاں سے نکل جاؤ۔ بلاشبہ میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِى مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿21﴾ ع2

سورۃ القصص آیت 21

تو موسیٰؑ وہاں سے کچھ خوفزدہ کچھ (خبر لیتا ہوا) چوکس نکل کھڑا ہوا (اور) دعا کرنے لگا کہ اے میرے رب !۔ مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّىٓ أَن يَهْدِيَنِى سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿22﴾

سورة القصص آیت 22

اور جب موسیٰؑ نے (مصر سے) مدین کا رخ کیا تو کہنے لگا امید ہے کہ میرا رب سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرمادے گا۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ ٱلنَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ ٱمْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِى حَتَّىٰ يُصْدِرَ ٱلرِّعَآءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿23﴾

سورة القصص آیت 23

اور جب وہ مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچا تو وہاں لوگوں کا ایک ہجوم (اپنے اپنے مویشیوں کو) پانی پلاتے ہوئے پایا۔ اور ان سے الگ تھلگ دو عورتوں کو پایا جو اپنی (بکریوں) کو روکے ہوئے کھڑی تھیں ۔ موسیٰؑ نے پوچھا کہ تم دونوں کا کیا معاملہ ہے؟۔ وہ بولیں ہم اس وقت تک (اپنے ریوڑ کو) پانی نہیں

پلا سکتیں جب تک (یہ) چرواہے اپنے مویشیوں کو نہ لے جائیں۔ اور ہمارے والد بڑی عمر کے بہت
بوڑھے ہیں۔

فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰٓ إِلَى ٱلظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّى لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿24﴾

سورۃ القصص آیت 24

تو موسیٰؑ نے ان دونوں کے لئے (بکریوں کو) پانی پلا دیا اور پھر وہاں سے ہٹ کر سائے کی طرف آ گیا اور
دعا کی کہ اے میرے رب! ۔ تو البتہ جو بھی خیر و نعمت مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

فَجَآءَتْهُ إِحْدَىٰهُمَا تَمْشِى عَلَى ٱسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِى يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا
سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُۥ وَقَصَّ عَلَيْهِ ٱلْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ ٱلْقَوْمِ
ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿25﴾

سورۃ القصص آیت 25

پس (تھوڑی دیر کے بعد) ان دو عورتوں مین سے ایک شرماتی لجاتی اس کے پاس چلی آئی (اور) کہنے لگی
البتہ میرے والد تمہیں بلاتے ہیں تاکہ تجھے اس کام کی اُجرت دیں جو تو نے ہمارے لئے (ریوڑ کو) پانی
پلایا تھا۔ پھر جب موسیٰؑ اس کے پاس وہاں پہنچا اور اپنا سارا ماجرا بیان کیا تو اس (بزرگ) نے کہا کہ کچھ
خوف نہ کرنا۔ اب تم ظالم لوگوں سے نجات پا گئے ہو۔

قَالَتْ إِحْدَىٰهُمَا يَٰٓأَبَتِ ٱسْتَـْٔجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ ٱسْتَـْٔجَرْتَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْأَمِينُ ﴿26﴾

سورۃ القصص آیت 26

ان دو میں سے ایک لڑکی بولی کہ اے میرے ابا جان ! ۔اس کو اجرت پر رکھ لو کیونکہ ایک بہتر نوکر جسے تم اجرت پر رکھ سکو بلاشبہ وہی ہوتا ہے جو توانا بھی اور امانت دار بھی ہو۔

قَالَ إِنِّىٓ أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ٱبْنَتَىَّ هَٰتَيْنِ عَلَىٰٓ أَن تَأْجُرَنِى ثَمَٰنِىَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿27﴾

سورۃ القصص آیت 27

اس نے (موسیٰؑ سے) کہا کہ البتہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں۔اس شرط پر کہ تم آٹھ سال تک میری نوکری کرو اور اگر دس سال پورے کرلو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے۔اور میں تم پر کوئی سختی نہیں کرنا چاہتا۔ان شاء اللہ تم مجھے صالحین میں سے پاؤگے۔

قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِى وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا ٱلْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَٰنَ عَلَىَّ ۖ وَٱللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿28﴾ ع3

سورۃ القصص آیت 28

موسیٰؑ نے کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان یہ بات طے پا گئی۔ان دونوں میں سے جو مدت بھی میں (چاہوں) پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔اور ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ گواہ ہے۔

۞ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى ٱلْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِۦٓ ءَانَسَ مِن جَانِبِ ٱلطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ ٱمْكُثُوٓا۟ إِنِّىٓ ءَانَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىٓ ءَاتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿29﴾

سورۃ القصص آیت 29

پھر جب موسیٰؑ نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھروالی کو ساتھ لے کر روانہ ہوا تو طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو البتہ اپنی گھروالی سے کہا کہ تم (یہیں) ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے۔شاید کہ میں تمہارے پاس کوئی (راستے کی) خبر لاؤں یا آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارہ ہی لے آؤں تاکہ تم تاپ سکو۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ موسیٰؑ اس شخص کی مدد تو کی مگر اس کی وجہ سے ایسے کڑے امتحان اور آزمائش سے دوچار ہوئے۔کہ جان کے لالے پڑ گئے۔اس کی پاداش میں وطن چھوڑنا پڑا۔وہ بھی اس طرح کہ فرعونی ان کے قتل کا منصوبہ بنا رہے تھے۔اس لئے فوراً انہیں وہاں سے نکلنا پڑا۔قرآن سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے۔کہ

موسیٰؑ کو اپنے قتل کے بارے بنائے جانے والے منصوبے کا علم نہیں تھا۔ اللہ جل شانہ نے سبب بنا دیا۔ کہ ان کے ایک خیر خواہ نے انہیں خبردار کر دیا کہ فرعونی قوم کے رئیس تمہارے بارے میں مشورے کر رہے ہیں

کہ تجھے قتل کر دیں پس تم یہاں سے نکل جاؤ اور وہ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے۔ مدد کرنے سے لے کر مدین پہنچنے تک راستے بھر وہ اللہ رب العزت سے ہی مدد کے طالب رہے۔ جبکہ ابھی ان کو نبوت بھی نہیں ملی تھی۔

ان کے مکّے سے قبطی فرعونی آدمی مر گیا تو کہا کہ یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کر لیا پس مجھے بخش دے تو اللہ نے اس کو بخش دیا' بیشک وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے

کسی جگہ کہا کہ اللہ نے مجھ پر فضل و کرم کر دیا۔ میں آئندہ کبھی بھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

جب مدین کا رخ کیا تو کہا کہ میرا رب ہی سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرمائے گا۔

بکریوں کو پانی پلانے کے بعد سائے کی طرف آ گئے اور دعا کی کہ اللہ جو بھی خیر و نعمت مجھ پر نازل کرے میں اسی کا محتاج ہوں۔

اور معاہدہ طے پانے کے بعد کہا کہ اس پر اللہ کو گواہ ہے۔

اور قریباً دس سال دوسرے ملک میں پناہ لیے رہے۔

یہ ساری باتیں سبق دیتی ہیں۔ کہ اللہ کا نبی اپنے ملک میں اور اپنی قوم کی موجودگی میں اور وہ بھی جیتے جاگتے خود اپنے لئے بھی غوث کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔بلکہ مستغیث تھا اور قدم قدم پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہی مدد کا طلبگار رہا کرتا تھا۔جو حقیقی غوث بلکہ غوث اعظم ہے۔

قران کریم سے صرف دو طرح کی مدد کے بارے آیات ملتی ہیں۔ایک مافوق الاسباب اور دوسری تحت الاسباب۔مافوق الاسباب کا تعلق صرف اللہ جل جلالہ سے ہے۔ کسی جگہ بھی زندوں کے مردوں سے مدد مانگنے کا تذکرہ نہیں۔الٹا ممانعت موجود ہے دیکھئے قرآنی آیات۔

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿20﴾ط أَمْوَٰتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿21﴾ع2

سورۃ النحل آیت ۲۰۔۲۱

اور جن لوگوں سے یہ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہیں وہ کچھ بھی تو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔ وہ تو مرے ہوئے ہیں زندہ نہیں ہیں اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

مگر ہمارے ہاں اس کو مشروط بنا کے ولی اولیاء۔پیروں فقیروں۔گدی نشینوں کے ساتھ بھی جوڑ دیا گیا۔کہ ہماری ان کے آگے۔ان کی اللہ کے آگے۔جبکہ قرآن میں مذکور نبیوں کے سارے واقعات سے پتہ چلتا ہے۔کہ مصیبت کے لمحات زندگی میں وہ خود اپنے لیے کچھ نہ کر سکے۔الّا یہ کہ کوئی دوسروں کے لئے غوث بن سکتے۔ان کی نظریں ہمیشہ اللہ کی طرف رہیں۔اور لوگوں کو بھی سیدھا اللہ سے تعلق

بنانے پر ہی زور دیا۔یہی وجہ ہے کہ قرآن میں ایسی کسی مدد کا کوئی ذکر نہیں جو ایک زندہ آدمی کسی مرے ہوئے سے مدد مانگے۔البتہ اس کے بر عکس مذکورہ بالا ممانعت ضرور موجود ہے۔ہمارے ہاں تو اللہ کی مخلوق کو ان کے انتقال کے بعد اس کا ہمسر یعنی غوث بنا لیا گیا ہے۔

حدیث شریف کی مشہور دعاء جو بارش کی فریاد کرنے کے لیے مانگی گئ۔اس میں استغاثہ کے لیے کے لیے دونوں مادوں غوث ۔اور۔غیث کا استعمال کیا گیا ہے۔اس لیے قرآن کریم سے غیث مادے والے الفاظ لکھنے سے پہلے حدیث دیکھ لیں۔جس میں غَيْثًا مُغِيثًا کے الفاظ موجود ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِي، فَقَالَ:"اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ"، قَالَ: فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ

جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بارش نہ ہونے کی شکایت لے کر) روتے ہوئے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی:

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ

یعنی "اے اللہ! ہمیں سیراب فرما۔ایسی بارش سے جو ہماری فریاد رسی کرنے والی ہو۔اچھے انجام والی ہو۔سبزہ اگانے والی ہو۔نفع بخش ہو۔مضرت رساں نہ ہو۔جلد آنے والی ہو۔تاخیر سے نہ آنے والی ہو"۔جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کہتے ہی ان پر بادل چھا گیا؛

(سنن ابي داود۔حديث نمبر:1169).

تفرد بہ ابوداود۔ (تحفۃ الأشراف: ۳۱۴۱) (وسندہ صحیح)

اب قرآن مجید سے غیث مادے والے الفاظ دیکھیں۔ جو کہ باران رحمت یعنی بارش سے متعلق ہیں۔ اور بارش کے لیے بھی اللہ سے ہی استغاثہ کیا جاتا ہے۔ اس کا برسانا نہ برسانا سیدھا سیدھا اللہ جل شانہ پر ہی منحصر ہے۔

ثُمَّ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ ٱلنَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿49﴾ ع6

سورۃ یوسف آیت 49

پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا۔ اس میں لوگوں پر خوب مینہ برسے گا۔ اور لوگ اس میں خوب رس نچوڑیں گے۔

إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ ﴿34﴾ ع4

سورۃ لقمان آیت 34

کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا کچھ ہے؟۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا بڑا ہی باخبر ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ مِنۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوا۟ وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُۥ ۚ وَهُوَ ٱلْوَلِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿28﴾

سورۃ الشوری آیت 28

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی (بارانِ) رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔ اور وہی تو ولی ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَوْلَٰدِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ ٱلْكُفَّارَ نَبَاتُهُۥ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَىٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَٰمًا ۖ وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنٌ ۚ وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا مَتَٰعُ ٱلْغُرُورِ ﴿20﴾

سورۃ الحدید آیت 20

اور خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ۔ظاہری زیب وزینت۔باہمی فخر وستائش۔اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی خواہش ہے۔(اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ اس سے (پیداشدہ) کھیتی کسانوں کو خوش کر دیتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر تم اسے زرد پڑتے ہوئے بھی دیکھتے ہو۔پھر چورا چورا ہو جاتی ہے۔اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی بھی ہے۔اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کے سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

غیث مادہ کے تحت اوپر درج کردہ تین الفاظ۔ يُغَاثُ ۔ ٱلْغَيْثَ اور غَيْثٍ ۔قرآن کریم میں ہیں۔جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ ہی بارش برستا ہے اور اسی کے حضور اس کی استدعا کی جاسکتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی حقیقی مددگار وفریاد رس ہے۔ اس لیے غوث اعظم صرف اور صرف اللہ ہی کو سمجھنا چاہیئے۔جبکہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں نہ صرف غیر اللہ کو پکارنے۔ان کو مددگار سمجھنے کی نفی کی گئی ہے بلکہ ایسا کرنے والے کو مشرک۔ظالم اور عذاب کا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔

فعال لمایرید

فعال۔ کر گزرنے والا ہے۔ کر گزرتا ہے

لما۔اس کے لیے جو۔ یا جس پر آمادگی ہوتی ہے

یرید۔ وہ ارادہ کرتا ہے۔وہ چاہتا ہے

فعال لما یرید۔کا مطب ہوگا۔ کہ وہ ہر طرح کے معاملے پر اپنی حکمتوں کے تحت۔اس کو پورا کرنے کے لیے جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے

یہ اللہ کی وہ صفت ہے جو ہر وقت سامنے آتی رہتی ہے۔ مسلسل روبہ عمل رہتی ہے۔اللہ جو کچھ چاہے۔ کر ڈالنے والا ہے۔اس کا ارادہ ہر طرح کی قید وبند سے آزاد ہے۔وہ جو چاہتا ہے اختیار کرلیتا ہے۔جو چاہتا ہے کرلیتا ہے۔اور یہ صفت ابدیت والی اور دائمی ہے۔

بعض اوقات اللہ چاہتا ہے کہ اس دنیا ہی میں اہل ایمان کو فتح نصیب ہو اور اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ اہل ایمان ترستے رہتے ہیں مگر کسی حکیمانہ روش پر دیکھنے والے کو لگتا ہے کہ ان پر عذاب کی سی کیفیت ہے۔ جس پر فانی جسم تو چلے جاتے ہیں۔ مگر ان کا ایمان باقی رہ جاتا ہے۔جو درجات کی بلندیاں چھولیتا ہے۔ بعض اوقات وہ فاسق فاجر اور جابر لوگوں کو ایسے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے کہ سب کے لیے عبرت کا سامان بنادیتا ہے۔اور کبھی ایسے ہی لوگ مہلت دیئے

جاتے ہیں۔قرآن میں ہے کہ اخدود والے ظالموں کو مہلت مل گئی۔ کہ انہوں نے اہل ایمان کو آگ کے گڑھے میں پھینک کر ہلاک کر دیا گیا۔

قُتِلَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡأُخۡدُودِ﴿4﴾لا ٱلنَّارِ ذَاتِ ٱلۡوَقُودِ﴿5﴾لا إِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُودٌ﴿6﴾لا وَهُمۡ عَلَىٰ
مَا يَفۡعَلُونَ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ شُهُودٌ﴿7﴾ط وَمَا نَقَمُواْ مِنۡهُمۡ إِلَّآ أَن يُؤۡمِنُواْ بِٱللَّهِ ٱلۡعَزِيزِ
ٱلۡحَمِيدِ﴿8﴾لا ٱلَّذِي لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ شَهِيدٌ﴿9﴾ط
إِنَّ ٱلَّذِينَ فَتَنُواْ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوبُواْ فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ
عَذَابُ ٱلۡحَرِيقِ﴿10﴾ط

سورۃ البروج آیت ۴ تا ۱۰

غارت ہو گئے خندقوں (میں ظلم کرنے) والے۔ جن (خندقوں) میں بھڑکتے ایندھن والی آگ (جھونک رکھی) تھی۔ جب کہ وہ اس (کے کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جو کچھ وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے وہ خود اس کے گواہ تھے۔ یہ لوگ ان سے (کوئی ذاتی) انتقام نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو خوب غالب ہے حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔ وہ جس کی آسمانوں وزمین میں بادشاہت ہے اور اللہ تو ہر چیز پر عینی گواہ ہے۔ البتہ جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں پر ظلم کیا پھر توبہ بھی نہ کی۔تو ان کو دوزخ کا عذاب بھی اور سخت گیر آگ میں جلنے کا عذاب بھی ہوگا۔

اور ثمود و فرعونی ظالم قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔

وَأَخَذَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ ٱلصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِى دِيَٰرِهِمْ جَٰثِمِينَ ﴿67﴾ لا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيهَآ ۗ أَلَآ إِنَّ ثَمُودَاْ كَفَرُواْ رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿68﴾ ع6

سورۃ ہود آیت ٦٧۔٦٨

اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ہولناک آواز (یعنی چنگھاڑ) نے آ پکڑا تو وہ اپنے ہی گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔ گویا کہ ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ آگاہ رہو کہ بلاشبہ ثمود نے اپنے رب کا انکار کر دیا تھا۔ سن رکھو کہ (قومِ) ثمود پر پھٹکار ہے۔

فَأَرَادَ أَن يَسْتَفِزَّهُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ فَأَغْرَقْنَٰهُ وَمَن مَّعَهُۥ جَمِيعًا ﴿103﴾ لا

سورۃ الإسراء آیت 103

تو اس (فرعون) نے ارادہ کیا کہ ان کو اس سرزمین سے ہی نکال دیا جائے لیکن ہم نے اس کو اور اس کے سب ساتھیوں کو غرق کر دیا۔

یہ سب اللہ کی حکمتیں ہیں۔ اس کے سارے کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ جن کو اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں جان سکتا۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے سب اللہ کے ارادۂ مطلقہ اور اس کے تدبّر و حکمت کے مطابق وقوع

پذیر ہوتا ہے۔اور اللہ کا یہی ارادہ اس پوری کائنات میں حکمت کے مطابق کام کرتا ہے۔وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

البتہ درج ذیل آیات میں یہ امید دلائی گئی ہے کہ کوئی اگر اپنے گناہوں سے باز آ کر توبہ کر لے تو اس کے دامن رحمت میں جگہ پا سکتا ہے۔وہ بخشنے والا ہے محبت کرنے والا ہے۔اس کو اپنی خلقت سے عداوت نہیں ہے کہ خواہ مخواہ کسی کو مبتلائے عذاب کر دے۔بلکہ اس مخلوق کو اس نے پیدا کیا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتا ہے۔جو لوگ اس پر ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ ان لوگوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ان آیات میں انسان کو یہ بھی احساس دلایا گیا ہے کہ اس کائنات کا فرمانروا وہی ہے۔وہ سزا صرف اس وقت دیتا ہے جب کوئی سرکشی سے باز ہی نہ آئے۔پھر سرکشی کرنے والا اس کی پکڑ سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتا۔ان میں ظالموں کو ان کے کمینے پن پر متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایسی ہستی کے مقابلے میں گستاخی کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔جو کچھ بھی چاہ کر اس کو کر ڈالنے والا ہے۔اور پوری کائنات میں کسی کی بھی اتنی طاقت نہیں ہے کہ اللہ کے کسی کام و ارادے میں مانع و مزاحم اور مخل ہو سکے۔

۞ تِلْكَ ٱلرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ ٱللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَٰتٍ ۚ وَءَاتَيْنَا عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَيَّدْنَٰهُ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا ٱقْتَتَلَ ٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ وَلَٰكِنِ ٱخْتَلَفُوا۟ فَمِنْهُم

مَّنْ ءَامَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا ٱقْتَتَلُوا۟ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿253﴾ 33ع

سورة البقرة آیت 253

یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔ اور بعض کے درجے بلند کیے ہیں۔ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو ہم نے واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے لوگ ان کے پاس کھلی دلیلیں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے باہمی اختلاف کر لیا تو ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے۔ اور اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿107﴾

سورة هود آیت 107

جب تک آسمان و زمین قائم ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ مگر یہ کہ تیرا رب جیسا کچھ چاہے بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يُدْخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ
إِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿14﴾

سورۃ الحج آیت 14

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ ان لوگوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ بلاشبہ اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿12﴾ إِنَّهُۥ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿13﴾ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلْوَدُودُ ﴿14﴾
ذُو ٱلْعَرْشِ ٱلْمَجِيدُ ﴿15﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿16﴾

سورۃ البروج آیت ۱۲ تا ۱۶

یقینی طور پر تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ البتہ وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (زندہ) کرے گا۔ اور وہ بڑا بخشنے والا نہایت محبت کرنے والا بھی ہے۔ عرش کا مالک بڑی ہی شان والا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے وہ کر گزرتا ہے۔

قابل التّوب

قابل ۔ قابل و قادر ہے۔

التّوب ۔ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

قابل التّوب ۔کامطب ہوگا۔کہ وہ ہر طرح کے معاملے پر اپنی بے شمار حکمتوں والا۔اس بات پر قابل و قادر ہے۔کہ وہ ان کی درخواست پر توبہ قبول کرے۔اور پشیمان لوگوں کو عذاب سے چھٹکارا مل سکے۔

وہی توبہ قبول کرتا ہے۔اس نے اپنی ذات کو التّواب سے موصوف کیا ہے جو کہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ کیوں کہ وہ بہت زیادہ بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔اور چوں کہ بندے بار بار گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور وہ ان کی التجاؤں پر معافی دیئے جاتا ہے۔اسی لیے یہاں توبہ قبول کرنے کی صفت پر مبالغے کا صیغہ وارد ہوا ہے۔کہ بس توبہ تائب ہونے کی دیر ہے۔کہ اللہ بڑے بڑے گناہوں کو بھی اپنی وسیع وکشادہ رحمت سے معاف کرنے والا ہے۔ کسی چیز کو پکڑنے والا جیسے کوئی شخص کنوئیں سے ڈول کو نکال کر پکڑ لیتا ہے اور اس کا معنی ہے: عذر قبول کرنے والا، شریعت میں توبہ کا معنی ہے: گناہ کے کام کو اس قبح کی وجہ سے ترک کر دینا اور گناہ کرنے پر نادم ہونا اور اس کام کے دوبارہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا اور اس گناہ کی بہ قدر امکان تلافی کرنا اور جب یہ چاروں شرائط پائی جائیں گی تو یہ توبہ مکمل ہو جائے گی اور استغفار کا معنیٰ ہے:

معصیت کی بُرائی سمجھنے کے بعد اس کے فعل پر مغفرت طلب کرنا اور معصیت سے اعراض کرنا، پس استغفار توبہ کرنے کے بعد کیا جاتا ہے۔

غَافِرِ ٱلذَّنۢبِ وَقَابِلِ ٱلتَّوْبِ شَدِيدِ ٱلْعِقَابِ ذِى ٱلطَّوْلِ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿3﴾

سورۃ غافر آیت 3

جو گناہ بخشنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا۔ سخت عذاب دینے والا۔ نہایت فضل و کرم کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

مالك المُلك

مالک۔ صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کا تسلط ہمیشہ رہے گا۔اس کے خزانے کبھی ختم نہ ہوں گے۔

الملک۔ایک بھرپور قادر۔اصطلاح میں کسی پر مضبوط قبضہ رکھنے کوالملک کہا جاتا ہے۔

مالک الملک۔کے معنی ہوئے بھرپور قدرت رکھنے والااور اقتدار کا حقیقی مالک۔ بادشاہوں کا بادشاہ۔ بادشاہوں کا شہنشاہ۔مالکِ کون و مکاں۔اللہ کے اسماء الحسنٰی میں سے ایک نام ہے۔

دنیا میں عارضی طور پر ظاہری سلطنت بغرض امتحان بندوں کو عطا ہوتی ہے۔جو ظاہری قوانین وغیرہ جاری کرتے ہیں۔اس کے علاوہ اس کے ہر بندے کی بادشاہی ایک حد تک اس کے اپنے جسم پر ہوتی ہے۔ یعنی اس کے دل ودماغ اور حواس کے بارے میں اس کی مرضی جسم پر اثر انداز ہوتی ہے۔تو وہ اس پر اس کے کنٹرول کی حد کے مطابق اس کی بادشاہی کا مالک ہوتا ہے۔ جو ظاہری حالات کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔ مگر حقیقی طور پر رب تعالیٰ کی سلطنت ہے۔اس نے بھی اپنے قوانین جاری کئے ہوئے ہیں۔ جن پر سب کی جانچ ہو گی اور اسی لیے یہ اختیار دیا ہے کہ جیسا چاہے کوئی عمل کرے یہاں تک کہ کسی کو اللہ کا شریک کرتا پھرے یا صرف اسی کا ہو کر رہ جائے۔بس اس نے ہر اچھے برے عمل کی جزااور سزا مقرر کردی ہے۔انسان کی نیت کے حساب سے کسی کو سزا دے گااور کسی کی توبہ قبول کرے گا۔۔پاس ہونے والے جنت میں اور فیل ہونے والے جہنم میں جائیں گے۔اس کے علاوہ اس کے تکوینی قوانین بھی ساتھ ساتھ کارفرما ہوتے ہیں۔ جن پر نظامِ کائنات چلتا ہے۔ کسی کی موت وحیات کے فیصلے ہوتے ہیں۔وہ اپنی

سلطنت میں کسی اور کی مرضی چلنے نہیں دیتا۔ ہے جیسا وہ چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ وہی چیزوں کو وجود میں لاتا ہے یا اس میں سے کچھ کا وجود ختم کر دیتا ہے۔ کچھ کو مہلت دیتا ہے کچھ کو پکڑ لیتا ہے۔ کچھ کو زندہ رہنے دیتا ہے اور کچھ کو فنا کر دیتا ہے۔ یہ اور سارے تکوینی امور رب تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اور قادر مطلق مالک ہے۔ تمام موجودات اس کی بادشاہی میں شامل ہیں۔ اس کی سب سے بڑی بادشاہی ہے۔ جس میں تمام موجودات کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ اگرچہ ان کو شمار کرنا بہت مشکل ہے۔ مگر وہی ایک ہستی سارے ظاہر و پوشیدہ سب کا احاطہ و حساب رکھتی ہے۔ جو سب مل کر ایک عظیم الشان کائناتی سلطنت کی تشکیل کرتے ہیں۔

وہ اپنی بادشاہت میں جس طرح چاہتا ہے چلتا ہے۔ اور کوئی بھی اس کے فیصلے کو منسوخ نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس کے صادر فیصلے پر کوئی اپیل کر سکتا ہے اور کوئی چاہتے ہوئے بھی اسے منسوخ نہیں کر سکتا ۔ وجود الثقیف کی تمام چیزیں رب تعالیٰ کی ہیں۔ وجود اللطیف پر بھی اسی کا قبضہ ہے۔ اپنی تمام صفات کے ساتھ سب سے بلند ہے۔ ہر سو اسی اکیلے کی بادشاہی ہے۔ سب کچھ واحد اللہ ہی کی ملکیت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ وہ کسی کی مدد کے بغیر قدرت پر مکمل اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ کسی کو دینے کا انتخاب کرتا ہے۔ تو یہ ایک نعمت کے طور پر دیتا ہے۔ اور اگر وہ کسی سے چھین لے تو یہ اس کی طرف سے ایک آزمائش ہوتی ہے۔ وہ حقیقی مالک ہے۔ اور اسی کی توفیق کسی کو اختیار کرنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ۔

لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔

ترجمہ :۔بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوانہ کوئی مدد ہے اور نہ طاقت ؟

اس کا عام الفاظ میں مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا اس کی نافرمانی سے ہمیں بچانے والا کوئی نہیں ہے۔اور اس کی اطاعت کرنے کی طاقت بھی اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں ہے۔

قرآن کریم میں مالک الملک یا اس کے مشتقات کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ سورۃ آل عمران آیت ۲۶ کی اصل عربی عبارت میں یہ الفاظ موجود ہیں۔اس کا مشتق المالکوت ہے جو سورۃ یاسین کی آیت ۸۳ میں موجود ہے۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿26﴾

سورۃ آل عمران آیت 26

کہہ دو کہ اے اللہ !۔ حقیقی بادشاہت کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے حکومت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل ہونے دے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿42﴾

سورۃ النور آیت 42

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔

ٱلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ ٱلْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ عَسِيرًا ﴿26﴾

سورۃ الفرقان آیت 26

اس دن ربِ الرحمٰن ہی کی حقیقی بادشاہی ہو گی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا ہی بھاری ہوگا۔

فَسُبْحَٰنَ ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَىْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿83﴾ ع5

سورۃ یٰس آیت 83

پس بالکل پاک ہے وہ (اللہ جل شانہ) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

يَوْمَ هُم بَٰرِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ۚ لِّمَنِ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿16﴾

سورۃ غافر آیت 16

جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ان کی کوئی بات بھی اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔ (ارشاد ہوگا) آج کس کی کامل بادشاہت ہے؟صرف اور صرف اللہ کی نا۔جو واحد و یکتا اکیلا ہر چیز پر بخوبی غالب ہے۔

مالک یوم الدین

مالک۔کے کئی معانی ہیں یہاں پر اس کا مطلب ہے عدل وانصاف کا پیکر جس کی عدالت میں ناانصافی کا تصور بھی محال ہو۔جس میں البتہ اس طرح سے مہربانی کا غلبہ رہے کہ کسی کا ذرہ برابر نقصان نہ ہو۔

یوم۔دن کو کہتے ہیں۔اور

الدین۔کے معنی بدلے اور مکافات کے ہیں خواہ کسی اچھائی کا ہو یا پھر برائی کا۔ پس

مالک یوم الدین۔کے معنی ہوئے وہ جو جزاء کے دن کا عادل حکمران ہے۔یہ اللہ جل جلالہ کی صفتوں میں سے ایک صفت ہے۔

قرآن کریم میں بیان کردہ اس صفت سے لامحالہ انصاف کے دن کا تصور ہمارے ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔اللہ جل شانہ کی ساری صفات کے مطالعہ سے جو بات نمایاں نظر آتی ہے۔وہ اس کا فضل۔رحم و کرم۔مغفرت و بخشش اور معافی ہے۔اسی بنا پر وہ اس دن اچھے۔متقی اور صالح لوگوں کو انعامات سے بھی نوازے گا۔لیکناس کی صفات میں ان بڑے بڑے مجرموں کے لیے قہر اور غیض و غضب بھی ہے۔جن پر حجت قائم کردی گئی تھی۔بہت ساری باتوں کو تو وہ یونہی نظرانداز کیے رکھتا ہے۔دیکھئے آیات

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ وَأَصۡلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُوْلَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيۡهِمۡ ۚ وَأَنَا ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ﴿160﴾

سورۃ البقرۃ آیت 160

مگر جو توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلیتے ہیں اور (ان دلائل وہدایات کو) صاف صاف بیان کرتے ہیں۔تو میں ان کے قصور معاف کردیتا ہوں اور میں بڑا ہی معاف کرنے والا مہربان ہوں۔

۞ قُلْ يَـٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ
يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿53﴾

سورۃ الزمر آیت 53

کہہ دو (ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے (نافرمانیوں سے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَمَآ أَصَـٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا۟ عَن كَثِيرٍ ﴿30﴾ ط

سورۃ الشوریٰ آیت 30

اور تم پر جو مصیبت بھی واقع ہوتی ہے وہ تمہارے کیے ہوئے کرتوتوں سے ہوتی ہے اور وہ تو بہت ساری (کوتاہیوں سے) درگزر ہی کرلیتا ہے۔

پھر عدل وانصاف کے تقاضے پورے کرنا بھی اس کی صفات میں ہے۔ دنیا کی زندگی سے ہی بڑے بڑے مجرموں کو قرار واقعی سزا دینا اس کی تنبیہات میں شامل تھا۔ اور بتا دیا گیا تھا کہ جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ایک دن اللہ کی عدالت بھی لگے گی۔ اور خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اس کی صفات قہریہ کا بیان دراصل انہی تنبیہات کے تحت ہے۔ جو

کسی طرح بھی عدل کے منافی نہیں ہے۔اور صفات الٰہیہ کے تصور میں اسی مقام پر انسان نے ٹھوکر بھی کھائی ہے۔کہ اس رحیم و کریم کی بے شمار نعمتوں میں کھو گیا۔اپنے آپ کو اللہ کا چہیتا سمجھ لیا۔جو چاہا سیاہ و سفید کر لیا۔اس کے مواخذے اور مکافات کو یکسر نظر انداز کیے رکھا۔یہ نظر اندازی بھی جرم ہے۔دیکھئے آیت

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَآ ۚ إِنَّا مِنَ ٱلْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿22﴾ع2

سورۃ السجدۃ آیت 22

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے پھر وہ ان کو نظر انداز کر دے۔ بیشک ہم (ایسے) مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

جب آنکھ کھلی تو پانی سر سے گزر چکا تھا۔پھر وہ جب ایسے لوگ دنیا کے لیے نشانِ عبرت بنائے گئے تو اسے اللہ کے قہر و غضب پر محمول کر لیا گیا۔اور یہیں سے اللہ رب العزت کی صفت میں خوف و دہشت کا تصور پیدا ہو گیا۔حالانکہ اگر قریب سے دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے۔کہ یہ قہر و غضب بھی دراصل عین رحمتِ الٰہی کے مظاہر میں سے ہے۔ سوچو تو!۔اگر نظام قدرت میں لوگوں پر مکافات کا مواخذہ نہ ہو۔تو میزان عدل قائم نہ رہے۔اور دنیا کا نظام بگڑ کر رہ جائے۔جس طرح مخلوق اپنے وجود بقاء کے لیے نشو و نما اور پرورش پر محمول اس کی ربوبیت چاہتی ہے۔پھر اسی رحمت و مغفرت اور معافی کے عظیم سرچشمے سے اس کے فضل۔رحم و کرم۔ مغفرت و بخشش اور معافی کی طلبگار رہتی ہے۔اسی طرح اس کی جانب عدالت کی بھی محتاجی رہتی ہے۔جو نتیجے کے طور پر امن پیدا کرتی ہے جو

معاشرے کے لیے ایک نکھار اور خوبصورتی ہے۔اس سے نقصان و فساد کا ازالہ ہوتا رہتا ہے۔ مالک یوم الدین میں میں یہی جزا و سزا کا تصور موجود ہے۔ قرآن کریم میں مالک یوم الدین کے بارے درج ذیل آیت ہے۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴿1﴾ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿2﴾لا ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴿3﴾لا مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ﴿4﴾ط

سورۃ الفاتحۃ آیت ۱ تا ۴

ساتھ نام اللہ ہی کے جو نہایت مہربان سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا۔ مالک ہے انصاف کے دن کا۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اس بارے لکھتے ہیں۔ کہ اس دن کا مالک جبکہ تمام اگلی پچھلی نسلوں کو جمع کرکے ان کے نامۂ زندگی کا حساب لیا جائے گا اور ہر انسان کو اس کے عمل کا پورا صلہ یا بدلہ مل جائے گا۔ اللہ کی تعریف میں رحمٰن و رحیم کہنے کے بعد مالک روز جزاء کہنے سے یہ بات نکلتی ہے کہ وہ بڑا مہربان ہی نہیں بلکہ منصف بھی ہے اور منصف بھی ایسا با اختیار منصف کہ آخری فیصلے کے روز وہی پورے اختیار کا مالک ہوگا نہ اس کی سزا میں کوئی مزاحم ہوسکے گا نہ جزاء میں مانع لہٰذا ہم اس کی ربوبیت و رحمت کی بناء پر اس سے محبت ہی نہیں کرتے بلکہ اس کے انصاف کی بناء پر اس سے ڈرتے بھی ہیں اور یہ احساس بھی رکھتے ہیں کہ ہمارے انجام کی بھلائی اور برائی بالکلیہ اس کے اختیار میں ہے۔

واسع المغفرہ

واسع ۔کا مطلب ہے۔بڑی وسعت رکھنے والا۔

المغفرہ ۔اغفر سے ہے۔اس کا مطلب ہے معاف کرنے والا۔اور وہ تمام لوگوں کے دلوں میں اس بات کی امید پیدا کرنے والا ہے کہ وہ معافی کا مالک ہے۔پھر معاف کرنے پر کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں کہ کیوں معاف کیا؟۔وہ پورے طور پر قادر ہے۔بس جن وانس اپنا طرزِ عمل اس قابل بنائیں کہ ان پر اس معافی کا اطلاق ہو سکے۔

واسع المغفرہ کا مطلب ہو گا۔کہ اللہ کا معافی دینے والا پروگرام نہایت وسیع ہے۔اور وہ تمام لوگوں کے دلوں میں اس سے معافی پر امید پیدا کرتا رہتا ہے۔پھر طالب و مخلص ہی اس سے سرخرو ہوتا ہے۔اور غافل محروم رہ جاتا ہے۔اس لیے جب بھی دل میں اللہ سے معافی مانگنے کا خیال آئے۔تو اس سے معافی مانگ لینا چاہیئے۔اللہ رب العزت سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین !

یہ الفاظ صرف اللہ تبارک وتعالی کے لیے خاص ہیں۔ کسی اور کے لیے نہیں بولے جا سکتے۔

ٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ إِلَّا ٱللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَٰسِعُ ٱلْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱتَّقَىٰٓ ﴿32﴾ ع2

سورۃ النجم آیت 32

جو چھوٹے گناہوں کے علاوہ بڑے بڑے گناہوں اور فحاشی سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا رب بڑا وسیع بخشش دینے والا ہے۔جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی بچے ہی تھے (تب سے) وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔پس اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتلاؤ وہ اس سے بھی خوب واقف ہے جو متقی ہے۔

یدبرالامر

یدبر۔تدبیر کرنے والا۔

الامر۔ کسی کام کا حکم صادر کرنے والا۔

یدبرالامر۔نہایت اعلیٰ تدبیر کے ساتھ کسی کام کا حکم صادر کرنے والا۔

تمام عالم کا رب وہی ہے۔آسمان وزمین کو صرف چھ دن میں پیدا کر دیا ہے۔ پھر عرش پر وہ مستوی ہو گیا۔ عرش کی قدر اللہ عزوجل کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ وہی تمام مخلوق کا انتظام کرتا ہے اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں۔ کوئی کام اسے مشغول نہیں کر سکتا۔ وہ مانگنے والوں کی پکار سے خوش ہوتا ہے۔اس سے نہ مانگا جائے تو ناراض ہوتا ہے۔ہر چھوٹے بڑے کام کو۔ ہر کھلے چھپے کام کو۔ ہر ظاہر باطن کام کو بخوبی سنبھالتا ہے۔پہاڑوں میں۔ سمندروں میں۔آبادیوں میں۔ ویرانوں میں وہی سارے بندوبست کرتا ہے۔ ہر جاندار کا روزی رساں ہے۔وہی آسمانوں سے بارش برساتا ہے۔اپنی قدرت سے زمین کو پھاڑ کر کھیتیاں و باغ اُگاتا ہے۔ دانے۔غذا اور پھل پیدا کرتا ہے۔ پتے پتے اور ذرّے ذرّے کا اسے علم ہے۔کائنات کے سارے عوامل اس کے کنٹرول میں ہیں۔ ہر تر و خشک چیز اس کی کتاب میں موجود ہے۔ اللہ ہی تمام تر مخلوقات کا پالنہار ہے۔کائنات کی ہر چیز اسی کے آگے سرنگوں ہے۔ جن وانس وفرشتے اور ساری مخلوقات اس کے سامنے عاجز و بے بس ہیں۔ ہر ایک پست ولاچار ہے۔ مگر جن وانس اس کے دیئے ہوئے اختیار کی وجہ سے انحراف کر گزرتے ہیں۔ان کو بھی چاہیئے کہ اس کی قدر پہچانیں اور اسے وحدہ لاشریک مان کر شرک سے پرہیز کریں۔ مشرک لوگ اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھ سکتے؟۔ جو اس کے مقابل دوسروں کو لا کھڑا کرتے ہیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ خالق مالک اکیلا اللہ ہے۔ وہی زمین وآسمان اور عرش عظیم کا رب ہے۔

چاہے تو روزی دے چاہے روک لے۔کان آنکھیں بھی اس کے قبضے میں ہیں۔دیکھنے کی سننے کی حالت بھی اسی کی دی ہوئی ہے اگر وہ چاہتا تو اندھا بہرا بنا دیتا۔پیدا کرنے والا وہی۔پالنے والا وہی۔اعضا کا دینے والا وہی۔ضروریات پوری کرنے والا وہی۔اولاد اور مال و دولت دینے والا وہی۔عزت وذلت اسی کے ہاتھ میں ہے۔طاقت و قوت بھی وہی دیتا ہے۔وہ اسی قوت کو چھین لے تو کوئی بھی واپس نہیں دے سکتا۔اس کی قدرت و عظمت کو دیکھو کہ مردے سے زندہ کو پیدا کر دے۔اور زندہ سے مردے کو نکالے۔وہی اس کائنات کے تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔ہر چیز کی بادشاہت اسی کے ہاتھ ہے۔سب کو وہی پناہ دیتا ہے۔اس کے مجرم کو کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا۔وہی متصرف و حاکم ہے کوئی اس سے باز پرس نہیں کر سکتا۔وہ سب پر حاکم ہے آسمان وزمین اس کے قبضہٗ قدرت میں ہے ہر تری و خشکی کا مالک ہے۔اس کی قدرت کمال ہے سلطنت عظیم ہے۔اس نے بغیر ستونوں کے آسمان کو بلند اور قائم کر رکھا ہے۔اور اسے صرف اپنے حکم سے اسے ٹھہرایا ہوا ہے۔ان سب باتوں کا ان مشرکین کو بھی اقرار ہوتا ہے۔پھر بھی یہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار نہیں کرتے۔جہالت میں غرق ہو کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔جب کہ وہی سب کا سچا معبود ہے۔وہ اکیلا ہی لاشریک ہے۔اس کے سوا تمام پوجے جانے والے باطل ہیں۔عبادت کا مستحق صرف وہی ہے۔اسی کا حق ہے کہ پوجا جائے۔اس سے ہٹ کر اوروں کو بھی اس کے برابر کر دینا یا بڑھا دینا کہاں کا انصاف ہے!۔

یاد رکھو!۔اللہ کی ربوبیت کو مانتے ہوئے اس کی الوہیت کا انکار کرنے والوں کی عقل ماری گئی ہے۔ایک وقت تک ان پر اللہ اپنی حجت پوری کر دیتا ہے۔جو ان کی اپنی بد بختی ہے۔یہی جہنم کی طرف بڑھنے کا سامان ہے۔

قرآن کریم میں یدبر الامر کے بارے جو آیات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى
ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ
فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃ یونس آیت 3

بلا شبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان وزمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟۔

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ
ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُ ۚ
فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿31﴾

سورۃ یونس آیت 31

پوچھو کہ آسمان وزمین میں کون تمہیں روزی دیتا ہے یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور باقی سارے کاموں کا (آخر) انتظام کون

کرتا ہے۔تو وہ کہہ دیں گے کہ اللہ ہی (سب کچھ کرتا ہے)۔پھر پوچھو کہ تم (اللہ جل شانہ) کاڈر و خوف کیوں نہیں رکھتے ؟۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى رَفَعَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ يُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُم بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿2﴾

سورۃ الرعد آیت 2

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔پھر عرش پر مستوی ہوا اور سورج و چاند کو کام پر لگا دیا۔کہ ہر ایک وقت معین تک رواں دواں ہے۔سارے نظام (کائنات) کا وہی (اکیلا) منتظم ہے۔وہ اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کر لو۔

يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ إِلَى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُۥٓ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿5﴾

سورۃ السجدۃ آیت 5

وہی آسمان سے زمین تک ہر معاملے کی تدبیر کرتا ہے پھر ہر معاملہ اس کے حضور ایک ایسی گھڑی میں (تیزی سے) چڑھ جاتا ہے جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار برس ہے۔

اللہ کی صفت ارادہ

اللہ جل شانہ کی صفت ارادے کی دو قسمیں بیان کی گئ ہیں

ا۔ ارادہ کونیہ۔ مشیت کے معنی میں ہوتا ہے۔ کہ ایسا ہو کر رہے گا۔

۲۔ ارادہ شرعیہ۔ یحب کے معنی میں ہوتا ہے۔ کہ اللہ پسند فرماتا ہے

یرید اگر یحب کے معنی میں ہو تو مراد یہ کہ وہ پسند فرماتا ہے۔ دراصل یہاں پر مشیت کے معنی میں نہیں آئے گا۔ مثال کے طور پر

وَٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلشَّهَوَٰتِ أَن تَمِيلُواْ مَيْلًا عَظِيمًا ﴿27﴾

سورۃ النساء آیت 27

اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں معاف کردے اور جو لوگ اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے بھٹک کر بہت دور نکل جاؤ۔

یہاں پر وَٱللَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ کے معنی یحب کے لئے گئے ہیں یعنی کہ اللہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ وہ تم پر مہربانی کرکے سب معاف کردے۔ یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کو

پسند فرمانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ چیز وقوع پذیر بھی ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ زندگی امتحان ہے۔اور امتحان میں جبر کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔یہاں اللہ کے پسند فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ تم اس طرف راغب ہو جاؤاور اپنے آپ کو اس قابل بنالو کہ تم پر اللہ کی مہربانی اور معافی ہو جائے۔اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ چیز وقوع پذیر ہو مگر اس کے اپنے اختیار سے ہو۔اور اگر وہ اس طرف راغب ہی نہیں ہوتا تو اللہ کی مہربانی و معافی والا کام وقوع پذیر نہ ہو سکے گا۔

اگر یہاں پر وَٱللَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ کے معنی مشیت والے لئے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اللہ کی مشیت کا تقاضہ ہے کہ وہ تمام بندوں پر مہربانی کرکے معاف فرمادے۔اس میں انسان کا اختیار ساقط ہو جائے گا۔اور اگر کافر مسلم کی تمیز کے بغیر سب پر مہربانی و معافی ہو جائے گی۔تو پھر دنیاوی امتحان کا مطلب ہی ختم ہو کر رہ جائے گا۔

ارادہ کونیہ کی ایک مثال درج ذیل ہے جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِىٓ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ ٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿34﴾ ط

سورۃ ہود آیت 34

خواہ میں تمہارے لئے کتنی ہی نصیحت کرنے کا ارادہ کرلوں اگر اللہ تمہیں گمراہ ہی رہنے دینا چاہے تو میری نصیحت تمہیں کچھ بھی نفع نہ دے گی۔وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

یہاں پر إِن كَانَ ٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ کے معنی مشیت کے لئے ہیں

کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ وہ بندوں کو گمراہی میں رہنے دے۔ اس جگہ یہ معنی بالکل صحیح نہیں ہوں گے کہ اللہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ تمہیں گمراہی میں رہنے دے۔ بلکہ آیت کریمہ کے اس مقطعہ کے معنی یہ ہوں گے کہ اگر اللہ تمہیں مستقل گمراہ ہی رہنے دینا چاہے تو۔ ؟؟؟۔ ایک نبی کی نصیحت تمہیں کچھ بھی نفع نہ دے گی۔

اس کی ایک دوسری مثال درج ذیل آیات کے الفاظ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ اور إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ سے صاف ظاہر ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوْفُواْ بِٱلْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلْأَنْعَٰمِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى ٱلصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿1﴾

سورۃ المائدۃ آیت 1

اے ایمان والو! ۔ اپنے عہد و پیمان پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے چوپائے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تم پر (آگے آیت 3 سے) پڑھا جائے گا۔ جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ جانو۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿107﴾

سورۃ ہود آیت 107

جب تک آسمان وزمین قائم ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ مگر یہ کہ تیرا رب جیسا کچھ چاہے بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

اب رہی یہ بات کہ مراد کے وقوع پذیر ہونے کے اعتبار سے کونیہ اور شرعیہ ارادے میں کیا فرق ہے؟۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ارادہ کونیہ فرماتے ہوئے کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ چیز فوراً پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

إِنَّمَآ أَمْرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿82﴾

سورۃ یس آیت 82

بلاشبہ اس کی شان تو بس ایسی ہے کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ کرے تو اس سے بس اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ (فوراً) ہو جاتا ہے۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے شرعیہ ارادے کا تعلق ہے۔ تو اس کا تعلق بندے کے اپنے اختیار کے ساتھ ہے۔ یہ وقوع پذیر ہو بھی جاتا ہے اور کبھی نہیں بھی۔

لیکن اللہ تعالیٰ کے کونیہ ارادے کا تعلق اس کی مشیت کے ساتھ ہے کہ ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی صفت ارادہ کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کون سی آیت میں ارادہ شرعیہ ہے اور کون سی آیت میں ارادہ کونیہ کارفرما ہے۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَسْتَحْيِۦٓ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ
ءَامَنُوا۟ فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَيَقُولُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ
بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِۦ كَثِيرًا وَيَهْدِى بِهِۦ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿26﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 26

بیشک اللہ نہیں عار کرتا کہ کوئی سی بھی مثال بیان کرے خواہ مچھر کی یا اس سے بڑھ کر (کسی حقیر چیز کی) ہو۔ پس جو لوگ ایمان لائے وہ جان لیتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے۔ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کا کیا مطلب تھا ؟۔ اس سے وہ بہتوں کو گمراہ ہونے دیتا ہے اور بہتوں کی اس سے رہنمائی بھی کر دیتا ہے مگر اس سے صرف فاسق لوگ ہی گمراہ ہوا کرتے ہیں۔

شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ
وَٱلْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا۟ ٱلْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا۟ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿185﴾

سورۃ البقرۃ آیت 185

رمضان وہ (مقدس) مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو بنی نوع انسان کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اوراس میں رہنمائی کی وضاحت بھری دلیلیں ہیں اور یہ حق و باطل میں فرق کردینے والا ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے تو چاہئیے کہ اس کے پورے روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار ہو۔ یا سفر پر ہو۔ تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرلے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے وہ تم پر سختی نہیں چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کرلو۔ اوراس (احسان) پر کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی ہے اس کی کبریائی و بڑائی بیان کرتے رہو اوراس لئے بھی کہ تم (اللہ کے) شکرگزار بن جاؤ۔

۞ تِلْكَ ٱلرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ ٱللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ
دَرَجَٰتٍ ۚ وَءَاتَيْنَا عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَأَيَّدْنَٰهُ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ
مَا ٱقْتَتَلَ ٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ وَلَٰكِنِ ٱخْتَلَفُوا۟ فَمِنْهُم

مَّنْ ءَامَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا ٱقْتَتَلُوا۟ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا
يُرِيدُ ﴿253﴾ 33ع

سورۃ البقرۃ آیت 253

یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔ اور بعض کے درجے بلند کیے ہیں۔ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو ہم نے واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے لوگ ان کے پاس کھلی دلیلیں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے باہمی اختلاف کر لیا تو ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے۔ اور اگر اللہ (جبراً) چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِٱلْحَقِّ ۗ وَمَا ٱللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿108﴾

سورۃ آل عمران آیت 108

یہ اللہ کی آیات ہیں۔ جو ہم تمہیں سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر کوئی ظلم نہیں کرنا چاہتا۔

وَلَا يَحْزُنكَ ٱلَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا۟ ٱللَّهَ شَيْـًٔا ۗ **يُرِيدُ** ٱللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى ٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿176﴾

سورۃ آل عمران آیت 176

اور جو لوگ کفر کی راہ میں بھاگ دوڑ کر رہے ہیں ان سے غمگین نہ ہو جانا۔ بیشک یہ اللہ کا ذرا بھی نقصان نہیں کر سکتے۔ اللہ آخرت میں ان کو کچھ حصہ نہیں دینا چاہتا۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿26﴾

سورۃ النساء آیت 26

اللہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام) وضاحت سے بیان کر دے اور تمہیں ان نیک لوگوں کی سنت پر چلائے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور تمہاری توبہ قبول کرے۔ اللہ خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَ**يُرِيدُ** ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلشَّهَوَٰتِ أَن تَمِيلُوا۟ مَيْلًا عَظِيمًا ﴿27﴾

سورۃ النساء آیت 27

اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں معاف کردے اور جو لوگ اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے بھٹک کر بہت دور نکل جاؤ۔

يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ ٱلْإِنسَٰنُ ضَعِيفًا ﴿28﴾

سورة النساء آیت 28

اللہ چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کردے کیوں کہ بنی نوع انسان (طبعًا) کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَوْفُوا۟ بِٱلْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلْأَنْعَٰمِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ
عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى ٱلصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿1﴾

سورة المائدة آیت 1

اے ایمان والو! ۔اپنے عہد و پیمان پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے چوپائے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تم پر (آگے آیت 3 سے) پڑھا جائے گا۔ جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ جانو۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُوا۟ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى
ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُوا۟ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَٱطَّهَّرُوا۟ ۚ

وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ
ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ
مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿6﴾

سورۃ المائدۃ آیت 6

اے ایمان والو ! ۔جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنے منہ دھو لو۔اور اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت دھو لو۔اور اپنے سر کا مسح کرو۔اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھو لو۔اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے رفع حاجت کرکے آیا ہو یا عورتوں سے ہم بستری کر چکے ہو۔پھر تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی سے تیمّم کر لو۔اور اس سے اپنے منہٗ اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں چاہتا بلکہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔اور تاکہ تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دے اس لئے بھی کہ تم شکرادا کرو۔

لَّقَدْ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ ٱللَّهِ
شَيْـًٔا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ ٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُۥ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ
مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيرٌ ﴿17﴾

سورۃ المائدۃ آیت 17

البتہ یقیناً وہ کافر ہو گئے۔ جنہوں نے کہا کہ اللہ تو البتہ وہی مسیح ابن مریمؑ ہے۔ کہہ دو کہ اگر اللہ عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو۔ اور ان کی ماں کو۔ اور جتنے لوگ بھی زمین میں آباد ہیں۔ سب کو ہلاک کرنا چاہے۔ تو اس کے آگے کسی کی بھی ذرا سی (بولنے کی) مجال ہے (؟)۔ اور آسمانوں اور زمین۔ اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ سب پر اللہ ہی کی سلطنت ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

وَأَنِ ٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ وَٱحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَنۢ بَعْضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَٱعْلَمْ أَنَّمَا **يُرِيدُ** ٱللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ لَفَٰسِقُونَ ﴿49﴾

سورۃ المائدۃ آیت 49

اور (تاکیداً) اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ہی ان میں فیصلہ کرو۔ اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ اور ان سے بچتے رہو کہ تجھے کسی ایسے حکم سے نہ بہکا دیں جو اللہ نے (خاص کر) تجھ پر اتارا ہے۔ پھر اگر یہ منہ موڑتے ہیں تو جان رکھو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ اور بلاشبہ ان میں بہت سارے لوگ تو فاسق ہیں۔

وَإِذْ يَعِدُكُمُ ٱللَّهُ إِحْدَى ٱلطَّآئِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ ٱلشَّوْكَةِ تَكُونُ
لَكُمْ وَيُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُحِقَّ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦ وَيَقْطَعَ دَابِرَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿7﴾ لا

سورۃ الانفال آیت 7

اور جس وقت دو گروہوں میں سے ایک کا اللہ تم سے وعدہ کیا تھا کہ کوئی ایک تمہارے لئے ہے اور تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے ہاتھ لگ جائے۔اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے حکم سے حق کا حق ہونا ثابت کردے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ
ٱلدُّنْيَا وَٱللَّهُ يُرِيدُ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿67﴾

سورۃ الانفال آیت 67

کسی نبی کے شایانِ شان نہیں کہ اپنے پاس قیدیوں کو رکھے جب تک وہ (فتنے کو مکمل کچلنے کیلئے) زمین میں خوب خون ریزی نہ کرلے۔تم لوگ دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو اور اللہ (تمہارے لئے) آخرت چاہتا ہے۔اور اللہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَٰلُهُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا
وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَٰفِرُونَ ﴿55﴾

سورۃ التوبۃ آیت 55

پس تم ان کے اموال اور ان کی اولاد سے تعجب نہ کرنا۔ بلاشبہ اللہ بس یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے باعث ہی انہیں دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور کفر کی حالت میں ہی ان کی جانیں کھینچ لی جائیں۔

وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَٰلُهُمْ وَأَوْلَٰدُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِى ٱلدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَٰفِرُونَ ﴿85﴾

سورۃ التوبۃ آیت 85

اور ان کے اموال اور اولاد سے تعجب نہ کرنا۔ اللہ یقیناً بس یہ چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کے باعث ہی دنیا میں عذاب دے اور ان کی جان ایسی حالت میں ہی نکلے جبکہ وہ کافرو ناشکرے ہی ہوں۔

خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿107﴾

سورۃ ہود آیت 107

جب تک آسمان وزمین قائم ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ مگر یہ کہ تیرا رب جیسا کچھ چاہے بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

لَهُۥ مُعَقِّبَٰتٌ مِّنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ يَحْفَظُونَهُۥ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا
يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا۟ مَا بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِقَوْمٍ سُوٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُۥ ۚ
وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَالٍ ﴿11﴾

سورۃ الرعد آیت 11

ہر شخص پر اس کے آگے اور پیچھے نگہبان فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں۔ اور جب اللہ کسی قوم کو (اس کے اعمال کی پاداش میں) عذاب دینا چاہے پھر اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ اور اللہ کے مقابل کوئی بھی ان کا ولی محافظ نہیں ہو سکتا۔

لَهُۥ مُعَقِّبَٰتٌ مِّنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ يَحْفَظُونَهُۥ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ
مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا۟ مَا بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِقَوْمٍ سُوٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُۥ ۚ وَمَا
لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَالٍ ﴿11﴾

سورۃ الرعد آیت 11

ہر شخص پر اس کے آگے اور پیچھے نگہبان فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں۔ اور جب اللہ کسی قوم

کو (اس کے اعمال کی پاداش میں) عذاب دینا چاہے پھر اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ اور اللہ کے مقابل کوئی بھی ان کا ولی محافظ نہیں ہو سکتا۔

وَأَمَّا ٱلْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِى ٱلْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُۥ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَٰلِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَآ أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ج وَمَا فَعَلْتُهُۥ عَنْ أَمْرِى ج ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿82﴾ ط 10 ع

سورۃ الکھف آیت 82

اور وہ جو دیوار تھی پس وہ اس شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ (دفن) تھا اور ان کا باپ ایک صالح آدمی تھا۔ پس تیرے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ کر اپنا خزانہ (صحیح سلامت) نکال لیں۔ اور یہ سب کچھ میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا یہ تمہارے رب کی ہی مہربانی ہے۔ یہ تھی حقیقت ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے۔

إِنَّ ٱللَّهَ يُدْخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ج إِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿14﴾

سورۃ الحج آیت 14

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اللہ ان لوگوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ بلاشبہ اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ وَأَنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن **يُرِيدُ** ﴿16﴾

سورۃ الحج آیت 16

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو صاف وضاحت بھری آیات کی صورت میں نازل کیا ہے۔ اور بیشک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔

قُلْ مَن ذَا ٱلَّذِى يَعْصِمُكُم مِّنَ ٱللَّهِ إِنْ **أَرَادَ** بِكُمْ سُوٓءًا أَوْ **أَرَادَ** بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الاحزاب آیت 17

کہہ دو کہ اگروہ تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچانا چاہے تو کون ہے تم کو اللہ سے بچانے والا یا اگروہ تم پر کوئی مہربانی کرنا چاہے (تو کوئی ہے اسے روکنے والا!)۔ اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ نہ تو اپنا کوئی ولی پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔

وَقَرۡنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ ٱلۡجَـٰهِلِيَّةِ ٱلۡأُولَىٰ‌ۖ وَأَقِمۡنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعۡنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُ ۥۤ‌ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرً۬ا ﴿٣٣﴾ ج

سورۃ الأحزاب آیت 33

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور زمانہ جاہلیت جیسا اظہارِ تجمل نہ کرتی پھرو۔ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اے اہل بیت (نبیؐ کی بیویو) ! ۔ بیشک اللہ تم سے بس ناپاکی (کا ہر میل کچیل) دور کردینا اور تمہیں بالکل پاک صاف کردینا چاہتا ہے۔

إِنَّمَآ أَمۡرُهُ ۥۤ إِذَآ أَرَادَ شَيۡـًٔا أَن يَقُولَ لَهُ ۥ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾

سورۃ یٰس آیت 82

بلاشبہ اس کی شان تو بس ایسی ہے کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ کرے تو اس سے بس اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ (فوراً) ہو جاتا ہے۔

لَّوۡ أَرَادَ ٱللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدً۬ا لَّٱصۡطَفَىٰ مِمَّا يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ‌ۚ سُبۡحَـٰنَهُ ۥ‌ۖ هُوَ ٱللَّهُ ٱلۡوَٲحِدُ ٱلۡقَهَّارُ ﴿٤﴾

سورۃ الزمر آیت 4

اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو) اپنا بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہتا انتخاب کر لیتا وہ تو اس سے بالکل پاک ہے۔ وہ واحد و یکتا اکیلا اللہ ہی سب پر غالب ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿38﴾

سورۃ الزمر آیت 38

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟۔ تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پوچھو کیا پھر تم نے کبھی غور کیا؟۔ کہ جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس نقصان کو دور کر سکتے ہیں؟۔ یا اگر اللہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟۔ (ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَٱلَّذِينَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا ٱللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿31﴾

سورۃ غافر آیت 31

جیسے کہ قومِ نوحؑ اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں پر ہوا تھا۔ اور اللہ تو بندوں پر کبھی ظلم کرنا نہیں چاہتا۔

سَيَقُولُ لَكَ ٱلْمُخَلَّفُونَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ أَمْوَٰلُنَا وَأَهْلُونَا فَٱسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِى قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًۢا ۚ بَلْ كَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًۢا﴿11﴾

سورۃ الفتح آیت 11

جو بدوی (سفرِ تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب کہیں گے کہ ہمارے مال اور اہل و عیال نے ہمیں مشغول رکھا پس ہمارے لئے (اللہ سے) بخشش کی دعا کرو! ۔ وہ اپنی زبانوں سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ کہہ دو کہ اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں نفع دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ کے مقابل تمہارے لئے کسی شے کا بھی اختیار رکھتا ہے؟۔ بلکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَأَنَّا لَا نَدْرِىٓ أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِى ٱلْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا﴿10﴾لا

سورۃ الجن آیت 10

اور بلاشبہ ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ زمین والوں کے لئے اس سے کوئی برائی مقصود ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلنَّارِ إِلَّا مَلَٰٓئِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟
لِيَسْتَيْقِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِيمَٰنًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟
ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْكَٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ
بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ
إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِىَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿31﴾ ع1

سورۃ المدثر آیت 31

اور ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد کو کافروں کے لئے آزمائش بنا دیا ہے۔ تاکہ اہلِ کتاب یقین کرلیں اور ایمان والوں کا ایمان مزید بڑھ جائے۔ اور اہلِ کتاب اور اہلِ ایمان شک و شبہ میں نہ پڑیں۔ اور کافر لوگ اور جن کے دلوں میں روگ ہے وہ کہیں گے۔ کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے؟۔ اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کر دیتا ہے۔ اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور یہ محض (دوزخ کا) بیان نہیں ہے بلکہ خاص کر بشر کے لئے نصیحت ہے۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿16﴾ط

سورۃ البروج آیت 16

وہ جو چاہتا ہے وہ کر گزرتا ہے۔

اللہ کی صفت البطش

اللہ کی صفت البطش کے معنی ہیں سختی سے پکڑ لینا۔اور اللہ اوّل تو پکڑنا نہیں چاہتا۔لیکن جب کوئی بدبخت اپنے برے کرتوتوں سے باز نہیں آتا۔تو لگام ڈالنی پڑتی ہے۔یہ لگام بھی ایک مہلت ہوتی ہے۔بہت ساری تنبیہات بھی جب بے سود ہو جاتی ہیں۔تو پکڑ کا موقع آجاتا ہے۔پھر جب پکڑ لیتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے۔

اللہ عزوجل ظالموں کو ہی ان کے ظلم پر عذاب میں جکڑتا ہے۔اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ کی ڈھیل دینے کے بعد ہوتی ہے۔اور یہ ڈھیل دینا بھی اس وجہ سے ہوتا ہے۔کہ ظالم کو چھوٹ مل جاتی ہے کہ جو کرنا ہے کرلو۔جو بھی کروگے آخرکار بھگتنا پڑے گا۔اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔کہ شاید ظالم کے رویے میں سدھار پیدا ہو جائے۔اور وہ مومن بن جائے۔یا پھر بعض اوقات قیامت کے اس بڑے عذاب سے پہلے تنبیہ کے طور پر چھوٹا عذاب دیا جاتا ہے۔کہ ہو سکتا ہے وہ اللہ سے ڈر جائے اور اصلاح کی طرف مائل ہو جائے۔دیکھئے آیات۔

ظَهَرَ ٱلْفَسَادُ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِى ٱلنَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ ٱلَّذِى عَمِلُوا۟ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿41﴾

سورۃ الروم آیت 41

لوگوں کے (برے) اعمال کی وجہ سے خشکی وتری میں فساد ظاہر ہو گیا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھادے شاید کہ وہ لوگ رجوع کرلیں۔

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَدْنَىٰ دُونَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿21﴾

سورة السجدة آیت 21

اور البتہ ہم انہیں (قیامت کے اس) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھاتے ہیں شاید کہ وہ (اپنی باغیانہ روش سے) واپس آجائیں۔

اللہ جب کسی کو دنیا میں ہی پکڑتا ہے تو یہ باقی سب کے لیے عبرت کا سامان بن جاتا ہے۔ اکثریت اس سے سبق لیتی ہے اور یہ ماجرہ برسوں تک یاد رکھا جاتا ہے۔ قرآن نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دیکھ لیا کرو کہ فساد پھیلانے والوں کا انجام کیسا ہوتا رہا۔

وَلَا تَقْعُدُوا۟ بِكُلِّ صِرَٰطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ بِهِۦ
وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَٱذْكُرُوٓا۟ إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ
ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿86﴾

سورة الأعراف آیت 86

اور تم راستوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو۔ اور اس کی راہ میں کجی و ٹیڑھا پن تلاش کرتے رہو۔ اور وہ وقت یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے تو اللہ نے تمہیں بڑھا دیا۔ اور (یہ بھی) دیکھ لو کہ فساد پھیلانے والوں کا انجام کیسا ہوتا رہا۔

وَجَحَدُواْ بِهَا وَٱسْتَيْقَنَتْهَآ أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۚ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ
ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿14﴾ ع1

سورۃ النمل آیت 14

اور انہوں نے ظلم اور تکبر کی بنا پر ان (معجزات) کا انکار کر دیا لیکن ان کے دل تو انہیں مان چکے تھے۔ پھر دیکھ لو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا؟۔

اگر اللہ اس طرح سے ظالموں کے ظلم کو دفع نہ کرے تو دنیا میں اتنا فساد پھیلے کہ امن پسند لوگوں کا گزارہ مشکل ہو جائے۔

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ ٱللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُۥدُ جَالُوتَ وَءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُۥ مِمَّا يَشَآءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ ٱلْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿251﴾

سورۃ البقرۃ آیت 251

پس طالوت کے لشکر نے اللہ کے حکم سے ان کو شکست دی اور داوٗدؑ نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور اللہ نے اس (داوٗدؑ) کو بادشاہی اور دانائی عطا فرمائی اور جو جو چاہا سکھایا۔ اور اگر اللہ ایک کو دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ جہان والوں پر بہت ہی مہربان ہے۔

اس میں ہر اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے کہ اگرچہ ابھی اس کی اللہ تعالیٰ نے پکڑ نہیں کی لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ظلم کی وجہ سے اس کی گرفت کر لی تو وہ بہت سخت ہو گی اور یہ گرفت اس کی حکمت کے تحت دنیا میں بھی ہو سکتی ہے اور قیامت کے دن بڑے عذاب کی صورت میں بھی۔ اس لیے اللہ کے ڈر اور امید سے اس کے حکموں کی تعمیل کرتے رہنا چاہیئے۔ فساد سے پرہیز۔ آپس میں بھلائی کا رویہ اور اس کے آگے عاجزی وانکساری کا رویہ ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ دیکھئے آیات۔

وَلَا تُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَـٰحِهَا وَٱدْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿56﴾

سورۃ الأعراف آیت 56

اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ برپا کرنا اور اللہ ہی سے خوف اور امید کے ساتھ دعائیں کرتے رہنا۔ بلاشبہ اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے بہت ہی قریب ہے۔

وَقُل لِّعِبَادِى يَقُولُوا۟ ٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ
كَانَ لِلْإِنسَٰنِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿53﴾

سورۃ الاسراء آیت 53

اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ ایسی بات کہا کریں جو بہترین ہو۔ بلا شبہ شیطان آپس میں فساد ڈلوا دیتا ہے۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلم کھلا (جدی) دشمن ہے۔

وَٱبْتَغِ فِيمَآ ءَاتَىٰكَ ٱللَّهُ ٱلدَّارَ ٱلْءَاخِرَةَ ۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ ٱلدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِن كَمَآ
أَحْسَنَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ ٱلْفَسَادَ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿77﴾

سورۃ القصص آیت 77

اور اللہ نے جو کچھ (مال وزر) تجھے دیا ہے اس سے آخرت کے گھر کی بھلائی طلب کر اور دنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔ اور جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اسی طرح (اس کے بندوں پر) احسان کر۔ اور زمین میں فساد مچانے کرنے کا راستہ نہ تلاش کر۔ یقیناً اللہ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

تِلْكَ ٱلدَّارُ ٱلْءَاخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ
وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿83﴾

سورۃ القصص آیت 83

یہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لئے (تیار) کر رکھا ہے جو زمین میں تکبر و سرکشی اور فساد کا بالکل ارادہ نہیں رکھتے۔ اور بھلا انجام تو متقی لوگوں کے لئے ہی ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی صفت البطش کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿12﴾ط

سورۃ البروج آیت 12

یقینی طور پر تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿16﴾

سورۃ الدخان آیت 16

جس دن ہم بڑا سخت پکڑیں گے تو بیشک انتقام لے کر ہی چھوڑیں گے۔

وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا۟ بِٱلنُّذُرِ ﴿36﴾

سورۃ القمر آیت 36

اور البتہ یقیناً لوطؑ نے ان کو ہماری پکڑ سے آگاہ کر دیا تھا مگر انہوں نے آگاہی میں شک کر لیا۔

مزید صفات

قرآن کریم میں اللہ تعالی کی اور صفات بھی درج ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

صفت المجيء

جییء کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے۔ جب وہ کام واقعی حاصل بھی ہو چکا ہو۔ نیز جاء کے معنی مطلق کسی چیز کی آمد کے ہوتے ہیں۔ خواہ وہ آمد خود آنے کی صورت میں ہو۔ ہو یا اس کے کسی بڑے حکم کا اجرا ہو۔ اور پھر یہ لفظ اعیان واعراض دونوں کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ اعیان عین کی جمع ہے۔ اور اعراض عرض کی جمع ہے۔ اور اس شخص کے لئے بھی بولا جاتا ہے جو کسی جگہ پر یا کام پر یا وقت پر قصد کرنا چاہے۔

صفت مجیء کے متعلق یہ ہے کہ تمہارا رب آجائے گا۔ اصل الفاظ ہیں وَجَآءَ رَبُّكَ جن کا لفظی ترجمہ ہے تیرا رب آئے گا۔ جو قیامت کے دن کی منظر کشی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے قرآن سے ہی سمجھنا بہتر ہے۔

سورة طٰہٰ میں قیامت کے دن کی منظر کشی کچھ اس طرح کی گئی ہے۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّى نَسْفًا ﴿105﴾ لا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿106﴾ لا
لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَآ أَمْتًا ﴿107﴾ ط يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ ٱلدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهُۥ ۖ وَخَشَعَتِ

ٱلْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿108﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ
لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ وَرَضِىَ لَهُۥ قَوْلًا ﴿109﴾

سورۃ طٰہٰ آیت ۱۰۵تا۱۰۹

اور تم سے (بروزِ قیامت) پہاڑوں کا حال پوچھتے ہیں پس کہہ دو کہ میرا رب انہیں اُڑا کر بکھیر دے گا۔ پھر زمین کو چٹیل میدان بنا چھوڑے گا۔ تم اس میں کوئی پستی اور ٹیلا تک نہ دیکھو گے۔ اس دن سب پکارنے والے کے پیچھے ہی چلیں گے کسی میں کوئی ٹیڑھا پن نہ ہوگا۔ اور ربِ الرحمٰن کے سامنے سب آوازیں پست ہو کر رہ جائیں گی پس تم (کھسر پھسر کی) آہٹ کے علاوہ کچھ بھی نہ سنو گے۔ اس دن کوئی بھی سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر جسے ربِ الرحمٰن اجازت دیدے اور اس کی بات سننے کے لئے راضی بھی ہو جائے۔

سورۃ الرحمٰن میں اس دن کے آسمان کی کیفیت کا ذکر یوں آیا ہے

فَإِذَا ٱنشَقَّتِ ٱلسَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَٱلدِّهَانِ ﴿37﴾ ج

سورۃ الرحمٰن آیت 37

جب آسمان پھٹ جائے گا اور چمڑے کی طرح گلابی ہو جائے گا۔

سورۃالحاقہ میں قیامت کے دن کا ایک منظر اس طرح بیان کیا گیا ہے

وَٱلْمَلَكُ عَلَىٰٓ أَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَٰنِيَةٌ ﴿17﴾ط

سورۃالحاقۃ آیت 17

اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن تمہارے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔

سورۃالانشقاق میں ہے کہ زمین کو ہموار کر لیا جائے گا

وَإِذَا ٱلْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿3﴾لا

سورۃالانشقاق آیت 3

اور جب زمین برابر ہموار کر دی جائے گی۔

ان آیات سے ہمیں جو بھی سمجھ آئے۔ مگر اس بارے علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالی کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔ اس لیے لامحالہ اس کو ایک تمثیلی انداز بیان سے ہی سمجھنا ہو گا۔ اس آیت کے ترجمے میں جو تمہارا رب آ جائے گا۔ اس سے یہ تصور دلانا مقصود ہے کہ اس

وقت اللہ تعالی کا حکم ہی سلطانی و قہاری کے آثار پر ظاہر ہو گا۔ اور اس کا اتنا دبدبہ اور رعب طاری ہو گا۔

جیسا کہ اللہ جل جلالہ کے بنفس نفیس خود وہاں پر آجانے سے ہونا چاہیئے ہو گا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

وَجَآءَ رَبُّكَ وَٱلْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿22﴾ ج

سورۃ الفجر آیت 22

اور تمہارا رب (یعنی اس کا حکم) آجائے گا۔ اور فرشتے قطار در قطار آموجود ہوں گے۔

صفت الإتيان

اتیان کا لفظ خاص کر کسی چیز کے بسہولت آنے پر بولا جاتا ہے۔ نیز اتیان کے معنی کسی کام مقصد اور ارادہ کرنا بھی آجاتے ہیں گو اس کا حصول مقصد نہ ہو۔

اللہ کی صفت الاتیان کے متعلق قرآن میں ہے کہ اللہ ان کے پاس خود آجائے۔ اس کا مطلب ہے کہ ساری نصیحتوں اور ہدایتوں کے باوجود بھی لوگ اگر سیدھے نہ ہوں۔ تو پھر اب صرف یہ اس بات کے منتظر لگتے ہیں کہ اللہ خود بادلوں کے سائبانوں میں سے سامنے آموجود ہو اور عذاب کے فرشتے بھی

اس کے ساتھ ہوں۔تاکہ اس معاملے کا قضیہ ہی چکا دیا جائے !۔اور یہ بات تو حرفِ آخر ہے۔کہ سارے امور اور ان سے متعلقہ معاملات آخر کار اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿210﴾25ع

سورۃالبقرۃ آیت 210

کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس خود اللہ بادل کے سائبانوں میں سے آجائے اور فرشتے بھی اور قضیہ ہی چکا دیا جائے؟۔آخر کار سب امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

الربّ

رب کا لفظ بہت سی آیات میں آیا ہے۔ جس کا عمومی مطلب یہ ہے اپنے تمام بندوں کو تدبیر کے ساتھ اور طرح طرح کی نعمتیں دے کر پالنے والا۔ اس کا ایک خاص مفہوم یہ بھی ہے کہ اپنے چنے ہوئے بندوں کے دلوں۔ روحوں اور اخلاق کی اصلاح کر کے ان کی تربیت کرنے والا۔ ایسے لوگ زیادہ تر اللہ کے اسی نام سے دعائیں کیا کرتے ہیں کیوں کہ اس سے اس کی خاص تربیت کے طلب گار ہوتے ہیں۔

- رب کا نام قرآن کی کن کن سورتوں میں کس کس جگہ پر ہے۔ یہ دیکھنے کے لیے صرف سورۃ کے نام پر کلک کریں

1	الفاتحة	24	النور	47	محمد	70	المعارج	93	الضحى
2	البقرة	25	الفرقان	48	الفتح	71	نوح	94	الشرح
3	آل عمران	26	الشعراء	49	الحجرات	72	الجن	95	التين
4	النساء	27	النمل	50	ق	73	المزمل	96	العلق
5	المائدة	28	القصص	51	الذاريات	74	المدثر	97	القدر
6	الأنعام	29	العنكبوت	52	الطور	75	القيامة	98	البينة
7	الأعراف	30	الروم	53	النجم	76	الإنسان	99	الزلزلة
8	الأنفال	31	لقمان	54	القمر	77	المرسلات	100	العاديات
9	التوبة	32	السجدة	55	الرحمن	78	النبأ	101	القارعة
10	يونس	33	الأحزاب	56	الواقعة	79	النازعات	102	التكاثر
11	هود	34	سبأ	57	الحديد	80	عبس	103	العصر
12	يوسف	35	فاطر	58	المجادلة	81	التكوير	104	الهمزة
13	الرعد	36	يس	59	الحشر	82	الإنفطار	105	الفيل
14	إبراهيم	37	الصافات	60	الممتحنة	83	المطففين	106	قريش
15	الحجر	38	ص	61	الصف	84	الانشقاق	107	الماعون
16	النحل	39	الزمر	62	الجمعة	85	البروج	108	الكوثر
17	الإسراء	40	غافر	63	المنافقون	86	الطارق	109	الكافرون

قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 2610

18	الكهف	41	فصلت	64	التغابن	87	الأعلى	110	النصر
19	مريم	42	الشورى	65	الطلاق	88	الغاشية	111	المسد
20	طه	43	الزخرف	66	التحريم	89	الفجر	112	الإخلاص
21	الأنبياء	44	الدخان	67	الملك	90	البلد	113	الفلق
22	الحج	45	الجاثية	68	القلم	91	الشمس	114	الناس
23	المؤمنون	46	الأحقاف	69	الحاقة	92	الليل	1	الفاتحة

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿2﴾ لا

سورۃ الفاتحۃ آیت 2

سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

أُو۟لَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿5﴾

سورۃ البقرۃ آیت 5

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿21﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 21

اے بنی نوع انسان !۔ عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچ جاؤ۔

۞ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَسْتَحْيِۦٓ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ
ءَامَنُوا۟ فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَيَقُولُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ
بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِۦ كَثِيرًا وَيَهْدِى بِهِۦ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿26﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 26

بیشک اللہ نہیں عار کرتا کہ کوئی سی بھی مثال بیان کرے خواہ مچھر کی یا اس سے بڑھ کر (کسی حقیر چیز کی) ہو۔ پس جو لوگ ایمان لائے وہ جان لیتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے بر حق ہے۔ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کا کیا مطلب تھا؟۔ اس سے وہ بہتوں کو گمراہ ہونے دیتا ہے اور بہتوں کی اس سے رہنمائی بھی کر دیتا ہے مگر اس سے صرف فاسق لوگ ہی گمراہ ہوا کرتے ہیں۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوٓا۟ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن
يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا
لَا تَعْلَمُونَ ﴿30﴾

سورۃ البقرۃ آیت 30

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ بیشک میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔انہوں نے عرض کیا کہ کیا تو اسے بنانا چاہتا ہے جو اس میں فساد پھیلائے اور لہو بہائے ؟۔ جبکہ ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ارشاد فرمایا کہ یقیناً جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے !۔

فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿37﴾

سورۃ البقرۃ آیت 37

پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے (اور معافی مانگ لی) پس (اللہ نے) ان کی توبہ قبول فرمالی ۔بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

ٱلَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَٰقُواْ رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿46﴾ع5

سورۃ البقرۃ آیت 46

وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

وَإِذْ نَجَّيْنَٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ
وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿49﴾

سورۃ البقرۃ آیت 49

اور جب ہم نے تمہیں قومِ فرعون سے نجات دیدی جو تمہیں سخت ترین عذاب دیتے تھے وہ تمہارے بیٹوں کو توذبح کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی سخت آزمائش تھی۔

وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَٰحِدٍ فَٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنۢبِتُ
ٱلْأَرْضُ مِنۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ ٱلَّذِى
هُوَ أَدْنَىٰ بِٱلَّذِى هُوَ خَيْرٌ ۚ ٱهْبِطُوا۟ مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
ٱلذِّلَّةُ وَٱلْمَسْكَنَةُ وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ
وَيَقْتُلُونَ ٱلنَّبِيِّۦنَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا۟ وَّكَانُوا۟ يَعْتَدُونَ ﴿61﴾ 7ع

سورۃ البقرۃ آیت 61

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰؑ!۔ ہم ہرگز ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کریں گے پس اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو کہ پیدا کر دے۔ وہ (چیزیں) جو زمین سے اگتی ہیں۔ (یعنی) ترکاری

۔اور ککڑی۔اور گندم۔اور (دال) مسور۔اور پیاز وغیرہ۔ارشاد ہوا کہ کیا تم بہتر کی جگہ ناقص چیز لینا چاہتے ہو پھر شہر میں جا اترو بلاشبہ تمہارے لئے وہ کچھ (ہوگا) جو تم مانگتے ہو؟۔اور ذلت اور بدحالی ان پر مسلط کردی گئی اور یہ اللہ کے غضب میں گِھر گئے۔کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور ناحق نبیوں کو قتل کیا کرتے تھے۔یہ اس لئے بھی کہ وہ حد سے نکلے جاتے تھے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱلَّذِينَ هَادُواْ وَٱلنَّصَٰرَىٰ وَٱلصَّٰبِـِٔينَ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿62﴾

سورۃ البقرۃ آیت 62

بیشک وہ جو ایمان لائے۔اور جو یہودی ہوئے۔اور عیسائی۔اور صابی۔جو کوئی بھی اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتا رہے تو ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

قَالُواْ ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِىَ ۚ قَالَ إِنَّهُۥ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَٱفْعَلُواْ مَا تُؤْمَرُونَ ﴿68﴾

سورۃ البقرۃ آیت 68

وہ کہنے لگے اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو ہم پر واضح کردے کہ وہ کیسی ہے؟ (موسیٰؑ نے) کہا بیشک وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ البتہ بوڑھی اور نہ بچھڑی بلکہ اس کے درمیان اوسط عمر کی ہے۔ پس تعمیل کرو جو تم کو حکم دیا گیا ہے۔

قَالُوا۟ ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُۥ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ
لَّوْنُهَا تَسُرُّ ٱلنَّٰظِرِينَ ﴿69﴾

سورۃ البقرۃ آیت 69

وہ کہنے لگے ہمارے لئے اپنے رب سے درخواست کرو ہم پر واضح کردے کہ اس کا رنگ کیسا ہے؟ (موسیٰؑ نے) کہا کہ بیشک وہ فرماتا ہے کہ وہ البتہ ایسی گائے ہے جس کا رنگ زرد گہرا شوخ ہے جو دیکھنے والوں کو خوش کرتا ہے۔

قَالُوا۟ ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِىَ إِنَّ ٱلْبَقَرَ تَشَٰبَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّآ إِن شَآءَ ٱللَّهُ
لَمُهْتَدُونَ ﴿70﴾

سورۃ البقرۃ آیت 70

وہ کہنے لگے اپنے رب سے ہمارے لئے درخواست کرو بلاشبہ ہم پر سب گائے مشتبہ ہو گئی ہیں ہم پر صاف واضح کردے کہ وہ کیسی ہے؟۔اور بیشک اگر اللہ نے چاہا تو ہم ضرور اس کا پتہ پالیں گے۔

وَإِذَا لَقُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوٓا۟
أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ ٱللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوكُم بِهِۦ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿76﴾

سورۃ البقرۃ آیت 76

اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہم ایمان لے آئے لیکن جب آپس میں تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم انہیں وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے صرف تم پر ظاہر کی ہیں؟۔تاکہ وہ اس کے ذریعے تمہارے رب کے سامنے بحث کریں۔کیا پھر تم سمجھتے نہیں ہو؟۔

مَّا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَلَا ٱلْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ
مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿105﴾

سورۃ البقرۃ آیت 105

اہلِ کتاب میں سے کافر اور مشرکین نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی خیر و برکت نازل ہو۔اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کرلیتا اور اللہ ہی عظیم فضل کا مالک ہے۔

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُۥ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُۥٓ أَجْرُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿112﴾13ع

سورۃ البقرۃ آیت 112

(کیوں نہیں) ہاں۔ جس نے بھی اپنا سر اللہ کے سامنے جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہوا تو اس کے لئے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور نہ تو ان پر کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

۞ وَإِذِ ٱبْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّى جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى ٱلظَّٰلِمِينَ﴿124﴾

سورۃ البقرۃ آیت 124

اور جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا تو وہ ان میں ہر طرح سے پورے اترے۔ ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ میں تم کو بنی نوع انسان کا امام بنانے والا ہوں۔ تو پوچھا کہ میری اولاد کو بھی! ۔ ارشادِ باری ہوا کہ میرا وعدہ ظالم لوگوں کے بارے میں بالکل نہیں ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا ءَامِنًا وَٱرْزُقْ أَهْلَهُۥ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ مَنْ ءَامَنَ
مِنْهُم بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُۥ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُۥٓ إِلَىٰ عَذَابِ
ٱلنَّارِ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿126﴾

سورۃالبقرۃ آیت 126

اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب ! ۔اس شہر کو امن کا گہوارا بنادے اور اس کے رہنے والے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں سب کو پھلوں کے رزق عطا کر۔ارشاد فرمایا اور جو کفر کرے کا پس اس کو بھی تھوڑا سا فائدہ اٹھانے دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جاؤں گا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَٰهِـۧمُ ٱلْقَوَاعِدَ مِنَ ٱلْبَيْتِ وَإِسْمَٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ
ٱلْعَلِيمُ ﴿127﴾

سورۃالبقرۃ آیت 127

اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (دعا بھی کیے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب !۔ ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے۔ بیشک تو ہی خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

رَبَّنَا وَٱجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿128﴾

سورۃ البقرۃ آیت 128

اے ہمارے رب !۔ ہمیں اپنا مسلمان بنائے رکھنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا مسلم ہی رکھنا اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا دے اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

رَبَّنَا وَٱبْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿129﴾ع15

سورۃ البقرۃ آیت 129

اے ہمارے رب !۔ان میں ایک ایسا رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کو ہر طرح سے پاک کرے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

إِذْ قَالَ لَهُۥ رَبُّهُۥٓ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿131﴾

سورۃ البقرۃ آیت 131

جب اسے اس کے رب نے کہا کہ اسلام لے آ۔ اس نے عرض کیا میں رب العالمین کے لئے مسلمان ہو گیا۔

قُولُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَـٰعِيلَ وَإِسْحَـٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِىَ ٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿136﴾

سورۃ البقرۃ آیت 136

(مسلمانو) سب کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس (قرآن) پر جو ہماری طرف اتارا گیا۔ اور جو کچھ ابراہیمؑ۔ اور اسماعیلؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ اور اس کی اولاد پر اتارا گیا۔ اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا۔ اور جو سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ ان میں سے کسی کے درمیان بھی ہم فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (اللہ جل شانہ) کے مسلمان ہیں۔

قُلْ أَتُحَآجُّونَنَا فِى ٱللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ أَعْمَـٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَـٰلُكُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُخْلِصُونَ ﴿139﴾ لا

سورۃ البقرۃ آیت 139

کہہ دو کہ کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو؟۔ حالانکہ وہی ہمارا رب ہےاور تمہارا رب بھی ہے۔ اور ہم کو ہمارے اعمال (کا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا بدلہ مل کر رہے گا)۔ اور ہم تو خالص اسی (اللہ جل شانہ) کی عبادت کرنے والے ہیں۔

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى ٱلسَّمَآءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَىٰهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ ۗ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿144﴾

سورۃ البقرۃ آیت 144

(اے نبیؐ) یقیناً ہم تیرے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں پس ہم واقعی تجھے اس قبلہ کی طرف پھیرے دیتے ہیں جس سے تو خوش ہو جائے۔ تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں بھی ہو اپنا منہ اسی طرف کیا کرو۔ اور یقیناً اہل کتاب اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ (یہ تحویل قبلہ)ان کے رب کی طرف سے برحق ہے اور جو عمل یہ کرتے ہیں اللہ اس پر غافل نہیں ہے۔

ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُمْتَرِينَ ﴿147﴾ 17ع

سورۃ البقرۃ آیت 147

تیرے رب کی طرف سے یہ سراسر حق ہے۔پس تم ہرگز کبھی شک کرنے والوں میں سے نہ ہوجانا۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُۥ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ
وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿149﴾

سورۃ البقرۃ آیت 149

تم جہاں سے بھی گزرو اپنا رخ (نماز کے لئے) مسجد حرام کی طرف کرلیا کرو اور بلاشبہ تمہارے رب کی
طرف سے حق بھی یہی ہے۔اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں-

أُو۟لَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ ﴿157﴾

سورۃ البقرۃ آیت 157

یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی خاص مہربانی اور رحمت ہوتی ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ فِى ٱلْقَتْلَى ۖ ٱلْحُرُّ بِٱلْحُرِّ وَٱلْعَبْدُ
بِٱلْعَبْدِ وَٱلْأُنثَىٰ بِٱلْأُنثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِىَ لَهُۥ مِنْ أَخِيهِ شَىْءٌ فَٱتِّبَاعٌۢ بِٱلْمَعْرُوفِ

وَأَدَآءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَٰنٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ ٱعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُۥ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿178﴾

سورۃ البقرۃ آیت 178

اے ایمان والو! ۔ تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کر دیا گیا ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد۔ غلام کے بدلے غلام ۔ عورت کے بدلے عورت۔ ہاں جس کسی کو اس کے بھائی (یعنی مقتول کے ولی) کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے۔ تو اسے اپنی بات کی بھلے انداز سے پیروی کرنی چاہیے۔ اور (جو معاف کیا گیا ہے اسے بھی چاہیے کہ) خوش اسلوبی کے ساتھ (خون بہا) ادا کرے۔ تمہارے رب کی طرف سے یہ رعایت اور رحمت ہے۔ اس کے بعد بھی جو زیادتی کرے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا۟ فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِۦ لَمِنَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿198﴾

سورۃ البقرۃ آیت 198

تم پر کوئی الزام نہیں ہے کہ تم حج کے دوران (بذریعہ تجارت) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ تو جب عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس (مزدلفہ میں) اللہ کو یاد کرو۔ اور ایسے یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت کی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم محض بھٹکے ہوئے تھے۔

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَٰسِكَكُمْ فَٱذْكُرُواْ ٱللَّهَ كَذِكْرِكُمْ ءَابَآءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًاۗ فَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا وَمَا لَهُۥ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ﴿200﴾

سورۃ البقرۃ آیت 200

پھر جب حج کے پورے ارکان ادا کر چکو تو پھر اللہ کو ایسے یاد کرو جیسے اپنے باپ داداؤں کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ (اللہ کو) اس سے بھی کہیں بڑھ کر یاد کرو۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ۔ ہمیں (جو کچھ دینا ہے) اسی دنیا ہی میں دے دے ایسے شخص کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہے۔

وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ﴿201﴾

سورۃ البقرۃ آیت 201

اور کچھ ایسے ہیں جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ! ۔ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے (ہر صورت) بچالے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ ءَايَةَ مُلْكِهِۦٓ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلتَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ ءَالُ مُوسَىٰ وَءَالُ هَٰرُونَ تَحْمِلُهُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿248﴾ 32ع

سورۃ البقرۃ آیت 248

اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بلاشبہ ان کی بادشاہت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے دلی سکون کا سامان ہے اور آلِ موسیٰؑ اور آلِ ہارونؑ کا چھوڑا ہوا ترکہ ہے اس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک اس میں تمہارے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

وَلَمَّا بَرَزُوا۟ لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِۦ قَالُوا۟ رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿250﴾ ط

سورۃ البقرۃ آیت 250

اور جب وہ لوگ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل آئے تو دعا کی کہ اے ہمارے رب ! ۔ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہمیں مدد و نصرت عطا فرما۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِى حَآجَّ إِبْرَٰهِـۧمَ فِى رَبِّهِۦٓ أَنْ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّىَ ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا۠ أُحْىِۦ وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَأْتِى بِٱلشَّمْسِ مِنَ ٱلْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ ٱلْمَغْرِبِ فَبُهِتَ ٱلَّذِى كَفَرَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿258﴾ ج

سورۃ البقرۃ آیت 258

کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے جھگڑنے لگا؟۔اس لئے کہ اللہ نے اسے سلطنت دے رکھی تھی جب ابراہیمؑ نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ کہنے لگا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا پھر یقیناً سورج کو اللہ مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال کر لے آ۔ پس وہ کافر مبہوت و ہکا بکا رہ گیا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیا کرتا۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ أَرِنِى كَيْفَ تُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن
لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِى ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ ٱلطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ ٱجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ٱدْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَٱعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿260﴾ 35ع

سورۃ البقرۃ آیت 260

اور جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے رب ! ۔ مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں یقین نہیں ؟ ۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس لئے کہ میرا دل کامل اطمینان حاصل کر لے ۔ ارشادِ باری ہوا کہ تم چار پرندے لو پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لو پھر (ان کے ٹکڑے کر کے) ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر ان کو بلاؤ تو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے ۔ اور جان رکھو کہ بیشک اللہ بڑا زبردست نہایت حکمت والا ہے ۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَآ أَنفَقُوا۟ مَنًّا وَلَآ أَذًى ۙ لَّهُمْ
أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿262﴾

سورۃ البقرۃ آیت 262

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ہی ستاتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان کو نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے ۔

ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿274﴾

سورۃ البقرۃ آیت 274

جو لوگ اپنے مال رات اور دن میں خفیہ وعلانیہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰا۟ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ
ٱلْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوٓا۟ إِنَّمَا ٱلْبَيْعُ مِثْلُ ٱلرِّبَوٰا۟ ۗ وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰا۟ ۚ
فَمَن جَآءَهُۥ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ فَٱنتَهَىٰ فَلَهُۥ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ
فَأُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿275﴾

سورۃ البقرۃ آیت 275

سود کھانے والے لوگ (بروز قیامت) ایسے اٹھیں گے جیسے کہ وہ شخص اٹھتا ہے جسے کسی شیطان نے چھو کر خبطی بنادیا ہو۔ یہ اس لئے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ البتہ تجارت بھی تو صرف سود کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔ جو کوئی بھی اپنے رب کے پاس سے آئی ہوئی نصیحت سن

کر باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا ہے اس کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے۔اور جو پھر لینے لگے گا وہ جہنمی ہے ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿277﴾

سورۃ البقرۃ آیت 277

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کو نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَٱكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِٱلْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ ٱللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ ٱلَّذِى عَلَيْهِ ٱلْحَقُّ وَلْيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ فَإِن كَانَ ٱلَّذِى عَلَيْهِ ٱلْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُۥ بِٱلْعَدْلِ ۚ وَٱسْتَشْهِدُوا۟ شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَٱمْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَىٰهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَىٰهُمَا ٱلْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ

ٱلشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُواْ ۚ وَلَا تَسْـَٔمُوٓاْ أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰٓ أَجَلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ
أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَٰدَةِ وَأَدْنَىٰٓ أَلَّا تَرْتَابُوٓاْ ۖ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً حَاضِرَةً
تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوٓاْ إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا
يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُواْ فَإِنَّهُۥ فُسُوقٌۢ بِكُمْ ۗ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ
ٱللَّهُ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿282﴾

سورۃ البقرۃ آیت 282

اے ایمان والو! ۔جب تم کسی وقت مقرر تک آپس میں ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔اور لکھنے والا تم میں سے انصاف سے لکھے۔اور کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ نے اس کو صلاحیت دی ہے ۔پس اسے چاہیے کہ لکھ دے اور قرض دار ہی املا کرائے اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور لکھاتے ہوئے اس میں کچھ بھی کم نہ کرے۔اور اگر قرض دار بے عقل یا ضعیف ہو یا املا کرانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو اس کا ولی (سرپرست) ہو وہ انصاف کے ساتھ املا کرائے۔اور اپنے مَردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو۔پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ کے طور پر پسند کرو تاکہ اگر ایک ان میں سے بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار نہ کریں۔اور قرض (خواہ) تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے لکھنے میں کوتاہی نہ کرو۔یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک نہایت قرین انصاف ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والا ہے اور اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم

کسی شبہ میں نہ پڑو۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم (روزمرہ) لین دین کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جب آپس میں خرید و فروخت کرو تو بھی گواہ کرلیا کرو۔ نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو۔ اگر ایسا کرو گے تو بلاشبہ یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (یہ سب) اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۞ وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا۟ كَاتِبًا فَرِهَٰنٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ ٱلَّذِى ٱؤْتُمِنَ أَمَٰنَتَهُۥ وَلْيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُۥٓ ءَاثِمٌ قَلْبُهُۥ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿283﴾ ع39

سورۃ البقرۃ آیت 283

اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو (کوئی چیز) رہن رکھ کر (قرض لے لو)۔ اور اگر تم ایک دوسرے پر اعتبار کرتے ہو تو جس پر اعتبار کیا گیا ہے اسے چاہیے کہ اس (صاحبِ امانت) کی امانت واپس کردے اور اللہ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے۔ اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بلاشبہ اس کا دل گناہ گار ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ بخوبی جانتا ہے۔

ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ
وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ وَقَالُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ
رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿285﴾

سورۃ البقرۃ آیت 285

رسول ایمان رکھتا ہے اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوا۔ اور سارے مومن بھی۔ اللہ پر۔ اور اس کے فرشتوں پر۔ اور اس کی کتابوں پر۔ اور اس کے رسولوں پر۔ ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ)۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ اور وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کرلیا۔ اے ہمارے رب!۔ ہم تیری ہی بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى
ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا
وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿286﴾ ع40

سورۃ البقرۃ آیت 286

اللہ کسی کو بھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جو (نیکی) کرے گا اس کا نفع اسی کو ہوگا۔ اور جو (برائی) کرے گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ اے ہمارے رب !۔ اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب !۔ ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب !۔ ہم پر وہ بار نہ رکھ جس کے اٹھانے کی ہم میں سکت نہیں ہے۔ اور ہمارے گناہوں سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ مِنْهُ ءَايَٰتٌ مُّحْكَمَٰتٌ هُنَّ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَٰبِهَٰتٌ ۖ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَٰبَهَ مِنْهُ ٱبْتِغَآءَ ٱلْفِتْنَةِ وَٱبْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِۦ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُ ۗ وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿7﴾

سورۃ آل عمران آیت 7

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں بڑی پکی و محکم آیات ہیں جو کتاب کی اصلی بنیاد ہیں اور کچھ آیات لوگوں کی سمجھ سے باہر بھی ہیں۔ پس جن کے دلوں میں فتور ہے وہ اس کی سمجھ نہ آنے والی آیات کے پیچھے لگ جاتے ہیں تاکہ کوئی نہ کوئی تاویل ڈھونڈ کر فتنہ وفساد برپا کر دیں۔ حالانکہ ان کی

تعبیر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔اور جو راسخ وپختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ان پر ایمان ہے یہ ساری کی ساری ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔اور نصیحت تو صرف عقل والے ہی قبول کیا کرتے ہیں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ج إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ﴿8﴾

سورۃ آل عمران آیت 8

(جو دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب !۔ ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں فتور نہ پیدا فرما اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ بلا شبہ تو ہی بہت بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ ٱلنَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ج إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿9﴾ع1

سورۃ آل عمران آیت 9

اے ہمارے رب !۔ بیشک تو بنی نوع انسان کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے۔ یقیناً اللہ کبھی وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

۞ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ج لِلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَٰجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ قلے وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿15﴾ج

سورۃ آل عمران آیت 15

کہہ دو کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز بتاؤں ؟۔ متقی لوگوں کے لئے اللہ کے پاس ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) اللہ کی رضا ہے۔ اور اللہ بندوں کو گہرائی سے دیکھنے والا ہے۔

ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ إِنَّنَآ ءَامَنَّا فَٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿16﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 16

جو التجا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ بیشک ہم ایمان لاچکے ہیں پس ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ والے عذاب سے بچالے۔

إِذْ قَالَتِ ٱمْرَأَتُ عِمْرَٰنَ رَبِّ إِنِّى نَذَرْتُ لَكَ مَا فِى بَطْنِى مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿35﴾

سورۃ آل عمران آیت 35

جب عمران کی بیوی نے کہا۔ کہ اے میرے رب !۔ جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے بیشک میں اس کو خاص طور پر تیری ہی نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے قبول فرمالے !۔ یقیناً تو خوب سننے والا اور ہر طرح سے جاننے والا ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّى وَضَعْتُهَآ أُنثَىٰ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ ٱلذَّكَرُ كَٱلْأُنثَىٰ ۖ وَإِنِّى سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّىٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴿36﴾

سورۃ آل عمران آیت 36

جب اس کے ہاں بچی پیدا ہوئی اور اللہ کو بخوبی معلوم تھا جو اس نے جنا تھا۔ تو (بچی کی پیدائش پر) وہ کہنے لگی کہ اے میرے رب !۔ میرے ہاں تو لڑکی ہوئی ہے اور لڑکی (ہر لحاظ سے) لڑکے جیسی نہیں ہوتی۔ میں نے اس کا نام مریمؑ رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری ہی پناہ میں دیتی ہوں۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا
زَكَرِيَّا ٱلۡمِحۡرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزۡقًا ۖ قَالَ يَٰمَرۡيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِندِ
ٱللَّهِ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يَرۡزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿37﴾

سورۃ آل عمران آیت 37

تو رب نے اسے بخوشی قبول فرمالیا اور زکریا کو اس کا نگہبان بنا دیا اور بہترین طریقے سے اس کی پرورش کی۔ جب زکریا اس کے پاس حجرے میں آتے تو اس کے پاس کچھ رزق پاتے۔ (ایک دن) پوچھا کہ اے مریمؑ! یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟۔ وہ بولیں اللہ کے ہاں سے (آتا ہے)۔ بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُۥ ۖ قَالَ رَبِّ هَبۡ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ
ٱلدُّعَآءِ ﴿38﴾

سورۃ آل عمران آیت 38

اس موقع پر زکریا نے اپنے رب سے دعا مانگی۔ کہا کہ اے میرے رب!۔ مجھے اپنے پاس سے صالح اولاد عطا فرما۔ بیشک تو دعا کا سننے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَٰمٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ ٱلْكِبَرُ وَٱمْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ ٱللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿40﴾

سورۃ آل عمران آیت 40

زکریا نے پوچھا کہ اے میرے رب !۔ میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا کہ میں تو بوڑھا ہوگیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے؟۔ارشاد فرمایا کہ اسی طرح اللہ جو چاہے کرتا ہے۔

قَالَ رَبِّ ٱجْعَل لِّيٓ ءَايَةً ۖ قَالَ ءَايَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ ٱلنَّاسَ ثَلَٰثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ۗ وَٱذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِٱلْعَشِيِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ﴿41﴾ع4

سورۃ آل عمران آیت 41

زکریا نے کہا کہ اے میرے رب !۔ میرے لئے کوئی نشانی مقرر کردے۔ارشاد ہوا کہ تیرے لئے یہ نشانی ہے کہ تو تین دن اشارے کے علاوہ لوگوں سے بات نہ کرسکے گا۔اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کر اور صبح وشام اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّحمٰن کے اوصاف وکلمات) بیان کیا کر۔

يَٰمَرْيَمُ ٱقْنُتِي لِرَبِّكِ وَٱسْجُدِي وَٱرْكَعِي مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿43﴾

سورۃ آل عمران آیت 43

اے مریمؑ۔اپنے رب کی بندگی کرتی رہ۔اور سجدہ کرتی رہ۔اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ۔

قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِى وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِى بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ ٱللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿47﴾

سورۃ آل عمران آیت 47

مریمؑ نے کہا کہ اے میرے رب !۔ میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا ؟۔فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو البتہ اسے بس یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنِّى قَدْ جِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّىٓ أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ وَأُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِى بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿49﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 49

اور وہ اولادِ اسرائیل کی طرف رسول بن کر جائے گا کہ بیشک میں تمہارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔ کہ تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی طرح کا مجسمہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اصلی پرندہ ہو جاتا ہے۔ اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں۔ اور اللہ کے حکم سے مردے کو بھی زندہ کر دیتا ہوں۔ اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کر لیتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں۔ اس میں تمہارے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ ٱلَّذِى حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿50﴾

سورۃ آل عمران آیت 50

اور مجھ سے پہلی کتاب جو تورات ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور تاکہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لئے حلال کر دوں۔ اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں پس اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

إِنَّ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿51﴾

سورۃ آل عمران آیت 51

بلا شبہ میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو یہی بالکل سیدھا رستہ ہے۔

رَبَّنَآ ءَامَنَّا بِمَآ أَنزَلْتَ وَٱتَّبَعْنَا ٱلرَّسُولَ فَٱكْتُبْنَا مَعَ ٱلشَّٰهِدِينَ﴿53﴾

سورۃ آل عمران آیت 53

اے ہمارے رب !۔ جو کچھ تو نے نازل کیا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کر لی پس ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ ٱلْمُمْتَرِينَ﴿60﴾

سورۃ آل عمران آیت 60

تیرے رب کی طرف سے یہی حق ہے پس ہر گز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

وَلَا تُؤْمِنُوٓا۟ إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ ٱلْهُدَىٰ هُدَى ٱللَّهِ أَن يُؤْتَىٰٓ أَحَدٌ مِّثْلَ مَآ أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْفَضْلَ بِيَدِ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ﴿73﴾ج لا

سورۃ آل عمران آیت 73

اور (کہتے ہیں کہ) اپنے ہم مذہب کے علاوہ کسی کی بات نہ مانو (ان سے) کہہ دو کہ یقیناً حقیقی ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے یہ بھی (کہتے ہیں کہ بالکل نہ مانو) کہ کسی کو ویسی ہی چیز مل جائے جو (کبھی) تم کو دی گئی تھی یا (یہ بھی کہ) تمہارے خلاف رب کے حضور کوئی دلیل و حجت پیش کر سکے گا؟۔ (ان سے یہ) کہہ دو کہ بیشک سارے کا سارا فضل و کرم اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ ٱللَّهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا۟ عِبَادًا
لِّى مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا۟ رَبَّٰنِيِّـۧنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ ٱلْكِتَٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ
تَدْرُسُونَ ﴿79﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 79

کسی بشر کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تو اسے۔ کتاب۔ اور حکمت۔ اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ بنی نوع انسان سے کہتا پھرے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (اسے تو کہنا چاہیے کہ) مطلق ربّانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب اللہ سکھاتے بھی ہو اور اسے پڑھتے (پڑھاتے) بھی رہتے ہو۔

قُلْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿84﴾

سورۃ آل عمران آیت 84

کہہ دو کہ اللہ پر۔ اور جو کچھ ہم پر نازل ہوا۔ اور جو ابراہیمؑ پر۔ اور اسماعیلؑ۔ اور اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ۔ اور ان کی اولاد پر اترا۔ اور جو کچھ موسیٰؑ۔ اور عیسیٰؑ۔ اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا۔ ہم سب پر ایمان لائے۔ ان نبیوں میں سے ہم کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے لئے مسلمان ہیں۔

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَٰثَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُنزَلِينَ ﴿124﴾ط

سورۃ آل عمران آیت 124

جب تم ایمان والوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمھیں یہ بات کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد کرے؟۔

بَلَىٰٓ ۚ إِن تَصْبِرُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿125﴾

سورۃ آل عمران آیت 125

(کیوں نہیں) ہاں ! ۔اگر تم صبر کرو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور وہ (دشمن) تم پر ایک دم سے حملہ کردے تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔

۞ وَسَارِعُوٓا۟ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿133﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 133

اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو متقی لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

أُو۟لَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ ٱلْعَٰمِلِينَ ﴿136﴾ ط

سورۃ آل عمران آیت 136

ایسے ہی لوگوں کا صلہ ان کے رب کے ہاں بخشش ہے اور باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور نیک عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَن قَالُواْ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِىٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿147﴾

سورۃ آل عمران آیت 147

ان کی تو بس یہی دعا تھی کہ اے ہمارے رب !۔ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتیاں ہوئی ہیں ہمیں معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتًۢا ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿169﴾ لا

سورۃ آل عمران آیت 169

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں ہر گز مردہ گمان نہ کرو۔بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔

ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿191﴾

سورۃ آل عمران آیت 191

جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور ان کی کروٹوں کے بل (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان وزمین کی تخلیق پر غور وفکر کرتے ہوئے (دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ! ۔تو نے یہ سب بے فائدہ نہیں بنایا ۔تو بالکل پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لینا۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُۥ ۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿192﴾

سورۃ آل عمران آیت 192

اے ہمارے رب ! ۔البتہ جسے تو نے دوزخ میں ڈال دیا تو یقینی طور پر اسے رسوا کر دیا۔اور ظالم لوگوں کا تو کوئی بھی مددگار نہیں۔

رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِى لِلْإِيمَٰنِ أَنْ ءَامِنُوا۟ بِرَبِّكُمْ فَـَٔامَنَّا ۚ رَبَّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا
ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلْأَبْرَارِ ﴿193﴾ ج

سورۃ آل عمران آیت 193

اے ہمارے رب !۔ بیشک ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندیٰ دے رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔اے ہمارے رب !۔ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دینا۔

رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ﴿194﴾

سورۃ آل عمران آیت 194

اے ہمارے رب !۔ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے جو جو وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔ بیشک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

فَٱسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّى لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۖ فَٱلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ وَأُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأُوذُوا۟ فِى سَبِيلِى وَقَٰتَلُوا۟ وَقُتِلُوا۟ لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عِندَهُۥ حُسْنُ ٱلثَّوَابِ﴿195﴾

سورۃ آل عمران آیت 195

پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پس جو لوگ اپنے گھروں سے نکالے گئےاور وطن چھوڑنے پر مجبور ہوگئےاور میری راہ میں ستائے گئےاور لڑےاور قتل کردیئے گئے البتہ ان سے میں ان کی برائیاں ضرور دور کردوں گااور انہیں لازمی ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی یہ اللہ کے ہاں ان کی جزا ہے۔اور بہترین صلہ تو اللہ کے پاس ہی ہے۔

لَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْاْ رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ ۗ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ﴿198﴾

سورۃ آل عمران آیت 198

لیکن اپنے رب سے ڈرنے والوں کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کہ طرف سے مہمانی ہو گی۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیک بندوں کے لئے بدرجہا بہتر ہے۔

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَمَن يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَٰشِعِينَ
لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ
سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿199﴾

سورۃ آل عمران آیت 199

اور بلاشبہ بعض اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور تم پر نازل شدہ اوران کی طرف نازل کردہ (کتاب) پر بھی ایمان رکھتے ہیں اللہ کے آگے عاجزی کرتے رہتے ہیں اور اللہ کی آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ
ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿1﴾

سورۃ النساء آیت 1

اے بنی نوع انسان !۔اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے (روئے زمین پر) کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔اور اللہ کا تقویٰ

اختیار کرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگا کرتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات بگاڑنے
سے بچ جاؤ۔ بیشک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴿65﴾

سورۃ النساء آیت 65

لیکن نہیں! ۔ قسم ہے تیرے رب کی! ۔ یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام تر
اختلافات میں تجھے حاکم نہ مان لیں۔ پھر تیرے فیصلے پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور
ایسے تسلیم کرلیں جیسے تسلیم کرنے کا حق ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ وَٱلْوِلْدَٰنِ
ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةِ ٱلظَّالِمِ أَهْلُهَا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ
وَلِيًّا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿75﴾ط

سورۃ النساء آیت 75

آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟۔ کہ تم اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں۔ اور عورتوں۔ اور بچوں کے لئے۔ جہاد نہیں کرتے جو دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ ہم کو اس بستی سے نکال دے جس کے رہنے والے لوگ بہت ظالم ہیں اور اپنے پاس سے ہمارا کوئی ولی (حمایتی) اور اپنے پاس سے ہمارے لئے کوئی مددگار بنا دے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوٓا۟ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ ٱلنَّاسَ كَخَشْيَةِ ٱللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا۟ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا ٱلْقِتَالَ لَوْلَآ أَخَّرْتَنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَٰعُ ٱلدُّنْيَا قَلِيلٌ وَٱلْءَاخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ ٱتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿77﴾

سورة النساء آیت 77

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ ؟ (جہاد سے فی الحال) روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو ان میں سے بعض لوگ ایسے ڈرنے لگے جیسا کہ اللہ کا ڈر یا اس سے بھی کہیں زیادہ خوف ہو؟۔ اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب !۔ تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی سی مدت اور ہمیں کیوں نہ مہلت دے دی ؟۔ ان سے کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ بہت

تھوڑا سا ہے اور متقی لوگوں کے لئے آخرت ہی بہت بہتر ہے۔اور تم پر سوت کے ایک ادنی سے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلرَّسُولُ بِٱلْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿170﴾

سورۃالنساء آیت 170

اے بنی نوع انسان !۔اللہ کا رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لے آؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے۔اور اگر انکار کروگے تو (مت بھولنا کہ) یقیناً اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں و زمین میں ہے۔اور اللہ سب کچھ جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿174﴾

سورۃالنساء آیت 174

اے بنی نوع انسان !۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل و سند آچکی ہے۔اور ہم نے تمہاری طرف نمایاں نورِ ہدایت (قرآن و فرقان) نازل کر دیا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحِلُّواْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ وَلَا ٱلْقَلَٰٓئِدَ
وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَٰنًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ
فَٱصْطَادُواْ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ أَن
تَعْتَدُواْ ۘ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ وَٱتَّقُواْ
ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿2﴾

سورۃ المائدۃ آیت 2

اے ایمان والو ! ۔اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔اور نہ حرمت والے مہینے کی۔اور نہ قربانی کے جانوروں کی۔اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں۔اور نہ ان لوگوں کی جو بیت الحرام (یعنی بیت اللہ) کو جارہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔اور جب احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ اس نے تمہیں مسجد الحرام سے روک دیا تھا ہر گز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگ جاؤ۔اور نیکی و تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کرو۔اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

قَالُواْ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّا لَن نَّدْخُلَهَآ أَبَدًا مَّا دَامُواْ فِيهَا ۖ فَٱذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَٰتِلَآ إِنَّا هَٰهُنَا قَٰعِدُونَ ﴿24﴾

سورۃ المائدۃ آیت 24

وہ بولے کہ اے موسیٰؑ !۔ بیشک جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم کبھی بھی وہاں داخل نہیں ہوں گے۔ پس تم اور تمہارا اللہ جاؤ اور لڑ بھڑ لو بلا شبہ ہم تو یہیں پر بیٹھے ہیں۔

قَالَ رَبِّ إِنِّى لَآ أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِى وَأَخِى ۖ فَٱفْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ ٱلْقَوْمِ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿25﴾

سورۃ المائدۃ آیت 25

موسیٰؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب !۔ میں تو بلا شبہ اپنے اور اپنے بھائی کے علاوہ کسی اور پر اختیار نہیں رکھتا۔ پس ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔

لَئِنۢ بَسَطتَ إِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِى مَآ أَنَا۠ بِبَاسِطٍ يَدِىَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿28﴾

سورۃ المائدۃ آیت 28

اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ میں تو بلا شبہ اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ يَدُ ٱللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا۟ بِمَا قَالُوا۟ ۘ بَلْ يَدَاهُ
مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ
طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَٰوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ كُلَّمَآ أَوْقَدُوا۟ نَارًا
لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا ٱللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿64﴾

سورۃ المائدۃ آیت 64

اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ انہیں کے ہاتھ بندھے ہوں اور ان کے ایسا کہنے پر لعنت ہے۔ بلکہ اس (اللہ جل شانہ) کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہیں جس طرح چاہتا ہے وہ خرچ کرتا ہے۔ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا وہ واقعی ان میں سے بہت سارے لوگوں کی سرکشی اور انکار ہی بڑھنے کا باعث بنتا ہے۔ ہم نے قیامت تک کے لئے ان کے درمیان بغض و باہمی عداوت ڈال دی ہے۔ جب کبھی یہ لڑائی کے لئے آگ سلگاتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے۔ یہ زمین میں فساد پھیلانے لئے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا۟ مِن فَوْقِهِمْ
وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿66﴾ 9 ع

سورۃ المائدۃ آیت 66

اور اگر وہ تورات اور انجیل اور جو کچھ ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوا ہے اس کو قائم رکھتے تو اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی رزق پاتے۔ ان میں کچھ لوگ میانہ رو ہیں اور ان میں سے بہت سارے لوگ برے ہی کام کرنے والے ہیں۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ
وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿67﴾

سورۃ المائدۃ آیت 67

اے رسولؐ !۔ جو کچھ بھی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے سب تک پہنچادو۔ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ بیشک اللہ انکار کرنے والوں کو ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ
إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا
تَأْسَ عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿68﴾

سورۃ المائدۃ آیت 68

کہہ دو کہ اے اہل کتاب ! ۔جب تک کہ جب تک تم تورات کو اور انجیل کو اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اسے قائم نہ رکھو گے تم کبھی بھی راہ (حق) پر نہیں آ سکتے۔اور اب جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے۔اس سے تو ضرور ان کے بہت سارے لوگوں کی سرکشی اور کفر مزید بڑھے گا۔تو تم قوم کافروں پر بالکل افسوس نہ کرنا۔

لَقَدْ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ ٱلْمَسِيحُ يَٰبَنِىٓ
إِسْرَٰٓءِيلَ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُۥ مَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ ٱلْجَنَّةَ
وَمَأْوَىٰهُ ٱلنَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿72﴾

سورۃ المائدۃ آیت 72

البتہ یقینی طور پر وہ لوگ کافر ہو گئے جو کہتے ہیں۔بیشک اللہ جو ہے وہی مسیح ابن مریمؑ ہے۔حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ اے اولادِ اسرائیل ! ۔اسی اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے۔کچھ شک نہیں

جو بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا تو یقینی طور پر اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہو گیا۔ اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

وَإِذَا سَمِعُوا۟ مَآ أُنزِلَ إِلَى ٱلرَّسُولِ تَرَىٰٓ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ ٱلدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا۟
مِنَ ٱلْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَٱكْتُبْنَا مَعَ ٱلشَّٰهِدِينَ ﴿83﴾

سورۃ المائدۃ آیت 83

اور جب وہ اس (قرآن) کو سنتے ہیں۔ جو رسولؐ پر نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں یہ اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب!۔ ہم ایمان لے آئے تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ ٱلْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ ٱلْقَوْمِ
ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿84﴾

سورۃ المائدۃ آیت 84

اور ہمیں کیا ہے؟۔ کہ ہم اللہ پر اور اس حق پر جو ہمارے پاس آگیا ہے ایمان نہ لائیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ داخل کرے گا۔

إِذْ قَالَ ٱلْحَوَارِيُّونَ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً
مِّنَ ٱلسَّمَآءِ ۖ قَالَ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿112﴾

سورۃ المائدۃ آیت 112

جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ ! ۔کیا تیرا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے (کھانے) بھرا خوان نازل کر دے ؟۔اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ ٱللَّهُمَّ رَبَّنَآ أَنزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ ٱلسَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا
لِّأَوَّلِنَا وَءَاخِرِنَا وَءَايَةً مِّنكَ ۖ وَٱرْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿114﴾

سورۃ المائدۃ آیت 114

(تب) عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے دعا کی کہ اے اللہ ۔اے ہمارے رب ! ۔ ہم پر آسمان سے (کھانے) بھرا ہوا خوان نازل فرما کہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی بھی ہو جائے۔اور ہمیں رزق دے اور تو ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِى بِهِۦٓ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ
شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ
شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿117﴾

سورۃ المائدۃ آیت 117

میں نے ان سے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان کی دیکھ ریکھ کرتا رہا پھر جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا۔ پھر تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہی ہر چیز پر شاہد و گواہ ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَجَعَلَ ٱلظُّلُمَٰتِ وَٱلنُّورَ ۖ ثُمَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟
بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿1﴾

سورۃ الانعام آیت 1

سب طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے آسمانوں وزمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اجالا بنایا۔ پھر بھی یہ کافرو ناشکرے لوگ اوروں کو اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ ءَايَةٍ مِّنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا۟ عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿4﴾

سورۃ الانعام آیت 4

ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس نہیں آتی مگر یہ کہ وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

قُلْ إِنِّىٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّى عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴿15﴾

سورۃ الانعام آیت 15

(یہ بھی) کہہ دو کہ بلاشبہ میں اس بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کروں۔

ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّآ أَن قَالُوا۟ وَٱللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴿23﴾

سورۃ الانعام آیت 23

اس وقت ان سے اس کے علاوہ اور کوئی عذر نہ بن پڑے گا کہ کہیں گے قسم ہے ہمارے رب کی کہ ہم تو مشرک نہ تھے۔

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ فَقَالُوا۟ يَٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴿27﴾

سورۃ الأنعام آیت 27

کاش تم اس وقت ان کی حالت دیکھ سکتے جب یہ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے اور کہیں گے کہ اے کاش ! ۔ کوئی ایسی صورت ہو جائے کہ ہم واپس (دنیا میں) بھیج دیئے جائیں ۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی بھی جھوٹا نہ قرار دیں اور ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُواْ عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِٱلْحَقِّ ۚ قَالُواْ بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُواْ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿30﴾ 3ع

سورۃ الأنعام آیت 30

اور کاش ! ۔ کہ تم وہ منظر دیکھتے جس وقت وہ اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گے ۔ارشادِ باری ہو گا کہ کیا یہ (دوبارہ زندگی) برحق نہیں ہے؟ ۔ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم (بالکل برحق ہے) ۔فرمانِ باری ہو گا کہ پھر اپنے کفر کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو۔

وَقَالُواْ لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ قُلْ إِنَّ ٱللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰٓ أَن يُنَزِّلَ ءَايَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿37﴾

سورۃ الأنعام آیت 37

اور کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نہیں آجاتا؟۔ کہہ دو کہ یقیناً اللہ اس پر قادر ہے کہ کوئی معجزہ اتار دے بلکہ ان میں بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

وَمَا مِن دَآبَّةٍۢ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا طَٰٓئِرٍۢ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّآ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا فِى ٱلْكِتَٰبِ مِن شَىْءٍۢ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿38﴾

سورة الأنعام آیت 38

اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا ایسا (جانور) نہیں اور نہ ہی کوئی پرندہ جو اپنے دو بازوؤں سے اڑتا ہے مگر ان کے بھی تمہاری ہی طرح کے گروہ ہیں۔ ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز (کے اندراج) پر کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ پھر سب لوگ اپنے رب کے سامنے محشر میں جمع کیے جائیں گے۔

فَقُطِعَ دَابِرُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ۚ وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿45﴾

سورة الأنعام آیت 45

پس ان ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور سب طرح کی تعریف تو اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَأَنذِرْ بِهِ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِۦ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿51﴾

سورۃ الانعام آیت 51

اور وہ لوگ جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے محشر میں جمع کیے جائیں گے اور اس (اللہ) کے علاوہ نہ تو ان کا کوئی ولی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ ان کو اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کردو تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

وَلَا تَطْرُدِ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَىْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَىْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿52﴾

سورۃ الانعام آیت 52

اور جو لوگ صبح وشام اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں اور جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں انہیں اپنے سے دور مت کرو۔ تیرے ذمہ ان کا کوئی حساب نہیں ہے اور نہ تیرا کوئی حساب ان کے ذمہ ہے۔ اگر تم ان کو نکالوگے تو تم بھی ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤگے۔

وَإِذَا جَآءَكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِنَا فَقُلْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ
ٱلرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُۥ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوٓءًۢا بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُۥ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿54﴾

سورۃ الانعام آیت 54

اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو ان سے کہا کرو سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ تمہارے رب نے رحمت کرنا اپنے ذمے لازم کرلیا ہے۔ بلاشبہ جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو یقیناً وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ إِنِّى عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَكَذَّبْتُم بِهِۦ ۚ مَا عِندِى مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِۦٓ ۚ إِنِ
ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْفَٰصِلِينَ ﴿57﴾

سورۃ الانعام آیت 57

کہہ دو کہ یقینی طور پر میں تو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھوٹا قرار دیتے ہو۔ جس (عذاب) کے لئے تم جلدی مچاتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے۔ (یہ) حکم وفیصلہ کرنے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہ حق ہی بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

قُلْ أَنَدْعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ
هَدَىٰنَا ٱللَّهُ كَٱلَّذِى ٱسْتَهْوَتْهُ ٱلشَّيَٰطِينُ فِى ٱلْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُۥٓ أَصْحَٰبٌ يَدْعُونَهُۥٓ
إِلَى ٱلْهُدَى ٱئْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿71﴾

سورۃ الانعام آیت 71

کہہ دو کہ کیا ہم اللہ کے علاوہ ایسوں کو پکاریں جو نہ تو ہمیں نفع دے سکیں اور نہ ہی نقصان اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں سیدھی راہ دکھادی؟۔ کسی ایسے شخص کی طرح جسے صحرا میں شیطان نے راستہ بھلادیا ہو اور وہ حیران وپریشان بھٹکتا پھرے اس کے کچھ ساتھی اسے صحیح راستے کی طرف بلاتے ہوں کہ آجا ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دو کہ بلاشبہ جو راہ اللہ نے بتلائی ہے وہی بالکل سیدھی ہے۔اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے ہی مسلمان ہو جائیں۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ ٱلَّيْلُ رَءَا كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّى ۖ فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَآ أُحِبُّ
ٱلْءَافِلِينَ ﴿76﴾

سورۃ الانعام آیت 76

جب رات کی تاریکی اس پر چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا۔ کہا کہ یہ میرا رب ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگا کہ میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

فَلَمَّا رَءَا ٱلْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّى ۖ فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِى رَبِّى لَأَكُونَنَّ مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلضَّآلِّينَ ﴿77﴾

سورۃ الانعام آیت 77

پھر جب چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے پھر جب وہ بھی چھپ گیا تو بول اٹھا اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ دے گا تو میں ضرور گمراہوں میں سے ہو جاؤں گا۔

فَلَمَّا رَءَا ٱلشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّى هَٰذَآ أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّآ أَفَلَتْ قَالَ يَٰقَوْمِ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿78﴾

سورۃ الانعام آیت 78

جب سورج کو جگمگاتا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہی میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہا کہ اے میری قوم جن جن کو بھی تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو یقینی طور پر میں ان سب سے بالکل بیزار ہوں۔

وَحَآجَّهُۥ قَوْمُهُۥ ۚ قَالَ أَتُحَٰٓجُّوٓنِّى فِى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَشَآءَ رَبِّى شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّى كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿80﴾

سورۃ الانعام آیت 80

اور اس کی قوم اس سے کج بحثی کرنے لگی۔ اس نے کہہ دیا کیا تم اللہ کے بارے مجھ سے بحث و تکرار کرتے ہو؟۔ حالانکہ اسی نے تو مجھے سیدھا رستہ دکھایا ہے۔ اور جن جن کو تم اس کا شریک بناتے ہو میں ان سے بالکل نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب ہی جو کچھ چاہے۔ میرا رب تو اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ ءَاتَيْنَٰهَآ إِبْرَٰهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿83﴾

سورۃ الانعام آیت 83

اور یہی ہماری وہ دلیل تھی جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ بیشک تیرا رب بہت حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ فَٱعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿102﴾

سورۃ الانعام آیت 102

یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا وکیل و کفیل ہے۔

قَدْ جَآءَكُم بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ عَمِىَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿104﴾

سورۃ الانعام آیت 104

یقیناً تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس بصائر و دلائل آ چکے ہیں۔ پھر جس نے (آنکھیں کھول کے) اچھے سے دیکھ لیا تو اس نے اپنا ہی بھلا کیا اور جو (آنکھیں موند کے) اندھا بنا رہا تو اس نے اپنا ہی نقصان کیا۔ اور میں تمہارے اوپر کوئی نگہبان نہیں ہوں۔

ٱتَّبِعْ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿106﴾

سورۃ الانعام آیت 106

اور جو وحی تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس آتی ہے اسی کی پیروی کرتے رہو۔ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی اس لائق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اور مشرکوں سے کنارہ کشی کرلو۔

وَلَا تَسُبُّوا۟ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ فَيَسُبُّوا۟ ٱللَّهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍۢ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا
لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿108﴾

سورۃ الأنعام آیت 108

اور (اے ایمان والو!۔) یہ لوگ (عظیم الشان) اللہ کو چھوڑ کر جن جن کو بھی پکارتے ہیں۔ تم ان کو گالی گلوچ مت دینا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بے علم لوگ دشمنی وزیادتی سے اللہ کی شان میں گستاخی کرنے لگ جائیں۔ اسی طرح سے ہم نے ہر گروہ وفرقے کے اعمال (ان کی نظروں میں) بڑے خوشنما بنادیئے ہیں۔ پھر ان کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے تب وہ انہیں جتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا شَيَٰطِينَ ٱلْإِنسِ وَٱلْجِنِّ يُوحِى بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ
زُخْرُفَ ٱلْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿112﴾

سورۃ الأنعام آیت 112

اور اسی طرح سے ہم نے سب شیطان صفت انسانوں اور جِنّوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیا کہ دھوکے میں ڈالنے کے لئے ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتیں سکھاتے رہتے ہیں۔اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کرتے۔پس انہیں اور جو کچھ یہ جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں ایسے ہی چھوڑ دو۔

أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْتَغِى حَكَمًا وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ إِلَيْكُمُ ٱلْكِتَٰبَ مُفَصَّلًا ۚ وَٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُۥ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِٱلْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُمْتَرِينَ ﴿114﴾

سورۃ الأنعام آیت 114

کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور منصف تلاش کروں ؟۔حالانکہ وہ (اللہ جل شانہ) ہی تو ہے جس نے تمہاری طرف ایک مفصل وواضح کتاب اتار دی ہے۔اور جنہیں ہم نے (پہلے) کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ تیرے رب کی طرف سے یہ برحق نازل ہوئی ہے۔پس تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿115﴾

سورۃ الأنعام آیت 115

اور تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے ہر طرح مکمل ہیں۔اس کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں ۔اور وہ بہت سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿117﴾

سورۃالأنعام آیت 117

یقیناً تیرا رب اچھی طرح جانتا ہے۔جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور سیدھے راستے پر چلنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا۟ مِمَّا ذُكِرَ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا ٱضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَآئِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُعْتَدِينَ ﴿119﴾

سورۃالأنعام آیت 119

اور تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم وہ (صدقہ کی) چیز نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ جو کچھ اس نے تم پر حرام کیا ہے اس کی تفصیل وہ واضح کر چکا ہے مگر ایسی صورت میں (بقدرِ ضرورت کھا سکتے

ہو)۔جب کہ تم لاچار ہو جاؤ۔اور یقیناً بہت سارے لوگ بغیر کسی علم کے محض اپنی خواہشات کی بنا پر (دوسروں کو) گمراہ کرتے ہیں۔ بلاشبہ تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

وَهَٰذَا صِرَٰطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿126﴾

سورۃ الأنعام آیت 126

اور یہی تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے۔ بیشک ہم نے نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے اپنی آیات کو تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔

۞ لَهُمْ دَارُ ٱلسَّلَٰمِ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿127﴾

سورۃ الأنعام آیت 127

ان کے لئے ان کے رب کے ہاں سلامتی والا گھر ہے اور ان کے کیے ہوئے اعمال پر وہی تو ان کا ولی ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُم مِّنَ ٱلْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم
مِّنَ ٱلْإِنسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِىٓ أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ ٱلنَّارُ
مَثْوَىٰكُمْ خَٰلِدِينَ فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿128﴾

سورۃ الأنعام آیت 128

اور جس دن (اللہ جل شانہ) سارے (جِنّ وانس) کو محشر میں جمع کرے گا۔ کہ اے گروہ جِنّات !۔ یقیناً تم نے انسانوں میں سے بہت سارے لوگوں کو (گمراہی پر) قابو کر رکھا تھا۔ تو انسانوں میں سے ان کے ولی اولیاء کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم سب نے ایک دوسرے سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس معیاد تک آ پہنچے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر رکھی تھی۔ ارشادِ باری ہو گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے مگر (یہ کہ) جو اللہ چاہے۔ بیشک تیرا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔

ذَٰلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ ٱلْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَٰفِلُونَ ﴿131﴾

سورۃ الأنعام آیت 131

یہ (ہدایت کا بھیجنا) اس لئے (لازم) ہے کہ تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم و جبر سے ہلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والے (ہدایت سے) بے خبر ہوں۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا۟ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿132﴾

سورۃ الأنعام آیت 132

اور ہر ایک کے لئے اس کے عمل کے لحاظ سے درجے (مقرر) ہیں اور جو کچھ بھی یہ کرتے ہیں تیرا رب اس سے ذرا بھی غافل نہیں ہے۔

وَرَبُّكَ ٱلْغَنِىُّ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنۢ بَعْدِكُم مَّا يَشَآءُ كَمَآ أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ ءَاخَرِينَ ﴿133﴾ط

سورة الأنعام آیت 133

اور تیرا رب بے نیاز بے پناہ رحمت والا بھی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہاری جگہ جانشین بنادے جیسا کہ تم کو بھی دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔

قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿145﴾

سورة الأنعام آیت 145

کہہ دو کہ مجھ پر جو وحی نازل ہوئی ہے اس کے مطابق میں کسی چیز کو بھی کھانے والے پر حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ مرا ہوا جانور۔ یا بہتا خون۔ یا خنزیر کا گوشت۔ یہ سب تو یقیناً ناپاک ہیں۔ یا کوئی ناجائز چیز

کہ اس پر اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ لیکن اگر کوئی (بھوک سے) مجبور ہو جائے نہ تو نافرمانی کرنے والا اور نہ ہی حد سے باہر نکل جانے والا ہو تو تیرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَٰسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُۥ عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْمُجْرِمِينَ﴿147﴾

سورۃ الانعام آیت 147

پھر بھی اگر تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو کہ تمہارا رب تو بے پناہ رحمت والا ہے۔ مگر اس کا عذاب مجرم لوگوں سے کبھی ٹلنے والا نہیں۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ ٱللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖفَإِن شَهِدُوا۟ فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ﴿150﴾18ع

سورۃ الانعام آیت 150

کہہ دو لاؤ اپنے ان گواہوں کو جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا ہے؟۔ اور اگر وہ (جھوٹی) گواہی دے بھی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو

جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور وہ دوسروں کو اپنے رب کا ہم پلہ وہمدِ مقابل ٹھہراتے ہیں۔

۞ قُلْ تَعَالَوْا۟ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا۟ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَـٰنًا ۖ
وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَوْلَـٰدَكُم مِّنْ إِمْلَـٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا۟ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا۟ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿151﴾

سورۃ الأنعام آیت 151

کہہ دو آؤ میں تمہیں سناؤں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔ اور بے حیائی کے کام خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے قریب تک نہ جاؤ۔ اور جس کسی جان کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے بغیر (شرعی) حق کے قتل نہ کرو۔ یہ ہے وہ جس کی اس نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

ثُمَّ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ تَمَامًا عَلَى ٱلَّذِىٓ أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ وَهُدًى
وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿154﴾ ع19

سورۃ الانعام آیت 154

پھر ہم نے موسیٰؑ کو وہ کتاب دی تھی جو نیک عمل کرنے والوں پر احسان کی تکمیل تھی اور جس میں ہر چیز کی تفصیل تھی اور سر چشمہٗ ہدایت اور سراسر رحمت تھی۔ تاکہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں۔

أَوْ تَقُولُوا۟ لَوْ أَنَّآ أُنزِلَ عَلَيْنَا ٱلْكِتَٰبُ لَكُنَّآ أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن
رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِى
ٱلَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ ءَايَٰتِنَا سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ بِمَا كَانُوا۟ يَصْدِفُونَ ﴿157﴾

سورۃ الانعام آیت 157

یا یہ کہہ دو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی تو ہم ان کی نسبت کہیں زیادہ سیدھے رستے پر ہوتے۔ پس یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بہت واضح کتاب اور سر چشمۂ ہدایت اور خصوصی رحمت آچکی ہے۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلادے اور ان سے سے روکتا

رہے؟۔ عنقریب ہم ایسے لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے روکتے ہیں۔ان کے اس روکنے کے سبب بہت سخت عذاب دیں گے۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِىَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِىَ بَعْضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِى بَعْضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ ٱنتَظِرُوٓا۟ إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿158﴾

سورۃ الانعام آیت 158

کیا یہ لوگ اب صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا تیرا رب ہی (یعنی رب کا حکم) آجائے۔ جس روز تیرے رب کی کوئی نشانی آجائے گی تو ایسے کسی شخص کا ایمان اس کے بالکل کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہوگا یا اس نے اپنے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک عمل نہ کیا ہوگا۔ کہہ دو کہ تم انتظار کرو بلاشبہ ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

قُلْ إِنَّنِى هَدَىٰنِى رَبِّىٓ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿161﴾

سورۃ الانعام آیت 161

کہہ دو کہ بیشک میرے رب نے مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے۔ ابراہیمؑ کا سیدھا وصحیح دین جو صرف ایک (اللہ) ہی کا ہو چکا تھا۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِی وَنُسُكِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِینَ﴿162﴾لا

سورۃ الأنعام آیت 162

(یہ بھی) کہہ دو کہ بلاشبہ میری نماز۔ اور میری (ساری) عبادتیں۔ اور میرا جینا۔ اور میرا مرنا۔ سب کچھ اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔

قُلْ أَغَیْرَ ٱللَّهِ أَبْغِی رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِیهِ تَخْتَلِفُونَ﴿164﴾

سورۃ الأنعام آیت 164

کہہ دو کیا اب میں اللہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا رب تلاش کروں؟۔ حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے۔ اور ہر نفس جو کچھ کماتا ہے اس کا وہ خود ہی ذمہ دار ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں

اٹھائے گا۔ پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کا جانا ہے پس جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ سب تمہیں جتلادے گا۔

وَهُوَ ٱلَّذِى جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ ٱلْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ ٱلْعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿165﴾ 20ع

سورة الأنعام آیت 165

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیئے۔ تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اسی میں تمہاری آزمائش کرے۔ بیشک تمہارا رب بہت جلد سزا دینے والا اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا بھی ہے۔

ٱتَّبِعُوا۟ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورة الأعراف آیت 3

جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اسی پر چلتے رہو اور اس کے علاوہ دوسرے ولی اولیاء کے پیچھے مت چلو۔ تم لوگ تو کم ہی غور و فکر کرتے ہوئے نصیحت قبول کرتے ہو۔

فَوَسۡوَسَ لَهُمَا ٱلشَّيۡطَٰنُ لِيُبۡدِيَ لَهُمَا مَا وُۥرِيَ عَنۡهُمَا مِن سَوۡءَٰتِهِمَا وَقَالَ مَا
نَهَىٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنۡ هَٰذِهِ ٱلشَّجَرَةِ إِلَّآ أَن تَكُونَا مَلَكَيۡنِ أَوۡ تَكُونَا مِنَ ٱلۡخَٰلِدِينَ﴿20﴾

سورۃ الأعراف آیت 20

پھر شیطان نے دونوں کو بہکادیا تاکہ ان کے ستر جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھے ان کے سامنے کھول دے۔ اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے رب نے اس درخت سے صرف اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

وَقَاسَمَهُمَآ إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ ٱلنَّٰصِحِينَ﴿21﴾لا

سورۃ الأعراف آیت 21

اور قسم کھا کر ان دونوں سے کہہ دیا کہ میں تو یقیناً تمہارے سچے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

فَدَلَّىٰهُمَا بِغُرُورٖۚ فَلَمَّا ذَاقَا ٱلشَّجَرَةَ بَدَتۡ لَهُمَا سَوۡءَٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخۡصِفَانِ
عَلَيۡهِمَا مِن وَرَقِ ٱلۡجَنَّةِۖ وَنَادَىٰهُمَا رَبُّهُمَآ أَلَمۡ أَنۡهَكُمَا عَن تِلۡكُمَا ٱلشَّجَرَةِ وَأَقُل
لَّكُمَآ إِنَّ ٱلشَّيۡطَٰنَ لَكُمَا عَدُوّٞ مُّبِينٞ﴿22﴾

سورۃ الأعراف آیت 22

غرض اس نے ان دونوں کو دھوکے سے (نافرمانی پر) مائل کر لیا۔ پس جب انہوں نے اس درخت کا مزہ
چکھا۔ تو ان پر ان کے ستر کھل گئے۔ اور وہ اپنے اوپر بہشت کے پتے جوڑنے لگے۔ تب ان کے رب نے
ان کو ندیٰ دی۔ کیا میں نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور تم کو یہ نہیں کہا تھا کہ البتہ شیطان
تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے؟۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿23﴾

سورۃ الأعراف آیت 23

دونوں عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رب!۔ ہم نے اپنے آپ پر ظلم کر لیا اور اگر تو معاف نہیں
کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

قُلْ أَمَرَ رَبِّى بِٱلْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا۟ وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ
ٱلدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿29﴾ ط

سورۃ الأعراف آیت 29

کہہ دو میرے رب نے توانصاف کا حکم دیا ہے۔اور ہر سجدے نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا (قبلے کی طرف) کرلیا کرواور دین (یعنی ساری عبادتیں) اس کے لئے خالص کرتے ہوئے صرف اسی کو پکارو۔ وہ جیسے تم کو پہلے پیدا کرچکا ہے اسی طرح تمہیں پھر بھی پیدا کرے گا۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّىَ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَٱلْإِثْمَ وَٱلْبَغْىَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا۟ بِٱللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِۦ سُلْطَٰنًا وَأَن تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿33﴾

سورة الأعراف آیت 33

کہہ دو (سن رکھو)۔بس یقینی طور پر میرے رب نے بے حیائی کی باتوں کو خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔اور ہر گناہ کی بات کو۔اور ناحق ظلم زیادتی کرنے کو۔اور یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بنالو جس کی اس نے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی۔ بالکل حرام قرار دیا ہے۔اور یہ بھی کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو۔ جن کا تمہیں بالکل علم نہیں۔

قَالَ ٱدْخُلُوا۟ فِىٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ فِى ٱلنَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا ٱدَّارَكُوا۟ فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَىٰهُمْ لِأُولَىٰهُمْ

رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّونَا فَـَٔاتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ ٱلنَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا
تَعْلَمُونَ ﴿38﴾

سورة الأعراف آیت 38

ارشاد ہوگا کہ تم سے پہلے گزری ہوئی جِنّوں اور انسانوں کی امتوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو
جاؤ۔ جب کوئی امت اس میں داخل ہوگی تو اپنی بہن (یعنی اپنے ہی جیسی دوسری جماعت) پر لعنت کرے
گی۔ یہاں تک کہ جب سبھی (جماعتیں) اس میں جمع ہو جائیں گی۔ تو ان کے بعد والے پہلوں کے بارے
کہیں گے۔ اے رب ہمارے !۔ انہی لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا۔ پس تو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے۔
ارشاد ہوگا کہ ہر ایک کے لئے دگنا ہے بلکہ تم علم نہیں رکھتے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِى صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِى مِن تَحْتِهِمُ ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ
ٱلَّذِى هَدَىٰنَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ أَنْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ ۖ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا
بِٱلْحَقِّ ۖ وَنُودُوٓا۟ أَن تِلْكُمُ ٱلْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿43﴾

سورة الأعراف آیت 43

اور جو بھی کدورتیں ان کے دلوں میں ہوں گی ہم سب نکال باہر کریں گے ان کے باغوں کے دامن میں
نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں یہاں تک رسائی دی اور اگر اللہ

ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی بھی راہ نہ پا سکتے۔ البتہ یقیناً ہمارے رب کے رسول حق سچ لے کر آئے تھے۔ اور منادی کر دی جائے گی کہ تم اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے میں اس جنت کے وارث بنا دیئے گئے ہو۔

وَنَادَىٰٓ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ أَصْحَٰبَ ٱلنَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا۟ نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿44﴾ لا

سورۃ الأعراف آیت 44

اور جنتی لوگ دوزخیوں کو ندا دیں گے کہ ہم نے تو اپنے رب کا ہم سے کیا ہوا وعدہ سچا پالیا۔ کیا تم بھی اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا؟۔ وہ کہیں گے کہ ہاں !۔ پھر (اسی وقت) ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

۞ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَٰرُهُمْ تِلْقَآءَ أَصْحَٰبِ ٱلنَّارِ قَالُوا۟ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿47﴾ ع5

سورۃ الأعراف آیت 47

اور جب ان کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پلٹیں گی تو کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کرنا۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُۥ ۚ يَوْمَ يَأْتِى تَأْوِيلُهُۥ يَقُولُ ٱلَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ
جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِٱلْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوا۟ لَنَآ أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ
ٱلَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿53﴾ ع6

سورۃ الأعراف آیت 53

کیا یہ لوگ اس وعدۂ عذاب کے منتظر ہیں ؟۔ جس دن وہ وعدہ سامنے آجائے گا تو جو اس دن کو بھولے ہوئے تھے کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول حق سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب کوئی ہمارا سفارشی ہے جو ہماری سفارش کرے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم (پہلے) کیا کرتے تھے اس کے خلاف کچھ دوسرے (نیک عمل) کرلیں ؟۔ یقینی طور پر انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا۔اور جو کچھ یہ جھوٹ و بہتان گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ مُسَخَّرَٰتٍۭ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿54﴾

سورۃ الاعراف آیت 54

یقیناً تمہارا رب اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپ دیتا ہے کہ جو اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند اور ستارے سب پیدا کیے وہ اسی کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ رہو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اسی (اللہ جل شانہ) کا خاصہ ہے۔ اللہ سارے جہانوں کا رب تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ﴿55﴾ ج

سورۃ الاعراف آیت 55

(لوگو) اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعائیں کیا کرو۔ بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

وَٱلْبَلَدُ ٱلطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُۥ بِإِذْنِ رَبِّهِۦ ۖ وَٱلَّذِى خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ
نُصَرِّفُ ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ﴿58﴾ ع7

سورۃ الأعراف آیت 58

اور جو زمین عمدہ و پاکیزہ ہوتی ہے اس کی پیداوار بھی اللہ کے حکم سے خوب نکلتی ہے اور جو ناکارہ ہوتی ہے تو اس کی پیداوار بھی ناقص نکلتی ہے۔ اسی طرح ہم آیات کی طرح طرح سے وضاحت کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو شکرادا کرتے ہیں۔

قَالَ يَٰقَوْمِ لَيْسَ بِى ضَلَٰلَةٌ وَلَٰكِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿61﴾

سورۃ الأعراف آیت 61

(نوحؑ نے مزید) کہا کہ اے میری قوم مجھ میں کسی طرح کی بھی گمراہی نہیں ہے اور بلکہ میں تو رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں۔

أُبَلِّغُكُمْ رِسَٰلَٰتِ رَبِّى وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿62﴾

سورۃ الأعراف آیت 62

تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور (خیر خواہی چاہتے ہوئے) تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے ایسی باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا۟ وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿63﴾

سورۃ الأعراف آیت 63

کیا تمہیں اس پر تعجب ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آگئی؟۔ تاکہ وہ تمہیں خبردار کردے اور تاکہ تم متقی بن جاؤ اور تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔

قَالَ يَٰقَوْمِ لَيْسَ بِى سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿67﴾

سورۃ الأعراف آیت 67

اس نے کہا! اے میری قوم مجھ میں حماقت کی کوئی بات نہیں۔ بلک میں تو سارے جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

أُبَلِّغُكُمْ رِسَٰلَٰتِ رَبِّى وَأَنَا۠ لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴿68﴾

سورۃ الأعراف آیت 68

میں تمہیں رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارا امانت دار (خیر خواہ) ناصح ہوں۔

أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ۚ وَٱذْكُرُوٓا۟ إِذْ جَعَلَكُمْ
خُلَفَآءَ مِنۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِى ٱلْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۖ فَٱذْكُرُوٓا۟ ءَالَآءَ ٱللَّهِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ﴿69﴾

سورۃ الأعراف آیت 69

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آ گئی ؟۔ تاکہ تمہیں آگاہ کر دے۔ اور یاد کرو جب کہ تمہیں قوم نوحؑ کے بعد جانشین بنا دیا اور ڈیل ڈول میں تمہیں پھیلاؤ بھی زیادہ دیا۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح حاصل کرو۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۖ أَتُجَٰدِلُونَنِى فِىٓ أَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوهَآ
أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّا نَزَّلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ فَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ
ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿71﴾

سورۃ الأعراف آیت 71

اس نے کہا تمہارے رب کی طرف سے تم پر غضب اور عذاب مقرر ہو چکا ہے۔ تم مجھ سے ایسے ناموں پر کیوں بحث کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود رکھ لئے ہیں؟۔ اللہ نے ان کے بارے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی پس انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ قَدْ جَآءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِۦ نَاقَةُ ٱللَّهِ لَكُمْ ءَايَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِىٓ أَرْضِ ٱللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿73﴾

سورۃ الأعراف آیت 73

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزہ آ چکا ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے۔ پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے۔ اور اسے بری نیت سے ہاتھ بھی مت لگانا ورنہ تمہیں دردناک عذاب آ پکڑے گا۔

قَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوا۟ مِن قَوْمِهِۦ لِلَّذِينَ ٱسْتُضْعِفُوا۟ لِمَنْ ءَامَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ قَالُوٓا۟ إِنَّا بِمَآ أُرْسِلَ بِهِۦ مُؤْمِنُونَ ﴿75﴾

سورۃ الأعراف آیت 75

اس قوم کے متکبر سرداران غریبوں سے کہنے لگے جو ایمان لا چکے تھے کہ کیا تمہیں یقین ہے کہ صالحؑ اپنے رب کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہے؟۔ وہ بولے کہ وہ جو پیغام لے کر آیا ہے بلاشبہ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

فَعَقَرُوا۟ ٱلنَّاقَةَ وَعَتَوْا۟ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا۟ يَـٰصَـٰلِحُ ٱئْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿77﴾

سورۃ الأعراف آیت 77

بالآخر انہوں نے اونٹنی کی کونچوں (یعنی ایڑی کے اوپر کے موٹے پٹھوں) کو کاٹ ڈالا اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کرلی۔ اور کہنے لگے کہ اے صالحؑ! جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے تھے اگر تم (اللہ کے) رسول ہو تو اسے ہم پر لے آؤ۔

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَـٰقَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّى وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَـٰكِن لَّا تُحِبُّونَ ٱلنَّـٰصِحِينَ ﴿79﴾

سورۃ الأعراف آیت 79

پھر صالحؑ ان سے اعراض کرتے ہوئے نکلے اور کہا کہ اے میری قوم البتہ یقیناً میں نے تو تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچادیا تھااور تم کو نصیحت بھی کردی تھی۔ مگر تم نصیحت کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتے۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ قَدْ جَآءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا۟ ٱلْكَيْلَ وَٱلْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا۟ ٱلنَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَٰحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿85﴾ ج

سورۃ الأعراف آیت 85

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آچکی ہے۔ پس ناپ اور تول پورا پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

قَدِ ٱفْتَرَيْنَا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِى مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّىٰنَا ٱللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّعُودَ فِيهَآ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا ٱفْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِٱلْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْفَٰتِحِينَ ﴿89﴾

سورۃ الأعراف آیت 89

اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس (برائی) سے نجات دے دی۔ اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آ گئے تو ہم اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑنے والے ہو جائیں گے۔ اور ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو ہمارا رب ہے ۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب ! ۔ ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَٰقَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَٰلَٰتِ رَبِّى وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ ءَاسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَٰفِرِينَ ﴿93﴾ 11ع

سورۃ الأعراف آیت 93

پھر شعیبؑ ان سے اعراض کرتے ہوئے نکل گئے اور کہا کہ اے میری قوم البتہ یقیناً میں نے تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچادیئے تھے اور تمہیں نصیحت بھی کی تھی۔ پھر ایسے کافروں پر میں افسوس کیوں کروں ؟۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يَٰفِرْعَوْنُ إِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿104﴾ لا

سورۃ الاعراف آیت 104

اور موسیٰؑ نے کہا کہ اے فرعون !۔ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔

حَقِيقٌ عَلَىٰٓ أَن لَّآ أَقُولَ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ
مَعِىَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿105﴾ ط

سورۃ الاعراف آیت 105

میرا فرضِ منصبی ہے کہ سچ کے علاوہ کوئی بھی بات اللہ کی طرف منسوب نہ کروں۔ بلاشبہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں پس اولادِ اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دو۔

قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿121﴾ لا

سورۃ الاعراف آیت 121

وہ کہنے لگے کہ ہم اس سارے جہانوں کے رب پر ایمان لے آئے۔

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ﴿122﴾

سورۃ الاعراف آیت 122

جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا رب ہے۔

قَالُوٓاْ إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿125﴾ج

سورۃ الاعراف آیت 125

وہ بولے کہ ہم تو بلاشبہ اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔

وَمَا تَنقِمُ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ ءَامَنَّا بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ج رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا
وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿126﴾14ع

سورۃ الاعراف آیت 126

اور تم ہم سے صرف یہ انتقام لینا چاہتے ہو کہ اپنے رب کی نشانیاں جب ہمارے پاس آگئیں تو ہم نے ان کو مان لیا۔ (اور دعا کی کہ) اے ہمارے رب! ۔ ہمارے اوپر صبر واستقامت کے دہانے کھول دے۔اور ہمیں ایسی موت دے کہ ہم (سچے) مسلمان ہی ہوں۔

قَالُوٓاْ أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَمِنۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ﴿129﴾15ع

سورة الأعراف آيت 129

وہ بولے کہ تیرے آنے سے پہلے بھی اور تیرے آجانے کے بعد بھی ہمیں تکلیفیں ہی دی گئی ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور اس کی جگہ تمہیں زمین کا مالک بنا دے پھر تم کو دیکھے کہ کیسے کام کرتے ہو؟۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ ٱلرِّجْزُ قَالُواْ يَٰمُوسَى ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ ۖ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا ٱلرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ﴿134﴾ج

سورة الأعراف آيت 134

اور جب ان پر کوئی عذاب آتا تو کہتے کہ اے موسیٰؑ! ۔ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو جیسا اس نے تجھ
سے عہد کر رکھا ہے۔ اگر تم ہم سے یہ عذاب دور کر دو گے تو بلاشبہ ہم تجھ پر لازماً ایمان لے آئیں گے
اور اولادِ اسرائیل کو بھی ضرور تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔

وَأَوْرَثْنَا ٱلْقَوْمَ ٱلَّذِينَ كَانُوا۟ يُسْتَضْعَفُونَ مَشَٰرِقَ ٱلْأَرْضِ وَمَغَٰرِبَهَا ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا
فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ ٱلْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ بِمَا صَبَرُوا۟ ۖ وَدَمَّرْنَا مَا
كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُۥ وَمَا كَانُوا۟ يَعْرِشُونَ ﴿137﴾

سورۃ الاعراف آیت 137

اور ہم نے ان لوگوں کو جو بالکل کمزور سمجھے جاتے تھے اس زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنادیا جس
میں ہم نے برکت دے رکھی تھی۔ اور اسی طرح تیرے رب کا وہ وعدہ حسنیٰ جو اس نے اولادِ اسرائیل
سے کیا تھا ان کے صبر و تحمل کے باعث پورا ہو گیا۔ اور فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بھی تعمیر کرتے اور جو
اونچی اونچی عمارتیں بنواتے تھے وہ سب کچھ ہم نے تباہ و برباد کر دیا۔

وَإِذْ أَنجَيْنَٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ ۖ يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ
وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿141﴾ ع16

سورۃ الأعراف آیت 141

اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں برے برے عذاب دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو تو مار ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری سخت آزمائش تھی۔

۞ وَوَٰعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَٰثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَٰتُ رَبِّهِۦٓ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَٰرُونَ ٱخْلُفْنِى فِى قَوْمِى وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿142﴾

سورۃ الأعراف آیت 142

اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور اس کو مزید دس سے بڑھا دیا (یوں) پس تیرے رب کی مدت چالیس راتیں پوری ہو گئی۔ اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ میرے بعد تم میری قوم میں جانشین ہو (ان کی) اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کی راہ پر مت چلنا۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوسَىٰ لِمِيقَٰتِنَا وَكَلَّمَهُۥ رَبُّهُۥ قَالَ رَبِّ أَرِنِىٓ أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَىٰنِى وَلَٰكِنِ ٱنظُرْ إِلَى ٱلْجَبَلِ فَإِنِ ٱسْتَقَرَّ مَكَانَهُۥ فَسَوْفَ تَرَىٰنِى ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُۥ

لِلْجَبَلِ جَعَلَهُۥ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ أَفَاقَ قَالَ سُبْحَٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا۠
أَوَّلُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿143﴾

سورۃ الاعراف آیت 143

اور جب موسیٰؑ ہمارے مقرر کردہ وقت پر آئے۔ اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو عرض کرنے لگے کہ اے میرے رب! ۔ مجھے (اپنی جھلک تو) دکھا کہ میں تجھے دیکھ لوں۔ ارشادِ باری ہوا کہ تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ تم اس پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کو ریزہ ریزہ (یعنی پاش پاش) کر دیا اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِىٓ أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا۟ أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا۟ قَالُوا۟ لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا
لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿149﴾

سورۃ الاعراف آیت 149

اور جب وہ پشیمان ہوئے اور محسوس کیا کہ بیشک وہ گمراہ ہو گئے تھے تو کہنے لگے اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہیں کرے گا اور ہمیں معاف نہیں کرے گا تو ہم ضرور نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰٓ إِلَىٰ قَوْمِهِۦ غَضْبَٰنَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِى مِنۢ بَعْدِىٓ ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى ٱلْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُۥٓ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ٱبْنَ أُمَّ إِنَّ ٱلْقَوْمَ ٱسْتَضْعَفُونِى وَكَادُوا۟ يَقْتُلُونَنِى فَلَا تُشْمِتْ بِىَ ٱلْأَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِى مَعَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿150﴾

سورۃ الاعراف آیت 150

اور جب موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف نہایت غصے اور رنج سے بھرے ہوئے واپس آئے تو کہنے لگے کہ تم نے میرے بعد میری بہت ہی بری جانشینی کی۔ کیا تم نے اپنے رب کا حکم آنے سے پہلے ہی جلد بازی مچا دی؟۔ اور (غصے سے تورات کی) تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کا سر (بالوں سے) پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ اس نے کہا کہ کہ اے میری ماں کے بیٹے!۔ بلاشبہ لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ہی ڈالتے۔ پس مجھے ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر اور ایسا کام نہ کر کہ دشمن مجھ پر ہنسیں۔

قَالَ رَبِّ ٱغْفِرْ لِى وَلِأَخِى وَأَدْخِلْنَا فِى رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿151﴾ 18ع

سورۃ الاعراف آیت 151

موسٰیؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب ! ۔مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرمادے اور ہمیں اپنی جوارِ رحمت میں داخل کر۔اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ ٱلْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُفْتَرِينَ ﴿152﴾

سورۃ الأعراف آیت 152

(ارشادِ باری ہوا کہ) بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا تھا ان پر رب کا غضب واقع ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت پہنچے گی۔اور ہم (اللہ پر) جھوٹ بہتان گھڑنے والوں کو یہی سزا دیتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ عَمِلُواْ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ثُمَّ تَابُواْ مِنۢ بَعْدِهَا وَءَامَنُوٓاْ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿153﴾

سورۃ الأعراف آیت 153

اور جن لوگوں نے برے کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے تو بیشک تیرا رب اس کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى ٱلْغَضَبُ أَخَذَ ٱلْأَلْوَاحَ ۖ وَفِى نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ
لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿154﴾

سورۃ الأعراف آیت 154

اور جب موسیٰؑ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس نے تختیوں کو اٹھالیا۔ اور ان میں جو کچھ بھی لکھا تھا وہ اپنے رب سے ڈرنے والوں کے لئے سرچشمۂ ہدایت اور موجبِ رحمت ہی تھا۔

وَٱخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُۥ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَٰتِنَا ۖ فَلَمَّآ أَخَذَتْهُمُ ٱلرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ
شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّٰىَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَّآ ۖ إِنْ هِىَ إِلَّا فِتْنَتُكَ
تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَآءُ وَتَهْدِى مَن تَشَآءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ
خَيْرُ ٱلْغَٰفِرِينَ ﴿155﴾

سورۃ الأعراف آیت 155

موسیٰؑ نے ہماری مقرر کردہ میعاد پر حاضری کے لئے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔ پھر جب انہیں زلزلے نے آپکڑا تو عرض کیا کہ اے میرے رب ! ۔ اگر تو چاہتا تو مجھے اور انہیں پہلے ہی ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہمیں اس فعل پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوم کے چند بیوقوف لوگوں نے کیا ہے؟ ۔ یہ سب تیری طرف

سے آزمائش تھی اس سے تو جسے چاہے گمراہ ہونے دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت کا راستہ دکھا دیتا ہے۔ تو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی بہترین معاف کر دینے والا ہے۔

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ ٱللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ
قَالُوا۟ مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿164﴾

سورۃ الاعراف آیت 164

اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا ہے؟۔ وہ کہنے لگے کہ تمہارے رب کے حضور اپنی عذر و معذرت کرنے کے لئے اور اس لئے بھی کہ شاید کہ وہ (اللہ کی نافرمانی سے) بچ جائیں۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ ۗ إِنَّ
رَبَّكَ لَسَرِيعُ ٱلْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿167﴾

سورۃ الاعراف آیت 167

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے ان کو خبردار کر دیا تھا کہ (اگر یہ یہود اپنے کرتوتوں سے باز نہ آئے تو) وہ ان پر قیامت تک ضرور ایسے لوگ مسلط رکھے گا جو انہیں برے برے عذاب دیتے رہیں گے۔ بیشک تمہارا رب جلد ہی عذاب دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربانی کرنے والا بھی ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنۢ بَنِىٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَٰفِلِينَ ﴿172﴾ لا

سورۃ الأعراف آیت 172

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے اس کی ساری اولاد نکالی اور ان سب سے ان کی اپنی ذات پر اقرار کرا لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟۔ وہ سب کہنے لگے (کیوں نہیں) ہاں۔ ہم سب (اس بات پر) گواہ ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یوں کہنے لگو کہ ہم تو البتہ اس سے بے خبر تھے۔

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَىٰهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّى ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَآ إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِىٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ ٱللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿187﴾

سورۃ الأعراف آیت 187

یہ لوگ تجھ سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ کب اس کے واقع ہونے کا وقت ہے؟۔ کہہ دو البتہ اس کا علم تو صرف میرے رب ہی کو ہے وہی اسے اپنے وقت پر ظاہر کردے گا۔ جو ایک دم سے تم پر آپڑے گی (اور) وہ گھڑی آسمانوں و زمین پر بہت ہی بھاری ہوگی۔ یہ تم سے ایسے پوچھتے ہیں جیسے کہ تم اس کی تحقیق کر چکے ہو۔ (پھر سے) کہہ دو کہ یقیناً اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

۞ هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّىٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِۦ ۖ فَلَمَّآ أَثْقَلَت دَّعَوَا ٱللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ ءَاتَيْتَنَا صَٰلِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿189﴾

سورۃ الأعراف آیت 189

وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے آرام و سکون حاصل کرے۔ پھر جب وہ اس کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل ٹھہر جاتا ہے۔ پھر وہ اسے لئے چلتی پھرتی ہے پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تب دونوں میاں بیوی اپنے رب اللہ سے التجا کرتے ہیں۔ اگر تو ہمیں صحیح سالم اولاد دے گا تو ہم ضرور شکر گزار ہو جائیں گے۔

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِـَٔايَةٍ قَالُوا۟ لَوْلَا ٱجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَآ أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ مِن رَّبِّى ۚ
هَٰذَا بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿203﴾

سورۃالأعراف آیت 203

اور جب تم ان کے پاس (کچھ دنوں تک) کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے خود کیوں نہیں بناڈالی؟۔ کہہ دو میں تو البتہ صرف اس حکم کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر آتا ہے۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی آنکھیں کھول دینے والا ہے۔ اور ایمان والوں کے لئے موجبِ ہدایت اور سراسر رحمت ہے۔

وَٱذْكُر رَّبَّكَ فِى نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ ٱلْجَهْرِ مِنَ ٱلْقَوْلِ بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْـَٔاصَالِ
وَلَا تَكُن مِّنَ ٱلْغَٰفِلِينَ ﴿205﴾

سورۃالأعراف آیت 205

اور صبح وشام اپنے رب کو دل ہی دل میں ڈرتے ہوئے عاجزی انکساری سے اور پست آواز سے بھی یاد کرتے رہا کرو۔ اور (دیکھنا) غافلوں میں سے نہ ہو جانا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَيُسَبِّحُونَهُۥ وَلَهُۥ يَسْجُدُونَ ۩
﴿206﴾24ع

سورۃ الاعراف آیت 206

بیشک جو (فرشتے) تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی بندگی سے ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔اور (ہر لمحہ) اسی کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ البدیع کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہتے ہیں۔اور اسی کے آگے سجدے کرتے ہیں۔

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿2﴾ج صلے

سورۃ الانفال آیت 2

ایمان والے تو البتہ بس وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔اور جب اس کی آیات ان کے سامنے پڑھی جائیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔اور وہ تو اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ دَرَجَٰتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿4﴾ج

سورۃ الانفال آیت 4

یہی تو سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے ان کے رب پاس بلند درجے اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔

كَمَآ أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنۢ بَيْتِكَ بِٱلْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ لَكَٰرِهُونَ﴿5﴾لا

سورۃ الانفال آیت 5

(سب کو ایسے ہی نکلنا چاہیے تھا) جیساکہ تیرے رب نے (غزوۂ بدر میں) تمہیں تمہارے گھر سے حق کے ساتھ نکالا۔اور اہلِ ایمان کا ایک گروہ تو بلاشبہ اس کو ناپسند کر رہا تھا۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَٱسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّى مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُرْدِفِينَ﴿9﴾

سورۃ الانفال آیت 9

جب تم اپنے ربِ (غوث) سے فریاد کر رہے تھے تو تمہاری دعا قبول کرتے ہوئے جواب دیا کہ بیشک میں تمہاری مدد کے لئے ایک ہزار فرشتے یکے بعد دیگرے بھیجتا رہوں گا۔

إِذْ يُوحِى رَبُّكَ إِلَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ أَنِّى مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ سَأُلْقِى فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلرُّعْبَ فَٱضْرِبُوا۟ فَوْقَ ٱلْأَعْنَاقِ وَٱضْرِبُوا۟ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ﴿12﴾ط

سورۃ الانفال آیت 12

جس وقت تیرے رب نے فرشتوں کو وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم اہلِ ایمان کو ثابت قدم رکھو۔ میں بھی کافروں کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب وہیبت ڈالے دیتا ہوں۔ پس ان کی گردنوں پر مارو اور ان کی پور پور پر مارو۔

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَـٰهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَآ ءَالَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا۟ ظَـٰلِمِينَ ﴿54﴾

سورۃ الانفال آیت 54

جیسا آلِ فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا۔ کہ انہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھوٹا قرار دیا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اور آلِ فرعون کو ڈبو کر غرق دیا۔ اور وہ سب کے سب ظالم تھے۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَٰنٍ وَجَنَّـٰتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿21﴾ لا

سورۃ التوبۃ آیت 21

ان کا رب انہیں اپنی خاص رحمت کی اور رضامندی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں اور آرام ہی آرام ہوگا۔

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُلْ حَسْبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿129﴾ 16ع

سورۃ التوبۃ آیت 129

پھر اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ ٱلنَّاسَ وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَٰحِرٌ مُّبِينٌ ﴿2﴾

سورۃ یونس آیت 2

کیا یہ بات بنی نوع انسان کے لئے تعجب کا باعث ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کے پاس وحی بھیج دی ؟۔ کہ عوام الناس کو آگاہ کردو اور جو ایمان لائیں انہیں یہ خوشخبری دے دو کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس سچا مقام و مرتبہ ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ یہ تو بیشک صریح جادوگر ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى
ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ
فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿3﴾

سورۃ یونس آیت 3

بلا شبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان وزمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرنے والا نہیں ہے۔یہی اللہ تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو۔کیا پھر تم غور و فکر سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَٰنِهِمْ ۖ تَجْرِى مِن تَحْتِهِمُ
ٱلْأَنْهَٰرُ فِى جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿9﴾

سورۃ یونس آیت 9

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان کا رب ان کے ایمان کی بنا پر ان کی رہنمائی کرے گا۔ایسے نعمت والے باغوں کی طرف جن کے دامن میں نہریں جاری ہوں گی۔

دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ ٱللَّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾ 1ع

سورۃ یونس آیت 10

وہاں پر ان کی دعا ہوگی کہ اے اللہ تیری ذات بالکل پاک ہے۔اوراس میں ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہوگا۔اوران کی دعا کا خاتمہ ہوگا کہ سب طرح کی تعریف (وشکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَاتُنَا بَيِّنَٰتٍ ۙ قَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا ٱئْتِ بِقُرْءَانٍ غَيْرِ
هَٰذَآ أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أُبَدِّلَهُۥ مِن تِلْقَآئِ نَفْسِىٓ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا
يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّى عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿15﴾

سورۃ یونس آیت 15

اور جب ان پر ہماری وضاحت بھری آیات پڑھی جاتی ہیں توجو ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤیااس کو ہی بدل دو۔(توان سے) کہہ دوکہ میرے اختیار میں نہیں کہ اسے اپنی طرف سے بدل ڈالوں۔میں توصرف اسی حکم کا تابع فرمان ہوں جو میری طرف وحی

کیا جاتا ہے۔ میں تو بلاشبہ اس بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (کجا یہ) کہ اپنے رب کی میں نافرمانی کر بیٹھوں۔

وَمَا كَانَ ٱلنَّاسُ إِلَّآ أُمَّةً وَٰحِدَةً فَٱخْتَلَفُوا۟ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿19﴾

سورة یونس آیت 19

اور سب لوگ ایک ہی امت تھے پھر آپس میں اختلاف پیدا کر لیے۔ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک طے شدہ بات نہ ہوتی تو جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔

وَيَقُولُونَ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا ٱلْغَيْبُ لِلَّهِ فَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿20﴾ ع2

سورة یونس آیت 20

اور کہتے ہیں اس (رسول) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔ پس کہہ دو کہ یقینی طور پر غیب کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے پس تم انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

فَذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمُ ٱلْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ ٱلْحَقِّ إِلَّا ٱلضَّلَٰلُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿32﴾

سورة یونس آیت 32

پس یہی اللہ تو تمہارا حقیقی رب ہے۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور کیا ہے۔ پس تم کدھر الٹے پھرے جاتے ہو؟۔

كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى ٱلَّذِينَ فَسَقُوٓا۟ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿33﴾

سورة یونس آیت 33

اسی طرح تمہارے رب کی بات فاسقوں کے حق میں ثابت ہو کر رہی۔ کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

وَمَا كَانَ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ ٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿37﴾ قف

سورة یونس آیت 37

اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اسے اپنی طرف سے بنالائے بلکہ جو کچھ بھی پہلے نازل ہوا اس کی تصدیق کرتا ہے اور الکتاب کی جامع تفصیل ہے۔اس میں ذراسا بھی شائبہ نہیں (یقینی طور پر) یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِۦ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِۦ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِٱلْمُفْسِدِينَ ﴿40﴾ ع4

سورۃ یونس آیت 40

اور ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لانے والے۔اور تمہارا رب مفسدوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

۞ وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿53﴾ ع5

سورۃ یونس آیت 53

اور تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات واقعی سچ ہے۔ کہہ دو کہ ہاں میرے رب کی قسم بلاشبہ یہ بالکل سچ ہے۔اور تم لوگ (اللہ کو) ہر گز عاجز نہیں کر سکو گے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى
وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴿57﴾

سورۃ یونس آیت 57

اے بنی نوع انسان !۔ تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور روگ لگے دلوں کی شفا تمہارے پاس آچکی ہے۔اور ایمان والوں کے لئے سر چشمہٗ ہدایت اور موجبِ رحمت ہے۔

وَمَا تَكُونُ فِى شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا۟ مِنْهُ مِن قُرْءَانٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا
عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى
ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَآ أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرَ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ﴿61﴾

سورۃ یونس آیت 61

اور تم جس حال میں بھی ہوتے ہو۔ یا قرآن میں سے کچھ تلاوت کر رہے ہوتے ہو یا تم لوگ کوئی کام کرتے ہو۔تو ہم ضرور تم پر ناظر و نگران ہوتے ہیں جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو۔اور تمہارے رب سے ذرّہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔اور نہ کوئی چیز اس ذرّے سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب کچھ کتاب روشن میں درج ہے۔

فَقَالُواْ عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿85﴾ لا

سورۃ یونس آیت 85

تو وہ بولے کہ ہم تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں (اور دعا کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب !۔ ہم کو ان ظالم لوگوں کے لئے فتنہ (یعنی موجبِ آزمائش) نہ بنا۔

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَآ إِنَّكَ ءَاتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُۥ زِينَةً وَأَمْوَٰلًا فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّواْ عَن سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا ٱطْمِسْ عَلَىٰٓ أَمْوَٰلِهِمْ وَٱشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُواْ حَتَّىٰ يَرَوُاْ ٱلْعَذَابَ ٱلْأَلِيمَ ﴿88﴾

سورۃ یونس آیت 88

اور موسیٰؑ نے دعا کی کہ اے ہمارے رب !۔ یقیناً تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں ہر طرح کی آرائش اور بہت سا مال دے رکھا ہے۔ اے ہمارے رب !۔ اس لئے کہ وہ تیرے راستے سے گمراہ کریں۔ اے ہمارے رب !۔ ان کے مالوں کو تباہ و برباد کر دے۔ اور ان کے دلوں کو سخت کر دے پس یہ ایمان نہ لانے پائیں یہاں تک کہ المناک عذاب دیکھ لیں۔

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ فَمَا ٱخْتَلَفُوا۟ حَتَّىٰ
جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِى بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُوا۟ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ﴿93﴾

سورۃ یونس آیت 93

اور البتہ یقیناً ہم نے اولادِ اسرائیل کو رہنے کے لئے عمدہ جگہ دی اور کھانے کو ستھری پاکیزہ چیزیں دیں ۔وہ باوجود علم ہونے کے اختلاف ہی کرتے رہے بیشک تیرا رب روزِ قیامت ان کے درمیان فیصلہ کردے گا جن میں کہ وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

فَإِن كُنتَ فِى شَكٍّ مِّمَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْـَٔلِ ٱلَّذِينَ يَقْرَءُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ
جَآءَكَ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُمْتَرِينَ﴿94﴾لا

سورۃ یونس آیت 94

پھر ہم نے جو تیری طرف نازل کیا ہے اگر (بالفرض) تمہیں اس میں شک ہے تو ان سے پوچھ لو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں۔البتہ یقیناً تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق سچ (یعنی سچا دین) آچکا پس تو ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ﴿96﴾لا

سورۃ یونس آیت 96

بیشک جن لوگوں پر تیرے رب کی بات ثابت ہو چکی وہ ایمان لانے والے نہیں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَـَٔامَنَ مَن فِى ٱلْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنتَ تُكْرِهُ ٱلنَّاسَ حَتَّىٰ
يَكُونُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿99﴾

سورۃ یونس آیت 99

اور اگر تیرا رب چاہتا تو جتنے لوگ زمین پر آباد ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا پھر تم بنی نوع انسان کو مجبور کر سکتے ہو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔

قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنِ ٱهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِى
لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿108﴾ ط

سورۃ یونس آیت 108

کہہ دو کہ اے بنی نوع انسان !۔ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق سچ (یعنی سچا دین) آ چکا ہے۔ تو بس البتہ جو کوئی ہدایت پا لے گا تو وہ اپنے ہی بھلے کے لئے ہدایت پائے گا۔ اور جو گمراہ رہے گا۔ تو بلاشبہ اس گمراہی کا وبال صرف اسی پر ہوگا۔ اور میں تم پر کوئی وکیل نہیں ہوں۔

وَأَنِ ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَٰعًا حَسَنًا إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ
كُلَّ ذِى فَضْلٍ فَضْلَهُۥ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ﴿3﴾

سورۃ ہود آیت 3

اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کے آگے توبہ کرو تاکہ وہ تمہیں ایک وقت مقرر تک۔ اچھا سامان (زندگی) دے اور ہر کوئی بڑھ کر نیکی کرنے والا زیادہ بدلہ پائے گا۔ اور اگر تم روگردانی کرو گے ۔ پھر بلا شبہ مجھے بھی تمہارے بارے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ
إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ
مَوْعِدُهُۥ ۚ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا
يُؤْمِنُونَ ﴿17﴾

سورۃ ہود آیت 17

پھر کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اس پر اللہ کی طرف سے ایک گواہ بھی ہو۔ اور موسیٰؑ کی کتاب بھی اس سے پہلے گواہ تھی جو امام اور رحمت تھی۔ ایسے ہی لوگ اس (قرآن) پر ایمان

لاتے ہیں۔اور جو کوئی سارے گروہوں میں سے اس کا منکر ہو گیا تو اس کے وعدے کی جگہ دوزخ کی آگ ہے۔پس تم اس (قرآن) کی طرف سے کسی طرح کے شک شبے میں نہ رہنا۔بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے برحق ہے۔لیکن بہت سارے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ ٱلْأَشْهَٰدُ هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ﴿18﴾

سورۃ ھود آیت 18

اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑ لے ؟۔ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور شاہد و گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔سن رکھو کہ ایسے ظالم لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَأَخْبَتُوٓا۟ إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ﴿23﴾

سورۃ ھود آیت 23

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور اپنے رب کے حضور عاجزی وانکساری کرتے رہے۔ وہ
جنت میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَءَاتَىٰنِى رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِۦ
فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَٰرِهُونَ ﴿28﴾

سورۃ ہود آیت 28

اس نے کہا کہ اے میری قوم دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے (واضح) دلیل پر ہوں اور اس نے
مجھے اپنے ہاں سے رحمت بھی بخشی ہو۔ جس کی حقیقت تمہیں دکھائی نہ دے تو کیا میں اسے زبردستی
تمہارے گلے مڑھ دوں گا۔ جبکہ تم اس سے نفرت کرنے والے ہو۔

وَيَٰقَوْمِ لَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَمَآ أَنَا۠ بِطَارِدِ ٱلَّذِينَ
ءَامَنُوٓا۟ ۚ إِنَّهُم مُّلَٰقُوا۟ رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّىٓ أَرَىٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿29﴾

سورۃ ہود آیت 29

اور اے میری قوم میں تم سے اس پر کچھ مال وزر تو نہیں مانگتا میرا صلہ تو اللہ کے ذمے ہے۔ اور میں ایمان والوں کو ہٹانے والا بھی نہیں ہوں بیشک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن تم لوگ ہو کہ نادانی کر رہے ہو۔

وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِىٓ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ ٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿34﴾ ط

سورۃ ہود آیت 34

خواہ میں تمہارے لئے کتنی ہی نصیحت کرنے کا ارادہ کرلوں اگر اللہ تمہیں گمراہ ہی رہنے دینا چاہے تو میری نصیحت تمہیں کچھ بھی نفع نہ دے گی۔ وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

۞ وَقَالَ ٱرْكَبُوا۟ فِيهَا بِسْمِ ٱللَّهِ مَجْر۪ىٰهَا وَمُرْسَىٰهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿41﴾

سورۃ ہود آیت 41

اور (نوحؑ نے) کہا اللہ کے نام سے اس میں سوار ہو جاؤ کہ اسی (اللہ) کے سہارے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ ٱلْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿45﴾

سورۃ ہود آیت 45

اور نوحؑ اپنے رب کو پکارنے لگا کہ اے میرے رب ! ۔ بلاشبہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے (تو اس کو بھی نجات دیدے) اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ إِنِّىٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِى وَتَرْحَمْنِىٓ أَكُن مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿47﴾

سورۃ ہود آیت 47

نوحؑ نے کہا کہ اے میرے رب ! ۔ میں تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں اس بات سے کہ ایسی چیز کا سوال کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہیں۔ اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

وَيَٰقَوۡمِ ٱسۡتَغۡفِرُواْ رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوبُوٓاْ إِلَيۡهِ يُرۡسِلِ ٱلسَّمَآءَ عَلَيۡكُم مِّدۡرَارٗا وَيَزِدۡكُمۡ قُوَّةً
إِلَىٰ قُوَّتِكُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡاْ مُجۡرِمِينَ ﴿52﴾

سورۃ ہود آیت 52

اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کے رو برو توبہ بھی کرو۔ وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا۔ اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھادے گا۔ اور (میری دعوت پر) مجرم بن کر منہ نہ موڑو۔

إِنِّي تَوَكَّلۡتُ عَلَى ٱللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمۚ مَّا مِن دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ ءَاخِذُۢ بِنَاصِيَتِهَآۚ إِنَّ
رَبِّي عَلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ﴿56﴾

سورۃ ہود آیت 56

بلاشبہ میں نے تو اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا (سب کا) رب ہے۔ (کائنات میں) کوئی بھی چلنے پھرنے والا ایسا نہیں کہ جس کی چوٹی اس نے نہ پکڑ رکھی ہو۔ بیشک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقَدۡ أَبۡلَغۡتُكُم مَّآ أُرۡسِلۡتُ بِهِۦٓ إِلَيۡكُمۡۚ وَيَسۡتَخۡلِفُ رَبِّي قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ وَلَا
تَضُرُّونَهُۥ شَيۡـًٔاۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ حَفِيظٞ ﴿57﴾

سورۃ ہود آیت 57

پس اگر تم منہ پھیر لو گے تو جو پیغام مجھے دے کر بھیجا گیا تھا وہ میں نے تم تک پہنچا دیا ہے۔اور میرا رب تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے۔بیشک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔

وَتِلۡكَ عَادٌ ۖ جَحَدُواْ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمۡ وَعَصَوۡاْ رُسُلَهُۥ وَٱتَّبَعُوٓاْ أَمۡرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٖ ﴿59﴾

سورۃ ہود آیت 59

اور یہ ہے (وہ قوم) عاد جس نے جانتے بوجھتے اپنے رب کی آیتوں سے انکار کر دیا۔اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔اور ہر ایک متکبر و سرکش کے پیچھے چل پڑے۔

وَأُتۡبِعُواْ فِي هَٰذِهِ ٱلدُّنۡيَا لَعۡنَةٗ وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۗ أَلَآ إِنَّ عَادٗا كَفَرُواْ رَبَّهُمۡۗ أَلَا بُعۡدٗا
لِّعَادٖ قَوۡمِ هُودٖ ﴿60﴾ ع5

سورۃ ہود آیت 60

اور اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی)۔آگاہ رہو !۔بیشک عاد نے اپنے رب کا انکار کیا تھا۔جان رکھو! ہود کی قوم عاد پر پھٹکار ہے۔

۞ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَٱسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿61﴾

سورۃ ہود آیت 61

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئی بھی تمہارے لئے عبادت کے قابل نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تمہیں اس میں آباد کر دیا پس اس سے معافی مانگو پھر اسی کی آگے توبہ بھی کرو۔ بیشک میرا رب نزدیک ہے اور دعائیں قبول کرنے والا بھی ہے۔

قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَءَاتَىٰنِى مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِى مِنَ ٱللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُۥ ۖ فَمَا تَزِيدُونَنِى غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿63﴾

سورۃ ہود آیت 63

صالحؑ نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضع مضبوط دلیل پر ہوں اور اس کی طرف سے میرے پاس (نبوت جیسی) رحمت بھی آ چکی ہو۔ پھر بھی اگر میں اس کی نافرمانی

کروں تو کون ہے جو مجھے اس سے بچا سکتا ہے؟۔(اور اگر میں تمہاری بات مانتا ہوں) پھر تو تم میرا خسارہ ہی زیادہ کرنے کا باعث ہو جاؤ گے۔

فَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَٰلِحًا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْىِ يَوْمِئِذٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْعَزِيزُ ﴿66﴾

سورۃ ہود آیت 66

پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے صالحؑ کو اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے نجات دے دی۔ بیشک تمہارا رب بڑا ہی طاقتور نہایت زبردست ہے۔

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا۟ فِيهَآ ۗ أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا۟ كَفَرُوا۟ رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿68﴾ ع6

سورۃ ہود آیت 68

گویا کہ ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ آگاہ رہو کہ بلاشبہ ثمود نے اپنے رب کا انکار کر دیا تھا۔ سن رکھو کہ (قومِ) ثمود پر پھٹکار ہے۔

يَٰٓإِبۡرَٰهِيمُ أَعۡرِضۡ عَنۡ هَٰذَآۖ إِنَّهُۥ قَدۡ جَآءَ أَمۡرُ رَبِّكَۖ وَإِنَّهُمۡ ءَاتِيهِمۡ عَذَابٌ غَيۡرُ مَرۡدُودٖ ﴿76﴾

سورۃ ہود آیت 76

اے ابراہیمؑ !۔اس بات کو جانے دو۔ کیونکہ تمہارے رب کا حکم آچکا ہے۔اور بیشک ان پر عذاب آ کر ہی رہے گا جو کبھی ٹلنے والا نہیں۔

قَالُواْ يَٰلُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُوٓاْ إِلَيۡكَۖ فَأَسۡرِ بِأَهۡلِكَ بِقِطۡعٖ مِّنَ ٱلَّيۡلِ وَلَا يَلۡتَفِتۡ مِنكُمۡ أَحَدٌ إِلَّا ٱمۡرَأَتَكَۖ إِنَّهُۥ مُصِيبُهَا مَآ أَصَابَهُمۡۚ إِنَّ مَوۡعِدَهُمُ ٱلصُّبۡحُۚ أَلَيۡسَ ٱلصُّبۡحُ بِقَرِيبٖ ﴿81﴾

سورۃ ہود آیت 81

(مہمان فرشتوں نے) کہا کہ اے لوطؑ !۔بیشک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں یہ لوگ ہر گز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔پس کچھ حصہ رات رہ جائے تو اپنے لوگوں کو لے کر نکل جانا۔اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی کہ۔ بلا شبہ اس پر بھی وہی آفت آنے والی ہے جو ان پر آئے گی۔ البتہ ان کے وعدے کا وقت صبح کا ہے اور کیا صبح کا وقت نزدیک ہی نہیں ہے؟۔

مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿83﴾ ع7

سورۃ ہود آیت 83

جن میں سے ہر کنکر تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ تھا۔ اور وہ (بستی تو) ان ظالم لوگوں سے کچھ بھی دور نہیں۔

قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَرَزَقَنِى مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَآ أَنْهَىٰكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا ٱلْإِصْلَٰحَ مَا ٱسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِىٓ إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿88﴾

سورۃ ہود آیت 88

اس نے کہا کہ اے میری قوم دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے عمدہ روزی بھی دی ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں خود اس کے خلاف کرنے لگ جاؤں۔ میں تو اپنی ممکنہ حد تک اصلاح ہی چاہتا ہوں اور (اس کی) توفیق کا ملنا تو مجھے صرف اللہ کی طرف سے ہے۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿90﴾

سورۃ ہود آیت 90

اور اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کے حضور توبہ بھی کرو۔ بیشک میرا رب بڑا مہربان نہایت محبت کرنے والا ہے۔

قَالَ يَٰقَوۡمِ أَرَهۡطِيٓ أَعَزُّ عَلَيۡكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَٱتَّخَذۡتُمُوهُ وَرَآءَكُمۡ ظِهۡرِيًّاۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعۡمَلُونَ مُحِيطٞ ﴿92﴾

سورۃ ہود آیت 92

شعیبؑ نے کہا کہ اے میری قوم کیا میرا قبیلہ برادری تمہارے نزدیک اللہ سے بھی زیادہ معزز و معتبر ہے؟ کہ اس (اللہ کو ناقدری کرتے ہوئے) تم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

وَمَا ظَلَمۡنَٰهُمۡ وَلَٰكِن ظَلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡۖ فَمَآ أَغۡنَتۡ عَنۡهُمۡ ءَالِهَتُهُمُ ٱلَّتِي يَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مِن شَيۡءٖ لَّمَّا جَآءَ أَمۡرُ رَبِّكَۖ وَمَا زَادُوهُمۡ غَيۡرَ تَتۡبِيبٖ ﴿101﴾

سورۃ ہود آیت 101

اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہو گئے۔ پھر ان کے وہ معبود بھی کچھ کام نہ آسکے جن سے وہ اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ جس وقت تیرے رب کا حکم آ پہنچا تو ان معبودوں نے ان کی ہلاکت میں اضافے کے سوا اور کچھ نہ کیا۔

وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ ٱلْقُرَىٰ وَهِىَ ظَٰلِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُۥٓ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ﴿102﴾

سورۃ ہود آیت 102

اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کے ظالم مکینوں کو پکڑتا ہے۔ بیشک اس کی پکڑ بڑا دکھ دینے والی شدید سخت ہے۔

خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿107﴾

سورۃ ہود آیت 107

جب تک آسمان وزمین قائم ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ مگر یہ کہ تیرا رب جیسا کچھ چاہے بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

۞ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ سُعِدُوا۟ فَفِى ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۖ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿108﴾

سورۃ ہود آیت 108

اور جو لوگ نیک بخت ہوں گے جب تک آسمان وزمین قائم ہیں پس وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔مگر یہ کہ تیرا رب جیسا کچھ چاہے۔ یہ ایسا عطیہ ہے جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ فَٱخْتُلِفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿110﴾

سورۃ ہود آیت 110

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔ اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی۔ تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور بیشک وہ اس (قرآن) کے بارے الجھن والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَٰلَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿111﴾

سورۃ ہود آیت 111

اور بیشک تمہارا رب ان سب کو (قیامت کے دن) ان کے اعمال کا ضرور پورا پورا بدلہ دے گا۔ بلاشبہ جو عمل یہ کرتے ہیں وہ ان سے اچھی طرح خبر دار ہے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ ٱلْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿117﴾

سورۃ ہود آیت 117

اور تیرا رب ہر گز ایسا نہیں کہ بستیوں پر یونہی ظلم کرتے ہوئے ہلاک کر دے جب کہ وہاں کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ ٱلنَّاسَ أُمَّةً وَٰحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿118﴾ لا

سورۃ ہود آیت 118

اور اگر تمہارا رب (جبراً) چاہتا تو سب بنی نوع انسان کو ایک ہی جماعت بنا دیتا (مگر اپنی حکمتِ کاملہ سے ایسا نہیں کیا) لہٰذا یہ لوگ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے۔

إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿119﴾

سورۃ ھود آیت 119

مگر جن پر تیرا رب رحم کرے اور اسی لئے تو ان کو پیدا کیا ہے اور تیرے رب کی یہ بات بھی پوری ہو کر رہے گی کہ میں ضرور دوزخ کو جنوں اور انسانوں کے سب (نافرمانوں) سے بھر دوں گا۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ ٱلْأَمْرُ كُلُّهُۥ فَٱعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿123﴾ 10ع

سورۃ ھود آیت 123

اور آسمانوں اور زمین کی سب غائبانہ باتیں اللہ ہی جانتا ہے اور سب معاملات کا رجوع اسی کی طرف ہے۔ پس صرف اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور تیرا رب اس سے بالکل بے خبر نہیں جو کچھ تم کر رہے ہو۔

۞ وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ ءَالِ يَعْقُوبَ كَمَآ أَتَمَّهَا عَلَىٰٓ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿6﴾ 1ع

سورۃ یوسف آیت 6

اوراسی طرح تیرا رب تجھے ممتاز کرے گا اور تجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر سکھائے گا۔اوراپنی نعمت تجھ پر اورآلِ یعقوبؑ پر پوری کرے گا جس طرح اس نے اپنی نعمت تمہارے دونوں دادا۔ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پہلے پوری کی تھی۔بیشک تیرا رب خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

وَرَٰوَدَتْهُ ٱلَّتِى هُوَ فِى بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِۦ وَغَلَّقَتِ ٱلْأَبْوَٰبَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ ٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ رَبِّىٓ أَحْسَنَ مَثْوَاىَ ۖ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿23﴾

سورۃ یوسف آیت 23

اور وہ جس عورت کے گھر میں رہتا تھا وہ اس پر ڈورے ڈالنے لگی۔اور سارے دروازے بند کر لئے اور کہنے لگی بس تم آ جاؤ۔اس (پر یوسفؑ) نے کہا کہ اللہ ہی کی پناہ!۔وہ (تیرا شوہر) تو بلاشبہ میرا محسن وآقا ہے جس نے مجھے بڑی عزت سے رکھا ہوا ہے۔بیشک ظالم لوگ فلاح نہیں پایا کرتے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِۦ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ أَن رَّءَا بُرْهَٰنَ رَبِّهِۦ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ ٱلسُّوٓءَ وَٱلْفَحْشَآءَ ۚ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿24﴾

سورۃ یوسف آیت 24

اور البتہ یقیناً اس عورت نے تو اس کا ارادہ کر ہی لیا تھا۔ اور اگر وہ (یوسفؑ) اپنے رب کا برہان نہ دیکھ لیتا تو وہ بھی اس کی طرف مائل ہو جاتا۔ ایسا اس لئے کہ ہم اس کو برائی اور بے حیائی سے دور رکھ لیں بیشک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔

قَالَ رَبِّ ٱلسِّجْنُ أَحَبُّ إِلَىَّ مِمَّا يَدْعُونَنِىٓ إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّى كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿33﴾

سورۃ یوسف آیت 33

یوسفؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب!۔ جس کام کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں اس کی نسبت تو مجھے قید خانہ پسند ہے۔ اور اگر تو مجھ سے ان کے مکروفریب دور نہ کرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

فَٱسْتَجَابَ لَهُۥ رَبُّهُۥ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿34﴾

سورۃ یوسف آیت 34

پس اس کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے مکروفریب کو اس سے دور کر دیا۔ بیشک وہ خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

قَالَ لَا يَأۡتِيكُمَا طَعَامٞ تُرۡزَقَانِهِۦٓ إِلَّا نَبَّأۡتُكُمَا بِتَأۡوِيلِهِۦ قَبۡلَ أَن يَأۡتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا
عَلَّمَنِي رَبِّيٓ ۚ إِنِّي تَرَكۡتُ مِلَّةَ قَوۡمٖ لَّا يُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَهُم بِٱلۡأٓخِرَةِ هُمۡ كَٰفِرُونَ ﴿37﴾

سورۃ یوسف آیت 37

یوسفؑ نے کہا کہ جو کھانا تم دونوں کو دیا جاتا ہے وہ ابھی آنے نہ پائے گا کہ اس سے پہلے ہی میں تم کو اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ تعبیریں ان (علوم) میں سے ہیں جو میرے رب نے مجھے سکھائے ہیں۔ بلاشبہ میں نے ایسی قوم کا مذہب ترک کر دیا ہے۔ جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور روزِ آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

يَٰصَٰحِبَيِ ٱلسِّجۡنِ أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسۡقِي رَبَّهُۥ خَمۡرٗا ۖ وَأَمَّا ٱلۡأٓخَرُ فَيُصۡلَبُ فَتَأۡكُلُ
ٱلطَّيۡرُ مِن رَّأۡسِهِۦ ۚ قُضِيَ ٱلۡأَمۡرُ ٱلَّذِي فِيهِ تَسۡتَفۡتِيَانِ ﴿41﴾ ط

سورۃ یوسف آیت 41

اے میرے جیل خانے کے رفیقو! ۔ تم دونوں میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا۔ اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائے گا پھر اس کے سر سے پرندے نوچ نوچ کھائیں گے۔ جو معاملہ تم نے مجھ سے پوچھا تھا اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

وَقَالَ لِلَّذِى ظَنَّ أَنَّهُۥ نَاجٍ مِّنْهُمَا ٱذْكُرْنِى عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَىٰهُ ٱلشَّيْطَٰنُ ذِكْرَ رَبِّهِۦ
فَلَبِثَ فِى ٱلسِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ﴿42﴾ ط 5 ع

سورۃ یوسف آیت 42

اور ان دونوں میں سے جس کی نسبت (یوسفؑ نے) خیال کیا کہ رہا ہو جائے گا۔ اس سے کہا کہ اپنے مالک سے میرا بھی تذکرہ کر دینا لیکن شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا۔ پس یوسفؑ چند (تقریباً آٹھ) برس مزید قید خانے میں ہی پڑا رہا۔

وَقَالَ ٱلْمَلِكُ ٱئْتُونِى بِهِۦ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُ ٱلرَّسُولُ قَالَ ٱرْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ
ٱلنِّسْوَةِ ٱلَّٰتِى قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّى بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿50﴾

سورۃ یوسف آیت 50

اور بادشاہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لے آؤ پھر جب قاصد ان کے پاس پہنچا۔ تو (یوسفؑ نے) کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جا۔ اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کے معاملے کی حقیقت کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ بیشک میرا رب ان کے مکروفریب کو خوب جانتا ہے۔

۞ وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِىٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿53﴾

سورۃ یوسف آیت 53

اور میں اپنے نفس کو پاک صاف نہیں کہتا بیشک نفس امارہ تو برائی ہی سکھاتا رہتا ہے مگر (بچتا وہی ہے) جس پر میرا رب مہربانی کردے۔ بلاشبہ میرا رب بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿98﴾

سورۃ یوسف آیت 98

(اس پر یعقوبؑ نے) کہا کہ میں اپنے رب سے تمہارے لئے بخشش طلب کروں گا بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى ٱلْعَرْشِ وَخَرُّوا۟ لَهُۥ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَٰٓأَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَٰىَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّى حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِىٓ إِذْ أَخْرَجَنِى مِنَ ٱلسِّجْنِ وَجَآءَ بِكُم مِّنَ ٱلْبَدْوِ مِنۢ بَعْدِ أَن نَّزَغَ ٱلشَّيْطَٰنُ بَيْنِى وَبَيْنَ إِخْوَتِىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى لَطِيفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿100﴾

سورۃ یوسف آیت 100

اور اپنے والدین کو اونچے تخت پر بٹھایا اور اس (یوسفؑ) کے آگے سب سجدے میں گر پڑے۔ اور (یوسفؑ نے) کہا کہ اے ابا جان! ۔ یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (بچپن میں) دیکھا تھا۔ اسے میرے رب نے سچا کر دکھایا۔ اور یقیناً اس نے مجھ پر (اور بھی بہت سے) احسان کیے جب مجھے قید خانے سے نکالا اور تمہیں گاؤں سے یہاں لے آیا۔ اس کے بعد (بھی) کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد و اختلاف ڈال دیا تھا۔ بیشک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے بہترین تدبیر کر دیتا ہے ۔ بلاشبہ وہی خوب جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

۞ رَبِّ قَدْ ءَاتَيْتَنِى مِنَ ٱلْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِى مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَنتَ وَلِىِّۦ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِى مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿101﴾

سورۃ یوسف آیت 101

(تو یوسفؑ نے اللہ سے دعا کی کہ) اے میرے رب! ۔ تو نے مجھے حکومت دی اور مجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر کا علم بھی سکھلایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! ۔ دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا ولی ہے۔ مجھے مسلمان والی موت ہی دینا اور مجھے صالحین میں شامل کرنا۔

الٓمٓر ۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ۗ وَٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ٱلْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿1﴾

سورۃ الرعد آیت 1

الف لام میم را۔ یہ کتاب (الہیٰ) کی آیات ہیں اور جو بھی تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے (سب) حق ہے بلکہ بہت سارے لوگ نہیں مانتے۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى رَفَعَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ يُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُم بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿2﴾

سورۃ الرعد آیت 2

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ پھر عرش پر مستوی ہوا اور سورج و چاند کو کام پر لگا دیا۔ کہ ہر ایک وقت معین تک رواں دواں ہے۔ سارے نظام (کائنات) کا وہی (اکیلا) منتظم ہے۔ وہ اپنی آیات کی کھول کھول کر وضاحت کرتا ہے تا کہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کر لو۔

۞ وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَءِذَا كُنَّا تُرَٰبًا أَءِنَّا لَفِى خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ ٱلْأَغْلَٰلُ فِىٓ أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿5﴾

سورۃ الرعد آیت 5

اگر تجھے تعجب کرنا ہے تو قابلِ تعجب ان کا یہ کہنا ہے کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا البتہ نئے سرے سے پیدا ہوں گے ؟۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہو چکے اور انہیں کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔ اور یہی اہل دوزخ ہیں کہ ہمیشہ وہ اس میں رہیں گے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِٱلسَّيِّئَةِ قَبْلَ ٱلْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ ٱلْمَثُلَٰتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿6﴾

سورۃ الرعد آیت 6

اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے ہی تجھ سے برائی کا بدلہ (یعنی عذاب) جلدی مانگتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے عذاب کی مثالیں (واقع) ہو چکی ہیں۔ اور بلاشبہ تیرا رب بنی نوع انسان کو باوجود ان کے ظلم کرنے کے معاف بھی کرتا رہتا ہے۔ اور بیشک تیرے رب کا عذاب بڑا سخت ہے۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦٓ ۗ إِنَّمَآ أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿7﴾ ع1

سورۃ الرعد آیت 7

اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں نازل ہوئی۔ بلاشبہ تم تو صرف آگاہی دینے والے ہو۔ اور ہر قوم کے لئے ایک رہنما وہادی ہوتا ہی (آیا) ہے۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ قُلِ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَٱتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِى ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُواْ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُواْ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ ﴿16﴾

سورۃ الرعد آیت 16

پوچھو کہ آسمانوں وزمین کا رب کون ہے۔ (ان ہی کا نپاتلا جواب) بتادو کہ اللہ۔ پوچھو کہ پھر کیوں تم اس (اللہ) کے علاوہ اوروں کو ولی اولیاء بنالیتے ہو جو اپنے آپ کے نفع ونقصان کے بھی مالک نہیں ہیں۔ کہہ دو کیا اندھا اور بصیرت والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں۔ بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہوا ہے کیا انہوں نے بھی اس (اللہ جل شانہ) جیسی کوئی مخلوقات

پیدا کی ہیں کہ مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی۔ کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہےاور وہ
واحد ویکتا اکیلا ہی زبردست ہے۔

لِلَّذِينَ ٱسْتَجَابُواْ لِرَبِّهِمُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ وَٱلَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُواْ لَهُۥ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِى
ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُۥ مَعَهُۥ لَٱفْتَدَوْاْ بِهِۦٓ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ سُوٓءُ ٱلْحِسَابِ وَمَأْوَىٰهُمْ
جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمِهَادُ ﴿18﴾ 2ع

سورۃ الرعد آیت 18

جن لوگوں نے اللہ کے حکم کو عملی طور پر قبول کرلیا ان کے لئے بھلائی (ہی بھلائی) ہو گی۔اور جنہوں نے اس کے حکم کو عملی طور پر قبول نہ کیا۔ (پھر) اگر روئے زمین کے سارے خزانے اوراس کے ساتھ اتنا کچھ اور بھی ان کے اختیار میں ہو تو وہ یہ سب کچھ اپنی (نجات کے) بدلے میں دے دیں۔ (تب بھی) ایسے لوگوں کا حساب برا ہی ہوگا اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

۞ أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ٱلْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰٓ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ
ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿19﴾ لا

سورۃ الرعد آیت 19

بھلا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھا ہو۔ بیشک یہ تو محض وہی سمجھتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ يَصِلُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوٓءَ ٱلْحِسَابِ﴿21﴾ط

سورۃ الرعد آیت 21

اور جن کو جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو جوڑ کر رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور برے حساب کا بھی خوف رکھتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُوا۟ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِٱلْحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى ٱلدَّارِ﴿22﴾لا

سورۃ الرعد آیت 22

اور جو لوگ اپنے رب کی رضامندی کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔ اور برائی کو بھلائی سے دور کر دیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا (کیا ہی خوب) گھر ہے۔

وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦۚ قُلْ إِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن
يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ﴿27﴾ ج صلے

سورۃ الرعد آیت 27

اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے کیوں نہیں اتری۔ کہہ دو کہ بلاشبہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے دیتا ہے۔ اور جو اس کی طرف رجوعِ انابت کرتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے۔

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَٰكَ فِىٓ أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَآ أُمَمٌ لِّتَتْلُوَاْ عَلَيْهِمُ ٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ
وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِٱلرَّحْمَٰنِۚ قُلْ هُوَ رَبِّى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴿30﴾

سورۃ الرعد آیت 30

(جس طرح ہم پہلے رسول بھیجتے رہے) اسی طرح ہم نے تجھے ایسی امت میں بھیجا ہے کہ جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں۔ تاکہ تم انہیں یہ (قرآن) پڑھ کر سنا دو جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اور یہ لوگ تو ربِ الرحمٰن کے منکر ہیں۔ کہہ دو کہ وہی تو میرا رب ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے میں تو اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

الٓر ۚ كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ ٱلنَّاسَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ
صِرَٰطِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿1﴾ لا

سورۃ إبراهيم آیت 1

الف لام را۔ یہ (قرآن کریم) ایک کتاب ہے۔ جسے ہم نے تیری طرف اس لئے نازل کیا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤ۔ اس اللہ کے راستے کی طرف بڑا غالب حقیقی تعریف کا حقدار ہے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَىٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ
يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم
بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿6﴾ ع1

سورۃ إبراهيم آیت 6

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے اوپر اللہ کی نعمتیں یاد کرو جب فرعون کی قوم سے تمہیں نجات دلادی۔ وہ تو تمہیں برے برے عذاب دیتے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی (سخت) آزمائش تھی۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِى لَشَدِيدٌ ﴿7﴾

سورۃ إبراهيم آيت 7

اور جب تمہارے رب نے (تمہیں) آگاہ کردیا تھا کہ بیشک اگر تم شکر گزاری کروگے تو میں ضرور تمہیں اور زیادہ نوازوں گا۔ اور اگر ناشکری کروگے تو البتہ (یادرکھنا) میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَآ أَوْ لَتَعُودُنَّ فِى مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰٓ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿13﴾ لا

سورۃ إبراهيم آيت 13

اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں اپنے ملک سے لازماً باہر نکال دیں گے یا کسی طرح بھی ہمارے دین میں واپس آجاؤ۔ تو ان کے رب نے ان (رسولوں) کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ضرور ان ظالم لوگوں کو ہلاک کردیں گے۔

مَّثَلُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَٰلُهُمْ كَرَمَادٍ ٱشْتَدَّتْ بِهِ ٱلرِّيحُ فِى يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا۟ عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلضَّلَٰلُ ٱلْبَعِيدُ ﴿18﴾

سورۃ إبراهيم آیت 18

جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ان کے اعمال اس راکھ جیسے ہیں کہ (جس پر) آندھی کے دن زور کی ہوا چلے (اور) اسے اڑا کر لے جائے۔ (اسی طرح) جو کچھ وہ کماتے رہے اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ میں نہ رہے گا۔ یہی تو پرلے درجے کی گمراہی ہے۔

وَأُدْخِلَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ﴿23﴾

سورۃ إبراهيم آیت 23

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہ ایسے جنت کے باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی اپنے رب کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے وہاں پر ان کا باہمی دعائیہ تحفہ سلام ہوگا۔

تُؤْتِىٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍۭ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿25﴾

سورۃ إبراهيم آیت 25

(جو) اپنے رب کے حکم سے ہر وقت اپنا پھل (ثمرہ) لاتا رہتا ہے۔ اور اللہ بنی نوع انسان کے لئے (ایسی) مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کریں۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا ٱلْبَلَدَ ءَامِنًا وَٱجْنُبْنِى وَبَنِىَّ أَن نَّعْبُدَ ٱلْأَصْنَامَ ﴿35﴾ط

سورة إبراهيم آيت 35

اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب !۔ اس شہر کو امن کا گہوارا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچالے۔

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِى فَإِنَّهُۥ مِنِّى ۖ وَمَنْ عَصَانِى فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿36﴾

سورة إبراهيم آيت 36

اے میرے رب !۔ بلاشبہ ان (مصنوعی معبودوں) نے بہت سارے انسانوں کو گمراہ کردیا پس جس نے میری پیروی کرلی تو البتہ وہ میرا ہے۔ اور جس نے نافرمانی کردی تو بیشک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

رَّبَّنَآ إِنِّىٓ أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِى بِوَادٍ غَيْرِ ذِى زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ ٱلْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا۟
ٱلصَّلَوٰةَ فَٱجْعَلْ أَفْـِٔدَةً مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهْوِىٓ إِلَيْهِمْ وَٱرْزُقْهُم مِّنَ ٱلثَّمَرَٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَشْكُرُونَ ﴿37﴾

سورة إبراهيم آیت 37

اے ہمارے رب !۔ میں نے اپنی کچھ اولاد تیرے عزت والے گھر (مکہ) کے اِک ایسے میدان میں بسادی ہے جہاں کھیتی بھی نہیں۔اے ہمارے رب !۔اس لئے کہ یہ نماز کو قائم رکھیں پس کچھ لوگوں کے دلوں کوان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں سے رزق دے تاکہ وہ شکرادا کریں۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِى وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ فِى ٱلْأَرْضِ
وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿38﴾

سورة إبراهيم آیت 38

اے ہمارے رب !۔ بیشک تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔اور اللہ سے زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى وَهَبَ لِى عَلَى ٱلْكِبَرِ إِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ ۚ إِنَّ رَبِّى لَسَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ ﴿39﴾

سورۃ إبراہیم آیت 39

سب طرح کی تعریف وشکر اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے بڑی عمر میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ بخشے۔ بلاشبہ میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے۔

رَبِّ ٱجْعَلْنِى مُقِيمَ ٱلصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿40﴾

سورۃ إبراہیم آیت 40

اے میرے رب !۔ مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنادے۔اے ہمارے رب !۔اور میری دعا قبول فرمالے۔

رَبَّنَا ٱغْفِرْ لِى وَلِوَٰلِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ ٱلْحِسَابُ ﴿41﴾ع6

سورۃ إبراہیم آیت 41

اے ہمارے رب ! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو (اس دن) بخش دینا۔جس دن حساب قائم ہوگا۔

وَأَنذِرِ ٱلنَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ ٱلْعَذَابُ فَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ رَبَّنَآ أَخِّرْنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ
نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ ٱلرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوٓا۟ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿44﴾ لا

سورة إبراهيم آیت 44

اور بنی نوع انسان کو اس دن سے آگاہ کردو کہ جب ان پر عذاب آپہنچے گا تب ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں تھوڑی سی مدت تک اور مہلت دیدے۔تاکہ ہم تیری دعوت کو عملی طور پر قبول کرلیں اور رسولوں کی پیروی کرلیں۔کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ ہم پر تو کبھی بھی زوال نہیں آئے گا؟۔

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهُۥ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿25﴾ ع2

سورة الحجر آیت 25

اور بلاشبہ تیرا رب ہی ان سب کو محشر میں جمع کرے گا۔بیشک وہ بڑا حکمت والا نہایت خبردار ہے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى خَٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن صَلْصَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿28﴾

سورة الحجر آیت 28

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں کھنکھناتے (بجنے والے) سڑے ہوئے گارے سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں۔

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِىٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿36﴾

سورۃ الحجر آیت 36

(اس نے) کہا کہ اے میرے رب! ۔ مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب کہ سب لوگ (روزِ قیامت) دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِى لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿39﴾ لا

سورۃ الحجر آیت 39

(اس نے) کہا کہ اے میرے رب! ۔ جیسا کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ البتہ (ایسے ہی) میں بھی زمین میں لازمی ان لوگوں کے گناہوں کو خوشنما بنا کے دکھاؤں گا۔ اور ان سب کو ضرور گمراہ کر کے رہوں گا۔

قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِۦٓ إِلَّا ٱلضَّآلُّونَ ﴿56﴾

سورۃ الحجر آیت 56

(ابراہیمؑ) بولے کہ سوائے ان لوگوں کے جو بہک جاتے ہیں اور کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے؟۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ ٱلْخَلَّٰقُ ٱلْعَلِيمُ﴿86﴾

سورۃ الحجر آیت 86

یقیناً تمہارا رب ہی سب کو پیدا کرنے والا (اور) ہر بات جاننے والا۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴿92﴾لا

سورۃ الحجر آیت 92

پس تمہارے رب کی قسم !۔ ہم ان سے ضرور پوچھیں گے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ﴿98﴾لا

سورۃ الحجر آیت 98

پس تم اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ المُلك کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو۔

وَٱعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ ٱلْيَقِينُ ﴿99﴾ع6

سورۃ الحجر آیت 99

اور (صرف) اپنے رب کی ہی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تمہارا یقینی (موت کا وقت) آجائے۔

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا۟ بَٰلِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ ٱلْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿7﴾لا

سورۃ النحل آیت 7

اور یہ (جانور) تمہارے بوجھوں کو اٹھا کر (ایسی جگہوں اور) ان شہروں تک لے جاتے ہیں جہاں تک تم بڑی جانکاہ کوشش کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے۔ بیشک تمہارا رب نہایت شفیق بہت زیادہ مہربان ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَآ أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوٓا۟ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿24﴾لا

سورۃ النحل آیت 24

اور جب ان (کافروں ناشکروں) سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟۔ تو وہ کہتے ہیں (وہ تو) پرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

۞ وَقِيلَ لِلَّذِينَ ٱتَّقَوْاْ مَاذَآ أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُواْ خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُواْ فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا
حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ ٱلْءَاخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿30﴾ لا

سورۃ النحل آیت 30

اور جب متقی لوگوں سے پوچھا جائے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ (دنیاوآخرت کی) بہترین خیر وبھلائی نازل کی ہے۔ احسان کرنے والوں کے لئے اس دنیا میں بھی بہتری ہے۔ اور البتہ آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے۔ اور متقی لوگوں کا تو کیا ہی عمدہ گھر ہے۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِىَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ ٱلَّذِينَ مِن
قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ ٱللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوٓاْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿33﴾

سورۃ النحل آیت 33

کیا اب (کافر ناشکرے) اس بات کے منتظر ہیں کہ ان پر فرشتے آجائیں یا تیرے رب کا حکم (عذاب) آجائے۔ اسی طرح ان سے پہلے گزرے لوگوں نے بھی کیا تھا۔ اور اللہ نے تو ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَعَلَىٰ رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُونَ﴿42﴾

سورۃ النحل آیت 42

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ بھی کرتے ہیں۔

أَوۡ يَأۡخُذَهُمۡ عَلَىٰ تَخَوُّفٖ فَإِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوفٞ رَّحِيمٌ﴿47﴾

سورۃ النحل آیت 47

یا انہیں خوفزدہ کرنے کے بعد پکڑ لے پس یقیناً (انہیں جو مہلت ملی ہے۔اس لئے کہ) تمہارا رب نہایت شفیق بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوۡقِهِمۡ وَيَفۡعَلُونَ مَا يُؤۡمَرُونَ ۩﴿50﴾6ع

سورۃ النحل آیت 50

وہ اپنے اس رب سے ڈرتے رہتے ہیں جو ان کے اوپر ہے اور انہیں جو کچھ بھی حکم دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔

ثُمَّ إِذَا كَشَفَ ٱلضُّرَّ عَنكُمۡ إِذَا فَرِيقٞ مِّنكُم بِرَبِّهِمۡ يُشۡرِكُونَ﴿54﴾لا

سورۃ النحل آیت 54

پھر جب وہ تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے۔ تو یکایک ہی تم میں سے کچھ لوگ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگ جاتے ہیں۔

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى ٱلنَّحْلِ أَنِ ٱتَّخِذِى مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ ٱلشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿68﴾ لا

سورۃ النحل آیت 68

اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور ان چھتریوں میں جن پر لوگ بیلیں چڑھاتے ہیں اپنے گھر (یعنی چھتے) بنایا کرو۔

ثُمَّ كُلِى مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ فَٱسْلُكِى سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنۢ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿69﴾

سورۃ النحل آیت 69

پھر ہر قسم کے میووں سے کھاتی رہ اور اپنے رب کے ہموار کردہ آسان راستوں پر چلتی رہ۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں جس میں بنی نوع انسان (کی کئی بیماریوں) کے لئے شفا ہے۔ بیشک اس میں بھی ان لوگوں کے لئے یقیناً بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

وَإِذَا رَءَا ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ شُرَكَآءَهُمْ قَالُوا۟ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا ٱلَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا۟
مِن دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا۟ إِلَيْهِمُ ٱلْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿86﴾ ج

سورۃ النحل آیت 86

اور جب مشرک اپنے (خود ساختہ) شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے رب! یہی ہیں ہمارے وہ شرکاء جن کو ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے۔ تو وہ ان کی بات واپس پھینکتے ہوئے ان سے کہیں گے کہ تم البتہ بالکل جھوٹے ہو۔

إِنَّهُۥ لَيْسَ لَهُۥ سُلْطَٰنٌ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿99﴾

سورۃ النحل آیت 99

بیشک اس کا زور ان پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

قُلْ نَزَّلَهُۥ رُوحُ ٱلْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِٱلْحَقِّ لِيُثَبِّتَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴿102﴾

سورۃ النحل آیت 102

کہہ دو کہ یہ (قرآن) روح القدس (جبرائیلؑ) کے ذریعے تیرے رب کی طرف سے برحق نزول ہوا ہے تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے۔ اور مسلمانوں کے لیے توسرچشمۂ ہدایت اور خوشخبری ہے۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ مِنۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوا۟ ثُمَّ جَٰهَدُوا۟ وَصَبَرُوٓا۟ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴿110﴾ع14

سورۃ النحل آیت 110

پھر بلاشبہ تمہارارب ان لوگوں کے لئے جو سخت آزمائش میں پڑنے کے بعد ہجرت کر گئے پھر جہاد کرتے رہےاور صبر کا ثبوت بھی دیا۔ یقینی طور پر تمہارارب ایسے اعمال کے بعد بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا۟ ٱلسُّوٓءَ بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوٓا۟ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴿119﴾ع15

سورۃ النحل آیت 119

پھر بلاشبہ تمہارا رب ان لوگوں کے لئے جو جہالت میں برے کام کرتے رہے پھر اس کے بعد وہ توبہ تائب ہو گئے اور اصلاح بھی کر لی۔ یقینی طور پر تمہارا رب اس کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

إِنَّمَا جُعِلَ ٱلسَّبْتُ عَلَى ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُوا۟ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿124﴾

سورۃ النحل آیت 124

البتہ ہفتے کا دن تو صرف انہی لوگوں پر مقرر کیا گیا تھا جو اس میں اختلاف کرتے تھے۔ اور بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

ٱدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحَسَنَةِ ۖ وَجَٰدِلْهُم بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿125﴾

سورۃ النحل آیت 125

لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے اپنے رب کے راستے کی طرف بلاؤ اور ان سے شائستہ انداز سے بحث کرو۔ بیشک تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ اور وہ ہدایت یافتہ کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَٰفِرِينَ حَصِيرًا ﴿8﴾

سورۃ الاسراء آیت 8

امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کر دے۔ اور اگر تم پھر وہی (حرکتیں) کروگے تو ہم بھی وہی (وہی پہلے والا سلوک) دھرائیں گے۔ اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔

وَجَعَلْنَا ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ءَايَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَآ ءَايَةَ ٱلَّيْلِ وَجَعَلْنَآ ءَايَةَ ٱلنَّهَارِ مُبْصِرَةً
لِّتَبْتَغُوا۟ فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا۟ عَدَدَ ٱلسِّنِينَ وَٱلْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَىْءٍ فَصَّلْنَٰهُ
تَفْصِيلًا ﴿12﴾

سورۃ الاسراء آیت 12

اور ہم نے دن اور رات کو دو نشانیاں بنایا ہے۔ رات کی نشانی کو تاریک بنایا اور دن کی نشانی کو روشن تاکہ تم اپنے رب کا فضل (یعنی) روزی تلاش کرو اور برسوں کا شمار اور حساب جان لو۔ اور ہم نے ہر چیز کی تفصیلی وضاحت کردی ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ ٱلْقُرُونِ مِنۢ بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿17﴾

سورۃ الاسراء آیت 17

اور نوحؑ کے بعد ہم نے بہت ساری قوموں کو (ان کے گناہوں کی پاداش میں) ہلاک کردیا تھا۔ اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر نگاہِ بصیرت سے دیکھنے والا کافی ہے۔

كُلًّا نُّمِدُّ هَٰٓؤُلَآءِ وَهَٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ﴿20﴾

سورۃ الاسراء آیت 20

یہ تیرے رب کی بخشش و عطا میں سے ہے جو ہم اِن کی بھی اور اُن کی بھی ہر ایک کی مدد کرتے ہیں۔ اور تمہارے رب کی عطا کسی پر بھی رکی ہوئی نہیں ہے۔

۞ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿23﴾

سورۃ الاسراء آیت 23

اور یہ تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کسی کی بھی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرتے رہو۔ اور جب کبھی بھی ان دو میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ تو ان کو اُف تک بھی نہ کہو۔ اور نہ ہی ان کو جھڑکا کرو۔ اور ان دونوں سے ادب واحترام کے ساتھ بات کیا کرو۔

وَٱخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ ٱلذُّلِّ مِنَ ٱلرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ٱرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِى صَغِيرًا ﴿24﴾ ط

سورۃ الاسراء آیت 24

اور ان دونوں کے سامنے شفقت وعاجزی کے ساتھ جھکے رہو۔ اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے میرے رب جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھے (شفقت سے) سے پالا پوسا ہے اسی طرح اُن (کے حال) پر بھی تو رحم فرما۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِى نُفُوسِكُمْ ۚ إِن تَكُونُواْ صَٰلِحِينَ فَإِنَّهُۥ كَانَ لِلْأَوَّٰبِينَ غَفُورًا ﴿25﴾

سورۃ الاسراء آیت 25

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر تم صالح بن کے رہے تو بلاشبہ وہ رجوع کرنے والوں کے لئے بہت بخشنے والا ہے۔

إِنَّ ٱلْمُبَذِّرِينَ كَانُوٓاْ إِخْوَٰنَ ٱلشَّيَٰطِينِ ۖ وَكَانَ ٱلشَّيْطَٰنُ لِرَبِّهِۦ كَفُورًا ﴿27﴾

سورۃ الاسراء آیت 27

بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان تو اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ٱبْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ﴿28﴾

سورۃ الاسراء آیت 28

اور اگر تمہیں (تنگ دستی کے باعث ان مستحق) لوگوں سے اعراض کرنا پڑے اس انتظار میں کہ تمہارے رب کی طرف سے رحمت وکشائش آجائے جس کی تم امید رکھتے ہو۔ تو ان سے نرم بات کہہ دیا کرو۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿30﴾ ع3

سورۃ الاسراء آیت 30

بیشک تمہارا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں کشادگی اور تنگی کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے حال سے بڑا باخبر ہے اور (ان کو) گہرائی سے دیکھتا ہے۔

كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُۥ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿38﴾

سورۃ الاسراء آیت 38

ان عادتوں کی ہر برائی تمہارے رب کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے۔

ذَٰلِكَ مِمَّآ أَوْحَىٰٓ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ ٱلْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتُلْقَىٰ فِى جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ﴿39﴾

سورۃ الاسراء آیت 39

یہ سب حکمت و دانائی کی ان باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تمہاری طرف وحی کی ہیں۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی بھی دوسرے عبادت کیے جانے والے (معبود) نہ بنا لینا۔ ورنہ تم ملامت زدہ اور دھتکارے ہوئے جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے۔

أَفَأَصْفَىٰكُمْ رَبُّكُم بِٱلْبَنِينَ وَٱتَّخَذَ مِنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنَٰثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا
عَظِيمًا ﴿40﴾4ع

سورۃ الإسراء آیت 40

کیا پھر تمہارے رب نے تمہیں تو چن چن کر بیٹے دیدیئے اور خود اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا۔ بلاشبہ تم بہت بڑا بول بولتے ہو۔

وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى
ٱلْقُرْءَانِ وَحْدَهُۥ وَلَّوْا۟ عَلَىٰٓ أَدْبَٰرِهِمْ نُفُورًا ﴿46﴾

سورۃ الإسراء آیت 46

اور ہم ان کے دلوں پر (ان کے شدید انکار کی وجہ سے) پردہ حائل ہو جانے دیتے ہیں تاکہ اسے سمجھ ہی نہ سکیں۔ اور ان کے کانوں میں گرانی ڈال دیتے ہیں۔ اور جب تم قرآن میں صرف اور صرف اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کا ذکر کرتے ہو تو یہ نفرت سے بدکتے ہوئے اپنی پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ عَلَيْهِمْ
وَكِيلًا ﴿54﴾

سورۃ الإسراء آیت 54

تمہارا رب تم کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر چاہے تم پر رحم کردے اور اگر چاہے تمہیں عذاب دیدے۔ اور ہم نے تمہیں ان لوگوں پر کوئی ذمہ دار بنا کر تو نہیں بھیجا۔

وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ ٱلنَّبِيِّۦنَ عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ وَءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ زَبُورًا ﴿55﴾

سورۃ الإسراء آیت 55

اور تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ بھی آسمانوں و زمین میں ہے۔ اور البتہ یقیناً ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اور ہم نے داؤدؑ کو زبور عنایت کی تھی۔

أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُۥ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُۥٓ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿57﴾

سورۃ الإسراء آیت 57

یہ لوگ جن سے دعائیں مانگتے ہیں وہ تو خود اپنے رب سے قربت کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کون ان میں (اللہ جل شانہ کے) زیادہ قریب ہو پاتا ہے اور اسی سے مہربانی کی امیدیں لگائے رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ تیرے رب کا عذاب ڈر جانے کے لائق ہی ہے۔

وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِٱلنَّاسِ ۚ وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِىٓ أَرَيْنَٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَٱلشَّجَرَةَ ٱلْمَلْعُونَةَ فِى ٱلْقُرْءَانِ ۚ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَٰنًا كَبِيرًا ﴿60﴾ 6ع

سورۃ الإسراء آیت 60

اور جب ہم نے تمہیں کہہ دیا کہ بلاشبہ تیرے رب نے اس بنی نوع انسان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور جو خواب ہم نے تمہیں دکھایا تھا اور وہ ملعون درخت جس کا ذکر قرآن میں ہے ان کو ہم نے لوگوں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ اور ہم تو انہیں ڈراتے دھمکاتے ہیں مگر یہ ڈرانا دھمکانا ان کی شرارت و سرکشی اور بھی بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿65﴾

سورۃ الإسراء آیت 65

بیشک میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کچھ بھی زور وغلبہ نہیں۔اور تیرا رب ہی وکیل وکارساز کافی ہے۔

رَّبُّكُمُ ٱلَّذِى يُزْجِى لَكُمُ ٱلْفُلْكَ فِى ٱلْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِكُمْ
رَحِيمًا ﴿66﴾

سورۃ الإسراء آیت 66

تمہارا رب وہ ہے جو دریا وسمندر میں تمہارے لئے کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔بیشک وہ تم پر بہت مہربان ہے۔

وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِۦ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰٓ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿79﴾

سورۃ الإسراء آیت 79

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو جو تیرے لئے اضافی ہے۔امید ہے کہ عنقریب تیرا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کردے۔

وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِى مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِى مُخْرَجَ صِدْقٍ وَٱجْعَل لِّى مِن لَّدُنكَ
سُلْطَٰنًا نَّصِيرًا ﴿80﴾

سورۃ الاسراء آیت 80

اور دعا کرو کہ اے میرے رب !۔ مجھے (مدینے میں) سچائی کے ساتھ داخل کر اور سچائی کے ساتھ ہی مجھے نکال۔ اور میرے لئے (خاص) اپنے پاس سے غلبہ اور نصرت عطا فرما۔

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِۦ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا ﴿84﴾ 9ع

سورۃ الاسراء آیت 84

کہہ دو کہ ہر شخص اپنے اپنے طریقے پر کام کرتا ہے پس تمہارا رب ہی اچھی طرح واقف ہے کہ کون سب سے زیادہ سیدھے رستے پر ہے !۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿85﴾

سورۃ الاسراء آیت 85

اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ روح تو میرے رب کا امر (اور شانِ ربانی) ہے اور (در حقیقت) تم لوگوں کو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔

إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُۥ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿87﴾

سورۃ الاسراء آیت 87

مگر (اس کا سلب نہ کرنا) صرف تمہارے رب کی رحمت ہے بلاشبہ اس کا تم پر بڑا ہی فضل ہے۔

أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ
تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَٰبًا نَّقْرَؤُهُۥ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّى هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿93﴾ ع10

سورۃ الاسراء آیت 93

یا تمہارے پاس کوئی سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تو تمہارے چڑھنے کا یقین بھی (تب تک) نہیں کریں گے جب تک کہ ہمارے پاس تم کوئی ایسی کتاب نہ لے آؤ جسے ہم خود پڑھ لیں ۔(اے نبی) کہہ دو کہ میرا رب بالکل پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا بشر ہوں۔

قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّىٓ إِذًا لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ ٱلْإِنفَاقِ ۚ وَكَانَ
ٱلْإِنسَٰنُ قَتُورًا ﴿100﴾ ع11

سورۃ الاسراء آیت 100

کہہ دو کہ اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے بھی تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے انہیں بند ہی کیے رکھتے۔ اور انسان بڑا ہی تنگ دل ہے۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ أَنزَلَ هَٰٓؤُلَآءِ إِلَّا رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ بَصَآئِرَ وَإِنِّى لَأَظُنُّكَ يَٰفِرْعَوْنُ مَثْبُورًا ﴿102﴾

سورۃ الإسراء آیت 102

(موسیٰؑ نے) کہا البتہ یقیناً یہ تو تجھے معلوم ہے کہ یہ (معجزے) آسمانوں اور زمین کے مالک ہی نے لوگوں کو (حق) سمجھانے کے لئے نازل کیے ہیں۔ اور اے فرعون !۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ بلا شبہ تم ہلاکت زدہ آدمی ہو۔

وَيَقُولُونَ سُبْحَٰنَ رَبِّنَآ إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ﴿108﴾

سورۃ الإسراء آیت 108

اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب بالکل پاک ہے۔ بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہے گا۔

إِذْ أَوَى ٱلْفِتْيَةُ إِلَى ٱلْكَهْفِ فَقَالُوا۟ رَبَّنَآ ءَاتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ
أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿10﴾

سورۃ الکھف آیت 10

جب ان چند نوجوانوں نے غار میں پناہ لی تو دعا کرنے لگے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم پر اپنے ہاں سے خصوصی رحمت نازل فرما اور ہمارے لئے اس کام میں رشد و ہدایت کا سامان مہیا کر دے۔

نَّحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِٱلْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ ءَامَنُوا۟ بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَٰهُمْ هُدًى ﴿13﴾ ق صلے

سورۃ الکھف آیت 13

ہم تمہیں ان کا حقیقتِ حال سناتے ہیں۔ بیشک وہ کئی نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کو مزید ہدایت بھی عطا کی تھی۔

وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا۟ فَقَالُوا۟ رَبُّنَا رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَا۟ مِن
دُونِهِۦٓ إِلَٰهًا ۖ لَّقَدْ قُلْنَآ إِذًا شَطَطًا ﴿14﴾

سورۃ الکھف آیت 14

اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا تھا جب وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ ہمارا رب آسمانوں و زمین کا رب ہے ہم اس کے علاوہ کسی کو بھی عبادت کے لائق سمجھ کر ہرگز نہ پکاریں گے۔ (اگر ایسا ہوا) تو یقینی طور پر ہم نے بہت ہی نامعقول بات کہہ دی۔

وَإِذِ ٱعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ فَأْوُۥٓا۟ إِلَى ٱلْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِۦ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقًا ﴿16﴾

سورۃ الکھف آیت 16

اور جب تم ان (مشرکوں) سے اور جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کیا کرتے ہیں الگ ہو ہی گئے ہو۔ تو غار میں جا کر رہو تمہارا رب تم پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا اور تمہارے کاموں میں بھی آسانی (کا سامان) فراہم کر دے گا۔

وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوا۟ بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا۟ لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا۟ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَٱبْعَثُوٓا۟ أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِۦٓ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَآ أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ﴿19﴾

سورۃ الکہف آیت 19

اوراسی طرح ہم نے انہیں جگا اٹھایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے (کچھ) پوچھ لیں۔ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ تم (یہاں) کتنی دیر ٹھہرے رہے ہو۔انہوں نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔ (پھر) بولے تمہارا رب ہی اچھی طرح جانتا ہے کہ کتنی دیر تم ٹھہرے رہے ہو۔اب اپنے میں سے کسی کو اپنا یہ سکہ دے کر شہر بھیجو وہ دیکھے کہ کون سا کھانا حلال و پاکیزہ ہے تو اس میں سے کھانا لے آئے۔اور احتیاط کرتے ہوئے جائے اور تمہارے متعلق ہرگز کسی کو نہ بتائے۔

وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوٓاْ أَنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَآ إِذْ يَتَنَٰزَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ ۖ فَقَالُواْ ٱبْنُواْ عَلَيْهِم بُنْيَٰنًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ ٱلَّذِينَ غَلَبُواْ عَلَىٰٓ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿21﴾

سورۃ الکہف آیت 21

اوراسی طرح ہم نے (لوگوں پر) ان کی خبر ظاہر کر دی تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے وعدے) میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں۔اس وقت لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے پھر (کوئی) بولا ان پر ایک عمارت بنا دو۔ان کا رب ان کے حال کو خوب جانتا ہے۔اور (کوئی) جوان کے معاملات پر غلبہ رکھتے تھے کہنے لگے کہ ہم ان (کے غار) پر ضرور ایک مسجد بنا دیں گے۔

سَيَقُولُونَ ثَلَٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِٱلْغَيْبِ ۖ
وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّىٓ أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا
تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَآءً ظَٰهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿22﴾ 3ع

سورۃ الکھف آیت 22

بعض کہیں گے تین تھے چوتھا ان کا کتا تھا اور بعض اٹکل پچو سے کہیں گے پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا۔ اور بعض کہیں گے سات تھے آٹھواں ان کا کتا تھا۔ کہہ دو ان کی تعداد میرا رب ہی خوب جانتا ہے ان کی حقیقت تو بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ پس تم بھی ان کے بارے میں سرسری سی گفتگو ہی کرنا اور نہ ہی ان کے بارے میں کسی سے کچھ پوچھنا۔

إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَٱذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰٓ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّى لِأَقْرَبَ مِنْ
هَٰذَا رَشَدًا ﴿24﴾

سورۃ الکھف آیت 24

مگر (ان شاء اللہ کہنا) کہ اگر اللہ چاہے۔ اور جب اللہ کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر (اس کا نام) لے لو اور دعا کیا کرو۔ کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ رشد وہدایت نصیب کرے۔

وَٱتْلُ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِۦ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِۦ
مُلْتَحَدًا ﴿27﴾

سورۃ الکھف آیت 27

اور اپنے رب کی کتاب سے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے پڑھتے رہا کرو اس کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں ہے اور تم اس کے علاوہ کوئی بھی جائے پناہ نہیں پاؤ گے۔

وَٱصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِىِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ ۖ وَلَا
تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُۥ عَن ذِكْرِنَا
وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ وَكَانَ أَمْرُهُۥ فُرُطًا ﴿28﴾

سورۃ الکھف آیت 28

اور ان لوگوں کے ساتھ رہ کر ہی صبر کرو جو صبح اور شام اپنے رب سے دعائیں مانگا کرتے ہیں اور اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔ تم اپنی نگاہِ التفات کو ان سے نہ ہٹالینا کہ دنیاوی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جاؤ۔ اور اس شخص کا کہنا (ہرگز) نہ مان لینا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل ہونے دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کا بندہ بن کر رہ گیا ہے اور اس کا معاملہ ایک حد سے گزر گیا ہے۔

وَقُلِ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلظَّٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِن يَسْتَغِيثُوا۟ يُغَاثُوا۟ بِمَآءٍ كَٱلْمُهْلِ يَشْوِى ٱلْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ ٱلشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿29﴾

سورۃ الکھف آیت 29

اور کہہ دو کہ یہ (قرآن) تو تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے۔ پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔ بیشک ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے فریاد رسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا (جو) مونہوں کو جھلسا دے گا۔ کیا ہی برا وہ پانی ہوگا اور کیا ہی بری وہ (آخری) آرام گاہ ہوگی۔

وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّى لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ﴿36﴾

سورۃ الکھف آیت 36

اور نہ ہی میں خیال کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہوگی اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو (وہاں پر بھی) ضرور اس سے اچھی جگہ پاؤں گا۔

لَّٰكِنَّا۠ هُوَ ٱللَّهُ رَبِّى وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّىٓ أَحَدًا ﴿38﴾

سورۃ الکہف آیت 38

لیکن میرا رب تو اللہ ہی ہے اور میں اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔

فَعَسَىٰ رَبِّىٓ أَن يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ
فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ﴿40﴾ لا

سورۃ الکہف آیت 40

تو بعید از قیاس نہیں کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بھی بہتر عطا کر دے اور (تمہارے اس باغ) پر آسمان
سے کوئی آفت بھیج دے تو وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے۔

وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِۦ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَآ أَنفَقَ فِيهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ
عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِى لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّىٓ أَحَدًا ﴿42﴾

سورۃ الکہف آیت 42

اور اس (کے باغ) کو آفت نے آ گھیرا پس وہ اس پر کفِ افسوس ملنے والا ہو گیا۔ اور جو مال اس نے اس باغ پر خرچ کیا تھا وہ اپنی چھتریوں پر گر کر رہ گیا۔ اور کہنے لگا کہ کاش میں اپنے واحد و یکتا اکیلے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتا۔

ٱلْمَالُ وَٱلْبَنُونَ زِينَةُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَٱلْبَٰقِيَٰتُ ٱلصَّٰلِحَٰتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ﴿46﴾

سورۃ الکہف آیت 46

مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی رونق و زینت ہیں اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں۔ وہ ثواب کے لحاظ سے تمہارے رب کے ہاں بہت اچھی اور امید کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہیں۔

وَعُرِضُوا۟ عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍۭ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ﴿48﴾

سورۃ الکہف آیت 48

اور سب تیرے رب کے حضور صف باندھے پیش کیے جائیں گے (ارشاد ہوگا کہ) البتہ یقیناً تم اسی طرح ہمارے سامنے آگئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ بلکہ تم نے تو خیال کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے (قیامت کا)) کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا۔

وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ فَتَرَى ٱلْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَٰوَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا ٱلْكِتَٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصَىٰهَا ۚ وَوَجَدُوا۟ مَا عَمِلُوا۟ حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴿49﴾ ع6

سورۃ الکھف آیت 49

اور (جب) کتاب (سامنے) رکھی جائے گی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں ہوگا وہ اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بد بختی! ۔ یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ تو کسی چھوٹی بات کو چھوڑا ہے اور نہ ہی بڑی کو مگر اس میں شمار ہے۔ اور جو جو عمل بھی کئے ہوں گے سب حاضر (یعنی موجود) پائیں گے۔ اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کیا کرتا۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ ٱلْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ
أَمْرِ رَبِّهِۦٓ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُۥ وَذُرِّيَّتَهُۥٓ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِى وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّۢ ۚ بِئْسَ لِلظَّٰلِمِينَ
بَدَلًا ﴿50﴾

سورۃ الکھف آیت 50

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا پس اپنے رب کے حکم سے نافرمانی کرلی۔ پھر کیا تم مجھے (یعنی اللہ کو) چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو ولی اولیاء بناتے ہو حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں۔ اور ظالم لوگوں کے لئے (اللہ کی جگہ) کیا ہی برا بدل ہے۔

وَمَا مَنَعَ ٱلنَّاسَ أَن يُؤْمِنُوٓا۟ إِذْ جَآءَهُمُ ٱلْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّهُمْ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمْ
سُنَّةُ ٱلْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ ٱلْعَذَابُ قُبُلًا ﴿55﴾

سورۃ الکھف آیت 55

اور جب ان لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو ان کو ایمان لانے اور اپنے رب سے معافی مانگنے پر کسی چیز نے منع نہیں کیا۔ سوائے اس کے کہ ان کے ساتھ بھی پرانی امتوں کا سا معاملہ پیش آجائے یا عذابِ الٰہی ان کے سامنے آجائے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِىَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى ٱلْهُدَىٰ فَلَن يَهْتَدُوٓاْ إِذًا أَبَدًا ﴿57﴾

سورۃ الکھف آیت 57

اور اس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جسے اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے پھر وہ ان کو نظر انداز کر دے اور اسے بھول جائے کہ کیا کچھ اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے۔ بلاشبہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے حائل ہونے دیئے ہیں کہ اس (حق کو) سمجھ نہ پائیں۔ اور ان کے کانوں میں اک گرانی پیدا ہونے دی ہے (کہ حق کو نہ سن پائیں)۔ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ بھی تو وہ ہرگز کبھی بھی راہِ ہدایت پر آنے والے نہیں ہیں۔

وَرَبُّكَ ٱلْغَفُورُ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُواْ لَعَجَّلَ لَهُمُ ٱلْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُواْ مِن دُونِهِۦ مَوْئِلًا ﴿58﴾

سورۃ الکھف آیت 58

اور تیرا رب تو بڑا معاف کرنے والا صاحبِ رحمت ہے۔ اگر ان کے کرتوتوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی عذاب بھیج دیتا۔ بلکہ ان کے لئے ایک معیاد مقرر کر دی گئی ہے جس کے سوا کوئی بھی وعدے کی جگہ وہ ہر گز نہیں پائیں گے۔

فَأَرَدْنَآ أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَوٰةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿81﴾

سورۃ الکھف آیت 81

پھر ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس کے بدلہ میں ان کو ایسی اولاد دے۔ جو پاکیزگی میں بھی اس سے بہتر اور محبت میں بھی اس سے بڑھ کر ہو۔

وَأَمَّا ٱلْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِى ٱلْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُۥ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ
أَبُوهُمَا صَٰلِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَآ أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ
وَمَا فَعَلْتُهُۥ عَنْ أَمْرِى ۚ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿82﴾ ط 10 ع

سورۃ الکھف آیت 82

اور وہ جو دیوار تھی پس وہ اس شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ (دفن) تھا اور ان کا باپ ایک صالح آدمی تھا۔ پس تیرے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ کر اپنا خزانہ (صحیح

سلامت) نکال لیں۔اور یہ سب کچھ میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا یہ تمہارے رب کی ہی مہربانی ہے۔
یہ تھی حقیقت ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے۔

قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُۥ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِۦ فَيُعَذِّبُهُۥ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿87﴾

سورۃ الکھف آیت 87

(ذوالقرنین نے) کہا کہ جو ان میں (اللہ کی نافرمانی سے) ظلم کرے گا اسے تو ہم سزا دیں گے۔ پھر (جب) وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا۔تو وہ بھی اسے بڑا سخت عذاب دے گا۔

قَالَ مَا مَكَّنِّى فِيهِ رَبِّى خَيْرٌ فَأَعِينُونِى بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿95﴾لا

سورۃ الکھف آیت 95

(ذوالقرنینؑ نے) کہا خرچ کے لئے میرے رب نے مجھے جو اختیار بخشا ہے وہ کافی بہتر ہے پس قوت (بازو) سے میری مدد کرو کہ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنادوں۔

قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّى ۖ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّى جَعَلَهُۥ دَكَّآءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّى حَقًّا ﴿98﴾ط

سورۃ الکھف آیت 98

(ذوالقرنینؑ نے) کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آ جائے گا تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر کے ہموار کر دے گا۔اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهِۦ فَحَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَزْنًا﴿105﴾

سورۃ الکھف آیت 105

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات سے اور اس کے سامنے حاضری سے انکار کیا۔ تو ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے پس ہم قیامت کے دن ان کے (اعمال کا) کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔

قُل لَّوْ كَانَ ٱلْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّى لَنَفِدَ ٱلْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَٰتُ رَبِّى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِۦ مَدَدًا﴿109﴾

سورۃ الکھف آیت 109

کہہ دو کہ اگر میرے رب کی صفات وکلمات لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بنالیا جائے تو میرے رب کے اوصاف وکلمات پورے ہونے سے پہلے ہی سمندر ختم ہو جائے۔اور اگرچہ اس کی مدد کے لئے ہم ویسا ہی سمندر اور لے آئیں۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا ﴿110﴾ 12ع

سورۃ الکہف آیت 110

(اے نبیؐ) کہہ دو کہ البتہ میں بھی صرف تمہارے جیسا ہی بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ یقیناً تمہاری عبادت کے لائق صرف واحد و یکتا اکیلا اللہ ہے۔ پھر جو کوئی بھی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہیئے کہ اچھے اعمال کرے اور اپنے اکیلے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ بنائے۔

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُۥ زَكَرِيَّآ ﴿2﴾ ج صلے

سورۃ مریم آیت 2

یہ تیرے رب کی مہربانی کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی۔

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿3﴾

سورۃ مریم آیت 3

جب اس نے اپنے رب سے خفیف سی (ہلکی سی) آواز میں دعا کی۔

قَالَ رَبِّ إِنِّى وَهَنَ ٱلْعَظْمُ مِنِّى وَٱشْتَعَلَ ٱلرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿4﴾

سورۃ مریم آیت 4

(اور) دعا کی۔اے میرے رب !۔ بیشک ادھیڑپن سے میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر بھی شعلہ مارنے (یعنی سفید ہونے) لگا ہے۔اور اے میرے رب !۔ میں تجھ سے مانگ کر کبھی بھی محروم نہیں رہا۔

يَرِثُنِى وَيَرِثُ مِنْ ءَالِ يَعْقُوبَ ۖ وَٱجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿6﴾

سورۃ مریم آیت 6

جو میرا بھی وارث ہو۔اور اولادِ یعقوبؑ کی میراث کا بھی مالک ہو اور اے میرے رب !۔ اسے اپنا رضا جو بندہ ہی بنانا۔

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِى غُلَٰمٌ وَكَانَتِ ٱمْرَأَتِى عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ ٱلْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿8﴾

سورۃ مریم آیت 8

اس نے کہا کہ اے میرے رب ! ۔ میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟۔جب کہ میری بیوی بالکل بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔

قَالَ كَذَٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿9﴾

سورۃ مریم آیت 9

کہا کہ ایسے ہی ہوگا تیرے رب کا ارشاد ہے کہ یہ مجھ پر بالکل آسان ہے۔اور میں نے اس سے پہلے تمہیں بھی تو پیدا کیا ہے جبکہ تم کچھ بھی نہیں تھے۔

قَالَ رَبِّ ٱجْعَل لِّىٓ ءَايَةً ۚ قَالَ ءَايَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ ٱلنَّاسَ ثَلَٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿10﴾

سورۃ مریم آیت 10

کہا۔اے میرے رب ! ۔ میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرمادے۔ارشاد ہوا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم تندرست ہوتے ہوئے بھی تین راتوں تک لوگوں سے بات نہ کر پاؤ گے۔

قَالَ إِنَّمَآ أَنَا۠ رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَـٰمًا زَكِيًّا ﴿19﴾

سورۃ مریم آیت 19

(اس نے) کہا کہ البتہ میں تو بس تمہارے رب کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں تا کہ تجھے پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔

قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُۥٓ ءَايَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿21﴾

سورۃ مریم آیت 21

(فرشتے نے) کہا تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ ایسے ہی (بلا شرکتِ بشر پیدا) ہو گا۔ یہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ ہم اسے بنی نوع انسان کے لئے ایک نشانی قرار دیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

فَنَادَىٰهَا مِن تَحْتِهَآ أَلَّا تَحْزَنِى قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿24﴾

سورۃ مریم آیت 24

پھر اس کے نیچے کی جانب سے فرشتے نے اس کو پکارا کہ غمگین نہ ہو۔ یقیناً تمہارے رب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

وَإِنَّ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿36﴾

سورۃ مریم آیت 36

اور بیشک (وہی) اللہ میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے۔ پس اسی کی عبادت کیا کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

قَالَ سَلَٰمٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ بِى حَفِيًّا ﴿47﴾

سورۃ مریم آیت 47

(ابراہیمؑ نے) کہا کہ سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو) میں اپنے رب سے تمہارے لئے بخشش کی دعا کروں گا بیشک وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے۔

وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَأَدْعُوا۟ رَبِّى عَسَىٰٓ أَلَّآ أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّى شَقِيًّا ﴿48﴾

سورۃ مریم آیت 48

اور میں تم سے اور جن سے بھی تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو کنارہ کشی کرتا ہوں۔ اور میں تو اپنے رب ہی کو پکارا کروں گا امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر کبھی محروم نہیں رہوں گا۔

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُۥ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِۦ مَرْضِيًّا ﴿55﴾

سورۃ مریم آیت 55

اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتا تھا۔ اور وہ اپنے رب کے ہاں نہایت پسندیدہ تھا۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُۥ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿64﴾ ج

سورۃ مریم آیت 64

اور (فرشتوں نے کہا کہ) ہم تیرے رب کے حکم کے علاوہ نہیں اتر سکتے۔ جو کچھ ہمارے آگے ہے یا جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کچھ اسی کا ہے۔ اور تیرا رب کبھی بھولنے والا نہیں۔

رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَٱعْبُدْهُ وَٱصْطَبِرْ لِعِبَٰدَتِهِۦ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُۥ سَمِيًّا ﴿65﴾ ع4

سورۃ مریم آیت 65

(وہی تو) آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ پس اسی کی عبادت کیا کرو اور اس کی عبادت پر ثابت قدم رہو۔ کیا تم اس کے کسی ہم نام وہمسر کو جانتے ہو؟۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَٱلشَّيَٰطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿68﴾ ج

سورۃ مریم آیت 68

پس تمہارے رب کی قسم !۔ ہم ان کو اور شیطانوں کو لازمی جمع کریں گے پھر ہم ضرور ان کو گھٹنوں کے بل جہنم کے گرد حاضر کریں گے۔

وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿71﴾ ج

سورۃ مریم آیت 71

اور تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا گزر اس (جہنم) پر سے نہ ہو۔ یہ حتمی طے شدہ فیصلہ ہے جو تمہارے رب پر لازم ہے۔

وَيَزِيدُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ هُدًى ۗ وَٱلْبَٰقِيَٰتُ ٱلصَّٰلِحَٰتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿76﴾

سورة مریم آیت 76

اور جو لوگ ہدایت پر ہیں اللہ انہیں مزید ہدایت عطا کرتا ہے۔اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں تمہارے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہت ہی بہتر ہیں۔

إِنِّىٓ أَنَا۠ رَبُّكَ فَٱخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۖ إِنَّكَ بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿12﴾ط

سورة طہٰ آیت 12

یقیناً میں ہی تمہارا رب ہوں پس تم اپنے جوتے اتار دو۔بیشک تم پاکیزہ وادی طویٰ میں موجود ہو۔

قَالَ رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِى ﴿25﴾لا

سورة طہٰ آیت 25

موسیٰؑ نے کہا کہ اے میرے رب !۔ میرے لئے میرا سینہ کھول دے۔

قَالَا رَبَّنَآ إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَآ أَوْ أَن يَطْغَىٰ ﴿45﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 45

وہ دونوں کہنے لگے کہ اے ہمارے رب ! ۔البتہ ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا یہ کہ (پہلے سے) زیادہ سرکش ہو جائے۔

فَأْتِيَاهُ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَٰكَ
بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىٰ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿47﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 47

پس تم دونوں اس کے پاس جاؤاور کہو کہ بیشک ہم تمہارے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں ۔(مدعا یہ ہے) کہ بنی اسرائیل کو عذاب مت دیتے رہو اور انہیں ہمارے ساتھ جانے دو۔ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں۔اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو (اللہ جل شانہ کی) ہدایت پر چلے۔

قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَٰمُوسَىٰ ﴿49﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 49

(فرعون نے) پوچھا کہ اے موسیٰؑ ! ۔پھر تم دونوں کا رب کون ہے؟۔

قَالَ رَبُّنَا ٱلَّذِىٓ أَعْطَىٰ كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿50﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 50

(موسیٰؑ نے) کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی مناسب شکل وصورت عطا کی پھر ہدایت کی راہ بھی دکھادی۔

قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّى فِى كِتَٰبٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّى وَلَا يَنسَى ﴿52﴾ز

سورۃ طٰہٰ آیت 52

(موسیٰؑ نے) کہا کہ ان کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔ میرا رب نہ تو غلطی کرتا ہے نہ ہی بھولتا ہے۔

فَأُلْقِىَ ٱلسَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِرَبِّ هَٰرُونَ وَمُوسَىٰ ﴿70﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 70

پس (ایسا جو دیکھا تو) سب جادو گر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے کہ ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ کے رب پر ایمان لائے۔

إِنَّآ ءَامَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَٰيَٰنَا وَمَآ أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ ٱلسِّحْرِ ۗ وَٱللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ﴿73﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 73

یقیناً ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور (اسے بھی) جو تم نے ہم سے زبردستی جادو کرایا۔ ہمارے لئے اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

إِنَّهُۥ مَن يَأْتِ رَبَّهُۥ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُۥ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿74﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 74

بلاشبہ جو بھی اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا تو بیشک اس کے لئے جہنم ہے جس میں نہ تو وہ مرے گا اور نہ ہی (چین سے) جی پائے گا۔

قَالَ هُمْ أُولَآءِ عَلَىٰٓ أَثَرِى وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴿84﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 84

(موسیٰؑ نے) کہا کہ وہ لوگ بھی میرے پیچھے ہی آ رہے ہیں اور اے میرے رب !۔ میں نے تیری طرف آنے میں اس لئے جلدی کی کہ تو راضی ہو جائے۔

فَرَجَعَ مُوسَىٰٓ إِلَىٰ قَوْمِهِۦ غَضْبَٰنَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ ٱلْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِى ﴿86﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 86

پھر موسیٰؑ غم و غصے کی حالت میں اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے (اور) کہنے لگے کہ اے میری قوم !۔ کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟۔ کیا پھر اس عہد کی مدت تمہیں لمبی معلوم ہونے لگی تھی؟۔ یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب نازل ہو جائے اس لئے تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَٰرُونُ مِن قَبْلُ يَٰقَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِۦ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ ٱلرَّحْمَٰنُ فَٱتَّبِعُونِى وَأَطِيعُوٓا۟ أَمْرِى ﴿90﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 90

اور البتہ یقیناً ہارونؑ نے تو انہیں پہلے سے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم البتہ اس سے صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ تمہارا رب رحمٰن ہی ہے پس میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّى نَسْفًا ﴿105﴾

سورۃ طہ آیت 105

اور تم سے (بروزِ قیامت) پہاڑوں کا حال پوچھتے ہیں پس کہہ دو کہ میرا رب انہیں اُڑا کر بکھیر دے گا۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِٱلْقُرْءَانِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰٓ إِلَيْكَ وَحْيُهُۥ ۖ وَقُل رَّبِّ زِدْنِى عِلْمًا ﴿114﴾

سورۃ طہ آیت 114

پس اللہ ہی بادشاہ حقیقی (اور) اعلیٰ اونچے مرتبے والا ہے۔ اور قرآن کی وحی جو تیری طرف بھیجی جاتی ہے اسے (پڑھنے) میں تم جلدی نہ کیا کرو جب تک اس کا اترنا پورا نہ ہو جائے۔ اور دعا کیا کرو کہ اے میرے رب! مجھے اور بھی زیادہ علم عطا فرما۔

فَأَكَلَا مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا سَوۡءَٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخۡصِفَانِ عَلَيۡهِمَا مِن وَرَقِ ٱلۡجَنَّةِۚ
وَعَصَىٰٓ ءَادَمُ رَبَّهُۥ فَغَوَىٰ ﴿121﴾ص صلے

سورۃ طٰہٰ آیت 121

پھر دونوں نے اس درخت سے کھالیا توان پر ان کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے۔اور آدمؑ نے اپنے رب کے حکم کے خلاف کر دیا پھر راہِ راست سے بھٹک گیا۔

ثُمَّ ٱجۡتَبَٰهُ رَبُّهُۥ فَتَابَ عَلَيۡهِ وَهَدَىٰ ﴿122﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 122

پھر اس کے رب نے اسے (نبوت کے لئے) چن لیا پھر اس کی توبہ قبول کی اور سیدھی راہ بھی دکھادی۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِيٓ أَعۡمَىٰ وَقَدۡ كُنتُ بَصِيرٗا ﴿125﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 125

وہ کہے گا کہ اے میرے رب !۔ تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو (دنیا میں) دیکھتا بھالتا تھا۔

وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنۢ بِـَٔايَـٰتِ رَبِّهِۦ ۚ وَلَعَذَابُ ٱلْـَٔاخِرَةِ أَشَدُّ
وَأَبْقَىٰٓ ﴿127﴾

سورة طٰه آیت 127

اور ہم اس کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے نکل جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور البتہ آخرت کا عذاب تو بڑا ہی سخت اور دیر پا ہے۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿129﴾ ط

سورة طٰه آیت 129

اور اگر تمہارے رب کی طرف سے پہلے سے ایک بات طے نہ ہو جاتی اور وقت معین کیا ہوا نہ ہوتا تو عذاب لازمی طور پر آ چکا ہوتا۔

فَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ
وَمِنْ ءَانَآئِ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ ٱلنَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿130﴾

سورة طٰه آیت 130

پس جو کچھ بھی یہ (استہزائی و خود ساختہ) باتیں بناتے ہیں ان پر صبر کرلو اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیا کرو۔ اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے اطراف پر بھی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الخالق کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو تاکہ تمہیں حقیقی خوشی و رضا نصیب ہو جائے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿131﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 131

اور ان کی طرف نگاہ اٹھا کر ہرگز نہ دیکھنا جو ہم نے مختلف لوگوں کی آزمائش کے لئے دنیاوی شان و شوکت دے رکھی ہے۔ اور تمہارے رب کا دیا ہوا رزق بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

وَقَالُوا۟ لَوْلَا يَأْتِينَا بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّهِۦٓ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِى ٱلصُّحُفِ ٱلْأُولَىٰ ﴿133﴾

سورۃ طٰہٰ آیت 133

اور کہتے ہیں کہ یہ اپنے رب کی طرف سے ہمارے پاس کوئی معجزاتی نشانی کیوں نہیں لاتا۔ کیا ان کے پاس پہلے صحیفوں کی دلیل نہیں آچکی؟۔

وَلَوْ أَنَّآ أَهْلَكْنَٰهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِۦ لَقَالُواْ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ﴿134﴾

سورۃ طہ آیت 134

اور اگر ہم ان کو (کسی رسول کے بھیجنے سے) پہلے ہی کسی عذاب میں ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ اے ہمارے رب!۔ تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیج دیا؟۔ تاکہ ہم ذلیل ورسوا ہونے سے پہلے ہی تیرے کلام واحکام پر چل لیتے!۔

مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا ٱسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ﴿2﴾لا

سورۃ الانبیاء آیت 2

ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جب بھی کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو وہ اسے کھیل کود میں لگے لگے ہی سنتے ہیں۔

قَالَ رَبِّى يَعْلَمُ ٱلْقَوْلَ فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ﴿4﴾

سورۃ الانبیاء آیت 4

(رسول نے) کہہ دیا کہ میرا رب تو آسمان وزمین کی ساری باتیں جانتا ہے۔اور وہ بڑا ہی سننے والا اور ہر بات جاننے والا ہے۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿22﴾

سورۃالأنبیاء آیت 22

اگران دونوں (آسمان وزمین) میں اللہ کے علاوہ اور بھی عبادت کیے جانے والے (معبود) ہوتے تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ یہ جو باتیں بھی (اللہ کے متعلق) بناتے بیان کرتے ہیں عرش کا مالک اللہ توان باتوں سے بالکل پاک ہے۔

قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ مِنَ ٱلرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ ﴿42﴾

سورۃالأنبیاء آیت 42

پوچھو کہ کون ہے جو تمہیں رات اور دن میں ربِ الرحمٰن (کے عذاب) سے بچا سکتا ہے؟۔ (نہیں) بلکہ وہ تو اپنے رب کے ذکرو یاد سے ہی منہ موڑے ہوئے ہیں۔

وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ﴿46﴾

سورۃ الأنبياء آيت 46

اور البتہ اگران کو تمہارے رب کے عذاب ذراسا جھونکا چھو بھی جائے۔ توضرور چیخ اٹھیں کہ ہائے ہماری بد بختی!۔ یقینی طور پر ہم ہی ظالم تھے۔

ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِٱلْغَيْبِ وَهُم مِّنَ ٱلسَّاعَةِ مُشْفِقُونَ﴿49﴾

سورۃ الأنبياء آيت 49

جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور قیامت سے بھی خوف زدہ رہتے ہیں۔

قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلَّذِى فَطَرَهُنَّ وَأَنَا۠ عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ ٱلشَّٰهِدِينَ﴿56﴾

سورۃ الأنبياء آيت 56

(ابراہیمؑ نے) کہا (نہیں) بلکہ تمہارا رب تو آسمانوں اور زمین کا بھی رب ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور میں اسی بات کا قائل و گواہ ہوں۔

۞ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿83﴾ ج صلے

سورۃ الأنبیاء آیت 83

اور ایوبؑ (کا بھی ذکر کرو) کہ جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ بلاشبہ مجھے بیماری نے چھو لیا ہے۔ اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

وَزَكَرِيَّآ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ رَبِّ لَا تَذَرْنِى فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْوَٰرِثِينَ ﴿89﴾ ج صلے

سورۃ الأنبیاء آیت 89

اور زکریا (کا بھی ذکر کرو) جب اس نے اپنے رب سے دعا کی۔ اے میرے رب! ۔ مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔ اور تو ہی سب وارثوں سے بہتر ہے۔

إِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُونِ ﴿92﴾

سورۃ الأنبیاء آیت 92

بلاشبہ یہ سب لوگ تمہاری دینی ملت ہیں جو حقیقت میں ایک ہی دینِ امت ہے اور میں ہی تمہارا رب ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو۔

قُلَ رَبِّ ٱحْكُم بِٱلْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿112﴾ ع7

سورۃ الانبیاء آیت 112

(آخرکار نبیؐ نے بھی) کہہ دیا کہ اے میرے رب ! ۔حق کے ساتھ فیصلہ کر دے۔اور ہمارا رب تو بڑا ہی مہربان ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے ان (من گھڑت) باتوں پر جو تم بناتے بیان کرتے ہو۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيمٌ ﴿1﴾

سورۃ الحج آیت 1

اے بنی نوع انسان اپنے رب (کی ناراضگی) سے ڈرو۔بیشک قیامت کا زلزلہ ایک بہت ہی بھاری شے ہے۔

۞ هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ ۖ فَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ ٱلْحَمِيمُ ﴿19﴾ ج

سورۃ الحج آیت 19

یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں باہم جھگڑا کر رہے ہیں۔تو ان میں سے جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے ان کے سروں پر تو کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَٰتِ ٱللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُۥ عِندَ رَبِّهِۦ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ ٱلْأَنْعَٰمُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱجْتَنِبُوا۟ ٱلرِّجْسَ مِنَ ٱلْأَوْثَٰنِ وَٱجْتَنِبُوا۟ قَوْلَ ٱلزُّورِ ﴿30﴾

سورۃ الحج آیت 30

یہی (حکم) ہے جو بھی اللہ کی معزز و محترم کردہ چیزوں کی تعظیم کرے تو اس کے رب کے نزدیک اس کے لئے یہ بہت بہتر ہے۔ اور تمہارے لئے مویشی حلال کر دیئے ہیں سوائے ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے رہے ہیں۔ پس تم بتوں کی ناپاکی سے بچ کے رہو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّآ أَن يَقُولُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَٰمِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَٰتٌ وَمَسَٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا ٱسْمُ ٱللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿40﴾

سورۃ الحج آیت 40

یہ تو وہ لوگ ہیں جو ناحق ان کے گھروں سے نکال دیئے گئے صرف یہ کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا۔ تو خانقاہیں۔ اور عیسائی گرجے۔ اور یہودی معبد خانے۔ اور

مسجدیں تک ڈھادی جاتیں جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔اور جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔بیشک وہ بہت طاقت والا نہایت غلبے والا ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِٱلْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿47﴾

سورة الحج آیت 47

اور تم سے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور اللہ اپنے وعدے کے ہر گز خلاف نہیں کرے گا ۔اور بیشک تمہارے رب کے نزدیک ایک گھڑی تم لوگوں کے شمار کئے ہوئے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

وَلِيَعْلَمَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا۟ بِهِۦ فَتُخْبِتَ لَهُۥ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهَادِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿54﴾

سورة الحج آیت 54

اور اس لئے بھی کہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ یہ تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اللہ کے سامنے ہی عاجزی کریں۔ اور بیشک جو لوگ ایمان لے آئیں اللہ ان کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔

لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ ۖ فَلَا يُنَٰزِعُنَّكَ فِى ٱلْأَمْرِ ۚ وَٱدْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿67﴾

سورۃ الحج آیت 67

ہر اُمت کے لئے ہم نے طریقہ کار مقرر کر دیا ہے جس پر وہ چلتے ہیں۔ پھر انہیں ہرگز تمہارے ساتھ اس معاملے میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے۔ پس تم اپنے رب کی طرف بلاتے رہو۔ بیشک تم البتہ سیدھے راستے پر ہو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱرْكَعُوا۟ وَٱسْجُدُوا۟ وَٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمْ وَٱفْعَلُوا۟ ٱلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۩ ﴿77﴾ ج

سورۃ الحج آیت 77

اے ایمان والو ! ۔ رکوع کرتے۔ اور سجدے کرتے۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے۔ اور بھلائی کے کام کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاسکو۔

قَالَ رَبِّ ٱنصُرْنِى بِمَا كَذَّبُونِ ﴿26﴾

سورة المؤمنون آیت 26

(نوحؑ نے) دعا کی کہ اے میرے رب ! ۔ میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلادیا ہے۔

وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِى مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْمُنزِلِينَ ﴿29﴾

سورة المؤمنون آیت 29

اور دعا کرنا کہ اے میرے رب ! ۔ مجھے اترنے والی مبارک جگہ پر ہی اتارنا تو ہی بہترین اتارنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ ٱنصُرْنِى بِمَا كَذَّبُونِ ﴿39﴾

سورة المؤمنون آیت 39

(رسول نے) دعا کی کہ اے میرے رب ! ۔ میری مدد کر کیونکہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلادیا ہے۔

وَإِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱتَّقُونِ ﴿52﴾

سورۃالمؤمنون آیت 52

اور بیشک یہ تمہاری امت ایک ہی دینی امت ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں پس مجھ ہی سے ڈرو۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿57﴾ لا

سورۃالمؤمنون آیت 57

بیشک جو اپنے رب کی ہیبت سے ڈرنے والے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ هُم بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿58﴾ لا

سورۃالمؤمنون آیت 58

اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿59﴾ لا

سورۃالمؤمنون آیت 59

اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتے۔

وَٱلَّذِينَ يُؤْتُونَ مَآ ءَاتَوا۟ وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَٰجِعُونَ ﴿60﴾ لا

سورۃ المؤمنون آیت 60

اور جو دے سکتے ہیں دے دیتے ہیں اور ان کے دلوں میں اس بات کا ڈر و خوف رہتا ہے کہ ان کو اپنے رب کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿72﴾

سورۃ المؤمنون آیت 72

یا (کیا) تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو پس تمہارے رب کی اجرت ہی بہتر ہے۔ اور وہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

وَلَقَدْ أَخَذْنَـٰهُم بِٱلْعَذَابِ فَمَا ٱسْتَكَانُوا۟ لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿76﴾

سورۃ المؤمنون آیت 76

اور البتہ یقیناً ہم نے ان کو عذاب میں بھی مبتلا کیا پھر بھی وہ اپنے رب کے سامنے نہ تو گڑگڑائے اور نہ ہی عجز وانکساری سے دعا کی۔

قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ ٱلسَّبْعِ وَرَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ﴿86﴾

سورۃ المؤمنون آیت 86

پوچھو کہ سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟۔

قُل رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّى مَا يُوعَدُونَ﴿93﴾ لا

سورۃ المؤمنون آیت 93

(اے نبیؐ) دعا کرو کہ اے میرے رب!۔ جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے اگر تو واقعی میرے سامنے نازل کر دکھائے۔

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِى فِى ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿94﴾

سورۃ المؤمنون آیت 94

تو اے میرے رب!۔ مجھے ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔

وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَٰتِ ٱلشَّيَٰطِينِ ﴿97﴾ لا

سورۃ المؤمنون آیت 97

اور دعا کیا کرو !۔اے میرے رب !۔ میں شیطانی وسوسوں واکساہٹوں سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں۔

وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ﴿98﴾

سورۃ المؤمنون آیت 98

اور اے میرے رب !۔ میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس پر بھی کہ وہ (شیطان) میرے پاس بھی پھٹک سکیں۔

حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَهُمُ ٱلْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ٱرْجِعُونِ ﴿99﴾ لا

سورۃ المؤمنون آیت 99

(لوگ غفلت میں رہتے ہیں) یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب !۔ مجھے (ایک بار) پھر دنیا میں واپس بھیج دے۔

قَالُواْ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّينَ ﴿106﴾

سورۃ المؤمنون آیت 106

کہیں گے کہ اے ہمارے رب !۔ ہم پر ہماری بد بختی چھا گئی تھی اور ہم راستے سے بھٹک گئے تھے۔

رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَٰلِمُونَ ﴿107﴾

سورۃ المؤمنون آیت 107

اے ہمارے رب !۔ ہمیں اس (جہنم) سے نکال دے اگر پھر بھی ہم اعادہ کریں تو بیشک ہم ہی ظالم ہوں گے۔

إِنَّهُۥ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِى يَقُولُونَ رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿109﴾ ج صلے

سورۃ المؤمنون آیت 109

بیشک میرے بندوں میں ایک ایسا فریق بھی تھا جو دعا کیا کرتا تھا کہ اے ہمارے رب !۔ ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی بہترین رحم کرنے والا ہے۔

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْكَرِيمِ ﴿116﴾

سورۃ المؤمنون آیت 116

پس اللہ کا مرتبہ نہایت ہی عالیشان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی تو عرش کریم کا مالک ہے۔

وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿117﴾

سورۃ المؤمنون آیت 117

اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی اور عبادت کیے جانے والے (معبود) کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی بھی دلیل وسند نہیں۔ تو البتہ اس کا حساب صرف اس کے رب کے پاس ہے۔ بیشک کافر وناشکرے لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

وَقُل رَّبِّ ٱغْفِرْ وَٱرْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿118﴾ 6ع

سورۃ المؤمنون آیت 118

اور دعا کیا کرو کہ اے میرے رب ! ۔مجھے معاف کردے اور (مجھ پر) رحم فرما اور تو ہی بہترین رحم کرنے والا ہے۔

لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ خَٰلِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔولًا ﴿16﴾

سورۃ الفرقان آیت 16

وہاں جو چاہیں گے ان کے لئے میسر ہوگا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ ایک وعدہ ہے جو واجب الادا ہے جس کا (پورا کرنا) تمہارے رب کی ذمہ داری ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّآ إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ ٱلطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِى ٱلْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿20﴾ 2ع

سورۃ الفرقان آیت 20

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے یقیناً سبھی البتہ کھانا کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں بھی چلا پھرا کرتے تھے۔ اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنا دیا ہے کیا تم صبر و ثبات پر قائم رہو گے ؟۔ اور تیرا رب تو سب کچھ گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔

۞ وَقَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ ٱسْتَكْبَرُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿21﴾

سورۃ الفرقان آیت 21

اور جو لوگ ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہ بھیج دیئے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے۔ البتہ یقینی طور پر انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سرکشی میں حد سے گزر گئے ہیں۔

وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِى ٱتَّخَذُوا۟ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ مَهْجُورًا ﴿30﴾

سورۃ الفرقان آیت 30

اور (بارگاہِ الٰہی میں) رسول کہے گا کہ اے میرے رب!۔ بلاشبہ میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ ٱلْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿31﴾

سورۃ الفرقان آیت 31

اور ہم اسی طرح مجرموں کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے رہے ہیں۔ اور ہدایت کرنے اور مدد کرنے کے لئے تمہارا رب ہی کافی ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ ٱلظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُۥ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا ٱلشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿45﴾ لا

سورۃ الفرقان آیت 45

کیا تم اپنے رب کی (قدرت) کی طرف دیکھتے بھالتے نہیں کہ کیسے وہ سائے کو پھیلا دیتا ہے؟ اور اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن بنا دیتا۔ پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنا دیا۔

وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُۥ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿54﴾

سورۃ الفرقان آیت 54

اور وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے بشر کو پانی سے پیدا کیا پھر اسے صاحب نسب اور سسرالی رشتوں والا بنا دیا ۔اور تمہارا رب تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ ٱلْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِۦ ظَهِيرًا ﴿55﴾

سورۃ الفرقان آیت 55

اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسے ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو ان کو کوئی فائدہ پہنچا سکیں اور نہ ہی نقصان۔ اور کافر و ناشکرا تو اپنے رب کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے۔

قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَن شَآءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلًا ﴿57﴾

سورۃ الفرقان آیت 57

(ان سے) کہہ دو کہ میں تم سے اس (عظیم کام) کی اجرت نہیں مانگتا۔ مگر (بس اتنا ہی کہ) جو بھی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے۔

وَٱلَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَـٰمًا ﴿64﴾

سورۃ الفرقان آیت 64

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے سامنے سجدے میں اور (باادب) کھڑے ہو کر راتیں گزار دیتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿65﴾ ق صلے

سورۃالفرقان آیت 65

اور جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ ہم سے دوزخ کا عذاب دور ہی رکھنا بیشک اس کا عذاب بڑا چمٹ جانے والا ہے۔

وَٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا۟ عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿73﴾

سورۃالفرقان آیت 73

اور وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیات سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے (بلکہ غور و فکر کرتے ہیں)۔

وَٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّـٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿74﴾

سورۃالفرقان آیت 74

اور وہ جو (اللہ سے) دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا دے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُاْ بِكُمْ رَبِّى لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿77﴾ ع6

سورۃ الفرقان آیت 77

کہہ دو کہ اگر تم (اللہ سے) دعائیں نہیں مانگتے تو میرا رب بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا۔ پس یقیناً تم نے تو جھٹلا ہی دیا پس عنقریب اس کی سزا بھی لازمی ہو گی۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿9﴾ ع1

سورۃ الشعراء آیت 9

اور بیشک تمہارا رب تو خوب غالب ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰٓ أَنِ ٱئْتِ ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿10﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 10

اور جب تمہارے رب نے موسیٰؑ کو ندیٰ دی کہ اس ظالم قوم کے پاس جاؤ۔

قَالَ رَبِّ إِنِّىٓ أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ﴿12﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 12

(موسیٰؑ نے) کہا کہ اے میرے رب ! ۔ میں البتہ ڈرتا ہوں کہ یہ مجھے جھوٹا سمجھ لیں۔

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿16﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 16

تو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ یقیناً ہم رب العالمین کے رسول ہیں۔

فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِى رَبِّى حُكْمًا وَجَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿21﴾

سورۃ الشعراء آیت 21

پھر جب میں نے تمہارا ڈر محسوس کیا تو تم میں سے بھاگ گیا پھر میرے رب نے مجھے حکمت و دانائی عطا کی اور مجھے رسول بنا دیا۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿23﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 23

فرعون نے پوچھا کہ یہ رب العالمین کیا ہوتا ہے؟۔

قَالَ رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَآ ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿24﴾

سورۃالشعراء آیت 24

(موسیٰؑ نے) کہاکہ وہ آسمانوں وزمین اور جوکچھ ان کے درمیان ہے ان سب کارب ہے۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو۔

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ءَابَآئِكُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿26﴾

سورۃالشعراء آیت 26

(موسیٰؑ نے) کہاکہ وہ تو تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پرانے آباؤاجداد کا بھی رب ہے۔

قَالَ رَبُّ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَآ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿28﴾

سورۃالشعراء آیت 28

(موسیٰؑ نے) کہاکہ مشرق ومغرب اور جوان کے درمیان ہے سب کارب ہے۔ اگر تم عقل رکھتے ہو۔

قَالُوٓاْ ءَامَنَّا بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿47﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 47

(اور) کہنے لگے کہ ہم اس سارے جہانوں کے رب پر ایمان لے آئے۔

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ﴿48﴾

سورۃ الشعراء آیت 48

جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا رب ہے۔

قَالُوا۟ لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ﴿50﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 50

انہوں نے کہا کچھ بھی پرواہ نہیں۔ یقیناً ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔

إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَٰيَٰنَآ أَن كُنَّآ أَوَّلَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴿51﴾ط 3 ع

سورۃ الشعراء آیت 51

البتہ ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں کو معاف کرے گا اس لئے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہیں۔

قَالَ كَلَّآۖ إِنَّ مَعِىَ رَبِّى سَيَهْدِينِ ﴿62﴾

سورۃ الشعراء آیت 62

(موسیٰؑ نے) کہا کہ ہرگز نہیں! ۔ یقیناً میرا رب میرے ساتھ ہے وہ ضرور مجھے راہ بتائے گا۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿68﴾ ع4

سورۃ الشعراء آیت 68

اور بیشک تمہارا رب بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّىٓ إِلَّا رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿77﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 77

پس سارے جہانوں کے رب کے علاوہ بیشک وہ سب میرے دشمن ہیں۔

رَبِّ هَبْ لِى حُكْمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿83﴾ لا

سورۃ الشعراء آیت 83

اے میرے رب !۔ مجھے حکمت ودانائی عطا فرما اور صالحین میں شامل کرلے۔

إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿98﴾

سورۃ الشعراء آیت 98

جب کہ ہم تم (جیسے شیطان صفت لوگوں) کو رب العالمین کے برابر ٹھہرا لیتے تھے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ﴿104﴾5ع

سورۃ الشعراء آیت 104

اور بیشک تمہارا رب توخوب غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿109﴾ج

سورۃ الشعراء آیت 109

اور میں تم سے اس کام کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو (اللہ جل شانہ) رب العالمین کے ذمے ہے۔

إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّى ۖ لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿113﴾ ج

سورۃ الشعراء آیت 113

ان (کے اعمال) کا حساب میرے رب کے ذمے ہے۔ کاش تمہیں شعور ہو جاتا۔

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِى كَذَّبُونِ ﴿117﴾ ج صلے

سورۃ الشعراء آیت 117

(نوحؑ نے) دعا کی۔ کہ اے میرے رب ! ۔ بلاشبہ میری قوم نے تو مجھے جھٹلا دیا ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿122﴾ 6ع

سورۃ الشعراء آیت 122

اور بیشک تمہارا رب تو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿127﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 127

اور میں تم سے اس کام کی کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو (اللہ جل شانہ) رب العالمین کے ذمے ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ﴿140﴾7ع

سورۃ الشعراء آیت 140

اور بیشک تمہارا رب تو خوب غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿145﴾ط

سورۃ الشعراء آیت 145

اور میں تم سے اس کام کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو (اللہ) رب العالمین کے ذمے ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ﴿159﴾8ع

سورۃ الشعراء آیت 159

اور بیشک تمہارا رب تو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿164﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 164

اور میں تم سے اس کام کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو (اللہ جل شانہ) رب العالمین کے ذمے ہے۔

وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿166﴾

سورۃ الشعراء آیت 166

اور تمہارے رب نے جو تمہارے لئے بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو۔ بلکہ تم تو حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔

رَبِّ نَجِّنِى وَأَهْلِى مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿169﴾

سورۃ الشعراء آیت 169

(لوطؑ نے دعا کی کہ) اے میرے رب! ۔ مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کرتوتوں (کے وبال) سے نجات دے دے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿175﴾ ع9

سورۃ الشعراء آیت 175

اور بیشک تمہارا رب تو خوب غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿180﴾ ط

سورۃ الشعراء آیت 180

اور میں تم سے اس کام کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو (اللہ جل شانہ) رب العالمین کے ذمے ہے۔

قَالَ رَبِّىٓ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿188﴾

سورۃ الشعراء آیت 188

(شعیبؑ نے) کہا کہ میرا رب اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿191﴾ ع10

سورۃ الشعراء آیت 191

اور بیشک تمہارا رب تو بڑا غالب نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَإِنَّهُۥ لَتَنزِيلُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿192﴾ط

سورۃ الشعراء آیت 192

اور بلاشبہ یہ قرآن تو رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُودِىَ أَنۢ بُورِكَ مَن فِى ٱلنَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿8﴾

سورۃ النمل آیت 8

پھر جب موسیٰؑ وہاں آئے تو ندیٰ دی گئی کہ نہایت ہی بابرکت ہے وہ جو آگ میں اور اس کے پاس ہے ۔اور اللہ بالکل پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَدْخِلْنِى بِرَحْمَتِكَ فِى عِبَادِكَ ٱلصَّٰلِحِينَ﴿19﴾

سورۃ النمل آیت 19

تو (سلیمان) اس کی بات پر مسکراتے ہوئے ہنس پڑا اور دعا کی کہ اے میرے رب !۔ مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکرادا کر سکوں جن سے تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو نوازا ہے۔اور ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے صالحین بندوں میں داخل فرما لے۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ۩ ﴿26﴾

سورۃ النمل آیت 26

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے وہی تو عرش عظیم کا مالک ہے۔

قَالَ ٱلَّذِى عِندَهُۥ عِلْمٌ مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَءَاهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُۥ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّى لِيَبْلُوَنِىٓ ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّى غَنِىٌّ كَرِيمٌ ﴿40﴾

سورۃ النمل آیت 40

اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ اس سے پہلے کہ تم آنکھ جھپکو میں اسے تمہارے پاس حاضر کئے دیتا ہوں۔ پھر جب اس نے اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا۔ کہ یہ میرے رب کا فضل و کرم ہی ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو بس البتہ وہ اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو بلاشبہ میرا رب بھی (اس سے) بے پرواانہایت کرم کرنے والا ہے۔

قِيلَ لَهَا ٱدْخُلِى ٱلصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُۥ
صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَٰنَ لِلَّهِ
رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿44﴾ ع3

سورۃ النمل آیت 44

(پھر) اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جا۔ تو جب اس نے اس (کے فرش) کو دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھا۔ اور (پائینچوں سے کپڑا اٹھا کر) اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ (سلیمانؑ نے) کہا البتہ یہ ایسا محل ہے جس میں (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ وہ بول اٹھی اے میرے رب! ۔ یقیناً میں نے اپنے اوپر ظلم ہی کیے رکھا اور (اب) میں سلیمانؑ کے ساتھ رب العالمین کی مسلم ہو جاتی ہوں۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿73﴾

سورۃ النمل آیت 73

اور بیشک تمہارا رب بنی نوع انسان پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے لیکن ان میں بہت سارے لوگ شکر نہیں ادا کرتے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿74﴾

سورۃ النمل آیت 74

اور بلاشبہ تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہوتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِى بَيْنَهُم بِحُكْمِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْعَلِيمُ ﴿78﴾ ج لا

سورۃ النمل آیت 78

بیشک تمہارا رب (بروزِ قیامت) ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کردے گا۔ وہ بڑا غالب خوب جاننے والا ہے۔

إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ ٱلْبَلْدَةِ ٱلَّذِى حَرَّمَهَا وَلَهُۥ كُلُّ شَىْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿91﴾ لا

سورۃ النمل آیت 91

بلاشبہ مجھے بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اسے محترم قرار دیا ہے اور ہر ایک چیز اسی کی ہے۔ اور مجھے تو حکم ملا ہے کہ میں مسلمانوں میں رہوں۔

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿93﴾ 7ع

سورۃ النمل آیت 93

اور کہہ دو۔ کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا اور تم انہیں پہچان لوگے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو تمہارا رب اس سے بالکل غافل نہیں ہے۔

قَالَ رَبِّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى فَٱغْفِرْ لِى فَغَفَرَ لَهُۥٓ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿16﴾

سورۃ القصص آیت 16

(اللہ کے حضور) دعا کی کہ اے میرے رب !۔ یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کرلیا پس مجھے بخش دے تو اللہ نے اس کو بخش دیا' بیشک وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ أَنۡعَمۡتَ عَلَيَّ فَلَنۡ أَكُونَ ظَهِيرٗا لِّلۡمُجۡرِمِينَ﴿17﴾

سورۃ القصص آیت 17

کہنے لگا کہ اے میرے رب ! ۔ جیسے کہ تو نے مجھ پر فضل و کرم کیا ہے میں بھی (آئندہ) کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفٗا يَتَرَقَّبُۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ ٱلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿21﴾ع2

سورۃ القصص آیت 21

تو موسیٰؑ وہاں سے کچھ خوفزدہ کچھ (خبر لیتا ہوا) چوکس نکل کھڑا ہوا (اور) دعا کرنے لگا کہ اے میرے رب ! ۔ مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلۡقَآءَ مَدۡيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّيٓ أَن يَهۡدِيَنِي سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ﴿22﴾

سورۃ القصص آیت 22

اور جب موسیٰؑ نے (مصر سے) مدین کا رخ کیا تو کہنے لگا امید ہے کہ میرا رب سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرما دے گا۔

فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰٓ إِلَى ٱلظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّى لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿24﴾

سورۃ القصص آیت 24

تو موسیٰؑ نے ان دونوں کے لئے (بکریوں کو) پانی پلا دیا اور پھر وہاں سے ہٹ کر سائے کی طرف آ گیا اور دعا کی کہ اے میرے رب!۔ تو البتہ جو بھی خیر و نعمت مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

فَلَمَّآ أَتَىٰهَا نُودِىَ مِن شَٰطِئِ ٱلْوَادِ ٱلْأَيْمَنِ فِى ٱلْبُقْعَةِ ٱلْمُبَٰرَكَةِ مِنَ ٱلشَّجَرَةِ أَن يَٰمُوسَىٰٓ إِنِّىٓ أَنَا ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿30﴾لا

سورۃ القصص آیت 30

پھر جب وہ اس کے پاس پہنچا۔ تو اس وادی کے دائیں کنارے سے۔ اس مبارک مقام کے درخت سے۔ آواز دیا گیا کہ اے موسیٰؑ!۔ یقینی طور پر میں سارے جہانوں کا رب اللہ ہوں۔

ٱسْلُكْ يَدَكَ فِى جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ وَٱضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ ٱلرَّهْبِ ۖ فَذَٰنِكَ بُرْهَٰنَانِ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِي۟هِۦٓ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمًا فَٰسِقِينَ ﴿32﴾

سورۃ القصص آیت 32

(اور) اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو۔وہ بغیر کسی تکلیف و بیماری کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا (مگر خوف نہ کرنا) اور خوف سے بچنے کے لئے اپنا بازو اپنی طرف سمیٹ لینا۔فرعون اور اس کے درباریوں کو پیش کرنے کے لئے یہ تمہارے رب کی دو نشانیاں ہیں۔کہ یقیناً وہ بہت فاسق لوگ ہیں۔

قَالَ رَبِّ إِنِّى قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَن يَقْتُلُونِ ﴿33﴾

سورۃ القصص آیت 33

موسیٰؑ نے کہا کہ اے میرے رب! ۔البتہ ان کا ایک آدمی مجھ سے قتل ہو گیا تھا پس مجھے خوف ہے کہ وہ (کہیں) مجھے مار ہی نہ ڈالیں۔

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّىٓ أَعْلَمُ بِمَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ مِنْ عِندِهِۦ وَمَن تَكُونُ لَهُۥ عَٰقِبَةُ ٱلدَّارِ ۖ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿37﴾

سورۃ القصص آیت 37

اور موسیٰؑ نے کہا میرا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے۔ اور عاقبت کا گھر کس کے لئے اچھا ہے؟۔ بیشک ظالم لوگ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ ٱلطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَٰكِن رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّآ أَتَىٰهُم
مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿46﴾

سورة القصص آیت 46

اور نہ تم کوہ طور کے دامن میں موجود تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی تھی۔ بلکہ (تجھے بھیجنا) تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے تاکہ تم اس قوم کو آگاہ کردو جس کے پاس تم سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا نہیں آیا تاکہ وہ غور و فکر سے نصیحت حاصل کرلیں۔

وَلَوْلَآ أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا۟ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا
رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿47﴾

سورة القصص آیت 47

اور (رسول بھیجنا اس لئے کہ) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوجاتی تو یہ کہنے لگتے کہ اے ہمارے رب! ۔ تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہوجاتے۔

وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِهِۦٓ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّنَآ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِۦ
مُسْلِمِينَ ﴿53﴾

سورۃ القصص آیت 53

اور جب ان کے سامنے (قرآن) پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے بیشک یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے ہم تو بلاشبہ پہلے سے ہی مسلمان (لگتے) ہیں۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ ٱلْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِىٓ أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا ۚ وَمَا
كُنَّا مُهْلِكِى ٱلْقُرَىٰٓ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَٰلِمُونَ ﴿59﴾

سورۃ القصص آیت 59

اور تمہارا رب (یونہی) بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک ان کی مرکزی جگہ میں کوئی رسول نہ بھیج دے جو اُن کو ہماری آیات پڑھ پڑھ کر سنائے۔ اور ہم (اس وقت تک) بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے جب تک ان کے باشندے ظالم نہ ہو جائیں۔

قَالَ ٱلَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَغْوَيْنَآ أَغْوَيْنَٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۖ
تَبَرَّأْنَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوٓا۟ إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿63﴾

سورۃ القصص آیت 63

جن پر اللہ کا حکم (عذاب) ثابت ہو چکا ہو گا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! یہ ہیں وہ لوگ جن کو ہم نے بہکایا تھا ان کو ہم نے ایسے ہی گمراہ کیا تھا جیسے کہ ہم خود گمراہ ہوئے تھے۔ (مگراب) ہم تیرے حضور ان سے بیزار و بریُ الذمہ ہیں کہ یہ ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿68﴾

سورۃ القصص آیت 68

اور تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) انتخاب کر لیتا ہے۔ ان لوگوں کے پاس کچھ بھی اختیار نہیں ہے۔ اللہ تو بالکل پاک ہے اور جو شرک وہ کرتے ہیں وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿69﴾

سورۃ القصص آیت 69

اور تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہوتے ہیں اور جو کچھ بھی وہ ظاہر کرتے ہیں۔

إِنَّ ٱلَّذِى فَرَضَ عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّىٓ أَعْلَمُ مَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ
وَمَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿85﴾

سورة القصص آیت 85

(اے نبیؐ) یقینی طور پر جس (اللہ) نے تم پر قرآن (کا پیغام پہنچانا اور عمل کرنا) فرض کر دیا ہے وہ تمہیں واپسی کی منزل (مکہ مکرمہ) تک پھر لوٹا کر رہے گا۔ کہہ دو کہ میرا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جو صریح گمراہی میں پڑا ہے۔

وَمَا كُنتَ تَرْجُوٓا۟ أَن يُلْقَىٰٓ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا
لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿86﴾ ز

سورة القصص آیت 86

اور تمہیں اس بات کی امید نہ تھی کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی یہ تو بس تمہارے رب کی رحمت ہے۔ للہذا تم ہر گز کافروں کی پشت پناہی نہ کرنا۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ ۖ وَٱدْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿87﴾ ج

سورۃ القصص آیت 87

اور (آگاہ ہو جاؤ) کہ اللہ کی آیات کے نازل ہو جانے کے بعد یہ لوگ تمہیں اللہ کی آیات (پر تبلیغ وعمل) سے کہیں روک نہ دیں۔ اور (ان کو) اپنے رب کی طرف ہی بلاتے رہو اور مشرکوں میں سے ہر گز نہ ہو جانا۔

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ فَإِذَآ أُوذِىَ فِى ٱللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ ٱلنَّاسِ كَعَذَابِ ٱللَّهِ وَلَئِن جَآءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ ٱللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِى صُدُورِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿10﴾

سورۃ العنکبوت آیت 10

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے پس جب وہ اللہ کی راہ میں ستائے جاتے ہیں تو لوگوں کے اس ستانے کو اللہ کے عذاب جیسا سمجھتے ہیں۔ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے کوئی نصرت آ جائے تو ضرور وہ کہنے لگتے ہیں کہ البتہ ہم (بھی) تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا جو کچھ بھی سارے جہاں والوں کے دلوں میں ہے اللہ اس سب کو بخوبی جاننے والا نہیں ہے؟۔

۞ فَـَٔامَنَ لَهُۥ لُوطٌۘ وَقَالَ إِنِّى مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿26﴾

سورۃ العنکبوت آیت 26

پس لوطؑ اس پر ایمان لائے اور (ابراہیمؑ) کہنے لگے کہ البتہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ بیشک وہ خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

قَالَ رَبِّ ٱنصُرْنِى عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿30﴾ 3ع

سورۃ العنکبوت آیت 30

لوطؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب !۔ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما۔

وَقَالُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَٰتٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ قُلْ إِنَّمَا ٱلْـَٔايَٰتُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿50﴾

سورۃ العنکبوت آیت 50

اور وہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے معجزے کیوں نہ اتار دیئے گئے؟۔ کہہ دو کہ معجزے تو البتہ بس اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو بلاشبہ صرف واضح طور پر آگاہ کرنے والا ہوں۔

ٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿59﴾

سورۃ العنکبوت آیت 59

جو صبر کرتے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِم ۗ مَّا خَلَقَ ٱللَّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا
بِٱلْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكَٰفِرُونَ ﴿8﴾

سورۃ الروم آیت 8

کیا اپنے آپ ان لوگوں نے کبھی غور و فکر نہیں کیا؟ کہ اللہ نے آسمانوں وزمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو حکمت سے ایک مقررہ مدت تک کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یقیناً بہت سارے لوگ اپنے رب سے ملنے کے ہی منکر ہیں۔

وَإِذَا مَسَّ ٱلنَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا۟ رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَآ أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا
فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿33﴾ لا

سورۃ الروم آیت 33

اور جب بھی لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خالص اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہوئے اسے ہی پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو یکایک ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتا ہے۔

أُو۟لَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿5﴾

سورۃ لقمان آیت 5

یہ لوگ اپنے رب (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ وَٱخْشَوْا۟ يَوْمًا لَّا يَجْزِى وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِۦ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ﴿33﴾

سورۃ لقمان آیت 33

اے بنی نوع انسان! ۔اپنے رب (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور اس دن کا خوف کرو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آسکے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکے گا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

پس کہیں دنیا کی (عارضی) زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور کہیں بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں کسی فریب میں نہ جکڑ دے۔

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿2﴾ ط

سورۃ السجدۃ آیت 2

بلاشبہ اس کتاب (قرآن کریم) کا نازل کیا جانا تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۚ بَلْ هُوَ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّآ أَتَىٰهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿3﴾

سورۃ السجدۃ آیت 3

کیا یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس (رسول) نے اسے از خود گھڑ لیا ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم اس قوم کو آگاہ کرو جس کے پاس تم سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تاکہ وہ ہدایت کا راستہ پالیں۔

وَقَالُوٓاْ أَءِذَا ضَلَلْنَا فِى ٱلْأَرْضِ أَءِنَّا لَفِى خَلْقٍ جَدِيدٍۭ ۚ بَلْ هُم بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ
كَٰفِرُونَ ﴿10﴾

سورۃ السجدۃ آیت 10

اور کہنے لگے کہ جب ہم زمین میں ملیامیٹ ہو جائیں گے تو کیا البتہ ہم از سرِ نو پیدا کیے جائیں
گے؟۔ (نہیں) بلکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کے ہی منکر ہیں۔

۞ قُلْ يَتَوَفَّىٰكُم مَّلَكُ ٱلْمَوْتِ ٱلَّذِى وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿11﴾ ع1

سورۃ السجدۃ آیت 11

کہہ دو کہ موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے (جب) وہ تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم اپنے
رب کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہو۔

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلْمُجْرِمُونَ نَاكِسُواْ رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا
فَٱرْجِعْنَا نَعْمَلْ صَٰلِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿12﴾

سورۃ السجدۃ آیت 12

اور اے کاش کہ تم دیکھتے جب مجرم لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے (اور عرض کریں گے) اے ہمارے رب !۔ ہم نے دیکھ لیا اور سن بھی لیا پس ہمیں (ایک بار دنیا میں) واپس بھیج دے کہ ہم نیک کام کرلیں بیشک اب ہمیں یقین آگیا ہے۔

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِـَٔايَٰتِنَا ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا۟ بِهَا خَرُّوا۟ سُجَّدًا وَسَبَّحُوا۟ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۩ ﴿15﴾

سورة السجدة آیت 15

ہماری آیتوں پر تو بس بلاشبہ وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جن کو جب بھی ان (آیات) سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر وغرور بالکل نہیں کرتے۔

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ ٱلْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿16﴾

سورة السجدة آیت 16

(رات کو) ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ خوف وامید سے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ بھی کرتے ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَآ ۚ إِنَّا مِنَ ٱلْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿22﴾ ع2

سورۃ السجدۃ آیت 22

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے پھر وہ ان کو نظرانداز کردے۔ بیشک ہم (ایسے) مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُوا۟ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿25﴾

سورۃ السجدۃ آیت 25

بلاشبہ قیامت کے دن تمہارا رب ان کے درمیان فیصلہ کردے گا۔ جن باتوں میں وہ باہمی اختلاف کیا کرتے تھے۔

وَٱتَّبِعْ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿2﴾ لا

سورۃ الأحزاب آیت 2

اور جو (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تم کو وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کرنا۔ بیشک تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

وَقَالُواْ رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا۠﴿67﴾

سورۃ الأحزاب آیت 67

اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب ! ۔ ہم تو البتہ اپنے سیّدوں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلتے رہے پس انہوں نے ہم کو راستے سے گمراہ کر دیا۔

رَبَّنَآ ءَاتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ ٱلْعَذَابِ وَٱلْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا﴿68﴾ع8

سورۃ الأحزاب آیت 68

اے ہمارے رب ! ۔ ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر کوئی بڑی لعنت ڈال دے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَا تَأْتِينَا ٱلسَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّى لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَآ أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرُ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿3﴾ ق لا

سورۃ سبا آیت 3

اور کافروں کا کہنا ہے کہ ہم پر قیامت کی گھڑی نہیں آئے گی۔ کہہ دو کیوں نہیں میرے رب کی قسم !۔وہ تم پر ضرور آکر رہے گی۔اس غیب وپوشیدہ کے جاننے والے (اللہ) سے نہ تو آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں اور کوئی بھی چیز ذرّے سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں جو روشن کتاب میں نہ (لکھی ہوئی) ہو۔

وَيَرَى ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ ٱلْحَقَّ وَيَهْدِىٓ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿6﴾

سورۃ سبا آیت 6

اور جو لوگ علم رکھنے والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ بالکل حق سچ ہے اور اس غالب اور قابلِ تعریف اللہ کے راستے کی طرف ہی رہنمائی کرتا ہے۔

وَلِسُلَيْمَٰنَ ٱلرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُۥ عَيْنَ ٱلْقِطْرِ ۖ وَمِنَ
ٱلْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِۦ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ
عَذَابِ ٱلسَّعِيرِ ﴿12﴾

سورۃ سبا آیت 12

اور سلیمانؑ کے لئے ہوا کو تابع بنا دیا تھا اس کی صبح کی منزل ایک مہینے بھر کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی مہینے برابر کی ہوتی۔ اور اس کے لئے ہم نے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا تھا۔ اور جِنّوں میں سے کچھ ایسے تھے جو اس کے رب کے حکم سے اس کے سامنے کام کرتے تھے۔ اور جو بھی ان (جنوں) میں سے ہمارے حکم سے سرتابی کرتا ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھاتے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِى مَسْكَنِهِمْ ءَايَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا۟ مِن رِّزْقِ
رَبِّكُمْ وَٱشْكُرُوا۟ لَهُۥ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿15﴾

سورۃ سبا آیت 15

قومِ سبا کے لئے ان کی آبادی میں البتہ یقیناً دو باغ (قدرتِ الٰہی کی) نشانی تھے۔ (ایک) دائیں طرف اور (دوسرا) بائیں طرف۔ (کہہ دیا گیا تھا کہ) اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر بھی ادا کرتے رہو۔ یہ شہر (تمہارے لئے) کتنا عمدہ و پاکیزہ ہے اور رب بھی بہت بخشنے والا ہے۔

فَقَالُوا۟ رَبَّنَا بَٰعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَٰهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَٰهُمْ كُلَّ
مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿19﴾

سورۃ سبآ آیت 19

تو وہ کہنے لگے کہ اے ہمارے رب ! ۔ہمارے سفر کی مسافتوں میں دوری پیدا کردے اور (اس طرح) انہوں نے اپنے حق میں ظلم کرلیا۔ تو ہم نے ان (کو برباد کر) کے افسانے بنادیئے اور انہیں بالکل تتر بتر کردیا۔ بیشک اس میں ہر ایک صبر وشکر کرنے والے کے لیے البتہ نشانیاں ہیں۔

وَمَا كَانَ لَهُۥ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِٱلْءَاخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِى
شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَفِيظٌ ﴿21﴾ ع2

سورۃ سبآ آیت 21

اور اس کا ان پر کچھ زور تو نہ تھا مگر اس لئے کہ ہم نے جانچ کرنی تھی کہ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون اس سے شک میں پڑا ہے۔ اور تیرا رب ہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔

وَلَا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ عِندَهُۥٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُۥ ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟ مَاذَا
قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ ﴿23﴾

سورۃ سبا آیت 23

اور اللہ کے ہاں کوئی سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر اس کے حق میں جس کے بارے میں وہ اجازت دیدے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے خوف و گھبراہٹ دور کردی جائے گی۔ تو (فرشتوں یا سفارشیوں سے) پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے (معافی پر) کیا ارشاد فرمایا۔ تو وہ کہیں گے کہ حق کہا ہے اور وہ نہایت بلند و بالا بہت بڑا ہے۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِٱلْحَقِّ وَهُوَ ٱلْفَتَّاحُ ٱلْعَلِيمُ ﴿26﴾

سورۃ سبا آیت 26

کہہ دو کہ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہمارے (تمہارے) درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے گا اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ وَلَا بِٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ
ٱلظَّٰلِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ ٱلْقَوْلَ يَقُولُ ٱلَّذِينَ
ٱسْتُضْعِفُوا۟ لِلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوا۟ لَوْلَآ أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿31﴾

سورۃ سبآ آیت 31

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ نہ تو ہم اس قرآن کو اور نہ ہی اس سے پہلے نازل شدہ (کتابوں) کو مانیں گے۔اور کاش کہ تم (ان) ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھتے جب یہ اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے کی بات کو رد کر رہے ہوں گے۔ جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومنوں میں ہوتے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّى يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿36﴾ 4ع

سورۃ سبآ آیت 36

کہہ دو کہ بلاشبہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے (اور جس پر چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے لیکن بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّى يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ وَيَقْدِرُ لَهُۥ ۚ وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُۥ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿39﴾

سورۃ سبآ آیت 39

کہہ دو کہ البتہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے۔اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔اور جو چیز بھی تم خرچ کرو گے وہ اس کا عوض (تمہیں) دیدے گا۔اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّى يَقْذِفُ بِٱلْحَقِّ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿48﴾

سورۃ سبآ آیت 48

کہہ دو کہ بلاشبہ میرا رب ہی (میرے دل میں) حق بات ڈال دیتا ہے (اور) وہی ساری غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔

قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِى ۖ وَإِنِ ٱهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِىٓ إِلَىَّ رَبِّىٓ ۚ إِنَّهُۥ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿50﴾

سورۃ سبآ آیت 50

کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو البتہ صرف میری گمراہی کا وبال مجھی پر ہے۔ اور اگر ہدایت یافتہ ہوں تو اس وحی کی وجہ سے جو میرا رب میری طرف بھیجتا ہے۔ بیشک وہ بڑا سننے والا بہت قریب ہے۔

يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۚ وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿13﴾ ط

سورۃ فاطر آیت 13

وہی رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر کوئی ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے۔ یہی تو تمہارا رب اللہ ہے اسی کی بادشاہت ہے۔ اور اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن لوگوں سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی (کسی چیز کے) مالک نہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَىْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰٓ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِٱلْغَيْبِ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِۦ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿18﴾

سورۃ فاطر آیت 18

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ سے لدا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کسی کو بلائے تو کوئی بھی اس میں سے کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ تم تو البتہ صرف انہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو بھی پاک ہوتا ہے تو بلاشبہ بس اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور (سب کا) لوٹنا تو اللہ ہی کی طرف ہے۔

وَقَالُواْ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِىٓ أَذْهَبَ عَنَّا ٱلْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿34﴾ لا

سورۃ فاطر آیت 34

وہ کہیں گے کہ سب طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا۔ بیشک ہمارا رب بڑا بخش دینے والا نہایت قدردان ہے۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَٰلِحًا غَيْرَ ٱلَّذِى كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ ۖ فَذُوقُواْ فَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿37﴾ 4ع

سورۃ فاطر آیت 37

وہ اسی میں چیخیں چلائیں گے کہ اے ہمارے رب ! ۔ ہم کو یہاں سے نکال لے (اب) کہ ہم نیک عمل کیا کریں گے ایسے نہیں جیسے پہلے کرتے تھے ۔ (ارشاد ہوگا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں غور و فکر سے نصیحت قبول کرنے والا نصیحت قبول کرلیتا ہے اور تمہارے پاس خبردار کرنے والا بھی آیا تھا۔ پس اب مزے چکھو (آج) ظالم لوگوں کا کوئی یار و مددگار نہیں۔

هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُۥ ۖ وَلَا يَزِيدُ ٱلْكَٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ ٱلْكَٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿39﴾

سورۃ فاطر آیت 39

وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بنایا۔ پس جس نے کفر کیا اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے۔ اور کافروں کے کفر سے ان کے رب کے ہاں ناراضی ہی بڑھتی ہے۔ اور کافروں کا کفر خود ان کے لئے خسارہ ہی بڑھاتا ہے۔

قَالُوا۟ رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿16﴾

سورۃ یس آیت 16

انہوں نے کہا کہ ہمارا رب خوب جانتا ہے کہ ہم البتہ تمہاری طرف (پیغام دے کر) بھیجے گئے ہیں۔

إِنِّىٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ﴿25﴾ط

سورۃ یس آیت 25

البتہ میں تمہارے رب پر ایمان لے آیا ہوں پس تم بھی میری بات سن (کر جان) رکھو۔

بِمَا غَفَرَ لِى رَبِّى وَجَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿27﴾

سورۃ یس آیت 27

کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں میں کر دیا۔

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ ءَايَةٍ مِّنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا۟ عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿46﴾

سورۃ یس آیت 46

اور ان کے پاس ان کے رب کی کوئی نشانی نہیں آتی مگر یہ اس سے بے رخی برتتے ہیں۔

وَنُفِخَ فِى ٱلصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ ٱلْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿51﴾

سورۃ یس آیت 51

اور جب صور میں پھونکا جائے گا تو یکایک قبروں سے (نکل کر) اپنے رب کی طرف دوڑے چلے آئیں گے۔

سَلَٰمٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿58﴾

سورۃ یس آیت 58

ربِ رحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا۔

رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ ٱلْمَشَٰرِقِ ﴿5﴾ ط

سورۃ الصافات آیت 5

جو آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اور مشرقوں کا بھی رب ہے۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ إِنَّا لَذَآئِقُونَ ﴿31﴾

سورۃ الصافات آیت 31

پس ہمارے بارے میں ہمارے رب کی بات پوری ہو گئی۔ اب البتہ ہم (سب اس عذاب کے) مزے چکھیں گے۔

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّى لَكُنتُ مِنَ ٱلْمُحْضَرِينَ﴿57﴾

سورۃ الصافات آیت 57

اور اگر میرے رب کی مہربانی نہ ہوتی تو میں بھی (آج) ان (عذاب میں) حاضر کئے جانے والوں میں ہوتا۔

إِذْ جَآءَ رَبَّهُۥ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴿84﴾

سورۃ الصافات آیت 84

جب وہ اپنے رب کے پاس قلبِ سلیم (یعنی منجھا ہوا سلامتی والا مسلمان دل) لے کر آیا۔

فَمَا ظَنُّكُم بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿87﴾

سورۃ الصافات آیت 87

پھر (اللہ) رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟۔

وَقَالَ إِنِّى ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّى سَيَهْدِينِ﴿99﴾

سورۃ الصافات آیت 99

اور اس (ابراہیمؑ) نے کہا میں تو البتہ اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوتا ہوں۔ وہ ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔

رَبِّ هَبْ لِى مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿100﴾

سورۃ الصافات آیت 100

(اور دعا کی) اے میرے رب ! ۔ مجھے ایسی اولاد عطا فرما جو صالحین میں سے ہو۔

ٱللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ ءَابَآئِكُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿126﴾

سورۃ الصافات آیت 126

((اس) اللہ کو جو تمہارا رب اور تمہارے پرانے اباؤاجداد کا بھی رب ہے۔

فَٱسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ ٱلْبَنَاتُ وَلَهُمُ ٱلْبَنُونَ ﴿149﴾ لا

سورۃ الصافات آیت 149

پس ان سے پوچھو کہ کیا تمہارے رب کے لئے تو بیٹیاں اور خود ان کے لئے بیٹے ہیں ؟۔

سُبْحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿180﴾ج

سورۃ الصافات آیت 180

یہ جو باتیں بھی عزت والے شان والے رب (کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں تیرا رب ان سے بالکل پاک ہے۔

وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿182﴾ع5

سورۃ الصافات آیت 182

اور سب طرح کی تعریف (شکر صرف) اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

أَمْ عِندَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ ٱلْعَزِيزِ ٱلْوَهَّابِ ﴿9﴾ج

سورۃ ص آیت 9

یا (کیا) ان کے پاس تمہارے رب کی رحمت کے خزانے ہیں جو بڑا غالب بہت عطا کرنے والا ہے۔

وَقَالُوا۟ رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ ٱلْحِسَابِ ﴿16﴾

سورۃ ص آیت 16

اور کہتے ہیں اے ہمارے رب !۔ ہمارا حصہ ہم کو حساب کے دن سے پہلے ہی دیدے۔

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِۦ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْخُلَطَآءِ لَيَبْغِى
بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ
دَاوُۥدُ أَنَّمَا فَتَنَّٰهُ فَٱسْتَغْفَرَ رَبَّهُۥ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ ﴿24﴾

سورۃ ص آیت 24

اس (داوٗدؑ) نے کہا کہ یہ جو تیری ایک دنبی بھی مانگتا ہے کہ اپنی دنبیوں کے ساتھ ملالے۔ البتہ یقیناً تجھ پر ظلم کرتا ہے اور بلاشبہ شراکت دار تو اکثر ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ اور داوٗدؑ نے یقینی خیال کیا کہ (اس واقعے سے) ہم نے اس کو آزمایا ہے تو اس نے اپنے رب سے معافی مانگی اور اس کے حضور عاجزی کرتے ہوئے (سجدے میں) گر پڑا۔ اور (خالص اللہ کی طرف) رجوعِ انابت کرلیا۔

فَقَالَ إِنِّىٓ أَحْبَبْتُ حُبَّ ٱلْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّى حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِٱلْحِجَابِ ﴿32﴾ وقفہ

سورۃ ص آیت 32

تو کہنے لگا کہ میں تو البتہ مال (گھوڑوں) کی محبت میں اپنے رب کی یاد سے غافل ہو گیا یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا۔

قَالَ رَبِّ ٱغْفِرْ لِى وَهَبْ لِى مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِى لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِىٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ﴿35﴾

سورۃ ص آیت 35

(اور) دعا کی کہ اے میرے رب !۔ مجھ کو معاف کر دے اور مجھے ایسی سلطنت عنایت کر جو کہ میرے بعد کسی ایک کے لئے بھی میسّر نہ ہو۔ بیشک تو بڑا ہی عطا کرنے والا ہے۔

وَٱذْكُرْ عَبْدَنَآ أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلشَّيْطَٰنُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿41﴾ ط

سورۃ ص آیت 41

اور ہمارے (خاص) بندے ایوبؑ کا ذکر کرو جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ (اے باری تعالیٰ) البتہ شیطان نے مجھے اذیت اور تکلیف دے رکھی ہے۔

قَالُوا۟ رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِى ٱلنَّارِ ﴿61﴾

سورة ص آیت 61

وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب !۔ جو (بدبخت) اس برے دن کو ہمارے سامنے لایا ہے اس کو جہنم میں دگنا عذاب دے۔

رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ٱلْعَزِيزُ ٱلْغَفَّٰرُ﴿66﴾

سورة ص آیت 66

وہی آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے وہ نہایت زبردست بڑا بخش دینے والا ہے۔

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى خَٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ﴿71﴾

سورة ص آیت 71

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ البتہ میں گیلی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِىٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴿79﴾

سورة ص آیت 79

کہنے لگا کہ اے میرے رب ! ۔ پھر مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب کہ لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْأَنْعَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِى ظُلُمَٰتٍ ثَلَٰثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ﴿6﴾

سورۃ الزمر آیت 6

اسی نے تم (سب) کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کے بھی آٹھ جوڑے پیدا کئے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریک پردوں میں ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت میں پیدا کرتا ہے۔ یہی اللہ تو تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں۔ پھر تم کہاں بہکے جاتے ہو؟۔

إِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ ٱلْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا۟ يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ﴿7﴾

سورۃ الزمر آیت 7

اگر تم انکار و ناشکری کروگے تو بلاشبہ اللہ تم سے بے نیاز ہے۔ اور وہ اپنے بندوں سے ناشکری پسند نہیں کرتا اور شکر گزاری کرو تو وہ تمہارے لئے اسے پسند کرتا ہے۔ اور کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے تو جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں جتادے گا۔ بیشک وہ سینوں کے رازوں تک کو جاننے والا ہے۔

۞ وَإِذَا مَسَّ ٱلْإِنسَٰنَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُۥ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُۥ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِىَ مَا كَانَ يَدْعُوٓا۟ إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِۦ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلنَّارِ ﴿8﴾

سورۃ الزمر آیت 8

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو ہی پکارتا ہے اسی کی طرف دل وجان سے رجوع کرتا ہے پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کردیتا ہے تو جس کے لئے پہلے اسے پکارا ہوتا ہے اس کو بالکل بھول جاتا ہے اور اللہ کے لئے شریک بنانے لگ جاتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اس کے راستے سے گمراہ کردے۔ کہہ دو کہ تھوڑے دن اپنی ناشکری سے فائدہ اٹھالو (آخرکار) یقیناً تمہیں دوزخ میں ہی جانا ہے۔

أَمَّنْ هُوَ قَٰنِتٌ ءَانَآءَ ٱلَّيْلِ سَاجِدًا وَقَآئِمًا يَحْذَرُ ٱلْـَٔاخِرَةَ وَيَرْجُوا۟ رَحْمَةَ رَبِّهِۦ ۗ قُلْ
هَلْ يَسْتَوِى ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿9﴾ ع1

سورۃ الزمر آیت 9

کیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں کبھی سجدہ کرکے اور کبھی قیام کرکے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار بھی ہے؟ (اور ایک وہ شخص جو ایسا نہیں کرتا۔ کیا یہ دونوں یکساں ہو سکتے ہیں؟۔ پوچھو کہ کیا علم والا اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟۔ البتہ نصیحت تو صرف عقل مند ہی قبول کرتے ہیں۔

قُلْ يَٰعِبَادِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ فِى هَٰذِهِ ٱلدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ
وَأَرْضُ ٱللَّهِ وَٰسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿10﴾

سورۃ الزمر آیت 10

کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو!۔ اپنے رب سے ڈرو۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک عمل کرلیا ان کے لئے (آخرت میں) بھلائی ہے۔ اور اللہ کی زمین بڑی وسیع وکشادہ ہے۔ بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بس ان کا اجر بھی بے حساب دیا جائے گا۔

قُلْ إِنِّىٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّى عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿13﴾

سورۃ الزمر آیت 13

کہہ دو کہ بلاشبہ مجھے بھی اس بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کر لیتا ہوں۔

لَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا
ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ ٱللَّهُ ٱلْمِيعَادَ ﴿20﴾

سورۃ الزمر آیت 20

البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے ایسے اونچے اونچے محل ہیں کہ جن کے اوپر بالا خانے بنے ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کبھی (اپنے) وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

أَفَمَن شَرَحَ ٱللَّهُ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَٰسِيَةِ قُلُوبُهُم
مِّن ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿22﴾

سورۃ الزمر آیت 22

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہو ۔(تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے) پس افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل اللہ کے ذکر (سے نرم نہیں ہو پاتے بلکہ مزید) سخت ہو جاتے ہیں۔ یہی لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔

ٱللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ ٱلْحَدِيثِ كِتَٰبًا مُّتَشَٰبِهًا مَّثَانِىَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهْدِى بِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿23﴾

سورۃ الزمر آیت 23

اللہ نے تو بہترین کلام نازل کیا ہے ایک ایسی کتاب جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی جاتی ہیں۔ اس (کے پڑھنے) سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر ان کے بدن نرم ہوتے اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یہی تو اللہ کی ہدایت ہے اس سے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دے اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿31﴾ ع3

سورۃ الزمر آیت 31

پھر البتہ تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے باہم جھگڑو گے۔

لَهُم مَّا يَشَآءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَآءُ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿34﴾ ج صلے

سورۃ الزمر آیت 34

ان کے لئے ان کے رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے احسان کرنے والوں کی یہی جزا ہے۔

وَأَنِيبُوٓا۟ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا۟ لَهُۥ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿54﴾

سورۃ الزمر آیت 54

اور اپنے رب کی طرف ہی رجوع کرلو اور اسی کے مسلمان بن جاؤ۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب
آجائے پھر تمہیں کوئی بھی مدد نہیں مل سکے گی۔

وَٱتَّبِعُوٓا۟ أَحْسَنَ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ
لَا تَشْعُرُونَ ﴿55﴾ لا

سورۃ الزمر آیت 55

اور اس بہترین (قرآن) کی پیروی کرلو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اس سے پہلے کہ تم پر ایک دم سے عذاب آجائے اور تمہیں شعور تک نہ ہو۔

وَأَشْرَقَتِ ٱلْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ وَجِاْىٓءَ بِٱلنَّبِيِّۦنَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿69﴾

سورۃ الزمر آیت 69

اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور نامۂ اعمال (کھول کر) رکھ دیا جائے گا اور نبیوں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَسِيقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَٰبُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا۟ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ ٱلْعَذَابِ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿71﴾

سورۃ الزمر آیت 71

اور کفر اختیار کرنے والے لوگ گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے کوئی رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہیں اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے ؟۔ وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں (ہاں !۔ آئے تو تھے) لیکن کافروں پر عذاب کا فیصلہ ثابت ہو چکا ہو گا۔

وَسِيقَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ إِلَى ٱلْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَٰبُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَٱدْخُلُوهَا خَٰلِدِينَ ﴿73﴾

سورۃ الزمر آیت 73

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے تھے وہ گروہ در گروہ بہشت کی طرف لے جائے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہو) تم پاک ہو ! اب تم اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

وَتَرَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ ٱلْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿75﴾ 8ع

سورۃ الزمر آیت 75

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے۔ کہ وہ عرش (الٰہی) کے گرد گھیرا باندھے ہوئے اپنے رب کی تسبیح (تقدیس) کر رہے ہوں گے۔ اور سب (اولین وآخرین) کے درمیان حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جائے گا۔ اور (بہرزبانِ معترف) کہا جائے گا۔ ہر طرح کی تعریف صرف اور صرف اس اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ﴿6﴾ م

سورۃ غافر آیت 6

اور اس طرح تمہارے رب کا یہ فیصلہ کافروں کے بارے ثابت ہو چکا کہ وہ سب اہل دوزخ ہیں۔

ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا۟ وَٱتَّبَعُوا۟ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿7﴾

سورۃ غافر آیت 7

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں۔ وہ اسی پر یقین رکھتے ہیں اور سب اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !۔ تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے پس جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے تو ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿8﴾

سورۃ غافر آیت 8

اے ہمارے رب !۔ اور ان کو اور ان کے آباؤ اجداد۔ ان کی بیویوں۔ اور ان کو بھی جو ان کی اولاد میں سے صالح ہوں ان ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ بیشک تو بڑا غالب ہے نہایت حکمت والا ہے۔

قَالُوا۟ رَبَّنَآ أَمَتَّنَا ٱثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا ٱثْنَتَيْنِ فَٱعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿11﴾

سورۃ غافر آیت 11

وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب ! ۔ تو نے ہمیں دو بار موت دی اور دو بار زندہ کیا پس اب اپنے
گناہوں کا ہم اعتراف کرتے ہیں تو کیا اب (یہاں سے) نکلنے کی کوئی صورت ہے؟ ۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِىٓ أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُۥٓ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ
أَن يُظْهِرَ فِى ٱلْأَرْضِ ٱلْفَسَادَ ﴿26﴾

سورۃ غافر آیت 26

اور فرعون بولا کہ مجھے چھوڑ دو میں موسیٰؑ کو قتل کر دیتا ہوں اور وہ (مدد کے لئے) اپنے رب کو پکار لے۔
مجھے تو البتہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ تمہارا دین ہی نہ بدل دے یا زمین میں فساد نہ برپا کر دے۔

وَقَالَ مُوسَىٰٓ إِنِّى عُذْتُ بِرَبِّى وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ
ٱلْحِسَابِ ﴿27﴾ ع3

سورۃ غافر آیت 27

اور موسیٰؑ نے کہا کہ یقیناً میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں جو مجھے ہر اس متکبر سے بچائے
جو حساب کے دن (یعنی قیامت) پر ایمان نہیں رکھتا۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَٰنَهُۥٓ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّىَ ٱللَّهُ
وَقَدْ جَآءَكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَٰذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُۥ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا
يُصِبْكُم بَعْضُ ٱلَّذِى يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿28﴾

سورۃ غافر آیت 28

اورآلِ فرعون میں سے ایک مردِ مومن جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس بنا پر قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟۔اور وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔اور اگر وہ سچا ہوا تو جس عذاب کی وہ تمہیں دھمکی دیتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ تو تم پر واقع ہو کر رہے گا۔ بیشک اللہ اسے ہدایت یاب نہیں ہونے دیتا جو حد سے بڑھ جانے والا بڑا جھوٹا ہو۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ فِى ٱلنَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ ٱلْعَذَابِ ﴿49﴾

سورۃ غافر آیت 49

اور وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو!۔کہ ہمارا عذاب کسی دن تو ہلکا کردے۔

فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ﴿55﴾

سورۃ غافر آیت 55

پس صبر کیئے رہو یقینی طور پر اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور شام و صبح اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الخبیر کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿60﴾6ع

سورۃ غافر آیت 60

اور تمہارے رب کا کہنا ہے کہ مجھ سے ہی دعا کیا کرو میں تمہارے لئے قبول کرتے ہوئے جواب بھی دیتا ہوں۔البتہ جو لوگ میری (اس) عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿62﴾

سورۃ غافر آیت 62

یہی اللہ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو؟۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿64﴾

سورۃ غافر آیت 64

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو چھت بنادیا اور تمہاری صورتیں بھی بنائیں اور تمہاری صورتیں بھی کیا بہترین بنادیں اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔ یہی اللہ تو تمہارا رب ہے۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

هُوَ ٱلْحَىُّ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۗ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿65﴾

سورۃ غافر آیت 65

وہی تو (لایموت) زندہ ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے پس دین (یعنی ساری عبادتیں) اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

۞ قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَمَّا جَآءَنِىَ ٱلْبَيِّنَٰتُ مِن رَّبِّى وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿66﴾

سورۃ غافر آیت 66

کہہ دو کہ مجھے تو البتہ اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں مانگا کرتے ہو (اور میں کیونکر یہ سب کروں)۔ جبکہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس واضح دلائل آچکے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے لئے ہی مسلمان رہوں۔

۞ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُۥٓ أَندَادًا ج ذَٰلِكَ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿9﴾ ج

سورۃ فصلت آیت 9

کہہ دو کیا البتہ تم اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا اور دوسروں کو اس کا ہمسر و مدِ مقابل بنا دیتے ہو؟ (حالانکہ) وہی تو سارے جہانوں کا رب ہے۔

إِذْ جَآءَتْهُمُ ٱلرُّسُلُ مِنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ قَالُوا۟ لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَٰٓئِكَةً فَإِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿14﴾

سورۃ فصلت آیت 14

جب ان کے پاس ان کے سامنے اور ان کے پیچھے سے رسول آئے کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے کہ ہمارا رب اگر چاہتا تو فرشتے اُتار دیتا پس جس (پیغام) کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم البتہ اس کا انکار کرتے ہیں۔

وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ ٱلَّذِى ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَىٰكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿23﴾

سورۃ فصلت آیت 23

اور تمہارے اسی گمان نے جو گمان تم اپنے رب کے بارے رکھتے تھے تم کو تباہ کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ رَبَّنَآ أَرِنَا ٱلَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ
أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ ٱلْأَسْفَلِينَ ﴿29﴾

سورۃ فصلت آیت 29

اور کافر لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ! ۔ان دونوں جنوں اور انسانوں میں سے وہ (شیطان لوگ) ہمیں دکھا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا کہ ہم ان کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں تاکہ وہ نہایت ذلیل وخوار ہو جائیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟
وَأَبْشِرُوا۟ بِٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿30﴾

سورۃ فصلت آیت 30

یقینی طور پر جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جم کر ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو کہتے ہیں) کہ نہ تو تم ڈرو اور نہ ہی غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

فَإِنِ ٱسْتَكْبَرُوا۟ فَٱلَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُۥ بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُونَ ۩﴿38﴾

سورۃ فصلت آیت 38

اور اگر یہ لوگ تکبر کریں تو (اللہ بھی بے پرواہ ہے) جو فرشتے تمہارے رب کے پاس ہیں وہ رات دن اسی کی تسبیح (وتقدیس) بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ کبھی نہیں تھکتے۔

مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ﴿43﴾

سورۃ فصلت آیت 43

تم سے وہی کچھ کہا جارہا ہے جو تم سے پہلے گزرے رسولوں سے کہا گیا۔ بیشک تمہارا رب بڑا بخش دینے والا ہے اور بڑا المناک عذاب دینے والا بھی ہے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ فَٱخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ﴿45﴾

سورۃ فصلت آیت 45

اور البتہ یقیناً ہم ہی نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی طرف سے پہلے سے یہ بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں (کب کا) فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور بیشک وہ تو ایک الجھے ہوئے شک میں مبتلا ہیں۔

مَّنْ عَمِلَ صَٰلِحًا فَلِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ أَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿46﴾

سورۃ فصلت آیت 46

جو کوئی عمل صالح کرتا ہے تو وہ اپنے لئے ہی کرتا ہے۔ اور جو برائی کرتا ہے تو اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اور تمہارا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

وَلَئِنْ أَذَقْنَٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِى وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّىٓ إِنَّ لِى عِندَهُۥ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِمَا عَمِلُوا۟ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿50﴾

سورۃ فصلت آیت 50

اور اگر ہم تکلیف کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ کہتا ہے یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت قائم ہو گی اور اگر میں اپنے رب کی طرف کبھی لوٹایا بھی گیا تو یقیناً میرے لئے اس کے

پاس بھی بہتری ہوگی۔پس کافروں کو لازمی ہم ان کے اعمال جتائیں گے جو وہ کرتے رہے اور ضرور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

سَنُرِيهِمْ ءَايَٰتِنَا فِى ٱلْـَٔافَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿53﴾

سورۃ فصلت آیت 53

ہم عنقریب ان کو آفاق میں اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہ (قرآن ہی) حق سچ ہے۔ کیا ان کو رب کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر شاہد ہے۔

أَلَآ إِنَّهُمْ فِى مِرْيَةٍ مِّن لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَآ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيطٌۢ ﴿54﴾ ع6

سورۃ فصلت آیت 54

جان رکھو !۔یہ لوگ البتہ اپنے رب کے حضور ملاقات کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔آگاہ رہو !۔ بلاشبہ وہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿5﴾

سورۃ الشوری آیت 5

(لوگوں کے اللہ کا شریک بنانے پر) قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور (مگر) فرشتے اپنے رب کی تعریف و تحمید کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اہلِ زمین کے لئے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔

وَمَا ٱخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَىْءٍ فَحُكْمُهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبِّى عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ
أُنِيبُ ﴿10﴾

سورۃ الشوری آیت 10

اور جس چیز میں تم اختلاف کرو پس اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے وہی اللہ میرا رب ہے جس پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَمَا تَفَرَّقُوٓاْ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن
رَّبِّكَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ أُورِثُواْ ٱلْكِتَٰبَ مِنۢ بَعْدِهِمْ لَفِى
شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿14﴾

سورۃ الشوری آیت 14

اور یہ لوگ جو تفرقے بازی میں پڑے ہیں تو سچا علم آچکنے کے بعد محض آپس کے ضد وحسد سے (پڑے ہیں)۔اور اگر تمہارے رب کی طرف سے مقررہ مدت تک مہلت کی بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا۔اور البتہ جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے وہ اس کے بارے میں الجھن والے شک میں مبتلا ہیں۔

فَلِذَٰلِكَ فَٱدْعُ ۖ وَٱسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ ۖ وَقُلْ ءَامَنتُ بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ
مِن كِتَٰبٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ ۖ لَا
حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ ٱللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ﴿15﴾ط

سورۃ الشوری آیت 15

پس اس (دین) کی طرف دعوت دیتے رہو اور ثابت قدم رہو جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا۔اور کہہ دو کہ میں ہر اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ کی نازل کردہ ہے۔

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل وانصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہم میں اور تم میں کوئی کج بحثی درکار نہیں اللہ ہی جمع کرکے ہمارے درمیان (فیصلہ کردے گا)۔ اور سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ يُحَآجُّونَ فِى ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا ٱسْتُجِيبَ لَهُۥ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿16﴾

سورة الشوری آیت 16

اور بعد اس کے کہ (اہلِ ایمان نے اللہ کے) اس (حکم) کو عملی طور پر قبول کرلیا ہے (تواب) جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ان کی حجت بازی ان کے رب کے نزدیک بالکل بے بنیاد ہے اور ایسوں پر (اللہ کا) غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

تَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا۟ وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فِى رَوْضَاتِ ٱلْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَضْلُ ٱلْكَبِيرُ ﴿22﴾

سورۃ الشوری آیت 22

تم ظالم لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے کرتوتوں (کے انجام) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (وبال تو) ان پر پڑ کر رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے۔ جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے رب کے پاس (موجود) ہوگا۔ یہی تو بڑا فضل و کرم ہے۔

فَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَىْءٍ فَمَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿36﴾ ج

سورۃ الشوری آیت 36

جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ صرف دنیاوی زندگی کا (معمولی سا) سامان ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کہیں بہتر بھی اور باقی رہنے والا بھی ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿38﴾ ج

سورۃ الشوری آیت 38

اور جو اپنے رب کا حکم عملی طور پر مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے کام باہمی مشورے سے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ بھی کرتے ہیں۔

ٱسْتَجِيبُوا۟ لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ﴿47﴾

سورۃ الشوری آیت 47

(اے لوگو) اپنے رب کا حکم عملی طور پر قبول کر لو اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔ اس دن نہ تو تمہارے لئے کوئی جائے پناہ ہو گی اور نہ ہی تم گناہوں کا انکار کر پاؤ گے۔

لِتَسْتَوُۥا۟ عَلَىٰ ظُهُورِهِۦ ثُمَّ تَذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا ٱسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا۟ سُبْحَٰنَ ٱلَّذِى سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُۥ مُقْرِنِينَ ﴿13﴾ لا

سورۃ الزخرف آیت 13

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو اور پھر اپنے رب کی نعمت و احسان کو یاد کرو اور کہو کہ بالکل پاک ہے وہ (اللہ) جس نے ان چیزوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم ایسے زور آور تو نہ تھے کہ ان کو اپنے قابو میں کر لیتے۔

وَإِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿14﴾

سورۃ الزخرف آیت 14

اور یقینی طور پر ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ
وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿32﴾

سورۃ الزخرف آیت 32

کیا یہ لوگ تمہارے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں؟۔ہم نے ان کی معیشت ان کے درمیان دنیا کی زندگی میں تقسیم کردی ہے اور بعض کو بعض پر کئی درجے فوقیت دی ہے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت لے سکیں۔اور جو کچھ یہ جمع کرتے ہیں تمہارے رب کی رحمت اس سے کہیں بہتر ہے۔

وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَٱلْـَٔاخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿35﴾ ع3

سورۃ الزخرف آیت 35

اور سونے کے بھی (بنادیتے)۔اور یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے اور آخرت تو تمہارے رب کے ہاں متقی لوگوں کے لئے ہی ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِي۟هِۦ فَقَالَ إِنِّى رَسُولُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴿46﴾

سورۃ الزخرف آیت 46

اور البتہ یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں (معجزے) دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو اس نے کہا کہ یقیناً میں رب العالمین کا رسول ہوں۔

وَقَالُوا۟ يَٰٓأَيُّهَ ٱلسَّاحِرُ ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ﴿49﴾

سورۃ الزخرف آیت 49

اور کہنے لگے کہ اے جادو گر!۔اس عہد پر جو تیرے رب نے تجھ سے کیا ہے ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو(کہ ہم سے عذاب ہٹادے) بیشک ہم ہدایت یاب ہو جائیں گے۔

إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴿64﴾

سورۃ الزخرف آیت 64

بلاشبہ اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ پس اسی کی عبادت کرو یہی تو سیدھا راستہ ہے۔

وَنَادَوْا يَٰمَٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم مَّٰكِثُونَ ﴿77﴾

سورۃ الزخرف آیت 77

اور وہ (جہنم کے داروغہ کو) پکاریں گے کہ اے مالک! تمہارا رب ہمیں موت ہی دے دے (تو بہتر ہے)۔ وہ کہے گا کہ بلاشبہ تم ہمیشہ یوں ہی پڑے رہو گے۔

سُبْحَٰنَ رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبِّ ٱلْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿82﴾

سورۃ الزخرف آیت 82

یہ جو باتیں بھی (اللہ کے بارے) بناتے بیان کرتے ہیں آسمانوں وزمین کا رب (اور) عرش کا مالک ان سب سے بالکل پاک ہے۔

وَقِيلِهِۦ يَٰرَبِّ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿88﴾ م

سورۃ الزخرف آیت 88

اوراس (رسولؐ) کا (اکثراوقات میں) یہ قول کہنا کہ اے میرے رب! ۔ یہ البتہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے!۔

رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿6﴾ لا

سورۃ الدخان آیت 6

یہ (سب) خاص تمہارے رب کی رحمت ہے وہ بلا شبہ بڑا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَآ ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿7﴾

سورۃ الدخان آیت 7

وہ تو رب ہے (ہر اس چیز کا) جو بھی آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تم لوگ یقین کرنے والے ہو۔

لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِۦ وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ءَابَآئِكُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿8﴾

سورۃ الدخان آیت 8

اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے۔وہی تمہارا اور تمہارے پرانے آباؤاجداد کا بھی رب ہے۔

رَّبَّنَا ٱكْشِفْ عَنَّا ٱلْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ﴿12﴾

سورۃالدخان آیت 12

(کفار بھی کہہ اٹھیں گے) اے ہمارے رب !۔ ہم سے اس عذاب دور کردے بیشک ہم ایمان لاتے ہیں۔

وَإِنِّى عُذْتُ بِرَبِّى وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ﴿20﴾ز

سورۃالدخان آیت 20

اور بیشک میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں اس پر کہ تم مجھے سنگسار کرو۔

فَدَعَا رَبَّهُۥٓ أَنَّ هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ﴿22﴾

سورۃالدخان آیت 22

تب موسیٰؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ لوگ بڑے مجرم ہیں۔

فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿57﴾

سورۃ الدخان آیت 57

یہی تو تمہارے رب کا فضل ہے (اور) یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

هَٰذَا هُدًى ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿11﴾ 1ع

سورۃ الجاثیۃ آیت 11

یہ (قرآن) سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ان کے لئے شدید والمناک عذاب ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا فَلِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ أَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿15﴾

سورۃ الجاثیۃ آیت 15

جو کوئی نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے کرتا ہے۔ اور جو کوئی برائی کرتا ہے تو اس کا وبال بھی اسی پر پڑتا ہے۔ پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَءَاتَيْنَٰهُم بَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ ۖ فَمَا ٱخْتَلَفُوٓا۟ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِى بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُوا۟ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿17﴾

سورة الجاثية آیت 17

اور ہم نے انہیں دین کے بارے واضح دلائل عطا کئے۔ پس انہوں نے جو اختلاف کیا تو علم کے آجانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے ہی کیا۔ یقیناً قیامت کے دن تمہارا رب ان کے درمیان فیصلہ کردے گا جن میں وہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے۔

فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِى رَحْمَتِهِۦ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْمُبِينُ ﴿30﴾

سورة الجاثية آیت 30

جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہی تو واضح کامیابی ہے۔

فَلِلَّهِ ٱلْحَمْدُ رَبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَرَبِّ ٱلْأَرْضِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿36﴾

سورة الجاثية آیت 36

پس ہر قِسم کی تعریف (شکر) اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب بلکہ سارے جہانوں کا رب ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَـٰمُوا۟ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴿13﴾ج

سورۃ الأحقاف آیت 13

بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر جمے رہے پس نہ تو انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَـٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ إِحْسَـٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ
وَفِصَـٰلُهُۥ ثَلَـٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ
أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَـٰلِحًا تَرْضَىٰهُ
وَأَصْلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ﴿15﴾

سورۃ الأحقاف آیت 15

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی۔ کہ اسے اس کی ماں نے تکلیف سے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور تکلیف سے ہی اسے جنا۔ اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے ہوتا

ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی بھرپور جوانی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب !۔ مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکرادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی۔ اور میں وہ نیک عمل کروں جنہیں تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی میرے لئے اصلاح کر دے۔ بیشک میں تیرے ہی حضور توبہ ورجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَىْءٍۭ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا۟ لَا يُرَىٰٓ إِلَّا مَسَٰكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْقَوْمَ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿25﴾

سورۃ الأحقاف آیت 25

وہ اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دینے والی پھر وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے علاوہ کچھ بھی نظر نہ آتا تھا۔ ہم مجرم قوم کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا بِٱلْحَقِّ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿34﴾

سورۃ الأحقاف آیت 34

اور جس دن کافرو ناشکرے آگ پر پیش کیۓ جائیں گے (اور کہا جائے گا) کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟۔وہ کہیں گے (کیوں نہیں) ہاں !۔ قسم ہے ہمیں اپنے رب کی ! (بالکل حقیقت ہے) ارشاد ہوگا !۔اب اپنے کفرو انکار کی پاداش میں عذاب کا ہی مزہ چکھو۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَءَامَنُواْ بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿2﴾

سورۃ محمد آیت 2

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہےاور اس (قرآن) پر بھی ایمان لے آئے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا جو کہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے تو اللہ نے ان کی برائیوں کو ان سے دور کر دیا اور ان کے حال کو سنوار دیا۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱتَّبَعُواْ ٱلْبَٰطِلَ وَأَنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّبَعُواْ ٱلْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَٰلَهُمْ ﴿3﴾

سورۃ محمد آیت 3

یہ اس لئے ہوا کہ جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے باطل کی پیروی کی اور جو ایمان لائے انہوں نے اپنے رب کی طرف سے (دین) حق کی پیروی کی اسی طرح اللہ بنی نوع انسان کے لئے ان (کے حالات) کی مثالیں واضح کرتا ہے۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ كَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَٱتَّبَعُوٓاْ أَهْوَآءَهُم ﴿14﴾

سورۃ محمد آیت 14

کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ٹھوس دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جس کے برے کرتوت اس کی نگاہ میں خوشنما بنا دیئے گئے ہوں اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوں؟۔

مَّثَلُ ٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَآ أَنْهَٰرٌ مِّن مَّآءٍ غَيْرِ ءَاسِنٍ وَأَنْهَٰرٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُۥ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّٰرِبِينَ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَٰلِدٌ فِى ٱلنَّارِ وَسُقُواْ مَآءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ﴿15﴾

سورۃ محمد آیت 15

وہ جنت جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جن میں بدبو نہیں ہوتی اور ایسی دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلتا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے لذت ہی لذت ہیں اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو بالکل صاف شفاف ہیں۔اور ان کے لئے وہاں ہر طرح کے پھل ہیں اور ان کے رب کی طرف سے بخشش بھی۔ کیا ایسے لوگ ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان کو ایسا کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔

۞ قَالَ قَرِينُهُۥ رَبَّنَا مَآ أَطْغَيْتُهُۥ وَلَٰكِن كَانَ فِى ضَلَٰلٍۭ بَعِيدٍ ﴿27﴾

سورۃ ق آیت 27

اس کا (شیطان) ساتھی کہے گا کہ اے ہمارے رب !۔ میں نے تو اسے سرکش نہیں بنایا تھا بلکہ وہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑ گیا تھا۔

فَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ ٱلْغُرُوبِ ﴿39﴾ج

سورۃ ق آیت 39

پس جو کچھ بھی یہ (اوٹ پٹانگ) باتیں کہتے ہیں ان پر صبر کرو اور سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ العُظِیم کے اوصاف وکلمات) بیان کرتے رہو۔

ءَاخِذِينَ مَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ﴿16﴾ط

سورۃالذاریات آیت 16

جو بھی (نعمتیں) ان کا رب انہیں عطا کرے گا وہ لے رہے ہوں گے۔ بلاشبہ وہ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکیاں کیا کرتے تھے۔

فَوَرَبِّ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿23﴾ع1

سورۃالذاریات آیت 23

تو قسم ہے!۔آسمانوں وزمین کے رب کی بیشک یہ بات اسی طرح حق ہے جس طرح کہ بلاشبہ تمہارا بولنا۔

قَالُوا۟ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْحَكِيمُ ٱلْعَلِيمُ ﴿30﴾

سورۃالذاریات آیت 30

فرشتوں نے کہا کہ تمہارے رب نے ایسا ہی کہا ہے۔ بیشک وہ بڑا علم والا نہایت حکمت والا ہے۔

مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿34﴾

سورۃ الذاریات آیت 34

جو حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے تمہارے رب کی طرف سے نشان زدہ ہیں۔

فَعَتَوْا۟ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿44﴾

سورۃ الذاریات آیت 44

پھر انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی پس ان کو کڑک نے آن پکڑا اور وہ دیکھتے ہی رہ گئے۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَٰقِعٌ ﴿7﴾ لا

سورۃ الطور آیت 7

البتہ تمہارے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔

فَٰكِهِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَىٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿18﴾

سورۃالطور آیت 18

جو کچھ ان کے رب نے ان کو دے رکھا ہے اس پر بہت خوش ہوں گے اور (اس پر بھی کہ) ان کے رب نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بھی بچالیا۔

فَذَكِّرْ فَمَآ أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍۢ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿29﴾ط

سورۃالطور آیت 29

پس اپنے رب کے فضل و کرم سے تم نصیحت کرتے رہو نہ تو تم کاہن ہو اور نہ ہی مجنون۔

أَمْ عِندَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ ٱلْمُصَيْطِرُونَ ﴿37﴾ط

سورۃالطور آیت 37

یا (کیا) ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا یہ ان پر بااختیار داروغہ ہیں؟۔

وَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿48﴾لا

سورۃالطور آیت 48

اور اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کیئے رہو کیوں کہ بلاشبہ تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو۔اور جب تم اٹھا کرو تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الکَبیر کے اوصاف و کلمات) بیان کیا کرو۔

لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِ ٱلْكُبْرَىٰٓ ﴿18﴾

سورۃ النجم آیت 18

البتہ یقیناً اس نے اپنے رب کی کتنی ہی باکمال نشانیاں دیکھ لیں۔

إِنْ هِىَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن
يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿23﴾ ط

سورۃ النجم آیت 23

وہ تو صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں جس پر اللہ نے کوئی بھی دلیل وسند نازل نہیں کی اور البتہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے رہنمائی وہدایت آچکی ہے۔یہ لوگ محض وہم و گمان اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے چل رہے ہیں

ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِمَنِ ٱهْتَدَىٰ ﴿30﴾

سورۃ النجم آیت 30

ان کے علم کی انتہا یہی ہے یقیناً تمہارا رب اسے اچھی طرح جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور اسے بھی خوب جانتا ہے جس نے راہِ ہدایت پالی۔

ٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ إِلَّا ٱللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَٰسِعُ ٱلْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ
أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوٓا۟
أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱتَّقَىٰٓ ﴿32﴾ 2ع

سورۃ النجم آیت 32

جو چھوٹے گناہوں کے علاوہ بڑے بڑے گناہوں اور فحاشی سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا رب بڑا وسیع بخش دینے والا ہے۔ جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی بچے ہی تھے (تب سے) وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ پس اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتلاؤ وہ اس سے بھی خوب واقف ہے جو متقی ہے۔

وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ ٱلْمُنتَهَىٰ ﴿42﴾ لا

سورۃ النجم آیت 42

اور یہ کہ آخر تمہارے رب کی طرف ہی جائے منتھا ہے۔

وَأَنَّهُۥ هُوَ رَبُّ ٱلشِّعْرَىٰ ﴿49﴾ لا

سورۃ النجم آیت 49

اور بلاشبہ وہی شعریٰ ستارے کا رب ہے۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿55﴾

سورۃ النجم آیت 55

تو (اے انسان) تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں پر شک کرتا رہے گا۔

فَدَعَا رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَغْلُوبٌ فَٱنتَصِرْ ﴿10﴾

سورۃ القمر آیت 10

پھر اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ (اے باری تعالیٰ) میں توالبتہ بہت کمزور ہوں پس تو ہی (ان سے) بدلہ لے لے۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿13﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 13

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿16﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 16

تو تم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔

رَبُّ ٱلْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ ٱلْمَغْرِبَيْنِ ﴿17﴾ج

سورۃ الرحمٰن آیت 17

وہی دونوں مشرقوں کا رب اور دونوں مغربوں کا رب ہے۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿18﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 18

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿21﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 21

تو تم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿23﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 23

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿25﴾ع1

سورۃ الرحمٰن آیت 25

توتم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿27﴾ ج

سورۃ الرحمٰن آیت 27

اور تمہارے رب کا جاہ وجلال والااور نہایت عزت واکرام والا چہرا ہی باقی رہنے والا ہے۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿28﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 28

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿30﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 30

توتم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿32﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 32

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿34﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 34

توتم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿36﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 36

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿38﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 38

توتم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴿40﴾

سورۃالرحمٰن آیت 40

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴿42﴾

سورۃالرحمٰن آیت 42

توتم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴿45﴾ع2

سورۃالرحمٰن آیت 45

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ جَنَّتَانِ﴿46﴾ج

سورۃالرحمٰن آیت 46

اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو باغ ہیں۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿47﴾ۙ

سورۃ الرحمٰن آیت 47

تو تم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿49﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 49

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿51﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 51

تو تم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿53﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 53

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿55﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 55

توتم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿57﴾ج

سورۃ الرحمٰن آیت 57

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿59﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 59

توتم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿61﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 61

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿63﴾لا

سورۃ الرحمٰن آیت 63

تو تم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿65﴾ج

سورۃ الرحمٰن آیت 65

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿67﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 67

توتم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿69﴾ ج

سورۃ الرحمٰن آیت 69

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿71﴾ ج

سورۃ الرحمٰن آیت 71

توتم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿73﴾ ج

سورۃ الرحمٰن آیت 73

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿75﴾ ج

سورۃ الرحمٰن آیت 75

تو تم دونوں (جن وانس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔

فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿77﴾

سورۃ الرحمٰن آیت 77

تو (اے جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔

تَبَٰرَكَ ٱسْمُ رَبِّكَ ذِى ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿78﴾ 3ع

سورۃ الرحمٰن آیت 78

بڑا ہی بابرکت ہے تمہارے رب کا نام جو بڑے جاہ وجلال والا اور نہایت عزت واکرام والا ہے۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿74﴾ 2ع

سورۃ الواقعۃ آیت 74

پس تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الجلیل کے اوصاف وکلمات) بیان
کرتے رہو۔

تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿80﴾

سورة الواقعة آیت 80

سارے جہانوں کے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿96﴾ ع3

سورة الواقعة آیت 96

پس تم اپنے عظمتوں والے رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الکَرِیم کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ ۙ وَٱلرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا۟ بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَٰقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿8﴾

سورة الحدید آیت 8

تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ (اس کا) رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور اگر تم یقین کرنے والے ہو تو وہ (اللہ جل شانہ) تم سے (اس پر) عہد و پیمان بھی لے چکا ہے ۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦٓ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصِّدِّيقُونَ ۖ وَٱلشُّهَدَآءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَكَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَآ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿19﴾ ع2

سورۃ الحدید آیت 19

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا نورِ ایمان ہے اور ان کا اجر بھی ہے۔ اور جو لوگ کافر و ناشکرے ہو گئے اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں۔

سَابِقُوٓا۟ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿21﴾

سورۃ الحدید آیت 21

(اے بندو!) اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لپکو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ بڑے ہی فضل وکرم والا ہے۔

وَٱلَّذِينَ جَآءُو مِنۢ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا
بِٱلْإِيمَٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿10﴾ ع1

سورۃ الحشر آیت 10

اور (ان کے لئے بھی) جو ان کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب!۔ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں اہلِ ایمان کے لئے کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے دب!۔ تو یقیناً بڑا شفقت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كَمَثَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَٰنِ ٱكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّنكَ إِنِّىٓ أَخَافُ
ٱللَّهَ رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿16﴾

سورۃ الحشر آیت 16

یہ (لوگ) شیطان کی مانند ہیں جو (پہلے) تو انسان سے کہتا ہے کہ کفر اختیار کر۔ اور جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو وہ (شیطان) کہنے لگتا ہے کہ البتہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں بلاشبہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُواْ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ يُخْرِجُونَ ٱلرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُواْ بِٱللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَٰدًا فِى سَبِيلِى وَٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِى ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَأَنَا۠ أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴿1﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 1

اے ایمان والو! ۔ تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اپنا ولی اولیاء (دوست) نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجنے لگو حالانکہ یقیناً وہ اس سچے دین کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے اور وہ رسول کو اور خود تمہیں بھی محض اس بات پر جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو۔ اگر (اِدھر) تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو (تو اُدھر) تم چھپ کر ان کو

دوستی کا پیغام بھیجتے ہو؟۔حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو تم میں سے ایسا کرے گا تو یقیناً وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرَٰهِيمَ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا۟ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا۟ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةُ وَٱلْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿4﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 4

یقینی طور پر تمہارے لئے ابراہیمؑ (کی ذات) میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں بھی جو اس کے ہمراہ تھے ۔جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو سخت بیزار ہیں۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے اس وقت تک عداوت اور دشمنی پیدا ہو گئی جب تک کہ تم واحد و یکتا اکیلے اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں تمہارے لئے ضرور مغفرت مانگوں گا اور میں اللہ کے سامنے تمہارے بارے کسی چیز کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا۔اے ہمارے رب !۔ہم نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَٱغْفِرْ لَنَا رَبَّنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿5﴾

سورۃ الممتحنۃ آیت 5

اے ہمارے رب !۔ ہمیں کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا ہماری مغفرت کر دے اور اے ہمارے رب !۔ بیشک تو ہی تو خوب غالب نہایت حکمت والا ہے۔

وَأَنفِقُوا۟ مِن مَّا رَزَقْنَٰكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَآ أَخَّرْتَنِىٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿10﴾

سورۃ المنافقون آیت 10

اور جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے اس سے قبل خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور پھر وہ کہے کہ اے میرے رب !۔ تو نے کیوں نہ مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ و خیرات کر لیتا اور صالحین بندوں میں سے ہو جاتا۔

زَعَمَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَن لَّن يُبْعَثُوا۟ ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّى لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿7﴾

سورۃ التغابن آیت 7

کافر لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہرگز دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو (کیوں نہیں) ہاں ! ۔ میرے رب کی قسم ! ۔ تم لازمی اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہوگا وہ ضرور تم کو جتایا جائے گا اور یہ کام اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا۟ ٱلْعِدَّةَ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ ٱللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ لَا تَدْرِى لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ﴿1﴾

سورۃ الطلاق آیت 1

اے نبیؐ (کہہ دو کہ) جب تم (لوگ) عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انہیں عدت کے حساب سے طلاق دو اور پھر عدت کا شمار رکھو۔ اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔ (دورانِ عدت) ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ کوئی صریح بے حیائی کا کام کرلیں۔ اور یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں۔ اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا تو یقیناً وہ خود اپنے اوپر ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی (بہتری یا) نئی صورت پیدا کردے۔

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِۦ فَحَاسَبْنَٰهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿8﴾

سورۃ الطلاق آیت 8

اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جو اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکش ہوگئی تھیں۔ تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب لیا اور ایسا عذاب دیا جو نہ سنا گیا نہ دیکھا گیا۔

عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَٰتٍ مُّؤْمِنَٰتٍ قَٰنِتَٰتٍ تَٰٓئِبَٰتٍ عَٰبِدَٰتٍ سَٰٓئِحَٰتٍ ثَيِّبَٰتٍ وَأَبْكَارًا ﴿5﴾

سورۃ التحریم آیت 5

اگر نبیؐ تمہیں طلاق دیدے تو اللہ بہت جلد اس کو تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں دیدے گا جو مسلمان۔ صاحب ایمان۔ فرمانبردار اطاعت گزار۔ توبہ کرنے والیاں۔ عبادت گزار۔ روزہ رکھنے والیاں۔ بیوائیں اور کنواریاں (ہوں گی)۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ تُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى ٱللَّهُ ٱلنَّبِىَّ

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥۖ نُورُهُمۡ يَسۡعَىٰ بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَبِأَيۡمَٰنِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتۡمِمۡ لَنَا نُورَنَا وَٱغۡفِرۡ لَنَآۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ﴿8﴾

سورۃ التحریم آیت 8

اے ایمان والو! ۔اللہ کے حضور خالص توبہ کرلو امید ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (اس دن) ان کا نورِ ایمان ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف چل رہا ہوگا (اور) وہ اللہ سے دعا کر رہے ہوں گے۔ اے ہمارے رب! ۔ ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کردے اور ہمیں معاف کردے۔ بیشک تو ہی ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلٗا لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱمۡرَأَتَ فِرۡعَوۡنَ إِذۡ قَالَتۡ رَبِّ ٱبۡنِ لِي عِندَكَ بَيۡتٗا فِي ٱلۡجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرۡعَوۡنَ وَعَمَلِهِۦ وَنَجِّنِي مِنَ ٱلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ﴿11﴾لا

سورۃ التحریم آیت 11

اور اللہ ایمان والوں کے لئے (پہلے تو) فرعون کی بیوی (آسیہؑ) کی مثال بیان کرتا ہے جس نے اللہ سے دعا کی کہ اے میرے رب!۔ میرے لئے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنادے اور مجھے فرعون اور اس کے اعمال سے نجات دیدے اور ظالم لوگوں کے ہاتھ سے بھی مجھے خلاصی عطا فرما۔

وَمَرْيَمَ ٱبْنَتَ عِمْرَٰنَ ٱلَّتِىٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِۦ وَكَانَتْ مِنَ ٱلْقَٰنِتِينَ ﴿12﴾ ع2

سورۃ التحریم آیت 12

اور (دوسری) عمران کی بیٹی مریمؑ کی مثال بیان کرتا ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی۔ تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے کلام اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ نہایت فرمانبرداروں میں سے تھی۔

وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿6﴾

سورۃ الملک آیت 6

اور جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کردیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِٱلْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿12﴾

سورۃ الملک آیت 12

البتہ جو لوگ بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

مَآ أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿2﴾ ج

سورۃ القلم آیت 2

اپنے رب کے فضل و کرم سے (اے نبیؐ) تم دیوانے نہیں ہو۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿7﴾

سورۃ القلم آیت 7

بلاشبہ تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے؟۔اور وہ انہیں بھی جانتا ہے جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُونَ ﴿19﴾

سورۃ القلم آیت 19

پس جب وہ لوگ ابھی سوئے ہوئے ہی تھے کہ تمہارے رب کی طرف سے (راتوں رات) اس (باغ) پر ایک آفت پھر گئی۔

قَالُوا۟ سُبْحَٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿29﴾

سورۃ القلم آیت 29

(تب) وہ کہنے لگے کہ ہمارا رب بالکل پاک ہے بلاشبہ ہم ہی قصوروار تھے۔

عَسَىٰ رَبُّنَآ أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا رَٰغِبُونَ ﴿32﴾

سورۃ القلم آیت 32

امید ہے۔ کہ ہمارا رب ہمیں اس (باغ) کے بدلے اس سے بہتر باغ عنایت کر دے (اب) تو بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿34﴾

سورۃ القلم آیت 34

بیشک متقی لوگوں کے لئے ان کے رب کے ہاں نعمتوں والی جنتیں ہیں۔

فَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ ٱلْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿48﴾ط

سورۃ القلم آیت 48

پس اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کئے رہو۔ اور مچھلی والے (یونسؑ) کی طرح نہ ہوجانا جب اس نے (اللہ) کو پکارا اور وہ غم میں بھرا ہوا تھا۔

لَّوْلَآ أَن تَدَٰرَكَهُۥ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ لَنُبِذَ بِٱلْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿49﴾

سورۃ القلم آیت 49

اگر اس کے رب کا فضل و کرم اس کے شاملِ حال نہ ہوتا تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا کہ اس کا حال مذموم ہوتا۔

فَٱجْتَبَٰهُ رَبُّهُۥ فَجَعَلَهُۥ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿50﴾

سورۃ القلم آیت 50

مگر اس کے رب نے اسے منتخب کرلیا پھر اسے (اپنے) صالح بندوں میں شامل کرلیا۔

فَعَصَوْا۟ رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿10﴾

سورة الحاقة آیت 10

پس انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کرلی تو اس (اللہ جل شانہ) نے بھی ان کو بڑی سخت گرفت میں پکڑ لیا۔

وَٱلْمَلَكُ عَلَىٰٓ أَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَٰنِيَةٌ ﴿17﴾ط

سورة الحاقة آیت 17

اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن تمہارے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔

تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿43﴾

سورة الحاقة آیت 43

یہ تو رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔

فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿52﴾2ع

سورۃ الحاقۃ آیت 52

پس تم اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الرّؤوف کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو۔

وَٱلَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿27﴾ ج

سورۃ المعارج آیت 27

اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿28﴾

سورۃ المعارج آیت 28

یقینی طور پر ان کے رب کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے ڈرا اور ڈرایا جائے۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِرَبِّ ٱلْمَشَٰرِقِ وَٱلْمَغَٰرِبِ إِنَّا لَقَٰدِرُونَ ﴿40﴾ لا

سورۃ المعارج آیت 40

پس نہیں (بلکہ) !۔ میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی کہ بلاشبہ ہم پوری طرح قادر ہیں۔

قَالَ رَبِّ إِنِّى دَعَوْتُ قَوْمِى لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿5﴾ لا

سورۃ نوح آیت 5

(مگر لوگوں نے نہ مانا تب) اس (نوحؑ) نے دعا کی۔ اے میرے رب! ۔ بیشک میں اپنی قوم کو رات دن دعوت دیتا رہا۔

فَقُلْتُ ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ إِنَّهُۥ كَانَ غَفَّارًا ﴿10﴾ لا

سورۃ نوح آیت 10

پس میں کہتا رہا کہ اپنے رب سے معافی مانگ لو بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِى وَٱتَّبَعُوا۟ مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُۥ وَوَلَدُهُۥٓ إِلَّا خَسَارًا ﴿21﴾ ج

سورۃ نوح آیت 21

نوحؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب! ۔ یقیناً ان لوگوں نے میری نافرمانی کر دی اور ان (بڑے) لوگوں کے تابع ہو گئے جن کے مال و اولاد نے ان کے خسارے میں اضافہ ہی کیا ہے۔

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى ٱلْأَرْضِ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿26﴾

سورة نوح آیت 26

اور نوحؑ نے (آخرکاریہ) دعا کی تھی کہ اے میرے رب ! ۔تو ان کافروں میں سے کسی کو بھی رُوئے زمین پر رہنے بسنے والا باقی نہ چھوڑ۔

رَّبِّ ٱغْفِرْ لِى وَلِوَٰلِدَىَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا تَبَارًۢا ﴿28﴾ ع2

سورة نوح آیت 28

اے میرے رب !۔ مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ہر اس شخص کو بھی جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو۔اور سارے مومنین و مومنات کی بھی مغفرت کردے اور ان ظالم لوگوں کی ہلاکت کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہ کرنا۔

يَهْدِىٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ﴿2﴾ لا

سورة الجن آیت 2

جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور اب ہم کسی کو بھی اپنے اکیلے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

وَأَنَّهُۥ تَعَٰلَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا ٱتَّخَذَ صَٰحِبَةً وَلَا وَلَدًا ﴿3﴾

سورة الجن آیت 3

اور یقیناً ہمارے رب کی عظمت و شان بہت بلند ہے نہ تو اس نے کوئی (اپنی) بیوی بنائی ہے نہ ہی بیٹا۔

وَأَنَّا لَا نَدْرِىٓ أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِى ٱلْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿10﴾

سورة الجن آیت 10

اور بلاشبہ ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ زمین والوں کے لئے اس سے کوئی برائی مقصود ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔

وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا ٱلْهُدَىٰٓ ءَامَنَّا بِهِۦ ۖ فَمَن يُؤْمِنۢ بِرَبِّهِۦ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا ﴿13﴾

سورة الجن آیت 13

اور جب ہم نے ہدایت کی بات سن لی تو اس پر ایمان لے آئے پس جو بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اسے نہ کسی نقصان کا اندیشہ رہے گا اور نہ ہی زیادتی کا خوف۔

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِۦ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿17﴾ لا

سورۃ الجن آیت 17

تاکہ اسی نعمت سے ان کی آزمائش بھی کرلیں اور جو بھی اپنے رب کی ذکر و یاد سے منہ پھیرے گا اللہ اس کو بڑھتا رہنے والے سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

قُلْ إِنَّمَآ أَدْعُواْ رَبِّى وَلَآ أُشْرِكُ بِهِۦٓ أَحَدًا ﴿20﴾

سورۃ الجن آیت 20

کہہ دو البتہ میں تو صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہوں اور کسی کو بھی اس واحد و یکتا اکیلے (رب) کے ساتھ شریک نہیں کرتا۔

قُلْ إِنْ أَدْرِىٓ أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُۥ رَبِّىٓ أَمَدًا ﴿25﴾

سورۃ الجن آیت 25

کہہ دو میں نہیں جانتا کہ جس (دن) کا تم سے وعدہ وعید کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرے رب نے اس کی مدت دراز کر دی ہے۔

لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا۟ رِسَٰلَٰتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًۢا ﴿28﴾ ع2

سورۃ الجن آیت 28

تاکہ جانچ پڑتال کر لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور وہ ان کے حالات کا پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر ایک چیز کو گن رکھا ہے۔

وَٱذْكُرِ ٱسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿8﴾ ط

سورۃ المزمل آیت 8

اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو اور سب سے بے تعلق ہو کر صرف اسی کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔

رَّبُّ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿9﴾

سورۃ المزمل آیت 9

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں پس اسی کو اپنا وکیل وکارساز بنالو۔

إِنَّ هَٰذِهِۦ تَذْكِرَةٌۖ فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلًا ﴿19﴾ ع1

سورۃ المزمل آیت 19

بیشک یہ (قرآن) تو بڑی نصیحت ہے پس جو بھی چاہے وہ اپنے رب کی طرف (رسائی کا) راستہ اختیار کرلے۔

۞ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَىِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ
ٱلَّذِينَ مَعَكَۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْۖ
فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰۙ وَءَاخَرُونَ
يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِۖ
فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُۚ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا
حَسَنًاۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًاۚ
وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿20﴾ ع2

سورۃ المزمل آیت 20

یقیناً تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کبھی رات کی دو تہائی کے قریب کبھی نصف شب اور کبھی ایک تہائی قیام کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ ٹھہراتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم اس کو نبھا نہیں سکتے۔ تو اس نے تم پر مہربانی کردی پس اب جتنا قرآن تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوتے ہیں اور کچھ ایسے بھی جو اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں زمین میں سفر کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ پس اتنا ہی قرآن پڑھو جتنا کہ آسان ہو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو۔ اور تم لوگ جو بھی بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے جو بہت بہتر اور اجر میں عظیم ہو گی۔ اور اللہ ہی سے مغفرت طلب کیا کرو۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿3﴾ص لا

سورۃ المدثر آیت 3

اور بس اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿7﴾ط

سورۃ المدثر آیت 7

اور اپنے رب کے لئے ہی پس صبر کرو۔

وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلنَّارِ إِلَّا مَلَٰٓئِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِيَسْتَيْقِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِيمَٰنًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْكَٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِىَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿31﴾ ع1

سورۃ المدثر آیت 31

اور ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد کو کافروں کے لئے آزمائش بنادیا ہے۔ تاکہ اہلِ کتاب یقین کرلیں اور ایمان والوں کا ایمان مزید بڑھ جائے۔ اور اہلِ کتاب اور اہلِ ایمان شک و شبہ میں نہ پڑیں۔ اور کافر لوگ اور جن کے دلوں میں روگ ہے وہ کہیں گے۔ کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے؟۔ اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کردیتا ہے۔ اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس (اللہ جل شانہ) کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور یہ محض (دوزخ کا) بیان نہیں ہے بلکہ خاص کر بشر کے لئے نصیحت ہے۔

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمُسْتَقَرُّ ﴿12﴾ط

سورۃ القیامۃ آیت 12

اس دن صرف تمہارے رب کی طرف ہی ٹھکانہ ہوگا۔

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿23﴾ج

سورۃ القیامۃ آیت 23

اپنے (پیارے) رب کی طرف دیکھنے میں مگن ہوں گے۔

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمَسَاقُ ﴿30﴾ط 1ع

سورۃ القیامۃ آیت 30

اس گھڑی تجھے اپنے رب کی طرف ہی جانا ہے۔

إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ﴿10﴾

سورۃ الانسان آیت 10

ہم تو بلاشبہ اپنے رب کی طرف سے ایک ایسے دن سے ڈرتے ہیں جو چہرے بگاڑنے والا اور طویل اضطرابی ہوگا۔

فَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ ءَاثِمًا أَوْ كَفُورًا﴿24﴾ج

سورۃ الإنسان آیت 24

پس اپنے رب کے حکم کے مطابق صبر کئے رہو اور ان لوگوں میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہنا مت مان لینا۔

وَٱذْكُرِ ٱسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴿25﴾ج صلے

سورۃ الإنسان آیت 25

اور صبح وشام اپنے رب کے نام کا ذکر ہی کیا کرو۔

إِنَّ هَٰذِهِۦ تَذْكِرَةٌ صلے فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلًا﴿29﴾

سورۃ الإنسان آیت 29

بلاشبہ یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کی طرف (رسائی) کا راستہ اختیار کرلے۔

جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿36﴾ لا

سورۃ النبا آیت 36

یہ تمہارے رب کی طرف سے کافی بڑا انعام وعطیہ ہے۔

رَّبِّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ٱلرَّحْمَٰنِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿37﴾ ج

سورۃ النبا آیت 37

اس ربِ الرحمٰن کی طرف سے جو آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کا رب ہے کسی میں بھی اس سے بات کرنے کی تاب نہ ہو گی۔

ذَٰلِكَ ٱلْيَوْمُ ٱلْحَقُّ ۖ فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ مَـَٔابًا ﴿39﴾

سورۃ النبا آیت 39

یہ دن برحق ہے پس جو بھی چاہے اپنے رب کی طرف اپنا ٹھکانہ بنالے۔

إِذْ نَادَىٰهُ رَبُّهُۥ بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿16﴾ ج

سورۃ النازعات آیت 16

جب اُس کے رب نے اس کو پاک میدان طویٰ میں ندیٰ دی۔

وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ﴿19﴾ ج

سورۃ النازعات آیت 19

اور میں تیرے رب کی طرف تیری راہنمائی کردوں پس تُو اس سے ڈر جائے ؟۔

فَقَالَ أَنَا۠ رَبُّكُمُ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿24﴾ز صلے

سورۃ النازعات آیت 24

کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا رب تو میں ہوں !۔

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى ٱلنَّفْسَ عَنِ ٱلْهَوَىٰ ﴿40﴾ لا

سورۃ النازعات آیت 40

اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور نفس کو خواہشوں سے روکتا رہا۔

إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَىٰهَآ ﴿44﴾ط

سورۃ النازعات آیت 44

اس کی انتہا تو بس تمہارے رب کو ہی پتہ ہے۔

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿29﴾ع1

سورۃ التکویر آیت 29

اور وہ نہیں ہوتا جو تم سب چاہتے ہو مگر وہی کہ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ ﴿6﴾لا

سورۃ الانفطار آیت 6

اے بنی نوع انسان !۔ تجھے (آخر) کس چیز نے اپنے ربِ کریم کے بارے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟۔

يَوْمَ يَقُومُ ٱلنَّاسُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿6﴾ط

سورۃ المطففین آیت 6

جس دن (سارے) بنی نوع انسان رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍۢ لَّمَحْجُوبُونَ ﴿15﴾ط

سورۃ المطففین آیت 15

ہر گز نہیں۔ بیشک یہ لوگ اس دن اپنے رب (کی رحمت سے) محجوب و محروم رہ جائیں گے۔

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿2﴾لا

سورۃ الانشقاق آیت 2

اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گا اور یہی اس پر لازم بھی ہے۔

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿5﴾ط

سورۃ الانشقاق آیت 5

اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی اور یہی اس پر لازم بھی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَٰقِيهِ ﴿6﴾ج

سورۃ الانشقاق آیت 6

اے بنی نوع انسان ! ۔ تو البتہ کشاں کشاں اپنے رب کی طرف کھچا جا رہا ہے پس اس سے ملنے والا ہے۔

بَلَىٰٓ إِنَّ رَبَّهُۥ كَانَ بِهِۦ بَصِيرًا ﴿15﴾ ط

سورۃ الانشقاق آیت 15

(کیوں نہیں) ہاں ۔ یقیناً اس کا رب اسے نگاہِ بصیرت سے دیکھ رہا تھا۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿12﴾ ط

سورۃ البروج آیت 12

یقینی طور پر تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

۞ سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى ﴿1﴾ لا

سورۃ الاعلیٰ آیت 1

اپنے بلند و برتر رب کے نام کی تسبیح (یعنی شانِ ربِ الہادی کے اوصاف و کلمات) بیان کرو۔

وَذَكَرَ ٱسْمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ ﴿15﴾ط

سورۃ الاعلی آیت 15

اور اپنے رب کے نام کا ہی ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿6﴾ص لا

سورۃ الفجر آیت 6

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے قومِ عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿13﴾ج لا

سورۃ الفجر آیت 13

تو تمہارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسا دیا۔

إِنَّ رَبَّكَ لَبِٱلْمِرْصَادِ ﴿14﴾ط

سورۃ الفجر آیت 14

بیشک تمہارا رب (ایسے لوگوں کی) تاک میں رہتا ہے۔

فَأَمَّا ٱلْإِنسَٰنُ إِذَا مَا ٱبْتَلَىٰهُ رَبُّهُۥ فَأَكْرَمَهُۥ وَنَعَّمَهُۥ فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَكْرَمَنِ ﴿15﴾ط

سورة الفجر آیت 15

لیکن انسان (عجب ہے کہ) جب اس کا رب اسے آزماتا ہے تو اسے عزت دے دیتا اور نعمت بخش دیتا ہے تو وہ (اتراتے ہوئے) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری عزت افزائی کی ہے۔

وَأَمَّآ إِذَا مَا ٱبْتَلَىٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُۥ فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَهَٰنَنِ ﴿16﴾ج

سورة الفجر آیت 16

اور جب (دوسری طرح) وہ اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل ورسوا کر دیا۔

وَجَآءَ رَبُّكَ وَٱلْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿22﴾ج

سورة الفجر آیت 22

اور تمہارا رب (یعنی اس کا حکم) آ جائے گا۔ اور فرشتے قطار در قطار آ موجود ہوں گے۔

ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿28﴾ ج

سورۃ الفجر آیت 28

اپنے رب کی طرف لوٹ جا کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی ہے۔

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنۢبِهِمْ فَسَوَّىٰهَا ﴿14﴾ ص لا

سورۃ الشمس آیت 14

مگر انہوں نے اسے جھٹلادیا اور اونٹنی کی کونچیں (یعنی ایڑی کے اوپر کے موٹے پٹھے) کاٹ ڈالے۔ تو اللہ نے ان کے گناہوں کی بنا پر عذاب نازل کردیا اور سب کو (ہلاک کرکے) برابر کر دیا۔

إِلَّا ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿20﴾ ج

سورۃ اللیل آیت 20

بلکہ وہ تو صرف اپنے اعلیٰ و بالا رب کی خوشنودی چاہتا ہے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿3﴾ ط

سورۃ الضحیٰ آیت 3

(اے نبیؐ) تمہارے رب نے نہ تو تم کو چھوڑا ہے اور نہ (تم سے) ناراض ہوا ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٓ﴿5﴾ط

سورۃ الضحیٰ آیت 5

اور عنقریب تمہارا رب تمہیں وہ کچھ عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴿11﴾ع1

سورۃ الضحیٰ آیت 11

اور اپنے رب کی نعمتوں کا پس اظہار کرتے رہنا۔

وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَٱرْغَب﴿8﴾ع1

سورۃ الشرح آیت 8

اور اپنے رب کی طرف ہی پس راغب رہا کرو۔

ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ﴿1﴾ ج

سورۃ العلق آیت 1

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے (کائنات کو) پیدا کیا۔

ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ ﴿3﴾ لا

سورۃ العلق آیت 3

پڑھتا رہ اور تمہارا رب تو نہایت کرم کرنے والا ہے۔

إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ ٱلرُّجْعَىٰٓ ﴿8﴾ ط

سورۃ العلق آیت 8

یقیناً (اس کو) تیرے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿4﴾ لا

سورۃ القدر آیت 4

اس میں فرشتے اور روح (الامین) اپنے رب کی اجازت سے (پورے سال کے لئے) ہر بات کا حکم لے کر اترتے ہیں۔

جَزَآؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهُۥ ﴿8﴾ ع1

سورۃ البینۃ آیت 8

ان کے رب کے ہاں ان کی جزا ہمیشہ رہنے کے وہ باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے (اور) یہ (اعزاز صرف) اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا۔

بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ﴿5﴾ ط

سورۃ الزلزلۃ آیت 5

کیونکہ تمہارے رب نے اس کو یہی حکم کیا ہوگا۔

إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لِرَبِّهِۦ لَكَنُودٌ ﴿6﴾ ج

سورۃ العادیات آیت 6

یقینی طور پر انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿11﴾ ع1

سورۃ العادیات آیت 11

بیشک اس دن ان کا رب ان کے حالات سے ہر لمحہ باخبر ہوگا۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَٰبِ ٱلْفِيلِ ﴿1﴾ ط

سورۃ الفیل آیت 1

کیا تم نے نہیں دیکھا غور کیا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔

فَلْيَعْبُدُوا۟ رَبَّ هَٰذَا ٱلْبَيْتِ ﴿3﴾ لا

سورۃ قریش آیت 3

پس ان کو چاہیے کہ اس گھر (یعنی خانۂ کعبہ) کے رب کی عبادت کیا کریں۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ﴿2﴾ط

سورۃ الکوثر آیت 2

پس اپنے رب کے لئے ہی نماز پڑھا کرو اور قربانی بھی کیا کرو۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ ج إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ﴿3﴾ع1

سورۃ النصر آیت 3

پس اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح (یعنی شانِ ربِ الغفّار کے اوصاف و کلمات) بیان کرتے رہو اور اسی سے معافی مانگتے رہو بیشک وہ نہایت معاف کرنے والا ہے۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴿1﴾لا

سورۃ الفلق آیت 1

کہہ دو کہ میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے رب کی۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ﴿1﴾لا

سورۃ الناس آیت 1

کہہ دو کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔

ابتدائیہ پڑھنے کے لیے یہاں کلک کریں!

اسماء الحسنیٰ

ابتدائی انڈیکس دیکھئے

اللہ اللہ

احسن الخالقین	احکم الحاکمین	احکم مایرید	ارحم الراحمین	اسرع الحاسبین	الآخذ
الاحد	الاسرع	الاصدق	الاعلم	الاعلیٰ	الاقرب
الالٰہ	الاکرام	الاوّل	الآخر	الباریٔ	الباسط
الباطن	الباعث	الباقی	البدیع	البرّ	البصیر
التواب	الجاعل	الجامع	الجبار	الجلیل	الحاسب
الحافظ	الحسیب	الحفی	الحفیظ	الحق	الحکم
الحکیم	الحلیم	الحمید	الحیٔ	الخالق	الخبیر
الخلّاق	الرّقیب	الرازق	الرافع	الرحمٰن	الرحیم
الرّزاق	الرشید	الراد	الرؤوف	السبوح	السّلام
السمیع	الشّھید	الشاکر	الشکور	الصّبور	الصمد
الضّار	الظاہر	العاصم	العالم	العزیز	العظیم
العفوّ	العلی	العلیم	الغافر	الغالب	الغفار
الغفور	الغنیّ	الفاطر	الفالق	الفتاح	القائم
القابض	القادر	القاہر	القدّوس	القدیر	القریب

قرآن میں مذکور اللہ کے ناموں کی آیات | 2970

القہار	القوی	القیوم	الکاشف	الکبیر	الکریم
الکافی	الکفیل	اللطیف	المُقیت	الماجد	المالک
المانع	المبدیٔ	المبین	المتعال	المتم	المتکبّر
المتین	المجیب	المجید	المحصی	المحیی	المحیط
المذل	المرشد	المستعان	المسخر	المصوّر	المعزّ
المغنی	المقتدر	المقدّم	المقسط	الملک	الملیک
الممسک	الممیت	المنتقم	الموہن	المہیمن	المولیٰ
المؤخّر	المؤمن	النافع	النصیر	النور	الہادی
الواجد	الواحد	الوارث	الواسع	الواق	الوالی
الودود	الوکیل	الولی	الوہاب	اہل التقوی	اہل المغفرۃ
جامع الناس	خیر الحاکمین	خیر الراحمین	خیر الغافرین	خیر الفاتحین	خیر الفاصلین
خیر الماکرین	خیر المنزلین	خیر الناصرین	خیر الوارثین	ذوالجلال	ذوالرّحمہ
ذوالعرش	ذوالعقاب	ذوالفضل	ذوالقوۃ المتین	ذوانتقام	ذی الطول
ذی المعارج	رب العالمین	رب العرش العظیم	رب العرش الکریم	رفیع الدراجات	سریع الحساب
سریع العقاب	شدید العذاب	شدید العقاب	شدید المحال	عالم الغیب	علّام الغیوب
غافر الذنب	غوث الاعظم	فعال لمایرید	قابل التوب	مالک المُلک	مالک یوم الدین
واسع المغفرۃ	یدبر الامر	صفت الارادہ	صفت البطش		مزید صفات

الرّب الرّب الرّب الرّب الرّب الرّب الرّب الرّب الرّب